وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

جلد ثالث

صیام، اعتکاف، حج، نکاح، رضاع، طلاق، لعان

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر:

فرید بک سٹال، ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شرح صحیح مسلم (ثالث)
تصنیف : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی
تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی
: ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، فاضل علوم شرقیہ
کتابت : دارالکتابت، حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ
مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور
قیمت : -/۳۸۵ روپے
الطبع الثامن : ذوالقعدہ ۱۴۲۱ھ/فروری ۲۰۰۱ء
الطبع العاشر : صفر ۱۴۲۳ھ/مئی ۲۰۰۲ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔اردو بازار لاہور
فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899
ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com
ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

شرح صحیح مُسلم فہرست مضامین جلد ثالث

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۳۳
	کتاب الصیام	۳۵
۲	روزے کا لغوی اور شرعی معنی	۳۵
۳	روزے کی شرائط اور اقسام	۳۵
۴	روزے کی تاریخ	۳۶
۵	روزے کی حکمتیں	۳۶
۶	لفظ رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنیکی بحث۔	۳۸
۷	شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت۔	۳۹
	باب ۳۱۰	
۸	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر روزہ افطار کرنا اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا۔	۴۰
۹	چاند دیکھنے کے بعد کی دعا	۴۷
۱۰	رویت ہلال میں مذاہب ائمہ	۴۷
۱۱	سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھتا ہوا پاکستان آیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟	۴۹
۱۲	پاکستان سے روزے رکھتا ہوا سعودی عرب گیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟	۴۹
۱۳	سعودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا اور یہاں رمضان ہے؟	۵۰
	.....	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۱۱	
۱۴	ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت ہلال معتبر ہونے کا بیان۔	۵۰
۱۵	اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ۔	۵۱
۱۶	رویت ہلال کے لیے طرق موجبہ شرعیہ۔	۵۳
۱۷	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا طریقہ کار	۵۶
۱۸	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بارے میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔	۵۷
۱۹	مرکزی چیئرمین کمرزونل کمیٹی کی اطلاع ہلال کی صورت میں شرعی طریقہ کار کی بحث۔	۶۱
۲۰	رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے کا شرعی ثبوت۔	۶۳
۲۱	رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث	۶۸
۲۲	حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب۔	۷۰
۲۳	بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔	۷۲
۲۴	ریڈیو اور ٹی۔ وی پر دیگر احکام شرعیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت۔	۷۴
	باب ۳۱۲	
۲۵	چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔	۷۵
	باب ۳۱۳	
۲۶	عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔	۷۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۱۴	۷۷
۲۷	طلوع فجر سے روزے کا شروع اور طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز۔	۷۷
۲۸	فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے میں مذاہب۔	۸۱
	باب ۳۱۵	۸۱
۲۹	سحری کی فضیلت اور استحباب۔	۸۱
۳۰	سحری کی فضیلت۔	۸۳
	باب ۳۱۶	۸۴
۳۱	روزہ پورے ہونے کا وقت۔	۸۴
۳۲	غروب آفتاب کی علامت۔	۸۵
۳۳	عالم کو متنبہ کرنا۔	۸۶
	باب ۳۱۷	۸۶
۳۴	صوم وصال کی ممانعت	۸۶
۳۵	صوم وصال کا معنی۔	۸۹
۳۶	صوم وصال میں مذاہب	۸۹
۳۷	حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب	۸۹
۳۸	حضور کی مثل کی تحقیق۔	۸۹
۳۹	امتناع نظیر۔	۹۰
	باب ۳۱۸	۹۲
۴۰	روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔	۹۲
۴۱	روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب۔	۹۵
۴۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت ذنب کی تحقیق۔	۹۶
	باب ۳۱۹	۱۰۱
۴۳	حالت جنابت میں اگر فجر ہو جائے تو روزہ صحیح ہے۔	۱۰۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴	ترجمۃ الباب پر دلیل۔	۱۰۳
	باب ۳۲۰	۱۰۴
۴۵	روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور کفارے کا جواب۔	۱۰۴
۴۶	روزے کے کفارے میں مذاہب۔	۱۰۷
۴۷	روزے میں انجکشن لگوانے کا حکم۔	۱۰۷
۴۸	افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔	۱۰۷
	باب ۳۲۱	۱۰۸
۴۹	سفر شرعی میں روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت	۱۰۸
۵۰	سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مذاہب۔	۱۱۶
۵۱	مسلسل نفلی روزوں کا حکم۔	۱۱۶
	باب ۳۲۲	۱۱۶
۵۲	حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب۔	۱۱۶
۵۳	یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب۔	۱۱۸
	باب ۳۲۳	۱۱۸
۵۴	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۱۱۸
۵۵	عاشورہ کے روزے کا حکم۔	۱۲۷
۵۶	یوم عاشورہ کی فضیلت۔	۱۲۸
	باب ۳۲۴	۱۲۸
۵۷	عید کے ایام میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۱۲۸
۵۸	عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب اور مسائل۔	۱۳۰
	باب ۳۲۵	۱۳۰
۵۹	ایام تشریق میں روزے رکھنے کی حرمت۔	۱۳۰
۶۰	ایام تشریق کے روزے میں مذاہب۔	۱۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۲۶	
۶۱	بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت	۱۳۱
۶۲	جمعہ کے روزے سے ممانعت کی حکمت	۱۳۲
۶۳	جمعہ کے روزے میں مذاہب۔	۱۳۲
	باب ۳۲۷	
۶۴	وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۳۳
۶۵	دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بناء پر روزے کا فدیہ۔	۱۳۴
	باب ۳۲۸	
۶۶	سفر یا مرض وغیرہ کی بناء پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل۔	۱۳۴
۶۷	قضا علی الفور واجب نہیں۔	۱۳۵
	باب ۳۲۹	
۶۸	میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم۔	۱۳۵
۶۹	میت کی طرف سے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ۔	۱۳۸
۷۰	علامہ نووی کی بحث۔	۱۳۹
۷۱	علامہ نووی کی بحث کے جوابات۔	۱۳۹
۷۲	میت کی طرف سے قضاء نہ کرنے میں امام شافعی کی تحقیق۔	۱۴۱
	باب ۳۳۰	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۳	روزہ دار کو جب کھانے کے لیے بلایا جائے یا اُسے کوئی گالی دے تو اس کا "میں روزہ دار ہوں" کہنا مستحب ہے۔	۱۴۲
	باب ۳۳۱	
۷۴	روزے کی فضیلت۔	۱۴۳
۷۵	فرمان باری "روزہ میرے لیے ہے" کی دس وجوہات۔	۱۴۵
۷۶	روزہ دار کے منہ کی بُو کے فضائل اور مسائل	۱۴۶
۷۷	فرمان رسالت "روزہ ڈھال ہے" کی تشریح	۱۴۷
	باب ۳۳۲	
۷۸	جو شخص راہ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت۔	۱۴۷
	باب ۳۳۳	
۷۹	زوال سے قبل نفلی روزے کی صحت اور بلا عذر اس کے توڑنے کا جواز۔	۱۴۸
۸۰	نفلی روزے کی قضا میں مذاہب۔	۱۴۹
۸۱	امام ابو حنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات۔	۱۵۰
	باب ۳۳۴	
۸۲	بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا۔	۱۵۱
۸۳	روزے میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں مذاہب۔	۱۵۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۳۵	
۸۴	رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب۔	۱۵۱
	باب ۳۳۶	
۸۵	صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔	۱۵۵
۸۶	صوم دھر میں مذاہب۔	۱۶۲
	باب ۳۳۷	
۸۷	ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔	۱۶۵
۸۸	ایام بیض۔	۱۶۸
۸۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا طریقہ۔	۱۶۸
۹۰	پیر اور جمعرات کے روزے۔	۱۶۹
۹۱	یوم میلاد النبی کی خوشی	۱۶۹
۹۲	محافل میلاد کی شرعی حیثیت	۱۶۹
۹۳	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز اور استحسان پر دلائل۔	۱۷۱
۹۴	علامہ سیوطی کے دلائل۔	۱۷۶
۹۵	علامہ ابن الحاج کے دلائل۔	۱۷۷
۹۶	علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات	۱۷۸
۹۷	ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت کی وجہ۔	۱۸۱
۹۸	علامہ ابن الحاج کی عبارات پر علامہ یوسف صالحی کا تبصرہ۔	۱۸۲
۹۹	علامہ حلبی کے دلائل۔	۱۸۲
۱۰۰	علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ۔	۱۸۳
۱۰۱	ملا علی قاری کا نظریہ۔	۱۸۴
۱۰۲	محفل میلاد کے استحباب پر ملا علی قاری کے دلائل۔	۱۸۴
۱۰۳	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نظریہ۔	۱۸۶
۱۰۴	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ۔	۱۸۷
۱۰۵	شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ۔	۱۸۸
۱۰۶	نواب بھوپالی کا نظریہ۔	۱۸۸
۱۰۷	محفل میلاد کی ابتداء	۱۸۸
۱۰۸	آخری گذارش۔	۱۹۰
	باب ۳۳۸	
۱۰۹	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۱۹۰
	باب ۳۳۹	
۱۱۰	محرم کے روزوں کی فضیلت	۱۹۲
	باب ۳۴۰	
۱۱۱	رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔	۱۹۳
۱۱۲	شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ احناف کے مذہب کی وضاحت۔	۱۹۴
	باب ۳۴۱	
۱۱۴	شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان۔	۱۹۶
۱۱۵	لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی۔	۲۰۳
۱۱۶	لیلۃ القدر کے فضائل۔	۲۰۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۷	فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں۔	۲۰۶
۱۱۸	کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟	۲۰۸
۱۱۹	ماہ رمضان اور لیلۃ القدر۔	۲۰۸
۱۲۰	لیلۃ القدر میں مذاہب۔	۲۰۹
۱۲۱	ستائیسویں شب پر قرآن۔	۲۱۰
۱۲۳	شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں۔	۲۱۱
۱۲۳	علم رسالت اور شب قدر	۲۱۱
۱۲۴	اختلاف مطالع اور شب قدر	۲۱۳
۱۲۵	قطبین میں روزے اور شب قدر	۲۱۴
۱۲۶	لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ۔	۲۱۵
۱۲۷	ثواب میں اضافہ	۲۱۶
۱۲۸	گناہ میں اضافہ	۲۱۶
۱۲۹	فرشتوں کا سلام۔	۲۱۷
	کتاب الاعتکاف	۲۱۸
۱۳۰	اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۲۰
۱۳۱	اعتکاف کی تعریف اور اقسام	۲۲۰
۱۳۲	اعتکاف میں مذاہب ائمہ۔	۲۲۱
۱۳۳	اعتکاف میں احناف کا نظریہ۔	۲۲۲
۱۳۴	اعتکاف سنت کی شرائط	۲۲۲
۱۳۵	اعتکاف فرض کے احکام	۲۲۴
۱۳۶	اعتکاف نفل کے احکام	۲۲۵
۱۳۷	گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم	۲۲۵
۱۳۸	صحت اعتکاف کی شرائط	۲۲۶
۱۳۹	اعتکاف کی ابتداء کا وقت۔	۲۲۶
	باب ۳۴۲	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۰	ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جد وجہد۔	۲۲۷
	باب ۳۴۳	
۱۴۱	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۲۲۸
۱۴۲	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت	۲۲۸
	کتاب الحج	۲۳۰
۱۴۳	حج کا لغوی اور شرعی معنی	۲۳۰
۱۴۴	کعبہ پہلا عبادت کا گھر۔	۲۳۰
۱۴۵	یادگار ابراہیم۔	۲۳۱
۱۴۶	حج کا فلسفہ۔	۲۳۲
۱۴۹	روحانی لذتیں۔	۲۳۳
۱۴۸	جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت	۲۳۴
۱۴۹	اسلامی علوم وفنون کی نشر واشاعت۔	۲۳۱
۱۵۰	باہمی تعاون اور اتحاد کی روح	۲۳۴
۱۵۱	گناہوں سے برأت اور پاکیزگی۔	۲۳۴
۱۵۲	توبہ اور استغفار میں فریضہ حج کی خصوصیات	۲۳۵
۱۵۳	اعمال کی نشأۃ ثانیہ۔	۲۳۶
۱۵۴	ذمہ داریوں کا احساس۔	۲۳۶
۱۵۵	دشمنوں سے دوستی۔	۲۳۶
۱۵۶	مساوات۔	۲۳۶
۱۵۷	کسب حلال۔	۲۳۷
	باب ۳۴۴	
۱۵۸	مجرم کے لباس کے احکام۔	۲۳۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵۹	عمرہ کے حکم میں مذاہب	۲۴۲
۱۶۰	حج کے فوراً یا تاخیر سے وجوب میں مذاہب۔	۲۴۳
۱۶۱	مذاہب اربعہ میں احرام کی کیفیت	۲۴۴
۱۶۲	وحی خفی یا وحی غیر متلو کی تحقیق (حجیت حدیث)	۲۴۶
۱۶۳	وحی خفی کی ضرورت۔	۲۴۷
۱۶۴	وحی خفی پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۴۷
۱۶۵	وحی خفی پر دلائل	۲۴۹
۱۶۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق	۲۵۳
۱۶۸	اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے۔	۲۵۵
۱۶۸	اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل۔	۲۵۵
۱۶۹	اولی الامر کی اطاعت کا دائرہ۔	۲۵۶
۱۷۰	اولی الامر کا مصداق۔	۲۵۶
۱۷۱	اولی الامر سے اختلاف۔	۲۵۷
۱۷۲	قرآنی احکام کے علاوہ احکام دینیہ کا مصدر۔	۲۵۸
۱۷۳	منصب رسالت۔	۲۵۹
۱۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت۔	۲۶۰
۱۷۵	بغیر الفاظ کے وحی کا ثبوت۔	۲۶۱
۱۷۶	دو طریقوں (جلی اور خفی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ۔	۲۶۴
۱۷۷	وحی خفی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ	۲۶۵
۱۷۸	حفاظت حدیث میں صحابہ کا اہتمام	۲۶۶
۱۷۹	وحی خفی اور اجتہاد۔	۲۶۷
۱۸۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء مجتہدین کی آراء۔	۲۶۸
۱۸۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء	۲۶۸
۱۸۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید سے دلائل۔	۲۷۰
۱۸۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل۔	۲۷۲
۱۸۴	اجتہادی خطاء منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۳
۱۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد، اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۴
۱۸۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۷۶
۱۸۷	احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۷
۱۸۸	برق صاحب کے رجوع کا اعتراف۔	۲۷۸
	باب ۳۴۵	
۱۸۹	مواقیت حج۔	۲۷۸
۱۹۰	میقات کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۸۱
۱۹۱	میقات سے گذرنے کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۲۸۲
۱۹۲	احناف کا موقف۔	۲۸۳
۱۹۳	احرام کا فلسفہ۔	۲۸۵
	باب ۳۴۶	
۱۹۴	تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت	۲۸۵
۱۹۵	اہلال کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۸۷
۱۹۶	تلبیہ کے حکم میں مذاہب ائمہ	۲۸۸
۱۹۷	تلبیہ کے اوقات اور احکام	۲۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۴۷	
۱۹۸	اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم	۲۸۹
۱۹۹	جھوٹ کی تعریف۔	۲۸۹
۲۰۰	فائدہ	۲۹۰
	باب ۳۴۸	
۲۰۱	جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت۔	۲۹۰
۲۰۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایات	۲۹۲
۲۰۳	رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ۔	۲۹۳
۲۰۴	احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز	۲۹۴
۲۰۵	خضاب کا حکم۔	۲۹۴
	باب ۳۴۹	
۲۰۶	احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب۔	۲۹۵
۲۰۷	احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب ائمہ۔	۳۰۰
۲۰۸	احناف کی مؤید احادیث۔	۳۰۱
۲۰۹	محرم کے پھول سونگھنے میں مذاہب اربعہ۔	۳۰۲
۲۱۰	کیا ازواج مطہرات میں رتوں کی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی؟	۳۰۳
۲۱۱	جن ازواج سے نکاح اور رخصتی ہوئی ان کی تعداد۔	۳۰۳
۲۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج	۳۰۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پر اعتراض کے جوابات۔	۳۰۴
	باب ۳۵۰	
۲۱۳	محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت	۳۰۶
۲۱۴	خشکی کے شکار۔	۳۱۳
۲۱۵	محرم کے لیے خشکی کے شکار کھانے میں مذاہب اربعہ۔	۳۱۳
۲۱۶	احناف کا نظریہ۔	۳۱۴
۲۱۷	احناف کے دلائل۔	۳۱۵
۲۱۸	شوافع اور دوسرے ائمہ کی دلیل۔	۳۱۶
۲۱۹	حضرت صعب بن جثامہ کی روایت کا جواب۔	۳۱۷
۲۲۰	اجتہاد کی تحقیق۔	۳۱۸
۲۲۱	اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی۔	۳۱۸
۲۲۳	قرآن مجید سے اجتہاد پر دلائل۔	۳۲۰
۲۲۳	احادیث سے اجتہاد پر دلائل:	۳۲۱
۲۲۴	شرائط اجتہاد	۳۲۴
۲۲۵	اجتہاد میں تجزی اور تقسیم	۳۲۵
۲۲۶	دائرۂ اجتہاد	۳۲۶
۲۲۷	طبقات مجتہدین۔	۳۲۶
۲۲۸	اصول اجتہاد کے واضع صرف ائمہ اربعہ ہیں۔	۳۲۷
۲۲۹	ائمہ اربعہ کا اختلاف رحمت ہے۔	۳۲۷
۲۳۰	عصر حاضر میں اجتہاد	۳۲۸
۲۳۱	تقلید کا لغوی معنی۔	۳۲۸
۲۳۲	تقلید کا اصطلاحی معنی۔	۳۲۹
۲۳۳	تقلید کا سبب۔	۳۳۰
۲۳۴	تقلید اور علماء راسخین کی مرافقت۔	۳۳۰
۲۳۵	تقلید کی وسعت۔	۳۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۶	تقلید واجب اور تقلید حرام	۳۳۱
۲۳۷	اگر امام کا قول حدیث کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔	۳۳۲
۲۳۸	قول امام کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط	۳۳۳
۲۳۹	تقلید کی ضرورت	۳۳۴
۲۴۰	تقلید پر دلائل۔	۳۳۶
۲۴۱	ایک مقلد کے لیے متعدد ائمہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب۔	۳۳۷
۲۴۲	تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تصریحات۔	۳۳۸
۲۴۳	کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے۔	۳۴۰
۲۴۴	فقہ حنفی کی ترجیح	۳۴۱
۲۴۵	تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات۔	۳۴۳
۲۴۶	عام مسلمانوں کا تقلید کے بغیر گذارہ نہیں ہے۔	۳۴۴
	باب ۳۵۱	
۱۴۰	محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے۔	۳۴۵
۲۴۸	موذی جانوروں کی تعداد۔	۳۴۹
۲۴۹	موذی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب۔	۳۵۰
۲۵۰	موذی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب	۳۵۰
۲۵۱	کوے اور کتے وغیرہ کو فاسق کہنے کی وجہ۔	۳۵۱
۲۵۲	عام کوے اور زاغ (غراب زرع) میں فرق۔	۳۵۱
۲۵۳	کوے کی اقسام اور غسلق کا حکم۔	۳۵۳
۲۵۴	قرآن مجید سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۵۵	احادیث سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۵
۲۵۶	فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کوؤں کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۵
۲۵۷	بعض علماء کا عام کوے کو حلال کہنے میں تفرد۔	۳۵۶
۲۵۸	حرم میں قصاص لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف	۳۵۷
	باب ۳۵۲	
۲۵۹	تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان۔	۳۵۷
۲۶۰	احادیث میں تطبیق	۳۶۱
۲۶۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شارع ہونا اور آپ کا اجتہاد۔	۳۶۱
۲۶۲	مسئلہ احصار میں احناف کی تائید۔	۳۶۱
۲۶۳	سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے مونڈنے میں مذاہب۔	۳۶۲
۲۶۴	مجرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل۔	۳۶۲
	باب ۳۵۳	
۲۶۵	مجرم کو پچھنے لگانے کا جواز۔	۳۶۳
۲۶۶	پچھنے لگوانے میں مذاہب۔	۳۶۳
	باب ۳۵۴	
۲۶۷	مجرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانے کا جواز	۳۶۴
۲۶۸	مجرم کے علاج میں مذاہب۔	۳۶۴
۲۶۹	مجرم کے علاج میں احناف کا موقف	۳۶۵
	باب ۳۵۵	
۲۷۰	مجرم کو غسل کی اجازت۔	۳۶۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰۰	محرم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام	۳۰۰۶
۲۰۱	محرم کا تو شبودار صابن سے غسل اور شیو سے سر دھونے کا حکم۔	۳۰۶۰
	باب ۳۵۶	
۲۰۳	محرم کی موت سے متعلق احکام	۳۰۶۰
۲۰۴	محرم کی تکفین میں مذاہب اور وقت حنوط کی بحث۔	۳۰
۲۰۵	امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کی جانب سے حدیث کا جواب۔	۳۰۷۲
۲۰۶	تکفین میں محرم کا سر ڈھانپنے کی بحث	۳۰۷۰
۲۰۷	مذکورہ محرم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی کا مذہب اور اس کا جائزہ	۳۰۷۰
۲۰۸	علامہ نووی کے دلائل کا جواب۔	۳۰۷۰
۲۰۹	محرم کی وفات سے متعلق بعض احکام۔	۳۰۷۹
	باب ۳۵۷	
۲۱۰	محرم کا تہ بند نہ ملنے کی صورت میں پاجامہ اور موزے پہنے گا۔	۳۰۸۴
۲۱۱	محرم کی نیت میں عرفہ کی صبح کو حج کرنے کی شرط میں مذہب۔	۳۰۸۰
۲۱۲	شوافع اور حنفیہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۳۰۸۶
	باب ۳۵۸	
۲۱۳	بیع اور نکاح سے محرم عورتوں کے حرام ہونے کا بیان	۳۰۸۸
۲۱۴	بیع ولی عورت کے حرام میں مذہب	۳۰۹۸
	.....	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۵۹	
۲۱۵	حرام کی قسمیں	۳۱۰۸
۲۱۶	ذبائح و وزن کے مسائل	۵۹
۲۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان	۳۱۵۰
	تلبیہ کا آپ کا حج اور اس کے	
	قران	
۲۱۸	آپ کے حج میں روایات کے	
	تطبیق	
۲۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے	۸۰
	متعلق	
	اسے	
۲۲۰	افراد، تمتع اور قران میں مذاہب ائمہ۔	۳۱۲
۲۲۱	افضلیت	۳۱۰
۲۲۲		۳۱۰
	میں تلبیہ۔	
۲۲۳		۳۱۰
۲۲۴		۳۱۰
۲۲۵		۳۱۳
	سے	
۲۲۶		۳۱۰
	میں مذہب	
۲۲۷	شوافع اور مالکیہ کے دلائل	۳۱۵
۲۲۸		۳۱۰
۲۲۹	حنابلہ کے دلائل۔	۳
۲۳۰	احناف کے دلائل۔	۳۱۰
۲۳۱		۳۱۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	ام محمد کی وصیل کا جواب، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احتمال پر دلیل۔	۴۱۸
۳۰۲	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنے حق میں باری کی نفی کرنے کی ترجیح۔	۴۲۰
۳۰۳	طواف سے پہلے طہارت کی ضرورت میں مذاہب	۴۲۰
۳۰۴	عورت کا حیض آنے کے بعد جدائی کرنا۔	۴۲۲
۳۰۵	حکم میں شک کرنے والے کے مقابلہ میں ہمارا	۴۲۲
	[illegible]	۴۲۲
	میں مذاہب ائمہ۔	
۳۰۷	[illegible]	۴۲۳
	اور ان کے جوابات۔	
۳۰۸	[illegible]	۴۲۵
	باب ۳۶۱	
۳۰۹	[illegible]	۴۲۸
۳۱۰	[illegible]	۴۳۱
۳۱۱	[illegible]	۴۳۲
۳۱۲	[illegible]	۴۳۴
۳۱۳	[illegible]	۴۳۸
۳۱۴	[illegible]	۴۳۸
	[illegible]	
۳۱۶	[illegible]	۴۴۶
۳۱۷	مرد اللہ عنہ رات گزرنے کا حکم۔	۴۴
	باب ۳۶۲	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۱۸	حرام کو معلق کرنے کا بیان۔	۴۴۰
۳۱۹	حرام کو معلق کرنے کی وضاحت۔	۴۴۲
	باب ۳۶۲	
۳۲۰	[illegible]	۴۴۳
۳۲۱	[illegible]	۴۴۵
	[illegible]	
۳۲۲	[illegible]	۴۴۸
	حصوصیت۔	
۳۲۳	[illegible]	۴۵۰
	باب ۳۶۳	
۳۲۴	[illegible]	۴۵۲
	کے واجب ہونے کا بیان۔	
۳۲۵	[illegible]	۴۵۲
۳۲۶	[illegible]	۴۵۳
۳۲۷	[illegible]	۴۵۵
۳۲۸	[illegible]	۴۵۶
	[illegible]	
۳۲۹	[illegible]	۴۵۷
	باب ۳۶۴	
۳۳۰	[illegible]	۴۵۹
۳۳۱	[illegible]	۴۶۰
	[illegible]	
	باب ۳۶۵	
۳۳۲	[illegible]	۴۶۲
	[illegible]	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳۲	قیاس اور اجتہاد پر ایک دلیل۔	۴۵۹
۳۳۳	احصار (حج میں رکاوٹ) میں حنفی کا موقف	۴۵۹
۳۳۴	قرآن میں دو تلوٹوں پر اعتراض کا جواب۔	۴۵۹
	باب ۳۶۶	
۳۳۵	**افراد اور قران**	۴۶۰
۳۳۶	افراد اور قران کی متعارض روایات کے جوابات	۴۶۱
	باب ۳۶۸	
۳۳۷	طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کا استحباب۔	۴۶۲
۳۳۸	طواف قدوم میں مذہب۔	۴۶۳
۳۳۹	حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراض کی وجہ	۴۶۳
	باب ۳۶۹	
۳۴۰	عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا	۴۶۳
	باب ۳۶۹	
۳۴۱	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز	۴۶۹
۳۴۲	کفار کے مہینوں کو خوفزدہ کرنے کی وجہ۔	۴۷۰
	باب ۳۷۰	
۳۴۳	احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا۔	۴۷۰
۳۴۴	مسئلہ اشعار میں شوافع اور احناف پر اعتراض	۴۷۰
۳۴۵	مسئلہ اشعار میں احناف کا جواب۔	۴۷۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۷۱	
۳۴۶	حضرت ابن عباس سے روایت کردہ [illegible] ۴۷۳	
	[illegible] کی سنت لوگوں کو پریشان کرنا ہے۔	
۳۴۷	حضرت ابن عباس کی [illegible]	۴۷۵
	باب ۳۷۲	
۳۴۸	[illegible] کرنے والے کے [illegible]	۴۷۶
	[illegible] کا بیان۔	
۳۴۹	حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تعیین۔	۴۷۷
	باب ۳۷۳	
۳۵۱	تمتع اور قران کا جواز	۴۷۸
۳۵۲	[illegible]	۴۸۰
۳۵۳	ذکر بالحج۔	۴۸۰
۳۵۴	[illegible] کے مسلم کے حوالہ سے [illegible]	۴۸۱
	[illegible] کے [illegible] کا	
	باب ۳۷۴	
۳۵۴	[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد	۴۸۳
۳۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تحقیق۔	۴۸۴
۳۵۶	عائشہ سے بدعت تو [illegible]	۴۸۶
	باب ۳۷۵	
۳۵۷	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت	۴۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	باب ۳۷۶	
۳۵۸	مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہونے اور نچلے حصہ سے نکلنے کا استحباب۔	۴۸۲
۳۵۹	مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی سنت۔	۴۸۳
	باب ۳۷۷	
۳۶۰	مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب۔	۴۸۴
	باب ۳۷۸	
۳۶۱	حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	۴۸۵
۳۶۲	رمل کی تعریف۔	۴۸۹
۳۶۳	رمل کے احکام۔	۴۹۰
۳۶۴	تعارض کا جواب۔	۴۹۱
	باب ۳۷۹	
۳۶۵	[illegible]	۴۹۲
۳۶۶	[illegible]	۴۹۲
۳۶۷	حجر اسود کی تعظیم۔	۴۹۲
	باب ۳۸۰	
۳۶۸	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔	۴۹۳
۳۶۹	[illegible]	۴۹۴
۳۷۰	آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء کی تصریحات۔	۴۹۵
۳۷۱	دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل۔	۴۹۸
۳۷۲	صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔	۴۹۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۷۳	حجر اسود کی تعظیم کا طریقہ	۵۰۰
۳۷۴	رکن یمانی کی تعظیم میں مذاہب۔	۵۰۱
۳۷۵	حضرت عمر نے حجر اسود سے کہا "تو نفع دیتا ہے [illegible]	۵۰۲
۳۷۶	[illegible]	۵۰۳
	باب ۳۸۱	
۳۷۷	[illegible]	۵۰۵
۳۷۸	اونٹ پر طواف کرنے کی حکمت۔	۵۰۸
۳۷۹	حلال جانوروں کے بول و براز کی طہارت میں [illegible]	۵۰۸
	باب ۳۸۲	
۳۸۰	صفا اور مروہ کی سعی حج کا رکن ہے۔	۵۰۹
۳۸۱	[illegible]	۵۰۹
۳۸۲	صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب ائمہ۔	۵۰۹
۳۸۳	[illegible]	۵۰۹
	باب ۳۸۳	
۳۸۴	سعی کی تکرار نہیں ہوتی۔	۵۰۹
	باب ۳۸۴	
۳۸۵	یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا۔	۵۱۰
۳۸۶	[illegible]	۵۱۲

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۸۷	خلافت کے مزاحم دو خلفاء میں جمع میں بعوتیں کا طریقہ۔	۵۱۲
۳۸۸	خلیفہ خلافت میں نائب مقرر کرنا۔	۵۱۳
	باب ۳۸۵	
۳۸۹	امام عادل کو قتل ستانے اور ظلم سہنے پر تنبیہ دینا۔	۵۱۳
	باب ۳۸۶	
۳۹۰	دو خلیفہ میں مذہب دو شخص کی بیعت کرنے کا حکم۔	۵۱۸
۳۹۱	دو خلیفہ میں جمع میں بیعتوں کے حکم میں مذاہب	۵۲۰
۳۹۲	دو خلیفہ میں بیعتیں پڑنے میں مذاہب	۵۲۱
	باب ۳۸۷	
۳۹۳	یوم شر کو دو خلیفہ میں بیعت میں مذاہب پڑنا۔	۵۲۱
۳۹۴	دو خلیفہ میں بیعت کی نسبت کے وقت کی تعیین	۵۲۲
۳۹۵	اعتکاف کی تائید۔	۵۲۲
۳۹۶	علامہ نووی کا تتمہ	۵۲۲
	باب ۳۸۸	
۳۹۷	خلیفہ کی دو بیعتوں کو بیعت کے آخری	۵۲۳
	خلیفہ کی قتل دو بیعت کرنے کا استحباب	
۳۹۸	دو خلیفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوست	۵۲۵
	خلفاء کے تصرفات۔	
۳۹۹	دو خلیفہ کے قیام میں امام کو ان میں افضل کا نظر ہے۔	۵۲۶
۴۰۰	قیام دو خلیفہ کی مدت میں امام تم کا نظر ہے۔	۵۲۹
۴۰۱	قیام دو خلیفہ میں امام مالک کا نظر ہے۔	۵۲۹
۴۰۲	قیام دو خلیفہ میں امام شافعی کا مذہب بیان کرنے میں	۵۳۱
	کا نظر ہے۔	
	باب ۳۸۹	
۴۰۳	[illegible]	۵۳۱
۴۰۴	لشکریاں مارنے میں مذاہب۔	۵۳۲
۴۰۵	[illegible]	۵۳۲
	باب ۳۹۰	
۴۰۶	[illegible]	۵۳۳
۴۰۷	[illegible]	۵۳۵
۴۰۸	[illegible]	۵۳۵
۴۰۹	[illegible]	۵۳۵
۴۱۰	[illegible]	۵۳۵
	باب ۳۹۱	
۴۱۱	[illegible]	۵۳۶
۴۱۲	[illegible]	۵۳۶
	باب ۳۹۲	
۴۱۳	لشکریاں مارنے کا مذہب رقت۔	۵۳۷
	باب ۳۹۳	
۴۱۴	سات کشتہ ہاں [illegible] کا بیان	۵۳۸
	باب ۳۹۴	

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۰۵	سر منڈانا بال کٹانے سے افضل ہے۔	۵۳۸، ۴۳
۴۰۶	حج میں سر منڈانے کے حکم میں مذہب نمبر	۵۴۱
۴۰۷	عورتوں کے سر منڈانے کا حکم	۵۴۲
۴۰۸	سر منڈانے کی بجائے بال کترنے کی مذاہب نمبر	۵۴۲
	باب ۳۹۵	
۴۰۹	دنبی طرف سے سر منڈانے کو ترجیح کرنے کا بیان۔	۵۴۵
۴۱۰	بدنہ کو افعال حج کی ترتیب۔	۵۴۵، ۵۴۵
۴۱۱	علماء احناف کی موافقت حدیث۔	۵۴۵
۴۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تخلیہ اور تحریم۔	۵۴۶
۴۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت کے ثبوت میں نبی اسرائیل کی حدیث	۵۴۷
۴۱۴	موئے مبارک و متعلقات شریفہ کی زیارت کے لئے علماء کے سفر، علی عقیدہ ان کا بیان	۵۴۸
۴۱۵	متعلقات شریفہ کی زیارت پر دعا۔	۵۵۰
	باب ۳۹۶	
۴۱۶	کنکریاں مارنے، ذبح کرنے اور سر منڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان۔	۵۵۲
۴۱۷	کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب۔	۵۵۵
۴۱۸	احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل۔	۵۵۶
	باب ۳۹۷	
۴۱۹	قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا۔	۵۵۷
	باب ۳۹۸	
۴۲۰	حائضہ کے لئے رخصت کا حکم۔	۵۶۰
	باب ۳۹۹	
۴۲۱	ایام تشریق کے دوسرے دن میں اس کے بعد کی راتوں کا حکم۔	۵۶۲
	باب ۴۰۰	
۴۲۲	موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب	۵۶۲
۴۲۳	نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم۔	۵۶۳
	باب ۴۰۱	
۴۲۴	قربانی کے گوشت کھال و جھول کو صدقہ کرنے کا حکم۔	۵۶۳
۴۲۵	قربانی کرنے والے کو قربانی میں سے کھانے کے حکم میں مذاہب۔	۵۶۵
۴۲۶	احناف کا نظریہ۔	۵۶۵
	باب ۴۰۲	
۴۲۷	اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا بیان۔	۵۶۶
۴۲۸	قربانی کے جانوروں کے شراکت میں مذاہب	۵۶۸
۴۲۹	اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے حکم جواز پر، نکیہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۵۶۹
	باب ۴۰۳	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴۲	اونٹ کے پاؤں باندھ کر ذبح کرنے کا بیان۔	۵۷۶
	باب ۴۰۴	
۴۴۳	خود حرم میں رہنے والے کے لیے قربانی کا بیان۔	۵۷۹
۴۴۴	مسئلہ استطاعت میں مختلف احادیث کا بیان اور ان کے مابین تطبیق۔	۵۸۳
۴۴۵	قربانی نہ کرنے والے پر سخت وعید کا بیان۔	۵۸۶
۴۴۶	قربانی کے جانوروں میں شرکت کا بیان۔	۵۸۷
	باب ۴۰۵	
۴۴۷	قربانی کے دنوں میں قربانی کے جانور ذبح کرنے کا جواز۔	۵۸۸
۴۴۸	قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی ممانعت۔	۵۹۰
۴۴۹	قربانی کی جانوروں کو ذبح کرنے میں مذاہب ائمہ۔	۵۹۰
	باب ۴۰۶	
۴۵۰	سنہ میں فوت ہونے والے حاجی کا بیان۔	۵۹۰
۴۵۱	حج کی نیت سے روانہ ہونے والے کے لیے کیا کچھ مباح ہے۔	۵۹۱
	مذہب حنفیہ	
	باب ۴۰۷	
۴۵۲	طواف زیارت کا وقت اور اس کے متعلق احادیث کا بیان۔	۵۹۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۵۳	اونٹ کے پاؤں باندھ کر ذبح کرنے کا بیان۔	۵۹۶
	باب ۴۰۸	
۴۵۴	حاجی وغیرہ کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان۔	۵۹۸
۴۵۵	کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق [illegible]	۶۰۱
	[illegible]	
۴۵۶	کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق ائمہ	۶۰۲
	باب ۴۰۹	
۴۵۷	کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو [illegible]	۶۰۳
۴۵۸	[illegible]	۶۰۴
۴۵۹	[illegible]	۶۰۵
۴۶۰	[illegible]	۶۰۶
۴۶۱	[illegible]	۶۰۷
۴۶۲	بیعت یزید کے سلسلہ میں جمہور صحابہ کا موقف۔	۶۰۸
۴۶۳	واقعہ حرہ کی تفصیلات۔	۶۱۰
۴۶۴	مسلم بن عقبہ صحابی نہیں تھا۔	۶۱۱
۴۶۵	مسلم بن عقبہ کی [illegible]	۶۱۲
۴۶۶	[illegible]	۶۱۳
۴۶۷	[illegible]	۶۱۴
۴۶۸	[illegible]	۶۱۵
۴۶۹	[illegible]	۶۱۶
۴۷۰	[illegible]	۶۱۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۰۰	یزید پر لعنت کی بحث۔	۶۱۸
۴۰۱	شہادت حسین پر حافظ ابن کثیر کا تبصرہ۔	۶۱۹
۴۰۲	یزید پر لعنت کے سلسلہ میں امام غزالی کی رائے	۶۲۰
۴۰۳	علامہ زبیدی کی رائے۔	۶۲۰
۴۰۴	علامہ حلبی کی رائے اور مصنف کا موقف۔	۶۲۲
۴۰۵	یزید کے کفریہ اشعار کی تحقیق۔	۶۲۳
۴۰۶	جہاد مدینہ قیصر کی بشارت میں یزید کے دخول کی تحقیق۔	۶۲۵
۴۰۷	حدیث مدینہ قیصر کی تحقیق۔	۶۲۶
۴۰۹	حضرت حسین اور یزید کے بارے میں ابن تیمیہ کے نظریات۔	۶۲۷
۴۰۹	لعن یزید کے بارے میں ابن جوزی کا نظریہ۔	۶۳۲
۴۱۰	لعن یزید کے بارے میں محدث دہلوی کا نظریہ۔	۶۳۲
۴۱۱	یزید کے متعلق حافظ ابن کثیر کی رائے۔	۶۳۴
۴۱۲	لعن یزید کے بارے میں علامہ تفتازانی کی رائے۔	۶۳۵
۴۱۳	لعن یزید کے بارے میں اہل سنت کی رائے۔	۶۳۶
۴۱۴	یزید کی تکفیر و لعن پر لعن شنعی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔	۶۳۷

باب ۴۱۰

۴۱۵	عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	۶۳۸
۴۱۶	حج بدل میں شوافع کا نظریہ اور تشریح حدیث۔	۶۳۹
۴۱۷	حج بدل میں احناف کا نظریہ۔	۶۴۰
۴۱۸	حج بدل کے عدم وجوب میں مالکیہ کے دلائل۔	۶۴۰
۴۱۹	دلائل مالکیہ کے جوابات۔	۶۴۰
۴۲۰	حنابلہ کا نظریہ۔	۶۴۰
۴۲۱	نظریہ احناف پر دلائل۔	۶۴۰
۴۲۲	اموات کے لیے ایصال ثواب۔	۶۴۲

باب ۴۱۱

۴۲۲	نابالغ کے حج کا حکم۔	۶۴۲
۴۲۳	نابالغ کے حج کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۶۴۳
۴۲۵	نابالغ احکام کا مکلف نہیں ہے۔	۶۴۳
۴۲۶	احناف کے نزدیک نابالغ کا حج نفل ہے۔	۶۴۴
۴۲۷	امام ابوحنیفہ کے نظریہ کی ابن حزم سے تائید۔	۶۴۴
۴۲۸	امام ابوحنیفہ کے مذہب کو بیان کرنے میں [illegible]	[illegible]
	فقہاء کا تسامح۔	
۴۲۹	شیخ داؤد ظاہری کے نظریہ کا ابطال اور احناف کے دلائل۔	۶۴۵
۵۰۰	دلائل احناف کی وضاحت۔	۶۴۶

باب ۴۱۲

۵۰۱	زندگی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے۔	۶۴۸
۵۰۲	امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔	۶۴۰
۵۰۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔	۶۴۹
۵۰۴	اباحت اصلیہ کی تحقیق۔	۶۵۱
۵۰۵	دین میں آسانی ہے۔	۶۵۲

باب ۴۱۳

۵۰۶	عورت کو محرم کے ساتھ حج کرنے کا حکم۔	۶۵۳
۵۰۷	بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت میں شوافع کا نظریہ۔	۶۵۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۰۸	زوج یا محرم کے بغیر عورت کے سفر میں شوافع کا نظریہ۔	۶۵۴
۵۰۹	زوج او محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنفیہ کا نظریہ۔	۶۵۵
۵۱۰	زوج او محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنابلہ کا نظریہ۔	۶۵۵
۵۱۱	عورت کے سفر حج میں احناف کا نظریہ	۶۵۵
۵۱۲	عورت کے سفر کے بارے میں متعارض روایات کے جوابات۔	۶۵۶
۵۱۳	زمانۂ امن میں عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحقیق۔	۶۵۹
۵۱۴	بذریعہ ہوائی جہاز عورت کے بغیر محرم حج پر جانے کی تحقیق۔	۶۶۲
۵۱۵	تین مسجدوں کے علاوہ رخت سفر باندھنا۔	۶۷۲
	باب ۴۱۴	
۵۱۶	سفر حج کے وقت ذکر کرنے کا استحباب	۶۷۳
	باب ۴۱۵	
۵۱۷	حج اور دیگر اسفار سے واپسی پر دعاؤں کا بیان	۶۷۴
	باب ۴۱۶	
۵۱۸	حج یا عمرہ کے سلسلہ میں گذرنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کی زمین میں نماز پڑھنے کا استحباب	۶۷۵
	باب ۴۱۷	
۵۱۹	مشرک کے حج اور طواف کی ممانعت اور حج اکبر کا بیان	۶۷۷
۵۲۰	معاہدہ حدیبیہ کو توڑنے کا سبب۔	۶۰۰

صفحہ نمبر	عنوان
۶۸۱	۵۲۲ حضرت ابوبکر کی امارت کے باوجود حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کا سبب
۶۸۹	۵۲۳ حضرت ابوبکر کو احکام حج کا امیر بنانے اور حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کی
۶۹۱	۵۲۴ کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے [illegible] میں مالکیہ کا نظریہ۔
۶۹۸	۵۲۵ کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔
۶۹۹	۵۲۶ کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں احناف کا نظریہ۔
۷۰۳	۵۲۷ [illegible] کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں احناف کا نظریہ۔
۷۰۳	۵۲۸ [illegible]
۷۰۴	۵۲۹ [illegible]
۷۱۰	۵۳۰ یوم حج اکبر کی تعیین میں مختلف اقوال
۷۱۰	۵۳۱ یوم حج اکبر کے متعلق احادیث۔
۷۱۸	۵۳۲ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال [illegible] کے ہونے کی تحقیق۔
۷۱۹	۵۳۳ [illegible] کے متعلق مختلف روایات میں [illegible]
۷۲۱	۵۳۴ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہوا اس [illegible] ہونے کے ثبوت میں روایات۔
۷۲۲	۵۳۵ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال [illegible] ہونے کا ثبوت از روئے درایت۔
	باب ۴۱۸
۷۲۴	۵۳۶ یوم عرفہ کی فضیلت۔
۷۲۵	۵۳۷ [illegible] کے نزول اور قریب ہونے [illegible] رمضان

حدیث	عنوان	صفحہ
۵۳۸	تعجیب	۶۵۷
	باب ۴۱۹	
۵۳۱	حج و عمرہ کی فضیلت۔	۶۵۷
۵۴۰	سال میں کتنی بار عمرہ کرنے میں مذہب۔	۶۶۰
۵۴	ہو تشریق میں عمرہ کی رخصت میں مذہب	۶۶۰
۵۴۲	عمرہ کے مہینے میں مذہب۔	۶۶۱
۵۴۳	کیا حج مبرور کا کفارہ صغائر ہوتے ہیں	۶۶۶
	باب ۴۲۰	
۵۴۴	حاجی کا مکہ یا مکہ سے گھروں کی طرف لوٹنا۔	۶۶۸
۵۴۵	مکہ میں مہاجروں کے ٹھہرنے کا بیان۔	۶۷۰
۵۴۶	مکہ سے فتح ہونا یا جنگ سے	۶۷۰
۵۴۷	[illegible] سے فضیلت کریمان کی طرف سے [illegible]	۶۷۰
۵۴۸	مکہ سے [illegible]	۶۷۱
	باب ۴۲۱	
۵۴۹	[illegible]	۶۷۲
	باب ۴۲۲	
۵۵۰	[illegible]	۶۷۳
	باب ۴۲۳	
۵۵۱	[illegible]	۶۷۴
	باب ۴۲۴	
۵۵۲	[illegible]	۶۷۵
۵۵۳	[illegible]	۶۷۶
	باب ۴۲۵	
۵۵۴	[illegible]	۶۷۷
۵۵۵	[illegible]	۶۷۸
	باب ۴۲۶	
۵۵۶	[illegible]	۶۷۹
۵۵۷	[illegible]	۶۸۰
۵۵۸	[illegible]	۶۸۱
۵۵۹	[illegible]	۶۸۲
	باب ۴۲۷	
۵۶۰	[illegible]	۶۸۳
۵۶۱	[illegible]	۶۸۴
۵۶۵	اہل مدینہ کی شفاعت۔	۶۸۸
۵۶۶	[illegible]	۶۸۸
۵۶۸	[illegible]	۶۸۹
۵۶۹	[illegible]	۶۹۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۶۹	... کے لیے دعا کرنا	۲۵
۵۷۰	... مدینہ میں کون افضل ہے	۲۹
	باب ۴۲۶	
۵۷۱	... مدینہ کی کثافت پر صبر کا بیان	۳۰
۵۷۲	... طیبہ میں قیامت گزیں ہونے کا	۳۱
	باب ۴۲۷	
۵۷۳	... والوں کو مدینہ سے نکالنے کا	۳۲
	...نے کا بیان	
	باب ۴۲۸	
۵۷۴	... مدینہ کی تکالیف پر صبر کرنے	۳۳
	...کا ثواب ہونا۔	
۵۷۵	... مدینہ میں وفات پانے والوں کی	۳۴
	...نے کی فضیلت۔	
۵۷۶	... افضل ہے یا مدینہ؟	۳۵
۵۷۷	... مدینہ کا ثواب کے بیان میں	۳۸
	باب ۴۲۹	
۵۷۸	... مدینہ کو ... سے محفوظ	۳۸
	باب ۴۳۰	
۵۷۹	... مدینہ میں رہنے کی	۴۰
	کی ترغیب۔	
	باب ۴۳۱	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۸۰	... صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۴۱
	...گ مدینہ کے خیر ہونے کے ...	۴۲
	باب ۴۳۲	
۵۸۱	... صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ...	۴۲
۵۸۲	...نور کی فضیلت کے متعلق روایات۔	۴۳
۵۸۳	... اور غیر حرمت کا بیان	۴۴
۵۸۴	...نور کے حرم ہونے کا بیان	۴۵
۵۸۵	... کے درمیان کی جگہ	۴۶
۵۸۶	... کی فضیلت کے بیان	۴۷
	...ں صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا بیان	
۵۸۷	... کے افضل ہونے کا بیان	۴۸
۵۸۸	... مدینہ میں موت کے وقت	۴۹
	...ں جانے سے ممانعت	
	باب ۴۳۳	
۵۸۹	**احد پہاڑ کی فضیلت**	۵۲
	باب ۴۳۴	
۵۹۰	...	۵۳
	...بات۔	
۵۹۱	**مسجد نبوی میں نمازوں کا اجر زیادہ ہے یا مسجد**	۵۴
	...ر میں	
۵۹۲	... مسجد نبوی کے ...	۵۵
	...بات	
۵۹۳	... مسجد نبوی میں ...	۵۶
	...ں کی ...	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۹۴	خوارج عہد پر تاریخیوں کے اشکال کا جواب۔	۷۶۲
	باب ۴۳۵	
۵۹۵	تین مسجدوں کی فضیلت۔	۷۶۳
۵۹۶	گنبد خضراء کی زیارت کے لیے سفر کا حکم۔	۷۶۳
۵۹۷	شیخ ابن تیمیہ کی تکفیر	۷۶۴
۵۹۸	قبر انور کی زیارت کے ثبوت میں روایات	۷۶۸
	باب ۴۳۶	
۵۹۹	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۷۷۰
۶۰۰	اسس علی التقویٰ کا مصداق مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا؟	۷۷۸
	باب ۴۳۷	
۶۰۱	مسجد قبا کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۷۷۸
۶۰۲	**مسجد قبا اور اس کے فضائل۔**	۷۸۰
۶۰۳	ہفتہ کے دن مسجد قبا جانے کی خصوصیت	۷۸۱
۶۰۴	اشتمال صاحبہ کی مبلغ ایام میں تخصیص	۷۸۱
	کتاب النکاح	۷۸۴
۶۰۵	نکاح کا معنی	۷۸۴
۶۰۶	نکاح کے حکم میں مذاہب فقہاء	۷۸۴
۶۰۷	قرآن مجید کی روشنی میں نکاح کی فضیلت۔	۷۸۴
۶۰۸	احادیث اور آثار کی روشنی میں نکاح کی فضیلت	۷۸۴
۶۰۹	نکاح کے فوائد۔	۷۸۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۳۸	
۶۱۰	صاحب استطاعت کے لیے نکاح کرنے کا استحباب۔	۷۸۸
۶۱۱	نکاح کی اقسام میں مذاہب فقہاء۔	۷۸۸
۶۱۲	نکاح کرنا افضل ہے یا نفلی عبادت۔	۷۹۳
۶۱۳	ترک سنت کے دو محمل۔	۷۹۳
۶۱۴	تبتل کا معنی۔	۷۹۳
	باب ۴۳۹	
۶۱۵	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی اہلیہ سے خواہش پوری کرے۔	۷۹۴
۶۱۶	عورت کو دیکھ کر شیطانی وسوسہ ہے کا طریقہ۔	۸۰۰
	باب ۴۴۰	
۶۱۷	حرمت متعہ کا بیان۔	۸۰۵
۶۱۸	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال	۸۰۳
۶۱۹	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت	۸۰۴
۶۲۰	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام۔	۸۰۵
۶۲۱	علامہ فوزی شافعی کا متعہ پر تبصرہ۔	۸۰۷
۶۲۲	علامہ دشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ۔	۸۰۸
۶۲۳	علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ۔	۸۰۹
۶۲۴	علامہ سرخسی حنفی کا متعہ پر تبصرہ۔	۸۱۱
۶۲۵	متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کی تصریح۔	۸۱۰
۶۲۶	حرمت متعہ پر قرآن مجید سے استدلال	۸۱۰
۶۲۷	احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال۔	۸۱۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۲۸	شیعہ حضرات کی احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال	۸۰۴
	باب ۴۴۱	
۶۲۹	پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت۔	۸۰۵
۶۳۰	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا منع ہے، ان میں مذاہب۔	۸۰۸
۶۳۰	قرآن مجید کے عموم کی خبر واحد سے منسوخ ہونے کی بحث۔	۸۰۸
۶۳۲	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کی تفصیل اور احکام۔	۸۰۸
	باب ۴۴۲	
۶۳۳	حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان	۸۰۹
۶۳۴	محرم کے نکاح کرنے میں مذاہب اربعہ۔	۸۱۰
۶۳۵	امام ابوحنیفہ کے مؤقف پر علامہ نووی کے اعتراضات۔	۸۱۲
۶۳۶	علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات۔	۸۱۲
	باب ۴۴۳	
۶۳۷	بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت منگنی پر منگنی کرنے میں مذاہب۔	۸۱۴
	باب ۴۴۴	
۶۳۸	نکاح شغار کی حرمت کا بیان۔	۸۱۶
۶۳۹	شغار میں مذاہب۔	۸۱۹
۶۴۰	**باب ۴۴۵**	
۶۴۰	شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان	۸۲۵
۶۴۱	حقوق زوجین۔	۸۲۰
	باب ۴۴۶	
۶۴۲	نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا۔	۸۲۰
۶۴۳	ولی کے بغیر عورت کے عقد نکاح کے بارے میں شوافع کا نظریہ۔	۸۲۲
۶۴۴	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔	۸۲۲
۶۴۵	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔	۸۲۳
۶۴۶	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں احناف کا نظریہ۔	۸۲۴
۶۴۷	عورت کے از خود نکاح کرنے کے ثبوت میں احادیث۔	۸۲۶
۶۴۸	نکاح کی گواہی میں مذاہب۔	۸۲۸
۶۴۹	ٹیلی فون پر نکاح کا حکم۔	۸۲۹
۶۵۰	شرکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں ہو تو نکاح کیسے ہوگا۔	۸۲۹
	باب ۴۴۷	
۶۵۱	باپ کے لیے نابالغہ لڑکی کے نکاح کرنے کا جواز۔	۸۲۹
۶۵۲	نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر	۸۳۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۵۳	نابالغہ لڑکی کے نکاح کا اختیار۔	۸۳
۶۵۴	کنواری سے اجازت کا حکم	۸۳۴
	باب ۴۴۸	
۶۵۵	شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔	۸۳۷
	باب ۴۴۹	
۶۵۶	جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھ لینے کا حکم	۸۳۲
۶۵۷	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کا بیان	۸۳۳
	باب ۴۵۰	
۶۵۸	باکرہ عورت کی اجازت کس طرح ہو؟	۸۴۱
۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دینے کی تخییر	۸۴۲
۶۶۰	تعلیم قرآن کے مہر ہونے کا حکم۔	۸۴۵
۶۶۱	تعلیم قرآن پر عورت کو دینے کا بیان	۸۴۶
	باب ۴۵۱	
۶۶۲	باندی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کرنے کی فضیلت	۸۴۹
۶۶۳	اس شخص کا حکم جو اپنی لونڈی کو دوسرے کے نکاح میں دے	۸۵۲
۶۶۴	لونڈی کو آزاد کرنے کو مہر قرار دینے کا بیان	۸۵۴
	باب ۴۵۲	
۶۶۵	حضرت زینب کے نکاح کے وقت کی خوشی ولیمہ کا بیان۔	۸۵۸
۶۶۶	حضرت زینب سے نکاح کی تفصیل	۸۵۹
۶۶۸	مساوات سے بے پروائی پر استدلال	۸۶۲
۶۶۹	عورت میں مساوات کا حکم	۸۶۴
۶۷۰	خوشی و معاشی اور تہذیبی زندگی بہتر	۸۶۶
	باب ۴۵۳	
۶۷۱	[illegible]	۸۷۰
۶۷۲	[illegible]	۸۷۰
۶۷۳	[illegible]	۸۷۱
	باب ۴۵۴	
۶۷۴	[illegible]	۸۷۲
	[illegible]	
	باب ۴۵۵	
۶۷۵	[illegible]	۸۷۲
	باب ۴۵۶	
۶۷۶	[illegible]	۸۷۳
	[illegible]	
	باب ۴۵۷	
۶۷۷	[illegible]	۸۷۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۶۷۸	زوجین کے حقوق وذمہ داری۔	۸۶۷	۶۹۶	انعقاد حمل کی تحقیق۔	۱۹۱
	باب ۴۵۸		۶۹۷	سفاط حمل کے بارے میں [illegible]	۱۹۲
۶۷۹	عورت کا اپنی سوکن کی موجودگی میں [illegible]	۸۷۲			
	باب ۴۵۹		۶۹۸	سفاط حمل کے بارے میں [illegible]	۱۹۴
۶۸۰	عزل کا حکم	۸۷۳	۶۹۹	سفاط حمل کے بارے میں [illegible]	۱۹۷
۶۸۱	[illegible]	۸۷۸			
۶۸۲	[illegible]	۸۷۸			
۶۸۳	عزل یا خبط [illegible]	۸۷۹			
۶۸۴	[illegible]	۸۸۱			
۶۸۵	[illegible]	۸۸۲			
۶۸۶	[illegible]	۸۸۲			
۶۸۷	[illegible]	۸۸۳			
۶۸۸	[illegible]	۸۸۳			
۶۸۹	[illegible]	۸۸۴			
۶۹۰	[illegible]	۸۸۷			
	[illegible]				
۶۹۱	[illegible]	۸۸۸			
	[illegible]				
۶۹۲	[illegible]	۸۹۵			
	[illegible]				
۶۹۳	[illegible]	۸۹۵	۷۰۰	[illegible]	۱۹۹
	[illegible]			جواز اور عزل کی کراہت۔	
۶۹۴	[illegible]	۸۹۵		کتاب الرضاع	۲۰۲
	[illegible]				
۶۹۵	[illegible]	۸۹۸			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۰۸	رضاعت کا لغوی اور شرعی معنی	۹۱۷
۷۰۹	مدت رضاعت میں مذہب۔	۹۱۷
۷۱۰	مدت رضاعت میں نظریہ احناف کی وضاحت	۹۱۸
۷۱۱	رضاعت کے احکام	۹۱۹
۷۱۲	رضاعت کے حقوق	۹۱۹
۷۱۳	رضاعی رشتوں میں احتیاط	۹۱۹
۷۱۴	رضاعت میں مرد کی تاثیر کے بارے میں حضرت عائشہ کا نظریہ۔	۹۲۰
۷۱۵	ثبوت رضاعت کے لیے حکیموں کی شہادت میں مذاہب۔	۹۲۰
۷۱۶	مطلقہ دودھ پینے سے رضاعت کے ثبوت پر فقہاء احناف کے دلائل۔	۹۲۲
۷۱۷	آیت رضاع سے قرآن مجید پر زیادتی کا جواب	۹۲۵
۷۱۸	بالغ کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت کی تحقیق	۹۲۶
	باب ۴۶۲	
۷۱۹	استبراء کے بعد باندی سے وطی کا جواز	۹۲۷
۷۲۰	شادی شدہ باندیوں کے فسخ نکاح کی تفصیل اور مذاہب فقہاء	۹۲۹
	باب ۴۶۳	
۷۲۱	نہ بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہیے	۹۳۱
۷۲۲	زمانہ جاہلیت میں باندیوں کی اولاد کے نسب کے ثبوت کا طریقہ۔	۹۳۲
۷۲۳	اسلام میں ثبوت نسب کا طریقہ	۹۳۲
۷۲۴	عبد بن زمعہ کے بھائی کے نسب کی تحقیق۔	۹۳۳
۷۲۵	زنا سے حرمت مصاہرت کے ثبوت پر دلیل	۹۳۳
۷۲۶	ثبوت نسب میں امکان وطی کی شرط میں مذہب فقہاء	۹۳۴
۷۲۷	ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby)	۹۳۵
۷۲۸	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تحقیق۔	۹۳۵
۷۲۹	مرد کی وہ خرابیاں جن کی بنا پر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۳۵
۷۳۰	عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۳۶
۷۳۱	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم	۹۳۶
۷۳۲	مصنوعی عمل تولید کا شرعی حکم۔	۹۳۹
۷۳۳	کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اللہ و خلق اللہ کے خلاف ہے؟۔	۹۴۰
۷۳۴	فقہاء، فلسفہ کی تحقیقات کی روشنی میں مصنوعی تولید کا جواز۔	۹۴۵
۷۳۵	بی بی سی کی تحقیقات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔	۹۴۸
	باب ۴۶۴	
۷۳۶	بچہ کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناسی کا حکم	۹۴۸
۷۳۷	حضرت اسامہ بن زید کے نسب پر طعن کی وجہ	۹۵۰
۷۳۸	قیافہ شناسی کے متعلق میں مذاہب۔	۹۵۰
۷۳۹	قیافہ شناسی، فال نکالنے اور نجومیوں کے کاروبار میں احناف کا موقف اور دلائل۔	۹۵۰
	باب ۴۶۵	
۷۴۰	نسب ثابت ہونے کے بعد کمزوری اور بیوی و لعنون کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب۔	۹۵۲
۷۴۱	نئی دلہن اور پرانی بیویوں میں باریوں کی تقسیم میں مذاہب۔	۹۵۴
۷۴۲	باریوں کی تقسیم میں امام اعظم کے موقف پر دلائل	۹۵۴
	باب ۴۶۶	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۳۔	سنت کے مطابق بیویوں میں باری کی تقسیم	۹۵۵
۴۴۔	کاشانۂ رسالت کا ایک دل چسپ گھریلو واقعہ	۹۵۶
۴۵۔	تعدد ازدواج پر مخالفین کے اعتراضات کا جائزہ	۹۵۶
۴۶۔	ایک عیسائی مستشرق اور مسلم سکالر کا تعدد ازدواج پر مباحثہ۔	۹۵۸
	باب ۴۶۷	
۴۷۔	چچا کی سوکن کو سلام کرنے کا جواز۔	۹۵۹
۴۸۔	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کے سلسلہ میں مستند روایات کی تحقیق۔	۹۶۰
۴۹۔	حضرت سودہ کو طلاق دینے کی حکمت	۹۶۲
۵۰۔	فقہاء احناف کا عمل بالحدیث اور اس کا جائزہ۔	۹۶۲
۵۱۔	ازواج میں باریوں کی تقسیم حضور پر واجب تھی یا نہیں؟۔	۹۶۳
۵۲۔	حضرت صفیہ کی باری مقرر کرنے کے سلسلہ میں علماء اور ان کے دلائل کا مطالعہ	۹۶۳
۵۳۔	حضرت میمونہ۔	۹۶۷
	باب ۴۶۸	
۵۴۔	زنا کار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب	۹۶۸
۵۵۔	کفو کا شرعی معنی	۹۶۹
۵۶۔	کفو کا صحیح معنی	۹۷۴
۵۷۔	کفو کی تحقیق	۹۷۵
۵۸۔	قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۹۷۶
۵۹۔	احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۹۷۷
۶۰۔	صحابہ و تابعین سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت	۹۸۳
۶۱۔	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نسب کی صحت	۹۸۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	اہل اشراف کے ساتھ مخصوص عیب کی حقیقت	۹۸۶
۶۲۔	سادات مرد کیوں کا فیصلہ سادات عورتوں کا جواز از روئے احادیث و آثار	۹۸۷
۶۳۔	غیر کفو میں احادیث و آثار	۹۹۰
۶۴۔	احادیث کفو کی فنی حیثیت	۹۹۰
۶۵۔	کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے۔	۹۹۲
۶۶۔	کفو میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔	۹۹۳
۶۷۔	کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے۔	۹۹۵
۶۸۔	کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے۔	۹۹۶
۶۹۔	کفو کی روایت سے جو احادیث ثابت ہیں	۹۹۸
	بطلان پر استدلال کی حقیقت	
۷۰۔	مسئلہ کفاءت میں مختار مذہب	۹۹
	باب ۴۶۹	
۷۱۔	کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا حکم	۹۹۰
۷۲۔	ثیبہ سے نکاح کے فوائد	۹۹۶
۷۳۔	کنواری لڑکی کی رضامندی کی صورت میں	۹۹۸
	ترقی یافتہ دور کا رنگ و نور ناجائز ہے۔	
	باب ۴۷۰	
۷۴۔	عورتوں کی خبر گیری کا بیان	۹۷۹
۷۵۔	عورت کے بسبلی سے پیدا ہونے والے	
۷۶۔	حضرت حوا کی خیانت کی وجہ۔	۰۰۲
۷۷۔	عورت کا ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہونے کی وجہ۔	۰۰۵
	کتاب الطلاق	۰۰۳
۷۸۔	طلاق کا شرعی معنی	۰۰۳

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷۸۰	طلاق کا اصطلاحی معنی	۳
۷۸۰	طلاق کی اقسام	۳
۷۸۰	طلاق کیوں مشروع کی گئی	۳
۷۸۲	حالت حیض میں طلاق دی جائے	۴
۷۸۳	عورت کو طلاق کا اختیار کیوں دیا گیا	۵
۷۸۴	طلاق میں عورت کی رضامندی کا اعتبار کیوں نہیں ہے	۶
۷۸۵	تین طلاق	۷
۷۸۶	تین طلاق کی تحریم	۷
۷۸۷	تین طلاق کی حد بندی احادیث صحیحہ کی رو سے	۸
۷۸۸	عدت سے طلاق کس طرح سے ہوتی ہے	۹
۷۸۹	طلاق کی تدریجی اس مرد کی ورتھ دیتی ہے	۱۰
۷۹۰	ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے نتائج	۱۰
۷۹۱	حالت حیض میں طلاق دینے میں مذاہب	۱۰
۷۹۲		۱۱
۷۹۳		۱۱
۷۹۴		۱۲
۷۹۵		۱۲
۷۹۶		۱۳
۷۹۷	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۱۱	حضرت رکانہ سے متعلق سنن ابوداؤد کی حدیث کی شاذ روایت کے ضعف کا بیان۔	۳۳
۸۱۲	بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے تین ہونے پر جمہور کے قرآن مجید سے دلائل۔	۳۴
۸۱۳	قرآن مجید سے استدلال پر اعتراض کے جوابات	۳۵
۸۱۴	بیک وقت دی گئی تین طلاقوں پر جمہور فقہاء اسلام کے احادیث سے دلائل۔	۳۶
۸۱۵	حضرت عویمر کی حدیث سے استدلال پر اعتراض کے جوابات۔	۳۸
۸۱۶	صحیحین کی یک وہ حدیث سے [illegible] کا جواب	۴۰
۸۱۷	سوہدیل غفاری والی حدیث کی تحقیق	۴۲
۸۱۸	**سنن نسائی کی روایت سے استدلال پر**	**۱۰۴۴**
	[illegible] کا جواب۔	
۸۱۹	بیک وقت دی گئی تین طلاقوں سے [illegible] کی تائید میں صحابہ و تابعین کے [illegible]	۴۵
۸۲۰	[illegible]	۴۹
	باب ۴۷۲	
۸۲۱	عورت کا اپنے اوپر تہمت لگانے والے پر [illegible] کا وجوب	۴۹
۸۲۲	بری کو ملزم سمجھنے میں مذاہب فقہاء	۵۰
۸۲۳	حدیث ہلال رضی اللہ عنہ کے [illegible]	۵۲
۸۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہادت طلب کرنے سے قبل ملزم سے تلاعن کرنے کی تعجیل۔	۵۲
۸۲۵	[illegible] کی دوسری قسم کے [illegible] کا جواب	۵۲
	.....	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	باب ۴۷۳	
۸۲۶	عدت کے حرف تخییر سے متعلق [illegible] کا بیان۔	۵۰
۸۲۷	حرف تخییر کے علاوہ [illegible] کے مذاہب فقہاء۔	۵۳
۸۲۸	[illegible] کے حکم میں مذاہب فقہاء	۵۳
	باب ۴۷۴	
۸۲۹	متعلقہ عائشہ کے لیے [illegible]	۵۶
۸۳۰	[illegible]	۵۸
۸۳۱	طلاق کے [illegible]	۵۸
	[illegible]	
۸۳۲	[illegible]	۶۰
۸۳۳	[illegible]	۶۰
	پر فقہاء احناف کے قرآن مجید سے دلائل	
۸۳۴	[illegible]	۶۰
	پر احادیث سے دلائل۔	
۸۳۵	[illegible]	۶۹
۸۳۶	[illegible]	۶۹
	جواب۔	
۸۳۷	نیابت کرنے کی مباح صورتیں۔	۷۰
۸۳۸	حدیث فاطمہ بنت قیس کی [illegible]	۷۲
	منسوخ شدہ مسائل۔	
۸۳۹	نفقہ سے [illegible]	۷۲
	[illegible]	
۸۴۰	نفقہ [illegible]	۷۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	قرآن مجید سے استدلال۔	
۸۶۰	نفقہ سے عجز کی بناء پر زوجین کی تفریق میں احادیث و آثار۔	۹۳
۸۶۲	نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق میں فقہاء احناف کا موقف۔	۹۴
۸۶۳	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہ کا موقف۔	۹۵
۸۶۴	خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام مالک کا موقف۔	۹۷
۸۶۵	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام شافعی کا موقف۔	۱۰۰
۸۶۶	اگر مفقود کی بیوی کو نفقہ میسر نہ ہو تو فقہاء شافعیہ کے نزدیک فی الفور تفریق کر سکتی ہے۔	۱۰۰
۸۶۷	خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام احمد بن حنبل کا موقف۔	۱۰۱
۸۶۸	اگر مفقود کی بیوی کو خاوند کے مال سے نفقہ میسر نہ ہو تو امام احمد کے نزدیک فی الفور تفریق ہو سکتی ہے۔	۱۰۲
۸۶۹	تنقیح	
۸۷۰	مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام شافعی کا موقف۔	۱۰۳
۸۷۱	مالدار آدمی کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام مالک کا موقف۔	۱۰۳
۸۷۲	مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر امام احمد بن حنبل کا موقف	۱۰۵
۸۷۳	معاسرتی بدعنوانیوں کی گیارہ صورتوں میں امام شافعی کے مذہب کے مطابق عائلی احکام۔	۱۰۶
۸۷۴	(۱) خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۰۶
	(۲) مرض یا قید کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۰۶
	(۳) کسی قریبی جگہ جانے کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۰۹
	(۴) لاپتا خاوند کے مال سے عورت کے نفقہ لینے کا حق۔	۱۰۹
	(۵) قاضی کی نافذ کردہ طلاق رجعی ہوگی۔	۱۱۰
	(۶) خاوند کے لاپتا (مفقود) ہونے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۱۰
	(۷) عورت کے نکاح کرنے کے بعد اگر لاپتا شخص لوٹ آئے تو وہ عورت کس کے نکاح میں رہے گی۔	۱۱۰
	(۸) جو شخص کسی جنگ میں لاپتا ہو اس کی بیوی چار سال کی مدت گذارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے	۱۱۱
	(۹) اگر میدان جہاد میں خاوند گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال مدت گذارے گی۔	۱۱۱
	(۹: الف) اگر مفقود کی بیوی کے پاس خرچ نہ ہو یا فتنہ کا خدشہ ہو تو قاضی فوراً طلاق نافذ کر دے۔	۱۱۱
	(۱۰) ناچاقی کی صورت میں جب کسی طرح صلح نہ ہو تو قاضی طلاق نافذ کر سکتا ہے۔	۱۱۱
	(۱۱) خاوند کے مفقود کی بنا پر عورت قاضی سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔	۱۱۱
	عدم نفقہ اور ضرر کی بناء پر طلاق میں قرآن اور حدیث سے دلائل۔	۱۱۲
	عدم نفقہ کی بناء پر تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔	۱۱۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۶۸	چار سال یا ایک سال بعد مفقود کو مردہ قرار دینے کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین	..
۸۶۹	حکمین کی تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔	۱۱۰
۸۷۰	مذہب غیر پر افتاء اور قضاء میں احناف کی آراء۔	۱۱۱۲
۸۷۱	بلا ضرورت مذہب غیر پر قضاء صحیح نہ ہونے کی وجہ۔	۱۱۲
۸۷۲	خصوصاً امام مالک کے قول پر قضاء و افتاء کے بارے میں تصریحات۔	
۸۷۳	ضرورت کی وجہ سے مذہب غیر کے مطابق فتویٰ دینے یا قضاء پر بحث و نظر۔	۱۱۱۶
۸۷۴	ضرورت کی بناء پر دوسرے ائمہ کے مذہب پر فسخ نکاح کی صورتوں کا خلاصہ۔	۹
۸۷۵	مذہب غیر پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	۱۱۱۹
۸۷۶	خاوند کے پیسے نہ ہونے پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	۱۲۰
	باب ۳۷۵	
۸۷۷	معتدہ کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان۔	۱۱۲
۸۷۸	دوران عدت ان عورتوں کے گھر سے نکلنے میں مذاہب فقہاء۔	۱۱۲۲
۸۷۹	دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کے عدم جواز پر امام ابوحنیفہ کی دلیل۔	۱۱۲۲
۸۸۰	مذکورہ دلیل کا جواب۔	۱۱۲۲
	باب ۳۷۶	
۸۸۱	عدت کی عدت وضع حمل ہے۔	۱۱۲۸
۸۸۲	عدت وفات میں مذاہب فقہاء	۱۱۲۵
	باب ۳۷۷	
۸۸۳	بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت۔	۱۱۲۶
۸۸۴	بیوہ عورت کے سوگ میں مذاہب فقہاء۔	۱۱۳۲
۸۸۵	بیوہ و مطلقہ کے سوگ میں فقہاء احناف کا مسلک۔	۱۱۳۲
	کتاب اللعان	۱۱۳۲
۸۸۶	لعان کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۵۰
۸۸۷	لعان کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء۔	۵۱
۸۸۸	لعان کی وجہ تسمیہ۔	۵۲
۸۸۹	بلا ضرورت سوالات کو ناپسند کرنا۔	۵۸
۸۹۰	زانی کو از خود قتل کرنے کا حکم۔	۵۸
۸۹۰	لعان کے بعد تفریق میں مذاہب۔	۶۵
۸۹۲	فقہاء احناف کے نظریہ پر دلیل	۱۰۷
۸۹۳	علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات	۱۱۰
۸۹۴	لعان کی وجہ سے بچہ کے نسب کی نفی	۱۱۵۲
	مذاہب فقہاء	
۸۹۵	درس میں مجلس جگہ کے بدلنے سے بدل جانا	۱۱۵۴
۸۹۶	معتدہ کے عمل اور مجلس میں تداخل کا تجزیہ۔	۱۱۵۴
۸۹۷	دوسرے میں مجلس بدلنے سے بدلنا	۱۱۵۵
۸۹۸	ٹوٹنے پر فقہاء کے اقوال سے استدلال	
۸۹۸	مسائل مذکورہ کے اشکال کا جواب۔	۱۱۵۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۹۹	روضہ میں انگشتان ہلانے سے روکنے پر احادیث اور آثار سے استدلال۔	۵۰	۹۰۸	چند ضعیف روایات ستہ عبرکہ میں [illegible] کی حرمت پر [illegible] جوابات۔	۱۰۰
۹۰۰	روضہ میں انگشتان ہلانے کے مسئلہ میں حریف کا رد۔	۱۱۵۹	۹۰۹	حاکم نیشاپوری کا تساہل۔	۱۰۲
۹۰۱	مباحث کتاب کے متعلق تتمہ۔	۵۸	۹۱۰	ضعیف احادیث سے استدلال کرکے کسی [illegible] کرکرکے [illegible]	۱۰۵
۹۰۲	علیکم بسنتی کے بعد [illegible] سے استدلال کی وضاحت۔	۵۹	۹۱۱	تحریم ثابت کرنے کے [illegible]	۱۰۷
۹۰۳	[illegible] کے [illegible] کا محمل ہونا۔	۱۶۲	۹۱۲	[illegible] کے [illegible]	۱۰۹
۹۰۴	[illegible]	۶۴	۹۱۳	[illegible]	۱۱۰
۹۰۵	[illegible] سے فقہاء کا استدلال۔	۱۱۹۳	۹۱۴	[illegible]	۱۱۲
۹۰۶	[illegible] عموم سے فقہاء کا استدلال۔	۶۶	۹۱۵	[illegible]	۱۱۴
۹۰۷	[illegible] میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۶۷			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عرض ناشر

اس سے پہلے دیوبند شامل ہاسور کی طرف سے علامہ ہوں سعیدی تلمذ بیتہ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی نے صحیح مسلم کی دو جلدیں بدیہ قارئین کی ہیں جس کو ان علمائے ہند و پاک وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب موجودہ دور کے وہ متبحر و محقق عالم دین ہیں جو کسی بھی مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں تو اس کو تشنہ نہیں چھوڑتے۔ ان کی علمی و تحقیقی صلاحیت سے تمام تحریر کا ہاتھ نکالی کر اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ قدیم و جدید کے حسین امتزاج کی وجہ سے ان کا علمی ہدف بہت حسین ہے آج کے وہ سلیم وقت متقدمین کی تمام اور دور جدید کے مسائل کی معلومات سے نہ صرف باخبر ہیں بلکہ اپنی تحقیقات کا حل بھی پیش کرتے ہیں۔ دور حاضر کے تازہ مسائل میں اپنے نظریات کو بھی پیش کیا ہے اور ان نظریات پر متعصب نے دلائل کا انبار لگا دیا ہے مسائل حاضرہ میں علامہ سعیدی کی تحقیقات ہیں کی ہیں ان کے مستقل علمائے کرام صرف ہیں۔ دیگر تعلیمی ادارے اور ارباب علم و فضل قارئین ان سے بھی بصیرت حاصل کر سکتے ہیں تاہم اس سے اسلام نہیں کہ ہر مسئلہ میں علامہ سعیدی صاحب سے سب سے پہلے اٹھایا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب نے جن مسائل کی تحقیق کی ہے ان میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں پھر احادیث، آثار اور اقوال تابعین کو پیش کرتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں۔ علامہ موصوف فقہی بحث کرتے ہیں اور اس علمی مباحث کو بھی نہایت سادہ و دلنشین اسلوب سے بیان کرتے ہیں۔ اخیر میں [illegible] تحقیقی و علمی (صلاحیت پر) نذر کیا ہے۔ اس تحقیق کو پڑھنے کے بعد قارئین پر سمجھنے میں [illegible] مسائل جدیدہ کی تحقیقی و تشریحی حل کیلئے یہ کتاب محققین کے لیے [illegible] مشعل راہ ثابت ہوگی۔

شرح صحیح مسلم کی پہلی جلد میں صحیح مسلم کے یہ ابواب آگئے ہیں

کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الحیض، کتاب الصلوٰۃ، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرہا، کتاب الجمعۃ، کتاب صلوٰۃ العیدین، کتاب صلوٰۃ الاستسقاء، کتاب الکسوف، کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، کتاب الطلاق، کتاب اللعان، کتاب العتق، کتاب البیوع، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، کتاب الفرائض، کتاب الہبات، کتاب الوصیۃ، کتاب النذر، کتاب الایمان، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، کتاب الحدود، کتاب اللقطۃ، کتاب الجہاد والسیر، کتاب الامارۃ، کتاب الصید والذبائح واکل الطعام، کتاب الاضاحی، کتاب الاشربۃ، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا، کتاب الشعر، کتاب الرؤیا، کتاب الفضائل والشمائل، کتاب فضائل الصحابۃ، کتاب البر والصلۃ والادب، کتاب القدر، کتاب العلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار۔

علامہ سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم میں جن موضوعات پر مفصل و علمی بحث کی ہے ان میں سے چند یہ ہیں

حدیث جبریل کا اعلان صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر فی حمد و تمجید، بزبان عربی گفتگو کرنے کی تحقیق، [illegible] حج کرنے کی تحقیق، حدیث متعہ کی تحقیق، ادلہ متعدیہ کی شرعی حیثیت شیخ ابن تیمیہ کے مقالہ، تعدد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب الصیام

روزوں کا بیان

روزے کا لغوی اور شرعی معنی

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ عربی میں صوم کسی چیز سے رکے رہنے اور روزہ دار کو صائم اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کھانے پینے سے رکا رہتا ہے یہ دن کو کھاتا پیتا ہے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے [illegible] صوم [illegible] میں نے بیان کیے ہیں [illegible]

علامہ خوارزمی روزے کا شرعی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]

روزے کی شرائط اور اقسام

[illegible]

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں روزے کی فرض، واجب، نفل، مکروہ تنزیہی اور حرام چھ قسمیں ہیں۔ فرض روزے یہ ہیں، رمضان کے روزے اور رمضان کے کفارہ قتل کے روزے [illegible] فرض ہیں کیونکہ ان کا ثبوت نص قطعی اور اجماع سے ہے۔ واجب میں نذر کے روزے ہیں [illegible]

۱؎ علامہ ابن ہمام [illegible]

۲؎ علامہ جلال الدین [illegible]

کو پورا کرنا لازم ہے لیکن جو شخص نذر معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اس پر بھی نذور کا لفظ عام ہے خصوص بعض وجوہ خصوصیت کے واجب نہ ہونے سے اس پر نذر کے روزے واجب نہیں فرض نہیں۔ فرض اور واجب میں فرق یہ ہے کہ فرض سنت سے ثابت ہوتا ہے اور واجب کے روزے رکھنا مستحب ہیں۔ ایک دن روزہ رکھنا جس کے ساتھ دوسرے دن کا روزہ بھی مستحب ہے، اسی طرح ہر دوسرے روزہ رکھنا جس کا ثبوت سنت سے مروی ہے مستحب ہے جیسے عرفہ، عاشورہ کا روزہ ان کے علاوہ تین دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے ان دنوں میں روزہ رکھنا فعل ہے صرف ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور ایام تشریق اور عیدین کا روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

روزے کی تاریخ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ (بقرہ: ۱۸۳) "اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے سے پہلے مذاہب میں بھی روزہ داخل عبادت تھا۔ یہود کے علاوہ سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے زمانہ جاہلیت میں اہل مکہ کو اس بات کا علم تھا کہ کس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور مدینہ میں یہود اس دن کی پہلے روزہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کو اس دن دشمن سے نجات دی تھی یہ حدیث اس بات پر شاہد ہے کہ تعیین سلامتی سے پہلے بھی لوگوں کو اس بات کے روزہ معلوم تھا جانچہ تھا

قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خاتم الانبیاء جن دنوں میں پہلی وحی نازل ہوئی وہ رمضان کا مہینہ تھا اور قرائن یہ ہیں کہ آپ ان دنوں روزہ سے تھے کیونکہ حالت حیض میں نماز کے لئے آپ کی حرکت کا ذکر ہے۔ لیکن اللہ خان کی حکمت یہ بھی کہ ہجرت کے بعد روزہ فرض کیا جائے۔ چنانچہ جب مسلمان توحید کی اور دیگر اسلام قرآن پر عمل کرنے کے خوگر ہو گئے تو ہجرت کے اٹھارہ مہینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر دیا۔

روزے کی حکمتیں

روزہ بندہ کو جب انسان کھانے پینے اور عمل زوجیت کو چھوڑ دیتا ہے، ہر سے نفسانی اور شیطانی خواہشوں سے منکر اور نفرت ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کے ان تمام کو مسترد کر دیتا ہے انسان کے اندر ملکوتی رنگ غالب آ جاتا ہے وہ حیوانی، نفسانی سے منقطع اور صفات ملکیہ سے متصف ہو جاتا ہے جو کہ روزے کی اصل غایت اور فضیلت ہے روزہ بندے کو رب کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کا یہ مقصد تقویٰ بیان کیا ہے (بقرہ: ۱۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار سینہ کی طرف اشارہ فرمایا: التقوی ھھنا۔ تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان گناہ کے ارتکاب سے بچتا ہے اور خوف الٰہی کی وجہ سے گناہ کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔

سنہ علامہ کمال الدین بن ابو شریف محمد بن عبدالرحمن ۹۰۵ھ، ص ۲۳۵، مطبوعہ مصر، طبع سنہ

سنہ صحیح مسلم بشرح النووی، ص ۴۲۳، مطبوعہ محمد علی صبیح

[illegible] کرتی ہے روزہ رکھنے سے حیوانی قوت کمزور ہوتی ہے [illegible] کہ جو نوجوان مالی مجبوریوں کی وجہ سے نکاح نہیں کر سکتے [illegible] نفسانی خواہشوں پر قابو رکھ سکیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کو بطور ڈھال بتایا ہے کہ شہوت کو توڑنے اور کمزور کرنے کے لیے روزہ بہت مفید چیز ہے۔

جس وقت ہر چیز پر پوری جوانی سے ہی مزاج کو صحت سے پینے کی نعمت کی قدر بھی روزہ رکھنے سے [illegible] شکم سیر ہو کر کھانے کے بعد بھوکوں کو روزہ رکھنے سے پتا چلتا ہے کہ فاقہ میں کیسی اذیت اور تکلیف ہوتی ہے جب تک کوئی شخص سخت بھوکا نہ ہو بھوکوں کی [illegible] سکتا۔ علامہ طاہر فتنی لکھتے ہیں کہ [illegible] سکے۔ اس لیے شخص سے دلوں کے [illegible] کہ شوق پیدا کیا کہ [illegible] کھانے کے بیٹھے ہوئے سردی سے کانپ رہے ہیں [illegible] اور کھوٹی پر ٹانگے ہوئے ہیں [illegible] نے کہا [illegible] نہیں ستے کہ [illegible] شریک کر لیا ہے۔ علامہ علی قاری لکھتے ہیں: [illegible] "سے تنگ دستوں کے حق کی بنا پر [illegible] کے ساتھ [illegible] سکیں۔ [illegible] سے بچ سکیں۔ حدیث شریف کے مطابق مسلمان کا قرابت [illegible]

ہیں سے [illegible]

[illegible]

خاص جو پہلے روزنامہ جمعیۃ علماء ہند اور ہفت روزہ الجمعیۃ میں شائع ہوتا رہا ہے اب میں نے اس کو مستقلات سعیدیہ میں شامل کر دیا ہے، اس موضوع پر اس کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں۔

۲۳۹۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں۔

۲۳۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے حدیث مثل سابق مروی ہے۔

لفظ رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنے کی بحث

[illegible] رمضان کے معنی میں فی نفسہ [illegible] بلا اضافت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ رمضان تو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اس لیے اس کو بلا اضافت کے استعمال کرنا جائز نہیں ہونا چاہیے لیکن بکثرت احادیث سے رمضان کا بغیر اضافت کے استعمال ثابت ہے اس لیے اس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ البتہ بعض شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی قرینہ سے مہینہ کا مفہوم متعین ہو جائے تو اس وقت بلا اضافت کے استعمال جائز ہے ورنہ نہیں مثلاً اگر کہا جائے کہ تم نے رمضان میں روزے رکھے یا رمضان میں تم نے کیا کیا تو اس وقت

عمرہ سے لوٹنا، رمضان کے مہینہ کی ابتدا ہوتی ہیں اور اگر کہا جائے رمضان آیا اور رمضان جا رہا ہے تو بھی صحیح ہے اور محققین کا نظریہ یہ ہے کہ رمضان کا استقبال سارا سال جاری رہتا ہے اور اس کی وداع بھی یہ ہے کہ رمضان مقدس ہے اس میں ایک تہائی سے علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اور روایات صحیحہ کی بنا پر احادیث سے ہوتی ہے کہ کسی عادت کا بھی بغیر عادت کے سب رمضان آتا ہے تو ...

علامہ ابن حجر نے لکھا ہے کہ رمضان رمض سے ماخوذ ہے اور رمضاء گرمی کی شدت کو کہتے ہیں عرب قدیم سے یہ اصطلاح مستعمل تھی کہ جس وقت کے مہینہ کا نام رکھا گیا اس وقت شدید گرمی کا موسم تھا اس لیے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے

شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت

اس باب کی حدیث نمبر ۲۳۹۱ میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور جہنم کے دروازے حقیقتاً کھلتے اور بند کیے جاتے ہیں اور یہ رمضان کی علامت ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مجازاً استعمال کیے گئے ہوں دروازے کھول دینے سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں بکثرت لوگوں کے لیے جنت کا حکم جاری فرماتا ہے اور اس میں لوگ بکثرت نیکیاں کرتے ہیں جو انہیں جنت کا سبب بنتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے اسی طرح جہنم کے دروازے بند کر دیئے جانے کا مطلب ہے اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہ بکثرت معاف کر دیتا ہے یا اس مہینہ میں لوگوں سے بہت زیادہ رکتے ہیں جو زمانہ غفلت کا سبب ہے۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس مہینہ میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اس پر سوال ہوتا ہے کہ پھر بہت سے لوگ گناہ کرتے ہوئے کیوں دیکھتے ہیں کہ رمضان میں بھی لوگ گناہ کرتے ہیں۔ اس سوال کے متعدد جوابات ہیں ایک یہ ہے کہ یہ حدیث کی روایات میں ہے صفدت مردۃ الشیاطین یعنی سرکش اور بڑے بڑے شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کے کئی مجموعے ہیں جن کی وجہ سے گناہ ہوتے ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ گناہ کرنے والے بعض خارجی شیطان سے اور بعض داخلی شیطان سے کہ نفس شیطان قوی ہیں ...

... اور گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں خارجی شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے۔ داخلی شیطان کو قید نہیں کیا جاتا اس لیے لوگ گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں تیسرا جواب یہ ہے کہ شیطان کے گمراہ کرنے کا سلسلہ مسلسل چلتا رہتا ہے اور بہت سے لوگوں میں اس کے وسوسہ کا اثر اتنا قدرتی ہوتا ہے کہ اس کی ایک تہائی غلبہ سے بھی زیادہ نہیں پڑتا اور لوگ بدستور برائی کے کاموں میں مبتلا رہتے ہیں ... یہ اطلاق بھی بھی ہوتا ہے جو اس حدیث میں بعض نیک طبع مسلمان شیطان کے شر سے اور اس کے وسوسہ کو قبول نہیں کرتے، برائیوں سے بچتے رہتے ہیں اور نماز روزے اور دیگر نیکیوں میں کثرت مشغول رہتے ہیں

۱۔ علامہ عینی نے یہ بات ... مسلمان ... صحیح ... نہیں ...

۲۔ ... ہوتا ہے ...

اور نمازی اور نیک لوگ پہلے سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں جیسے کہ عام مشاہدہ ہے اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ماہ شیطان کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور نیکی کے نفسیات ان کے وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے جو تعبیر فرمایا کہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ بچوں جو یہ ہے کہ برائی میں مشغول کرنے والے اسباب کم ہو جاتے ہیں تو یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ ان کی غلط کاریوں کے راہ روی میں شیطان کے وسوسوں سے زیادہ خود ان کی فطرت اور ان کے رذائل کا دخل ہے کیونکہ اس ماہ جب شیاطین مقید کر دیے جاتے ہیں تو وہ بھی برائی اور برے کاموں سے باز نہیں آتے تو ماننا چاہیے کہ ان برے کاموں کے وہ خود ذمہ دار ہیں شیاطین جبراً برائی نہیں کراتے اس کا ان پر کوئی تسلط نہیں ہے۔ وہ صرف برائی کا ایک خیال ان کے ذہن میں ڈالتا ہے اور اس کی ترغیبات دیتا ہے جیسا کہ نیک کام کرنے کا خیال اور اس کی ترغیبات ان کا خمیر (مدرجات) دیتا ہے۔ برے کام کو کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کا ضمیر ان کو مسلسل سرزنش کرتا رہتا ہے اور ان کے اس مناسب ہیں وہ ضمیر کی تمام تر فہمائشوں کو رد کر کے برے کام کو انجام دینے کی پوری منصوبہ بندی کرتے ہیں اس کے تمام تفصیلات مرتب کرتے ہیں اور بجز مسلسل اس برائی کو کرتے رہنے میں حتیٰ کہ ضمیر (مدرجات) ان کو ملامت سنائی دیتی پھر برائی پر اس قدر یکسو ہو جاتے ہیں کہ کسی برائی پر آمادہ کرنے کے لیے فعلی شیطان کی ضرورت نہیں۔ حتیٰ وہ خود شیاطین سے بڑھ جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ

جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا اور میرا تم پر کچھ زور نہ تھا البتہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہا مان لیا پس تم مجھ پر ملامت نہ کرو بلکہ اپنے اوپر ملامت کرو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالنِّيَّةِ لِلصَّوْمِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أَكْمَلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر عید کرنا، اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَرَفَعَ إِحْدَاهُمَا ثَلَاثًا وَتِسْعًا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

۲۳۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کیا پھر دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا پھر دونوں ہاتھ دو بار کیے اور انگوٹھا تیسری بار میں بند کر لیا پھر فرمایا ہم امی امت ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں

۲۳۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ حَبَسَ بِهَامَتِهِ فِي الثَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اور تیسری بار [illegible] روزہ رکھو اور افطار کرو اگر [illegible] تو تیس دن کا حساب پورا کرو

۲۳۹۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا [illegible] هَذَا الشَّهْرُ وَهَذَا وَهَذَا وَعَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ ثَلَاثِينَ

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] اور ایک بار انگوٹھا بند کر لیا [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

۲۳۹۷ - وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي وَقَالَ ذَكَرَ شُعْبَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا ثَلَاثِينَ

۲۳۹۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

۲۳۹۹ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَأَبُو طَاهِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَلَا تَصُومُوا إِلَّا بِرُؤْيَتِهِ وَلَا تُفْطِرُوا إِلَّا بِرُؤْيَتِهِ وَإِنْ حَالَ دُونَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

۲۴۰۰ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] اور ایک بار [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] تیس دن کا حساب پورا کرو

سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ [illegible]
[illegible] فَاقْدُرُوا لَهُ.

تو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو عید کرو اور جب مطلع ابر آلود ہو تو مدت پوری کرو۔

۲۴۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى
التَّمِيمِيُّ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ
تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا
حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو تم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ عید کرو جب تک کہ مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۲۴۰۲ - حَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
[illegible] حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible] وَهَذَا [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible] اس طرح ہے اور [illegible] کا۔

۲۴۰۳ - حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ فَأَخْبَرَنِي
أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس [illegible] بھی ہوتا ہے۔

۲۴۰۴ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ
[illegible] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
[illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح ہے دس دن اور [illegible] روز کا۔

۲۴۰۵ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ثلاثین۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید وابن حجر قالا حدثنا اسمٰعیل وہو ابن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابن ابی عمر حدثنا سفیان بن عیینۃ عن العلاء وہو ابن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابن ابی عمر حدثنا مروان یعنی الفزاری عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا ابو اسامۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن نمیر عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن ابی سفیان عن ابی ہریرۃ ح وحدثنا ابو کریب حدثنا عبد اللہ بن ادریس عن الاعمش عن ابی سفیان

ے آپ نے اپنی انگلیوں سے دو بار دس کا اشارہ کیا اور تیسری بار بھی دس کا اشارہ کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو بند کر لیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو عید کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے پس تم چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند دیکھ نہ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کر لو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس تم چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند دیکھ نہ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کر لو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو جس کی عادت ہو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔

سَلَّمَ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْدِمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

ایک اور سند سے یحییٰ بن ابی کثیر سے

۲۴۱۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

زہری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ آپ اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہیں ملیں گے۔ زہری کہتے ہیں [illegible] تنقیص کی وجہ سے [illegible] کہ آپ نے انتیس راتیں [illegible] گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے [illegible] سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی [illegible] ایک ماہ تک نہیں ملیں گے [illegible] انتیس راتیں [illegible] میں نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۴۱۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى زَوْجَتِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَتْنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَغْدُو عَلَيْهَا أَوْ أَرُوحُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے تنقیص کی وجہ سے [illegible] پھر انتیس دن کے بعد [illegible] انتیسویں دن سے پہلے [illegible] انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور دونوں [illegible] اور آخری بار ایک انگلی بند کر لی۔

۲۴۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْرَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے [illegible] تنقیص [illegible] سے [illegible] انتیس دن کے [illegible]

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ شَهْرٌ فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبِيحَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ أَصْبَحَ بِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ وَنَ

۲۴۸۔ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّدِيْقِيُّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَقِيْلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيْمِيُّ وَأَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ وَهٰكَذَا ثُمَّ خَفَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعَهُ

۲۴۴۲۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پاس گئے جس روز سے آپ نے قسم کھائی تھی یہاں تک کہ انتیس دن کے بعد گئے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ آپ بعض ازواج کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے جب انتیس دن گزر گئے تو آپ صبح یا شام کو ان کے پاس گئے کہا گیا کہ اے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے! آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کو دو بار ہاتھ پھیلا کر فرمایا مہینہ اس [illegible] ہوتا ہے اور تیسری بار ایک انگلی کم کر لی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن۔

وَسَمَّيْتُ شَهْرَهُنَّ وَهُنَّ عَشْرٌ
وَحَسَنٌ وَتِسْعٌ تِرَةٌ

۲۲۲۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ
الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، وَهُوَ
بِالْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے

چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ نئے مہینے کے چاند کو دیکھ کر یہ دعا مانگنا مستحب ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

اللهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ
الْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ.

اللہ اکبر اے اللہ تو ہم پر اس چاند کو امن ایمان سلامتی اسلام اور توفیق کے ساتھ طلوع فرما جو تجھے پسند ہو اور جس پر تو راضی ہو ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔

رواہ الترمذی

علامہ ابن قدامہ حنفی لکھتے ہیں شعبان کی تیسویں رات کو چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ

رویت ہلال میں مذاہب ائمہ

اگر بادل کی وجہ سے چاند نظر آنے تو اگلے دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اگر صاف ہو اور چاند نظر آنے تو اگلے دن کا روزہ رکھنا واجب ہے ——— اور اگر بادل ہو اور چاند نظر نہ آئے تو اس صورت میں دو گواہ مسلمان ہیں کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے کہ گئے دن کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اس دن رمضان ہو تو اور اگر رمضان نہ ہو تو گواہی ثابت ہے کہ اس صورت میں عورت کی گواہی بھی ہے اگر وہ گواہی دے تو لوگ روزہ رکھیں اور تیس دن پورے کریں اور اگر روزہ نہ رکھیں تو لوگ روزہ ن

شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی لکھتے ہیں: رمضان کا روزہ چاند دیکھنے سے واجب ہوتا ہے۔ اگر مطلع صاف ہو تو لوگوں پر شعبان کے تیس دن پورے کرنے واجب ہیں۔[1]

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: ہمارا مذہب یہ ہے کہ دو عادل (نیک) شخصوں کی گواہی سے رمضان ثابت ہوتا ہے خواہ مطلع صاف ہو یا غبار آلود ہو۔ عبداللہ بن مبارک اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔ ایک شخص کی گواہی سے چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز، امام مالک، امام اوزاعی، لیث، اسحاق بن راہویہ اور داؤد کا مذہب یہ ہے کہ چاند کے ثبوت کے لیے دو عادل شخصوں کی گواہی شرط ہے۔ ابن منذر اور ابن خزیمہ نے کہا ہے کہ ایک مرد اور دو عورتوں سے بھی چاند کی رویت کا ثبوت ہو جائے گا۔ اور امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ اگر مطلع ابر آلود ہو تو ایک آدمی کی گواہی سے بھی رمضان کی رویت ثابت ہو جائے گی ورنہ یہ حکم ہے کہ جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں چاند ثابت نہ ہوگا۔ ابوحنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ جب مطلع صاف ہے تو بہت سے لوگوں کی نظر پہنچتی ہے کوئی رکاوٹ بھی نہیں تو یہ بات بعید ہے کہ ہم غیثہ کو چاند نظر نہ آئے اور ایک یا دو لوگوں کو چاند نظر آئے۔[2]

علامہ دمشقی مالکی لکھتے ہیں: امام مالک کے نزدیک رمضان اور عید دونوں میں ایک آدمی کی شہادت سے رویت ثابت نہیں ہوتی، جبکہ امام شافعی رمضان میں ایک آدمی کی شہادت مان لیتے ہیں۔ اختلاف کا سبب یہ ہے کہ رمضان کا ثبوت احتیاط پر مبنی ہے اور عید کا ثبوت یقین پر مبنی ہے جس کے لیے دو آدمی ضروری ہیں یا ایسی جماعت جس میں ایک آدمی کی خبر سے علم ثابت ہو جاتے ہیں۔[3]

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں: جب آسمان ابر آلود ہو تو امام ابوحنیفہ رمضان کے چاند میں ایک آدمی کی شہادت قبول کرنے خواہ مرد ہو یا عورت کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے اس لیے روایت حدیث کی طرح ہے اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال رمضان کی رویت میں ایک آدمی کی شہادت قبول کی ہے اور جب آسمان ابر آلود نہ ہو تو اس وقت شہادت قبول نہیں کی جائے گی جب تک ایسی جماعت کی گواہی نہ ہو جس کی خبر سے یقین حاصل ہو جائے اور ہلال عید کی رویت میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو دو آدمیوں سے کم کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔[4]

خلاصہ یہ ہے کہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایک آدمی کی گواہی سے رمضان اور عید کا چاند ثابت ہو جاتا ہے خواہ مطلع غبار آلود ہو یا نہ ہو اور امام مالک کے نزدیک دو آدمیوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔

---

[1] شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی متوفی ۴۷۶ھ، المہذب مع التکملہ ج ۶ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح المہذب ج ۶ ص ۲۸۳،

[3] علامہ ابو عبداللہ دمشقی مالکی متوفی ۷۲۱ھ، [illegible] ج ۳ ص ۴۲، مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت

[4] علامہ ابو محمد محمود بن احمد حنفی عینی متوفی ۸۵۵ھ، البنایہ شرح الہدایہ ج ۳ ص ۲۵۲ - ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند

روزے رکھ چکا ہے، لیکن پہلے کے دلائل زیادہ قوی ہیں۔

جنہوں نے چند کی اس صورت کے بارے میں علامہ نووی لکھتے ہیں:

کہ دن پہلے چاند دیکھا گیا تھا اور اہل اس نے انتیس روزے رکھے تھے کہ انھوں نے عید کر لی۔ اب اگر قاضی کے لیے اس شہر کا حکم ہے تو وہ عید کرے اور ایک دن کے روزے کی قضا کرے۔ اور اگر قاضی کا حکم نہیں ہے اور یہ کہیں کہ ان کے لیے نہیں ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس دن روزہ نہ رکھے۔

چونکہ مذہب رویت کے محققین فقہاء کے نزدیک مطالع معتبر ہے، اس لیے بلاد سعودی عرب سے پہلے کے بعد اس شخص پر سعودی عرب کے مطلع کے حکم لازم ہوں گے وہ ان کے حساب سے روزے رکھے گا اور ان کے ساتھ عید کرے گا لیکن اگر اس کے روزے تیس سے کم ہیں تو وہ ایک دن کی قضا کرے۔

سعودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا وہاں رمضان ہے

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص سعودی عرب سے

ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت کا اعتبار ہونے کا بیان

کریب بیان کرتے ہیں کہ ام الفضل بنت حارث

۱؎ علامہ عینی نے عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۰۴ طبع منیریہ

۲؎ " " " ج ۷ ص ۲۷۵ "

چاند کب دیکھا ہے؟ میں نے کہا ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا تھا، انھوں نے کہا تم نے خود چاند دیکھا تھا؟ میں

اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ

ہے کہ اگر ایک شہر میں چاند دیکھا گیا تو دوسرے شہر والوں پر بھی روزہ رکھنا واجب ہوگا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں مذاہب ائمہ کے اکثر فقہاء کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ

سے قریب تر خدا کا مدرسے ایک فقیہ ملک ہے کہ شہر مدینہ اور دونوں ملکوں کے شہر مدینہ میں ہمیشہ کی وجہ سے فقہاء نے اس نکتہ کو اختیار کیا ہے کہ تعیین نکتہ یہ ہے کہ قریب تر ورجہ کا مدار مسافت نہ ہے۔ کیونکہ اگر حرم مدینہ سے مختلف مسافتوں سے ملتے ہوتے ہیں مثلاً ذوالحلیفہ اور جحفہ، جدہ اور خراسان مسافت کا اس طرح سے ہیں یہ بات صحیح نہیں ہے جو حدیث میں مسافت قصر سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے صحیح نکتہ یہ ہے کہ

علماء ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں جب ایک نکتہ کے بارے میں دو حدیثیں ہوں ایک حدیث ابن عباس کی ہے اور بعض اصحاب شافعی کا یہی قول ہے اور صحیح نکتہ یہ ہے کہ اگر دو حدیثوں میں تعارض ہو جس کی وجہ سے ہم تطبیق نہیں دے سکتے جیسے ذوالحلیفہ اور جحفہ کے بارے میں ہے تو ہر دو حدیث ساقط ہو جائے گی اور اگر دو حدیثوں میں تطبیق ہو سکتی ہے جیسا کہ دو شہروں میں ہے تو

صحیح غریب ہے اور اس کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

ذکر حدیث میں تہیل ہے۔[1]

علامہ نسائی مالکی لکھتے ہیں علامہ زرقانی فرماتے ہیں جب ہمارے نزدیک ہلال ثابت ہو جائے اور ہم اس پر عمل کرنا شروع کر دیں پھر اس کے بعد ہمیں معلوم ہو کہ ہلال ثابت نہیں ہوا تو ہمارے نزدیک ہم پر روزہ کی قضا لازم نہیں ہوگی۔[2]

فقہاء احناف میں سے کرخی وغیرہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے بلکہ جب دو شہروں کے درمیان مسافت قصر ہو تو ان میں اختلاف مطالع ہو جاتا ہے کیونکہ جب شہروں کے درمیان مسافت زیادہ ہو تو ایک شہر والے دوسرے شہر والوں کو دیکھتے ہیں تو کیونکر جب شہروں کے درمیان مسافت زیادہ نہ ہو تو اختلاف ہو جاتا ہے ہیں وہ اس وقت مرتفع ہیں اس کے لئے [illegible]

جہاں جب دو شہروں کے درمیان مسافت قریبہ ہو تب ایک جگہ کے متعلق ثابت ہو جائے دوسری شہروں میں ہلال ثابت نہیں ہوا تو ان پر ہلال کے احکام لازم ہوں گے۔

روایت ہلال کے لیے [illegible]

طریق اوّل: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

سے صادر ہوتے ہیں اور شرعی حکم اور ان احکام میں سے ہر حکم پر عمل درآمد یا کسی عام دینی تحقیق معتمد پر اعتماد [illegible]
سے یا جہاں تک شہادت نہیں تو شہادت اسلامیہ مع حواد و متبع ان احکام ہوکر احکام مروجہ و عیدین سی کے تقوی [illegible]
پاتے ہیں عوام کا [illegible] خود عید و رمضان نہیں مانتے وہاں سے متعدد [illegible] ہیں اور [illegible]
علم سے خبر ہیں کہ وہاں فلاں دن پر بنائے رویت مروجہ ہوا یا عید کی تجویز بنا پر کی تو کہ خبر [illegible]
نہیں لہٰذا جب تو ہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا فلاں سے ہم نے سنا اور کسی مجہول کا [illegible]
سند دو یک شخصوں کی محض حکایت کہ کھول سنے بیان کیا [illegible] سے [illegible]
بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں دیکھ رہی ہیں جو ہمارے [illegible] گرچہ خود [illegible]
سے نہ کسی شہادت پر شہادت نہ با متعدد شخصوں نے [illegible] شہادت نہ کتاب قاضی یا شہادت [illegible]
سے بالیقین یا بہ غلبہ ظن متحقق ہو جیسے وہاں مدت [illegible] ہوا اور جبکہ وہ شہادت [illegible]
و حکام کی وہاں باضابطہ دو کی ہے تو [illegible] ہوگا کہ [illegible] تو اس طریق سے [illegible]
شرعیہ سے ثابت ہو جائے گی۔

طریق ششم: [illegible] یعنی جب کہ [illegible] سے تیس دن کامل ہونے تو [illegible] متصل کا [illegible]
ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے سبب رویت [illegible] نہ کہ [illegible]
کا نہ ہونا یقینی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible]
اور تیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

طریق ہفتم: علامہ شامی رحمہ اللہ [illegible] جس کے [illegible]
جاں سے گنا ظاہر ہے یہاں بھی [illegible] معتبر ہونگے کہ سابق [illegible]
شام کو [illegible] کے فلاں محلہ [illegible] کی رویت [illegible]
کا اصلا خیال نہ کرے ——— بلکہ [illegible]
کے ساتھ نہیں بلکہ عند تحقیق [illegible]
گذرنا اس کا [illegible]
معمور و مسکون [illegible] سے جیسے [illegible]
شہر میں فساد کی پرواہ عمل [illegible] کی رویت [illegible]
سکتا ہے [illegible] حضرت فاضل بریلوی سے کتب [illegible] حواشی کے ساتھ [illegible]
ہیں لیکن [illegible] طریقوں میں [illegible] کہ کوئی [illegible]
رویت ہلال کا علم ہو جائے تو [illegible] مرجب ہے۔ [illegible] فاضل بریلوی کی عبارت سے [illegible]
ظاہر ہے۔

[illegible] حضرت حسن رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۲۷ھ، فتاوی افریقہ ج ۴ ص [illegible] [illegible]

رہبت بلال کمیٹی کے اجلاس کا طریق کار

مبارک میں مذکور ہے۔

رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے پارے میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر

اعلان کے مطابق روزہ رکھنا اور عید منانا واجب ہے۔

نہ ہو جائے اس وقت چاند کی رویت ثابت نہیں ہوگی۔

ناکافی قرار دیا ہے۔ امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

قبول نہیں کرتے تھے۔

کی بہ نسبت ہلال عید کی گواہی زیادہ اہم ہے۔

یہ قضاء قاضی پر دو عادل آدمیوں کی گواہی ہے۔

ثم انما یلزم متاخری الرویۃ اذا ثبت عندھم رویۃ اولئک بطریق موجب حتی لو شھد جماعۃ ان اھل بلد کذا راؤا ھلال رمضان قبلکم بیوم فصاموا وھذا الیوم ثلثون بحسابھم ولم یرھؤلاء الھلال لایباح لھم فطر عندہ ترک التراویح ھذہ اللیلۃ لان ھذہ الجماعۃ لم یشھدوا بالرویۃ وانما شھدوا علی شھادۃ غیرھم وانما حکموا رویۃ غیرھم ولو شھد وا ان قاضی بلد کذا شھد عندہ اثنان برویۃ الھلال فی لیلۃ کذا وقضی بشھادتھما جاز لھذا القاضی ان یحکم بشھادتھما لان قضاء القاضی حجۃ وقد شھدوا بہ[1]

جن لوگوں نے بعد میں چاند دیکھا ہے ان پر پہلے [illegible] فلاں شہر والوں نے تم سے ایک دن پہلے چاند دیکھا ہے اور تم سے پہلے روزہ رکھا ہے اور ان کے حساب سے آج تیسواں روزہ ہے اور اس شہر والوں نے عید کا چاند نہیں دیکھا تو ان لوگوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ عید کریں اور رات کو تراویح چھوڑ دیں، کیونکہ اس جماعت نے خود چاند [illegible] دیکھا بلکہ دوسروں کی گواہی پر [illegible] اور اگر کئی لوگ آکر یہ گواہی دیں کہ فلاں شہر کے قاضی کے پاس دو آدمیوں نے فلاں رات کو چاند دیکھا ہے [illegible] دی اور ان کی گواہی پر قاضی نے ہلال رمضان کا فیصلہ کر دیا تو اب اس شہر کے قاضی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس [illegible] کر دے کیونکہ قاضی کا فیصلہ حجت ہے [illegible] جماعت نے قاضی کے فیصلہ کی گواہی دی ہے۔

[1] [illegible]

[illegible] قاضی کے فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا ہے۔

مرکزی ڈپٹی کمشنر کونسل کمیٹی کی اختلاف رائے کی صورت میں ثالثی طریقہ کار کی بحث

[illegible] اور ٹی۔ وی پر اعلان کرتا ہے)۔

[illegible]

۲۵۔ حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، ماہنامہ ضیاء حرم لاہور، ص [illegible]

علامہ کو شبہ ہوتا ہے تو وہ ... کے ساتھ ... کے سبب ... کی وجہ سے ... کے ... کے ... ک

[illegible] فشر واشاعت کا ایک عام اور آسان آلہ ہے [illegible]

احکام شرعیہ مرتب ہوتے ہیں:

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

عن عکرمۃ انھم شکوا فی ھلال رمضان مرۃ فاراد وا ان لا یقوموا و لا یصوموا فجاء اعرابی من الحرۃ فشھد انہ رای الھلال فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال نعم وشھد انہ رای الھلال فامر بلالاً فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا [1]

عکرمہ کہتے ہیں کہ ایک بار لوگوں کو ہلال رمضان [illegible]

وحدہٗ لاشریک ہوتے اور میرے رسول اللہ ہوتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

نبوت میں دو آدمیوں سے کم کی شہادت قبول نہیں کی گئی رمضان اور عید کے اعلان میں بھی فرق ہوتا تو آپ اس کو بھی بیان فرما دیتے اور کسی چیز کے بیان کو ترک نہ فرماتے۔

یہ حدیث رویت ہلال کا اعلان کرنے کی اصل عظیم ہے کیونکہ اس حدیث میں اس بات کی واضح تشریح ہے کہ حضرت بلال نے روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کا اعلان کیا۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ رویت ہلال کے اعلان کرنے کی درست نہیں ہے نیز رویت ہلال کا ثبوت یہاں بھی شہادت سے ہوا ہے لیکن مہینہ کے لوگوں تک اس بات کے پہنچنے کا ذریعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اعلان ہی تھا۔ ظاہر ہے کہ مدینہ اس وقت چند سو گھروں پر مشتمل تھا اس کا رقبہ بھی اتنا زیادہ نہیں تھا اس لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اعلان سے تمام اہل مدینہ باخبر ہو سکتے تھے۔ لیکن جیسے جیسے تبلیغ اسلام اور فتوحات کے ذریعہ اسلام پھیلتا گیا اور آبادی بڑھتی گئی اور شہروں کے رقبہ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا تو یہ ممکن نہ رہا کہ ایک شخص کے اعلان سے تمام اہل شہر یا اس کے مضافات میں رہنے والے لوگ ناغی کے مسئلہ سے باخبر ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ نسائی نے اپنے دور میں اعلان کے لیے توپ داغنے اور مشعل جلانے وغیرہ کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں:

لم یذکروا عندنا العمل بالامارات الظاهرة الدالة علی ثبوت الشهر کضرب المدافع فی زماننا والظاهر وجوب العمل بها علی من سمعها ممن کان غائبا عن المصر کاهل القری ونحوها کما یجب العمل بها علی اهل المصر الذین لم یروا الحکم قبل شهادة الشهود وقد ذکر هذا الفرع الشافعیة فصرح ابن حجر فی التحفة انه یثبت بالامارة الظاهرة الدالة التی لا تتخلف عادة کرویة القنادیل المعلقة بالمنائر قال ومخالفة جمع فی ذلک غیر صحیحة۔[1]

فقہاء احناف نے یہ ذکر نہیں کیا کہ رویت ہلال پر ظاہر دلالت کرنے والی علامات مثلاً توپ داغنے کا ہمارے نزدیک کیا حکم ہے، اور صحیح بات یہ ہے کہ جو لوگ [illegible] ہوں مثلاً ان شہروں وغیرہ کے [illegible] طل کر رہے ہیں، جس طرح ان پر [illegible] جب سے جو حکم کے موقع پر حاضر نہیں تھے۔ فقہاء شافعیہ نے اس جزئیہ کا ذکر کیا ہے [illegible] نحفہ میں اس کی تصریح کی ہے کہ جو غیبی علامات [illegible] کے مطابق عمل کرنا واجب ہے جس طرح مسجد کے میناروں میں قندیلیں جلائی جاتی ہیں [illegible] کہ کسی جماعت کی مخالفت کرنا [illegible] ہے۔

بعض محققین علماء یہ کہتے ہیں کہ علامہ نسائی کی یہ عبارت ہلال رمضان پر محمول ہے کیونکہ ہلال عید حقوق اللہ اور حقوق العباد دو عادل گواہوں کے بغیر ثابت نہیں ہوتے۔ اس کا یہ جواب دینا کہ علامہ نسائی کی اس عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو ہلال رمضان کی خصوصیت پر دلالت کرے۔ اس کے برخلاف حنفیوں نے عام طور پر مہینہ کا ثبوت لکھا ہے جو عید اور رمضان دونوں کو شامل ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم بارہا بیان کر چکے ہیں

---

[1] علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۳ھ تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج، ج ۳، ص ۴۷۰، مطبوعہ مطبعہ عامرہ مصر، ۱۳۱۱ھ

اعلان سے رویت ہلال کا ثبوت نہیں ہوتا ثبوت تو شہادت سے ہی ہوتا ہے ہاں تو اس ثبوت کے [illegible] کا ایک ذریعہ ہے اور تعبیر جواب یہ ہے کہ جب آپ ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر ہلال رمضان کو [illegible] ہیں اور ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان پر روزہ رکھ لیا گیا تو اب عید کا ترتب بھی خود ہی خواہی نخواہی اسی اعلان پر مرتب ہوگا۔ کیونکہ جب رمضان کے تیس روزوں کا شمار ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان پر ہو تو عید بھی اسی اعلان پر مرتب ہونی اور تفرق العبادت ہونے کے باوجود ملک کا ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان پر عید ہو گئی

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ امام محمد نے فرمایا ہے اگر قضاء قاضی سے ایک آدمی کے قول پر روزہ رکھا اور تیس روزے کے بعد عید کر لیا صحیح ہے تو وہ مطلع صاف ہو یہ قول زیادہ صحیح ہے [illegible]

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے: شبہ میں توپ داغنے یا مشعل روشن کرنے سے ہلال رمضان پر بھی روزہ لازم ہوتا ہے کیونکہ یہ علامات ظاہرہ ہیں اور غلبہ ظن کا فائدہ دیتی ہیں اور یہ ایسی حجت ہیں جن کے تقاضوں پر عمل کرنا واجب ہے[1]

علامہ شامی کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ توپ داغنے اور مشعل روشن کرنے کو رمضان کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں لہٰذا منکرات الخلق میں جو ان کی مخلوق عادت سے ہٹ کر ہو اس کو بھی رمضان پر محمول کیا جائے گا۔ اس لیے بعید نہیں ہے کہ علامہ شامی ہلال شوال کے لیے علامات کے قائل نہ ہوں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہم تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا شافعہ کا اصول ہے حنفیہ کا نہیں اس کے باوجود علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کہ شبہ میں توپ داغنے یا مشعل روشن کرنے سے روزہ لازم ہوتا ہے لیکن ان کی اس عبارت میں حنفیہ میں سے کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ توپ داغنے یا مشعل روشن کرنے سے صرف رمضان کا روزہ لازم ہوتا ہے بلکہ ہر شبہ میں لازم ہوتا ہے پھر اس اعلان کا رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہوا علیہذا اگر یہ کہا جائے کہ علامہ شامی نے رمضان کے روزوں کے سیاق میں یہ عبارت لکھی ہے اس وجہ سے انہوں نے روزوں کا ذکر کر دیا لیکن ان کا مقصود روزوں میں منحصر نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ شامی نے منکرات الخلق میں اس علامت کو متعلق رکھنے اور غیر شہر میں اس کو متعلق نہ رکھنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ علامہ شامی نے تواتر کی جس علامت کی تشریح میں [illegible] کا ذکر اس عبارت میں ہلال رمضان اور عید دونوں سے لکھ کی گئی ہے علامہ ابن نجیم نے اس پر کلام کیا ہے کہ ۲۹ رمضان کو یہ شہادت مل جائے کہ روزہ ایک دن پہلے قریب کے دن عید کرنا صحیح ہے یا نہیں تو معلوم ہوا کہ علامہ شامی نے اس لکھ کی تشنیع میں ان علامات کا ذکر کیا ہے اس سے بظاہر تو یہ علامات ہلال عید سے نہیں ہیں نہ کہ رمضان سے لیکن ہم عرض کر چکے ہیں کہ علامہ شامی نے چونکہ متعلقہ مہینہ کے ثبوت کے لیے ان علامات کا ذکر کیا ہے اس لیے اس عبارت میں ہلال رمضان اور ہلال عیدین کے لیے علامات کا ثبوت ہے۔

اعلیٰ حضرت نے علامہ شامی کی ہر دونوں عبارتیں نقل کی ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں: [illegible] درمیان ہلال عید [illegible]

---

[1] علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ رد المحتار ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۲۰ھ

[2] " " " ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۵ " "

شوال جہاں دوسرے شہ کی رویت سے یہاں حکم ثابت کیا جائے، الخ

ی سے معلوم ہو کہ ہی حضرت کے نزدیک بھی علامہ شامی کی ان عبارتوں کا مفاد رمضان اور شوال دونوں

کا اعلان ہے۔ فافہم وتشکر۔

یہاں ایک اور چیز پر تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ علامہ شامی نے رد المحتار اور منحۃ الخالق وغیرہما کتب

کہ ان علامات کے تقاضوں پر عمل کرنا واجب ہے اس لیے بعض علماء کا یہ کہنا غلط ہے کہ یہ جب کہ ان علامات سے

غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غلبہ ظن کی وہ قسم ہے جس پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے جس طرح قاضی کے فیصلہ کرنے سے

غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن اس گواہی پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے مثلاً اگر ۲۹ رمضان کو دو عادل شخص یہ گواہی دیں کہ ہم نے

شہر کے قاضی نے یک دن پہلے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے تو اس گواہی سے اگرچہ غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن اس گواہی سے

اگلے دن عید کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح ان علامات سے اگرچہ غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن ان پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے۔

یہ کہنا اس لیے غلط ہے کہ یہ قول خود علامہ کی تصریحات کے خلاف ہے علامہ شامی نے رد المحتار میں صاف لفظوں میں

ان علامات سے غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے ان پر عمل کرنا واجب ہے اسی طرح منحۃ الخالق

میں بھی لکھا ہے کہ ان علامات پر عمل کرنا واجب ہے۔ علی ہذا القیاس جب ریڈیو اور ٹی وی پر دلائل شرعیہ کے

مطابق اعلان کیا جائے تو اس پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ اور اس سے ان علامات کو طریق موجب کہنا

علی حضرت فاضل بریلوی بھی علماء کرام کی تصدیق ہونے سے طریق شرعی قرار دیتے ہیں

ہو یا ہلال شوال علی حضرت سے بھی کسی نہ سنے سکتے ہیں۔ ثبوت رویت ہلال کے لیے سماع بینہ

اعلیٰ حضرت نے ساتوں شرعی ثبوت کا ذکر کیا ہے اعلان رویت ہلال کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں جب کہ

ہوتے لکھتے ہیں پھر جہاں کی تو ہیں شرعاً قابل اعتماد علماء کرام ان پر عمل کرتے ہوئے رمضان

اس شہر والوں کو بھی ان پر اعتماد کرتے ہوئے روزہ رکھنا چاہیے کہ حاکم شرع کے حکم کا

کہاں دیکھا سنا ہے۔ بحکم حاکم اسلام علماء کرام کے لیے کسی بھی کوئی علامت معہودہ و معروفہ فلکیہ

توپوں کے ذریعہ اعلان یا ڈھنڈورہ وغیرہ اقوال ہیں سے کوئی ہو کہ جس سے اسلامی شہر میں منادی ہو جائے

کہ اس کی عدالت بھی شرط نہیں عام گواہ ہیں ہے

(یعنی حاکم کے منادی کا علان مضبوط ذرائع سے خواہ اعلان کرنے والا سکہ کار ہو یا بدکار کیونکہ جب کہ

ذریعہ علت پر نہیں ہوتا بلکہ ان دلائل پر ہوتا ہے جن کی بنا پر اعلان ہوتا ہے۔ سعیدی) علامہ شامی

عادگیری اور علی حضرت فاضل بریلوی کی عبارات سے صراحۃً یہ ثابت ہے کہ رویت ہلال کا اعلان کرنا شرعی

عید ہو یا شعبان رمضان اور جب یہ اعلان دلیل شرعی پر مبنی ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے تاخیر میں

سلہ مرجع سابق مستفتی ۳۲۴ فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۵۵ بمطبوعہ مسجد ثالث ۳۹۴

۲۔ " " " فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۴۲ " " " "

۳۔ " " " فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۵۵ " " " "

لکھنوی نے اس کو اور زیادہ صراحت سے لکھا ہے، لکھتے ہیں، نوٹ کی گواہی کو رد کرنا درست ہوا کہ ہلال کا جلنا عادت شائع کے مطابق عید بموجب ظن ہے درغیر نفل عمل کے لیے کافی ہے: فتاوی مسلم الثبوت کا لکھنؤ، حرم ستمبر ۱۹۸۵ء)۔

ان تمام احوالہ تصریحات کے بعد کسی منصف شخص کو اس مسئلہ میں کوئی تشکک نہیں رہے گا

حواشی: یہ کہتے ہیں کہ ہلال عید کا اعلان ریڈیو و ٹی۔ وی سے کرنا جائز نہیں ہے ان سے یہ پوچھا جائے کہ مثلاً شہر کراچی جس کی آبادی ۱۰ لاکھ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ کئی مربع میل علاقہ سے زیادہ پر محیط ہے اب اس کے کسی حصے میں ہلال عید نظر آیا ہے اور قاضی کے پاس چند مسلمان عادل گواہوں نے آکر گواہی دی کہ انھوں نے چاند دیکھا ہے اور قاضی نے اس گواہی پر ہلال عید کا فیصلہ کر دیا اب قاضی اس وسیع و عریض شہر کے ۱۰ لاکھ سے زیادہ شہریوں تک یک بیک رات میں اپنے اس فیصلہ کو کس طرح پہنچائے گا؟ ظاہر ہے کہ سوائے ریڈیو و ٹی۔ وی کے قاضی کا فیصلہ ایک رات میں اس شہر کے تمام شہریوں تک نہیں پہنچ سکتا ورنہ اگر قاضی اپنے گواہوں سمیت تمام رات ہی سے ہر گھر کے دروازہ پر جا کر اعلان سناتا رہے پھر بھی تمام شہریوں تک یہ حکم نہیں پہنچ سکتا پھر جب ہم ریڈیو سے اعلان کرنے والے ریڈیو و ٹی۔ وی کے اعلان پر عمل کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ہم لوگوں کے اعتماد کے خلاف ہے ایک دوست نے کہا کہ کار میں ۱۰ ڈھائی گھنٹوں میں پورے شہر میں اعلان ہو سکتا ہے ان سے کہا یہ تو ریڈیو کی طرح سے سننے والوں سے ہمدردی کرنے کی سب گواہوں کو اعلان پر گواہی دینے کو بلانا ہوگا تیسری بات تو اس وقت ہے کہ جب دو قاضی ایک ہی ملک کا قاضی ہو اور گروہ ایک ملک کا قاضی ہو تو اس کے لئے ہم ایک ہی ملک کے تمام شہروں تک پہنچنا ناممکن ہوگا۔ [illegible] ہے [illegible]

رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث

[illegible] کی جو عبارت پیش کی ہے اس پر بعض اہل علم نے یہ بحث کی ہے کہ علامہ شامی نے فتاویٰ کی روشنی اور نوٹوں کے تاثر سے اعلان کو شہر اور اس کے مضافات تک بے علامت لکھا ہے اور جہاں تک مطلع سے اور ریڈیو و ٹی۔ وی سے جو اعلان کیا جاتا ہے اور ملک کے لیے ہوتا ہے اور پورا ملک مختلف مطالع پر مشتمل ہے اور ایک مطلع میں کسی علامت کے ہونے سے [illegible] کہ وہ مختلف مطالع میں بھی جاری کی علامت ہو۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ علامہ شامی کے زمانہ میں ایسی علامتیں کبھی دیکھی نہیں ہوئی تھیں [illegible] ملک کے مسلمانوں کے لیے رمضان یا عید کے اعلان کے لیے کافی ہوتیں ان کے زمانہ میں تو [illegible] مشعل کی روشنی سب سے بڑی علامت تھی جس سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے تھے اسی کا ہر جگہ سے ذکر کیا اگر علامہ شامی کے زمانہ میں ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان میں کوئی ملک گیر علامت ہوتی تو وہ ضرور اس کو چھوڑ کر دوسری اور مشعل جیسی علامت کا ذکر کرتے جو صرف شہر اور اس کے مضافات کے لیے کافی ہوتی [illegible] کہ علامہ شامی کی اس عبارت سے ریڈیو و ٹی۔ وی کے اعلان پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ اس اعتراض کا [illegible] اس وقت تک جب تک نئی اختلاف مطالع کا عبارت ہوتا ہے کہ ذکر علامہ شامی کے نزدیک اختلاف مطالع [illegible]

تو کہا جا سکتا تھا کہ علامہ شامی تو اختلاف مطالع کے، مختار کے قائل ہیں اس لیے ان کی عبارت سے متحد مطالع کے لیے ایک علامت کے جو زیر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب کہ جمہور فقہاء اسلام خود مطالع کے علماء کے قائل نہیں ہیں خصوصاً متاخرین کا یہ نظریہ ہے کہ ایک مطلع میں اگر رویت ہو جائے اور دوسرے مطالع میں اس رویت کا شرعی ثبوت متحقق ہو جائے تو ان مطالع میں بھی رویت کے احکام لازم ہوں گے تو اس بنا پر یہ جائز ہوگا کہ اگر کسی شہر میں رویت کا ثبوت نہ ہی متحقق ہو جائے تو اس کا اعلان پورے ملک میں کر دیا جائے اور ریڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ آسانی کے ساتھ یہ شرعی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔

ہم اس سے پہلے باحوالہ ذکر کر چکے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام مالک امام احمد اور جمہور فقہاء اس قاعدہ کلیہ سے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے یعنی کسی مطلع پر چاند نظر آئے اور دوسرے مطلع پر چاند نظر نہ آئے تو اس اختلاف کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اور اس دوسرے مطلع پر بھی رویت ہلال کے احکام لازم ہوں گے بشرطیکہ دلیل شرعی سے یہاں رویت ثابت ہو گئی ہے۔ علامہ شامی حنفی، علامہ قرافی مالکی اور دیگر فقہاء نے اس کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ چونکہ اختلاف مطالع نہیں ہوتا، چونکہ بیس فرسخ یعنی ستر میل کے مسافت میں اور یہ ۸۱،۸۱ جغرافی میل اور ۱۳۴ء۶۴ کلومیٹر کے برابر ہے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے کے دلائل ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں لیکن فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کی عبادت میں ممکن حد تک ہم آہنگی اور وحدت ہو کیونکہ عبادات میں وحدت کو قائم رکھنا بھی کتنا اہم مقصد ہے۔ میدان جہاد میں لڑائی کے دوران اگر ایسی صورت پیش آئے کہ ایک جماعت کفار سے لڑائی میں مصروف رہتی اور دوسری جماعت نماز پڑھ لیتی اور اگر ان دونوں کے پیچھے نماز پڑھ لی جاتی تو اسلام نے یہ حکم دیا کہ ایک امام کے ساتھ ایک جماعت ہو، کسی مہینہ میں روزے فرض کرنا، عید کے لیے ایک دن مقرر کرنا، ان تمام عبادات میں وحدت مقصود ہے تاکہ مسلمانوں کے کھانا چھوڑنے اور کھانا کھانے کا ایک دن ہو اور جتنی عبادت میں فرق کا اعتبار نہ کیا گیا ہے جہاں تک ممکن ہو اس وحدت کو قائم رکھنا چاہیے غالباً یہی وجہ تھی کہ جمہور فقہاء اسلام نے روزے میں مختلف مطالع کا اعتبار نہیں کیا تاکہ تمام حد تک مسلمانوں کی عبادت میں وحدت قائم رہے اگر کسی اقلیم اور کسی ملک کے کسی شہر میں روزہ ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو یہ وحدت ٹوٹ جائے گی ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر میں جائیں تو کسی روزہ اور عید کرنے والے ملک کے نزدیک اس دن کھانا پینا جائز بلکہ واجب ہو اور دوسرے کے نزدیک حرام ہو حالانکہ دونوں کلمہ گو مسلمان ہیں اور ایک ہی نقطہ کے پیروکار ہیں۔ عجیب صورت حال بن جائے اس لیے اس انتشار اور اس افتراق کو دور کرنے کے لیے اور پورے ملک کے مسلمانوں کی عبادت میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اور وحدت قائم کرنے کے لیے بعض دور اندیش علماء نے اس بات پر غور و فکر کر کے رویت ہلال اور ٹی۔ وی پر روزے اور عید کا اعلان کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہمارے ملک کے مہینوں کے مطالع سرحند کے مختلف ہیں لیکن چونکہ جمہور فقہاء اسلام کے نزدیک ایک شہر کی رویت اگر دوسرے شہر میں ان شرائط کے ساتھ ثابت ہو جائے تو وہاں بھی رویت کے احکام لازم ہو جاتے ہیں بایں بنا جس شہر میں قاضی نے رویت ہلال کا فیصلہ کر دیا اور اس نے ابلاغ کے جدید ذرائع اور وسائل سے اپنے اس اعلان کو پورے ملک میں پہنچا دیا تو اس اعلان کی بنا پر اس ملک کے باشندوں کے لیے روزہ رکھنا اور عید منانا جائز اور صحیح ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کی شہادت پر رویت ہلال کا فیصلہ کیا اور حضرت بلال کو مدینہ میں اعلان کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے یہ اعلان کیا اور حضرت بلال کے اعلان پر روزہ

سنے روزہ رکھا اور تراویح پڑھیں عام مسلمانوں تک صرف حضرت بلال کی زبان سے خبر پہنچی تھی اور اب بھی مواصلات کے ذرائع بہت محدود تھے ایسی حالت میں دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی بروقت دی ہو اس سے تمام سوا کہ قاضی کے فیصلہ کرنے کے لیے شہادت کی ضرورت ہے اس فیصلہ کے اعلان کے لیے شہادت کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اس زمانہ میں جس کی وجہ سے چند منٹوں میں پورے ملک میں اعلان صحیح ہو جاتا ہے اس میں بہت گڑبڑ ہو جاتی ہے بعد میں کسی کو اس کی خبر ہوتی ہے اور وہ اس چند منٹ کے بعد یا بعد کا اعلان کرتے ہیں تو ان کے اعلان کا اعتبار نہیں ہوتا ہے

حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب

اس سلسلہ میں ایک معاصر ماہنامہ کا

ہے مدینہ آکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دی کہ میں نے شام میں جمعہ کی شب رمضان کا چاند دیکھا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا تم نے تو ہفتہ کی شب چاند دیکھا تھا اب تم کہتے ہو شوال کا چاند دیکھا لہٰذا ہم تو تیس روزے پورے کریں گے کریب نے کہا کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے روزہ رکھنے اور چاند دیکھنے کو کافی نہیں سمجھتے ابن عباس نے کہا نہیں ہمیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس کا حکم دیا ہے[1]

معترضین یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس نے کریب کی اطلاع پر شوال کی رویت نہیں مانی تو رمضان کے اعلان پر رویت ہلال کیسے مان لیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اعلان بھی کریب کے چاند دیکھنے کی طرح ہے اور جس طرح حضرت ابن عباس نے کریب کے اعلان کو نہیں مانا اسی طرح ہمیں بھی دوسرے اعلان کو نہیں ماننا چاہیے ورنہ ہم روزہ رکھ لیں گے اور مدینہ میں کئی دن بعد چاند دیکھا گیا تو کئی دن بعد روزہ رکھیں گے اور جو کہ بعض فقہاء احناف اور جمہور کے خلاف ہے اس سے علماء ان حدیث کا یہ جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

(۱) دلیل فیہ لمن یقول ان مطلع کل بلد ہو اس حدیث میں اختلاف مطالع کے قائل

---

[1] امام مسلم نے یہ حدیث قتیبہ کی سند سے ۲۲ حدیث صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۸ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی طبع اولیٰ ۱۳۷۵ھ

[illegible] وقد [illegible] لم يشهد على شهادته غيره ولا سمع حكمه فأقام اثنين آخرين فشهدا معاوية بتصديقه لأن [illegible] فحلف أنه ما علم شهادة وسوسة فهو حد لا يثبت بمثله الحق على الله سبحانه وتعالى أعلم ولا تصح الرواية بخطوط

دوسرے شخص سے کہا کہ اگر اس قسم کا کلام ہمارے سامنے ہوتا تو ہم بھی روسب ہلال کا فیصلہ کرتے کیونکہ کثرت سے بہت لوگوں کی شہادت پہلے نہیں کی تھی۔ پھر [illegible] گواہی دیتا ہوں کہ میں نے فلاں نے حکم دیا [illegible] کا فیصلہ کرنے کا (یعنی ایک معاملہ سے فیصلہ کی شہادت ہی تھی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابن عباس کے فیصلہ پر شہادت [illegible] سے کیونکہ حضرت معاویہ نے تو شہادت کا لفظ نہیں کہا۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں [illegible] نے شہادت کا لفظ نہیں کہا۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں [illegible] کرنے میں (یعنی اختلاف مطالع کا اعتبار کرنے میں) زیادہ احتیاط ہے۔

[illegible] علامہ ان کی روایت حجت ہے اس وجہ سے کہ عورتوں کا ضعف [illegible] کرنے میں رکاوٹ نہیں ہے [illegible] کرنے میں وہ مکمل کا ہلال ہونا صحیح نہیں ہے اور دوسرے [illegible]

اس جواب کی تفصیل یہ ہے کہ [illegible] نے کہا ہے کہ کریب نے قاضی کے فیصلہ کو [illegible] نہیں پیش کیا، بلکہ حضرت ابن عباس نے کے قول، عمل ہمارا یہ ہے کہ [illegible] کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں [illegible] عباس ان کے قول پر عمل کر لیتے ہیں پوچھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کس چیز پر عمل کرنے کا سوال [illegible] کے روزہ کو قضا کرنے کا یا جمعہ کے روزہ سے منع کرنے کا؟ اگر جمعہ کے روزہ کو قضا کرنے کا [illegible] ہلال رمضان کے ثبوت کے لئے گواہی دینے کی ضرورت نہیں ہے [illegible] کے لئے مسلمان کی خبر [illegible] ہے لہٰذا حضرت ابن عباس پر واجب تھا کہ وہ جمعہ کے روزہ کی قضا کا حکم دیتے اور اگر جمعہ کے روزہ سے منع کرنے کا مسئلہ تھا تو اگر کریب کی [illegible] کے [illegible] کی روایت کا [illegible] بھی کچھ فائدہ نہ ہوتا [illegible] کی گواہی سے [illegible] نہیں ہوتا [illegible] کی گواہی سے [illegible] کا فیصلہ [illegible] کی گواہی سے ایک [illegible] کا فیصلہ [illegible] کی گواہی سے [illegible] کا فیصلہ [illegible] کی گواہی سے [illegible] کا فیصلہ [illegible] کی گواہی سے

بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے

اس سلسلہ میں دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حدیث میں جس کے ملاں پر عمل کرنا صحیح ہے اور اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے کہ مثلاً سعودی عرب میں جب رمضان کا چاند ہو جاتا ہے تو ان کا رابطہ دنیا وی کے ذریعہ علاں بھی ہو جاتا ہے تو علاں پر عمل کرنا چاہئے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے تحقیق یہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر جگہ کے اختلاف مطالع کے معتبر ہونے یا نہ ہونے میں مذہب کے اختلاف ہے لیکن مذہب حنفیہ کے محققین فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب دو شہر ایسے ہوں جن میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔ علامہ ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ لکھتے ہیں:

واجمعوا انه لایراعی ذٰلك فی البلدان النائیة کالاندلس والحجاز واسبب فی هٰذا الخلاف تعارض الاثر والنظر اما النظر فلان البلاد اذا اختلفت مطالعها کل الاختلاف فیجب ان یحمل بعضها علی بعض لانها فی قیاس الافق الواحد واما اذا اختلف اختلافا کثیرا فلیس یجب ان یحمل بعضها علی بعض واما الاثر فما رواه مسلم عن کریب الحدیث فظاهر هٰذا الاثر یقتضی ان لکل بلد رویته قرب او بعد والنظر یعطی الفرق بین البلاد النائیة والقریبة وبخاصة اذا کان نائیا فی الطول والعرض کثیرا۔ (بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۱۰)

فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جب دو شہروں میں زیادہ فاصلہ ہو جیسے اندلس اور حجاز تو پھر مختلف مطالع کو ایک حکم میں رکھنے کی رعایت نہیں کی جاتی کیونکہ حدیث اور عقل دونوں اس کے خلاف ہیں۔ اصل کے یہ حکم ہے جب دو شہروں کے مطالع میں کامل اختلاف ہو تو ہر بعض مطالع کو بعض مطالع پر محمول کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ تمام مطالع افق واحد کے حکم میں ہیں لیکن جب ان مطالع میں زیادہ اختلاف ہو تو پھر بعض مطالع کو بعض پر محمول کرنا واجب نہیں ہے اور حدیث کے اس لیے خلاف ہے کہ امام مسلم نے کریب سے روایت کیا ہے کہ اہل شام نے جمعہ کی شب رمضان کا چاند دیکھا اور اہل مدینہ نے ہفتہ کی شب کو چاند دیکھا اور کریب سے اس حدیث پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے کہ ہر شہر کی رویت کا اعتبار کیا جائے کہ قریب ہو یا بعید لیکن نظر صحیح کا تقاضا یہ ہے کہ قریب اور بعید شہروں میں فرق کیا جائے جبکہ مطلع اور ہو۔

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

والصحیح عند اصحابنا ان الرویة لاتعم الناس بل تختلف بمن قرب علی مسافة لاتقصر فیها الصلوٰة وقیل ان اتفق المطلع لزمهم وقیل ان اتفق الاقالیم۔

(شرح مسلم ج ۱ ص ۳۴۸، مطبوعہ کراچی)

ہمارے اصحاب شافعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں پر رویت کا حکم لازم نہیں ہوتا بلکہ مسافت قریبہ والوں پر لازم ہوتا ہے اور مسافت قریبہ کا معیار قصر صلاۃ کی مسافت ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وحدت مطلع سے رویت لازم ہوتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ایک ملک کے لوگوں پر رویت کا حکم لازم ہوتا ہے۔

علامہ شمس الدین سفیری بن عبداللہ محمد بن مصلح صنفی متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

فان اتفقت لزم الصوم والا فلا وفاقا للاصح للشافعیة واختار صاحب الرعایة البعد مسافة قصر فلا یلزم الصوم وفی شرح مسلم انه الاصح للشافعیة۔

ہمارے شیخ نے شافعیہ کے اصح قول کو اختیار کر کے کہا اگر مطلع ایک ہو تو رویت سے روزہ لازم ہو گا ورنہ نہیں اور صاحب رعایہ کا مختار یہ ہے کہ بُعد کا معیار مسافت قصر ہے اس لیے روزہ لازم نہیں ہو گا اور شرح مسلم میں ہے کہ یہ شافعیہ کا

کتاب الحروف ج ۳ ص ۱۳)

علامہ علاؤ الدین ابی الحسن علی بن سلیمان مرداوی حنبلی متوفی ۸۸۵ھ لکھتے ہیں

یہ قول ہے کہ اگر مطالع مختلف ہوں تو ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے مطلع کا اعتبار کریں گے

اور یہ بھی ہے کہ اگر مطالع مختلف ہوں تو صرف قرب سے ہی رؤیت ثابت ہوگی ورنہ نہیں

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

ھذا اذا کانت المسافة بین البلدین قریبة لا تختلف فیه المطالع اما اذا کانت بعیدة فلا یلزم حکم احدھما حکم الاخر لان مطالع البلاد عند المسافة الفاحشة تختلف فیعتبر فی اھل کل بلد حکم دون بلد آخر۔

ایک جگہ کی رؤیت سے دوسری جگہ کے لوگوں پر روزہ رکھنا اس وقت لازم ہوگا جب دونوں جگہوں میں مسافت ہی قرب ہو جس سے مطالع مختلف نہ ہوں اور اگر مسافت بعید ہو تو دونوں جگہوں میں سے کسی ایک جگہ کی رؤیت دوسری جگہ کے لوگوں پر لازم نہیں ہوگی کیونکہ جب مسافت کے اعتبار سے دونوں جگہوں کے مطالع مختلف ہوں گے تو ایک جگہ کی رؤیت کا دوسری جگہ کے لوگوں کے حق میں اعتبار نہیں ہوگا۔

(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۸۳، مطبوعہ کراچی)

یہ بھی ہے کہ بعض علماء حنفیہ نے اختلاف مطالع کا اعتبار کرنے سے علامہ شامی نے صاحب فیض الباری کا ذکر کیا ہے

ذیلعی متوفی ۷۴۳ھ لکھتے ہیں:

وینبغی ان یعتبر اختلاف المطالع کما ھو المختار

تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۲۰ مطبوعہ بولاق)

اشہ ما حق یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے جیسا کہ زیلعی نے مختار کہا ہے۔

علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ لکھتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے، صاحب ہدایہ وغیرہ کا یہی مختار ہے جیسا کہ ایک جگہ سورج کا [illegible] اور دوسری جگہ غروب ہو تو ایک جگہ ٹھہرکی نماز فرض ہوگی اور دوسری جگہ نہیں (مراقی الفلاح علی حاشیہ طحطاوی ص ۳۰۵ مطبوعہ)

علامہ سید طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ، اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں

(وھو الاشبہ) اشہ ما حق یہ ہے (حاشیہ طحطاوی ص ۳۰۵، مطبوعہ)

علامہ محمد قہستانی متوفی ۹۶۲ھ لکھتے ہیں:

مضمرت میں ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے اور جو لوگ اس کے قائل نہیں ہیں [illegible] کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہر صبح دوسرے ملک پر ایک ملک سے منتقل ہوتے تھے اور ان دونوں ملکوں کے درمیان کئی ماہ کی مسافت تھی۔ (جامع الرموز ج ۱ ص ۱۵۶، طبع نولکشور)

علامہ ابوسعود مصری حنفی نے بھی علامہ قہستانی کے حوالے سے اس عبارت کو نقل کیا ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۹، مطبوعہ)

راجح اور صحیح بات وہ ہے جس کو مذاہب اربعہ کے محقق علماء نے بیان کیا ہے کہ اگر مطالع قریب ہوں تو اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہوگا اور اگر مطالع میں بعد اور فصل ہو تو پھر اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے گا، ایک متوسط قول ہے اور حقیقت کے قریب تر ہے اور اگر مطالع میں بعد اور فصل ہو تو پھر اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے گا، ایک متوسط قول ہے اور حقیقت کے قریب تر ہے اور اس کے بھی مطابق ہے۔ [illegible] کے بھی برخلاف اختلاف مطالع کا اعتبار کرنے سے متاخرین [illegible] کو مثلاً پاکستان میں [illegible]

اس لیے لازم آتی ہے کہ اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں کیا گیا۔

نے ایسی صورت میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے، علامہ برازکوری لکھتے ہیں:

وفی الخلاصۃ اھل بلدۃ اذا صاموا ثلاثین یوما بالرؤیۃ ولم یروا الھلال ولکن اھل بلدۃ اخری رأوا الھلال قبل ذلک بلیلۃ او لیلتین ولکل منھما رؤیۃ صحیحۃ فعلی اھل البلدۃ الذین لم یروا الھلال قضاء یوم واحد وھو الصحیح من مذھب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ لان اختلاف المطالع لا یعتبر عندنا۔ (فتاویٰ ہندیہ علی ہامش الہندیہ ج ۱ ص ۹۵)

سے علامہ نووی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے اور یہی مسلک راجح ہے۔

ہوگیا کہ سعودی عرب کا اعلان ہمارے ملک میں کیوں حجت نہیں ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے احکام ثمانیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت

[illegible] ہیں تو اعلان صحیح نہیں ہے۔

[illegible] بلاغ سے صرف دینی اور فلاحی پروگرام نشر کیے جائیں۔

باب ۱۲ بَيَانِ تَسْمِيَةِ الْهِلَالِ وَالْمُرَادُ بِالْكَبِيرِ مِنْهُمَا وَالصَّغِيرِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِرُؤْيَةِ وَإِنْ غُمَّ فَيُكْمَلُ ثَلَاثُونَ.

چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔

٢٤٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ لِثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ لِثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ

ابو بختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے ارادے سے نکلے جب ہم نخلہ کے نشیبی حصہ میں پہنچے تو ہم نے چاند دیکھا کچھ لوگوں نے کہا کہ تیسری رات کا چاند ہے اور جن لوگوں نے کہا یہ دوسری رات کا چاند ہے ہم کہتے ہیں کہ ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ان سے ہم نے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور بعض نے کہا کہ تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا ہے تو ابن عباس نے کہا کہ تم نے کس رات کو چاند دیکھا ہے ہم نے کہا کہ فلاں رات کو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے بڑھا دیا وہ حقیقت میں اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا ہے۔

٢٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [illegible] عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ [illegible] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عید کے مہینے کم نہیں ہوتے

٣١٣ - باب بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے

رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

ف: یعنی ان کا جزاء و ثواب کم نہیں ہوتا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عیدین کے مہینے کم نہیں ہوتے نہ حمید کی روایت میں ہے دونوں عیدوں کے مہینے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ کے۔

بَابُ ۳۱۴ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّهُ لَا إِثْمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ وَنَحْوِهِ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانُ صِفَةِ فَجْرٍ تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمّٰى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَأَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي يَلِيهِ سَوَادُ الْأُفُقِ وَهُوَ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِالْأَرْضِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

طلوع فجر سے روزے کا شروع ہونا اور طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے متمیز نہ ہو جائے یعنی فجر نہ ہو جائے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دھاگے رکھتا ہوں رات دن کی وجہ سے میں ان دونوں میں تمیز کر لیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس سے تو رات اور دن آجاتے ہیں!) کالے اور سفید دھاگے سے

۲۴۳۰ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ كَانَ رَجُلٌ إِذَا أَرَادَ صَوْمَ يَوْمِهِ رَبَطَ أَحَدُهُمَا خَيْطًا أَبْيَضَ وَالْآخَرُ خَيْطًا أَسْوَدَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ.

۲۴۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْبَصْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ حَتَّى يَنْزِلَ مَعَهُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ لَا يَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَانَ رِجَالٌ مِمَّنْ يُرِيدُ الصَّوْمَ يَرْبِطُ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَيْنِ كَرَاهَةَ أَنْ يَأْكُلَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ أَنْ يَرَاهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا إِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ.

۲۴۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۲۴۳۳ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بِلَالًا

دن اور رات مراد ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے تو ایک صاحب سفید دھاگا اور کالا دھاگا لے لیتے اور اس وقت تک کھاتے رہتے جب تک ان میں فرق نہ ظاہر ہو جاتا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا اور بیان فرمایا کہ سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد دن اور رات ہیں)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے [illegible] وہ اپنے پیر میں دو دھاگے باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور اس وقت تک کھاتا رہتا جب تک اس پر ان کا فرق ظاہر نہ ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا پھر معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کو ہی اذان دیتے ہیں [illegible] اذان نہ دیں یہاں تک کہ تم دیکھو کہ [illegible] کھاتے پیتے رہا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں [illegible] عبداللہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو۔

يُؤَذِّنَانِ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْقَى هَذَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے، بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ) فرمایا [illegible] اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو، راوی کہتے ہیں اور ان کے اذان دینے میں یہ فرق تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

۲۴۳۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک اور سند کے ساتھ ایسی ہی روایت حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

۲۴۳۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ایک دیگر سند سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

۲۴۳۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا يَسْطَعُ فِي الْأُفُقِ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا قَالَ جَرِيرٌ بِيَدَيْهِ وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهُمَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] سب نہیں سے کوئی شخص تمہیں [illegible] کیونکہ وہ کسی نے اذان دینے [illegible] شخص تہجد کے لیے [illegible] ہے آپ نے ہاتھوں کو سیدھا کر کے اوپر کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا حتیٰ کہ اس طرح ہو جائے اور آپ نے انگلیوں کو کھول دیا۔

۲۴۳۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے آپ نے فرمایا فجر وہ نہیں جو ایسی ہو اور آپ نے سب

انگلیوں کو ملا کر زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا تم میں سے
جو شخص روزہ رکھ کر گشت شہادت کو گشت شہادت پر
رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے جس میں
ان کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب کہ اس کے
سحری کھانے سے بھی کوئی چیز باقی ہو

۲۴۴۰ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ قَرُّوحَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
وَعَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
سُلَيْمَانَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ
سَحُورِهِ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا
وَلَكِنِ الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ هَكَذَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص
سحری کے وقت بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے
نہ اس سفیدی سے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

یَقُولُ لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

۲۴۴۱ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ
أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ وَلَا الْفَجْرُ
الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی
شخص بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے
نہ اس سے جو سحری کے وقت ستون کی طرح اوپر کو
تک وہ پھیل نہ جائے۔

۲۴۴۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنَا
حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَنَّ
بِلَالًا يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ أَوِ الْفَجْرُ
يَسْتَطِيلُ هَكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَبَلَ
الْمَشْرِقِ وَطَوَّلَهُمَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی
سحری کے وقت بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے
نہ اس سے جو سحری کے وقت ستون کی طرح اوپر کو
جب تک وہ پھیل نہ جائے

۲۴۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی

شخص بلال کی اذان سے دھوکا کھائے نہ اس سفیدی سے جو فجر نہ ہو جائے۔

۲۴۴۳ وَحَدَّثَنَا ... عَنْ سَالِمٍ ... أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ... أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا۔

حضرت سالم ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... حسب سابق روایت ہے۔

فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے میں تادیب

... جس دن فجر نے ... سے اذان دینا شروع کی ... نزدیک وقت سے پہلے اذان دینا ... ہو جانے کا مغالطہ نہ ہو ... اذان دینا ... حضرت بلال کی اذان کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز کے وقت پر متنبہ کرنے کے لئے ... دوسرے لوگوں کو سحری کھانے سے ... اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ... صحیح ہے بشرطیکہ اس کو وقت بتلانے والا ہو۔

باب فضل السحور والترغيب فيه وفي تأخيره وتعجيل الفطر

سحری کی فضیلت اور استحباب

۲۴۴۵ ... عَنْ أَنَسٍ ... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ... عَنْ أَنَسٍ ... وَحَدَّثَنَا ... عَنْ أَنَسٍ ... وَحَدَّثَنَا ... عَنْ أَنَسٍ ... عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں صرف سحری کا فرق ہے۔

۲۴۴۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

کتاب اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے (راوی) انس سے روایت کرتے ہیں دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا انہوں نے کہا پچاس آیات کے پڑھنے کے برابر۔

۲۴۴۹ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَاجِبٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۴۵۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

۲۴۵۱ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۲۴۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاحِدٌ

ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ہم نے عرض کیا، اے ام المومنین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] سے ایک جلد افطار کرکے جلد نماز [illegible] دوسرے تاخیر سے روزہ افطار کرکے تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں، ام المومنین نے پوچھا وہ کون ہے جو جلد افطار کرتا اور جلد نماز پڑھتا ہے، ہم نے عرض کیا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں! حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا۔ ابوکریب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ ہیں۔

۲۴۵۳ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے مسروق نے عرض کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] میں ایک ایسے ہیں جو خیر میں کوتاہی نہیں کرتے ہیں ان دونوں میں سے ایک مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں، دوسرے مغرب اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں انہوں نے پوچھا ان میں سے مغرب کی نماز اور [illegible] جلدی کرتا ہے؟ مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود! حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کیا کرتے تھے۔

سحری کی فضیلت

[illegible] سحری کھانا مستحب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کو برکت قرار دیا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے [illegible] سے روزہ رکھنے کی طاقت ہوتی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ سحری کھانے سے پہلے روزہ رکھنے والے [illegible] سحری کے بعد حمد و ثنا کرے گا اور یہ کلمات برکت کے موجب ہیں، سحری مستحب ہے کیونکہ بعض اوقات اس وقت میں کھانے کی اجازت نہیں تھی، سحری کھانا بھی عبادت ہے [illegible]

میں سنت نبوی کے حکم پر عمل سے پیش آنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا جیسا کہ ظاہر ہے۔

۳۱۶ بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ

روزہ پورے ہونے کا وقت

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَدْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آ جائے اور دن ادھر سے چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۴۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَاهُنَا قِبَلَ الْمَشْرِقِ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ شام تک ٹھہر جائیں (تو اچھا ہے) آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ وہ اترا اور ستو گھول کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے نوش فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ گئی ہے تو روزہ دار کا افطار کا وقت ہو گیا ہے۔

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے فلاں شخص سے فرمایا اترو اور ستو گھولو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ شام تک ٹھہر جائیں

الصَّائِمُ۔

۲۴۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ

عالم کو متنبہ کرنا

حدیث نمبر ۲۴۵۶ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقرر کرنے کا حکم دیا کہ غروب آفتاب کے بعد جو شفق کی سرخی اور روشنی کے آثار باقی رہتے ہیں انھیں دیکھ کر اس شخص سے گمان کیا کہ افطار کا وقت ابھی نہیں ہوا جب یہ آثار ختم ہو جائیں گے تب افطار ہوگا اور اس کا خیال تھا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آثار نہیں دیکھے اس لیے اس نے آپ کو آگاہ کرنے کے قصد سے کہا ابھی دن ہے پھر آپ نے اس کو مسئلہ بتلانے کی غرض سے فرمایا "جب رات آجائے تو روزہ افطار ہوتا ہے" یعنی بعد کی سرخی اور روشنی کے آثار کے غائب ہونے پر افطار کا مدار نہیں ہے۔

اس حدیث کے فوائد سے یہ ہے کہ اگر یہ خیال ہو کہ مفتی نے فلاں چیز کی طرف توجہ نہیں کی تو اسے یاد دلانا اور بتلانا جائز ہے اور عالم کا مسئلہ بتلانا اور یہ کہ وہ جس طرح کچھ سے افطار کرنا سنت سے ثابت ہے

بَابُ ۳۱ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ

صوم وصال کی ممانعت

۲۴۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال یعنی افطار کے بغیر روزے پر روزہ رکھنے سے منع فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو وصال کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے اللہ کی طرف سے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۲۴۵۶ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کیا لوگوں نے آپ کے دیکھا دیکھی وصال شروع کر دیا آپ نے انہیں منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۲۴۵۷ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں رمضان کا ذکر نہیں ہے۔

بِمِثْلِ رِوَايَتِهِمْ

۲۴۶۲ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَرَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب اس کے باوجود صحابہ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن ایک رات کے روزے رکھے۔ پھر فرمایا اگر چاند نظر نہ آتا تو میں اور روزے رکھتا۔ جب آپ نے ان کے باز آنے پر سزا دینی چاہی۔

۲۴۶۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصال سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا آپ تو وصال رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس معاملہ میں مجھ جیسے نہیں ہو میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پس تم اتنے ہی اعمال کرو جتنے کی تمہیں طاقت ہو۔

۲۴۶۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَفِي حَدِيثِهِ مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند سے مثل سابق روایت ہے۔ جس کام کی تمہیں طاقت نہ ہو اسے نہ کیا کرو۔

۲۴۶۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ سے مثل سابق روایت ہے۔

وَهُوَ يُرِيدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۴۶۶ - حَدَّثَنِي هَدِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ مَعَنَا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا أَحَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِهِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى ذَلِكَ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رِجَالٌ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ لَقِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ الشَّهْرَ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ قَالَ إِنِّي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھنے لگا یہاں تک کہ ہماری جماعت میں ایک اور شخص بھی شامل ہو گیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ نے نماز میں تخفیف کر دی پھر گھر تشریف لے گئے اور کوئی نماز پڑھی جو ہمارے ساتھ نہیں پڑھتے تھے؛ جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ کو رات ہمارا پتا چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اسی وجہ سے میں نے ایسا کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ صوم وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں تو اس حال میں رات

۲۴۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّا لَسْنَا مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أَوْ إِنِّي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے آخر میں وصال رکھے بعض لوگوں نے بھی وصال رکھنے شروع کر دیے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر وصال رکھتا کہ وصال رکھنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا لاریب تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا: لاریب میں تمہاری مثل نہیں ہوں! میں اس حال میں رات

مِنْكُمْ إِنْ كَانَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۲۴۶۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) صحابہ کو وصال کے روزے سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا: آپ بھی وصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

صوم وصال کا معنی

[illegible]

صوم وصال میں مذاہب

[illegible]

حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب

[illegible]

حضور کی مثل کی تحقیق

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

بظاہر یہ تناقض ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے جس مثلیت کو ثابت کیا ہے وہ صرف معنی سے ہے جس معبود نہ ہونے میں تم معبود ہو نہ میں معبود ہوں اور کسی وجودی معنی میں کائنات کا کوئی شخص رب کی مثل نہیں ہے۔

امتناع نظیر | علماء اہلسنت اور علماء دیوبند کے درمیان یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کا تحقیق کرنا ممکن ہے یا نہیں؟ علماء دیوبند، شیخ اسماعیل دہلوی کی تقلید میں نظیر کا تحقیق ہونا مانتے ہیں اور علماء اہلسنت، علامہ افضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ نظیر کا تحقیق ممکن نہیں ہے۔

نظیر سے مراد وہ شخص ہے جو تمام اوصاف کمالیہ میں آپ کے مساوی ہو۔ علماء اہلسنت کے نزدیک اس معنی میں آپ کی نظیر کا تحقیق ممکن نہیں ہے۔

شیخ اسماعیل دہلوی نے لکھا:

اس سے معلوم ہوا کہ ایک آن میں بے حد مخلوق سے بہت سے قرن اور دور بھی اور دنیا میں بھی ہزاروں انبیاء اور رسل علیہم السلام جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں کروڑ سے زائد ہیں۔[1]

علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ اس عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس قائل کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات میں برابری اس معنی میں ممکن ہے، جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مستجمع صفات سے تمام اوصاف کمالیہ میں ہر ہر کمال کے واسطے ہر ہر شخص کی بھی تحقیق کا ممکن ہونا باطل ہے کیونکہ ایسا ہر کمال میں بھی موجود ہوا تو نص قرآنی کا مذہب ہوگا اور اس کا مذہب محال بالذات ہے اور جس کا محال بالذات ہونا ثابت ہو اس کی تحقیق بھی نہیں ہو سکتی اور دلیل یوں کہا جائے گا:

ا۔ کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر امر میں مساوی کا موجود ہونا محال بالذات کو مستلزم ہے۔

ب۔ اور محال بالذات کو مستلزم ہو اس کی تحقیق نہیں ہو سکتی لہٰذا جو شخص کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہو اس کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ یا بطور دلیل یوں کہا جائے گا:

جو شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے ہر ہر امر میں کسی میں مساوی کا موجود ہونا مذہب قرآنی کے مذہب کے خلاف ہو گا اس کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے ہر ہر امر کی تحقیق کا ممکن ہونا، یعنی مخلوق میں ہر کمال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کا موجود ہونا قرآن کے خلاف ہے۔

باقی رہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا موجود ہونا مذہب اہلحق کو مستلزم ہے اس کا بیان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نبی کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کے موجود ہونے سے نص قرآنی کا مذہب لازم آتا ہے، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم جمیع انبیاء ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ما كان محمد ابا احد من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين ... الاحزاب، ۴۰ "محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ ہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔

---

[1] شیخ اسماعیل دہلوی، صراط مستقیم، ص ۴۶، مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور۔

اور خاتم النبیین ہیں؟

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار کی تکذیب ممکن ہو تو اس شخص مدعیہ کاذب ممکن ہونے کا قائل ہو کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ کذب صفت نقص و عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہر نقص سے متصف ہونا محال بالذات ہے۔

بعض لوگ اس دلیل پر یہ شبہ وارد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پیدا کرنے پر قادر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کمی لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ قدرت میں کمی اور عجز تب لازم آتا ہے کہ کوئی چیز ممکن ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہو لیکن اگر وہ چیز ممکن ہی نہ ہو تو وہ چیز قدرت میں نہ ہونے سے اللہ تعالیٰ کا عاجز یا اللہ تعالیٰ کا ناقص ہونا کب لازم آتا ہے۔ ممکن چیز کا قدرت میں داخل نہ ہونا قدرت میں کمی کو لازم نہیں آتا ہو کیونکہ یہ صورت نفس ممکن ہی میں نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم کب ایسی چیز فرض کرتے ہیں جس کے ممکن ہونے میں ہر بہ یا ہر ہر ممکن سے ہر ہر مخلوق کا پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں، ہر ممکن نہیں تو ہر ہر ممکن سے ہر ہر مخلوق کا پیدا کرنا ممکن ہے اور اگر ممکن ہے تو یہ مان لیا گیا کہ اس مخلوق کے کمالات میں ہر ہر کا پیدا کرنا حضرت قدرت نہیں ہے تو یہ لازم نہیں آتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کے تحت قدرت نہ ہونے سے بھی یہ نہیں لازم آتا ہے۔

اب اور شبہ یہ ہے جو کہا جاتا ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ ممکن کی مثل بھی ممکن ہوتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں لہٰذا آپ کی مثل بھی ممکن ہونی چاہیے لہٰذا آپ کی نظیر ممکن ہونے کا قائل ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس قاعدہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ممکن کی مثل کا ہونا ممکن ہے ورنہ واجب کی مثل واجب کا مطلب ہونا کہ واجب کی مثل واجب ہے اور یہ برابر باطل ہے اس لئے اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ممکن کی مثل ہوگی تو ممکن ہوگی لہٰذا اس قاعدہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر واجب کی مثل ہوگی تو واجب ہوگی۔

علامہ خیر آبادی سے اس نکتہ پر یہ اعتراض ہوا ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں اور جس شخص کو نظیر فرض کیا گیا وہ اول خلق اور آخر الانبیاء نہیں تو اس کی نظیر کیسے ہو سکتا ہے اور اگر وہ اول خلق و آخر الانبیاء ہے تو حضور اول خلق سے نہ حضور آخر الانبیاء ہوں گے پھر آپ اول و آخر کیسے ہوئے اور اگر وہ اول خلق و آخر الانبیاء ہے تو حضور کے بعد ہی ہوگا مذکور آخر نہ رہا اور آخر الانبیاء نہ رہے تو وہ آپ کے بعد نبی ہوگا مذکور آخر نہ رہے پھر بھی اس شخص کو وصف کمالیہ میں آپ کے برابر فرض کیا جائے تو ہر ہر نہیں رہے گا اور جس چیز کا ہر ہر عام کو مستلزم ہو وہ ممتنع اور محال بالذات ہوتا ہے لہٰذا آپ کی نظیر ممتنع بالذات ہے۔

ان وجوہ پر بعض علماء یہ شبہ وارد کرتے ہیں کہ مثلاً زید کا بیٹا عمرو باقی بیٹوں سے پہلے پیدا ہوا سب سے آخر میں پیدا ہوا اور اس کی صفت اول ہونا یا آخر ہونا ہے تو اس کی نظیر بھی ممتنع بالذات ہوگی کیونکہ آپ اس کی نظیر یا تو اول فرض کریں گے وہ اول ہو کر آخر نہیں رہے گا اس طرح جو بھی فرض کریں گے ہر شخص کی نظیر ممتنع ہو جائے گی تو اس میں آپ ہی خصوصیت رہی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول و آخر ہونا ہوئی صفت حال نہیں ہے بلکہ اول خلق اور آخر

۱؎ یہ نقل ہے خیر آبادی متوفی ۱۲۷۸ھ تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی مطبوعہ مصر ص ۳۵ و ۳۶

ہونا صفت کمال ہے علاوہ ازیں اس صورت میں یہ قید احترازی ہوگی اس شخص کی نظر جس نے شہوت کے ساتھ دیکھا ہو تو آپ نے نظر کے ضبط، مدت نہ ہونے کی یہ وجہ بیان فرمائی۔

باب ۳۱ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ

روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

۲۴۶۹ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات روزے میں بوسہ لیتے تھے، یہ فرما کر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

ف: یہ حدیث حضرت عائشہ سے اس سند سے بھی مروی ہے اس باب کی باقی احادیث تقبیل کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۴۷۰ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ تَضْحَكُ عَائِشَةُ.

ف: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ کا ہنسنا بوسہ لینے کے بعد تھا۔

۲۴۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُنْصُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بوسہ لیتے تھے اور روزے میں اسی ازار (چادر) سے جسم مبارک

اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح

وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[illegible] عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ

مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ

وَلٰكِنَّهُ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ

تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے

(ف): یعنی تم اگر ایسا کرو گے تو ممکن ہے کہ شہوت سے بے قابو ہو کر عمل زنا وغیرہ کر گذرو جو حرام ہے۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں (اپنی کسی زوجہ کا) بوسہ لیا کرتے تھے اور حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

۲۴۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ

بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُسْلِمٍ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں (اپنی کسی زوجہ کو) چمٹا لیتے تھے۔

۲۴۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا

اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ ثَوْرًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَتْ وَسُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ

وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ

اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ وَمَنْ اَمْلَكُ لِاِرْبِهٖ

مَنْ اَيُّوْبَ صه

اسود کہتے ہیں کہ میں نے [illegible] رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں اپنی زوجہ کو چمٹا لیتے تھے؟ فرمایا ہاں مگر تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والا ہے!

۲۴۷۶۔ وَحَدَّثَنِيْهِ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

ایک اور سند سے حسب سابق روایت ہے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

۲۴۷۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ۔

ایک اور سند کے ساتھ حسب سابق روایت ہے۔

۲۴۷۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے مہینہ میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

۲۴۸۰۔ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

۲۴۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ

صَآئِمٌ۔

۲۴۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ وَكَّعٍ الْآخَرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَآئِمٌ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۲۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هَذِهِ لِأُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَلَا أَكُونُ أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو۔ پھر آپ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت فرما دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔!

ف: حضرت عمر بن ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ کے بیٹے تھے۔

روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اور ظاہریہ کے نزدیک روزے میں بوسہ لینا مطلق مباح ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ

ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے نزدیک جو ان کے بیٹے محمد اور امام مالک کے شاگرد ہیں سے بھی یہ روایت اسی طرح ہے اور امام مالک سے یہ روایت ہے کہ وہ کل روزے میں مباح ہے اور اس میں کوئی مباح نہیں ہے لیکن ان میں سب کا اتفاق ہے کہ جو بھولے سے اس وقت روزہ ہی تو اس کا روزہ صحیح ہے اگر صحیح نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت ذنب کی تحقیق

اس باب کی حدیث نمبر ۴۸۳ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے تو آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ذنب و مغفرت ذنب کا کیا مطلب ہے کیونکہ ہمارے نزدیک تو یوں ہی حقیقۃً ناجائز ہے۔

قرآن کریم کی سورۂ فتح کی ابتدا میں یہ آیت ہے: لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر علامہ آلوسی لکھتے ہیں یہاں ذنب کا اطلاق اس چیز پر ہوا ہے جو اللہ کے نزدیک غلط تھی اگرچہ بندوں کے نزدیک ذنب نہ ہو اسی لئے انبیاء کے کاموں کو ذنب فرمایا گیا ہے جن کو صغیرہ اور کبیرہ کی تقسیم سے پہلے ذنب خیال فرماتے تھے اسی لئے انبیاء نے نفسی دی کہ ہم نے ان کاموں کی بھی مغفرت فرما دی ہے۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آپ پر وحی اور رسالت کے معنی اور اس کی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا گیا تو آپ نے خوف فرمایا کہ مسلمان ہماری ان باتوں کو بھی جو ہماری ذاتی رائے سے ہیں ذنب کا نام دیں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ اس کی کوئی فکر نہ کریں ہم نے آپ کی ان باتوں کو بھی مغفرت فرما دیا ہے۔

علامہ آلوسی یہ بھی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کام کا صدور ہوا جو مسلمان حالات میں سب کاموں کا کرنا ضروری ہے اور اس کام کو بھی ان کاموں میں شامل فرما دیا جو مغفرت ذنب کا سبب ہوتے ہیں۔

علامہ آلوسی علامہ ابن تیمیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر کسی نے ادا نہیں کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذنب کی مغفرت فرما دی ہے۔

میں ان نیکیوں پر ذنب کا اطلاق فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ذنب سے یہاں وہ گناہ مراد ہیں جو آپ سے نبوت سے پہلے سرزد ہوئے تھے **تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے۔**

علامہ طاہر پٹنی کہتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ آپ سے کوئی گناہ نہیں ہوا ہے کیونکہ آپ معصوم ہیں معصوم کے لئے گناہ ہونا ممکن نہیں ہے اس لئے یہاں ذنب سے مراد بطور تشبیہ و تمثیل آپ کی علامت فرمانی کے سبب سے ہوئے ہیں حضرت ذنب کا اطلاق ہوا ہے۔

شیخ عز الدین بن عبد السلام کہتے ہیں کہ قیامت کے دن جب متقین نے کسی کی مغفرت کا اعلان نہ کیا ذنب فرمانے کی وجہ سے معذرت کر دی تھی تو انبیاء علیہم السلام جنہوں نے گناہوں کی شفاعت کرنے سے گریز کیا ہے وہ کسی نفسی کہہ کر ہی شفاعت کا انکار فرما دیں گے۔ اگر متقین دنیا میں آپ کی مغفرت کا اعلان نہ کرتے تو ضرور متقین قیامت کے دن بھی ذنب اور شفاعت حرمین کر آپ بھی شفاعت کرنے میں جھجک اور ہچکچاہٹ محسوس کرتے تھے

سب کی شفاعت فرمائیں۔

بعض علماء نے اس آیت کا مخاطب نبی کریم ﷺ کو قرار دیا ہے۔ مگر اس سے آپ کے سابقہ اور لاحقہ گناہوں کی بخشش کا مفہوم نہیں لیا جا سکتا۔ بلکہ اس سے مراد آپ کی امت کے گناہ ہیں۔

بعض معاصرین نے بھی یہ لکھا ہے:

"اور آیت کریمہ میں امت کے گناہ مراد ہیں ....."[1]

ان حضرات نے جو یہ تفسیر بیان کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ..... کی مغفرت کے اعلان سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ نے معاذ اللہ کوئی ..... کیے ہوں۔ اس لیے انہوں نے یہ تفسیر کر دی کہ اس آیت میں آپ کے کون سے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے۔ لیکن یہ تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف ہے۔ اور ..... کے سب جملہ سے اور جو بہت کافی ہیں جن کو ..... میں ذکر کیا ہے۔

متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم نے کئی کئی ..... کا اعلان سے اور امت کی مغفرت ..... کے ساتھ ..... نے ..... بہاں چار حدیثیں پیش کر رہے ہیں۔

کا علم رکھنے والا نہیں ہوں۔ (لہٰذا مجھ سے زیادہ عبادت کی کوشش مت کرو۔)

[1] ..... ص ..... ج ..... ص ..... ج ..... ص ..... ج ..... ص .....

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایقبل الصائم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سل ھذہ لام سلمۃ فاخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فقال یارسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ انی لاتقاکم و اخشاکم لہ۔ [1]

(۳)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستفتیہ وھی تسمع من وراء الباب فقال یارسول اللہ! تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم فقال لست مثلنا یارسول اللہ قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال واللہ انی لارجو ان اکون

[illegible]

سنو خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔!

[illegible]

ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا

[illegible]

جاننے والا ہوں۔

[illegible]

---

[1] [illegible] صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۵۴ [illegible]

[2] " " صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۵۴ "

تھا اور اس سلسلے میں چوتھی حدیث یہ ہے۔

میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں!۔

بعض عصاة امتک بشفاعتک

کیا ضرورت ہے! ——— اس مسئلہ کی مزید تحقیق شرح صحیح مسلم جلد سادس میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب

وَهُوَ جُنُبٌ

۲۴۸۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ

هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ

بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ

إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبُو بَكْرٍ

حَاضِرٌ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ آهُمَا قَالَتَا ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ

حالت جنابت میں روزہ [illegible]

صحیح ہے

ابوبکر کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایات میں بیان کرتے تھے کہ جو شخص جنبی حالت میں صبح اٹھے وہ روزہ نہ رکھے، میں نے اس کا اپنے [illegible] انھوں نے اس کا انکار کیا پھر میں اور عبدالرحمان، حضرت عائشہ [illegible] ان سے یہ مسئلہ پوچھا، ان دونوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ [illegible] بغیر احتلام کے حال جنابت میں صبح اٹھتے اور روزے [illegible] میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور حضرت ابوہریرہ کے پاس [illegible] نے حضرت ابوہریرہ سے ماجرا بیان کیا، حضرت ابوہریرہ [illegible] بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کر لیا، ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبدالملک سے پوچھا کیا ان دونوں نے رمضان کے روزے کے بارے [illegible] کے حال جنابت میں صبح اٹھتے اور روزہ کی نیت کر لیتے!

الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ

[illegible]

۲۴۸۶ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

[illegible]

قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ [illegible] کے روزے کی نیت کر لیتے۔

۲۴۸۷ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ

[illegible]

جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي.

ابوبکر کہتے ہیں کہ مروان نے انھیں حضرت ام سلمہ [illegible] حال جنابت میں صبح کو اٹھے، آیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھتے درآں حالیکہ آپ جماع سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے پھر آپ کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور نہ (اس) روزے کی قضا کرتے تھے۔

۲۴۸۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی [illegible] سے، اور آپ روزے کی نیت کر لیتے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ
احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ
۲۴۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ
وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَحَدُ بَنِي
عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهُوَ عِنْدَ
بَابِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي
الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ
وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ
أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي۔
۲۴۹۰ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ
سَأَلَ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ
وَقَدْ كَانَ يَشْتَكِي فَأَمَرَتْهُ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ يُفْطِرُ
جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ میں حاضر ہوا میرے آیا اور میں حالیکہ وہ بھی دروازے کے پیچھے۔
میں نے کہا یا رسول اللہ
میں اس وقت
میں نے کہا یا رسول اللہ
میں نے خفت کر دی
یہ سب سے بڑا
سب سے زیادہ
کہ میں تقویٰ رکھتے تھے۔

ترجمۃ الباب پر دلیل

جو شخص حالت جنابت میں صبح کرے وہ روزہ نہ رکھے
عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح کرتے تھے
کی نسبت کرتے تو انہوں نے مذکر انثیٰ کی روایت سے بہتر ہے کیونکہ اس ہیز کو ازواج مطہرات ہی جانتی
تھیں سو وہ زیادہ حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت قرآن مجید کے مطابق ہے کیونکہ قرآن مجید کے
فجر تک کھاؤ پیئو اور مل ازواج کے پاس جاؤ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فالآن باشروهن وابتغوا ما كتب الله
سو اب ان سے ملو اور تلاش کرو جو کچھ لکھا ہے

الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔
(البقرہ: ۱۸۷)۔
اور جب طلوع فجر تک عمل ازدواج میں مشغول

بَابُ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ وَمُقَدِّمَاتِهِ وَاسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهُ إِلَيْهِ وَكَرَاهَةِ النِّكَاحِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعَجْزَ عَنِ الْقِيَامِ بِحُقُوقِ الزَّوْجَةِ وَوُجُوبِ الْكَفِّ عَنِ الصَّوْمِ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا خَافَتْ مِنْهُ ضَرَرًا أَوْ تَفْوِيتَ حَقِّهِ أَوْ كَانَتْ مُرْضِعًا أَوْ مُتَضَرِّرَةً بِالصَّوْمِ

روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور

اَلْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ

حَدَّثَنَا ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ ... هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ ... أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ ... فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ ... فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ ...

کرو، اور کھاتے پیتے رہو، حتیٰ کہ سفید دھاگہ کالے

روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

کیا، یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا! آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے ساتھ رمضان میں عمل ازدواج کر لیا۔ آپ نے

نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو متواتر دو ماہ روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ ... کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔
حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں پھر وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثنار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا اس کو صدقہ کر دو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے؟ مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ... کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے

بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ
حَتَّى
تَرَكَتْ أَنْيَابُهُ.

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں کھجوروں
کے ٹوکرے کا ذکر ہے اور یہ نہیں ہے
ہے اور اس میں یہ نہیں ہے

۲۲۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ
فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ
تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا فَهَلْ تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ
مِسْكِينًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی
سے عمل ازدواج کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا
فرمایا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں

۲۲۹۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ایک اور سند سے مروی ہے ایک شخص نے رمضان
میں روزہ توڑ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
کفارے کا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے، باقی حسب
سابق روایت ہے۔

۲۲۹۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ لیا، نبی صلی اللہ
دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے

۲۴۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ فَنَا

وقت اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا آپ

وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا فَقَالَ

۲۴۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول

۲۴۹۹ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ خَلَّادٍ أَخْبَرَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

عن ابی بکر بن عبد الرحمن حدثنہ انہ سمع عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فقال یا رسول اللہ احترقت فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک فقال اصبت اھلی وانا لا تصدق فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا فقال فھل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر قال اطعم ھذا عنک قال علی افقر منا فما بین لابتیھا اھل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذھب فاطعمہ اھلک۔

ابی بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی تھیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں جل گیا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بی بی سے جماع کر لیا حالانکہ میں روزہ سے تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر دے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ہم سے زیادہ محتاج کون ہے؟ مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان ہمارے گھر سے زیادہ محتاج کوئی گھر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

روزے کے کفارہ میں مذہب

افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔

جلد ثالث

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَإِبَاحَةِ الْفِطْرِ لَهُ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ

۲۵۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ... ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ

۲۵۰۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ... عَنْ ... وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ ... عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ... الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ ... بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۲۵۰۲ - حَدَّثَنِي ... عَنْ ... وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَ ... عَنْ ... أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ -

٢٥١٣- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ
شِهَابٍ يَتَّبِعُونَ الْأَحَادِيثَ فَيَضَعُونَ
مِنْ أَمْرِهِ وَيَرْوُونَهُ مَتَى سِيغَ
لَهُمُ الْمُحْكَمَ۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] ابن وہب نے یونس عن ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں [illegible]
[illegible] زہری کی روایت میں ہے۔

٢٥١٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
[illegible] مَنْصُورٍ [illegible]
[illegible]

[illegible]

بھوڑ دے۔

٢٥١٥- وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]

[illegible]

٢٥١٦- وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
[illegible] ذَلِكَ [illegible]

[illegible]

النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ
الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

۲۵۰۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ
جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ
النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا
يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ
بَعْدَ الْعَصْرِ

۲۵۰۸- حَدَّثَنَا [illegible]
مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ [illegible] مُحَمَّدٍ
[illegible] جَعْفَرٍ قَالَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ
[illegible] كَانَ رَسُولُ اللَّهِ [illegible]
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ
[illegible] قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ [illegible]
رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تَصُومُوا
فِي السَّفَرِ

۲۵۰۹- حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ
يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ تَابَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ

۲۵۱۰- وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ
النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا [illegible] وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَبِحَدِيثِهِمَا [illegible] وَفِي شُعْبَةَ
يَبْلُغُ بِهِ مَنْ يَحْيَى بْنُ [illegible]

[illegible] کی روایت ہے اور اس کے [illegible] دشوار ہو رہا ہے اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں، [illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپ نے [illegible] ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible] رکھنا نیکی نہیں ہے۔

[illegible] حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت اسی طرح ہے جس میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ـــــ اسکے بعد حسب سابق ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اس پر عمل کرنا تم کو لازم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں

يَزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ
اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ
لَكُمْ قَالَ فَمَهْ سَمَّاهُ لَمْ يُخَفِّفْهُ ۔

۲۵۱۱ ۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا
مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

۲۵۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ
الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ
اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ مَيْسَرَةَ وَحَدَّثَنَا
شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ كُلَّهُمْ
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ هَمَّامٍ غَيْرَ
اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ وَهِشَامٍ مِنَ الزِّيَادَةِ
فِيْ اَوَّلِهٖ شَيْئًا وَحَدِيْثُ شُعْبَةَ بِمَعْنَى حَدِيْثِهِمْ وَلَيْسَ
بِمِثْلِ سِيَاقَتِهِمْ

ف: آپ مدینہ سے روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں فتح کے بعد واپس تشریف لائے۔ تاریخ فتح کی کسی نے تحدید نہیں کی۔

۲۵۱۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجُمَحِيُّ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّهٗ سَافَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ يَعِيْبُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا ہم میں سے کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ نہیں رکھتے تھے روزہ دار نہ روزہ نہ رکھنے والوں پر عیب لگاتے تھے اور نہ روزہ نہ رکھنے والے روزہ دار پر عیب لگاتے تھے۔

و نظر فإن ذلك حسن۔

۲۵۱۵۔ حدثنا سعيد بن عنبسة
وسهل بن أبي سهل وسويد بن نصر
قالوا أخبرنا عبد الله بن المبارك
عن يونس بن يزيد عن الزهري
قال أخبرني سعيد بن المسيب
أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لا تنكح
المرأة على عمتها ولا على خالتها
إنكم إن فعلتم ذلك قطعتم أرحامكم۔

۲۵۱۶۔ حدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا
خالد بن مخلد عن سليمان بن بلال
عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن المتعة وعن لحوم الحمر
الإنسية زمن خيبر۔

۲۵۱۷۔ وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا
أبو خالد الأحمر عن حجاج عن الحكم
عن مجاهد عن علي قال قلت يا
رسول الله ما منعك أن تنهاني
عن المتعة إلا أن عمر نهى عنها
قال إنه كان في أمر رخصة فخشي
أن تبتغوا بها في الحرث فنهى عنها۔

باب نكاح المتعة وبيان أنه أبيح ثم نسخ ثم أبيح ثم نسخ واستقر تحريمه إلى يوم القيامة

۲۵۱۸۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة
وأبو كريب قالا حدثنا وكيع
عن سفيان عن الزهري عن عبد الله
ومحمد ابني علي عن أبيهما عن علي
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
في متعة النساء يوم خيبر۔

يَنْهَى الصَّائِمَ وَلَا يَصُومُ الْمُفْطِرَ عَلَى الصَّائِمِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ۔

مذمت کرتا تھا، نہ روزہ چھوڑنے والا روزہ دار کی۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا اور ان سے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان کی۔

۲۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ چھوڑنے والے تھے، ہم میں سے بعض ایک جگہ اترے جو سخت گرم تھی، ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی، ہم میں سے بعض اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچاؤ کر رہے تھے، روزہ دار لوگ گر گئے اور روزہ چھوڑنے والے کھڑے ہو گئے، انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے۔

۲۵۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ذُكَيْرُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

قزعہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا تو ان کا بدن سایہ کیا گیا تھا، تو انہوں نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے، تو لوگ بہت زیادہ روزہ سے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکھنے سے متعلق ہو جو تمہیں کمزور کر دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا ہے

وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزِيمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنْظُرُ إِلَى ظِلِّي فَمَا أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ أَجْلِ الْحَرِّ فَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَامَ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ۔

منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: اس وقت تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ گئے ہو اور اب روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت بخش ہوگا۔ (یہ حکم کر روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی) پھر ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا۔ جب ہم دوسری منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: تم صبح اپنے دشمن کے پاس ہو گے اور روزہ نہ رکھنا تمہاری قوت زیادہ ہوگی اس لیے روزہ نہ رکھو۔ (یہ حکم عزیمت کے طور پر تھا) پس ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میں اپنے سایہ کی طرف دیکھتا تھا (کہ دوپہر ہے یا نہیں) اور ہم میں سے کوئی شخص گرمی کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا۔ ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے جو سفر میں روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اگر چاہو روزہ رکھو اگر چاہو تو نہ رکھو

۲۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] سفر کی حالت میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۲۵۲۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا أَنَّ رَجُلًا أَسْرُدُ الصَّوْمَ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۵۲۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے

کریں یکے روزے در نفس موں کیا ان کو
رکھوں؟

۲۵۲۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ
بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَقَالَ
أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو
أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ
أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
عَامِ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ
يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ
شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے آپ نے اس سال حج کے موقع پر منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ عاشورا کا دن ہے اور اللہ نے تم پر اس کے روزے فرض نہیں کئے اور میں روزہ دار ہوں پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ [illegible]
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَجَّةٍ
شَدِيدٍ حَتَّى [illegible] بِيَدِهِ عَلَى
رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ رَوَاحَةَ۔

[illegible] سے روایت ہے [illegible] رمضان میں [illegible] سخت گرمی کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا [illegible] سر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا گرمی کی شدت کی وجہ سے اور ہم میں کوئی شخص بھی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے۔

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ [illegible]

[illegible] سے روایت ہے [illegible] نے نقل کیا ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض سفرہ فی یوم شدید الحر حتی یضع الرجل یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر وما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ۔

علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہم میں سے کوئی شخص بھی روزہ دار نہیں تھا۔

سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مذاہب

[illegible] کا روزہ رکھنے [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] کا اتفاق ہے جس کی وجہ سے [illegible] کہ سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے اگر رکھ لیا تو ادا نہیں ہوگا اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں اور جب مومنین پر سفر میں روزہ رکھنے [illegible] فرمان ہیں اور تمہیں [illegible] سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ نہ رکھنا، امام ابوحنیفہ [illegible] مذہب [illegible] رکھنا افضل ہے اگر [illegible] سب کیونکہ احادیث میں ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] روزہ رکھا اور [illegible] سفر میں روزہ رکھنے سے [illegible] روزہ رکھنے کی [illegible] ہے [illegible]

مسلسل نفلی روزوں کا حکم

[illegible] سے منع فرمایا، روزہ رکھنے کے [illegible] مستحب ہیں [illegible] سفر میں روزہ رکھنے کی [illegible] اس پر [illegible] رکھنے سے انہیں ضعف لاحق ہونے کا [illegible]

باب استحباب الفطر لحاج بعرفات یوم عرفۃ

۲۵۲۱۔ حدثنا [illegible] عن مالک [illegible] عبد اللہ بن [illegible]

حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس کچھ لوگوں نے بحث کی کہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے

الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ.

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اُمِّ الْفَضْلِ.

۲۵۳۰۔ وَحَدَّثَنِي هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اُمِّ الْفَضْلِ.

۲۵۳۱۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ وَنَحْنُ بِهَا مَعَهُ وَشَكُّوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابٍ

یہ نہیں؟ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اس وقت آپ سب لوگوں کے بیچ میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے، آپ نے دودھ پی لیا۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے آپ کے روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں حضرت ام الفضل کے سامنے شک کیا۔ ام الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، اس وقت آپ میدان عرفات میں تھے۔ آپ نے اس میں سے دودھ پیا اور اس واقعہ کو سب لوگ دیکھ رہے تھے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں شک ہوا۔ حضرت میمونہ نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کے پاس بھیجا، اس وقت آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے آپ نے اس میں سے دودھ پیا اور اس واقعہ کو سب لوگ دیکھ رہے تھے

اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ [illegible]

یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب

[illegible] کے نزدیک عرفہ کو روزہ [illegible] مستحب ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقعہ پر یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھا اور اس لیے بھی کہ روزہ رکھنے سے ضعف لاحق ہوگا جس کی وجہ سے [illegible] دعا میں دقت ہوگی۔ علامہ دسوقی لکھتے ہیں بعض روایات میں یوم عرفہ کے روزے کی جو فضیلت بتائی گئی ہے کہ عرفہ کے روزے سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [illegible] غیر حاجیوں پر محمول ہے۔

علامہ نووی نے اس حدیث کے یہ فوائد ذکر کیے ہیں: • سواری کی حالت میں میدان عرفات میں وقوف۔
• [illegible] • [illegible] • [illegible]

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ لِغَيْرِ الْحَاجِّ

۲۵۳۳ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ [illegible] عَاشُورَاءَ [illegible] صَلَّى اللَّهُ [illegible] وَأَنَا مَعَهُ فَلَمْ [illegible] فَلَمَّا [illegible] وَلَمْ يَأْمُرْ [illegible]

۲۵۳۴ وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

۲۵۳۶ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ

۲۵۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ثَلَاثَةٌ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.

۲۵۳۸ حَدَّثَنَا

وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَأَمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس کا روزہ

۲۵۳۹ وَحَدَّثَنَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ

اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

۲۵۴۰ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمٌ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عاشورہ کا تذکرہ کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے، جس کو اس دن روزہ رکھنا ہو وہ رکھ لے اور جس کو روزہ نہ رکھنا ہو وہ نہ رکھے۔

۲۵۴۱ وَحَدَّثَنَا [illegible] وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے بارے میں فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے [illegible] اور جس کو اس دن روزہ چھوڑنا پسند ہو وہ رکھ لے [illegible] عبداللہ اس دن کا روزہ رکھتے تھے مگر اتفاق سے اگر اس دن کا روزہ رکھنا ہوتا تو رکھتے ورنہ نہ رکھتے۔

۲۵۴۲ وَحَدَّثَنِي [illegible] بْنِ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [illegible] عَنْهُمَا يَرْفَعُهُ [illegible] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ [illegible] مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ ابْنِ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۲۵۴۳ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] وَمُحَمَّدُ بْنُ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible]

زَيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى [illegible] وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا كَانَ يَصُومُ هٰذَا الْيَوْمَ إِلَّا يَوْمٌ كَانَ [illegible] وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے، جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہے [illegible]

۲۵۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ [illegible] قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ [illegible] وَسَلَّمَ يَتَحَرَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَهُ وَأَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ۔

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ صبح کا ناشتا کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا: اے ابو محمد! آؤ ناشتا کر لو۔ انھوں نے کہا کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کیا تم یوم عاشورہ کی حقیقت جانتے ہو؟ اشعث نے کہا وہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا فرضیت ماہ رمضان سے پہلے [illegible] سلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور جب ماہ رمضان فرض ہوا تو آپ نے عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا۔

۲۵۴۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۵۴۶۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا [illegible] وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سُفْيَانَ [illegible] رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ [illegible] فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ [illegible] أَنْ [illegible]

قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ کھانا کھا رہے تھے انھوں نے فرمایا اے ابو محمد! قریب آؤ اور کھانا کھاؤ۔ انھوں نے کہا میں روزے سے ہوں حضرت ابن مسعود [illegible] دیا کیونکہ

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت
[illegible] کے پاس آئے [illegible]
[illegible] تھے۔ انہوں نے کہا
ابو عبدالرحمان! آج تو عاشورہ کا دن ہے۔ حضرت ابن
مسعود نے فرمایا فرضیت رمضان سے پہلے اس دن
[illegible] جب [illegible] گا تھا
جا گیا۔ اگر تمہارا روزہ نہیں ہے تو رکھ لو۔

[illegible] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے روزہ کا
[illegible] جب [illegible]
[illegible] اہتمام کیا۔

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ
[illegible] کو خطبہ دیا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں
ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے متعلق
[illegible] جو [illegible]
[illegible] سے ہے جس کا دن روزہ رکھنا پسند کرتے تھے
[illegible] کا روزہ رکھنا پسند کرتے تھے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

زہری نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے بارے میں فرمایا: میں روزے سے ہوں جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور حدیث کا باقی حصہ نہیں ہے۔

۲۵۵۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے زیادہ تعلق ہے، پھر آپ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا

۲۵۵۳ - وَحَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

۲۵۵۴ - وَحَدَّثَنِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ

اس دن روزہ رکھنے کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ [illegible] قوم کو غرق کر دیا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے شکر ادا کرنے کے لیے اس دن کا روزہ رکھا، اور ہم بھی [illegible] حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا [illegible] نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

وَحَدَّثَنَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اسے عید قرار دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ [illegible] وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ [illegible]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر [illegible] دن کو عید قرار دیتے تھے، اپنی عورتوں کو زیورات پہناتے اور ان کا بناؤ سنگار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

[illegible]

۲۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ [illegible]
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ [illegible]
وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَا [illegible]
يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ [illegible]

۲۵۵۹۔ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا [illegible]
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۲۵۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [illegible]
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالُوْا [illegible]
فَاَعِدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ [illegible]
هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
يَصُوْمُهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۵۶۱۔ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]
[illegible]

[illegible] کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انھوں نے فرمایا: میں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم عاشورہ [illegible] کے علاوہ کسی اور پورے مہینے کے [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

[illegible] بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت [illegible] کے بعد تم گنتے ہو اور نویں تاریخ کی صبح روزے کے [illegible] اسی طرح روزہ رکھتے تھے، انھوں نے کہا: ہاں!

[illegible] پوچھا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

بمثل حدیث حاتم بن اسماعیل۔

۲۵۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس روزے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا اس دن کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے راوی کہتا ہے ابھی اگلا سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔

۲۵۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَسَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي [illegible] رَسُولُ اللَّهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ابوبکر کی روایت میں ہے آپ نے عاشورہ کا روزہ فرمایا تھا۔

۲۵۶۴۔ حَدَّثَنَا [illegible] حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ [illegible] رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ [illegible]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ روزہ رکھ لے اور جس نے کچھ کھا پی لیا ہو وہ دن کے باقی حصہ میں روزہ پورا کرے۔

۲۵۶۵ وَحَدَّثَتْ ... حَدَّثَتْ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ... ثُمَّ نُصَوِّرُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ ... فَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ ...

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح، انصار کے ان گاؤں میں جو مدینہ کے قرب وجوار میں تھے یہ کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح کچھ کھا پی لیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے، اس کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم مسجد چلے جاتے اور بچوں کے لیے روئی کی گڑیاں بناتے، جب ان میں سے کوئی کھانے کے

۲۵۶۶ وَعَنْ ... خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عاشورہ کے روزے

عاشورہ کے روزے کا حکم

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے ... اس بات سے ... عاشورہ کا روزہ ... پہلے ... عاشورہ کا روزہ ... واجب تھا یا مستحب، ... ایک جماعت کے نزدیک اس وقت یہ واجب تھا ... واجب نہیں تھا لیکن اس کا استحباب ... مدینہ میں مستحب رہا ... رغبت دلائی ... روزے کا حکم کیا ... واجب ہونے سے ... ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا ... روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ اس سے معلوم ہوا ... روزے کو ترک کرنے کا اختیار نہیں تھا ... وجوب کی علامت ہے ...

ہے اس لیے امام اعظم کا فرمانا ہی صحیح ہے

مواقفت نہیں کی۔

باب تخییر صائم بین الفطر والصوم فی النفل

نفل روزہ میں روزہ رکھنے یا توڑ دینے کی اجازت

۲۵۹۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

تھا، آپ آئے، نماز پڑھی، پھر فارغ ہو کر لوگوں کو

تَوَفَّرَتْ عُمُورُهُمْ فِيهِ مِنْ شُغْلِكُمْ۔

کھاتے ہو۔

۲۵۶۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فطر اور یوم اضحیٰ دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

۲۵۶۹۔ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ فَأَمَّا الصَّوْمَانِ فَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى وَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَأَنْ يَبْتَاعَ الْمَرْءُ مَا لَمْ يُقْبَضْ وَبَيْعُ الصُّوفِ عَلَى ظَهْرِ الْغَنَمِ

قزعہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے آپ کوئی حدیث بیان کرتے ہیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بات منسوب کر سکتا ہوں جو آپ سے نہ فرمائی ہو؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ نہ رکھو ہم نماز میں اور روزہ کی عید الفطر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزے رکھنے سے منع فرمایا عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

۲۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ

۲۵۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ أَصْوَمَ يَوْمٍ فَوْقَ يَوْمِ عِيدٍ وَأَفْطَرَ يَوْمٍ عِيدٍ عَلَى أَثَرِ يَوْمِ عِيدٍ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا سَنَةً وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ وَكَانَ يَعُدُّهُ عَلَيْنَا عَدًّا

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نیت کی اور وہ دن عید الضحیٰ یا عید الفطر کو بڑا ہونے کے بعد کا دن تھا عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے کس سے دین کا حکم دریافت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

۲۵۰۲ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَمَّتِي عَنْ عَمَّتِهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب اور مسائل

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنا حرام ہے خواہ نفلی روزہ ہو کفارہ کا ہو یا نذر کا۔ اگر کسی شخص نے بالخصوص عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روزے کی نیت کی تو امام ... حنیفہ کے نزدیک نذر منعقد ہو جائے گی ... مگر اس نے روزے کی ... عید ... دوسرے ... منعقد ... تب ... گی ... مگر کسی ... سے ... کے ... روزے کی ... عید ... گئی تو اس ... روزے ... ہیں امام اعظم کے ... اس ... سے ... امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں۔

باب ۳۲۵ تحریم صوم ایام التشریق و بیان انہا ایام اکل و شرب و ذکر اللہ عز وجل

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

۲۵۰۳ - وَحَدَّثَنَا شَرْقِيُّ بْنُ الْقَطَامِيِّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق ... کے ... ہیں۔

۲۵۰۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَنَزَةَ قَالَ سَقَطْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى رَوَاحِلَنَا وَنَحْنُ بِمِنًى فَإِذَا أَيُّوبُ عَلَى بَعِيرِهِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ وَذِكْرِ اللهِ تَعَالَى.

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے اور اس میں "ذکر اللہ" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۲۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ... حضرت کعب ... ایک ... ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ بَيْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأُنَيْسَ بْنَ الضَّحَّاكِ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

۲۵۷۶ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ دونوں حاکم اعلان کرتا۔

ایام تشریق کے روزوں میں مذاہب

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایام تشریق کے روزے مطلقاً جائز نہیں ہیں اور ائمہ ثلاثہ کا ایک قول یہ ہے کہ تمتع کرنے والے کو جب ہدی نہ ملے تو وہ ان ایام میں روزے رکھ سکتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال کئی احادیث سے ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایام تشریق میں کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوا اس شخص کے جس کو ہدی نہیں مل سکی۔ ہم حضرات احناف کی طرف سے جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عموم حرارت کے ساتھ خاص کسی شخص کے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے لہٰذا یہی مقدم ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ

باب ۳۲۶ بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

۲۵۰۰ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ

محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا آپ نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اس گھر کے رب کی قسم۔

۲۵۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی حضرت جابر سے ایسی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخُو فُلَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَأَلْتُ جَابِرًا أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ

سے روایت ہے۔

۲۵۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن کا روزہ اس کے ساتھ رکھے۔

۲۵۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کو تنہا روزے کے ساتھ مخصوص نہ کرے اور نہ دوسرے دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرے۔ البتہ اگر کوئی شخص کسی دن روزہ رکھتا ہو اور اس کا دن جمعہ کا دن آجائے۔

جمعہ کے روزے سے ممانعت کی حکمت

جمعہ کے دن روزہ سے منع کرنے کی متعدد وجوہات ہیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ جس طرح یہود نے ہفتہ کے دن کی ضرورت سے زیادہ تعظیم کی اور باقی دنوں سے غفلت برتی لہٰذا مسلمان جمعہ کی تعظیم میں افراط و غلو کرکے باقی اعمال سے غافل ہو جائیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے سبب اسکی فضیلت کی وجہ سے ان اعمال میں فضیلت حاصل ہوگی۔ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کہیں یہ روزہ رکھنا اس سے پہلے ایک دن یا بعد ایک دن روزہ رکھنا (حاکم)۔

جمعہ کے روزے میں مذاہب

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: بعض نے جمعہ کا روزہ مکروہ کہا ہے مگر جبکہ وہ شخص مہینہ کا پہلا اور درمیانی اور آخری روزہ رکھتا ہو

اور تنہا سے وہ دن جمعہ کا بھی نوافل کر ہمیشہ روزہ رکھنا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے[1]۔ علامہ نووی لکھتے ہیں ہمارے نزدیک جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے جس کی عادت اس دن روزہ رکھنے کی ہو[2]۔ علامہ ابن عبدالبر مالکی لکھتے ہیں امام مالک نے موطا میں تصریح کی ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے[3]۔ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن کے روزہ کو مکروہ قرار دیا ہے[4]۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جمعہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کے دن کی تخصیص مکروہ ہے اور ہمارے حنفیہ کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کے تین دن اور جمعہ کو روزہ رکھتے تھے اور بہت کم روزہ چھوڑتے تھے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے۔

باب ۳۲ بیان نسخ قول الله تعالیٰ وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین

وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۵۸۱۔ وحدثنا قتیبة بن سعید حدثنا لیث ح وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا حدثنا اسمٰعیل یعنون ابن جعفر عن یزید مولی سلمة عن سلمة بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیة التی بعدها فنسختها۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم میں سے جو شخص روزہ نہ رکھنا چاہتا تھا وہ فدیہ دے کر افطار کر لیتا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس نے اس کو منسوخ کر دیا۔

۲۵۸۲۔ حدثنی عمرو بن سواد العامری اخبرنا عبدالله بن وهب اخبرنا عمرو عن بکیر بن الاشج عن یزید مولی سلمة بن الاکوع عن سلمة بن الاکوع قال لما نزلت یطیقونه فدیة طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیة التی بعدها فنسختها۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جو شخص روزہ نہ رکھنا چاہتا تھا وہ فدیہ دے کر افطار کر لیتا تھا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس نے اس کو منسوخ کر دیا۔

---

[1] علامہ نووی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۳ ص ۳۲۷ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔
[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۳ ص ۳۲۷ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔
[3] علامہ ابوعبداللہ دشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۴ ص ۲۵۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔
[4] علامہ [illegible] حنفی متوفی ۸۵۵ھ [illegible] ص ۵ مطبوعہ [illegible] ۱۳۴۸ھ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَذَاهِبِهِمْ حَتَّى مُرَادُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
كَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بنا پر روزہ کا فدیہ

جمہور علماء کے نزدیک آیت مبارکہ الذین یطیقونہ میں
[illegible]

باب جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَمَامَ يَجِيءُ رَمَضَانُ آخَرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

سفر یا مرض وغیرہ کی بناء پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل

۲۵۸۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تھے میں ان کی قضا نہیں کر سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتی تھی۔

۲۵۸۴ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے مشغول رہتی تھی۔

۲۵۸۵ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي

ایک اور سند سے بھی یہ روایت معمر نے [illegible] راوی کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عائشہ کی یہ تاخیر [illegible]

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَتْ فَصُمْتُ ثَلَاثًا وَأَفْطَرْتُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کی وجہ سے ہوتی تھی۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت مفضل سے اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ کی وجہ سے قضا میں تاخیر ہوتی تھی۔

۲۵۸۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ بِرِسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چھٹی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے آنے تک قضا نہیں کر سکتی تھی۔

۲۵۸۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَقْضِيَهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ

قضا علی الفور واجب نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا علی الفور واجب نہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہو سکتا تھا، شعبان میں پتہ کہ آپ کثرت روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ بھی شعبان میں روزے قضا کرتی تھیں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب عورت کو حیض آئے تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفل روزے رکھ سکتی ہے۔

باب ۳۲۹ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم

۲۵۸۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر کچھ روزے ہوں اور اس کا ولی ان روزوں کے رکھ لے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

۲۵۸۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُصَيْنٌ وَحَبِيبٌ وَحَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] کے روزے واجب ہیں آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ اگر اس [illegible] اس عورت نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۵۹۰۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [illegible] سُلَيْمٌ [illegible] عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [illegible] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ [illegible] قَاضِيَتَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [illegible] فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ [illegible] حُصَيْنٌ حَبِيبٌ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی [illegible] اس کی طرف سے ادا کر دوں؟ آپ نے فرمایا اگر تمہاری [illegible] اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۵۹۱۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ [illegible] عَنِ

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے۔

۲۵۹۲- وَحَدَّثَنَا

۲۵۹۳- وَحَدَّثَنِي

۲۵۹۴- وَحَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
کل پڑھا۔ وہ عورت کہنے لگی کہ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا
حقدار ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ حسب نذر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا
روزے رکھو اس نے کہا کہ میں نے حج نہیں کیا
کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف
سے حج کرو۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی اپنے
والد سے حسب سابق روایت ہے۔ لیکن اس میں دو ماہ
کے روزے مذکور ہیں۔

۲۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی اپنے والد سے حسب سابق روایت ہے اس میں ہے کہ ایک عورت [illegible] ہوئی اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۵۹۶۔ وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ۔

اسی سند سے سفیان کی روایت میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۵۹۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ [illegible] أَنَّ امْرَأَةً [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ۔

ایک اور سند سے سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے بعد مثل سابق ہے اور ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان

[illegible] کسی شخص نے روزوں کی نذر مانی اور نذر

[illegible] کا فدیہ دے دیا۔

امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ کا مسلک یہ ہے کہ [illegible] اس پر روزے [illegible] نذر کے [illegible] اس کی طرف سے [illegible] اور اس نے اپنے مال سے [illegible] کا [illegible] اس کے [illegible] سے فدیہ ادا کر دیا جائے [illegible] اس پر [illegible] کے [illegible] کے بدلہ میں ایک مسکین کو ایک دن کا [illegible] طعام کھلا دیا جائے [illegible] جو شخص [illegible] اس کے [illegible] اس پر روزوں یا نمازوں کی نذر ہو تو اس کی طرف سے [illegible] نہیں رکھے جائیں گے [illegible]

---

[1] [illegible] متوفی ۸۲۸ھ [illegible] ۲۶۲ [illegible] بیروت

[2] " " " "

[3] [illegible] متوفی ۲۰۴ھ [illegible] ۲ ص ۱۲۴ [illegible]

ایک صدر (۱۲۲ اعتراض) ہے۔

علامہ نووی کی بحث

علامہ نووی کی بحث کے جوابات

[illegible] حدیث سے [illegible] حدیث [illegible] دلیل [illegible]

امام مالک روایت کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن عمر یقول لایصوم احد عن احد ولایصلی احد عن احد [1]

کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے [illegible]

کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔

ابن الترکمانی لکھتے ہیں کہ امام نسائی نے سنن میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے

عن ابن عباس قال لایصلی احد عن احد ولایصوم احد عن احد ولکن یطعم عنہ مکان کل یوم مد من حنطۃ [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] کوئی شخص کسی کی طرف سے [illegible] روزہ رکھے لیکن اس کی طرف سے [illegible]

[illegible] کہتے ہیں:

ھذا سند صحیح علی شرط الشیخین خلا ابن عبد الاعلی فانہ علی شرط مسلم [3]

یہ سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے [illegible] کے مطابق صحیح راوی ہیں۔

اور امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر قال لا یصلین احد عن احد ولا یصومن احد عن احد ولکن ان کنت فاعلا تصدقت عنہ او اھدیت [4]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی [illegible] سے روزہ رکھے اور اگر تم نے اس کا کفارہ ادا کرنا ہی ہے تو ان نمازوں یا روزوں کا فدیہ میت کے (ایصال ثواب کے) لیے صدقہ یا ہدیہ کر دو۔

ان احادیث صحیحہ میں میت کی طرف سے روزہ رکھنے [illegible] دیا گیا ہے وہ ان احادیث سے منسوخ ہیں کیونکہ [illegible] نے اس پر عمل نہیں کیا شیخ دوسری وجہ یہ ہے کہ باب مذکور کی [illegible]

---

[1] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، المؤطا ص ۲۴۵، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور، الطبعۃ الثانیہ

[2] امام عبدالرحمن نسائی متوفی ۳۰۳ھ سنن نسائی، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[5] حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف متوفی [illegible] نصب الرایہ ج ۲ ص ۴۶۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے ان کے [illegible] سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ سے حج بدل منشا یا حج سے [illegible] عبادت کا بدل متعین کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا تم قرض ادا کرو اللہ تعالیٰ سے زیادہ [illegible] کا قرض ادا کرنے کا حق دار ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نذر کرنے کے بعد فوت ہو جائے تو اس کا ولی اس کی طرف سے نذر پوری کرے اور جو شخص مہینے کی قضا کے ساتھ فوت ہو گیا وہ اس کی طرف سے [illegible] نماز نہیں پڑھی اور اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے نہ ہی اس کے ولی نے کوئی بدل متعین کیا یا کوئی کفارہ ادا کیا کیونکہ نماز اور روزے کے بدل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نماز روزے کی قضا ہے اور حج سے بدل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حج نماز روزے کی قضا ہے اس بنا پر حج کو نماز روزے کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔ نماز اور روزہ محض عبادت بدنیہ ہیں اس لیے ان کا بدل متعین کرنا جائز نہیں گیا اور یہ کہا جائے کہ بیت اللہ سے [illegible] کے ساتھ ہیں لہٰذا ان کا بدل متعین کرنا جائز ہے تو ہم کہیں گے کہ [illegible] نذر پوری کرتے کی طرح ہے لہٰذا نذر پوری کرنے کی طرح ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص فوت ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ کا قرض بھی [illegible] بھی آدمیوں کا قرض اسی طرح ادا کیا جائے گا جس طرح آپ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرنے کا حق دار ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بہت سے آدمیوں کا قرض ادا کرنے والوں [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] پھر اس کے تمام مال سے [illegible]

بَابُ نَذْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ إِذَا تُوُفِّيَ وَلِيُّهُ وَقَضَاءِ وَلِيِّهِ عَنْهُ وَنَحْوِ الْمَيِّتِ إِذَا قَضَى وَلِيُّهُ وَقَبْلَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُتَزَوَّجُ صَدَقَةً عَنِ الزَّوْجَةِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ

روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے یا اسے کوئی گالی دے تو اس کا کیا کہنا چاہیے

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا [illegible] وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ [illegible] وَقَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی روزہ دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

[illegible] محمد بن [illegible] متوفی ۴۰۲ھ [illegible] ۵۰۰ صفحات [illegible] بیروت، الطبعۃ الثانیہ ۱۳۹۳ھ

۲۵۹۹ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی آدم کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کا ثواب اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بیہودہ گوئی اور جہالت کے کاموں سے باز رہے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا بیہودہ گوئی کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

ف: اگر نفلی روزہ رکھ کر دعوت کرنے والے پر روزہ دار کا ذکر کر کے شکوہ کرے تو اس سے اپنے روزہ کھول کر دعوت قبول کرنا مستحب ہے اور اگر فرض یا واجب روزہ تو روزہ رکھوں نہ رکھے اس سے معلوم ہوا ہر وقت نفلی عبادت کا اظہار کرنا جائز ہے مگر نماز میں نفلی عبادت کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ اس لیے کہ نماز فرض کی تہمت نہ لگے نیز بیہودہ گوئی اور جہالت کے کاموں سے بچنے کے لیے روزے سے زیادہ نماز کام آتی ہے۔ نماز میں تو بیہودہ گوئی اور جہالت کے کاموں سے بچنا ضروری ہے بھوکا پیاسا رہنے سے نفس قابو میں رہتا ہے اس لیے حدیث شریف میں روزے کا اجر بہت زیادہ ہے۔ بخاری کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں بری باتوں سے بچنے کی زیادہ تاکید ہے۔

باب ۳۳۱ فَضْلِ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت

۲۶۰۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ بنی آدم کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کا ثواب اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۲۶۰۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ عَنْ لَهُ عَرَضَ
فِيهِ جَرَّةٌ فَأَخَذَ مِنْهُ وَشَرِبَ فَلَمَّا
رَأَى ذَلِكَ مِنْهُ سَقَاهُ وَشَرِبَ فَعَقَرَ
فَمَاتَ

۲۶۰۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا مَوْلَى
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ
إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّوْمُ
جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا
يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ
أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ
الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا
أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ
بِصَوْمِهِ

۲۶۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ
عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ جَمِيعًا عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
ابن آدم کے روزے کے سوا ہر عمل اس کا اپنا ہے
اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا
گا، اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی شخص کا
روزہ ہو تو وہ نہ بے ہودہ گوئی کرے نہ
تو وہ لڑے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں! اس
کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے
نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے روزہ دار کے لیے
دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے، جب وہ افطار کرتا ہے تو
روزہ سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزے سے خوش ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے
ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک
بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیکن روزہ میرے
لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ میرے
لیے اپنے کھانے اور اپنی شہوت سے دست بردار ہوتا
ہے روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی
افطار کرنے کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے
ملاقات کے وقت، اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ
کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے

۲۶۰۴۔ وَحَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے

زیادہ خوشبودار ہے۔

۲۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِيهِ

اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا تو وہ خوش ہوگا۔

۲۶۰۶۔ حَدَّثَنَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے گا کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ پھر روزہ دار داخل ہوں گے اور جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے

فرمان باری "روزہ میرے لیے ہے" کی وجوہات

بیان کی ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ روزے میں ریا کاری نہیں ہو سکتی اس لیے یہ عبادت ریا سے محفوظ ہے باقی
تمام عبادات کے کیونکہ کوئی نماز پڑھتا فعال حج ادا کرتے ہوئے لوگ ان عبادات کو دیکھ سکتے ہیں اور روزے
میں ایسی کوئی عمل نہیں جسے دیکھ کر لوگوں کو روزے کا علم ہو جائے اس روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے
نزدیک کستوری سے بہتر ہے اس لیے فرمایا روزہ میرے لیے ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ
باقی عبادات نماز وغیرہ کو فرشتے لکھ لیتے ہیں اور روزے کو نہیں لکھتے اس لیے روزہ میرے لیے ہے۔ تیسری وجہ یہ
ہے کہ روزہ رکھنے سے بندہ کو دنیا میں کوئی فائدہ نہیں ملتا اس لیے اور روزہ میرے لیے ہے۔ چوتھی وجہ
یہ ہے کہ شیاطین اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اور روزہ میں جب بندہ بھوکا ہوتا ہے تو اس کے کچھ حصہ میں اپنی بھی غذا پاتا ہے
سے زیادہ ایک گونہ صفت خداوندی کا مظہر ہو جاتا ہے اس لیے فرمایا روزہ میرے لیے ہے۔ پانچویں وجہ یہ ہے
باقی عبادتوں کی عبادت قیام، رکوع، سجود، صوف، اللہ رونیاز وغیرہ ان کی ظاہر بڑ نیوں سے لگی ہوئی ہیں اس لیے
کبھی روزہ نہیں رکھ گیا اس لیے اسلام کی تمام عبادات میں فقط روزہ ایسی عبادت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے
اس لیے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لیے ہے۔ چھٹی وجہ یہ ہے کہ روزے کا ثواب اللہ تعالیٰ خود دے گا
اس لیے فرمایا روزہ میرے لیے ہے۔ ساتویں وجہ یہ ہے کہ روزے کی سزا اللہ تعالیٰ خود ہوگا باقی روزہ دار
دیدہ کرتے کا کل ہے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لیے ہے آٹھویں وجہ یہ ہے کہ روزہ باقی عبادات میں دکھاوے
اور نمود پیدا ہونے کا بھی صفحہ ہے [illegible] روزہ کو بالخصوص میرے لیے ہے
کی وجہ سے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے [illegible] روزہ میرے لیے ہے
روزہ کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے زیادہ عطا فرمائے
اور اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل والا ہے۔ نویں وجہ یہ ہے کہ روزہ کی بدولت شیطان کی راہ
کے شوق سے ان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے باقی عبادات [illegible]
اور سند کے ساتھ [illegible] روزہ میرے لیے ہے
اس کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کی بنا پر روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا بھی
سب سے زیادہ عظیم ہے۔

روزہ دار کے منہ کی بو کے فضائل اور مسائل

اس بات کی دلیل حدیث ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

[illegible] نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتوں کو آخرت میں جزا دے گا جن کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی جیسا کہ صدقات کی وجہ سے زخمی ہونے والے کے لیے فرمایا [illegible]

اس کی خوشبو مشک کی بو کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس طرح فرشتوں نے روزہ دار کے منہ کی بو کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ جنت میں مشک کی خوشبو استعمال کرنے سے فرشتوں کی جستجو خوش ہوتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو سے بہت زیادہ خوش ہوگا۔ چوتھی وجہ یہ ہے فرشتوں کو خوشبو سے راحت ملتی ہے جن کو مشک سے زیادہ [illegible] روزہ دار کے منہ سے حاصل ہوتی ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ چونکہ روزہ دار کے منہ سے اس قدر تعجب و تکلیف ہوتی ہے اس لیے فضیلت سے اس لیے روزہ دار کو مسواک کر کے اس بو کو زائل نہیں کرنا چاہیے اور یہی شافعی کا مسلک ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسواک ہر وقت کرنا چاہیے اگر روزہ دار کو بالی رکھنے سے روزہ دار مسواک کو ترک کرنا افضل ہوتا تو آپ ضرور مسواک نہ کرتے۔ صحابہ کرام نہ کرتے لیکن کسی روایت میں نہیں ہے کہ آپ نے احناف میں مسواک کو ترک فرمایا ہے بلکہ بعض روایات سے بعد زوال کے مسواک کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ [illegible] منقول ہے اس لیے مکمل تفصیل کے لیے مسواک کی بحث میں احادیث موجود ہیں [illegible] کانگ [illegible] روزہ دار کے منہ کی بو کو مشک سے زیادہ [illegible]

فرمان رسالت "روزہ ڈھال ہے" کی تشریح

[illegible] کوئی کمال [illegible] دوسری منفرد روایت [illegible] روزہ [illegible] روزہ دار [illegible] روزہ ڈھال ہے۔

بَابُ ۳۳۲ فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتٍ

جو شخص راہ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزہ کی فضیلت

۲۶۰۷ - وَحَدَّثَنَا [illegible] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

یَا صَاحِبِ حَتَّی سَعْدٍ بْنِ وَقَّاصٍ حَتَّی یَ
سَعِیدٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
وَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
مَنْ صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ
بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ
سَبْعِینَ خَرِیفًا

پس وہ ان سے نماز کی روایت کرتے
کہ انہوں نے حضور کو کہتے سنا
ساتوں مسافت تک دور کرے گا۔

۲۶۰۸ وَحَدَّثَنَاهُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِیزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ سُهَیْلٍ
بِهٰذَا الْحَدِیثِ

یہ روایت سند سے بھی ابی بن ...

۲۶۰۹ - وَحَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا
سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ
بْنِ سَعِیدٍ وَسُهَیْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ سَمِعَا
سَعْدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ
عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ صَامَ
یَوْمًا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ
سَبْعِینَ خَرِیفًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا
جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک روزہ رکھا
اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی
مسافت تک دور کر دیتا ہے۔

ف: یہ حدیث مرفوعات سے ہے اس سند میں ابی صالح سہیل سے ہیں جو ثقہ ہیں ...
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ... سال کی مسافت تک دور ہو جاتا ہے ...
ہے یا اس کے مرتبہ سے ... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ... مراد ہو۔

باب جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلا من غير عذر وقضائه تمامه

نفل روزے کی صحت زوال سے پہلے دن کی نیت کا جواز کسی عذر کے توڑ دینے کا جواز

۲۶۱۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِیمٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ
فَخَبَأْنَا لَهُ مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ زِيرَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ
أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

۲۶۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ
عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ
ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، آپ نے فرمایا پھر میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی، پھر آپ نے وہ کھا لیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے! آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ ہم نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا پھر میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی، پھر آپ نے وہ کھا لیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ
فَخَبَأْنَا لَهُ مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ زِيرَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ
أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

۲۶۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ
عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ
ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، آپ نے فرمایا پھر میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی، پھر آپ نے وہ کھا لیا۔

ف: کچھ کھانے سے تیار شدہ کھانے مراد ہیں۔

نفلی روزے کی قضا میں مذاہب اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نفلی روزے کی نیت کرنے سے پہلے ہی کسی روزے کی نیت کرنے سے [illegible]

اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک نفلی روزہ کو توڑنا جائز ہے اور اس کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ نفل کے کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک نفلی روزے کو توڑنا جائز نہیں ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کی دلیل یہ حدیث ہے اور ان کے نزدیک بھی افطار کرنا مستحب ہے[1]

امام ابوحنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات

امام ابوحنیفہ کا نظریہ یہ ہے کہ نفل سے متعلق ذکر کرتے ہیں اس کو مختلف ذکر کرنے لیکن تبرع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اعمال باطل کرنے سے منع فرمایا ہے اور نفلی عبادات کی حفاظت کرنے کی مذمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولاتبطلوا اعمالکم۔ (محمد: ۳۳) اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

[illegible] نفل شروع کرنے کے بعد اگر اس کی قضا نہیں کی تو وہ عمل باطل ہو جائے گا اور نفل کی رعایت میں فرض کی قضا کرنا جائز نہیں ہے

صحیح مسلم میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے اس میں یہ نقطہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزے کی قضا نہیں کی اور اگر قضا کرنا واجب ہوتا تو آپ اس کی قضا ضرور کرتے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ نفلی روزہ کو توڑنے سے بہتر ہے اس حدیث سے نفلی روزہ کو توڑنے کی اجازت ثابت ہے لیکن دونوں حدیثوں میں تعارض ہے اور حدیث صحیح میں سبکی اکرام کی روایت میں نفلی روزہ کو توڑنے کی ممانعت ہے اس لئے یہ حدیث مقدم ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث ہے۔ ام ہانی روایت کرتے ہیں

من عند شہ قالت کنت [illegible] حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں

تعشین فقدمت الیہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی آپ نے

فشرب ثم ناولنی فشربت [illegible] پانی پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا

فقلت یا رسول اللہ [illegible] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

کنت صائمۃ فاحببت [illegible] میں روزہ سے تھی

استنہیت فشربت [illegible] پانی پیا

---

[1] علامہ کشمیری نے فرمایا کہ حنفیہ کی طرف نفلی روزہ توڑنے کی نسبت صحیح نہیں ہے بلکہ ان کا مذہب بھی

اقضیا یوما اٰخر مکانہ [1]

یہ حدیث سنن ابی داؤد میں بھی ہے [2]

بَابُ ۳۳۴ اَنَّ اَکْلَ النَّاسِیْ وَشُرْبَہٗ وَ جِمَاعَہٗ لَا یُفْطِرُ

بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا

۲۶۱۲- وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَھُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے میں بھول کر کچھ کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزے میں بھول کر کھانے، پینے والے کے بارے میں مذاہب

اس حدیث میں امام ترمذی کے مذہب پر دلیل ہے کہ جو شخص روزے میں بھول کر کھائے، پیئے یا بھولے سے اہل زوجیت سے ملے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی مسلک ہے امام مالک کہتے ہیں کہ اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں ہے۔ امام احمد نے کہا کہ کھانے، پینے میں کچھ نہیں اور اہل زوجیت میں کفارہ ہے۔ یہ حضرات اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس پر گناہ اور مواخذہ نہیں ہے۔

بَابُ ۳۳۵ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا یُخَلِّیَ شَھْرًا مِّنْ صَوْمٍ

رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب

۲۶۱۳ وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

---

[1] ۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۶۹، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

[2] ۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۳ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ

[illegible] عَنْ شَقِيقٍ [illegible] عَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ يَعْنِي سَأَلْتُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ شَهْرًا مُتَتَابِعًا يَقُولُ رَمَضَانَ قَالَتْ
وَاللّٰهِ [illegible] شَهْرٍ مُتَتَابِعًا يَقُولُ رَمَضَانَ
حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتّٰى يُصِيبَ
مِنْهُ

۲۶۴ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
[illegible] أُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ شَهْرًا
[illegible] رَمَضَانَ وَيَصُومُ [illegible] شَهْرٍ
[illegible] حَتّٰى يَقُولَ قَدْ صَامَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۵ وَحَدَّثَنِي [illegible] حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ
صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ [illegible]
[illegible] وَمَا رَأَيْتُهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ
[illegible] أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

۲۶۶ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ [illegible] صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] كَانَ يَصُومُ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ
[illegible] وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ [illegible]
[illegible] وَمَا رَأَيْتُهُ [illegible] اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ
[illegible] وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ
[illegible] كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ

۲۶۷ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قَالَتْ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] شَهْرٍ
[illegible] مِنْ شَعْبَانَ [illegible] رَمَضَانَ

فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا

۲۶۸ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] قَالَتْ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی [illegible] پورے روزے رکھے ہیں [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے سوا کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور نہ کوئی مہینہ گزرتا تھا جس میں آپ نے پورا عمل نہ رکھا ہو حتیٰ کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ماہ کے [illegible] روزے رکھے ہیں [illegible] پھنسے۔ آپ ہر مہینہ میں چند روز [illegible] حتیٰ کہ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال [illegible] کے روزوں کے متعلق دریافت کیا [illegible] آپ جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ [illegible] ہی روزے رکھ رہے ہیں اور جب آپ روزے چھوڑتے [illegible] آپ روزے نہیں [illegible] مہینے میں پورے رمضان کے [illegible] مکمل روزے نہیں رکھے۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی

میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے رکھتے ہی رہیں گے اور جب آپ افطار شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ افطار ہی کرتے رہیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے سوا کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا ... ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھیں گے اور جب آپ افطار ... نہیں رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے ... نہیں اکتاتا جب تک کہ تم (عبادت کرنے سے) نہ اکتا جاؤ۔ اور آپ مزید فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر دوام کیا جائے خواہ وہ مقدار میں کم ہو۔

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنَا ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَهْرٍ كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور جب آپ روزے رکھتے تو رکھتے رہتے یہاں تک کہنے والا کہتا خدا کی قسم اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو یہ کہنے والا کہتا خدا کی قسم اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۶۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ مُنْذُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۶۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ۔

عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا انہوں نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۶۲۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو کہا جاتا کہ اب آپ افطار ہی کریں گے۔

وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ

أَفْطَرَ

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر ماہ میں روزے رکھنے مستحب ہیں اور عیدین اور ایام تشریق کے سوا سال کے ہر دن میں روزے رکھنے جائز ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھنے پر آتے تو رکھتے چلے جاتے اور جب روزے چھوڑتے تو بکثرت روزے چھوڑتے تھے کہ لوگ مسلسل اور دائمی روزے سے ہیں اور دوام کے منکر پر ہم نے حدیث میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے اور شاہد قائم کر کے ثابت کیا ہے کہ کسی ورجگہ میں تین شعبان کے بعد سے کثرت روزہ سے بیٹھ رکھنے سے کہ لوگ رمضان کے روزوں میں کمی کریں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نفل روزوں کی زیادہ فضیلت شعبان میں زیادہ روزے رکھنے سے یہ بہتر کسی خاص حکمت پر مبنی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ

صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت

۲۶۲۵ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں ضرور رات بھر نماز پڑھا کروں گا اور ضرور ہمیشہ دن بھر روزہ رکھا کروں گا جب تک زندہ رہوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہی ہے جو یہ کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا

آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

۲۶۲۶-۵ حدثنا

بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید
ابوسلمہ کے پاس گئے اور ان کی خدمت میں
کھجور یا ستو روانہ کیا۔ ان کے دروازے کے پاس ایک

ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے یہ کافی
ہوں! آپ نے فرمایا تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى وَكَانَ يَقْرَأُ رُبُعَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ سُبُعَهُ فَيَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِمَا يَقْرَأُ مِنْهُ بِاللَّيْلِ لِيَخِفَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ رُبُعَ الْقُرْآنِ كُلَ

مد ثنا وكيع عن قرة بن خالد ح وحدثنا محمد بن بشار واللفظ له حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة كلهم عن قتادة بهذا الاسناد نحو حديث هشيم غير أن في حديث شعبة قال يونس وزعم الحسن أن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عمرو صم يوما ولك أجره وقال في حديث قرة صم يوما وأفطر يوما وقال في حديث خالد صم يومين ولك أجر يوم واحد وقال في حديث هشيم صم يوما وأفطر يومين ولك أجر يوم واحد وقال في حديث شعبة صم يوما وأفطر يوما ولك أجر يوم واحد وقال في حديث شعبة صم يوما وأفطر يوما ولك أجر يوم واحد وقال في حديث شعبة صم يوما وأفطر يوما ولك أجر يوم واحد

حدیث میں یہ نہیں ہے کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا بھی تم پر حق ہے

۲۶۲۸ - حدثني القاسم بن زكريا حدثنا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن مولى بني زهرة عن عبد الله بن سلمة قال وأحسبني قد سمعته أنا من أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرإ القرآن في كل شهر قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه في عشرين قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه في سبع ولا تزد على ذلك.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن مجید ایک ماہ میں ایک مرتبہ پڑھو۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اس کو بیس راتوں میں پڑھو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر سات راتوں میں پڑھو اور اس سے کم مدت میں نہ پڑھو۔

۲۶۲۹ - وحدثني أحمد بن يوسف الأزدي حدثنا عمرو بن أبي سلمة عن الأوزاعي قرإ وقال حدثني يحيى بن كثير حدثني عبد الله بن الحكم بن ثوبان حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الله يا عبد الله بن عمرو بن العاص لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہونا جو رات کو نماز پڑھتا تھا پھر اس نے راتوں کا قیام چھوڑ دیا۔

۲۶۳۰ - وحدثني محمد بن رافع حدثنا حجين حدثنا ليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير أن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صام من صام الأبد مرتين لا صام ولا أفطر صم ثلاثة أيام من كل شهر فذلك صيام الدهر كله صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده صيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں (نفل) روزے (مسلسل) رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں نے خود آپ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو تم ایسا نہ کیا کرو۔

وَتُصَفِّدَ الشَّيَاطِينُ فَلَا تَخْلُصُ إِلَيْكَ بِغَيْبَةٍ حَتَّى
رَمَضَانُ حَتَّى تَنْسَلِخَ حَتَّى تَصُومَ وَتُفْطِرَ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا
ذَلِكَ خُرْبَانُ الدَّهْرِ فَمَا زَالَ يُجْدِينِي أَقْوَى مِنْ
ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ نَبِيِّ
اللَّهِ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ صَوْمُ دَاوُدَ نَبِيِّ
اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا
يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الدَّهْرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ
مَنْ صَامَ أَبَدًا لَا صَامَ مَنْ صَامَ أَبَدًا.

کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، تمہارا روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو، ہر دس دن کے بعد ایک روزہ رکھو اس سے تو روزوں کا جمرل ہو جائے گا حضرت نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام کس طرح روزے رکھتے تھے، آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے کبھی منہ نہیں پھیرتے تھے۔ حضرت ابن عمرو نے کہا یہ میرے بس کی بات ہے کہ سکتا ہوں اور بھی بہت سی باتیں مجھے ہیں معلوم کہ میں نے ان کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے قرآن نہیں سمجھا جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا (مقبول) روزہ نہیں رکھا۔

۲۶۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ بَابَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ وَاسْمُهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ.

یہ اوپر والی حدیث بھی ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے

۲۶۳۲۔ وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ الدَّهْرَ وَتَقُومَ لَيْلَتَيْنِ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں اتنی طاقت نہیں رکھتے ہو اور نہ ہی تم اس طرح کر سکتے ہو اور نہ ہی تم قیام کر سکتے ہو تم پر تمہاری آنکھیں غروب ہو جائیں گی اور تم کمزور ہو جاؤ گے جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے ہمیشہ روزے رکھنا پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔
[illegible] اور دشمن کے مقابلہ سے پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ خود کمزور ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے
[illegible] سنے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تم ایسا
[illegible] ہو جائے گا۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہارے
نفس کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، رات کو قیام
کرو اور نیند کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت
[illegible] رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے
حضرت داؤد (علیہ السلام) کے روزے ہیں اور وہ

قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۳۷۔ وَحَدَّثَنَا

سے کہا ہاں!

تھے۔

۲۶۳۸۔ حَدَّثَنَا

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ قَالَ لَا قَالَ صُمْ سِتَّةَ أَيَّامٍ قَالَ لَا قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا

فرمایا تو دو دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی زندگی کا اجر مل جائے گا۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی زندگی کا اجر مل جائے گا۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا چار دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی زندگی کا اجر مل جائے گا۔ انھوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پانچ دن روزہ رکھو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا چھ دن روزہ رکھو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔

۲۶۳۹۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ میں نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم! میں دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت کرتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہوں گا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے ایسا کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کے رسول! میں نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، سوؤ بھی اور عبادت بھی کرو اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھو، کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ میں نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم! میں دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت کرتا رہوں گا جب تک میں زندہ رہوں گا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے ایسا کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کے رسول! میں نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، سوؤ بھی اور عبادت بھی کرو اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھو، کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

صوم دہر میں مذہب کہ علماء حنفیہ نے صوم دہر کو مکروہ قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس سے ان ایام میں روزہ رکھنا لازم آتا ہے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ غرضیکہ حضرت کے نزدیک صوم دہر میں ان ایام کے روزے بھی شامل ہیں جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اور صوم دہر سے کسی کا یہ سمجھنا کہ اس سے کوئی عبادت فوت نہ ہو اور روزہ رکھنے والے کو نفلی عبادت کی وجہ سے کوئی دشواری نہ ہو تو یہ بات

جائز ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے: [illegible] جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا۔ صحیح مسلم ہی میں ہے، آپ سے عرض کیا گیا، یارسول اللہ جس شخص نے سوموار کے دن روزہ رکھا اس شخص کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا اسی دن میں میری ولادت ہوئی اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، اس کے متعلق بھی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہے اس شخص کے روزے کا جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور یہ بھی اس کا اثر نفع بخش ہے اور جو تین شخص کثرت عبادت میں آپس میں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے تھے جن میں سے ایک شخص نے یہ کہا تھا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا اور بعض علماء نے اس حدیث کے متعلق بھی اور اس جیسی دوسری حدیثوں کے متعلق بھی جو اس مضمون کی ہیں یہ کہا ہے کہ یہ حدیثیں اس شخص کے متعلق ہیں جس کو روزے رکھنے سے کوئی ضرر نہ پہنچتا ہو اور نہ اس کی وجہ سے وہ فرائض سے غافل ہوتا ہو اور نہ اس کی وجہ سے اس کو بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کوئی دقت ہوتی ہو اور نہ اس کی وجہ سے مہمان کی مہمانداری میں کوئی فرق آتا ہو اور نہ اس کی وجہ سے بیمار کی عیادت سے یا جنازہ میں شرکت سے یا کسی اور ضروری کام سے وہ رکتا ہو اور نہ اس کی وجہ سے اس کو اپنے نفس پر تنگی محسوس ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو کوئی اور تکلیف ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو سفر میں روزہ رکھنے سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو حیض یا نفاس کی وجہ سے روزہ رکھنے سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنے سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو اپنے غلام کی خدمت سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو اپنے اوپر کسی اور شخص کے حقوق ادا کرنے میں کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو رات کے وقت بیدار رہنے سے کوئی دقت ہوتی ہو، اور نہ اس کی وجہ سے اس کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ رات کے وقت گفتگو کرنے

کی طرح فرمایا۔ [1]

[2]

[3]

تو ان کو ان کے علاوہ موجود نہ ہے جو حدیث دوسری میں ہے وہ صوم دہر کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور اسی پر حنفیہ کی دلیل ہے کہ وہ صوم دہر کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔ باقی احادیث جو اس میں تعارض ہو تو ان کی وجہ سے نیز جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کا شیدائی ہو اور ان کی سنت پر نظر رکھتا ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ پر رہنے میں کوئی تردد نہیں ہوگا۔ صوم دہر کی مستقل ممانعت اور دوسری احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے سب سے اس لیے حق وہی ہے جس کو اصحاب ابوحنیفہ نے کہا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب

۲۶۴۰۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ۔

[illegible] ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے [illegible] کہا کہ کوئی خاص دن نہیں رکھتے تھے

۲۶۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ

[illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ نے فرمایا جب تو افطار کرے تو دو روزے رکھنا۔

۲۶۴۲۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible]

أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَانِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ يَا لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ يَا لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ فَإِنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

[illegible] راضی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے [illegible] روزے رکھے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس [illegible] دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اس [illegible] یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس [illegible] ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔

۲۶۴۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزوں [illegible] کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] غضب ناک ہوئے۔ حضرت عمر [illegible]

آبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِبَيْعَتِكَ بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ رَضِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا
صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ
وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ وَ
سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ
لَيْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ أَخِي
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ
بُعِثْتُ أَنَا وَأَنْتَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ صَوْمُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ وَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ
قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكَفِّرُ
السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ
الْمَاضِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَا
نُرَاهُ وَهُمًا

کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب مان کر راضی ہیں اور اسلام کو
دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ... مان کر
... بیعت پر ... ہیں ... سے
... کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے ... فرمایا
... وہ ... نے ... حضرت ابو قتادہ ... ہیں
آپ سے دو دن روزہ اور ایک دن افطار کے بارے
میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا ... کس
... ہمت ... حضرت ابو قتادہ ... ہیں
آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کے
بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا ... کس
... قوت نہیں اس کی طاقت ... حضرت ابو قتادہ
... ہیں کہ پھر آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن
... کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا
... داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں حضرت
ابو قتادہ کہتے ہیں پھر آپ سے تین روزے
... کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا ... کس
... ہے ... میں سے ... کے روزے اور ایک رمضان سے رمضان
... کے روزے ... کس
رمضان سے روزے رکھنے سے ... آپ سے
جاتا ہے حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آپ سے یوم عرفہ
... کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اس سے
گذشتہ ہونے والے اور آنے والے ... ہو جاتے ہیں
جاتا ہے حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آپ سے یوم عاشورہ
کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا
اس سے گذشتہ ہونے والے سال کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور
مسلم کہتے ہیں کہ آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے
سوال کیا گیا ... ہم نے جمعرات کا ذکر نہیں کیا
... ہیں اس میں کوئی ...

۲۶۴۴- وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۶۴۵- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِهٰذَا [illegible] وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْ صَوْمِ الْخَمِيسِ.

ایک دیگر سند سے ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ اس میں پیر کا ذکر کیا ہے جمعرات کا نہیں۔

۲۶۴۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُّ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

پیر اور جمعرات کے روزے

یوم میلاد النبی کی خوشی

شمائل میلاد کی اشاعت کی ہیئت

بزرگانِ دین کا معمول ہے۔

پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

کی طرح جن محافل میں خیر شرعی، مروجہ [illegible] ورفعت [illegible] وہ بھی ناجائز ہیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

[illegible]

میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جواز اور استحسان پر دلائل

میلاد میں نبی [illegible]

[illegible]

[illegible]

جلد ثالث

کے روزے کو مستحسن قرار دیا۔

علامہ قرطبی نے جن [illegible] ذکر فرمایا ہے [illegible] ہوئے [illegible] کا دن حضرت [illegible] جس [illegible] کی تعلیم [illegible] سلام [illegible] حدیث عاشورہ کی روشنی میں جائز اور مستحسن ہے۔

[illegible] تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

[illegible] کو آزمانے کی وجہ سے [illegible]

[illegible] اس طرح بیان کیا ہے کہ ابولہب کے [illegible] بڑے [illegible] میرے [illegible] ابولہب کے [illegible] دول نے اس کو خواب میں [illegible] صفت سے [illegible]

علامہ نووی نے [illegible]

۱۔ علامہ حسین بن محمد دیار بکری [illegible] ج ۱ ص ۲۲۲ [illegible]

۲۔ علامہ [illegible]

کے مذاب میں تخفیف نہیں ہوتی لیکن یہ بواسب و خصوصیت سے علامہ قرطبی نے فرمایا کہ یہ تخفیف بواسطہ
سماعت اور جن کفار کے بارے میں نص وارد ہوئی خاص ہے ۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی سہیلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اور علامہ قرطبی نے بھی ذکر
کیا ہے اور ابن منیر کے حوالے سے علامہ عینی نے بھی یہ بات نقل کی ہے کہ کافر کے مذاب میں تخفیف
[illegible] کے مذاب سے جس کو اس کے فعل سے اس کی عادت سے [illegible] کے مذاب سے
بھی ہو سکتا ہے کہ [illegible] تخفیف [illegible]

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

[illegible]

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جزا دی گئی تو آپ کی امت کے اس مسلمان اور موحد

[illegible]

گو یہ نہ ہو کہ ابولہب کے بھائی حضرت عباس جنہوں نے یہ جواب لکھا وہ سودن کافر تھے [illegible] ولی مسلمہ گئے ثابت ہوگا [illegible] نعمت ہیں وہ کافروں سے خواب میں کہ [illegible] احبار میں کرنے کی ذاب کی روشنی میں مولد میلاد بیان کیا ہے شیخ تو شاہ ولی اللہ [illegible] کر کے اور اس کا شرعی حکم بتا کر کے لکھا ہے:

[illegible] کی حدیث سے ثابت [illegible]
[illegible] ہے نہیں کہ ثواب نہ [illegible]

نہیں اٹھتا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible] کے مذہب میں تین قول بعد لکھتے ہیں:

[illegible] والوں کے پاس دلیل ہے کہ [illegible] مجید نازل ہوا جب اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خوشی میں [illegible] پر جو بدعت پیدا کرلی ہیں وہ سنت محمد کے ساتھ [illegible] کی پیروی سے محرومی نہ ہو۔[۳]

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ شیخ تو شاہ ولی اللہ [illegible]

۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible]

علامہ سیوطی کے دلائل

اصل یہ حدیث ہے۔

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا حالانکہ حدیث میں ہے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپکی ولادت کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ دو دفعہ نہیں ہوتا پس پتا چلا کہ آپ نے اپنی نبوت اور رحمت للعلمینی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے یہ عقیقہ کیا تھا لہذا ہمارے لیے بھی یہ مستحب ہے کہ ہم آپ کی ولادت سے اور اس دن کو منعقد کریں کھانا کھلائیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔

علامہ ابن الحاج کے دلائل: علامہ ابن الحاج نے اپنی کتاب میں علامہ سلوچی سے اس بات کا نقل کیا ہے کہ ولادت کے موقع پر محفل میلاد میں اور عام دنوں سے فرمایا کہ مناسب ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے بعد اپنے محبوب کے ساتھ کیا نسبت ہے جس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے بعد از حمد و ثنا آخری نبی کو دنیا کی طرف بھیجا اس مہینہ میں احسان فرمایا اس ماہ میں تحریر واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ عبادات کی جائیں موجودہ میں زیادتی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں ہمیں ایک نعمت عظیمہ عطا فرمائی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینے میں باقی مہینوں کی بہ نسبت زیادہ عبادات نہیں کی لیکن اس کا سبب بھی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر بہت زیادہ رحمت اور شفقت تھی کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے جس کی وجہ سے امت کسی عمل کو ترک فرما دیتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی اسی میں ہے کہ فضیلت والے ایام میں نیکی کے [illegible] بکثرت کیے جائیں کیونکہ نہیں معلوم کہ امام بخاری نے یہ روایت کیسے کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا ذخیرہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ کا ذخیرہ شعبان میں کرتے تھے لہٰذا ہم آپ کی پیروی میں فضیلت والے دنوں کی تعظیم کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن ایام فضیلت میں زیادہ عبادت [illegible] کیے ہیں وہ معلوم اور معروف ہیں جیسے رمضان شہر الحج اور اس مبارک مہینہ میں آپ کا خصوصیت کے ساتھ زیادہ عبادت اور کارہائے خیر کرنا ثابت نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ اس ماہ میں زیادہ عبادت اس لیے نہیں کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ امت پر تخفیف کا رد کرتے تھے اور اس پر رحمت و شفقت کرتے تھے بخصوص ان امور میں جن کا تعلق آپ کے ساتھ [illegible] کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا اور فرمایا ہے [illegible] حرم بنایا میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے شکاری جانور کو قتل کرنے اور مدینہ کے درخت کو کاٹنے کی سزا نہیں مقرر فرمائی جیسا کہ مکہ میں ان چیزوں پر سزا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ چیز اصل فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے [illegible] آپ ان کے احکام میں امت پر شفقت کی خاطر [illegible] دیتے تھے [1]

علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات

علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ نے یہ جو کچھ لکھا تھا وہ حق اور صحیح ہونے کے [illegible] شہ سے مالا مال ہے اس کے بعد بعض نے نقل بدعات میں بعض [illegible] خرابیاں کرتے ہیں ان کا ذکر کرنے [illegible] ثابت موسیقی کا ذکر کرتے کرتے وہ راہ اعتدال سے ہٹ گئے ہیں:

اگر محفل میلاد [illegible] سماع سے خالی ہو اور اس میں صرف نعت کا [illegible] پڑھا جاتا ہو [illegible] نیت ہو اور اس میں مسلمان جاہلوں کو [illegible] ان تمام مفاسد سے خالی ہو جن کا ہم نے ذکر کیا تب بھی یہ عمل نفس میلاد کی نسبت سے بدعت ہے کیونکہ اس فعل میں [illegible] بزرگ سلف کا عمل [illegible] سلف کی اتباع صرف اولیٰ نہیں واجب ہے کیونکہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے زیادہ اتباع اور تعظیم کرنے والے تھے اور ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں ہے کہ [illegible] دیا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ سلف صالحین میں کسی سے بھی منقول نہیں ہے کہ [illegible] میں [illegible] اس ماہ میں زیادہ عبادت اور کارہائے خیر کرے [illegible] واجب قرار دیا ہو اس لیے اس ماہ میں [illegible] اور کارہائے خیر کی کثرت بھی بدعت قرار پائی۔ تو علامہ ابن الحاج [illegible] پر اس کو واجب قرار دے سکتے ہیں [illegible]

---

[1] علامہ ابو عبداللہ محمد بن محمد مشہور بابن الحاج متوفی ۷۳۷ھ المدخل ج ۲ ص ۲۶۰ - ۲۶۱ مطبعہ دار التراث ۱۴۰۱ھ

[2] ۔ " " " المدخل ج ۱ ص ۲۶۸ "

ہم نے اس سے پہلے اس عبارت کا ترجمہ نقل کر دیا ہے علامہ ابن الحاج کی یہ عبارت چونکہ خود اسلاف کے خلاف ہے اس لیے باطل و مردود ہے اور صحیح بات وہ ہے جس کو اوپر ہم نے اس بحث کے شروع میں ذکر کیا ہے

علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں کہ سلف صالحین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور دین کی تعظیم کرنے والے جاننے والے تھے اس کے باوجود انھوں نے محافل میلاد منعقد نہیں کیں اور جو ان کے تابع ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ بھی انکی اتباع کرنی چاہیے بلکہ کہتے ہیں کہ ان کی اتباع زیادہ واجب ہے ہم اس قول پر کہا جا سکتا ہے کہ سلف صالحین میں تابعین سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جاننے والے تھے اس لیے جس کام کو صحابہ نے نہیں کیا وہ تابعین کو بھی نہیں کرنا چاہیے تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کام صرف اس وجہ سے ناجائز اور بدعت ہو جانا چاہیے کہ ان سے پہلے بزرگوں نے اس کام کو نہیں کیا ہے مسجد میں محراب بنانے کی ابتدا حضرت عمر بن عبد العزیز نے کی اور قرن مجید میں حجاج بن یوسف نے اب لگے اس اصول سے یہ دونوں کام ناجائز اور بدعت ہوتے کیونکہ اگر یہ کام صحیح ہوتے تو ان سے زیادہ ان کے لگے وہ صحابہ کرام اس کام کو کیوں ترک کرتے اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام کی نسبت ان اور شریعت کو جاننے والے خود جناب رسالت مآب کا صحابہ اور تابعین ہی ہیں اور شارعین کو ان کہنے اسی لیے جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اور بعد قرن ثابت نہ ہو گا حضرت عمر سے دن تک ذکر کا صحابہ کرام حضرت عمر سے نماز تراویح کی نماز جماعت شروع کرنی اگر ان کاموں میں کوئی خیر ہوتی تو صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کو کیوں ترک کرتے علامہ ابن الحاج کے سامنے قرآن مجید کا جو نسخہ ہے اس کے کے نام لکھے ہوئے تھے یہ بات بعد کے لوگوں سے روایتی طور پر ثابت ہے کہ سلف صالحین سے قرآن مجید کے نقطوں میں سورتوں کے نام نہیں لکھتے تھے اور اسلام میں قرآن مجید کے طرح ثابت ہے ہیں اگر اس کام میں خیر ہوتی تو سلف تابعین نے کیوں نہیں کیا تو کوئی اصول پر قرآن مجید کے ان نسخوں کو کیا جائے گا جن سے ہم نے اوپر ذکر کیا ہے

تنبیہ: یہ ہے کہ سلف صالحین صحابہ و تابعین نے محافل میلاد منعقد کیں اور جو ان نے اس فعل سے منع کیا ہے تو ہیں سب عبارتیں فرمائی ہیں کا مذکور ہے اس کی ممانعت پر دلالت نہیں کرتا، صنعت و نرفت و ترقی تبلیغ میں سے جدید کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں در سینکڑوں کام اور ترقی تبلیغ میں ہیں تمام تصنیف و تالیف ترجمہ رسالت، صحابہ اور تابعین میں سے کسی نے نہیں کیے تو کیا یہ سب ناجائز ہیں؟

نماز صحابہ اور تابعین کے خلاف میلاد منعقد کرنے کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ وہ اس سے زیادہ اہم کاموں میں مشغول رہتے تھے مسلمانوں کے لیے جہاد کرنا کافروں کو اسلام کی دعوت دینا دین کے باغیوں کو تہ تیغ کرنا، حدود الٰہیہ کو قائم کرنا، اسلام کا سورج پوری خوبی سے چمکتا رہے شہروں میں نظم و نسق قائم کرنا۔

ربط ہر وہ کام جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے کیا جائے اور وہ کام آپ کی تعظیم پر مبنی ہو اس کو کرنا جائز ہے بشرطیکہ شرک نہ ہو خواہ اس کام کی مثیل اور نظیر عہد صحابہ اور تابعین میں نہ ہو۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وهنا امران لا بد منهما احدهما وجوب تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم و رفع رتبته عن سائر الخلق والثاني افراد الربوبية و اعتقاد ان الرب تبارك وتعالى منفرد بذاته وصفاته و افعاله عن جميع خلقه فمن اعتقد في مخلوق مشاركة الباري سبحانه وتعالى في شيء من ذلك فقد اشرك ومن قصر بالرسول صلى الله عليه وسلم عن شيء من مرتبته فقد عصى او كفر و من بالغ في تعظيمه صلى الله عليه وسلم بانواع التعظيم ولم يبلغ به ما يختص بالباري سبحانه وتعالى فقد اصاب الحق وحافظ على جانب الربوبية والرسالة جميعًا وذلك هو القول الذي لا افراط فيه ولا تفريط۔[1]

یہاں دو باتیں ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا واجب ہونا اور اس کے مرتبہ کو تمام مخلوق سے بلند ماننا، دوسرا اللہ تعالیٰ کی انفرادیت اور اس بات کا اعتقاد کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنی ذات صفات اور افعال میں تمام خلق سے منفرد ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات صفات یا افعال میں مخلوق کی شرکت کا اعتقاد رکھے وہ شرک ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ میں کسی قسم کی کمی کرے وہ گناہ گار یا کافر ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں تمام تعظیمی کاموں کے ساتھ مبالغہ کرے اور وہ چیز اس کے ساتھ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں نہ کرے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ہے وہ صواب ہے اور اس نے توحید و رسالت دونوں کی رعایت کرنے میں جانب حق کو پالیا اور اس میں کوئی افراط و تفریط نہیں ہے۔

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں:

وما يفعله بعض الناس من النزول بالقرب من المدينة والمشي على اقدامه الى ان يدخلها حسن وكل ما كان ادخل في الادب والاجلال كان احسنا۔[2]

بعض لوگ مدینہ طیبہ آنے سے پہلے سواری سے اترتے ہیں اور پیدل چل کر مدینہ میں داخل ہوتے ہیں یہ عمل مستحسن ہے اور جو چیز ادب اور تعظیم کا ذریعہ ہو وہ بہتر ہے۔

یہ عبارت عالم گیری میں بھی ہے۔[3]

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ ہر وہ کام جو تعظیم رسول کا مظہر ہو اور مشروع کے خلاف نہ ہو اس کا کرنا مستحسن ہے خواہ اس کی مثل زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تعظیم کے پیش نظر عمل میں نہ کیا گیا ہو مثلاً کھڑے ہو کر ادب سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا بلاشبہ مستحسن ہے۔

---

[1] علامہ احمد بن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ، الجوہر المنظم، ص ۲، مطبوعہ مکتبہ [illegible]، [illegible] ۲۰۵ھ

[2] علامہ کمال الدین بن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ فتح القدیر ج ۳ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ نوریہ [illegible]

[3] ملا نظام الدین متوفی ۵۰ھ، فتاویٰ ہندیہ ج ۵ ص ۲۷۵، مطبوعہ مکتبہ کبریٰ امیریہ بولاق مصر ۳۱۰ھ

علامہ ابن الحاج نے بارگاہ رسالت کے آداب سے خود بھی بیان فرمودہ میں ذکر کی ہیں جن پر سلف صالحین عمل نہیں رہا اس کے باوجود وہ افعال ان ایمان کے دلوں کو روشن کرتے ہیں علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں جب کسی ہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے گئے اور مدینہ طیبہ کے اندر داخل نہیں ہوتے بلکہ ذی الحلیفہ کے ادب کے پیش نظر شہر کے باہر سے زیارت کر لیتے کہا گیا آپ شہر میں نہیں جاتے، انہوں نے جواب دیا ایسا شخص سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں داخل ہو سکتا ہے؟ اسی طرح خلیفہ کا قاصد حضرت امام مالک کے پاس خط لیکر آیا کہ اس پر سوار ہو کر خلیفہ سے ملنے جائیں تو انہوں نے خط پر سوار ہونے سے معذرت کر لی اور کہا جس جگہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدموں سے چلے ہوں وہاں میں سوار ہو کر نہیں جا سکتا! [1]

اہل محبت سے اس قسم کی بہت سی مثالیں یادگار ہیں بہر حال با عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر مساجد کی نفل تادیہ کرتے ہیں اور ان میں سجدہ و قیام کرتے ہیں آپ کے جناب میں صدقہ و خیرات اور دیگر عبادات کے بجا لانے کا اہتمام کرتے ہیں ان کے یہ اعمال ہیں ذخیرہ و برکت کے سبب ہیں نواب اس سے بہت سے صالحین ان اعمال میں مشغول ہوتے ہیں

ماہ ربیع الاوّل اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت کی وجہ

علامہ ابن الحاج نے ماہ ربیع الاوّل کے سلسلہ میں کیا ہے اس کو بیان فرمایا ہے۔

علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں کہ اگر یہ سوال کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن ہوئی ماہ رمضان میں نہیں ہوئی جس میں قرآن مجید نازل ہوا نہ ہی ماہ محرم میں سرکار نے ہجرت کی ماہ شعبان میں نہ ماہ رجب میں نہ شعبان کی پندرہویں شب میں نہ جمعہ کے دن نہ اس کی شب میں ابن الحاج لکھتے ہیں اس کا جواب چند طریقوں سے ہے پہلا طریقہ یہ ہے کہ دنیا میں جو بھی چیز پیدا کی گئی اور اس میں یہ تنبیہ ہے کہ انسان کی معاش حیات کے سبب جس طرح پیر کے دن بنائے گئے اسی طرح اس کی ولادت بھی پیر کے دن ہوئی کا سبب کل بھی پیر کے دن پیدا کیا گیا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پیر کے معنی ہیں بہار اس میں ہے کہ انسانیت کا تمام صدیوں سے آرزو تھی لیکن اس میں بہار اس وقت آئی جب آپ کی ولادت ہوئی تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فصل ربیع تمام فصلوں میں افضل ہوتی ہے اسی طرح آپ کی شخصیت بھی تمام انبیاء سے افضل ہے اور چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ رمضان لیلۃ القدر شعبان کی پندرہویں شب یا جمعہ کی شب میں ہوتے تو ان اوقات سے آپ کو فضیلت ملتی اور جب آپ ربیع الاوّل میں پیر کے دن پیدا ہوئے تو اس دن کو آپ کی وجہ سے فضیلت ملی اور دقیقہ یہ ہے کہ آپ کسی سے فضیلت نہیں پاتے مگر آپ ہی فضیلت پاتے ہیں اور آپ سے فضیلت پائی جاتی ہے [2]

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن الحاج متوفی ۷۳۰ھ المدخل ج ۱ ص ۲۵۶ طبع مصر

[2] " " " المدخل ج ۱ ص ۲۹۸ - ۲۸۱ "

علامہ ابن الحاج کی عبارات پر علامہ یوسف صالحی کا تبصرہ

علامہ یوسف صالحی شافعی علامہ ابن الحاج کی درونوں عبارتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الحاج نے نفس میلاد کی مذمت نہیں کی بلکہ بعض مجالس میلاد جن بحرمات و منکرات پر مشتمل ہوتی ہیں ان کا رد کیا ہے کیونکہ ان کی ابتدا کی عبارت میں تصریح ہے کہ اس ماہ مبارک میں خیرات، صدقات اور نیکی کے کاموں کو بکثرت کرنا چاہیے اور میلاد شریف سے اس کے سوا اور کیا مراد ہے کیونکہ فی نفسہ میلاد میں قرآن مجید کی تلاوت اور کھانا کھلانے کے سوا اور کیا ہوتا ہے اور یہ خیر اور عبادت ہے اور اس عمل کو تم مذموم قرار دیتے ہو، البتہ انھوں نے آخر میں جو میلاد شریف کو بدعت کہا ہے تو یہ ان کے بعض کے نزدیک ہے یا تو اس کا محمل یہ ہے کہ بدعت سے ان کی مراد بدعت حسنہ ہے اور یہ مراد ہے کہ فعل مولد کی نسبت بدعت ہے کیونکہ سلف میں سے کسی نے عمل مولد کی تثبیت نہیں کی لیکن یہ بات ان کی پہلی عبارت کے ساتھ مطابق نہیں ہے کیونکہ پہلی عبارت میں انھوں نے اس ماہ میں نیکی کے کاموں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر برانگیختہ کیا ہے اور جو شخص عمل مولد کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشی میں کھانا کھلاتا ہے اور یہ بہترین نیکی ہے جس کی ترغیب انھوں نے شروع میں تنقین کی تھی تو اب اس کی مذمت کیوں کی جا رہی ہے؟

علامہ فاکہانی شافعی نے بھی میلاد شریف کا انکار کیا ہے اور اس کو بدعت قرار دیا ہے علامہ برہان الدین جعبری نے حسن المقصد میں ان رسالہ کا تعاقب کر کے رد کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بدعت مطلق مذموم نہیں ہے بلکہ بدعت سیئہ مذموم ہے یا بدعت مکروہ اور یہ بدعت حسنہ ہے علامہ یوسف صالحی شافعی نے بھی علامہ سیوطی کے جواب کو سبل الہدیٰ والرشاد میں نقل کیا ہے[1]

علامہ حلبی کے دلائل

علامہ حلبی کہتے ہیں مسلمانوں میں یہ بات عام ہو گئی ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سنتے ہیں تو آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر چند کہ یہ قیام بدعت ہے لیکن بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذموم نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت قائم کر کے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور علماء دین اسلام نے فرمایا بدعت کی پانچ قسمیں ہیں جو شرح صحیح مسلم ج ۲ میں مذکور ہیں، بدعت کی یہ اقسام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے خلاف نہیں ہیں "ہر نئے کام سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے" اور جس نے کہا ہے کہ ہر بدعت شرعیت میں ایسا کام ہے جو کسی دلیل شرعی سے نہ ہو وہ مردود ہے ان احادیث میں بدعت سے عام معنی نہیں بلکہ خاص معنی مراد ہے (یعنی بدعت سیئہ) کیونکہ ہمارے امام شافعی نے فرمایا ہے جو نئی بات کتاب، سنت، اجماع یا آثار صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالہ ہے اور جو نیک کام ایسی نئی بات اور ان کے خلاف نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے، امام شافعی کے زمانہ کے تمام متبع نے اس مسئلہ میں ان کی موافقت کی ہے

---

[1] علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد ج ۱ ص ۴۶۰ مطبوعہ المجلس العلمی ۱۳۹۳ھ

حکایت ہے کہ امام سبکی کے پاس ان کے معاصر علماء کی ایک جماعت آئی اس وقت ان میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں علامہ بوصیری کے یہ اشعار پڑھے (ترجمہ) اگر بہت عمدہ نعت خوانی کے ساتھ رسول کے ہاتھ سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نعت لکھے اور اس نعت کو سن کر عاصی بستہ بکثرت گناہ کھڑے ہو جائیں تو آپ کے احترام کے اعتبار سے یہ تعظیم بھی کم ہے یہ شعر سنتے ہی علامہ سبکی اور تمام علماء کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں آپ کی محبت زیادہ تر راسخ ہوئی۔ علامہ حلبی لکھتے ہیں کہ علامہ سبکی کا یہ عمل اس بات کے لیے کافی ہے نیز علامہ حلبی لکھتے ہیں کہ علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے استحباب پر امت کا اتفاق ہے اور میلاد شریف کا عمل اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بدعت حسنہ ہے اسی وجہ سے علامہ ابو شامہ کے استاذ شیخ ابو شامہ نے فرمایا ہمارے زمانہ میں سب سے اچھا کام ہر سال میلاد شریف کے دن صدقہ خوشی اور زینت و سجاوٹ کا اظہار کیا جاتا ہے، دنیکی اور اچھائی کے کام کئے جاتے ہیں اور لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ تمام کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعظیم کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے مسلمانوں پر جو احسان فرمایا ہے اپنے کو جتنا عالمین بنایا ہے اس کے شکر یہ ادا کرتے ہیں، علامہ شعانی فرماتے ہیں کہ قرون ثلاثہ میں سے کسی نے میلاد شریف نہیں کیا بعد میں شروع ہوا بعد کے مسلمانوں نے یہ عمل تمام ملکوں اور تمام شہروں میں میلاد شریف کرتے ہیں اور اس میں صدقہ خیرات کرتے ہیں اور میلاد کی محفلوں سے ان پر فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے علامہ ابن جوزی نے فرمایا جو لوگ میلاد شریف کرتے ہیں اور اس میں کوشش کرتے اور اچھے کھانے کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرماتا ہے[1]

علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو کرنے کے لیے جمع ہونا، اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں جو شرع کے خلاف ہیں مثلاً گانا بجانا وغیرہ کیونکہ میلاد شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار ذکر ہوتا ہے اور آپ سے ذکر محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں علامہ نے تصریح کی ہے کہ جس سال میلاد شریف کیا جائے اس سال ان چیزوں سے اور مقصود میں کامیابی ہوتی ہے علامہ ابن الحاج نے کہا ہے کہ اس کو علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اور علامہ ابن حجر ہیتمی نے اپنے رسالہ مولد میں اور علامہ قسطلانی نے اپنی مواہب میں ذکر کیا ہے، اور ہر وہ شخص جو آپ کی محبت میں صادق ہے اس کے لیے مناسب ہے کہ ماہ میلاد النبی کے مہینہ میں خوشی منائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لیے محفل منعقد کرے جس میں اہتمام بحجت سے آپ کے میلاد کے واقعات بیان کیے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے مالا زمرہ میں داخل ہوگا اور جس شخص کے جسم میں آپ کی محبت سرایت کر جائے گی وہ جسم انشاء اللہ تعالیٰ

---

[1] علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی متوفی ۱۰۴۴ھ، سیرت انسان العیون ج ۱ ص ۷۷ مطبوعہ مصطفےٰ البابی مصر۔

ہوتا اور آپ کی شفاعت اس شخص کو حاصل ہوگی جو آپ سے محبت رکھتا ہوگا، جس [illegible] سے ثمرہ [illegible] جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ [illegible] پر رحمت فرمائے جس نے ہمارے مبارک نبی کی [illegible] ہیں اگر ہم آپ سے محبت [illegible] سلام پڑھنا ہمارے لئے یہ بھی کافی ہے۔

ملا علی قاری کا نظریہ

ملا علی قاری فرماتے ہیں، پہلی بات یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ میلاد النبی کی مجلس منعقد کرنا جائز ہے اور آپ کی ولادت کی خوشی منانا جائز ہے اور لوگوں کی دعوت کرنا اور خوشی منانا جائز ہے، اور یہ بھی بات ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی خاص اور معین رات میں محفل میلاد منعقد کرنا سنت ہے، اور جو شخص کسی معین شب میں محفل میلاد کا منعقد کرے وہ باقی سب کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ہر وقت مطلوب ہے، [illegible] ماہ میں آپ کی ولادت ہوئی اس مہینہ کی فوقیت ترجیح سے۔ تیسری بات یہ ہے کہ محفل میلاد کا جتنا بھی [illegible] بہت بڑا فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس محفل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، آداب، آپ کی [illegible] آپ کے معاملات اور آپ کی عبادت کا بیان کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کو آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی [illegible] اور جو لوگ ان اعتقادات سے [illegible] محفل میلاد کی برکات سے [illegible] ہیں۔[1]

محفل میلاد کے جواز اور استحباب پر ملا علی قاری کے دلائل

ملا علی قاری فرماتے ہیں [illegible] کے جواز پر پہلی دلیل یہ ہے کہ ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر [illegible] کو آزاد کر دیا تو اس کی جزا میں ہر پیر کے دن اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ [illegible] دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم ولادت کی خود تعظیم فرمائی تھی اور اس کی تعظیم نوعیت پر اونٹنی کا ہنکہ دیا کرتے تھے اور اس کی تعظیم کے لیے سہ پہر کا روزہ رکھتے تھے جب کہ تعظیم کے جتنے بھی [illegible] سے روایت کی ہے۔ محفل نبوی میں سرچیہ منعقد کی صورت نہیں ہے لیکن تعظیم کا معنی موجود ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر [illegible] کا مطلوب ہے [illegible] فضل اللہ [illegible] کے فضل اور اس کی نعمت پر خوشی منانے [illegible] برخوشی منانے کا حکم دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] چوتھی دلیل یہ ہے کہ جس زمانہ میں کوئی شخص دینی کام کرتا ہے جب وہ زمانہ آتا ہے تو اس کی تنظیم کرنی چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس زمانہ کو مقرر فرمایا جب آپ [illegible] کا روزہ رکھتے [illegible] جب کہ [illegible]

---

[1] [illegible] متوفی ۱۵۲ھ [illegible] ۲ ص ۲۰۴ [illegible] ۱۴۰۳ھ

[2] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ [illegible] ص ۸ [illegible] ۱۴۰۰ھ

کلا سقی علیہ من ماء موسیٰ من منبت صوفہ [illegible]

ہم آپ کے واقعات آپ کو سناتے ہیں جس سے تم آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے واقعات سنا کر اپنے دل کی تسکین کے لئے تیار ہیں۔ پندرھویں دلیل یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو علم دین میں مدد معاون اور ضرور ہو اس سے مدد لینا شرعاً سے نکیں اگر اس میں کوئی مصلحت راجح ہوگی تو وہ واجب ہوگی کسی درجہ مستحب مباح مکروہ یا حرام یہ سب مدلت کی قسمیں ہیں۔ سولہویں دلیل یہ ہے کہ جو چیز صدر اول میں ہیئت بنائیہ کے ساتھ نہ تھی وہ اب ہے ساتھ ہو تو وہ بھی مطلوب ہوتی ہے کیونکہ جس کے ذریعہ سے مطلوب میں اس کی حیثیت بھی مطلوب ہوگی [illegible] ہوں، اسی بنا پر مدلت قرآن حضرت ابوبکر [illegible] کا [illegible] کرنا اور تمام علوم دینیہ کی تصنیف جو دور حاضر میں ہوئی ہے [illegible] کے ساتھ کفار سے [illegible] جنگوں اور توپوں سے جنگ کرنا اور مینارہ پر اذان دینا، مدرسے اور مدرس بنانا مسجدیں اور [illegible] ساتھ مخصوص ہو جانے کی وجہ سے واجب ہو گیا ہے کیونکہ اب ان کاموں کے بغیر دین کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں [illegible] ہوتے تھے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں

مولد شریف سارا ہل جمع ہوتے ہیں کسی قدر تمہارے دسترخوان پر کھانا ہے اور حضرت رسالت مآب ﷺ کا ذکر کرنے سے مذموم ہو سکتا ہے بہتر جو زیادہ نہیں لوگوں نے نہ چاہیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔[1]

حاجی صاحب کا یہ بہت ایمان افروز ارشاد ہے۔

اگر کسی محل میں عوارض غیر مشروع جن سے بچنا واجب کو ترک کرنا چاہیے نہ کہ اصل عمل سے [illegible] ایسے امور سے انکار کرنا ناخیہ کنز سے باز رکھنا سے جیسے تباہ ہوں شریعت اگر بڑھتے ہوئے [illegible] شخص نقض ما قام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی [illegible] سے ان لوگ اس کی تنظیم کے [illegible] ہیں گو سے [illegible] روحی فداہ ہے اگر ہی کی تنظیم کی گئی [illegible] ہوا۔[2]

شیخ نقشبندی نے آخری جمعہ اہم گرامی کی تنظیم کی گئی [illegible] ہے۔

نزل: [illegible] کرنا کہ کس سے نفرت کرنا چاہتی ہے۔[3]

اور میں کہتا ہوں کہ اس سے بھی بڑی زیادتی ہے کہ محفل میلاد کو بدعت سیئہ قرار دینے اور منعقد کرنے والوں سے نفرت کی جائے اور انہیں اہل بدعت کے نام سے [illegible]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ

اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے [illegible] کی خوشی کرنا اور مولود شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑے ہونا وغیرہ [illegible] اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمان [illegible] یہ سب ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہیں اور مستحسن [illegible] اس کے متعلقات کا اسباب ہے جس میں مستقل [illegible] ورنہ اہل بدعت سے بھری ہوئی کتابیں [illegible] ہیں۔

نیز لکھتے ہیں:

[illegible] نہیں کہ [illegible] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا [illegible] اللہ کی حمد بہت کافی ہے کہ اس [illegible] ہے۔[5]

---

[1] حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مثنوی [illegible] ص ۴۰ مطبوعہ [illegible]

[2] " " ص ۶۹،

[3] شیخ شرف علی تھانوی متوفی [illegible] ص ۸۸ مطبوعہ [illegible]

[4] مولانا صدر الدین رہتوی متوفی ۱۳۴۰ھ [illegible] ص ۸۰۰ مطبوعہ [illegible]

[5] " " فتاوی رضویہ ص ۱۹ "

شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ

سیخ رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا۔
[illegible] مجلس [illegible] میں نیا مہینہ [illegible] درست ہے یا نہیں

شیخ نے جواب دیا:

[illegible] مجلس [illegible] مذہب کے [illegible] مستحسن [illegible] مگر [illegible] علماء [illegible] کشف الاحوال رشید احمد [illegible]

[illegible] دونوں [illegible] مذہب کی [illegible] دعوت دیتے ہیں اور اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

نائب رسول کا نظریہ

[illegible]

غسل میت کی ابتداء

[illegible]

حاشیہ: [illegible]

فی ذیبر الادل ویحتفل به احتفالا هائلا ، وکان مع ذلك شهما شجاعا فاتکا بطلا عاقلا عالما عادلا رحمه الله واکرم مثواه وقد صنف الشیخ ابو الخطاب ابن دحیة له مجلدا فی المولد النبوی سماه التنویر فی مولد البشیر النذیر فاجازه بالف دینار وقد طالت مدته فی الملك فی زمان الدولة الصلاحیة وقد کان محاصرا عکا والی هذه السنة محمود السیرة والسریرة قال البسطی حکی بعض من حضر سماط المظفر فی بعض الموالد کان یمد فی ذلك السماط خمسة الاف رأس مشوی وعشرة الاف دجاجة ومائة الف زبدیه وثلاثین الف صحن حلوی، قال وکان یحضر عنده فی المولد اعیان العلماء والصوفیة ـــ وکانت له دار ضیافة للوافدین من ای جهة ومن ای صفة وکانت صدقاته فی جمیع القرب والطاعات علی الحرمین وغیرهما ـــ وکان یصرف علی المولد فی کل سنة ثلاثمائة الف دینار وعلی دار الضیافة فی کل سنة مائة الف دینار وعلی الحرمین والمیاه بدرب الحجاز ثلاثین الف دینار سوی صدقات السر رحمه الله تعالی وکانت وفاته بقلعة اربل وصی ان یحمل الی مکة فلم یتفق فدفن بمشهد علی[1]

کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ وہ بہت زیرک، بہادر، مدبر، پرہیزگار، عادل اور عالم دین تھے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ

[illegible]

رہی۔ عکا کا محاصرہ کرتے ہوئے داصل بحق ہوئے ان کی [illegible]

محفل میلاد میں شریک [illegible]

محفل میں پانچ ہزار بھنی ہوئی بھیڑیاں ہوتی تھیں۔ دس

علماء اور صوفیاء شریک ہوتے تھے۔ ہر علاقہ اور ہر قسم

حرمین شریفین کی عبادات پر بہت خرچ کرتے تھے۔

تھے اور مہمان نواز ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ کرتے تھے حرمین

تھے۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ مظفر پر رحمت کرے جو صدقات و خفیہ طور پر کرتے تھے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے (۶۳۰ھ میں) اربل کے قلعہ پر وہ فوت ہو گئے انہوں نے مکہ مکرمہ میں مدفون ہونے کی وصیت کی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جوار میں انہیں دفن کر دیا گیا۔

صحیح یہ ہے کہ عالم اسلام میں ہمیشہ سے [illegible] ہیں۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

فما زال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده علیه السلام ویعملون الولائم ویتصدقون

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے مہینہ میں اہل اسلام ہمیشہ محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دعوت کا اہتمام

[1] ابو الفداء حافظ ابن [illegible]

فی لیالیہ بأنواع الصدقات ویغمرون السرور ویزیدون فی المبرات ویحتفون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادًا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض و اعیاد واہ سبیلہ

کرتے ہیں اور میلاد کی راتوں میں صدقات کے ساتھ خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں، میلاد شریف پڑھتے ہیں اور میلاد شریف کی برکات سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عام ہوتا ہے اور محفل میلاد کے خواص میں سے یہ ہے کہ اس سال امان رہتی ہے اور مطلوب کی بشارت جلد مل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ماہ ربیع الاول کی راتوں کو عید بنا لے تاکہ اس سے لوگوں کے دلوں میں بعض رسالت کی بیماری سے اشد بیماری ہو جائے۔

علامہ قسطلانی کے حوالے سے اس عبارت کو علامہ حسین بن محمد دیار بکری، علامہ ابن عابدین شامی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر علماء و مشائخ نے اپنی اپنی تصانیف جلیلہ میں بیان کیا ہے۔

آخری گذارش ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آسان عبارت میں اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور محفل میلاد کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے، ہمیں امید ہے کہ اس کوشش کو قبول فرماتے میلاد شریف کرنے والوں کے لیے یہ کلمات طمانیت کا موجب ہوں گے اور لوگ محفل میلاد میں بے اطمینانی کرتے ہوئے اس کا ثواب حاصل کریں گے، وہ لوگ جو ہر سال اس کار خیر کے انعقاد کی مخالفت کرتے ہیں ان دلائل کو سامنے رکھ کر اپنی پوزیشن درست کر لیں گے اور مصنف کے لیے مغفرت اور ان کی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

بَابُ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزوں کا بیان

۲۶۴۶- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا ان میں سے کسی سے فرمایا: تم نے شعبان کے روزے رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم

۱۔ علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۷۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۔ علامہ حسین بن محمد دیار بکری تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۲۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

۳۔ علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ شرح المولد لابن حجر ج ۳ ص ۳۳۹ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر

۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ ماثبت بالسنۃ ص ۶۰ مطبوعہ دار التعلیم الغربیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ صُمْتَ
مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ
يَوْمَيْنِ

۲۶۴۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ هَارُونَ حَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ
سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ
فَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ

۲۶۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ
الْعَزْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ
هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ يَعْنِي شَعْبَانَ
شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا
أَوْ يَوْمَيْنِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِيهِ قَالَ رَوْحٌ
أَوْ يَوْمَيْنِ

۲۶۵۰ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا
النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ
فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

روزے رکھنا!

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا جب تم افطار کرو تو اس کی جگہ دو روزے رکھنا!

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا: عید الفطر کے بعد دو روزے رکھنا جس کی روایت میں شعبہ کو شک ہے

ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

ف: اس حدیث سے شعبان کے روزوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اس کے ایک یا دو روزے بعد دو روزے رکھنے کا حکم دیا۔ سرر ماہ کی جمع ہے جس کے معنی وسط ہیں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ یہ سوال ہوگا کہ شعبان کے آخر میں روزے کی فضیلت کیسے ہوگی جبکہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے آپ نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا ہو کیونکہ اس کے بعد رمضان سے ایک یا دو روز پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۲۶۵ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

محرم کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

۲۶۵۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ اور ماہ رمضان کے بعد کس ماہ کے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے اور ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔

۲۶۵۳ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے علماء نے رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہونے کا مسئلہ لیا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ آپ کو محرم کی فضیلت کا علم آخر عمر میں ہوا تھا اور یہ اس لئے کہ آپ نے اس ماہ کی بڑی تعظیم کرتے ہوئے اس میں روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ اِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ

رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

۲۶۵۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذَبْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ اَنْصَارِيٍّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہے۔

۲۶۵۵- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنِي اَبُو اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے مثل سابق ہے۔

۲۶۵۶ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ..... اس کے بعد مثل سابق ہے۔

شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ

علامہ نووی نے یہ ان احادیث میں امام شافعی رحمہ اللہ اور داؤد وظاہریہ کے مذہب پر صریح دلالت ہے جو ان کے قول ہیں کہ رمضان کے بعد چھ روزے رکھنے مستحب ہیں۔ امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ روزے مکروہ ہیں۔ امام مالک نے موطا میں لکھا ہے کہ میں نے اہل علم میں سے کسی کو یہ روزے رکھتے نہیں پایا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ روزے رکھنا اس لیے مکروہ ہیں کہ کوئی شخص ان کے وجوب کا گمان نہ کرے۔

امام شافعی اور ان کے موافقین کی دلیل یہ احادیث ہیں جو کہ جیسا سنت سے ثابت ہوتا ہے فریضہ، کثیر، یا نافلہ کے قول کی خلاف پتہ کہ ہیں کی جا سکتی رہا ان کا یہ قول کہ شوال کے چھ روزے سنت

خطرہ ہے کہ ان کے وجوب کا گمان نہ کر لیا جائے تو یہ قول حنفیہ اور عاشورہ کے روزے میں بھی جاری ہو سکتا ہے جب کہ وہ بالاتفاق مستحب ہیں۔ ہمارے اصحاب کا قول یہ ہے کہ عید الفطر کے بعد یہ چھ روزے پے در پے اور متواتر رکھنے چاہئیں اور اگر یہ روزے متفرق کر کے رکھے یا شوال کے آخر میں رکھے جو ہیں تب بھی فضیلت حاصل ہو جائے گی کیونکہ بہرحال یہ روزے شوال میں رکھے گئے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ یہ چھ روزے تمام روزے رکھنے کے برابر اس لیے ہوں گے کہ ایک نیکی کا دس گنا اجر ہوتا ہے۔ تیس روزے رمضان کے اور چھ روزے مل کر چھتیس روزے ہوئے اور دس سے ضرب دینے کے بعد حاصل ضرب تین سو ساٹھ ہوئے اور چونکہ سال میں عموماً تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اس لیے جو شخص رمضان کے بعد شوال کے یہ چھ روزے رکھ لیتا ہے اس کو تین سو ساٹھ روزے رکھنے کا اجر مل جائے گا۔ [1]

احناف کے مذہب کی وضاحت

امام ابوحنیفہ نے عید منظر کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کو مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے خواہ متصل رکھے جائیں یا متفرق تاکہ فرض پر زیادتی کے ساتھ تشبیہ نہ ہو، اور امام ابو یوسف نے متصل طور پر شوال کے چھ روزوں کو مکروہ قرار دیا ہے اور متفرق طور پر ان چھ روزوں کو مستحب اور غیر مکروہ قرار دیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فقہاء احناف عموماً حدیث کی پیروی کرتے ہیں اور کوئی امام ابوحنیفہ کا کوئی قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو امام کے قول کی بجائے حدیث ہی کی پیروی کرتے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ حدیث ان تک نہیں پہنچ سکی یا یہ حدیث ان کے نزدیک ثابت اور قابل عمل نہیں تھی، امام مالک نے بھی شوال کے چھ روزوں کو مکروہ کہا ہے لیکن مالکی علماء نے بھی امام مالک کے قول پر نہیں بلکہ حدیث صحیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کیا ہے۔ علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں: شوال کے چھ روزوں کے متعلق یہ حدیث ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، یہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے سال بھر روزے رکھنے کی مثل ہے۔ امام مالک سے ان کو مکروہ کہا ہے اس حدیث کی بنا پر کہ لوگ غیر رمضان کو رمضان میں شامل نہ کر لیں یا ان تک یہ حدیث نہیں پہنچی اور یا یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح نہیں تھی اور زیادہ قوی امام اعظم کی طرف سے بھی یہی قول پیش کیا جا سکتا ہے۔

علامہ زین ابن نجیم لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے نزدیک شوال کے چھ روزے کیوں مکروہ ہیں؟ ان کے ساتھ متصل اور امام ابو یوسف سے یہ روایت ہے کہ اگر یہ روزے متصل رکھے جائیں تو مکروہ ہیں اور اگر متفرق رکھے جائیں تو مکروہ نہیں ہیں لیکن عام متاخرین کے نزدیک شوال کے چھ روزوں میں متصل اور متفرق رکھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [2]

---

[1] علامہ عینی بن احمد بن موسیٰ حنفی متوفی ۸۵۵ھ شرح مسند ج ۳ ص ۳۶۹ مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ ۱۴۱۸ھ

[2] قاضی ابوالولید ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۲۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

[3] علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ البحر الرائق ج ۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔

علامہ حلبی نے اس عبارت پر یہ حاشیہ لکھا ہے: علامہ قاسم نے اپنے فتاوی میں تمام متاخرین کی عبارتوں کا رد کیا ہے جنھوں نے کراہت کے قول کو صحیح قرار دیا ہے اور فتح القدیر میں ہے کہ اصل یہ ہے کہ یہ روزے متصل رکھے جائیں اور ایک قول تفریق کا بھی ہے[1]

عالم گیری میں اخیر عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے متصلاً رکھنا مکروہ نہیں ہے[2]۔

علامہ طحطاوی نے تنویر الابصار کے حوالے سے لکھا ہے کہ شوال کے چھ روزوں کو متفرق رکھنا مستحب ہے اور متصلاً رکھنا مکروہ نہیں ہے[3]

علامہ شرنبلالی نے لکھا ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے اور چھ دن کے بعد چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ رکھنے والے کی مثل ہے یعنی مثلاً جس سے کہ مسلسل روزے رکھنا افضل ہے کیونکہ آپ نے فرمایا [illegible] عید کے بعد چھ روزے رکھے، یا متفرق طور پر روزے رکھنا افضل ہے تاکہ فرض پوری ادائی کرنے میں اہل کتاب کی مخالفت ہو[4]

شوال کے چھ روزے متفرق رکھنا مستحب ہے، اگر یہ روزے مسلسل رکھے جائیں پھر بھی مذہب حنفی کے مطابق مکروہ نہیں ہے۔ حاوی، امام ابو یوسف سے مسلسل روزے رکھنے کو مکروہ فرمایا ہے کیونکہ لوگ اسے جب عید کے دن کا روزہ رکھنے کے بعد سے پے در پے روزے رکھنے کے گمان کرتے ہیں اگر عید کے بعد چھ مسلسل یہ روزے رکھے تو مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب اور مسنون ہے[5]۔

عبارت کا ترجمہ مکمل علامہ کاسانی کا ہے جو مفتی بہ ہے ملاحظہ فرمائیں

ملک العلماء علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

و منها اتباع رمضان بست من
شوال لما روى ابو يوسف بإسناده
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
انه قال من صام رمضان وأتبعه
ستا من شوال كان كصيام الدهر
وروى عن ابي يوسف ان صوم
الدهر ان يتبع رمضان ستة من شوال
وانما كره اتباعه رمضان بلا فصل
لئلا يظن الجاهل وجوبه او لئلا
يلحق برمضان ما ليس منه و
الفصل بيوم او يومين كاف

شوال کے چھ روزے بھی مکروہ [illegible]
میں داخل ہیں اور یہ ابو یوسف کا بھی قول ہے
[illegible] رمضان کے بعد روزے رکھنے والا
کے اندیشے سے مکروہ سمجھتے ہیں
[illegible] جاہل سے
[illegible] چھ روزے رکھنے کو [illegible]

---

[1] علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۴۵۸ مطبوعہ کتب خانہ [illegible]

[2] ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ [illegible] ص ۲۰ مطبوعہ مطبعہ کبری امیریہ بولاق مصر ۱۳۱۰ھ

[3] علامہ [illegible] متوفی ۷۹ [illegible] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۰ مطبوعہ مطبع مصطفی [illegible]

[4] علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ، مراقی الفلاح ص ۶۰۰ مطبوعہ مطبع مصطفی بابی مصر [illegible]

[5] علامہ علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ، بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۹ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ [illegible] ۱۳۲۷ھ

يبلغنا عن احد من السلف وان اهل العلم يكرهون ذلك ويخافون بدعته وان يلحق اهل الجفاء برمضان ما ليس منه والاتباع المكروه هو ان يصوم يوم الفطر ويصوم بعده خمسة ايام فاما اذا افطر يوم العيد فصام بعده ستة ايام فليس بمكروه بل هو مستحب وسنة [1]

کسی عالم دین سے یہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ سلف سے اس کے متعلق ہمیں کوئی روایت پہنچی ہے اور اہل علم ان روزوں کو مکروہ سمجھتے تھے [illegible] لوگوں کی اس بدعت سے ڈرتے تھے کہ [illegible] زیادتی نہ کر دیں اور غیر رمضان کو رمضان میں شامل کر دیں۔ رمضان کے بعد اس طرح چھ روزے رکھنا مکروہ ہے کہ عید الفطر کے دن ایک روزہ رکھے اور اس کے بعد پانچ روزے رکھے۔ لیکن اگر عید کے دن افطار کیا اور اس کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب اور سنت ہے۔

بَابُ ۳۴ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ مَحَلِّهَا

شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان

۲۶۵۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کو [illegible] خواب میں دکھائی گئی کہ لیلۃ القدر خواب میں آخری سات راتوں کے موافق ہے۔ پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۲۶۵۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو [illegible] سات راتوں میں تلاش کرو۔

۲۶۵۹ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی [illegible] شب میں [illegible]

---

[1] علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ، بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۹، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَشَيْءٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمُوهُ فِي لَيْلَةِ كَذَا فَطَبَقَ فِي سَبْعٍ مِنْهَا.

خواب میں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں میں متفق ہے پس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۲۶۶۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ رَأَوْا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا تم میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا اور کچھ لوگوں نے آخری سات دنوں میں دیکھا تو اس کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۲۶۶۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ شُعْبَةُ أَحَدُكُمْ أَوْ عَنْ أَحَدِكُمْ وَلَكِنْ يَغْلِبُنِي اسْتِيعَابُ حَدِيثِهِ.

شعبہ بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو یعنی لیلۃ القدر کو شعبہ نے کہا تم میں سے کسی نے کسی سے یا تم میں سے کسی نے کسی سے لیکن میرا حافظہ اس کی حدیث کے استیعاب میں سستی نہ کرے۔

۲۶۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شب قدر کو ڈھونڈنا چاہتا ہے وہ اس کو (رمضان کے) آخری عشرے میں تلاش کرے۔

۲۶۶۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

بَيْنَهُ عَقَدَ رِيحٍ تَحْتَهُ لَوَجِيرٍ وَقَتَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۲۶۶۴ - وَحَدَّثَنِي بِهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَسِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَهِيَ فِي صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيتُهَا۔

۲۶۶۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ يُمْسِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ وَإِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَكَانَ بِنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مُطِرَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگا دیا پس شب قدر کو بھول گیا۔ اب اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے پھر جب میں آپ کے پاس آیا اور لوگوں سب کی آمد ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس رات کے ساتھ جو مجھے دکھائی گئی تھی پھر بھول گیا تھا اب تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرتا ہے وہ اعتکاف میں رات بسر کرے۔ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی تم اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا اکیسویں شب میں بارش ہوئی اور مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کی جگہ پانی ٹپکا جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی طرف

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَصَرَفَ بَصَرَهُ حَتَّى انْصَرَفَتْ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ نَظَرَ فَإِذَا الْمَطَرُ قَدْ سَالَ عَلَى بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مِنْ جَرِيدٍ فَأَبْصَرْتُ عَيْنَاهُ وَأَنْفُهُ يَنْضَحُ الْمَاءَ وَالطِّينَ

دیکھا۔ ــــــ آپ کے چہرۂ مبارک پر پانی اور مٹی لگی ہوئی تھی۔

۲۶۶۶ ـ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ قَالَ فَصَبَّحَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَامَ وَخَطَبَنَا وَذَكَرَ حَدِيثَهُمْ بِمَعْنَاهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے اعتکاف کیا وہ اپنی جائے اعتکاف میں رہے راوی کہتے ہیں درآں حالیکہ آپ کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے آلودہ تھی۔

۲۶۶۷ ـ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ الْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَصَبِيحَةَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان مبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ایک ترکی قبہ میں درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی آپ نے چٹائی کو ہاتھ سے ہٹا کر کھڑکی کے بیچ کونے میں کر دیا پھر سر نکال کر لوگوں سے مخاطب ہوئے تو لوگ آپ کے قریب ہو گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر میں درمیانی عشرے میں اعتکاف میں بیٹھا پھر میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ تم جس رات کی تلاش میں ہو وہ آخری عشرے میں ہے پس تم میں سے جو شخص اعتکاف کرے لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا آپ نے فرمایا میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور میں نے شب قدر کے بعد کی صبح کو اپنے آپ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کر رہا تھا وہ واپس لوٹ آئے چنانچہ میں نے آسمان پر بدلی دیکھی جو بہت جلد برسنے لگی پس اللہ کی قسم میں نے پانی ٹپکتا دیکھا جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک کیچڑ اور پانی سے بھری ہوئی تھی

فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

پانی اور مٹی سے آلودہ تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں صبح تھی۔

۲۶۶۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْتُ بَلْ سَعِيدٌ الْخُدْرِيُّ وَكَانَ لِي صَدِيقًا قَدْ خَرَجْتُ كَمَا تَخْرُجُ وَنَحْنُ بِمَكَّةَ وَقَدْ حَمَلْتُ لَهُ سَبْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْتُ نَعَمْ وَشَكَكْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَخَرَجَتْ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي بَقِيَّةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدٍ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہیں لیلۃ القدر کا ذکر کیا، چنانچہ میں اپنے دوست حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ تک نہیں چلتے؟ وہ میرے ساتھ چلے گئے (راستہ میں) انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کا ذکر سنا ہے، اور اللہ کی قسم ہاں تک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس کی صبح کو اعتکاف کیا اور ہم نے بھی اعتکاف کیا۔ پھر جبریل آئے اور ہم سے کہا کہ تم جس کام کے لئے آئے ہو وہ تمہارے سامنے ہے۔ پھر ہم نے اعتکاف کیا اور ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں، حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر مٹی کے نشان دیکھے۔

۲۶۶۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے کہ میں نے کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے

[illegible] حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ
يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَفِي حَدِيثِهِمَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ
[illegible]

۲۶۰۰ وَحَدَّثَنَا [illegible] مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَاسِطَ مِنْ
رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ
لَهُ فَلَمَّا مَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ
ثُمَّ نَبِّئْتُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ
بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ
فَقَالَ بِأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَتْ نُبِّئْتُ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ
بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ
فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ
وَالْخَامِسَةِ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ
أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ
بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ
وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَ
عِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ
وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ
فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَهِيَ مَعَهَا خَمْسٌ وَ
عِشْرُونَ وَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَكَانَ
حَدِّثْ بِهَا بِحَقِّقٍ بِخَمْسِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس میں آپ لیلۃ القدر کا علم دیے جانے سے پہلے اس کو تلاش کرتے تھے، جب درمیانی [illegible] آپ کو بتلایا گیا کہ لیلۃ القدر آخری [illegible] کا حکم دیا پھر آپ [illegible] تھا۔ پھر دو شخص لڑتے ہوئے آئے جن کے ساتھ شیطان تھا [illegible] اور پانچویں رات میں ڈھونڈو۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابو سعید! ہم لوگوں کی بہ نسبت اس گنتی کو تم زیادہ [illegible] ہم زیادہ حقدار ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے کہا نویں ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا جب اکیسویں گذر جائے اور اس کے بعد بائیسویں آئے تو وہ نویں سے مراد ہے اور جب تیئسویں گذر جائے اس کے بعد جو شب آئے گی وہ ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گذر جائے اور اس کے بعد جو رات ہو وہ پانچویں سے [illegible]

۲۶۰۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَإِنِّي أَسْجُدُ فِي صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ.

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی، میں صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا شب قدر کی صبح کو بارش ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پس آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس ابن انیس کہتے ہیں کہ تیئسویں شب بارش ہوئی اور تیئسویں شب کو شب قدر کہتے تھے۔

۲۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

۲۶۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پائے گا، حضرت کعب نے کہا ابن مسعود پر رحم فرمائے۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں (بلکہ سارا سال عبادت میں مشغول رہیں) حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے

لَا يَشُكُّ النَّاسُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ أَخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَدَّثَنَا لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِآيَةٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

سے جو انھوں نے بغیر اس کے کہ ... رمضان کی ستائیسویں شب میں سے ... منذر یہ بات اتنے یقین سے کس ... انھوں نے کہا اس دلیل یا اس نشان کی بنا ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلائی تھی ... رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے ... نہیں ہوتیں۔

۲۶۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ... مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ... عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ... سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ ... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ... قَالَ وَقَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ ... قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ ... رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ ... فِي هٰذَا الشَّهْرِ هِيَ لَيْلَةُ ... رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... حَدَّثَنِيهَا صَاحِبُهُ أَوْ ... حَدَّثَنِيهِ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی ... اور شعبہ ... کی حدیث روایت کی ہے ... فرمایا مجھے ... اللہ ... اس بات پر ... ہے ... ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... فرمایا تھا ... رمضان کی ستائیسویں شب ... کہ ... یقین ... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ... ہے ... الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں۔

۲۶۷۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدٍ ... أَبِي عُمَرَ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ ... بَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ ... أَبِي حَازِمٍ عَنْ ... أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ... لَيْلَةَ الْقَدْرِ ... رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ ... وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ... ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ... شب قدر کا تذکرہ کیا ... سے ... سے، شب قدر اس شب میں ... کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ...

لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی

لیلۃ القدر میں لفظ قدر کے ... کہتے ہیں قدر کا ایک معنی قدرت ہے کسی فعل کے کرنے یا کرنے ... سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت کو قدرت کہتے ہیں۔ جب قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس سے ... اور

لیلۃ القدر کے فضائل

افضل ہے[1] واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

علامہ قرطبی کسب اختیار کرنے سے متعلق [illegible] اس زمانے کے نبی کو وحی کی کہ اس بادشاہ سے کہہ کر فلاں [illegible] کے ساتھ جہاد کریں اللہ تعالیٰ [illegible] تیار کیا [illegible] اور دوست کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں [illegible] جانا۔ جب تک [illegible] تو وہ [illegible] شہید ہو گئے پھر وہ [illegible] کی طرح تو کوئی بھی عبادت نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] یہی بات صدر کی علامت اس بادشاہ جیسی ہے [illegible] اور جہاد کی علامتوں سے [illegible]

علامہ قرطبی [illegible] علامت ہے کہ [illegible] علامت ہے [illegible] مسلمانوں کی [illegible] حفاظت نہیں کر سکتے [illegible] اللہ فرمانی اور [illegible] مدبرات امور [illegible] جیسا کہ [illegible] شمس [illegible] جاتی ہے نہ کوئی اضافہ ہوتا[2]۔

علامہ آلوسی [illegible] اقوال میں سب سے [illegible] ل ات سے [illegible]

علامہ آلوسی حنفی [illegible]

[illegible] علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی [illegible]

۲۔ [illegible] ۳۔ [illegible] الجامع لاحکام القرآن جزء ۲۰ ص ۱۳۲۔ ۱۳۲۔

۴۔ [illegible] الجامع لاحکام القرآن جزء ۲۰ ص ۱۳۰۔

۵۔ علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی [illegible]

[illegible]

فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے اس قدر گناہوں کے باوجود فرشتے ہم سے ملاقات کی تمنا کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو ہمارے گناہوں کا علم نہیں ہوتا کیونکہ جب وہ روح محفوظ کا مطالعہ کرتے

ث۔ علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ، روح المعانی جز ۳۰ ص ۹۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربیہ بیروت

ش۔ علامہ فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ تفسیر کبیر ج ۸ ص ۴۴۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت طبع اول ۱۳۹۸ھ

ہیں تو مسلمانوں کی عبادت کو تفصیل کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جب گناہوں پر پہنچتے ہیں تو [illegible] اور اس وقت فرشتوں کی زبان سے بے اختیار یہ کلمات نکلتے ہیں "سبحان اللہ وہ ذات جس نے بندوں کے گناہوں کو چھپایا ہوا ہے"[1]

گویا یہ بھی عبادت ہے فرشتے خود عبادت سے مالا مال ہیں، تسبیح تقدیس اور تہلیل کے [illegible] کون سی عبادت ہے جو ان کی جھولی میں نہیں ہے پھر انسانوں کی وہ کون سی عبادت ہے جسے دیکھنے کے مشتاق ہیں [illegible] سے ملاقات کی تمنا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے [illegible] کی بات طلب کرتے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] شخص خود بھولا رہ کر اپنا کوئی نہ کوئی ضرورت مند کو کھلا دے یہ ایسا عبادت ہے جو فرشتوں میں نہیں ہوتی [illegible] اور ندامت کے آنسو بہانا اور گڑگڑانا اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا [illegible] پھر اٹھنا اور خوف خدا سے بیقرار ہونا یہ وہ عبادت ہے جس کا فرشتوں کے ہاں کوئی تصور نہیں [illegible] فرمایا ہے گناہ گاروں کی سسکیوں اور ہچکیوں کو فرشتے بہت پسند کرتے ہیں اس لئے وہ گناہوں کی تلاش میں رہتے ہیں اس بے فرشتے یا خدا میں آنسو بہانے والی آنکھوں کے دیکھنے اور خوف خدا سے [illegible] اترتے ہیں!"[2]

امام نووی لکھتے ہیں، [illegible] فرشتے گناہوں کی [illegible] گے:

[illegible] پاس نہیں گئے اور گریہ وزاری کرتے ہیں [illegible] رہی وہ یہ ہیں فرشتے تمہارے [illegible] لکھتے ہیں کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ [illegible] سے زیادہ [illegible] اللہ تعالیٰ اس فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ اسے [illegible] مجلس میں عبادت خضوع و خشوع سے عبادت کرو۔[3]

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انسان کی پیدائش کے وقت فرشتوں نے اس کے [illegible] پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے جو فساد و خونریزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے [illegible] سے ان کی میدان سے ہٹا کر اجر و ثواب کا وہ کام [illegible] کی ہمدردی فرشتوں کی آمد و رفت کی [illegible] کرگزریں تو کامل اور بلند کے باوجود اپنے آپ کو بہتوں اور آدمیوں کو [illegible] ترین زبان سے کہا جا سکتا ہے وہ ابن آدم ہے جس کی خوبیوں کو [illegible] کاتم نے ذکر کیا تھا۔ اس کی طبیعت اور خلقت میں [illegible] کی [illegible] اپنے [illegible] خلقت [illegible]

---

[1] علامہ مظہر الدین زیدی متوفی ۶۰۳ھ، تفسیر کبیر ج ۱ ص ۴۴۰ [illegible] ۱۳۹۸ھ۔

[2] " " تفسیر کبیر ج ۸ ص ۴۴۶ " " "

کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟

ماہ رمضان اور لیلۃ القدر

کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے؟

[illegible] ہیں میں بھی ستر درجہ اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔

لیلۃ القدر میں مذاہب

لیلۃ القدر کس رات میں واقع ہوتی ہے اس میں علماء مجتہدین و محدثین کا کافی اختلاف ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے لیلۃ القدر کے متعلق تیس سے زائد اقوال مع دلائل ذکر کیے ہیں۔

[illegible]

علامہ عسقلانی لکھتے ہیں کہ بعض نے [illegible]

سے بائیسویں قول بہت کہ یہ تیئیسویں شب سے اور تینتیسواں قول ہی ہونی کا ہے کہ یہ تینتیسویں سب سے چوتھا قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی تیئیسویں شب سے، چوبیسواں قول ہو تو حنفی، ابن خزیمہ اور علماء کی ایک جماعت کا ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق رات ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یہ سب سے راجح قول ہے تینتیسویں قول بھی یہی ہے اور اس میں آخری شب کی زیادتی ہے۔ ستائیسواں قول امام مالک، امام احمد، امام ثوری اور اکثر فقہاء کا ہے کہ یہ رات تمام آخری عشرے میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اٹھائیسواں قول امام شافعی کا ہے کہ اس عشرے کی مجموعی شب کی زیادہ توقع ہے۔ انتیسواں قول یہ ہے کہ اس عشرے کی تئیسویں شب زیادہ متوقع ہے، تیسواں قول یہ ہے کہ اس عشرے کی ستائیسویں شب زیادہ متوقع ہے۔ اکتیسواں قول یہ ہے کہ یہ آخری سات دنوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بتیسواں اور تینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ نصف اخیر میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ چونتیسواں قول یہ ہے کہ یہ سولھویں ماہ صوم کی شب ہے۔ پینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ سولھویں، سترھویں یا اکیسویں شب ہے، چھتیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی پہلی یا آخری شب ہے۔ سینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی پہلی یا تیسری یا پانچویں یا ساتویں یا نویں یا اکیسویں یا آخری شب ہے۔ اڑتیسواں قول یہ ہے کہ یہ اکیسویں یا بائیسویں یا تیئیسویں شب ہے۔ انتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی تئیسویں یا ستائیسویں شب ہے۔ چالیسواں قول یہ ہے کہ یہ اکیسویں یا انتیسویں شب ہے۔ اکتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کے آخری سات دنوں میں سے پہلی یا تیسری یا پانچویں یا ساتویں یا نویں شب ہے۔ بیالیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی آخری عشرے کی جفت رات ہے۔ تینتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ آخری عشرے کی تیسری یا پانچویں شب ہے۔ چوالیسواں قول یہ ہے کہ یہ پہلی آخری یا طاق شب ہے اور یہ آخری قول ہے۔

ستائیسویں شب پر قرآن

[illegible] ہے اور امام ابوحنیفہ و بعض شافعیہ سے بھی یہی روایت ہے حنفیہ میں سے کتب [illegible] کہتے ہیں کہ یہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ [illegible] طاق ہے اور طاق اعداد میں سات کا عدد [illegible] سات کو کائنات کے سات [illegible] سات اعضاء پر سجدہ مشروع کیا [illegible] کے سات بھید [illegible] کیا [illegible] کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے [illegible] رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات تھی [illegible] بن حجر اور امام رازی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ استدلال بھی نقل کیا ہے کہ لیلۃ القدر [illegible] قرآن اور یہ لفظ قرآن میں تین بار مکرر کیا گیا ہے جن کا حاصل ضرب ستائیس ہے اس لیے یہ رات ستائیس [illegible] ہے۔ امام رازی نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی اس سورۃ مبارکہ میں ۳۰ حتی مطلع الفجر میں بھی [illegible] لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ اس سورت کا ستائیسواں کلمہ ہے، اس اشارے سے بھی اس بات [illegible]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری ج ۴ ص ۲۶۶-۲۶۳، مطبوعہ دار الکتب السلفیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

شبِ قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں سے مخفی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس عبادت سے راضی ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ تمام عبادات میں کوشش کرے۔ کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے۔ ولی کی کوئی علامت مقرر نہیں کی تاکہ اسے لوگوں کے درمیان مخفی رکھا تاکہ لوگ ولی کے شبہ میں ہر انسان کی تعظیم کریں۔ قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تاکہ بندے مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ موت اور قیامت کے وقت کو مخفی رکھا تاکہ بندے ہر ساعت میں گناہوں سے باز رہیں اور نیکی کی جدوجہد میں مصروف رہیں۔ اسی طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔

امام رازی تحریر فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس رات کو معین کر کے بتا دیتا تو نیک لوگ تو اس رات میں جاگ کر عبادت کر کے سارے مہینہ کی عبادتوں کا اجر حاصل کر لیتے اور عادی گنہگار اگر شامت نفس اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس رات میں بھی کوئی گناہ کر لیتا تو وہ ہزار ماہ کے گناہوں کی سزا کا مستحق ہوتا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو مخفی رکھا تاکہ اگر کوئی عادی گنہگار اس رات بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو لیلۃ القدر سے لاعلمی کی بنا پر اس کے ذمہ لیلۃ القدر کی احترام شکنی اور سارے مہینہ کے گناہ لازم نہیں، کیونکہ علم کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی سے گناہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ شدید ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو سوئے ہوئے دیکھا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس شخص کے لیے اٹھ دو انھوں نے اٹھا دیا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ تو نیکی کرنے میں خود پہل کرتے ہیں آپ نے اس کو خود کیوں نہیں جگا دیا، آپ نے فرمایا اگر میرے اٹھانے پر یہ انکار کر دیتا تو یہ کفر ہوتا اور تمہارے اٹھانے پر انکار کرنا کفر نہیں ہے تو میں نے تم کو اٹھانے کا اس لیے حکم دیا کہ اگر یہ انکار کر دے تو اس کا قصور کم ہو۔ غور کرو! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں پر رحمت کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کیا عالم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آسان ہے کہ نیکوکار لیلۃ القدر کی جستجو میں رمضان کی متعدد راتیں جاگ کر گزار ڈالیں یہ بھی گوارا ہے کہ اس تلاش میں ان سے لیلۃ القدر چھوٹ جائے لیکن یہ گوارا نہیں ہے کہ لیلۃ القدر سے کوئی گنہگار بندہ اپنے گناہ کی ہزار گنا زیادہ سزا پائے، اللہ! اللہ! وہ اپنے بندوں کا کتنا خیال رکھتا ہے، مگر غافل انسان!

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب لیلۃ القدر کا علم نہیں ہوگا تو بندے رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر گزاریں گے اور رمضان کی ہر رات میں عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس آدمی کے متعلق تم نے کہا تھا کہ یہ زمین کو خونریزی اور گناہوں سے بھر دے گا پھر بھی تو اس کو لیلۃ القدر کا قطعی علم نہیں ہے پھر بھی عبادت میں اس قدر کوشش کر رہا ہے اگر اسے لیلۃ القدر کا علم قطعی ہوتا کہ کون سی رات ہے پھر اس کی عبادتوں کا کیا عالم ہوتا!

علم رسالت اور شب قدر

حدیث نمبر ۲۶۶۴ میں ہے میں شب قدر کو بھول گیا، اور حدیث نمبر ۲۶۶۵ میں ہے مجھے شب قدر بھلا دی گئی اسی طرح حدیث نمبر ۲۶۷۰ میں ہے میں شب قدر کو بھول گیا اور حدیث نمبر ۲۶۷۱ میں ہے مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ شیخ عثمانی آپ کے نسیان کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال الحافظ ان النسیان جائز علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا نقص علیہ فی ذلک لاسیما فیما لم یؤذن لہ فی تبلیغہ وقد یکون فی ذلک مصلحۃ تتعلق بالتشریع کما فی السھو فی الصلوٰۃ او بالاجتھاد فی العبادۃ کما فی ھذہ القصۃ لان لیلۃ القدر لو عینت فی لیلۃ بعینھا حصل الاقتصار علیھا ففاتت العبادۃ فی غیرھا وکان ھذا ھو المراد بقولہ عسی ان یکون خیرًا لکم کما ورد فی حدیث عبادۃ عند البخاری۔ [1]

حافظ ابن حجر نے فرمایا نسیان جائز ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے خصوصاً ان چیزوں میں جن کی تبلیغ کی آپ کو اجازت نہیں دی گئی اور کبھی اس نسیان میں مصلحت ہوتی ہے جس کا تعلق شرعی احکام کے ساتھ ہے مثلاً نماز میں سہو کا بیان یا عبادت میں کوشش اور جدوجہد جیسا کہ اس واقعہ میں ہے اگر کسی خاص شب میں لیلۃ القدر کا تعین نہ ہوتا تو لوگ صرف اس رات میں عبادت کرتے اور دوسری راتوں میں عبادت نہ کرتے، اور ہوسکتا ہے کہ جس رات کی اس حدیث میں آپ نے امید دلائی تھی شاید وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اس سے آپ کی یہی مراد ہو۔

امام بخاری نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ سے نکلے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دیں، دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے تو آپ نے فرمایا میں اس لیے نکلا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دوں لیکن فلاں فلاں لڑ پڑے تو اس کا تعین اٹھا لیا گیا اور شاید کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اب تم اسے انتیس، ستائیس اور پچیس تاریخ میں تلاش کرو۔ [2]

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قد اریت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا۔ [3]

مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

والمراد انہ انسی علم تعیینھا فی تلک السنۃ وسبب النسیان فی ھذہ القصۃ حدیث عبادۃ بن الصامت۔ [4]

مراد یہ ہے کہ صرف اس سال شب قدر کی تعیین کا علم آپ سے بھلا دیا گیا تھا، اور نسیان کا سبب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کردہ واقعہ ہے۔

علامہ ابن حجر کی یہ عبارت علامہ عینی نے بھی ذکر کی ہے اور شیخ انور شاہ نے بھی ذکر کی ہے۔ البتہ شیخ عثمانی نے حافظ ابن

---

[1] شیخ احمد عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۳ ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

[2] امام عبدالرزاق متوفی ۲۱۱ھ مصنف ابن رزاق ج ۳ ص ۷۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ

[3] " " صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۷۱ " "

[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

[5] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۳۰۰ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[6] شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ فیض الباری ج ۳ ص ۱۸۳ مطبوعہ مطبع حجازی مصر ۱۳۵۷ھ

مجرکی عبارت ہا یہ مگر چھوڑ کر باقی وہ عبارت نقل کی ہے جس کو ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

وقد تقرر بما مضى ان مستند من علم بمن صلى الله عليه وسلم بعد ذلك بتعليمه او فيه خفى وقد تقدم قول ابن عيينة في اول الحديث في علة التقدم انه اعلم۔ [1]

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس سوال کا علم آپ کو تعلیم سے ہوا تھا تو سوال یہ ہے کہ پھر آپ کا علم اس کے بعد کیسے ہوا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اللہ نے آپ کو بتا دیا ہو یا آپ نے خود اپنے علم سے معلوم کر لیا ہو اور ابن عیینہ کے قول کی توجیہ بیان کیا ہے کہ آپ کو علم دیا گیا تھا۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر نے علۃ التقدم کے نہ بتانے کی وجہ میں اور کرامت کو چھپانے کے سلسلے میں جو گفتگو کی ہے وہ ساری عبارت شیخ عمالی نے نقل کی ہے لیکن عبارت کا مذکورہ بالا حصہ نقل نہیں کیا ہے [2]

صحیح بخاری میں ہے:

قال ابن عيينة ما كان في القرآن وما او لا فقد اعلمه وما قال وما يدريك فانه لا يعلم [3]

ابن عیینہ نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں جس چیز کے بارے میں وما ادراک آیا ہے اس کا حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا اور جس چیز کے بارے میں وما یدریک آیا ہے اس کا آپ کو علم نہیں تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

والمقصود بن عيينة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرف بعض ذلك [4]

اور ابن عیینہ کا مقصود یہ تھا کہ بعض علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا جاتا تھا۔

سیوطی نے بھی ابن عیینہ کے اسی قول سے اتفاق کیا ہے۔ [5]

اختلاف مطالع اور شب قدر

اختلاف مطالع کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں ایک قول کے مطابق ہر علاقہ کے لئے الگ الگ چاند دیکھا جائے گا اور دوسرے قول کے مطابق پورے ملک میں ایک ہی دن عید منائی جائے گی۔ اس لئے ہر علاقہ کے لئے الگ الگ شب قدر ہو سکتی ہے کیونکہ چاند الگ الگ دیکھا جائے گا۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

[2] شیخ محمد عمالی متوفی ۹۶۵ھ فتح المغیث ص ۵ مطبوعہ مجتبائی دہلی

[3] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۱۰۱ مطبوعہ فہیم اکیڈمی کراچی ۱۳۸۱ھ

[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۵ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

[5] شیخ محمد بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۰۲ مطبوعہ مصر

علاقے کے لیے طلوع سے اور دوسرے علاقے کے لیے غروب ہوگی نیز قطب شمالی و قطب جنوبی میں شب کی رکعتیں کس طرح ہوگا۔

اس کی وضاحت میں ایک بات تو یہ کہی جا سکتی ہے کہ جس طرح نمازوں میں ہر علاقے کے اپنے اپنے مطلع کا اعتبار ہوتا ہے اور ہر شخص اپنے علاقے کے حساب سے نماز پڑھتا ہے، اسی طرح شب قدر بھی ہر علاقے والے اپنے اپنے حساب سے تلاش کریں گے، اور ہر شخص اپنے مطلع کے حساب سے آخری عشرہ کی طاق رات کا تعین کرے گا اور جس طرح مسلمانوں کی عیدیں ہر علاقے کے چاند کے حساب سے ہوتی ہیں اسی طرح اگر دو علاقوں میں شب قدر بھی متحقق ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے علامہ کوثری لکھتے ہیں کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شب قدر صرف ایک مخصوص رات میں ہو اور جن علاقوں میں اس وقت دن ہو اللہ تعالیٰ اس سے متصل رات میں عبادت کرنے والوں کو علمی طور پر ثواب عطا فرما دے۔

قطبین میں روزے اور شب قدر

سید ابو الاعلیٰ مودودی قطبین میں روزے کے متعلق لکھتے ہیں:

"اسلام نے اپنی عبادات کے لیے اوقات [illegible] جس سے دنیا کے ہر خطہ میں ہر وقت متمدن سے متمدن لوگ اوقات کی تعیین کر سکیں، وہ گھڑیوں کے لحاظ سے مختلف کرنے کے بجائے ان آثار کے لحاظ سے وقت متعین کرتا ہے جو آفاق میں نمایاں نظر آتے ہیں مگر ان لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ قطبین کے قریب جہاں سورج چھ چھ مہینوں کے لیے غروب ہوتا ہے، وہاں نمازوں کی یہ تعیین کیسے چل سکے گی حالانکہ یہ نقص دراصل علم جغرافیہ کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے حدیث میں دجال کے چھ مہینوں کی رات اس معنی میں ہوگی سب ورنہ چھ مہینوں کا دن اتنے معنی میں ہے کہ اس میں سب لوگ دن اور رات کے لفظ بولتے ہیں، خواہ رات کا دورانیہ بارہ گھنٹے کا ہو یا دن کا، صبح و شام کے آثار میں ترتیب اور باقاعدگی کے ساتھ افق پر نمایاں ہوتے ہیں، جن کے ذریعے دنیا کے لوگ عام طور پر سونے جاگنے، کام کرنے اور تفریح کرنے کے اوقات متعین کرتے ہیں جب کرہ ارض کا یہ خطہ بھی فلک پر ان آثار کو دیکھ کر دوسرے دور دراز ملکوں کے لوگ اپنے اوقات معلوم کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ یہی افق کے آثار سے تمام معاملات میں یہ آثار ان کے لیے نیچر اوقات کا کام دیتے ہیں اسی طرح نماز اور روزہ کے اوقات میں بھی دے سکتے ہیں۔[1]

مگر جن لوگ قطبین کے افق پر چھ مہینے گھنٹے کے جدا سورج اور چاند کا طلوع و غروب ہوتا ہے وہ علامات بھی افق پر ظاہر ہوتی ہیں جن سے ظہر اور عصر اور مغرب وغیرہا کا تعین کیا جا سکتا ہے تب وہاں پر بھی گھنٹوں کے پانچ نمازیں بھی فرض ہیں رمضان کے روزے بھی فرض ہیں اور لیلۃ القدر بھی متحقق ہوگی، اور کہ وہاں چھ ماہ کی رات ہوتی ہے، سورج اور چاند کا طلوع اور غروب چھ ماہ کے بعد ہوتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں پر جو بھی گھنٹوں کی پانچ نمازیں فرض ہیں رمضان کے روزے بھی فرض ہیں وہاں شب قدر کا وجود ہوگا کیونکہ یہ تمام چیزیں جو بھی گھنٹوں کے حساب سے بعد سورج کے طلوع و غروب پر متوقف ہیں ان نمازوں اور روزوں میں عبادت کی مشابہت اختیار کرنی ہوتی ہے اور قطبین

---

[1] سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۲۰ ۴۵ منشورہ مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور طبع ۱۹۸۰ء

کے قریب جس ملک میں چوبیس گھنٹے کے بعد سورج کا طلوع و غروب ہوتا ہے اس کے اوقات کے مطابق نماز کے اوقات مقرر کیے جائیں اور اسی ملک کے حساب سے روزے رکھے جائیں اور شب قدر کی جائے یعنی جب اس قریب کے ملک میں رمضان ہو اس وقت وہاں رمضان کا اعتبار کر لیا جائے اور اسی ملک کے اوقات کے لحاظ سے تراویح وغیرہ کا تعین کیا جائے لیکن یہ تشبہ فی العبادت ہے اور عبودیت اور بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ اگرچہ ہم نے بعینہ نماز کے اوقات اور رمضان کا مہینہ نہیں پایا لیکن اس کے مشابہ اوقات میں ہم ان عبادت کو کر رہے ہیں، آخر وہاں دنیا کے دوسرے تمام کاموں کے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں، کاروبار، سیر و تفریح، کھانے پینے اور سونے جاگنے کے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں صبح سے لے کر شام تک کام کرنے والے لوگ وہاں چھ ماہ کے دن میں مسلسل کام کرتے ہیں نہ چھ ماہ سوتے ہیں۔ صبح کا ناشتا کرنے کے بعد دوپہر کا کھانا تین ماہ بعد یا شام کا کھانا چھ ماہ بعد تو نہیں کھاتے اس طرح زندگی کے باقی معمولات کو وہاں کے نئے معمولی حالات اور اوقات میں معین کیا جاتا ہے خود ساختہ دنیا کے اعتبار سے وہ غیر معمولی لگتا ہے کہ سورج نکلا ہوا ہے اور وہ شام کا کھانا کھا رہے ہیں، اسی طرح عبادات کے نظام کو بھی قریب ترین ملک کے اوقات کے لحاظ سے ترتیب دینا چاہیے۔ جہاں معمول کے مطابق طلوع اور غروب ہوتا ہو وہ معمول کے مطابق عبادت نہیں ہیں لیکن وہاں کے حالات کے اعتبار سے جس ترتیب معمول ہو گی اس کے مطابق گھنٹہ میں پانچ نمازیں اور رمضان کے بعد روزے فرض عین تو نہیں لیکن فرض کے مشابہ ہوں گے اور وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کو یہ عبادات کسی حال میں ترک نہیں کرنی چاہئیں اور جب وہ اپنے قریب ترین ملک کے لحاظ سے سب قدم مقرر کر کے اس میں عبادت کریں گے تو انشاء اللہ اس کا ثواب بھی ملے گا۔

لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ[1] جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کی رو سے لیلۃ القدر میں عبادت قیام فرض ہے اس لیے اس میں زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور تسبیح و تہلیل میں کوشش کرنی چاہیے بندہ خضوع و خشوع اور سوز و گداز سے نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور بار بار استغفار کرے۔

بعض صالحین نے اس رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں علامہ اسماعیل حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جن صالحین لیلۃ القدر میں لیلۃ القدر کے قیام کی نیت سے دس دوگانے پڑھتے تھے۔ بعض اکابر سے یہ بھی منقول ہے جس شخص نے شب لیلۃ القدر کی نیت سے دس آیات تلاوت کیں وہ لیلۃ القدر کی برکات سے محروم نہیں رہے گا امام ابو الطیب نے بیان کیا کہ لیلۃ القدر کی کم از کم نماز دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رکعات ہیں اور متوسط سو رکعات ہیں، اور ہر رکعت میں متوسط قرأت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی سورت پڑھے اس کے بعد تین بار قل ھو اللہ احد کی سورت پڑھے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے

---

[1] امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۶۹ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ۔

اور دوسرے نیک بندوں سے ملنے کے لیے اٹھے اس طرح جیسے نفل چاہے پڑھتے ہیں اور بعض علماء یہ بھی لکھتے ہیں کہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ بعض علماء نے اس طرح نفل ادا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے۔ اس میں محیط کے حوالے سے یہ عبارت ہے: لیلۃ یقتدی بعضھم ببعض فی النوافل یعنی شب میں نوافل میں ایک دوسرے کی اقتدا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جو چیز مومنوں کے نزدیک حسن ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی حسن ہوتی ہے اس لیے اس پر اعتراض کرنے والے ان لوگوں کے قول کی طرف بالکل توجہ نہ کریں جو عبادت کا ذوق سے نہ ہونے کا شوق رکھتے ہیں[1]

میں نے شرح نقایہ کا مطالعہ کیا علامہ عبدالحی سے وقایہ کے حوالے سے عبارت نقل کی ہے اس میں نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف عام فقہ کی کتابوں کی طرح یہ لکھا ہے کہ نفل کی جماعت میں چار آدمی شریک ہوں تو مکروہ ہے اور چار آدمیوں کا شامل ہونا علی کے نزدیک ہے ہو سکتا ہے محیط میں اسی طرح لکھا ہو۔ بہرحال یہ بات بھی قابل توجہ نہیں ہے نہ دنیا سے اب تک بعض علماء دوسرے بعض علماء سے نفل کرتے رہے ہیں۔

ثواب میں اضافہ

شب قدر میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادتوں سے زیادہ دیا جاتا ہے اس لحاظ سے بعض علماء کہا جاتا ہے کہ اس رات میں عبادت کرنے کے بعد انسان ایک ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب پا لیتا ہے۔ اس کی وجہ ایک نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ہے اور مکہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں سے بڑھ کر ہے تو کعبہ میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازیں انسان سے ساقط ہو جاتی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ شب قدر کی عبادت نفل ہے اور رمضان میں فرض اور واجبات میں یہ نفلی عبادت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ وہ یہ کہ ایک فرض کا ثواب اس فرض کی دس نمازوں کے برابر ہوتا ہے، مکہ کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ انسان اس فرض کے ادا کرنے کا مکلف ہے جو دس نمازوں کے برابر ہے فرشتوں سے ہادی ہے ان نمازوں کی کہ ان کی ایک نماز [illegible]

گناہ میں اضافہ

ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ جس طرح شب قدر میں عبادت کرنے سے [illegible] اسی طرح شب قدر کا علم ہونے کے بعد اس رات میں گناہ کرنے سے [illegible] گناہوں سے بڑھ جاتا ہے اور یہ بات تحقیق سے کوسوں دور ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ لا یعذب [illegible] اس گناہ کرنے والے کو سزا دے گا اس کی برائی کی سزا دے گا اس کی [illegible]

---

[1] شیخ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ مراقی الفلاح ص ۴۸۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ۱۴۰۵ھ۔

[2] ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ شرح نقایہ ص ۲۴۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

[illegible]

فرشتوں کا سلام | مفسرین کہتے ہیں کہ تسلیم قدیم میں [illegible] کرتے [illegible] جس وقت [illegible] گزرتا ہے [illegible] اس پر حق تعالیٰ کی [illegible] سے یا [illegible] سے آنکھوں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہیں [illegible] فرشتوں [illegible] حضرت [illegible] تو [illegible] کرتے ہیں [illegible] کیونکہ [illegible]

کتاب الاعتکاف

۲۶۷۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

۲۶۷۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے

۲۶۷۸ - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

۲۶۷۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔

وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ يَحْيَى أَنْبَأَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

۲۶۸۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے پھر آپ کی ازواج اعتکاف کرتی تھیں۔

۲۶۸۱ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ عَشْرًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ

اور ان کے خیمے بھی لگا دیے گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح پڑھ چکے تو آپ نے اپنے خیمے کو لگے دیکھا تو حکم دیا وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا پھر شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

۲۶۸۴ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ ابْنُ

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] وَرْقَاءَ
حَدَّثَنِي [illegible] بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ [illegible]
[illegible] عَنْ تَخْلِيَةِ ابْنِ سَعْدٍ
عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
شَيْبَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ
[illegible] وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ [illegible]

اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی

[illegible] کہتے ہیں [illegible] کا شرعی معنی ہے [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے

شوق اور اس کی عبادت کا اظہار ہوتا ہے۔

اعتکاف میں مذاہب ائمہ

اعتکاف میں احناف کا نظریہ

[illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، [illegible] وزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا علامہ نووی نے صحیح بخاری کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ [illegible] علیہ السلام نے اپنے معتکف میں اعتکاف کیا۔ اس حدیث میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ آپ نے [illegible] ہی روزے نہیں رکھے تھے رہا یہ سوال کہ آپ نے کچھ رمضان کے آخری عشرے میں روزے رکھنا چھوڑ دیئے تھے اور حضرت [illegible] روایت نقل کی گئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بجائے دن کا لفظ سہو اور نسیان میں [illegible] ہے اور اصل لفظ آپ نے دن راتوں کا ذکر کیا تھا کسی راوی نے دن کا ذکر کیا اور کسی نے [illegible] حنفیہ کا قول اقرب ہے۔

اعتکاف سنت کی شرائط

مذاہب ربعہ کے فقہاء نے اعتکاف نفل اور اعتکاف نفل کی [illegible] بیان کیے ہیں اور احناف کے نزدیک اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب سنت اور نفل [illegible] اعتکاف کی شرائط اور احکام سے بحث نہیں کی اس لیے ہم صرف اعتکاف سنت کے [illegible] ہیں اعتکاف سنت کی شرائط اعتکاف نفل کی شرائط کا بیان کیا جاتا ہے۔ [illegible] اعتکاف سنت میں مستحب ہیں اعتکاف نفل میں نہیں ہیں اعتکاف سنت میں [illegible]

کر سکتا ہے، بلا ضرورت شرعیہ غسل کر سکتا ہے اس کے بعد اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا اور جب وہ واپس آئے گا تو اس کا اعتکاف دوبارہ شروع ہو جائے گا اور پچھلا اعتکاف فاسد نہیں ہوگا برخلاف اعتکاف سنت کے یہ اعتکاف دس دنوں کا ہے، اس میں تقطیع، تقسیم، اور تفریق نہیں ہے اور یہ ساعات اور لحظات پر منقسم نہیں ہے اس لیے اعتکاف سنت میں یہ اعتبار نہیں ہے کہ اگر دوران اعتکاف مریض کی عیادت، اور بلا ضرورت شرعیہ غسل کے لیے چلا گیا تو جتنی دیر رہا اتنی دیر کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور جب واپس آئے گا تو دوبارہ سرے سے اعتکاف شروع ہو جائے گا اس لیے اعتکاف کے باب میں عام قاعدہ کے برخلاف اعتکاف سنت میں عدم نقض کی شرائط کا اعتبار ہے اور اعتکاف نفل کی روایات اس میں محفوظ نہیں ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر کافی غور و فکر کیا اور مذاہب اربعہ کی امہات کتب کا مطالعہ کیا لیکن اس مسئلہ میں مجھے کوئی واضح تصریح نہیں مل سکی سوائے اس کے کہ علامہ نووی نے شرح مہذب میں لکھا ہے کہ اعتکاف مستحب میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت کے باب میں متعدد اقوال ہیں اور صحیح قول یہی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ اعتکاف مستحب یہی رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے اور اس میں نماز جنازہ کی اجازت نہ دینا اس اصول پر مبنی ہے کہ اعتکاف سنت میں اعتکاف نفل کی شرائط کا اعتبار کیا گیا ہے، علامہ نووی کی اصل عبارت حسب ذیل ہے:

قال الشافعي في مختصر المزني و لا يعود المعتكف المريض ولا يشهد الجنائز اذا كان اعتكافه واجبًا قال اصحابنا ان كان الاعتكاف تطوعا و امكنه الصلوٰة على الجنازة في المسجد لم يخرج لانه مستغن عن الخروج وان لم يمكنه خرج لما ذكره المصنف وهذا لا خلاف فيه و ان كان اعتكافًا مندوبا فوجهان الصحيح المشهور الذي نص عليه الشافعي و قطع به المصنف و الجمهور انه لا يجوز الخروج لصلاة الجنازة سواء تعينت عليه امر لا كانها ان لم تتعين عليه فغيره يقوم مقامه ولا يترك الاعتكاف المعين لغير معين وان تعينت عليه

مختصر المزنی میں لکھا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا: معتکف مریض کی عیادت نہ کرے اور نہ جنازہ پڑھنے جائے، جب اس کا اعتکاف واجب ہو، ہمارے اصحاب نے کہا اگر اس کا اعتکاف نفل ہو اور اس سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ممکن ہو تو وہ مسجد سے نہ نکلے کیونکہ وہ نکلنے سے مستغنی ہے اور اگر وہ مسجد میں جنازہ نہ پڑھ سکے تو مسجد سے چلا جائے، جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے اور اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور اگر اعتکاف مستحب ہو تو اس میں دو قول ہیں، صحیح و مشہور قول جس کی مصنف نے تصریح کی ہے اور مصنف اور جمہور نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے وہ یہ ہے کہ اعتکاف مستحب والے میں بھی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے خواہ نماز جنازہ پڑھنا اس پر متعین ہو یا نہ ہو کیونکہ اگر نماز جنازہ پڑھنا اس پر متعین نہیں ہے تو

سہ۔ امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ مختصر المزنی ج ص ۶۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت۔

مسجد سے نہ نکلے مگر ضروری قضائے حاجت کے لیے یا جنابت کا غسل کرنے کے لیے یا وضو کرنے کے لیے یا جمعہ کے لیے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ اعتکاف کرنے والا

گزشتہ کے لیے دنوں میں ہیں سے بڑا ان ما بات تو یہ شکلی کو ورث کے ... سے ہے؟ اس طرح روزے کی حقیقت یہ ہے کہ اعتکاف نیت سے کر فروب آفتاب تک کھانے پینے وغیرہ ... سے رکے رہنے کا نام ہے، اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ان تک مسجد میں ... اور بغیر ... کے مسجد سے نہ نکلے اور اس طرح رہنے میں ... روزہ رکھنا ... ہیں ایک بڑی خیر جیسا اسانی ... پڑھنا یا حدیث کا ... سے ... باطل ہو جاتے ہیں یہ اعتکاف کو اس پر قیاس کرتے ہوئے ... اعتکاف کو روزے کے ساتھ یا اعتکاف سنت کرنا ہے، کیونکہ اس کا اصل ... ہے تو اس کو اس ان کی اس مشقت ... سے بچنے کے لیے ... کسی ... مطالبہ کرنے سے نہیں ہے ... اس کو اپنے ذمہ نہ لے۔

صحت اعتکاف کی شرائط

شرائط اعتکاف کی بحث کو ختم کرنے سے پہلے ہم اعتکاف ... کا ... کرتے ہیں علامہ کاسانی لکھتے ہیں کہ اعتکاف کی ... ہے سلام عقل اور ... ناپاکی سے پاک ہونا، اس میں ... کی ... کی شرائط ہیں سے ... اعتکاف کے لیے ... اور ... ہونا ... اعتکاف کی نیت ... بھی ... ہے، اعتکاف کی نیت ... شرائط عالمگیری[2] اور ہدایہ[3] میں بھی ہیں۔

اعتکاف کی ابتداء کا وقت

حدیث نمبر ۲۰۸ ... اعتکاف ... حدیث کی ... سے ... کہا ... اعتکاف ... کے ... اعتکاف کرنا ... حدیث کا ... اعتکاف ... ہیں کی ... حدیث میں ... اعتکاف ... کے ... ہیں ... اور ... حدیث ... کے ... ہیں ... اور ... کے ... ہیں ... اور ... ہیں ... کے ... ہیں ... اور ... ہیں ... کے ... ہیں ... اور ... ہیں

اور نماز کی کوشش حاجات کی وجہ سے بار بار مسجد میں آنا جانا پڑتا اور ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ ... مولانا ... نے ... مسجد میں نہیں گھرنا پسند نہیں کیا۔

بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جدوجہد

۲۶۱۳- وَحَدَّثَنَا سُحْنُونُ بْنُ بِشْرٍ الْهِنْطَاتِيُّ الْحَنَفِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ سُحْنُونٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ يَعْقُوبَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَى اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رمضان کے آخری عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات جاگتے تھے، اپنے اہل کو بھی عبادت کے لیے بیدار کرتے تھے، عبادت کے لیے کمر ہمت کس لیتے اور عورتوں سے دور رہتے تھے۔

۲۶۱۴ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يَذْكُرُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں جس قدر عبادت کی جدوجہد کرتے تھے اس کی جدوجہد دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

ف اس باب کی احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ عبادات کے لیے خلوت ہونی چاہیے تاکہ ... مسلک نے رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی زیادتی فرمائی ہے کہ لوگوں سے ... منقول ہے کہ اس میں عورتوں سے بھی گریز کرنی چاہیے ... کرنا ہے تو اس کا یہ عمل مکروہ ہے اور ... کے ایک پہلو ... کے ساتھ زیادہ ... ہو جائے کہ ... وہاں ... ہے۔

بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشرۂ ذوالحجہ کے روزوں کا حکم

۲۶۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

۲۶۹۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرۂ ذوالحجہ کے روزے کبھی نہیں رکھے۔

عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت

عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کی فضیلت کے بارے میں احادیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روزے مستحب ہیں لازم نہیں، مگر بعض اہل علم انہیں واجب قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روزوں کی جو فضیلت بیان فرمائی ہے اس سے ان کا واجب ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان روزوں کو کبھی ترک نہیں کیا، اس لیے نہیں کہ آپ کے نزدیک یہ روزے واجب تھے، بلکہ اس لیے کہ آپ کے نزدیک یہ روزے مستحب تھے۔ اس کی تائید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہوتی ہے۔

عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

۱۔ ۔۔۔ حسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

ویوم سابع عشرین و تلاثة ایام من کل شهر — کا اور ہر ماہ کے پہلے پیر اور جمعرات کا
اول اثنین من الشهر والخمیس [1]

[1] ... [illegible] ... ۱۳۴۴ھ طبع محمد فاروق کراچی ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الحج

حج کا لغوی اور شرعی معنی: علامہ نووی لکھتے ہیں لغت میں کسی شے کی طرف قصد کرنے کو حج کہتے ہیں شرع میں مخصوص معلوم کے ساتھ مخصوص مکان کا قصد کرنے کو حج کہتے ہیں علامہ ابن قدامہ کہتے ہیں[1]

[illegible] حج کے لغوی معنی قصد کے ہیں [illegible] حج کے شرعی وجوب کی [illegible] حج کے ارکان میں وقوف عرفہ کے لیے [illegible] وقوف عرفہ کے لیے [illegible] حج کے واجبات میں سے [illegible] حج کے ارکان میں سے [illegible]

کعبہ پہلا عبادت کا گھر: [illegible] کعبہ دنیا کے مکانوں کی طرف سب سے پہلا گھر ہے جو عبادت کے لیے بنایا گیا [illegible] کعبہ کی بنیاد [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد رکھی [illegible]

---

[1] علامہ ابن قدامہ مقدسی متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ص ۳۴۰ مطبوعہ [illegible] طبع ثالث ۱۴۰۳ھ

[2] علامہ ابوالقاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ مفردات ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ ۱۴۱۸ھ

[3] علامہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، الاتقان ج ۲ ص ۱۳۲، ۱۳۳ مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ

[illegible]

یادگار ابراہیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و اذ بوانا لابراهیم مکان البیت
ان لا تشرک بی شیئا و طهر بیتی
للطائفین و القائمین و الرکع السجود
واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا
وعلی کل ضامر یاتین من کل فج
عمیق ۝

(حج : ۲۶ - ۲۷)

اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ ٹھکانا دی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے قیام کرنے والوں کے لیے رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کرو اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تمہارے پاس ہر دور دراز سے تھکے ماندے سواریوں پر آئیں گے۔

قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهیم
حنیفا و ما کان من المشرکین ان اول
بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا
و هدی للعالمین فیه ایات بینات
مقام ابراهیم و من دخله کان اٰمنا
و لله علی الناس حج البیت من
استطاع الیه سبیلا و من کفر فان
الله غنی عن العالمین۔

(آل عمران : ۹۷ - ۹۵)

آپ کہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا تم سب ملت ابراہیم کی جو ہر باطل سے الگ تھی اور شرک سے دور تھی پیروی کرو وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہ مکہ میں ہے وہ برکت والا ہے اور سارے جہان کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے اس گھر کا قصد کریں جو اس تک راہ پا سکے اور جو کوئی باوجود اس کے کفر کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

حج کا فلسفہ

[illegible] گھر میں حاضر ہونا حضرت ابراہیم کی مثل [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم کے [illegible] ماہیل کی طرح اپنے رب کی بارگاہ میں فنا کرنے جاتے ہیں، اتنے دن تک سر کے بال منڈواتے ہیں، نہ نہلاتے ہیں، دنیا کے عیش و عشرت اور پر تکلف زندگی سے پرہیز کرتے ہیں، [illegible] پہنتے ہیں، سر اٹھا پھٹے ہیں، جنسی ملاپ اور اس کے لوازمات سے دور رہتے ہیں اور اسماعیل علیہا السلام تین دن کے سفر سے تھکے ماندے گرد و غبار میں اٹے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں آئے تھے، سر پر بکھرے بال، جسم پر میلے کپڑے، ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا تھا اللھم لبیک، اللھم لبیک کا نعرہ لگاتے ہوئے دنیا کی مختلف اطراف سے سفر کر کے کعبہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

روحانی المنبر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت آج ہم یہ جانتے ہیں کہ مسلمان قومیت اور وطنیت کی [illegible] سے نکل کر وحدت اسلامی میں داخل ہوں، ملت ابراہیمی کی [illegible] دعوت و ملت محمدی کے ابدی پیغام نے ہزاروں برس بعد دنیا کے سامنے اسلامی وحدت کا جو نمونہ پیش کیا، [illegible] تک دنیا کی سیاسی اور تہذیبی سینکڑوں تحریکات کے باوجود دنیا کے کونے کونے سے [illegible] اب مرکز ہر سال اور کعبہ قبلہ میں جمع ہوتے ہیں، جہاں ہر مستقل حکومت کے [illegible] ہیں، لیکن مگر مکہ کی حکومت سے اس بات کی [illegible] کعبہ کی حکومت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی [illegible]

اسلامی علوم و فنون کی نشر و اشاعت [illegible] مدینہ اور خصوصاً اسلامی فتوحات اور فتوحات کے [illegible] [illegible] تک تھے وہ سب کے سب [illegible] کے ہاتھوں [illegible] کے علوم و فنون کا [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

معاف ہو رہے ہیں [1]

توبہ اور استغفار میں فریضۂ حج کی خصوصیات

ایک میدان میں کھسے آسمان کے نیچے رب ذوالجلال کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اس کے سب کی بڑی تب ہوتی ہے نہ سایہ کی رعایت ہوتی ہے نہ تقدم نہ کی فضیلت ہوتی ہے۔

کسب حلال کسب حلال بہت سی نیکیوں کا سرچشمہ ہے، چونکہ حج کے مصارف میں [illegible] صرف کیا جا سکتا ہے اور مال حرام خرچ کرنا اس میں جائز نہیں ہے۔ اس لیے [illegible] حلال اور حرام کا فرق کرنا پڑتا ہے اور فریضہ حج کے لیے مال حلال کی تگ و دو کرنی پڑتی ہے جس سے [illegible] کی روحانی اور اخلاقی حسیت مکدر ہو جاتی ہے۔ فریضہ حج انسان کی صرف دینی [illegible] کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ وہ اس کی اخلاقی معاشرتی اقتصادی، سیاسی [illegible] قوتوں اور ملی زندگی [illegible] ہر گوشہ پر حاوی ہے اور مسلمانوں کی [illegible] بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند مینار ہے۔

بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ!

محرم کے لباس کے احکام

۲۶۸۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

۲۶۸۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ [illegible] سوال کیا کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ آپ نے فرمایا محرم [illegible] کرتہ، عمامہ، پائجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے، ہاں اگر کسی شخص کو جوتیاں میسر نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے اور ایسا لباس نہ پہنے جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ آپ نے فرمایا محرم [illegible] پہنے، عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ [illegible] زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے!

مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۲۶۸۹۔ وَحَدَّثَنَا

لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے،
اور فرمایا جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزوں کو
ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔

۲۶۹۰۔ وَحَدَّثَنَا

وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے
فرمایا جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے
اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے

۲۶۹۱۔ وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس
میں ہے کہ آپ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

۲۶۹۲ وَحَدَّثَنَا

ابْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا بِهِ
أَيُّوبَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے لیکن شعبہ
کے علاوہ اور کسی نے میدان عرفات میں خطبہ کا ذکر
نہیں کیا۔

عَلِيُّ بْنُ حَنَشٍ ح وَأَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ حُرَيْثٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرَ شُعْبَةَ وَحْدَهُ۔

۲۶۹۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ۔

۲۶۹۴ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ بِالْجِعِرَّانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِخَلُوقٍ أَوْ قَالَ بِصُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَكُنْتُ بِذَلِكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ أَوْ قَالَ اغْسِلْ عَنْكَ الْخَلُوقَ وَانْزِعْ عَنْكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو چادر نہ مل سکے وہ شلوار پہن لے۔

صفوان بن یعلیٰ بن منیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] آیا اور اس حالیکہ وہ شخص ایک جبہ (لمبا کوٹ) پہنے ہوئے [illegible] خوشبو لگی ہوئی تھی [illegible] کیا ہے [illegible] کہتے ہیں کہ اس وقت نبی [illegible] وحی نازل ہوئی اور آپ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری یہ تمنا تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا تم یہ چاہتے ہو [illegible] دیکھو! یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک [illegible] دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آواز اونٹ کے خراٹوں کی طرح تھی۔ جب وہ کیفیت منقطع ہو گئی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا اور فرمایا زردی یا خوشبو کا اثر دھو ڈالو، جبہ اتار دو، اور عمرہ میں اسی طرح

كرو جيسا كہ حج میں کرتے ہو۔

۲۶۹۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَأَنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ [illegible] بِالْخَلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعْ [illegible] هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاغْسِلْ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا [illegible]

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے [illegible] کے پاس تھا، وہ شخص ایک جبہ پہنے ہوئے تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبہ ہے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہے [illegible] میں کرتے ہو وہ کرو، اس نے کہا میں یہ کپڑے اتار دوں اور یہ خوشبو دھو ڈالوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

۲۶۹۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ [illegible] قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللهِ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ [illegible] مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں! پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے جن میں [illegible] آیا اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے [illegible] ایک جبہ پہن لیا جس پر خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساعت اس شخص کی طرف [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی [illegible]

رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَيَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَآءَهُ الْوَحْيُ فَابْتَدَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ إِلٰى يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلَى فَادْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعِ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ.

۲۶۹۷ وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَهُ وَاغْسِلْ عَنْكَ الْخَلُوقَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ.

۲۶۹۸ وَحَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِحَبَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا

دیکھا، بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا کچھ دیر آپ خراٹے لیتے رہے پھر آپ سے یہ کیفیت منقطع ہو گئی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو ابھی تجھ سے عمرہ کے متعلق دریافت کر رہا تھا اس شخص کو لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو اور جو تم عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کے سر کے بال اور داڑھی کے خضاب سے رنگے ہوئے تھے اور اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا، وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اور میں جس حالت میں ہوں اس کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبہ اتار دو اور یہ خضاب دھو ڈالو۔ اور جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہ سب عمرہ میں کرو۔

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اور

فِي حَجٍّ صَفْوَانُ أَنْ يَغْسِلَ عَنْهُ بِبَيْرَقٍ ثُمَّ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرُ خَلُوقٍ
أَوْ نَحْوُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ
فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَتَرَهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِ
وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
فَقَالَ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَيَسُرُّكَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ
تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِطَرَفِ
فَحِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي فَنَظَرْتُ
فَنَظَرَ سَاعَةً فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ
أَرَاهُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَأَتَى بِالرَّجُلِ
فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا عَنْكَ وَاغْسِلْ
أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا

سے عمرہ کا احرام باندھا ہے میں اس میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو کپڑا اوڑھا دیتے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے جب آپ پر وحی نازل ہو تو میں آپ کے ساتھ ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ پر پردہ ڈال دیا، پھر جب آپ پر وحی نازل ہو چکی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ پر سے پردہ ہٹا دیا، پھر آپ نے فرمایا کہ عمرہ کے بارے میں جو سوال کرنے والا تھا وہ کہاں ہے؟ اس کو بلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جبہ اتار دے اور جو خلوق کا اثر تیرے بدن پر ہے اس کو دھو ڈال اور عمرہ میں وہی کر جو حج میں کرتا ہے۔

عمرہ کے حکم میں مذاہب

علامہ ابن عبدالبر نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عمرہ سنت ہے[1]

[illegible]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے عمرہ کے سنت ہونے میں دو قول ہیں [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے [illegible] پہلا قول ہی صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل سے دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں ہے [illegible]

---

[1] علامہ ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ [illegible]

[2] علامہ ابن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ [illegible]

اور احناف کا بھی یہی نظریہ ہے کیونکہ امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، اور اگر عمرہ کرو تو یہ افضل ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اس لیے بھی کہ یہ غیر مؤقت عبادت ہے۔[1]

امام شافعی نے جو کہ محمد بن ادریس ہیں، استدلال کیا ہے اس کو خلاف نہ جانا ہے اس لیے کہ ان کے نزدیک عمرہ واجب ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ عمرہ حج کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی نفل کو ادا کرنے کے بعد کرتے ہیں اور حنفیہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ عمرہ واجب

مذاہب اربعہ میں حرام کی کیفیت

نے محدود کپڑوں کا ذکر کر دیا، علماء نے آپ کے اس ارشاد کو بطور علت کے اعلیٰ قدر میں سے شمار کیا ہے۔ اس علت سے ہی نے یہ تنبیہ کیا ہے کہ محرم کے لیے سلے ہوئے کپڑوں کو پہننا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح محرم کے لیے سر ڈھانپنا بھی جائز نہیں ہے مگر محرم نے سر درد یا کسی اور بیماری کی وجہ سے سر پر پٹی باندھی تو اس کا فدیہ دینا ہوگا اور موزوں کی نفی سے یہ معلوم ہوا کہ ٹخنے کو چھپانے والی کوئی چیز بھی مثلاً جرب وغیرہ احرام میں جائز نہیں ہے۔ اسی طرح محرم کے لیے دستانے پہننا بھی جائز نہیں ہے۔ کپڑوں پر خوشبو لگانا بھی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح سرخ پھل مثلاً سیب وغیرہ کھانا منع نہیں ہیں۔ سلے ہوئے کپڑوں کی ممانعت اور دو چادروں کے جائز ہونے کی وجہ سے ہم اس لیے کہ یہ لباس کفن کے مشابہ ہے۔

حضرت ابن عمر کی اس حدیث کے بعد حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایت ہے جو ان کی روایت میں ہے کہ جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی روایت میں ہے کہ جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابن عباس اور جابر کی روایت پر عمل کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ موزوں کو کاٹنا واجب ہے اور جمہور نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی روایت حضرت ابن عمر کی روایت پر کئی وجوہ سے مقدم ہے اور حضرت ابن عمر کی روایت مقید ہے مطلق پر مقدم ہوتا ہے اور ہم حنفیہ کا یہ فرمانا کہ موزے کو کاٹنا ضائع کرنا ہے جس کی وجہ سے فدیہ لازم ہوگا یہ عمل کرنے سے ہمارا مذہب نہیں ہوتا ہے اور ہم حنفیہ کے نزدیک اس میں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے مذہب پر عمل ہے۔

کپڑوں پر خوشبو لگانے کی ممانعت کی وجہ سے کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور زیب و زینت کے لیے کپڑوں کو رنگنا بھی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کپڑوں پر خوشبو لگانے کے علاوہ بدن پر خوشبو لگانے سے بھی احرام کی حالت میں کپڑوں پر خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ لیکن امام مالک نے اس سے منع کیا ہے جمہور کی دلیل حضرت ابن عباس کی حدیث ہے جو اوپر گزر چکی ہے اور یہی احکام ہیں ماسوا اس کے کہ وہ سلے ہوئے کپڑے جن کو پہننا ممنوع ہے اور اپنے تمام بدن کو چھپانے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا کہ اگر محرم کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو کیا وہ موزوں کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ ہاں لیکن اس پر فدیہ واجب ہے کیونکہ اس کا موزوں پہننا ممنوع ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر محرم کو چادر نہ ملے تو ازار پہن سکتا ہے لیکن جب چادر مل جائے تو ازار کھول دے ورنہ فدیہ دینا ہوگا۔ نیز امام شافعی نے کہا ہے کہ عورت خوشبو لگا کر کپڑے سے رنگدار کپڑے سے

---

۱ امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ [illegible]

وحی خفی یا وحی غیر متلو کی تحقیق (حجیّت حدیث)

خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے

جلد ثالث

وحی خفی کی ضرورت

وحی خفی پر اعتراضات کے جوابات

[illegible] ہیں ہو [illegible] ہے سوال [illegible] نہیں [illegible]
فوٹ برق صاحب [illegible] کا ترجمہ غلط کیا ہے صحیح ترجمہ یہ ہے کہ پیغمبر کی بات ان کو بتا دیجئے۔

کیا ہوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اس صریح حکم سے سرتابی کی جرأت کر سکتے تھے؟ عقد رسول کے معنی ہی ایلچی اور نمائندہ کے ہیں تو ایک قاصد خود کیسے حق بن سکتا ہے؟

وحی خفی پر دلائل دیتے ہوئے ہم نے واضح کر دیا ہے کہ قرآن مجید نے جو احکام ہم پر نازل کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات کے بغیر ان پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات و آپ کے فرمودات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جناب برق صاحب سے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] والی بات نقل کر دیجئے آپ کی اس علت کی سرے سے نفی کر دی ہے لیکن اس غلط بات کی [illegible] محسوس ہو گئی ہے:

اعتراض: [illegible] سے بھی بڑھ کر ہیں کہ حدیث کو چھوڑ دو کے نماز پڑھنے کا طریقہ کہاں سے ہو گا۔

جواب: [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکھوں مسلمانوں نے نماز پڑھتے دیکھا [illegible] یہ سلسلہ تواتر تک پہنچ گیا کہ [illegible] کتب لسانیات کی شہادت کافی نہیں کیا ہر نئی مسلمان بچی کو نماز کا طریقہ سیکھا کرتے ہیں، جس طرح بچے سے ماں دعا مانگتے ہیں، ہم نے وہ [illegible] نماز [illegible] روایات نہیں بلکہ تاریخی نقل تواتر ہی سے۔ ہاں صحیح بخاری کی روایت ہی کہاں تک [illegible] وادی میں غالباً صحیح بخاری کا کوئی نسخہ موجود ہی نہ ہو گا کہ وہ لوگ محض اس بنا پر نماز [illegible] اس لئے برق صاحب نے بعض [illegible] تعبیرات [illegible] آپ کے احکام کے بغیر قرآن [illegible] پر عمل نہیں ہو سکتا اور قرآن مجید پر عمل کرنے سے [illegible] اطاعت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر آپ کا نماز پڑھنا ہمارے لئے [illegible]

—— اخر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ قرآن مجید کو کیسے کر سکیں گے بلکہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسلمانوں سے نماز پڑھتے دیکھا۔ [illegible] جس طرح آپ نے نماز پڑھی وہی نماز پڑھنے کا طریقہ ہے [illegible] عبادت نماز ہے صلوٰۃ [illegible] جس طرح آپ نماز پڑھتے دیکھ کر [illegible] نماز پڑھتے [illegible] اور اس میں برق صاحب جیسے کہ منکر حدیث سے ہیں ہمارا [illegible] اطاعت اور اتباع رسول سے [illegible] کے کس حکم پر عمل نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات جو اس [illegible] برق صاحب نے [illegible] اور احادیث کی حجیت سے کیونکہ جملے [illegible] برق صاحب نے [illegible] ماننے سے کیونکہ انھوں نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکھوں مسلمانوں نے [illegible] کرتے دیکھا [illegible] کرتوں نے اور یہ سلسلہ ہم تک پہنچ گیا"۔ [illegible] مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]

۱؎ ڈاکٹر غلام جیلانی برق [illegible] مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز۔

۲؎ " " دو اسلام ص ۱۳۴ "

وحی کی تین پر دلائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی اس کو بیان فرمایا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وانہ لتنزیل رب العلمین ۰ نزل بہ الروح الامین ۰ علی قلبک لتکون من المنذرین ۰ بلسان عربی مبین ۰

(الشعراء: ۱۹۲-۱۹۵)

اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید وحی کی اس قسم سے ہے جس کو حضرت جبریل نے فرشتے کی صورت میں آپ کے قلب پر نازل کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دوسری آیت میں وحی کی جو تیسری قسم بیان فرمائی ہے اس وحی میں فرشتہ کا دخل نہیں ہوتا اور یہ وحی ہے جو قرآن مجید کے علاوہ ہے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کے واسطے سے نازل فرمایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

تلک آیت اللہ نتلوھا علیک بالحق

(البقرہ: ۲۵۲)

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

(الحجر: ۹)

بے شک ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا اور بے شک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وانہ لتنزیل رب العلمین ۰ نزل بہ الروح الامین ۰ علی قلبک لتکون من المنذرین ۰ بلسان عربی مبین ۰

(الشعراء: ۱۹۲-۱۹۵)

اور بے شک یہ قرآن مجید رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے جس کو جبریل امین نے آپ کے قلب پر نازل کیا تاکہ آپ (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں، یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید وحی کی اس قسم سے ہے جس کو حضرت جبریل نے فرشتے کی صورت میں آپ کے قلب پر نازل کیا

قرآن مجید وحی کی پہلی دو قسموں میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے کی وساطت کے بغیر ہی

کرنے کا حکم دیا ہے وہ قرآن مجید سے ہی کوئی نہ کوئی نص سے تعلق رکھتا ہے

بعض متقدمین کا یہ کہنا ہے کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت نے سنت کی پیروی لازم کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کلام کرنے کے طریقوں کا بیان ہے۔ یہ جواب مطلقاً صحیح نہیں ہے کیونکہ متصل کی مثال سے واضح ہے کہ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(الشوریٰ: ۵۲)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ شوریٰ کی آیت نمبر ۵۲ میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی ہدایت دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(النساء: ۱۰۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی ہدایت دیتے ہیں۔

[illegible] فرمائی جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا تھا۔ اس معلوم ہوا کہ وحی قرآن کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ آپ پر وحی نازل فرماتے رہے اور اس وحی کے مطابق آپ قرآن مجید کی متعدد آیات کے معانی کی تبیین و تفصیل کرتے ہیں اور اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور یہی وحی خفی ہے۔

اس آیت سے چار باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱. اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاکم کے منصب پر فائز فرمایا ہے

۲. [illegible] آپ کی تفصیل اور بیان کی تشریح ہیں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آپ کی اپنی رائے اور اجتہاد یا قیاس نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی [illegible] جس کے مطابق فیصلہ کرنے، حکم دینے کا منصب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا ہے

۳. اس آیت سے نیز قرآن کے دوسرے بہت سے مقامات سے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کو ملا کر ذکر کیا گیا ہے اور جو حدیث کی حجیت پر دلالت کرتے ہیں۔

۴. اس آیت سے نبی کی عصمت کا ثبوت ہوتا ہے [illegible] وحی کی تبلیغ میں وہ غلطی نہیں کر سکتے۔

[illegible]
[illegible]

(البقرہ: ۴۲)

[illegible]
[illegible]

[illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] جس پردہ (پہلے) تھے۔

[illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] پھر جاتا ہے۔

[illegible] آیت میں اللہ تعالیٰ نے [illegible] آیت میں [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] سے [illegible] کعبہ کی طرف [illegible] کا قبلہ [illegible] سے [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] صرف [illegible] سے [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] سے [illegible] قبلہ کی طرف [illegible]

[illegible] حسب ذیل آیت [illegible] کے [illegible]

[illegible] اور جب ہم نے [illegible] ہے کہ [illegible] اور جب اس نے وہ [illegible] کسی کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو [illegible]

[illegible] علیہ وسلم

[illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کہا [illegible] تھیں اور [illegible] اس زوجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اس بات کی کس نے خبر دی [illegible] نے کہا مجھے علیم و خبیر نے اس بات کی خبر دی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی زوجہ مطہرہ (رضی اللہ عنہن) سے ایک راز کی بات فرمائی جس کو اس نے [illegible] اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ سے فرمایا [illegible] کی بات بتلا دی [illegible] اس نے کہا [illegible] العلیم الخبیر [illegible] نے خبر دی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید [illegible] نے کچھ [illegible] اور [illegible] فرمائی تھی [illegible] اور قرآن مجید کے علاوہ بھی آپ پر [illegible] منقول ہیں۔

یہ کہنا کہ [illegible] اور [illegible] قرآن مجید میں [illegible] موجود ہے، اس [illegible] ہیں ہو سکتا۔ اس کے نزول کی ترتیب صحابہ [illegible] بات اور لوگوں سے سنا کے اقتباسات ہوتی [illegible] کئی کئی سورتوں کی آیات ملی ہوئی تھیں اور ترتیب کون سی نازل ہوئی قرآن کا نہیں وحی کا [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] کے بعد بھی جاتے گی اور یہ بھی آپ مسند [illegible] سے کہ [illegible] اور سورتوں کی [illegible] آپ اپنے اجتہاد سے نہیں کرتے تھے اور جس ترتیب سے قرآن مجید نازل ہوا اسی ترتیب کو [illegible] قائم کرنا آپ کے اختیار میں نہیں تھا لہٰذا یہ فرمانا

[illegible]
یقرأن علیہ ما یکون
[illegible] من تلقاء نفسی ان
[illegible] الا ما یوحی الی۔

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [

ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فبإذن الله (الحشر: ۵)

کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے ہیں جو کھڑے رہنے دیئے ہیں یہ اللہ کے حکم سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کی مسلسل بدعہدیوں سے تنگ آکر ان کی بستیوں پر حملہ کر دیا۔ محاصرہ کے دوران مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کے کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے تاکہ حملہ کرنے کے لیے، مسلمان ان درختوں کی آڑ سے یہودیوں پر حملہ نہ کر سکیں۔ یہودی جہاد اور درختوں کے کاٹ کر جلانے میں فساد کہتے تھے۔ منافقین نے اس معاملہ کا چرچا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلامی فوج کا درختوں کو کاٹنا اللہ تعالیٰ کے اس کی اجازت سے تھا۔

[illegible] کاٹنے کا حکم دیا تھا اور جب پہلے قرآن مجید میں [illegible] تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وحی خفی اور وحی غیر متلو ہے۔

اللہ تعالیٰ جنگ بدر کے سلسلہ میں فرماتا ہے:

واذ يعدكم الله احدى الطائفتين انها لكم وتودون ان غير ذات الشوكة تكون لكم ويريد الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا کہ ان دونوں [illegible] تمہارے لیے ہے اور تم چاہتے تھے کہ کمزور [illegible] تمہارے لیے ہو جائے اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ [illegible] کو ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے [illegible] گواہی دی ہے اور [illegible] میں [illegible] کے اس ارشاد کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی [illegible] وحی غیر متلو اور وحی خفی ہے۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق

[illegible] اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے [illegible]

ہم [illegible] سنت دونوں کی حجیت کو [illegible] قرآن پاک [illegible] سنے حدیث اس لیے دونوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

ب [illegible] سب سے بڑی آیت مبارکہ [illegible] جھوٹ گئے ہیں ساری بحث کا محض [illegible] اللہ رسول اور حاکم وقت [illegible] گر رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] سے [illegible] کے تمام اقوال [illegible] تو پھر حاکم وقت کے اقوال پر [illegible] کا کیونکر [illegible] سنت رسول کی حجیت کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ کئی بار شاہ مصنف بھی تھے۔ متعدد بار تو ترک [illegible] بھی [illegible] ترک [illegible] کی بھی [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]۔

سے ہم اس نکتہ کو [illegible] کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کو [illegible] سنے کی حیثیت ایک سے ہے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کو [illegible] حجیت اللہ تعالیٰ [illegible] طرح بیان فرمائی ہے۔

[illegible] آپ کے [illegible] قسم [illegible] جب تک [illegible] آپ کو [illegible] نہ [illegible] اور پھر آپ کے فیصلہ کو [illegible] اپنے دلوں میں [illegible] نہ کریں [illegible] اس کو [illegible] طرح تسلیم کر لیں جو تسلیم کرنے کا حق ہے [illegible] تک لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔

(نساء : ۶۵)

اس آیت سے [illegible] ہوا کہ [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے [illegible] دل میں [illegible] کرے وہ مومن [illegible] ہو سکتا۔ کیا کسی [illegible] حکم [illegible] کی [illegible] حیثیت [illegible] کرنے [illegible] کا فیصلہ [illegible] سنتے ہوئے [illegible] کے خلاف [illegible] کے دل میں [illegible] ہو [illegible] سکتے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

[illegible] اللہ [illegible] رسول کسی [illegible] کا حکم [illegible] کسی مسلمان مرد [illegible] عورت کو [illegible] کے [illegible] کا [illegible] رہے [illegible] کا حکم [illegible] سے [illegible] کا حکم [illegible] سے [illegible]

[illegible] آیت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کرنے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] رہے [illegible] کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بعد کسی [illegible] کو [illegible] یا [illegible] کا اختیار [illegible] رہتا۔ [illegible] جو [illegible] کا حکم [illegible] اور [illegible] کا حکم [illegible] میں [illegible] سے [illegible] کی [illegible] صفت [illegible]۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

[illegible] ذاکرہ غلام جیلانی برق۔ [illegible] مصنفہ [illegible] میں [illegible] کیا [illegible]

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ (نساء : ۸۰)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نائب مطلق قرار دیا ہے کہ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ کیا اولی الامر، حکام اور ہر زمانہ کے مجتہد وغیرہ کو بھی نائب مطلق ہونے کا شرف اور مرتبہ حاصل ہے؟

اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے

اس نکتہ کی وضاحت کرنے کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت ایک درجہ اور ایک حیثیت کی نہیں ہے اب ہم اصل سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ اصل بڑی صاحب نے قرآن مجید کی جس آیت سے نکالی ہے وہ کوئی اشکال پیدا کرنے کی متحمل نہیں ہوتی۔ ارشاد فرمایا ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا

(النساء : ۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں اور اگر تمہارا کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ بات بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

اگر اطاعت میں یہ بھی مستقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ یہاں فردوہ الی اللہ والرسول کے بجائے فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر کی طرف لوٹا دو فرماتا۔ لیکن یہاں جیسا کہ فرمایا ہے کہ اگر تمہارا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ تو ثابت کر دیا کہ اس ٹکڑے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولی الامر کی اطاعت مستقل نہیں ہے۔

یہاں استقلال کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ہر حال میں واجب ہے جس طرح حکم خداوندی آنے کے بعد ہر شخص کا یہ ماننا واجب ہو جاتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم دیں تو ہمیں اللہ سے اس حکم کی دلیل قرآن سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے بغیر اس حکم کی اطاعت کے ہر شخص کا مسلمان ہونا ہی ممکن نہیں ہے اور جو حکم بھی دیا ہے وہ راہ راست کی تدبیر ہو اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اگر ہمیں اس پر کوئی حکم دیا گیا تو ہمیں اسے اللہ اور رسول کی طرف قرآن و کتاب و سنت کے معیار پر اس حکم کو پرکھیں گے اگر یہ حکم اس کسوٹی پر صحیح اترا تو اس کا ماننا ہر مسلمان کے لئے واجب ہوگا اور وہ اللہ اور رسول کے حکم کے موافق ہے اور اس موافقت کی وجہ سے اس کی اطاعت اصل اطاعت ہوگی اور درحقیقت یہ حکم رسول کی اطاعت ہوگی اس لئے کہ اولی الامر نے اپنی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں دیا ہے بلکہ اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کی ہے۔

اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل

اس سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ اولی الامر کی اطاعت مقصود اور غیر مستقل ہے اور اللہ اور رسول کی اطاعت

اولی الامر کی نافرمانی کا وبال

بقولِ اقبال!

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

اولی الامر کا مصداق

وہ شخص اپنی خواہش و رغبت کے باوجود اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو جاتا اور بیویوں کو نسل جاری نہیں رکھتا کی دی ہوئی ہدایت اور ہدایت پر عمل نہیں کرتا اب بتلائیے اولیاء اور صاحبان اور حقانیت ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جو خوف خدا گزیں ہے اور جس کی وجہ سے وہ دنیا کی اس زندگی میں اپنی گزر بسر کے ان کے معاملات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول کا حکم نافذ ہو سکتا ہے دنیا کی حد خوں اور خواہشات کے حق میں جانا دشوار ہے مگر وہ حکم اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مسلمان بنا لیتے ہیں لیکن اللہ اور رسول کی شریعت کے خلاف عمل کرنا کسی مسلمان کا شعار صحابہ کے مشابہ اور اتفاقات میں ہیں مسلمانوں کی وہ ان کی اہمیت دینی سنت کے ساتھ ان کی دلی فریفتگی اور محبت سے ہے۔

اولی الامر سے اختلاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے [illegible] ہیں اس میں شبہ ہو سکتا ہے ان کی نسبت قدیمہ تمام [illegible] سواہیں۔ یہ دونوں حضرات متفق علیٰ ایدرج ہیں ہدایت کرنے سے منع کرنے سے تمتع کرنے سے نیک نیتی پر مبنی تھا اور لوگوں کے اپنی طرف میں کوئی ذاتی مصلحت نہ تھی لوگ لیکن ان دونوں حضرات کی وسعت علم اور دینی خدمات کے خلاف اور ان کے اولیاء کی بدولت سے کر آنحضرت کے اس حکم کو قبول نہیں کیا اور ان سے منع کرنے کے باوجود تمتع کرتے رہے ہیں حضرات عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سالم بن عبداللہ اپنے باپ کے قول کو [illegible] مسئلہ میں پیش بیان فرماتے ہیں جو لوگوں کے [illegible] کا شعار اور علامت ہیں۔ ترمذی شریف میں ہے:

ان سالم بن عبد الله بن عمر حدثه
رجلا من اهل الشام وهو يسأله عبد الله بن
عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله
بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها
فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى
عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم
امر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقد قال لقد صنعها رسول
الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے ایک شخص نے آکر حضرت عبداللہ بن عمر سے تمتع کے بارے میں پوچھا تو عبداللہ بن عمر نے کہا کہ وہ حلال ہے اس شخص نے کہا کہ آپ کے والد نے اس سے منع کیا ہے حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر میرے والد نے اس سے منع کیا ہے اور انہوں نے خود اس کو کیا ہے تو میرے والد کی پیروی کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اس شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ضرور اس کو کیا ہے۔

[illegible] مشکوٰۃ مجتبائی کتاب الحج

جائے گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کیا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہم حج میں عمرہ سے منع کرتے تھے و حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]
میں اس وقت کے اولیٰ امر حضرت عثمان کی اس مسئلہ میں مخالفت کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی سنت کی طرف بلاتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

عن مروان بن الحكم قال شهدت عثمان وعليا وعثمان ينهى عن المتعة وأن يجمع بينهما فلما رأى علي أهل بهما لبيك بعمرة وحجة قال ما كنت لأدع سنة النبي لقول أحد [illegible]

مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان
اور حضرت علی کو دیکھا ہے، حضرت عثمان حج اور
عمرہ کو جمع کرنے سے روکتے تھے جب حضرت
علی نے یہ دیکھا کہ حج اور عمرہ دونوں کا [illegible]
دیکھا لبیک بعمرۃ و حجۃ [illegible]
کے قول کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو
نہیں چھوڑ سکتا۔

ان دو مثالوں سے واضح ہو گیا کہ [illegible] کا یہ حیثیت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے احکام کے خلاف اس کا حکم قابل قبول [illegible] جب حضرت عمر اور حضرت عثمان کی یہ حیثیت نہیں تھی
بعد کے آنے والے [illegible] حضرات کی [illegible] ان مثالوں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام صرف زمانہ [illegible] نہیں ہیں [illegible] اور جب تک [illegible]
سے بے غبار نکل [illegible] کوئی [illegible] حوالہ [illegible] کی اتباع کو [illegible]
معاملات میں سے [illegible] کی بنا پر [illegible] کسی [illegible] کے خلاف موقف کی [illegible]

قرآنی احکام کے علاوہ احکام دینیہ کا مصدر

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص [illegible]
[illegible] اور [illegible] کرنے کی [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] بیان فرمائے ہیں جن کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے [illegible]
سماجی، معاشی، عدالتی اور انتظامی معاملات کے [illegible] قرآن [illegible] کے نام قوانین اور جزئیات [illegible]
ہیں جن کی طرف قرآن مجید میں صرف چند اشارات ہیں، [illegible] نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، عدالت، خرید و فروخت، [illegible]
نکاح، طلاق کے معاملات ان میں سے کسی چیز کے مکمل نظام یا ضابطے اور قاعدے کا قرآن مجید میں بیان نہیں ہے۔
ان کا نام تفصیلات صرف زبان رسالت سے مستفاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ [illegible] کے [illegible]
[illegible] ان معاملات میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے [illegible]

۵۔ امام [illegible] کی متوفی ۵۸۶ھ [illegible] ص ۲۲، مطبوعہ [illegible] مطبع [illegible]

کہ رسول خدا جب تک بقید حیات رہے صرف انہی قوانین کی تعمیل کرائے تھے جن کی تفصیل قرآن میں موجود تھی اور آج بھی ہم پر رسول خدا کی اطاعت قرآنی احکام ہی حد تک فرض ہے[1]

منصب رسالت یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ قرآن مجید میں اذان اور اقامت کے کلمات کا ذکر ہے نہ یہ لکھا ہے کہ اذان میں کتنی بار اذان اور اقامت کہی جائے۔ اذان اور اقامت کے لیے وضو شرط ہے یا نہیں؟ اذان کے وقت اور اس کے کیا آداب ہیں۔ اذان کے بعد کیا دعا مانگی جائے۔ قضا نمازوں کے لیے اذان کہی جائے یا نہیں۔ اذان اقامت کے کلمات ایک ہیں یا الگ الگ۔ جو شخص اذان کہے وہی اقامت کہے گا یا کوئی اور شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ اسلام کی باقی عبادات اور معاملات تو الگ رہے صرف نماز ہی کا جو منصب کوئی شخص صرف اذان کے لیے صرف قرآن مجید سے تلاش کرے اور نماز پنجگانہ روزہ اور حج وغیرہ تمام عبادات سے دستبردار ہو جائے کیونکہ صرف متن قرآن سے کوئی عبادت بھی ادا نہیں کی جا سکتی اور یا پھر یہ غلط بیانی کرنا پڑے کہ رسول خدا جب تک بقید حیات رہے صرف انہی قوانین کی تعمیل کراتے تھے جن کی تفصیل قرآن میں موجود تھی اور آج بھی ہم پر رسول خدا کی اطاعت قرآنی احکام کی حد تک فرض ہے۔

جو شخص اخلاق و جذبات کا عادی نہیں ہے وہ بھی جانتا و مانتا ہے کہ اسلام کی بیان کردہ تمام عبادات اور معاملات کے متعلق ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور ممنوعات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبیین قرآن ہی کے مرہون منت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات اور معاملات میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور واجب قرار دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو تمہارے پاس آ جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتا تو یقیناً اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قرآن مجید کے احکام پر عمل کرتے اور صرف آیات قرآنی کے پابند ہوتے اور قرآن مجید کے علاوہ احکام دینے کے مجاز نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ آیت کبھی نازل نہ فرماتا:

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم۔

آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور مغفرت کے حصول کو اتباع رسول پر موقوف کر دینے کا یہ مفہوم قرار دیا کہ اگر تم میری محبت اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہو تو قرآن مجید کی پیروی کرو یہ نہ فرمایا ہے

---

[1] ڈاکٹر غلام جیلانی برق، دو اسلام، ص ۲۳، مطبوعہ کتب خانہ مدینہ علی ہجویری لاہور۔

[2] " " " "

گرتم منفقت صحابہ موتو ان سے کہو صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات مانیں۔ صحبہ [illegible] کے بعد [illegible] فرما کر جی اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ [illegible] کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] بھی ہیں اور ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور نہ صرف صحبہ [illegible] کا ذکر کافی تھا اور صحبہ رسول کو ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی، ان دونوں آیتوں سے یہ بات موکد ہوگئی کہ [illegible] کے احکام اور قرآن مجید کے [illegible] کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور فرامین بھی اتنی ہی حیثیت کا حامل ہیں اور ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور اگر صرف قرآن کے احکام کی [illegible] ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اہل بدعت کا یہ کہنا کہ ہمارا دین قرآن ہے حدیث کو نہیں مانتے، یہ ایک بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہوئے [illegible] کے مقابل ہوتے ہیں وہ [illegible] ہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی بات نہیں فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] حیثیت ثابت ہیں اور آپ صرف [illegible] کے احکام پر عمل نہیں کراتے تھے بلکہ [illegible] بھی فرماتے تھے، [illegible] کی اطاعت بھی مسلمانوں [illegible] فرض ہے۔ اس کی خاصت [illegible] سے ہوتی ہے:

[illegible] جو لوگ اس پر ایمان رکھتے [illegible]
[illegible] اور اس نبی امی کی جو [illegible] کے ساتھ [illegible] کی کتاب
[illegible] سے وہ بیشک فلاح پانے والے ہیں

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو قرآن مجید کی اتباع پر [illegible] کے بعد [illegible] اور اس کے بعد میں یہ بات بھی بتادی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] قرآن مجید کے عام حکم پر عمل نہیں کیا گیا اور اتباع رسول کو اتباع قرآن پر مقدم کیا [illegible] مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں مقرر کیں:

[illegible] اور گواہ بنالو اپنے دو مردوں [illegible]
[illegible] کو ان میں سے جن [illegible] اور [illegible]

اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ثابت ہے کہ آپ نے [illegible] کی گواہی کو [illegible] سے بغیر [illegible] کسی چیز کو کسی [illegible] نے خلاف قرآن نہیں پایا۔ [illegible] مسلمانوں کا یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قرآن سے کسی [illegible] کر سکتے ہیں اور [illegible] کرنا [illegible] کے مطابق ہوتا ہے اس وجہ سے [illegible] کو [illegible] پر مقدم کیا جاتا ہے۔ اس [illegible] مجید میں ہے:

[illegible] سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ [illegible] مطبوعہ متین مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ

کانت واحدۃ فلہا النصف — اگر وہ ایک ہی ہو تو اس کے لئے نصف ہے

(نساء : ۱۱) — نصف ملے گا۔

علماء کا اتفاق ہے لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "ہمارا گروہ میراث کسی کو دار نہیں بناتے ہم سے جو کچھ چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے" اس وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے نصف حصہ نہیں دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو قرآن مجید کی اس آیت کے عموم پر مقدم رکھا اسی طرح قرآن مجید میں ہے:

کانت علی المؤمنین کتابا — بے شک نماز مسلمانوں پر فرض مقرر وقتوں میں

موقوتا۔ (نساء، ۱۰۳) — ادا کرنا ہے۔

اس کے باوجود آج تک تمام مسلمان حج کے موقع پر عرفات میں عصر کی نماز کے وقت ظہر کی نماز کو عصر کے وقت پڑھتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عہد رسالت سے لیکر آج تک دنیا کے تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل قرآن مجید کے عموم پر مقدم ہے کیونکہ سورۂ طلاق کی آیت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قرآن پر مقدم ہے، اور ان مسائل سے یہ بات بداہت روشن ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے قرآن مجید کی تخصیص ہو جاتی ہے مجید کے علاوہ بھی آپ کے ارشادات اور افعال سے قرآن مجید کے جو عمومات مخصوص ہوئے ہیں ان کی تفصیل یہ سب سے قوی دلیل ہیں۔

بغیر الفاظ کے وحی کا ثبوت

[illegible]

تو وہ سمجھ میں کیسے آئے گا؟[2]

[illegible] ہیں کہ ان کی تفہیم کو [illegible] کے لئے ہم لغت کی مستند اور مسلم کتابوں سے [illegible] پیش کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ الفاظ کے ثنوی معانی پر مشتمل ہیں وحی کا تعلق کس سے ہے۔

علامہ ابن اثیر جزری وحی کا معنی [illegible] لکھتے ہیں

و یقع علی الکتابۃ و الرسالۃ و الالہام و الکلام الخفی۔ [illegible] — وحی کا اطلاق کتابت پر [illegible] پر ہوتا ہے۔

خفی پر کیا جاتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی نے بھی جس کے [illegible] بیان کیے ہیں کہ

---

[1] امام ابوعبید قاسم بن سلام الہروی متوفی ۲۲۴ھ [illegible] ج ۲ ص ۵۱۰، ۵۱۱ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع [illegible]

[2] ڈاکٹر فضل الرحمٰن متوفی [illegible] ص ۴۴ مطبوعہ [illegible]

[3] علامہ ابن اثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ، نہایہ ج ۵ ص ۱۸۳ مطبوعہ [illegible]

[4] علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ، المفردات ص ۵۵۵، [illegible]

علامہ ابن منظور افریقی وحی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الوحی الاشارۃ و الکتابۃ و الرسالۃ والالہام و الکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک [1]

وحی کے معنی اشارہ کرنا، لکھنا، رسالہ بھیجنا، الہام کرنا، دل میں کسی معنی کو ڈالنا، پوشیدہ کلام اور ہر وہ چیز جو تو دوسرے کو القاء کرے (یا معنی) جس کو تو غیر کی طرف القاء کرے۔

وحی کے معنی بیان کرتے ہوئے علامہ ازہری لکھتے ہیں:

قال ابو اسحاق: و اصل الوحی فی اللغۃ کلہا اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام لیسمی وحیا، قال الازہری: و کذلک الاشارۃ و الایماء یسمی وحیا و الکتابۃ تسمی وحیا و قال اللہ عز وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیا فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاما او رویا و اما ان ینزل علیہ کتابا کما انزل علی موسیٰ، او قرانا یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل ھذا اعلام و ان اختلفت اسباب الاعلام فیہا۔ [2]

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ وحی کے لغت میں تمام معانی میں مخفی طریقہ سے خبر دینا اصل سبب ہے اور اسی وجہ سے الہام کو بھی وحی کہتے ہیں۔ ازہری نے کہا کہ اسی طرح اشارہ کرنے کو بھی اسی اعتبار سے وحی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) کسی بشر کے لائق نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کسی فرشتہ کو پس وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی نازل کرے بیشک وہ بلند برتر ہے اللہ سے وحی نازل کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ اس کو بتا دے کہ اللہ نے اس کو علم دیا ہے یا خواب میں وحی کرے گا یا اس پر کتاب نازل کرے گا جیسے موسیٰ پر کتاب نازل کی یا قرآن کی تلاوت کی جائے گی جیسے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل کیا گیا اور ان سب صورتوں میں خبر پہنچانے سے گرچہ خبر پہنچنے کے سبب مختلف ہیں۔

از لغت سے یہاں وضاحت کے ساتھ ثابت کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے وحی کرنے کا معنی یہ ہے دل میں کوئی معنی ڈال دیا جائے یا کوئی چیز غیب میں مخفی رکھی جائے اللہ تعالیٰ نبی کے دل پر الفاظ نازل کرے۔

نوٹ: مولف نے وحی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

وحی الی فلان: اشار الیہ، ارسل الیہ — فلاں کی طرف وحی کی یعنی اس کی طرف اشارہ کیا

---

[1] علامہ حسن بن منظور افریقی متوفی ۷۱۱ھ لسان العرب ج ۱۵ ص ۴۰۱ مطبوعہ نشر ادب الحوزہ قم ایران ۱۴۰۵ھ

[2] " " لسان العرب ج ۱۵ ص ۴۰۱

رسولا فوحی الیہ کلاما کلمہ سرّ ، وحی اللہ فی قلبہ کذا الہمہ ایاہ ۔ [1]

اس کے پاس پیغام بر بھیجا اس کی طرف کلام کی وحی کی یعنی اس سے پوشیدہ طریقہ سے گفتگو کی ، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں وحی کی یعنی اس کو الہام کیا، اس کے دل میں معنی ڈال دیا۔

عبدالحفیظ بلیاوی لکھتے ہیں:

وحی یعنی وحیا الی فلان ۔ اشارہ کرنا پیغام بھیجنا، چپکے سے گفتگو کرنا یا دوسروں سے پوشیدہ بات کہنا، حی اللہ فی قلبہ کذا ۔ دل میں ڈالنا ۔ الوحی کلام جو دوسرے کو معلوم ہونے کے لیے تم پیش کرو، جو غالب طور پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس سوفان کی طرف سے ہو لیکن کبھی اولیاء پر بھی [2]

لغت کی مستند کتابوں سے جو تحقیقات پیش کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوگیا کہ وحی کا ایک معنی الہام ہے یعنی دل میں کسی معنی کا القاء کرنا اور اصطلاح میں بھی صرف اس قدر تبدیلی کرنا کہ بغیر الفاظ کے جو القاء ہو وہ بھی وحی ہوتی ہے۔

وحی کے اگرچہ متعدد معانی ہیں لیکن جو مختصر کے پیش نظر قرآن مجید سے صرف ان آیات کو پیش کرتا ہے جن میں وحی کا لفظ وحی خفی اور الہام کے معنی میں مستعمل ہوا ہے:

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا ۔

(الشوریٰ : ۵۱)

کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی سے، یا حجاب کی اوٹ سے یا وہ کسی فرشتہ کو بھیجتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو وحی فرمایا ہے اور اس لفظ وحی کی ایک کیفیت کا نام ہی وحی ہے اور الفاظ کی ترکیب مثلاً پہلے زید پھر عمر، کا لفظ بولنا بھی حدوث کو مستلزم ہے اس لیے اس حیثیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بن سکتے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بغیر آواز اور الفاظ کے ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو وحی فرمایا ہے اور یہ بھی بغیر الفاظ کے صرف معانی کا نام ہے۔

اذ یوحی ربک الی الملائکۃ

(انفال : ۱۲)

اس وقت آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی فرما رہا تھا۔

اس وحی کا بلا الفاظ ہونا بھی واضح ہے۔

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ

(قصص : ۷)

اور ہم نے حضرت موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

---

[1] ۔ شمس بازغہ البیری ، منجد ص ۸۹، مطبوعہ المطبعۃ الکاثولیکیہ بیروت ، الطبقات عشرۃ ۱۹۵۰ء

[2] ۔ عبدالحفیظ بلیاوی مصباح اللغات ص ۹۳۵ مطبوعہ سعید کتب خانہ کراچی ۔

[illegible] اس آیت میں وحی کا بلا الفاظ ہونا بالکل واضح ہے۔

[illegible]

دو طریقوں (جلی اور خفی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ

برقی صاحب ایک مولانا کے ساتھ [illegible] میں لکھتے ہیں:

م: (مولانا) قرآن کے معانی اور الفاظ [illegible] احادیث سے صرف معانی بذریعہ وحی نازل ہوئے اور الفاظ رسول اللہ صلیم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اپنے تھے۔

ب: (برقی) [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

بات کیا تھی؟

[illegible]

فعل پر ہمارے سامنے جواب ہو سکے کہ اس نے کیوں فعل کیوں کیا اور کیوں فعل نہیں کیا۔ [illegible]
ہے:

[illegible] اللہ تعالیٰ سے اس کے کسی فعل [illegible]
کیا جائے گا اور بندوں سے سوال کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ مالک مطلق ہے جو چاہتا کرے اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور عقل انسانی میں [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کی تہ تک پہنچ سکے اور ان کی حکمتوں کو جان سکے اور یہی وجہ ہے کہ [illegible] کے بیان صرف اور کلمات ورود و وعید اور تبشیر و انذار کے بارے میں [illegible] کو وحی جلی میں نازل کیا ہے اور اس فرق کی وجہ بھی یہی ہے کہ احکام و کلیات [illegible] ان میں امت کے اختلاف کی کوئی گنجائش نہ تھی اس لیے ان کو [illegible] تبیین و تشریح کے لحاظ سے اختلافات کی کافی گنجائش تھی اس لیے ان کے [illegible] نشر کیات ہیں جو فروعی مسائل میں ان میں امت سے وسعت عمل اور [illegible] گنجائش ہے جو فروعی مسائل کے متعلق ہیں [illegible] ساتھ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کلام الٰہی کا مجموعہ قرآن مجید خصوصیت [illegible] کلام الٰہی قرآن مجید کی [illegible] سے معنی ہو جاتا ہے [illegible]

وحی خفی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ

[illegible] اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ صدقہ فطر صاع کھجور یا جو کی [illegible] کیوں کیا گیا اور [illegible] کیا ہے کہ [illegible] کلام [illegible] کی وحی ہیں [illegible] ان تمام آیات کی طرف [illegible] کی [illegible] کتاب سے [illegible] کی [illegible] رہبر اور [illegible] ہیں [illegible] کتابوں میں [illegible] گئے [illegible] گزرتے [illegible] ہونے کی نسبت سے کوئی فرق واقع نہیں ہوا خواہ [illegible] مذکور ہیں [illegible] عناصر کے موضوع روایات کے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] چنانچہ [illegible] کو [illegible] موضوع روایات سے [illegible]

حفاظت حدیث میں صحابہ کا اہتمام

وحی خفی اور اجتہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء مجتہدین کی آراء

بعض علماء کی رائے یہ ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد نہیں کرتے تھے اور آپ کی زندگی کا ہر قول اور ہر عمل نزول وحی پر موقوف تھا اور جب تک کسی چیز کے بارے میں وحی نازل نہ ہوتی آپ وہ کام نہیں کرتے تھے۔ اور یہ حضرات اپنے اس عمل پر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کرتے تھے۔ اور کبھی کسی مسئلہ میں آپ سے قیاس اور اجتہاد سے کام نہیں لیا، کبھی سوچ بچار کی زحمت گوارا نہیں کی نہ کسی سے مشورہ لیا نہ کسی کے مشورہ پر عمل کیا۔ اس کے برخلاف جمہور علماء اور فقہاء اسلام کی رائے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کرنے میں آپ پر وحی نازل ہونے کی کوئی شرط نہیں آپ خود اجتہاد کرتے تھے اور قیاس سے کام لیتے تھے، آپ کا اجتہاد کبھی تو صحیح ہوتا تھا اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض حکمتوں کی بنا پر آپ کے اجتہاد میں خطا واقع ہو جاتی تھی اور اس خطا کی نوعیت یہ ہوتی تھی کہ آپ افضل اور بہتر کام کو چھوڑ کر دوسرے ایسے کام کو اختیار فرما لیتے تھے جو فضیلت کے لحاظ سے کم درجہ کا ہوتا تھا مگر آپ کی یہ خطا گناہ نہیں ہوتی تھی اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس پر عتاب ہوتا تھا بلکہ آپ کی یہ خطا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کر دی جاتی تھی اور آپ کو اس خطا پر بھی اجر ملتا تھا۔

علامہ حنفی لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا مختار مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد کرتے تھے، اور یہی مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی موقف ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کو اجتہاد نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ آپ کو صرف وحی کے انتظار میں رہنا چاہئے تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء

[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد جائز اور واقع تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی مجتہدین پر [illegible]

---

[1] [illegible] متوفی ۶۳۱ھ [illegible] ج ۳ ص ۴ مطبوعہ مطبع محمد علی [illegible]

[2] [illegible] متوفی ۶۲۵ھ [illegible] ج ۲ ص ۳۷۲ مطبوعہ مطبع کبریٰ [illegible] ۱۳۲۴ھ

[3] [illegible] متوفی ۶۳۰ھ [illegible] ج ۳ ص ۳۴ مطبوعہ مطبع محمد علی [illegible] ۱۳۴۰ھ

حاصل بحث کہ آپ اجتہاد میں غلطی نہیں ہوئے تھے ، جس پر کسی نے کہا کہ اگر آپ سے غلطی نہیں ہوئی تو آپ کا اجتہاد وحی کے برابر ہوا ، اس مسئلہ میں تفصیل مشہور ہے جو ہمارے نزدیک صحیح ہے کہ آپ کے اجتہاد کے درست ہونے پر تمام علماء کا اتفاق ہے ، اور عدم وقوع میں کہ کسی امر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے برخلاف وحی نازل ہوئی ہو کیونکہ جب دوسروں سے لیے اجتہاد جائز ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطریق اولیٰ جائز ہوگا ۔ اور بعض علماء نے کہا چونکہ آپ یقین وحی کے محمل پر قادر تھے اس لیے آپ کے حق میں اجتہاد جائز نہیں ہے ، اور بعض نے کہا کہ جنگی نوعیت کے معاملات میں آپ کے لیے اجتہاد جائز تھا اور بعض نے اس مسئلہ میں توقف کیا ، جمہور کے نزدیک اجتہاد جائز ہے اس کی یہ دلیل ہے کہ آپ نے اجتہاد کیا ہے ، بعض نے کہا ہے کہ آپ نے اجتہاد کیا ہے جو عتاب کے نزول سے زائل ہوا ، اور جس نے توقف کیا ہے وہ اس لیے کہ آپ کے اجتہاد میں خطاء ہونا ممکن تھا یا نہیں ، جمہور نے کہا کہ خطاء جائز ہے اور ہم نے کہا کہ خطاء جائز نہیں ہے[1] ۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی دلالت اسی پر ہے ۔

علامہ قرطبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے علماء رحمہم اللہ علیہم السلام اس مسئلہ میں مساوی ہیں ، کہ آپ کے اجتہاد میں خطاء جائز ہے ، لیکن وہ اس پر متفق ہیں کہ آپ کو خطاء پر برقرار نہیں رکھا جاتا ۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت نے علت گزاری نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جہاں چاہو وقت گزارو ، پھر بھی ہوسکتا ہے کہ ایسے گھر میں مقیم ہو جس کا باہر کوئی دروازہ نہ ہو اور اس کے لیے ہر شخص سے پردہ کرنا ضروری ہو ، اس حدیث سے کوئی چیز دروازے کی جانب نہیں ہوتی ہے بلکہ اجتہاد کی جانب ہوتی ہے[2] ۔

علامہ ابن قیم مسئلہ لکھتے ہیں کہ جمہور اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ نص کا نزول ممکن ہونے کے باوجود ان کے لیے اجتہاد سے حکم کرنا جائز تھا ، اور یہ بھی کہ آپ کا اجتہاد صحیح ہوتا تھا[3] ۔

علامہ ابن امیر حاج نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن قیم سے نقل کیا ہے کہ ہمارے اصحاب اور دوسرے مجتہدین اس بات سے متفق ہوتے ہیں کہ آپ کے اجتہاد میں [illegible]

---

[1] علامہ ابن امیر حاج متوفی ۸۷۹ھ ۔ شرح مسلم ج ۲ ص ۲۷۴ طبع [illegible]

[2] علامہ محمد بن احمد قرطبی مالکی متوفی ۶۷۱ھ ۔ [illegible] ج ۱۰ ص ۲۱۰ [illegible]

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ ۔ فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۶۳ [illegible]

[4] حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ ۔ عمدۃ القاری ج ۲۴ ص ۷ [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید سے دلائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وشاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله .

آپ پیش آمدہ معاملہ میں مسلمانوں سے مشورہ [illegible] پر بھروسہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں سے مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے اور جس معاملہ میں وحی نازل ہو چکی ہو اس میں مشورہ کا کوئی تصور نہیں ہے اور اگر مسلمانوں کا مشورہ قابل عمل نہ ہوتا تو بھی اس حکم دینے کا کوئی مقصد نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو [illegible] فرمایا ہے فاذا عزمت فتوكل على الله [illegible] مشورہ سے کوئی بات طے کر لیں اور اس کام کو کرنے کا عزم کر لیں تو پھر اللہ پر بھروسہ کریں اس سے معلوم ہوا کہ جن معاملات میں [illegible] نہیں ہوتی ان میں آپ صحابہ سے مشورہ کرتے تھے اور اس سے اجتہاد کرتے تھے، اور یہ آیت آپ کے اجتہاد کے وقوع اور اس پر عمل کا صحیح ثبوت ہے۔

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

واختلف في مشاورته صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضي الله تعالى عنهم في امور الدين اذا لم يكن هناك وحي فمن ابى الاجتهاد له صلى الله عليه وسلم ذهب الى عدم جوازها ومن لا يابا وهو الاصح ذهب الى جوازها [1]

جب کسی دینی معاملہ میں وحی نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے جو علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے [illegible] کہتے ہیں اور جو آپ کے اجتہاد کو جائز کہتے ہیں وہ مشورہ کو بھی جائز کہتے ہیں اور یہی بات صحیح ہے۔

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

انه كان مامورا بالاجتهاد اذا لم ينزل عليه الوحي والاجتهاد يتقوى بالمناظرة والمباحثة فلهذا كان مامورا بالمشاورة وقد شاورهم يوم بدر في الاسارى وكان من امور الدين [2]

جس معاملہ میں وحی نہ نازل ہو اس میں آپ کو اجتہاد کرنے کا حکم دیا تھا اور اجتہاد بحث اور مشورہ سے قوی ہوتا ہے اس لیے آپ کو اجتہاد کا حکم دیا تھا اور آپ نے [illegible] صحابہ کرام سے مشورہ کیا تھا اور یہ ایک دینی معاملہ تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاعتبروا يا اولى الابصار (حشر ۲)

اے عقل و بصیرت والو! اتعاس کرو!

[illegible]

۲۔ امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ، تفسیر کبیر ج ۳ ص ۸۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۳۹۸ھ

[illegible]

(توبہ : ۴۳)

[illegible] جاتے اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے!

[illegible]

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

[illegible]

ایک اجر ملتا تھا اور اس استدلال کا بیان واضح ہے۔

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیر معونہ کے شہداء کے قاتلوں کے لیے آپ نے اجتہاد سے دعا [illegible] کو روک دیا [illegible] آپ سے محبت سے التفات کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل

عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه و سلم اخبرتها عن رسول الله صلی الله علیه و سلم انه سمع خصومة بباب حجرته فخرج اليهم فقال انما انا بشر و انه یاتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه قد صدق و اقضی له بذلک فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او یترکها [1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ [illegible] کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] سنا دروازہ پر لوگوں کے جھگڑنے کی آواز [illegible] تشریف لے گئے اور فرمایا میں بشر ہی ہوں میرے پاس دو فریق آتے ہیں شاید تم میں سے کوئی شخص اپنے دعویٰ کو [illegible] جواب دہائی سے پیش کرے اور میں اس کو سچا گمان کر کے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں! اور جس شخص کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں وہ سمجھ لے آگ کا ٹکڑا ہے وہ چاہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔

علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

و فیه دلالة علی حکمه صلی الله علیه وسلم بالاجتهاد قال عیاض وهو قول المحققین قاله الخطابی [2]

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی [illegible] اجتہاد سے فیصلہ کرتے تھے [illegible] محققین کا قول ہے [illegible] خطابی نے نقل کیا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

و فیه انه صلی الله علیه وسلم کان یقضی بالاجتهاد فیما لم ینزل علیه فیه شئ فخالف فی ذلک قوم و هذا الحدیث من اصرح ما یحتج به علیهم، و فیه انه ربما اداه اجتهاده الی امر فیحکم

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن معاملات میں بالکل وحی نازل نہیں ہوتی تھی آپ ان میں اجتہاد سے فیصلہ کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے اور یہ حدیث ان کے خلاف صریح ترین حجت ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ

---

[1] [illegible] صحیح بخاری ج [illegible] ص [illegible] ج ۲ ص [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۳۸۱ھ

[2] [illegible] ص [illegible] [illegible] ۱۳۴۸ھ

[illegible] عصمت ثابت ہے۔

[illegible] رہتے تھے۔

اجتہادی خطا منصب نبوت کے منافی نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے

ذکر کرنا واجب ہے لیکہ

حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔

ایضاً " " تفسیر کبیر ج ۲ ص ۵۵۵ " "

اس قرآن مجید سے بڑھ کر بصیرت افروز نصیحت کوئی نہیں ہے اس سے ہدایت حاصل کرو۔

اس آیت کے سیاق و سباق سے واضح ہے کہ یہاں ان لوگوں کو مشرکین کہنے کے معاملات کے بارے میں سے کوئی علاقہ کی مشکلات ہیں قد قلب ہیں یعنی ہیں تمہارے معاملات کی ہیں ہیں وحی کی ہو ہو ہو

(یونس : ۱۵)

یوم آخرت کے عذاب کا خوف ہے۔

عبارات سے بھی مستفاد ہوتا ہے۔

گیا تھا اس لیے آپ کا اجتہاد بھی اتباع وحی تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات

ایک سوال یہ ہے کہ قرآن مجید

احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے۔

اس سیلیے یہ وحی نہیں ہیں۔

برق صاحب کے ہوچ کا عترف

سے مراد تمام منکرین حدیث کا گروہ ہے۔

باب ۳۴۵ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ

موقیت حج

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ

حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ
ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ
نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَقَالَ
فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ
أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ
كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ
حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

۲۰۰۰ حَدَّثَنَا [illegible]
يَحْيَى بْنُ [illegible] وَهَيْثَمٌ [illegible]
بْنُ [illegible] عَنِ ابْنِ [illegible] بْنِ عَبَّاسٍ [illegible]
اللهُ [illegible] سَمِعَ [illegible] صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] أَهْلِ الْمَدِينَةِ [illegible]
وَلِأَهْلِ الشَّامِ [illegible] وَلِأَهْلِ نَجْدٍ [illegible]
الْمَنَازِلَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ [illegible]
[illegible] آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ [illegible]
[illegible] وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ
فَمِنْ حَيْثُ [illegible] أَهْلُ مَكَّةَ
مِنْ مَكَّةَ

۲۰۰۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا
الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ
نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ
وَقَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ
غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ
فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ
مِنْ مَكَّةَ

کر میقات مقرر کیا، اہل شام کے لیے جحفہ کو، اہل نجد کے
[illegible] اہل یمن کے لیے یلملم کو
علاقوں کے رہنے والوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں
کے لیے بھی جو دوسرے علاقوں سے ان مواقیت کی حد
[illegible] جن کا ارادہ حج کا ہو یا عمرہ کا، جو لوگ
ان مواقیت کے اندر ہوں وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں
[illegible] مکہ سے حرام باندھیں

[illegible] ابن عباس بھی [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کر،
[illegible] اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ
یہ میقات ان علاقوں میں رہنے والوں کے لیے بھی ہیں
[illegible] کے [illegible]
[illegible] جن کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو
مکہ سے احرام باندھ لیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل مدینہ، ذوالحلیفہ
[illegible] سے احرام باندھیں، اہل شام جحفہ سے [illegible]
سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۰۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَبَّابٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. قَالَ: وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذُكِرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن منازل سے۔ [illegible] حدیث سنی تھی۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۰۲۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے [illegible] اور اہل نجد [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے تو [illegible]

۲۰۲۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ [illegible]

[illegible]

قتيبة ...

۲۷۰۵ - حدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا ... عن ابن عباس ... أنه سمع ... يقول ...

۲۷۰۶ - وحدثني ... عن ابن عباس ... أنهل قتيبة ... صلى الله عليه وسلم ... أهل العراق ...

ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ...

میقات کا لغوی اور شرعی معنی

کتاب ... یعنی موقت ... غایۃ فرماتے ہیں: لم یقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اور بعد میں اس لفظ کا استعمال ... اور اصطلاح شرع میں اس کا معنی ہے ... حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے کے بعد ... ہیں جگہ ... واحد ... نہیں کہہ سکتا ... علامہ ابن منظور ... جو وقت کسی کام ...

۱؎ — علامہ محمد بن خیار کی متوفی ... ھ ... مطبوعہ ...

میقات سے گزرنے کے حکم میں مذاہب ائمہ

بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے[1]۔

اصناف کا موقف

جلد سوم

ضروری نوٹ

احرام کا فلسفہ

[illegible] جسکہ [illegible] حال نباتات [illegible] ہوتے ہیں کس عمل کے [illegible] نماز کی نیت کا [illegible] تکبیر تحریمہ سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] نماز کے [illegible] اور نماز کے افعال کے علاوہ [illegible] اور [illegible] کر [illegible] جائز نہیں [illegible] جو دنیوی [illegible] ہیں [illegible] دنیا کی لذت کے [illegible] کسی [illegible] جائز [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

شَيْبَةَ بْنِ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ
اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَع

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

نماز پڑھی، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے قریب آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہہ کر احرام باندھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کے ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری اطاعت کے لیے موجود ہوں اور ساری خیر تیرے قبضہ میں ہے، میں حاضر ہوں، اور رغبت اور عمل تیری طرف سے ہے۔

۲۷۱۱ - وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا زُمَيْلٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ لبیک لا شریک لک کہتے تو رسول [illegible] ہے، اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور اس کے ملوک کا بھی نہیں اور یونہی کہتے کہتے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔

اہلال کا لغوی اور شرعی معنی

تلبیہ کے کلمات اور ان کا بیان

تلبیہ کے افضل ہونے کا بیان

ہیں تلبیہ مستحب ہے خواہ وہ پاک ہوں یا ناپاک، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حیض کا سن کر فرمایا تھا: طواف کے علاوہ حج کے تمام افعال کرو۔

بَابُ ۳۴۷ اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ

اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم

۲۷۱۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاءُ هٰذَا الَّتِى تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِىْ ذَا الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بیداء ہے جس میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو۔ آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس ہی سے تلبیہ پڑھا تھا۔

۲۷۱۳ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا صَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ قَامَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً عِنْدَ مُسْتَوٰى الشَّجَرَةِ حَيْثُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ

سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اونٹنی کے بیٹھ جانے کے بعد جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ شروع کیا تھا اسی جگہ کھڑے ہو کر تلبیہ پڑھتے تھے۔

جھوٹ کی تعریف

علامہ نووی نے کہا ہے کہ صدق یہ ہے کہ راوی کا قول اس کے اعتقاد و ظن کے مطابق ہو اور جب ایسا نہیں ہوگا تو یہ صدق نہیں ہوگا، وہ کلام صادق سے خالی ہوگا اور یا ایک اعتبار سے صادق ہوگا اور دوسرے اعتبار سے کاذب ہوگا مثلاً جب کافر اپنے عقیدے کے لحاظ سے کہے کہ محمد رسول اللہ تو یہ کلام واقع کے اعتبار سے صادق ہے اور اس کے عقیدے کے اعتبار سے کاذب ہے، اللہ تعالیٰ نے [illegible] کا قول نقل کیا ہے: [illegible] اور اس کو اسی طرح کاذب قرار دیا ہے۔

۱۔ علامہ حسین بن محمد طیبی حنفی متوفی ۷۴۳ھ، مشکوٰۃ ص ۴۰۱، مجلہ کتب علمیہ دہلی ۱۳۴۰ھ۔

علامہ ابن اثیر نے زمخشری سے نقل کیا ہے کہ اعراب کذب کا لفظ اس وقت بولتے تھے جب ان کے دل میں اپنی خبر متعلق سو فیصد یقین نہ ہو سکتا ہو، اور لکھا ہے کہ اصل میں کذب عادت کے ترغیب دینے کو کہتے ہیں کہ گویا یبعثاک علی الفعل یہ

علامہ نووی نے لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے خواہ اس نے عمداً کیا ہو یا سہو اور غلطی سے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ عمداً واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے اہل سنت کے نزدیک یہ بھی کی شرط گناہ کا موجب ہے ۱۲۔

علامہ صفانی نے جو کذب کی تعریف بیان کی ہے علامہ طیبی نے اس تعریف کو حسن قرار دیا ہے ۲۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کو چاہیے کہ احرام باندھنے کے مقام ذوالحلیفہ پر احرام باندھ لیا کریں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ لِلْاَعْقَابِ الثَّلٰثَةِ

جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت

۲۷۱۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنْ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعْلَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَلَمْ تَصْبُغْ بِهَا وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ

حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا
إِذَا كَانَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا وَأَمَّا اسْتِلَامُ
الْيَمَانِيَّةِ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا
شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا
وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ أَكُنْ أُحِبُّ
أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ
حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے کے ساتھ وضو کرتے تھے۔ اور زرد رنگ کے خضاب کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زرد رنگ کے ساتھ رنگتے تھے اس لیے میں بھی زرد خضاب کو پسند کرتا ہوں رہا احرام باندھنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احرام اس وقت باندھتے تھے جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر مقام ذوالحلیفہ میں کھڑی ہو گئی تب آپ نے احرام باندھا۔

۲۰۱۵ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ
ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ خُبَيْبٍ
مَوْلًى لِآلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ عَبْدِ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِثَلَاثِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ سِوٰى
حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَبْلَهُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
لَقَدْ رَأَيْتَ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ سِتًّا فِي
الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ
فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمُغِيْرَةِ فَقَدْ زَادَ بِمَعْنٰى
سَوْقِ الْبَدَنَةِ إِيَّاهُ

عبید بن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابو عبدالرحمن میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں ..... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۰۱۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي
الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمًا فَحَمِدَ
مِثْلَ حَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پیر رکھا اور اونٹنی آپ کو لے کر مقام ذوالحلیفہ میں کھڑی ہو گئی تب آپ نے احرام باندھا۔

۲۰۱۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب وہ نبی آپ کرتے کہ سید تھی حرمت کی اور کہ نبی نے سنے اترے ، اندھے ہوا۔

۲۰۱۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مقام ذوالحلیفہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے کہ اونٹنی حرکت میں آتی تو آپ سنتے اور

۲۰۱۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَهُوَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ میں دیکھا جب آپ نماز پڑھتے تھے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایت

اس باب کی حدیث نمبر ۲۰۱۲ میں

سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یک حج کیا ہے اور اس وجہ سے اختلاف تو ہے صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے نشہ جب سے گئے تو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی پھر سوار ہونے کے بعد ہی مجلس میں آپ نے تلبیہ کہہ کر احرام باندھا اور لوگوں نے تلبیہ سنا اور ہم نے اس کو یاد کر لیا پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے تو آپ نے تلبیہ کہا اور جو لوگ اس وقت آئے تھے انہوں نے ہم کو بتایا کہ آپ نے اس وقت احرام کی نیت کی ہے کیونکہ لوگ کرام کو اور کرام آپ سے سنتے تھے پھر جب اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ کہا اور لوگ جو اس وقت وہاں پہنچے تھے انہوں نے بھی کہا کہ آپ نے اونٹنی کے کھڑے ہونے پر تلبیہ کہا اور قسم خدا کی آپ نے احرام کی نیت اس جگہ کی تھی جہاں آپ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اور اونٹنی پر سوار ہو کر تلبیہ کہا اور بیٹھ کر پھر پڑھا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جو شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتا ہے وہ مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھتا ہے۔

امام مسلم کہتے ہیں کہ ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ میں صحابہ کرام کے خلاف کی وجہ کیا تھی وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی بنا مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنے کی عادت کی ہے وہی بات ہے جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام مسلم کا قول ہے کہ آپ نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنے کے بعد جب اس وقت احرام باندھا تھا اور امام مسلم کا قول ہے کہ مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد اونٹنی پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

سے ہے۔[۳]

حضرت ابن عباس کی روایت کو دو وجہ سے ترجیح ہے ایک یہ کہ اس میں آپ کے عمل کی علت مفصل ہے ان لوگوں کے مخالفت کی وجہ بیان کر دی ہے جو اونٹنی پر بیٹھنے سے پہلے احرام کی نیت کرتے ہیں یہ دوسری وجہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امام مسلم نے اس روایت کو ابن عباس سے دو طریق سے بیان کیا ہے امام طحاوی نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے اس کے علاوہ طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے علامہ نووی نے لکھا ہے کہ ابن عباس کی اس حدیث کو امام طحاوی کے سوا کسی نے ضعیف نہیں کہا ہے۔

رکن ہمانی کی تنظیم کی وجہ ۔ وہ رکن ہے جس میں حجر اسود رکھا ہوا ہے اور اس رکن کو رکن یمانی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ رکن یمن کی طرف ہے اور حجر اسود کو قرن یمن اور ربیعہ کو حجر یمنی کہا جاتا ہے۔

---

[۳] ۔ ابوداؤد و سلمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ سنن ابوداؤد ص ۲۲۶ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ

[۳] ۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ ۔ شرح معانی الآثار ص ۳۶۲ ۔ ۱۴۰۰ھ

[۳] ۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ ۔ شرح مسلم ص ۴۰۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

ترجمہ: ان کو شیاطین کہا جاتا ہے یا شیاطین حضرت ابراہیم کی خانہ کردہ عبادتوں میں سے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین اس طرح نہیں ہیں جس طرح عام لوگ سمجھتے ہیں۔

احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز

[illegible] سے رنگنے کے متعلق [illegible] کہا ہے [illegible] کار گھاس بھی موجود ہے [illegible] زرد رنگ کے ساتھ [illegible] رنگے ہوئے [illegible]

خضاب کا حکم

[illegible] سیاہ خضاب سے بالوں کو رنگنا مکروہ تحریمی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ حدیث زہر و قتیبہ پر محمول ہے یا یہ لوگ جب میں جنت کی خوشبو نہ پائیں گے یا دخول جنت میں جنت کی خوشگوار موا آئے گی جس سے مدت مدید تک دور ہونے کی وجہ سے خوشبو کا پتہ نہ چلے گا اس خوشگوار ہوا سے محظوظ ہوں گے۔ یہ تینوں توجیہات معانی سے نقل کی گئی ہیں ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ سیاہ رنگ سے ڈرانے کی بعد بعد کو فرمایا ہے اس لیے حدیث سے کالے رنگ کی ممانعت نہیں ہوتی۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قَبْلَ الْاِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِ مَا يَبْقَى بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ وَجَوَازِ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَقَبْلَ الْحَلْقِ

احرام سے پہلے خوشبو لگانا کا استحباب

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے قبل جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی خوشبو لگائی۔

۲۷۲۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے احرام کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جب آپ نے احرام باندھا اور جب آپ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھولا۔

۲۷۲۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگایا کرتی تھی اور جب آپ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام کھولتے۔

۲۷۲۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۷۲۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِإِحْرَامِهِ وَلِحِلِّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کھولتے اور باندھتے وقت اپنے ہاتھوں سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی

۲۷۲۵ - وَحَدَّثَنَا بِهِ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَهُوَ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ

میں نے کہا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام کے وقت کونسی خوشبو لگائی تھی؟ انہوں نے فرمایا سب سے اچھی خوشبو!

۲۷۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ فَيُحْرِمُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے سب سے اچھی خوشبو لگا سکتی تھی وہ خوشبو لگاتی تھی۔ اس کے بعد آپ احرام باندھتے تھے۔

۲۷۲۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ اَبِی
الرِّجَالِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْرِ مَا
وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ یُّفِیْضَ بِطِیْبٍ مَا
وَجَدْتُّ۔

اضافہ سے پہلے جب آپ احرام کھولتے مجھے جو سب سے اچھی خوشبو میسر ہوتی وہ خوشبو لگاتی تھی۔

۲۷۲۸ - وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَسَعِیْدُ
بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُو الرَّبِیْعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ
وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا وَ
قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَتّٰی ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ
مَنْصُوْرٍ وَاَیُّوْبَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ
یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِاِحْرَامِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] میں خوشبو چمک رہی تھی۔ آپ محرم تھے، راوی خلف نے یہ نہیں کہا کہ آپ اس وقت محرم تھے لیکن یہ کہا کہ وہ خوشبو احرام کی وجہ سے تھی۔

۲۷۲۹ - وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ
كُرَیْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ
الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِاِحْرَامِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ تلبیہ کر رہے ہیں۔

۲۷۳۰ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ
وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالُوْا
حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ
اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی
وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ تلبیہ کر رہے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّيْ۔

۲۰۳۱- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ منظر میرے سامنے ہے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۰۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]

عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنِّيْ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر میرے سامنے ہے کہ [illegible] محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۰۳۳- وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر [illegible] محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۰۳۴- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب [illegible] اچھی خوشبو لگاتے پھر میں آپ کی ڈاڑھی اور سر میں تیل کی چمک دیکھتی۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [illegible]

۲۰۳۵- وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں مشک کی خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۰۳۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۰۳۷ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ [illegible] يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ [illegible] حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ [illegible] فِيهِ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کے طواف سے پہلے، میں آپ کو مشک آمیز خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۰۳۸ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ [illegible] قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ [illegible] بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ [illegible] أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أُطَيَّ بِقِطْرَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا [illegible] أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو خوشبو لگائے اور پھر صبح احرام باندھے، حضرت ابن عمر نے کہا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح اس حال میں احرام باندھوں کہ میرے بدن سے خوشبو پھوٹ رہی [illegible] قرورہ زیادہ اچھا ہے۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں پھر میں [illegible] حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح احرام باندھوں اور میرے بدن سے خوشبو آ رہی ہو اگر میں اپنے بدن پر تارکول مل لوں تو وہ میرے نزدیک اس خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے [illegible]

طَيَّبْتُهُ بِمِسْكٍ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

آپ نے احرام کو مشرف کیا اور صبح احرام باندھا۔

بِنِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

۲۷۳۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصْبِحُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی جب آپ احرام کے لئے اور جب حلال ہوتے تو طواف سے پہلے حالانکہ آپ کے بدن سے خوشبو آرہی ہوتی تھی۔

۲۷۴۰۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

امام احمد بن حنبل و [illegible] کا یہی مسلک ہے۔ [illegible] محمد بن حسن شیبانی کا مذہب یہ ہے کہ [illegible] ہیں کہ یہ حضرت عائشہ رضی [illegible] علیہ وسلم غسل کر لیتے تھے اور [illegible] کے بعد [illegible] کے بعد اور دوسری زوجہ کے پاس جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے اور [illegible] سے راجل کی روایت سے اور حدیث نمبر ۲۰۲۹ میں جو ہے کہ رسول [illegible] علیہ وسلم کی مالک ہیں [illegible] نظر آتی ہیں [illegible] کہتے ہیں [illegible] علامہ نووی فرماتے ہیں کہ [illegible] سے کہ [illegible] سے پہلے خوشبو کا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] نزاع سے قبل [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہے غیر مقلدوں سے [illegible]

احناف کی مؤید احادیث

[illegible] یہ دل رکھ شبوا [illegible] کے لئے تھے اس کے [illegible] بات تھی [illegible] ہے کہ ہم [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] لگاتے جب میں پسینہ [illegible] تو وہ ہمارے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] منع نہیں کرتے تھے علامہ [illegible] کہتے ہیں کہ یہ حدیث [illegible] رات سے کہ [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible]

احناف اور جمہور کے [illegible] علامہ [illegible] ذکر کردہ [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عن عمر بن الخطاب انه وجد ريح طيب بذى الحليفة فقال ممن هذه الريح فقال معاوية منى يا امير المؤمنين فقال منك لعمرى قال طيبتنى امرجيبة وزعمت انها طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احرامه فقال اذهب فاغتسل ما غسلته فرجع اليها فغسلته رواه احمد والبزار وزاد بعد الامر بغسله فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحاج اشعث التفل ورجال احمد رجال الصحيح الا ان سليمان بن يسار لم يسمع عن عمر واسناد البزار متصل الا ان فيه ابراهيم ابن يزيد الخوزى وهو متروك۔ [1]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی تو فرمایا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ خوشبو مجھ سے آرہی ہے! حضرت عمر نے فرمایا مجھے اپنی زندگی کی قسم، تم سے؟ حضرت معاویہ نے کہا مجھے ام حبیبہ نے خوشبو لگائی تھی اور انھوں نے کہا تھا کہ انھوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام [illegible] گئی تو حضرت عمر نے کہا [illegible] دھونے کی قسم دی۔ حضرت معاویہ ام حبیبہ کی طرف گئے اور انھوں نے اس خوشبو کو دھو دیا۔ اس حدیث کو امام احمد اور امام بزار نے روایت کیا ہے اور مسند بزار میں دھونے کے حکم کے بعد یہ اضافہ ہے کیونکہ [illegible] والا اور خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے بدبودار ہوتا ہے۔ مسند احمد کی روایت کے راوی صحاح ستہ کے راوی ہیں لیکن ان میں سے سلیمان بن یسار کا حضرت عمر سے سماع ثابت نہیں ہے اور مسند بزار کی حدیث [illegible] نام کا راوی متروک الحدیث ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محرم [illegible] خوشبو دھونے کا حکم [illegible] نہیں کیا تھا۔ علامہ ہیثمی نے اس حدیث کو [illegible] مسند احمد اور مسند بزار کی دیگر صحیح روایات کے مطابق ہے [illegible] نہیں ہے۔

محرم کے بھڑکے ہوئے بال مونڈنے میں مذاہب اربعہ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ تمام مذاہب میں ہے کہ [illegible] مونڈنے کے بارے میں دو قول ہیں [illegible] نے کہا [illegible]

---

[1] [illegible]

جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا ہاں! وہ پھول سونگھ سکتا ہے ... [illegible] صحیح یہ ہے کہ پھول سونگھنا حرام ہے اور اگر محرم پھول سونگھ لے تو ... امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہی قول ہے ... کو جائز قرار دیتے ہیں[1]

حسب ذیل آثار امام ابوحنیفہ کے مؤید ہیں:

عن ابن عمر کان یکرہ ... [illegible]

عن ابی الزبیر قال سمعت جابر یسئل ... محرم الطیب؟ فقال لا[2]

کیا ازواج مطہرات میں دنوں کی مساوی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی؟ حدیث ۲۰۲۸

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج کے پاس گئے اور صبح حرم ... ازواج میں سے ایک زوجہ مطہرہ کے حصہ ... تشریف لے گئے ... اس کے دو جواب ہیں ایک جواب یہ ہے کہ ... کی اجازت اور رضامندی سے باقی ازواج کے پاس ... پر ازواج کی باہمی رضامندی ... سکتے۔ علامہ عینی شافعی ... کا یہی قول ہے[3]

جن ازواج سے نکاح اور زفاف ہوئی ان کی تعداد

آپ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کی ... سے پہلے حضرت خنساء بنت خذام بن الخطاب سے جو حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ سے پہلے ... سے یہ غزوہ مریسیع میں قید ہو کر آئی تھی، پھر حضرت ... ریحانہ بنت زید سے ... ہے کہ یہ بنو قریظہ سے تھیں ایک قول ہے کہ یہ بنو نضیر سے تھیں ... پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا ... ججۃ الوداع میں ان سے ... واپس ہوتے ہوئے ... انتقال ہو گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں ... حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان ...

---

[1] ۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ ۔ عمدۃ القاری ج ۹ ص ۵۰ ... مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ...

[2] ۔ حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ترمذی ۲۳۵ھ ۔ مصنف ... ص ۳۶۰ ... مطبوعہ ...

[3] ۔

[4] ۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی ۶۷۶ھ ۔ شرح مسلم ج ... ص ۴۷۹ ... مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب ...

صفیہ بنت حیی بنت اخطب سے، ہیدروان علیہ السلام کی اولاد سے تھیں سات ہجری میں غزوہ خیبر میں قید ہوئیں دحیہ کلبی
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ بعض نے ام المومنین میمونہ بنت الحارث سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سات ہجری میں مکہ سے واپسی پر مقام سرف میں عمرۃ القضاء کے موقع پر خود سے شادی کی، ان کے علاوہ آپ نے
حضرت فاطمہ بنت الضحاک اور حضرت اسماء بنت نعمان سے شادی کی یہ چھ ازواج میں داخل ہونے کے بعد آپ سے
صرف نکاح ہوا وہ رخصتی نہیں ہوئی یا جن کی رخصتی بھی ہوئی بعض کو طلاق دیدی بعض فوت ہوگئیں، بعض کو آپ نے
پسند نہیں کیا۔ سب کی تعداد گیارہ ہے اور جن کو نکاح کا پیغام دیا لیکن ان کے ساتھ نکاح نہیں ہوا ان کی تعداد دس
ہے علامہ عینی نے ان سب کے نام اور تفصیلی کوائف بیان کیے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کے جوابات

بعض مدعیان اللہ شاہکار ہیں

معترض کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ چار شادیاں کرنے کا حکم دیا ہے اور خود آپ نے یک وقت نو زوجات سے شادیاں کیں ہیں کیا آپ میں شہوت زیادہ تھی، اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس سال تک زندگی تجرد میں گذاری حالانکہ شباب کی امنگوں کا اصل زمانہ یہی ہوتا ہے پھر قرباء کے اصرار اور دوستوں کی جانب سے دباؤ اس پر تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد کیا جن کی عمر اصل میں تھی اور دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں، پچیس سال کی عمر تک پورے سکون و اطمینان کے ساتھ اسی پاکباز اہلیہ کے ساتھ زندگی بسر کی یہ وہ زمانہ تھا جب آپ دنیا داری میں مشغول ہو کر کے غاروں اور پہاڑیوں میں جا کر مسلسل کئی دن تک خدائے واحد کی عبادت کرتے تھے۔ اور اللہ کی یہ عبد بندی آپ کے لیے توشہ تیار کرتیں اور آپ کی عبادت میں مدد اور معاونت کرتی تھیں۔ زندگی کا یہ دور طرح طرح کے نفسانی خواہشوں اور شہوانی جذبات کی منگامہ خیزیوں کا زمانہ ہوتا ہے لیکن بڑے سے بڑا محدث اور متعصب بھی آپ کی زندگی کے اس حصہ میں آپ کی عفت اور پاکبازی کے خلاف ایک حرف بھی نقل نہیں کر سکتا۔ اور ان کی سیرت کا ذکر کرتے ہیں ان کی جسمانی قوت پاکبازی حق مسلمانوں کے برابر ہے۔ صحیح بخاری ص ۷۶۳ مطبوعہ صحیح مطابع، و کیف حق مد کی طاقت دنیا کے تمام مردوں کی طاقت کے برابر ہے۔ جامع ترمذی ص ۲۲۳ مطبوعہ [illegible] آپ کی طاقت چالیس مردوں کے برابر تھی، اس حساب سے چالیس برس تک آپ کی بیویاں آپ کے نکاح میں رہیں پھر آپ کی شدید ریاضت اور ضبط نفس کا کیا ٹھکانا ہے کہ تریسٹھ سال کی عمر تک ایک بیوہ کے ساتھ شادی تک زندگی گزار دی۔

حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد آپ نے نو سال عائشہ سے قبل کیا آپ کی ازواج میں تنہا عائشہ ہی کنواری تھیں [illegible] کے علاوہ جس قدر ازواج آپ کے نکاح میں آئیں وہ سب بیوہ تھیں وصال کے وقت آپ کی [illegible] عائشہ، حفصہ [illegible] حفصہ [illegible] حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما [illegible] سب سے [illegible]

[illegible] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ [illegible] بخاری ص ۷۶۳ [illegible] سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۶۶

نوازنا ہیں عدل و انصاف کر کے رکھتا ہے اور یہ کسی نے ہمیشہ نہ سے جتانا عمل کے لیے کہاں سے خود اس سے باعمل کر کے دکھایا ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی کا عمل قول سے ہمیشہ آگے رہتا ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا

محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت

۲۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ملال کا تردد دیکھا تو فرمایا اس کو صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ الْلَيْثِيَّ

حضرت صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا پیش کیا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۷۴۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔

وَقَدْ أَهْدَتْ لَهُ مِنْ تَحْتِ حِقْوِهَا
وَحْشِيًّا

۲۷۴۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ
أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ يَزِيدَ عَنِ سَعِيدٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى
صَعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا
مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ

۲۷۴۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا
يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَبِيبٌ عَنْ خَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي
رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ هَدَى الصَّعْبُ
ابْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَفِي رِوَايَةِ
شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ
دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أَهْدَى
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّ حِمَارٍ
وَحْشٍ فَرَدَّهُ

۲۷۴۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھا ہدیہ کیا۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا اگر ہم محرم نہ ہوتے تو اس کو تم سے قبول کر لیتے۔

ہم بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنگلی گدھے کی ایک ٹانگ ہدیہ کی اور ایک روایت میں ہے [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible]

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِئْسَمَا جِئْتَ بِهِ كُنْتُ أَحْسَبُ نَبِيَّ عَنْ تَحْنِيطِ الصَّيْدِ هَدِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ هُدِيَ لَهُ شِقُّ رِجْلِ تَحْشٍ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَعَلَّمْتُ أَنَّ قَدْ نَبَتَ لَحْمُهُ.

۲۷۴۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ يَا مُحَمَّدَ تَرْوِي أَوْ قَالَ وَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَحَمَلْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنْ سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَاوِلُونِي سَوْطِي فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَرَفَعَتْ لِي الْحُمُرُ فَكَانَ فِيهَا حِمَارٌ أَكْحَلُ فَعَقَرْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَنَزَلْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَطَّعْتُ بَعْضَهُمْ لَحْمَ طَائِفَةٍ مِنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَلَمَّا أَدْرَكْنَاهُ قُلْنَا قَدْ عَقَرْنَا حِمَارَ وَحْشٍ فَحَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ.

۲۷۴۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ ...

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم میں سے بعض محرم اور بعض غیر محرم تھے میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ ایک جنگلی گدھا ہے گھوڑے پر زین ڈالی، اپنا نیزہ سنبھالا اور سوار ہو گیا، میرا کوڑا گر گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوڑا اٹھا کر دو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری کسی چیز میں مدد نہیں کریں گے۔ میں خود اترا اور کوڑا اٹھا لیا۔ پھر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ میں نے گدھے کو نیزہ مار کر اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ وہ آ کر میرے ساتھیوں کے پاس گرا۔ بعض ساتھیوں نے کہا کہ اور بعض نے کہا کہ نہیں ہم تمہاری مدد کریں گے۔ میں گدھا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا وہ حلال ہے اس کو کھاؤ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے [illegible]

مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ حضرت ابو قتادہ خود غیر محرم تھے، اچانک حضرت ابو قتادہ [illegible] اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انھیں چابک اٹھا دیں، انھوں نے انکار کر دیا، پھر ساتھیوں سے کہا کہ نیزہ دے دیں، انھوں نے انکار [illegible] مار دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اس میں سے کھا لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں [illegible]۔

۲۷۴۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ [illegible] عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مَعَهُ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

[illegible] علیہ وسلم سے [illegible] سے [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ [illegible] ہے۔

۲۷۵۰۔ وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ [illegible] عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْضَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي تَضْحَكُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَنَظَرْتُ

عبداللہ بن ابی قتادہ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے سال میرے والد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ آپ کے صحابہ نے احرام باندھا ہوا تھا، اور [illegible] علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہ یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] ہنس رہے تھے، اچانک میں نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور نیزہ مار کر اس کو روک لیا، پھر اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی، انھوں نے میری

مدد کرنے سے انکار کر دیا، ہم نے اس کا [illegible]
سے بچھڑ جائیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ڈھونڈنے کے لیے [illegible]
وسلم نے ان کا انتظار کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول
فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے

۲۰۵۱۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
ساتھ ساتھ چلو، پھر مجھ سے آملنا پھر وہ سب سمندر کے
کنارے کنارے چل پڑے۔ جب وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے لگے تو ابو قتادہ کے سوا
سب نے احرام باندھ لیا، انھوں نے احرام نہیں باندھا۔
چلتے چلتے انھوں نے جنگلی گدھے دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے

فَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ وَحْشٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ
وَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الظَّبْيِ فَلَمَّا أَتَيْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا مُحْرِمِينَ وَكَانَ أَبُو
قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرًا وَحْشًا فَحَمَلَ
عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا وَنَزَلَ
وَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ
وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ
لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ
أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا
مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

۲۷۵۲ وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ
شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا
أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ فَإِنْ
أَشَرْتُمْ وَأَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ فَكُلُوا
شُعْبَةُ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَصَدْتُمْ

۲۷۵۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُدَيْبِيَةَ
الْحَدِيثَ قَالَ وَهُوَ بِعُسْفَانَ

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے
احرام باندھا ہوا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا
ہم نے جنگلی گدھے دیکھے ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا
ان میں سے ایک گدھی کو زخمی کر دیا ابو قتادہ اترے
اور اس کا گوشت کھایا پھر ہمیں خیال آیا کہ ہم احرام
والے ہیں ہم نے گوشت کا کچھ حصہ بچا لیا تھا
کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس کسی چیز کا
نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

شیبان کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں
شعبہ کی روایت میں ہے کہ تم نے کھایا ہے کہ
تم نے امداد کی ہے یا تم نے اشارہ کیا تھا۔

عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے
والد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا، میں نے ایک جنگلی گدھے
کا شکار کیا اور اسے اپنے محرم ساتھیوں کو کھلایا پھر
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو

قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاَتَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

نے فرمایا اس کو کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے

۲۷۵۴۔ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ یَعْنِیْ النُّمَیْرِیَّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَکُمْ مِنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا نَعَمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ۔

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے سب نے احرام باندھا ہوا تھا اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے اس کی طرف کسی انسان نے اشارہ کیا تھا یا کسی نے کہا تھا؟ صحابہ نے کہا ہمارے پاس اس کی ایک ٹانگ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹانگ لے کر تناول فرمالی۔

۲۷۵۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کَامِلٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا قَعُوْدًا فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْنَا فِیْ مَنْزِلِنَا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَلَا تُحَدِّثُوْنَا عَنْ غَزْوَتِکُمْ هٰذِهِ قَالَ فَاَخَذَ الْقَوْمُ یَتَحَدَّثُوْنَ بَیْنَهُمْ قَالَ اِنِّیْ اَنَا ذَاکِرٌ لَکُمْ مِنْ شَاْنِهَا مَا اَرَانَا اللّٰهُ وَاَکْرَمَنَا بِهٖ وَاَنَّ مِنْ خَیْرِ غَزَوَاتِنَا فِیْمَا رَاَیْنَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَزْوَةُ قَدِیْدٍ اَتَیْنَا وَنَحْنُ عَلٰی رَوَاحِلَنَا وَمَعَنَا ظَهْرٌ مِنْ ظَهْرِ الْعَدُوِّ لَنَا عَلَیْهِ وَفِیْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَکَانَ لَهٗ فَسْطَاطٌ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَاَتَیْتُ وَاَنَا مُحْرِمٌ وَقَدْ نَعَسْتُ فِیْ نَعْسَةٍ فِیْ هَوْدَجِیْ وَسَدَلْتُ شِقَّیْ الْهَوْدَجِ فَاَتَیْتُ عَلَیْهِ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مِنْهُ۔

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کو لکھ لیں، پھر انہوں نے حدیث بیان کی جو سابق حدیث ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے اس کی طرف کسی انسان نے اشارہ کیا تھا یا کسی نے کہا تھا؟ صحابہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر اس کو کھالو!

۲۷۵۶۔ وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّهٗ دَخَلَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِیْ زُهْرَةَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُمَا مُحْرِمَانِ فَاَهْدٰی لَهُ اَحَدُهُمَا لَحْمَ صَیْدٍ وَقَدْ کَانَ الْمُهْدِیْ لَهٗ لَهُمَا حَلَالٌ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کُلُوْا فَاَبٰی بَعْضُهُمْ اَنْ یَاْکُلَ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَمَّا نَحْنُ فَاٰکُلُ فَاَکَلَ بَعْضُهُمْ مِنْهُ وَتَرَکَ بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَفَاقَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا صِدْنَاهُ لَکَ فَقَالَ اِنَّ الْحَلَالَ لَا یُصِیْبُهُ اِذَا اَهْدٰی لَهٗ اَوْ صِیْدَ مِنْ اَجْلِهٖ۔

عبدالرحمن تیمی بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ درآں حالیکہ ہم محرم تھے۔ ان کے پاس ایک پرندہ ہدیۃً لایا گیا اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے بعض نے کھا لیا اور بعض نے پرہیز کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے

وَقَدْ صَحَّ مَنْ أَكَلَ وَمَنْ تَوَرَّعَ فَتَرَكَ
فَتَرْكُهُ تَوَرُّعًا وَمَنْ أَكَلَ وَقَدْ أَكَلَ
مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَدْ أَحْسَنَ

کھانے والوں کی موافقت کی اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے۔

گوہ کے شکار

اللہ تعالیٰ سے فرماتا ہے ... گوہ کی جبلت کا شکار ... جب تک ...

گوہ کے جانور ... کرتے ہیں اور ... کاٹے ...

محرم کے لیے خشکی کے شکار کھانے میں مذاہب ائمہ

...

...

...

...

...

...

...

...

...

کے موافقین کے موافق ہے یہ

تصانیف کا تذکرہ

جلد ثالث

احناف کے دلائل

احناف کی سب سے قوی دلیل اس باب کی ۲۰۲۰ سے ۲۰۲۰ تک کی روایات ہیں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۔ حضرت ابو قتادہ نے محرم تھے انھوں نے جنگلی گدھے کا شکار کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کوئی مدد نہیں لی شکار کا گوشت سب نے کھایا ہے [illegible] جب آپ نے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کسی نے اس کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس کا کھانا [illegible] کچھ باقی ہے تو وہ بھی کھا لو۔ اس حدیث سے استدلال اس وجہ سے ہے کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا جائز ہے جبکہ محرم کے لئے شکار کا حکم دینا یا اشارہ کرنا ناجائز ہے۔ اور آپ نے یہاں پر کسی سے شکار کا حکم نہیں دیا، اس لئے محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اگر محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا جائز نہ ہوتا تو اس صورت کو بیان فرماتے۔ اس موقع پر سوال متعلق ہونا [illegible] نہ کرنے کا موقع تھا، کیونکہ صحابہ کرام سے مسئلہ دریافت کیا ہے غیر محرم کا شکار [illegible] اس موقع پر یہ سوال ہونا کہ شکار محرم کے لئے ہے اور اس کی طرف کوئی اشارہ کیا ہے یا نہیں، اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور جب محرم نے غیر محرم کا شکار کیا ہو تو اس شکار کا گوشت محرم کے لئے کھانا جائز ہے خواہ غیر محرم نے وہ شکار اسی کے لئے کیا ہو یا کسی اور کے لئے۔ یہی احناف کا مسلک ہے۔

احناف کی دوسری دلیل یہ حدیث ہے:

[illegible]

[illegible]

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کھایا ہے۔

باب مذکور کے آخر میں بھی یہ حدیث ہے (نمبر ۲۵۶)

[illegible] حدیث میں خود کے لیے [illegible] کا گوشت [illegible] قربانی کے لیے خود [illegible] [illegible] [illegible]

راوی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

ضعف سے قطع نظر دوسرا جواب یہ ہے کہ [illegible]

حضرت صعب بن جثامہ کی روایت کا جواب

[illegible]

[illegible]

محرم کی خاطر شکار کیا گیا جو یا نہیں ۔

اجتہاد کی تعریف

اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی

فقیہ کی کوشش

[illegible]

قرآن مجید میں اجتہاد کی بہ مثال ہے

[illegible]

مطلب یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث شریف میں اجتہاد کی یہ مثال ہے:

[illegible]

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۷)

[illegible]

قرآن سے بھی اجتہاد پر دلیل

[illegible]

قیاس کرو۔

علامہ نووی لکھتے ہیں: اس آیت سے فقہاء نے یہ مسئلہ بہت مشہور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غلبہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اغلبہ کا معنی ہے کہ ایک دو کی بہ نسبت دس ہوں اور اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک مسلمان کا دس کافروں سے کیونکہ قیاس میں اصل سے حکم کو فرع کی طرف منتقل کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے دس کافروں کو [illegible] کی وجہ سے چونکہ انگلیوں کی دیت مساوی ہے اس لیے انہوں نے دانتوں کی دیت میں بھی مساوی قرار دی ہے۔[1]

علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ اس آیت میں ثبات قرار کرنے کا حکم دینے اور اس کا فرض کرنے سے کسی کا ان کی طرف لوٹنا دلیل ہے کہ اس شخص پر اس کی نظیر کا حکم واجب اور اس کا فریضہ حاصل کرنے، قیاس کی حجیت کو شامل ہے اور یہ اس حجیت حاصل کرنے [illegible] دلالت کرتی ہے۔[2]

قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ اس آیت سے قیاس کی حجیت پر [illegible] کہ اس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ [illegible] یہ حکم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہی قیاس ہے۔[3]

[illegible] اس آیت کی حجیت پر [illegible]

احادیث سے اجتہاد پر دلائل

[illegible] بن العاص حین بعثہ [illegible] ارأیت لو کان علی [illegible] ان اللہ کان بعد رحیما فکر فی نفسی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف [illegible][4]

[illegible] کی روایت میں حضرت [illegible] اپنے آپ کو قتل سے کرو [illegible] نے ملامت نہیں کی۔

تیمم کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

[illegible] وان کنتم مرضی وعلی سفر وجاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم [illegible]

گزشتہ [illegible] پیش ہوا تھا [illegible] نے حضرت کر کے یہ بات [illegible] کہ [illegible] یا نوک مٹی سے تیمم کرو

---

[1] علامہ محمد [illegible] ۱۲۰۷ھ [illegible] مطبوعہ [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] علامہ ابوالحسن حنفی متوفی ۹۸۲ھ [illegible] مسند کبیر ج ۱ ص ۹ مطبوعہ [illegible] ۳۹۸ھ

[5] [illegible]

قرآن مجید نے سفر میں یا مرض کی حالت میں پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کی اجازت دی ہے۔ [illegible] اس لئے اضطرار سفر میں تھے نہ بیمار تھے البتہ فضل ضرورت میں غسل کرنے سے [illegible] کا تمام علماء [illegible] تیمم میں بیماری کے خدشہ کی بنا پر تیمم کی اجازت [illegible] قرآن مجید کی [illegible] [illegible] سے یہ مطلب اخذ کیا [illegible] ضرورت میں غسل کرنے سے [illegible] سے اور اسی بنا سے مسلمانوں کو اس سے منع کیا ہے کہ وہ اپنا کپڑا [illegible] کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جیسے ہم نے آپ سے [illegible] رضی اللہ عنہ کے [illegible] اور انہیں ملامت نہیں کی۔

علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ملامت نہ کرنے [illegible] سے یہ [illegible] کہ [illegible] میں تیمم کرنا جائز ہے اور [illegible] ہو گیا کہ جس تشنگی کو [illegible] کرنے سے ہلاکت [illegible] [illegible] تیمم کر سکتا ہے خواہ یہ خشکی [illegible] کی وجہ سے ہو یا کسی [illegible] سبب سے ہو اور وہ سفر میں ہو یا [illegible] [illegible] ہے اور اس حدیث میں [illegible] کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] [illegible] [illegible]

نہیں کی اس میں یہ شائبہ ہے کہ جنھوں نے حدیث کے ظاہر مفہوم پر عمل کیا بعض نے بھی نہیں کیا اور بعض نے اجتہاد کر کے منشاء رسالت پر عمل کیا انھوں نے بھی صحیح کیا۔

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحابہ کے اختلاف کا سبب یہ تھا کہ ان کے نزدیک دونوں مستحب تھے کیونکہ آپ کا فرمان تھا تم میں سے کوئی نماز قریظہ میں پہنچ کر ہی عصر پڑھے بعض صحابہ نے اس حدیث کو جلد تعمیل پر محمول کیا اور جلدی کی خاطر عصر کی نماز راستہ میں پڑھ لی اور بعض نے اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا اور عصر کی نماز قریظہ پہنچ کر ہی پڑھی۔ [1]

جب کتاب اور سنت میں کسی مسئلہ کی تصریح نہ ہو تو اس وقت اجتہاد کرنے کا حکم ہے اس حدیث میں اس کی واضح دلیل ہے۔

عن معاذ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذًا الى اليمن فقال كيف تقضي فقال اقضي بما في كتاب الله قال فان لم يكن في كتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم يكن في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجتهد رائي قال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله۔ [2]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور پوچھا کہ کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں تصریح نہ ہو؟ انھوں نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تصریح نہ ہو؟ انھوں نے کہا پھر میں اجتہاد کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ کو توفیق دی۔

جب مجتہد کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے اور صحیح حکم تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کے بعد غلطی کرے تو اس کے لئے پھر بھی ایک اجر ملتا ہے۔

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاخطأ فله اجر واحد۔ [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرنے میں خطاء کرے تو اس کو ایک اجر

[1] عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۳۹۵ ج ۵ [2] جامع ترمذی ص ۱۴۹ ج ۱ [3] جامع ترمذی ص ۱۴۹ ج ۱ " "

ملتا ہے۔

شرائط اجتہاد

امام نووی لکھتے ہیں کہ حقیقت کے لحاظ سے یہ کہنا درست ہے کہ اس کا علم صرف خدا کو ہے [illegible] اور وہ غور و فکر سے کسی حد تک معلوم کر سکتا ہے اور یہ جاننا کہ کن لوگوں سے علم متعلق ہے اور کون سے علوم مؤثر ہیں دوسری حقیقت یہ ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو اور دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو بڑی نیکی کا باعث ہو اس کی برہیزگاری کے خلاف ہوں ——— علوم [illegible] سنت [illegible] علوم عقلیہ ہیں جن کی مدد سے استدلال و صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ علم کتاب سے قرآن مجید کی تمام آیات کا علم اور ان میں سے مکمل آیات کا علم [illegible] جن کا تعلق [illegible] اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ یاد کی ہوئی عبارتوں بلکہ سے مجموعہ ہو پہنچے کہ وہ آیات قرآن [illegible] کہاں ہیں کہ [illegible] کے [illegible] نکال سکے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کا علم ہو کہ اس سے [illegible] مسائل پر [illegible] کہ [illegible] کا حکم [illegible] علم ہو کہ یہ مسئلہ [illegible] سے پہلے اس مسئلہ پر اجماع [illegible] علم [illegible] سے [illegible] کہ مثلاً عام، خاص، مطلق، مقید کی [illegible] کی [illegible] طرح [illegible] ان شرائط کو جاننا ضروری ہے کہ [illegible] سے [illegible]

کتاب و سنت کے علم کے [illegible] علوم [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] صرف علم و [illegible] سے [illegible] بلکہ [illegible] ضروری ہے کہ [illegible] کے [illegible] کو [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

معرفت اور ان کی عدالت کا علم ہو سکے۔ بلکہ تو احادیث ان کتابوں میں ہیں جن کی صحت پر امت کا اجماع ہو چکا ہے جیسے بخاری کی احادیث ان میں اس کے لیے امام بخاری اور امام مسلم کی تعدیل کافی ہے۔ اسی طرح رجال حدیث کی تضعیف اور توثیق میں جن ائمہ جرح و تعدیل کی تنقید کافی ہے۔ جبکہ ان اماموں کی اس فن میں کافی شہرت ہو اور جمہور امت نے ان کی تنقید [illegible] ان علوم کو حاصل کرنا مجتہد کے لیے ضروری ہے بلکہ علم کلام کی تنقیحات اور علم فقہ کی تفریعات [illegible] اور فن ہی سے کیونکہ فقہ کی بہت سی جزئیات دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر مبنی ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کی تقلید لازم نہیں ہے[1] علامہ آمدی[2] علامہ شاطبی[3] اور علامہ زرکشی[4] نے بھی مجتہد کی یہی شرائط بیان کی ہیں

اجتہاد میں تجزی اور تقسیم

امام غزالی لکھتے ہیں کہ تمام [illegible] اور علم [illegible] اور عقائد کے ضروری مسائل کے علم کا ذکر کیا ہے۔ [illegible] بلکہ صرف اجتہاد کرنا ہے۔ [illegible] عالم دین بعض احکام شرعیہ میں اجتہاد کر سکتا ہے اور فتویٰ جاری کر سکتا ہے اور ان کی [illegible] ان تمام علوم و فنون میں ماہر ہونا ضروری ہے بلکہ ضروری ہے کہ وہ اس نتیجہ تک پہنچنے کے طریقوں سے واقف ہو۔ [illegible] کے علوم کو حاصل ہو گیا ہو جس کو مسائل فقہیہ جزئیہ سے متعلق معلومات کا علم نہ ہو تو مجتہد کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہے [illegible] مسئلہ کا جواب دے سکے کیونکہ بہت سے مسائل [illegible] جن کا تعلق [illegible] سے ہے جنس کے متعلق [illegible] ہیں نہیں جانتا امام غزالی فرماتے ہیں [illegible] بلکہ بعض بہت سے مسائل میں [illegible] ہیں توقف کیا۔ پس جس چیز کا علم ہو اس میں فتویٰ دے اور جس کا علم نہ ہو اس میں توقف کرے۔ [illegible] کہ وہ کن مسائل کو جانتا ہے اور جس کا علم ہے اور جس کا علم نہیں ہے [illegible] جس کو تم حاصل کر سکتے ہو [illegible] علم ہو اس میں فتویٰ دے اور جس کا علم نہیں ہے اس میں توقف کرے۔[5]

[illegible] اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے کہ [illegible] سب یا نہیں؟ بعض علماء کہتے ہیں جو شخص تمام مسائل میں [illegible] کر سکتا ہو [illegible] ہاتھوں پر بیعت کرے وہ شخص [illegible] کر سکتا ہے۔ [illegible] امام غزالی [illegible] شافعی اور [illegible] حنفی اور [illegible] ہے، اور یہی بات صحیح ہے [illegible] بعض علماء نے [illegible] منع کیا ہے [illegible] ترجیح دی ہے [illegible] جمہور کے موقف کی صحت پر [illegible] کر [illegible] ہے [illegible]

---

[1] امام ابو عبداللہ محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ المستصفی ج ۲ ص ۳۵۲ تا ۳۵۸ مطبوعہ مطبع کبریٰ امیریہ مصر ۱۳۲۲ھ

[2] علامہ سیف الدین علی بن ابی علی آمدی متوفی ۶۳۱ھ الاحکام فی اصول الاحکام ج ۳ ص ۲۰۰ تا ۲۰۹ طبع محمد علی صبیح ۱۹۶۷ء

[3] علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ شاطبی متوفی ۷۹۰ھ الموافقات ج ۴ ص ۱۰۰ طبع اول ۱۳۴۱ھ مصر

[4] فخر الاسلام علی بن محمد بزدوی حنفی متوفی ۴۸۲ھ اصول بزدوی ص ۲۰۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

[5] امام ابو حامد محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ المستصفی ج ۲ ص ۳۵۰ مطبوعہ مطبع کبریٰ امیریہ مصر ۱۳۲۲ھ

مسائل میں اجتہاد کیا جن میں نص حدیث مستحکم نہیں تھیں اور جب ان پر وہ حدیث پیش کی گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا۔ علامہ آمدی کی بھی یہی رائے ہے کہ ہر شخص صرف بعض مسائل میں اجتہاد کا اہل ہو سکتا ہے۔ [illegible]

دائرہ اجتہاد

قرآن مجید اور احادیث سے جو عقائد ثابت ہیں ان میں اجتہاد نہیں ہوتا جیسے توحید، رسالت، ملائکہ، تقدیر، بعث بعد الموت اور جزا و سزا وغیرہ۔ اسی طرح جو امور اجماع سے ثابت ہیں ان میں بھی اجتہاد نہیں ہوتا۔ قرآن مجید اور حدیث کی صریح عبارات سے جو احکام ثابت ہیں ان میں بھی اجتہاد نہیں ہوتا جیسے پنج نمازیں، نمازوں کی رکعات، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، حج، جہاد کی فرضیت وغیرہ۔ حساب حج وغیرہ وجوہ جو قرآن مجید اور حدیث کی صریح عبارات سے ثابت ہیں ان میں اجتہاد نہیں ہوتا۔ قرآن مجید اور حدیث کی صریح عبارات میں متعارض آیات اور متعارض احادیث ہوتی ہیں ان میں کسی کو ترجیح دینے کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ [illegible] کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم عملی مسائل میں اجتہاد کی مثالیں کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ [illegible] اجتہاد کے دائرہ میں ہیں ان میں اجتہاد کرنے والے گنہگار ہوگا۔ [illegible] اجتہاد کے دائرہ میں ہیں ان میں اختلاف کرنے والے گنہگار نہیں ہوتے۔ [illegible] اجتہاد کیے ہوئے مسئلہ کو اجتہاد سے بدلنا جائز نہیں ہے۔

طبقات مجتہدین

مجتہدین کے تین طبقات ہیں: مجتہد فی الشرع، مجتہد فی المذہب اور مجتہد فی المسائل۔ مجتہد فی الشرع وہ ہے جو اصول اجتہاد خود مستنبط کرتے ہیں۔ مجتہد فی المذہب وہ ہے جو اپنے امام کے تلامذہ میں سے ہو اور اصول اجتہاد میں اپنے امام کی پیروی کرتے ہیں اور فروعی مسائل میں اپنے امام سے اختلاف کرتے ہیں۔ مجتہد فی المسائل وہ ہے جو اصول و فروع میں اپنے امام کے پیرو ہوں اور بعض مسائل میں ان سے اختلاف کرتے ہیں جن میں ان کو نص صریح نہیں ملتی۔ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] کے مختلف [illegible]

سلہ۔ [illegible] ۳۲۴، ۳۲۵ مطبوعہ [illegible]

سکہ۔ [illegible] مطبوعہ [illegible]

سکہ۔ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی [illegible] مستصفی ج ۲ ص ۳۵۴ مطبوعہ [illegible]

کو ترجیح دیتے ہیں۔ صاحب میلہ ... لوگ فقہی روایات میں مفتی بہ اور غیر مفتی ... قول اور قوی اور ضعیف ... یہ کہتے ہیں [1]

اصول اجتہاد کے وضع سے ائمہ اربعہ میں

... جس نے ... بتایا دو طبقے کے ... ہیں ... ہو ... نعمان بن ثابت متوفی ... ان انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ اور احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ۔ ... دوسرے مسائل شرعیہ میں اجتہاد کرنے کے لئے جن ... اور وسعت علم کی ضرورت ہوتی ہے ... اس طبقہ کا حصہ تھی۔ اس طبقہ کی عادت یہ ہوتی ہے کہ جب کسی امر کی ضرورت ہوتی ہے ... ہے اور اس کے ... کرسکیں۔ امام شافعی کو جب ... دیوں سے ... اور ... کے ... کی پوری سند ... یاد رکھنے ... تک ... ہیں ... ہیں ... اور ... ہیں ... ہیں ... ہیں

عصر حاضر میں اجتہاد

تقلید کا لغوی معنی

جلد ثالث

علامہ ابن منظور افریقی نے لکھا ہے کہ ہدی کے کلے میں شعار (پٹہ) ڈالنا کوئی خصوصیت نہیں ہے [illegible] ہدی کی جانور کر سکتے ہیں جس کو ذبح کرنے سے پہلے جھول اور نشان لگانے کر کسی نقلب سکتے ہیں [illegible] کے سب سوت کبھی تقلید کہتے ہیں جو گلوبند ہوتا ہے اس کے کلے میں بحیثیت کسی علامت کے طور پر کسی چیز کے ڈالنے کو بھی تقلب سکتے ہیں [illegible] بھی مستعمل ہے [illegible]

[illegible] نے لکھا ہے کہ کھوسے کے کلے میں ہار ڈالنے کو تقلب کہتے ہیں [illegible] قلادہ جس کو [illegible] ہیں کے گلوں کو تقلب کرتے کہتے ہیں [illegible] کے گلوں میں [illegible] تقلید کے معنی ہیں [illegible] میں نے کعبت میں [illegible] سے [illegible] قلادہ کی [illegible] ہے [illegible] سے [illegible]

تقلید کا اصطلاحی معنی

[illegible] نووی کہتے ہیں [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] کہتے ہیں [illegible] پر عمل کرنا تقلید ہے [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] کے قول کا [illegible]

علامہ آلوسی کہتے ہیں [illegible] بغیر کسی [illegible] کے قول پر عمل کرنا تقلید ہے [illegible] کسی مجتہد کے قول پر عمل کرنے کو تقلید ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی طرف رجوع کرنا یا مجتہدین کے اجماع کی طرف رجوع کرنا یا کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنا یا [illegible] کے قول پر [illegible] کو واجب کرنا ہے [illegible] کے قول کی [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] سے [illegible]

احاشیہ صفحہ سابقہ: ۱ علامہ حسین بن محمد طیب مغربی متوفی ۷۵۵ھ [illegible] ۲ علامہ [illegible] ۳ علامہ محمد بن سیرین [illegible] ۴ علامہ [illegible] ۵ [illegible]

تقلید کا سبب

تقلید اور علماء اسخین کی موافقت

تقلید کی وسعت

تقلید واجب اور تقلید حرام

اگر امام کا قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ عمل حدیث اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح امام کی تقلید کے منافی نہیں ہے تو اب یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر کسی حدیث صحیح کے خلاف امام کا مذہب ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا امام کے خلاف نہیں ہوگا بلکہ امام کے قول کو چھوڑ کر حدیث رسول پر عمل کرنا ہوگا۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ علامہ بغوی سے نقل کیا ہے کہ جب کسی حدیث صحیح کے خلاف امام کا مذہب ہو تو حدیث صحیح پر عمل کیا جائے گا اور یہی امام کا مذہب ہوگا اور وہ مقلد حدیث پر عمل کرنے کے سبب سے حدیث سے خارج نہیں ہوگا کیونکہ [illegible] امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کہ جب حدیث صحیح مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور ابن عبدالبر نے بھی اس قول کو امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب سے روایت کیا ہے اور امام شافعی سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ امام کے مذہب کے خلاف حدیث پر عمل کرنا کیونکر خلاف ہو سکتا ہے جو علماء اس میں سے ہو قرآن اور حدیث کی عبارت میں غور [illegible] کی معرفت رکھتا ہو [illegible]

[illegible]

صاحب مذہب جب دلیل میں غور و فکر کرکے کسی دلیل کے مقتضیٰ پر عمل کرے گا تو اس میں یہ احتمال ہوگا کی رائے صحیح ہوگی کیونکہ یہ عمل بھی صاحب مذہب کی رائے ہے[1]

علامہ شامی نے جو ذکر کیا ہے۔ اگر کوئی حدیث صحیح ہو کے خلاف حدیث صحیح [illegible] ہے۔ مصنف کتب فقہ ہیں ان کی نسبت [illegible] حوالہ اہل علم پر مخفی نہیں ہیں۔ ان کی خیانت علمی کے لیے تو حضرت ہی بہتر کرتے ہیں: [illegible] چھ روزوں کو مکروہ قرار دیا ہے لیکن چونکہ صحیح حدیث سے شوال کے چھ روزوں کا [illegible] فقہاء احناف نے شوال کے چھ روزوں کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے [illegible] قرار دیا ہے لیکن چونکہ حدیث صحیح [illegible] سب [illegible] محض مباح تک [illegible] طرح قربانی کرنے کے لیے حج کے دن دنوں میں مال اور ناخن [illegible] مباح کہا ہے، لیکن یہ دونوں چیزیں سنت [illegible] پر فتویٰ دیا ہے۔

[illegible] سے [illegible] کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط

ہیں:

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ [illegible] امام کے قول کے خلاف حدیث مل جائے اس [illegible] پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجتہد عالم ہو جس نے [illegible] اصول [illegible]

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ جس حدیث کی مخالفت [illegible] قول [illegible] اس کے متعلق [illegible] وہ حدیث تمام امور حدیث کے اصول کے مطابق صحیح ہے کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حدیث [illegible] کے نزدیک ضعیف ہو اور [illegible] اس حدیث پر عمل کیا ہو، اور ایسی صورت میں [illegible] حدیث پر عمل کرنا [illegible] کیونکہ [illegible] متعلق حدیث سے [illegible] امام [illegible]

[1] [illegible]

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس حدیث کے معارض قرآن مجید کی کوئی آیت یا مذہب صحیح نہ ہو اور اس کے خلاف امت کا اجماع نہ ہو کیونکہ یہ اجماع اس کی دلیل ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے۔

(۴)۔ اس حدیث کا مفہوم، صحیح اور غیر مشتبہ ہو اور وہ متعدد معانی کی حامل نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں عبارت سے حدیث کے متعدد معانی میں سے کسی ایک معنی کو متعین کرنا ہے اور کسی ایک معنی کے متعین ہونے سے پہلے اس حدیث کو مجتہد کے قول کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔

علامہ نووی اس مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ ابو عمرو ابن صلاح فرماتے ہیں کہ اگر کسی شافعی مسلک کو کوئی ایسی حدیث نظر آئے جو اس کے مذہب کے خلاف ہو تو اگر اس شخص میں اجتہاد مطلق کی شرائط پائی جاتی ہیں، مثلاً اس باب میں اس مسئلہ میں اس کا اجتہاد حاصل ہو گیا ہے تو وہ شخص اس حدیث پر عمل کر سکتا ہے اور اگر اس میں شرائط اجتہاد پوری نہ ہوں تو اس کو بھی جستجو کے بعد اس حدیث کا کوئی معارض نہ ملے اور یہ بھی معلوم ہو کہ امام شافعی کے علاوہ کسی اور مستقل مجتہد نے بھی اس حدیث پر عمل کیا ہے تو اس کے لئے بھی اس حدیث پر عمل کرنا جائز ہے اور اس کے لئے یہ کہنا جائز ہوگا کہ امام شافعی نے اس حدیث کو نہیں لیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ انہیں اس حدیث کا علم نہ ہو سکا ہو یا ان کے نزدیک اس حدیث کی صحت ثابت نہ ہو سکی ہو یا اس حدیث کے معارض کوئی اور حدیث ہو جو ان کے نزدیک اس سے زیادہ قوی ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو جس کی بنا پر انہوں نے اس حدیث کو ترک کر دیا ہو۔ (شرح مسلم نووی ج ۱ ص ۱۷۷)

تقلید کی ضرورت

صحیح یہ ہے کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صراحۃً یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح قرآن مجید کی آیات سے مستنبط کر سکے، جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے اس پر عمل کرنا ہے اور جس طرح قرآن مجید کی آیات سے احکام شرعیہ مستنبط کر سکے، جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے اس پر عمل کرنا ہے اور جس طرح قرآن مجید کی آیات سے مستنبط کر سکے، جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے اس پر عمل کرنا ہے

جلد

قرآن مجید میں شراب اور جوئے کو ... بلکہ یہ فاسق سلوب سے ...

... یا نسے جبکہ یہ ... اور ... کو ... کتاب تم پڑھا جاؤ گے ... قرآن مجید ... ذکر نہیں کرتا ... فرمایا ... بات ... عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔

... سے بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔

میں سند متواتر سے لے کر سند عزیب تک اور سند صحیح سے لے کر سند ضعیف تک حدیث فرخیرہ کتب میں موجود ہیں اگر ہم روایت بھی اسی طرح کسی تفتیشوں میں کہ جب سند بنگ کا سلسلہ ۱۰ واسطوں تک پہنچ جائے تو ہم کسی مسئلہ میں مفید ہو اور دوسرا مادہ کہ جس میں مضر ہو تو ان مادوں کو باہم متمیز کرنے کے لیے کیمسٹری سے کام لیتے ہیں، اسی طرح جب کوئی شخص علم حدیث میں مہارت حاصل کیے بغیر احادیث پر عمل کرے گا تو اس بات کا احتمال ہے کہ وہ صحیح حدیث کے مقابلہ میں کسی ضعیف یا منسوخ حدیث پر عمل کرے گا۔

حدیث سے احکام مستنبط کرنے میں کس قدر ضرورت ہے اس کی کہ حدیث سے احکام حاصل کرنے کی شرائط کی رعایت کی جائے کہ احکام سے متعلق تمام احادیث پر اس کی نظر ہو تاکہ وہ کسی حدیث پر عمل کرنا چاہے تو پہلے دیکھ لے کہ اس کے خلاف حدیث تو نہیں ہے ورنہ حکم منسوخ ہوگا۔ نیز اس حدیث کے تمام راویوں کی تفصیلی حالت معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی مسئلہ میں حدیث کے تمام راویوں کی حالت معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی مسئلہ میں حدیث سے احکام حاصل کرنے کے لیے جس وسعت علم و دقت نظر کی ضرورت ہے وہ آج کل کس کو حاصل ہے اسی لیے مجتہدین ہی اس پر شرعاً قادر ہیں اس لیے عام آدمی کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرے۔

تقلید پر دلائل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [illegible] علم حاصل کرنے کے لیے کیوں نہیں نکلتا کہ وہ اپنی قوم کو آکر ڈرائے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض مسلمانوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ علم حاصل کرنے کے بعد اپنی قوم کی تعلیم کریں۔ جس سے بعض مسلمانوں کا علم حاصل کرنا اور باقی تمام مسلمانوں کا ان کے قول پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت میں تفقہ سے مراد یہ ہے کہ کسی پر گناہوں سے بچنا موقوف ہے اور وہی علم ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عام آدمی خود احکام نہ علم کر سکتا ہے اس لیے اس کو علماء سے سوال کرنا چاہیے اور علماء کا کام یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے احکام حاصل کریں۔ [illegible] سے ثابت ہوتا ہے کہ عام آدمی کو علماء سے سوال کرنا چاہیے اور علماء کا کام یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے احکام حاصل کریں۔ [illegible] سے ثابت ہوتا ہے کہ عام آدمی کو علماء سے سوال کرنا چاہیے اور علماء کا کام یہ ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے احکام حاصل کریں۔

ایک مقلد کے لیے متعدد ائمہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب

تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تنقید کا جائزہ

[illegible]

اور یہ بات باعث مذمت نہیں ہے [1]

[illegible]

امام کے مذہب کو قبول کرنا واجب نہیں ہے [2]

[illegible]

---

[1] صحیح [illegible]

[2] [illegible] مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۲ [illegible]

[3] [illegible] مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۳ [illegible]

[4] [illegible] مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۳-۲۲۴

اس سے بعد شیخ ابن تیمیہ نے حضرت ابوذر اور حضرت سلمان علیہما السلام کی مثال بیان کی ہے کہ اس طرح سب مسئلہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر کھل گیا تھا جب کہ حضرت داؤد پر وہ مسئلہ اس طرح نہیں منکشف ہوا تھا جس طرح وہ حضرت سلیمان پر منکشف ہوا تھا۔

جس شخص پر کسی مسئلہ میں حق واضح ہو جائے اس کے ذمہ واجب ہے وہ اپنی عادت پر چلا رہے تو یہ چیز اس کو مذمت سے اور جو لوگ قرآن اور حدیث سے اجتہاد کا کام نہیں حاصل کر سکتے اور وہ ان مسائل میں جن میں ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتے ہیں جس سے زیادہ کسی درجے کے نہیں ان کے نزدیک اجتہاد نہیں ہے تو ان کا یہ فعل بھی تاسف اور موجب فوت ہے۔ وہ بھی تقلید شخصی سے (اور جو لوگ قرآن و حدیث سے اجتہاد حاصل کرنے پر قادر ہیں۔ ان کے بارے میں اختلاف ہے، امام احمد اور امام مالک کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں اور امام محمد بن حسن نے کہا ہے کہ ان کے لیے مطلقاً تقلید جائز نہیں ہے۔

شیخ ابن تیمیہ کی مراد جس قدر عبارت میں کی ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ عام لوگوں کے لیے تقلید شخصی واجب ہے کیونکہ گروہ کسی کتاب و سنت میں تدبر کرنے سے قاصر ہے اور اس کا نکالنا ہو سکتا ہے۔

تقلید کی بحث کے نزاع میں شیخ ابن تیمیہ سے کہتے ہیں کہ ہم اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ کسی عالم کی تقلید کرے اس کا یہ قول متعلق تقلید شخصی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ ان دونوں کے متعلق جو شخص کسی عالم کے بیان کردہ مسائل کے سوا علماء نہ جان سکتا ہو اس کے لیے اس عالم کی اتباع جائز ہے۔ اس لیے محل بحث سے خارج ہے۔

کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے؟

علامہ ہندی کے حوالے سے یہ عبارت ذکر کی ہے۔ احناف رحمۃ اللہ علیہم کا اختلاف جہت سے ہے۔ علامہ شامی نے اس کی تین جہات بیان کی ہیں۔ ۱۔ عقائد میں اختلاف جائز نہیں ہے۔ ۲۔ اصول فقہ میں اختلاف رحمت ہے کیونکہ اس اختلاف کی بنا پر مجتہد کا اجتہاد بدل جاتا ہے۔ ۳۔ فروعی مسائل میں اختلاف رحمت ہے۔ مقلد کو اختیار ہے کہ وہ جس امام کے قول پر چاہے عمل کرے، علامہ شامی نے کہا ہے کہ علامہ سبکی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ دوسرے امام کے مذہب کی طرف منتقل ہونے کی متعدد صورتیں ہیں۔

ا۔ ایک امام کی مقلد دوسرے امام کے مذہب کو اچھا سمجھ کر کسی امام کے مذہب کی طرف منتقل ہو جائے۔

ب۔ دوسرے امام کے کسی مسئلہ کو دلیل سے راجح جان کر اس مسئلہ کو اختیار کر لینے سے بھی منتقل ہو جائے۔

ج۔ مقلد کو دوسرے کسی امام کے قول میں ایسی خصوصیت حاصل ہو جس کے امام کے بیان میں سے اور وہ کسی دوسرے کی وجہ سے اس امام کے قول پر عمل نہ کر سکتا ہو جو یہ سمجھ جائز نہیں رہتے عقود الدرر کے مقدمہ میں ہے کہ مذہب پر عمل کرنا۔

د۔ محض آسانی کی وجہ سے دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ہوا خواہش کا متبع ہے۔ ان کا یہ فعل

۱۔ صحیح یہ ہے کہ اس قول میں فیصلہ عرفی معتبر ہے۔ مجموع الفتاوی ج ۲ ص ۲۲۵ (حضور صاحب)

۲۔ " " " " مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۰۹ "

۳۔ علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ جامع صغیر میں لکھتے ہیں عقد درج ص ۲۰۱ طبع مصر و مقدمہ شرح صحیح مسلم ص ۲۲ ج

[illegible]

فقہ حنفی کی ترجیح

[illegible]

[illegible]

تھے چنانچہ جب امام شافعی، امام مالک کے مزار پر جاتے تو قنوت نازلہ پڑھتے نہ رفع یدین کرتے۔

مذہب احناف کی ترجیح کے دلائل کو بھی مسلم ہے۔ مذہب احناف کی ترجیح پر مولانا حسن صاحب جو دلائل لکھتے ہیں وہ مذہب احناف جن کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور اہل اسود کا ان کی صحت پر اتفاق ہے چونکہ مذہب ہیں جو بالاتفاق ان کی طرف منسوب ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور ان مذاہب میں سب سے زیادہ حق اور صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کا مذہب باقی مذاہب میں کتاب و سنت کی کثرت موافقت، علماء و حکام میں رائج کی نعمت، مشکلات مسائل میں۔ نئے نئے قوت اور بخشی سے حل ہونے سب میں قوی ہے اور جو شخص کسی مذہب معین کی تقلید کرے اس پر واجب ہے کہ اس کی تقلید کرے کہ اس مذہب میں سے کسی مسئلہ میں مذہب غیر کا اختیار نہ کرے اور ان کا مذہب عام اور صحت کا احتمال کم ہے۔

تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات

کہ مدعی جب نقل ہے تو پھر تقلید کرنے میں کیا حرج ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین نے تقلید کیوں نہیں کی جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں جو حوادث اور واقعات پیش آتے تھے ان کے لیے کافی نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو اجتہاد کرنا پڑا اور اجتہاد کے لیے اصول اور قواعد کا جاننا ضروری ہے اور تقلید کرنے والے کے لیے اصول اور قواعد کا جاننا ضروری نہیں ہے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ تیسرے یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ چوتھے یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ پانچویں یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ چھٹے یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ ساتویں یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ آٹھویں یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ نویں یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ دسویں یہ کہ ان حضرات کے زمانہ میں فتنے نہ تھے اور مسائل مدونہ کتابیہ نہ تھے اس لیے ان حضرات کو تقلید کی ضرورت نہ تھی۔

دوسرا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی سے بھی اصول اور قواعد کیوں نہیں لیتے ہم براہ راست کتاب و سنت سے کیوں نہیں لیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے اصول اور قواعد کتاب و سنت سے ہی ماخوذ ہیں۔

(۲) ۔ جو احکام شرعیہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوں ان میں کسی کی تقلید نہیں ہے۔

(۳) ۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے صریح احکام جو قطعی الدلالۃ ہیں (مثلاً صوم وصلوٰۃ کی فرضیت باعتبار ایک ماہ کے۔ نیز سے مقدار نصاب زکوٰۃ، عدد رکعات وغیرہ، جن کا کوئی معارض بھی نہیں سب ان کے لئے بھی کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ حقیقت ایک بار پھر پیش نظر رہنی چاہیے کہ تقلید صرف اس وقت سے کی جاتی ہے کہ قرآن و حدیث میں ایک لفظ کے متعدد معانی ہوں تو کسی ایک معنی کی تعیین کے لئے اپنے ذہن کی بجائے کسی مجتہد کے فہم پر اعتماد کیا جائے۔ مگر قرآن مجید کی آیات میں یا حدیث میں جہاں موقع کسی ایک آیت یا حدیث کو عمل کے لئے لیا جائے وہاں اپنی عقل کی بجائے مجتہد پر اعتماد کیا جائے، یا جب کسی پیش آمدہ مسئلہ کا قرآن و حدیث میں صاف حل نہ ہو تو قرآن و حدیث سے خود اس کا حل دریافت کرنے کے بجائے مجتہد کے استنباط کردہ حل کو قبول کر لیا جائے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ کسی کے نزدیک بھی مجتہد معصوم اور خطا سے پاک نہیں ہے بلکہ اس کے اجتہاد میں بھی خطا کا امکان موجود ہے، اگر کسی مجتہد کا اپنے امام کے کسی قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث علم حقیقی کے ساتھ مل جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کرے۔

عام مسلمانوں کا بغیر تقلید کے گذارہ نہیں ہے

جو حضرات تقلید کے مخالف ہیں ان میں بعض حضرات تو ایسے ہیں جو خود مجتہد ہیں اور جو عالم ہیں وہ بھی قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے کی روشنی میں ہر مسئلہ کی تحقیق کرتے ہیں اور جو عالم نہیں ہیں وہ بھی مقلد علماء سے فتاویٰ پوچھنے کے بجائے براہ راست قرآن و حدیث کی تعلیم کرتے ہیں، اگر وہ بھی قرآن و حدیث کی کتابیں اردو میں پڑھ کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیں تو ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، وہ بھی صحیح سے یا غلط اور نوافل سنن علماء کے علم اور فہم پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے قول پر عمل کرتے ہیں اور اسی کا نام تقلید ہے۔

رہے غیر مقلد علماء، تو وہ صاف کہتے ہیں کہ کیا وہ عام مسلمان قرآن و حدیث سے براہ راست مسائل کا استنباط کر سکتے ہیں یا ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علماء سے فتاویٰ پوچھیں۔ اگر وہ علماء سے فتاویٰ پوچھتے ہیں تو یہ بھی تقلید ہے، اور اگر وہ براہ راست قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں تو یہ بھی تقلید ہے، غیر مقلدین کا کام ہے، وہ صرف مقلد علماء کی تردید کر کے ان کے قول پر عمل کرنے سے ہی کام چلا لیتے ہیں۔

جو حضرات براہ راست قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں ان کی خدمت و خوبی کا اعتراف کرتے ہوئے بھی ہم تقلید کو ضروری کہتے ہیں، ہماری تمہید کی یہ عبارت غور سے پڑھنی چاہیے مسلمانوں اور اسلام میں سے ہر شخص کو اپنے اپنے دور میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے وابستہ رہنے کے لئے ایک راستہ کی ضرورت ہے اور اس کے رسول کے حوالہ کو حاصل کرنے اور سمجھنے کے لئے ایک راستہ کی ضرورت ہے لیکن جو شخص اس راستہ کو اختیار کرتا ہے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہے احکام ایسے ہیں جن کو جہت سے لوگ نہیں جانتے۔ اس لیے لوگ اس معاملے میں اپنے ... رائے کرتے ہیں جو اللہ اور رسول کے احکام تک نہیں اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ... وات کی نشاندہی اور رہنمائی کرتے ہیں اور مسلمان جن کی تابع کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپ کی زیارت کی ہے۔ کہتے ہیں جو لوگوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پہنچاتے ہیں اور اپنے اجتہاد سے ان احادیث کے معانی اور احکام بیان کرتے ہیں اور اس امت میں کسی عالم کو اپنے علم اور فہم سے وہ مقام حاصل نہیں ہوا جو دوسرے کے پاس نہیں ہوا۔ ان عبارات کے بعد تقلید پر طعن یا ان کے انکار کی گنجائش نہیں۔

بَابُ مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا مباح ہے

۲۷۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ ... سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ ... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ... سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ... يَقُولُ ... خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ... الْعَقْرَبُ ... قَالَ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ ... أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ ... قَالَ نَعَمْ

۲۷۵۸۔ وَحَدَّثَنَاهُ ... عَنْ سُفْيَانَ ... حَدَّثَنَا ... عَنْ سُفْيَانَ ... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ... عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ...

... اور سانپ کے متعلق بتلائیے۔ انھوں نے کہا اس کو ...

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) ... میں حرم اور غیر حرم میں قتل کر ... سیاہ اور سفید رنگوں والا کتا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

... ابن قتیبہ متوفی ۲۴۰ھ ... ج ۲ ص ... مطبوعہ ...

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا

۲۰۵۹ ۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) [illegible] چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۲۰۶۰ ۔ وَحَدَّثَنَاهُ [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول

۲۰۶۱ وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں [illegible] کوا اور کاٹنے والا کتا۔

وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

۲۰۶۲ وَحَدَّثَنَاهُ [illegible]

[illegible] روایت ہے۔

۲۰۶۳ ۔ وَحَدَّثَنِي [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول [illegible] چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ
الْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَ الْعَقْرَبُ
وَالْفَأْرَةُ۔

۲۷۶۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ
[illegible] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
[illegible]
وَالْغُرَابُ وَ الْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ
ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ۔

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنِي [illegible]
[illegible] أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ
[illegible]
[illegible]
وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا
يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کو قتل کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی ایک نے خبر دی ہے کہ آپ نے کاٹنے والے کتے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا کہ نماز میں بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔

چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

خلد ان

هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ
وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ
وَحْدَهُ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ
ابْنِ إِسْحَقَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] حرم میں قتل کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس کے بعد حسب سابق ہے

۲۰۸۱- وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَالِكٍ

۲۰۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ
وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ
يَحْيَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی [illegible] بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا [illegible] جانور ہیں جن کو حالت احرام میں قتل کر دینے میں [illegible] نہیں ہے [illegible] اور چیل ہے

موذی جانوروں کی تعداد

حدیث نمبر ۲۰۸۵ میں چار موذی جانوروں کا ذکر ہے جن کو حالت احرام میں قتل کرنا جائز ہے۔ اور حدیث نمبر ۲۰۸۶ میں پانچ جانوروں کا ذکر ہے جن میں سانپ کا اضافہ ہے اور حدیث نمبر ۲۰۸۹ میں بھی پانچ موذی جانوروں کا ذکر ہے جن میں سانپ کا ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ موذی جانور جن کو حالت احرام میں قتل کیا جائے گا [illegible] تعداد [illegible]

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ حافظ ابو عوانہ نے مستخرج میں بیس سے زیادہ [illegible]

کہا ذکر کیا ہے اور اس میں سانپ بچھو چوہا اور کوا ذکر کئے ہیں ۔

موذی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان چھ موذی جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ جس جانور میں ان کی صفت ہو اس کو قتل کرنا بھی حرم میں جائز ہے پھر صفت کے تعین میں اختلاف ہے، امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ صفت یہ ہے کہ اس جانور کا کھانا حلال نہ ہو لہٰذا جس جانور کا کھانا حلال نہیں ہے اس کو حرم میں قتل کر سکتا ہے اور اس کا کوئی فدیہ نہیں ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ وہ صفت یہ ہے لہٰذا حرم کے لیے ہر موذی جانور کو قتل کرنا جائز ہے اور کلب عقور کاٹنے والے کتے کی تفسیر میں دو قول ہے ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وحشی کتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد باؤلا کتا ہے۔

علامہ ابن قدامہ نے حنفی مذہب سے نقل کیا ہے کہ محرم بچھو، کوے، چوہے اور کاٹنے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے، اسی طرح ہر اس جانور کو قتل کر سکتا ہے جو اس پر حملہ کرے یا اس کو زخمی کر دے علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے صرف غراب ابقع (کوے) کا ذکر کیا ہے اور پیٹ سفید ہونے کی قید لگائی ہے کہ محرم کو قتل کرنے کی اجازت اس سے ہے کہ صحیح مسلم میں غراب ابقع کا ذکر ہے یعنی متقدمین احناف میں مطلق غراب (کوے) کا ذکر نہیں ہے اس لیے علامہ ابن قدامہ نے اس قید کو قید اتفاقی قرار دیا ہے[3]

موذی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اگر محرم پر درندہ حملہ کرے تو وہ اس کو قتل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ موذی جانوروں کا استثناء کیا ہے، کیونکہ آپ نے فرمایا پانچ ایسے جانور ہیں جن کو حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے اور دوسری حدیث میں ہے کہ محرم سانپ بچھو چوہے، چیل، کوے، اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے اور غیر محرم ان جانوروں کو حرم میں قتل کر دے تو اس پر بھی کوئی فدیہ نہیں ہے کیونکہ ان جانوروں کا قتل مطلقاً مباح ہے۔ قرآن مجید میں جو حرمت شکار سے منع کیا ہے حدیث کی کے ساتھ مستثنیٰ ہے ملحق اور بیان ہے، بلکہ ان پانچ جانوروں کے سوا جو درندے ہیں جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا اگر محرم ان کو ابتداء قتل کر دے تو اس کے نزدیک اس پر فدیہ ہے اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ جانوروں کا اس لیے استثناء کیا ہے کہ ان کی طبیعت میں ایذاء ہوتی ہے اور وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہے اور قرآن مجید کی نص سے مستثنیٰ ہے۔ گویا کہ مدعی نے فرمایا موذی جانوروں کے سوا شکار نہ کرو، اور جب نص اس معنی میں ہوئی تو اس نے نص صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا اور جو غیر موذی ہیں وجہ اور دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملحق ابی

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۴ ص ۳۶، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۰۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

[3] علامہ ابو محمد عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ المغنی ج ۳ ص ۴۰۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

کوّے اور کتّے وغیرہ کونسی قسم کے ہیں

عام کوّے اور زاغ اغراب زرع میں فرق

[illegible]

[illegible] بیمار ہو جاتا ہے تو انسان کے فضلات کھاتا ہے۔[3]

[illegible] والقاضی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] مذاہب الزرع [illegible]

[illegible]

[illegible] علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:۔

---

[1] ۔ [illegible]

[2] ۔ [illegible]

[3] ۔ [illegible]

[4] ۔ [illegible]

وقد اتفق العلماء على جواز قتل الغراب الذي يأكل الحب من ذلك يقال له غراب الزرع ويقال له الزاغ وافتوا بجواز اكله فبقي ما عداه من الغربان ملتحقا بالابقع [1]

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ چھوٹا کوا جو دانہ کھانے کے لئے کھیت میں آتا ہے اس کو قتل کرنے کے لئے حلال ہے اس کوے کو غراب زرع اور زاغ کہا جاتا ہے اور علماء نے اس کے کھانے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوے کی جتنی اقسام ہیں وہ سب ابقع (وہ کوا جس کا پیٹ اور پیٹھ سفید ہو) کے ساتھ لاحق ہیں، یعنی ان کا قتل کرنا جائز ہے۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

اما الغراب الزرعي الذي يلتقط الحب فهو طيب مباح لانه غير مستخبث طبعا وقد يأتي الفلاح كالحمام [2]

البتہ غراب زرع جو دانہ کھاتا ہے وہ حلال اور مباح ہے کیونکہ وہ طبعاً خبیث نہیں ہے اور کبوتر کی طرح آدمی سے مانوس ہوتا ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

خرج الزاغ وهو اسود محمر المنقار والرجلين ويسمى غراب الزرع [3]

کوؤں کو قتل کرنے کے حکم سے زاغ مستثنیٰ ہے یہ سیاہ رنگ کا پرندہ ہے جس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں اور اس کو غراب الزرع کہتے ہیں۔

شیخ خلیل احمد انبیٹھوی نے بھی اس کی حلت پر فتویٰ دیا ہے [4]

غراب البین کی ایک قسم وہ ہے جو دانہ وغیرہ کھاتا ہے علامہ شامی لکھتے ہیں کہ یہ حلال ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ مکروہ ہے [5] اور امام ابوحنیفہؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ سیاہ رنگ کا کوا بھی حلال ہے کیونکہ اس میں غراب الزرع کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

کوے کی اقسام اور عقیقہ کا حکم

شیخ علاؤی نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابقع کے علاوہ کوے کی باقی قسمیں جن میں غراب البین اور غراب الزرع بھی ہے احناف کے نزدیک حرم اور غیر حرم میں قتل کرنا جائز ہے اور یہ سیاہ رنگ کا کوا بھی باقی قسموں میں داخل ہے [6]

---

[1] ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۴ ص ۴۰۸ مطبوعہ شرکت علمیہ لاہور۔

[2] ابوبکر شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۹۰ھ المبسوط ج ۱۰ ص ۹۰ مطبوعہ مکتبہ شرکت علمیہ ملتان۔

[3] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقات ج ۵، ص ۳۸۸، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ۔

[4] شیخ خلیل احمد انبیٹھوی متوفی ۱۳۴۶ھ بذل المجہود ج ۳ ص ۲۱، مطبوعہ مکتبہ فیصل دیوبند۔

[5] محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۳ھ المحتار ج ۱، ص ۶۲۷ مطبوعہ مکتبہ دار احیاء التراث بیروت طبع ثالث ۱۴۰۷ھ۔

فرماتے ہیں جس جانور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق فرمایا اس کے حرام ہونے میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہوسکتا شیخ عثمانی کی مکمل عبارت نقل کر رہے ہیں۔ شیخ عثمانی لکھتے ہیں۔

وقد اتفق العلماء على اخراج الغراب الصغير الذى ياكل الحب من ذلك يقال له غراب الزرع ويقال له الزاغ وافتوا بجواز اكله فبقى ما عدا من الغربان مستحقا بالابقع وانواع الغراب على ما فى فتح البارى خمسة العقعق قال فى القاموس هو طائر ابيض فيه سواد وبياض يشبه صوته العين والقاف و الابتر فى ظهره او بطنه بياض والغراف وهو المعروف عند اهل اللغة بالابقع ويقال له غراب البين لانه بأن عن النوح عليه السلام واشتغل بجيفة حين ارسله ليأتى بخبر الارض والاعصم هو فى رجله او جناحه او بطنه بياض او حمرة والزاغ ويقال له غراب الزرع وهو الغراب الصغير الذى ياكل الحب[1]

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ کوے کو قتل کرنے کے حکم سے وہ چھوٹا کوا مستثنیٰ ہے جو دانہ کھاتا ہے اس کو غراب زرع اور زاغ کہا جاتا ہے اس کے کھانے پر جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے، اس کے علاوہ کوے کی جتنی قسمیں ہیں ان سب کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ فتح الباری کے مطابق کوے کی پانچ قسمیں ہیں ایک [illegible] میں لکھا ہے کہ یہ سفید اور سیاہ رنگ کا پرندہ ہے [illegible] کی آواز عین اور قاف کے مشابہ ہے اور دوسرا ابقع ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہے۔ تیسرا غداف ہے۔ اہل لغت اس کو ابقع کہتے ہیں اور اس [illegible] کہا جاتا ہے کیونکہ [illegible] نے اس کو زمین کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا [illegible] مشغول ہوگیا۔ چوتھی قسم [illegible] یا سرخی ہو اور پانچویں قسم زاغ ہے اس کو غراب زرع [illegible]

شیخ عثمانی کی اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ زاغ اور غراب زرع [illegible] علامہ [illegible] کی عبارت سے بھی واضح کر چکے ہیں کہ [illegible] نے عقعق کو بھی زاغ کے حکم میں ذکر کیا ہے۔ یہ بھی کوے سے چھوٹا ہوتا ہے [illegible] عقعق کہتا ہے۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ عقعق کبوتر کے برابر ہوتا ہے [illegible] کوے کی طرح ہوتی ہے یہ کبوتر سے بڑے ہوتے ہیں [illegible] اور سیاہ و سفید رنگ کا ہوتا ہے [illegible] اور اس کو عقعق کہتے ہیں [illegible] شیخ عثمانی نے عقعق کی تعریف میں کہا ہے [illegible] وہ اسی کا حاصل ہے۔

علامہ سبکی لکھتے ہیں کہ عقعق کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ دانہ اور گندم کی بالیاں [illegible]

---

[1] شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ فتح الملہم ج ۳ ص ۲۲۰ مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی

[2] علامہ کمال الدین دمیری متوفی ۸۰۸ھ حیوۃ الحیوان الکبریٰ ج ۲ ص ۲۹ مطبوعہ [illegible]

سے اس لیے مرغی کے مشابہ ہے ... بولوسف اس کو مکروہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مردار کھاتا ہے۔

شیخ عثمانی نے زاغ یا غراب زرع کے سوا کوے کی باقی قسام کو حرام قرار دیا ہے اور فقہاء کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ زاغ، غراب زرع اور عقعق کے سوا کوے کی باقی قسام حرام ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ زاغ، غراب زرع اور عقعق وغیرہ اس عام کوے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

قرآن مجید سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ... جانوروں کو حرام فرمایا ہے ... یہ حکم ... علیہ وسلم ... حرف ... رسول ان پر جھپٹنے والوں کو حرام فرماتے ہیں ... کوے کو خبیث ہونے کی وجہ سے ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ ابہری[1] اور ملا علی قاری[2] نے یہ تصریح کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے اور باقی چار جانوروں کو خبیث ہونے کی وجہ سے فاسق فرمایا۔ پس واضح ہو گیا کہ کوا خبیث ہونے کی وجہ سے اور خبیث جانوروں کو قرآن مجید نے حرام قرار دیا ہے لہٰذا کوا حرام ہے۔ دوسرا استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق قرار دیا ہے اور قرآن مجید نے فاسق جانوروں کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا کوا حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے ... "جن جانوروں پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہے یا گلا گھٹ کر مرا ہوا ہے یا جو فاسق ہیں" ... نے بھی کوے کی حرمت پر اس آیت سے استدلال کیا ہے[3]

احادیث سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

کوے کے حرام ہونے پر صحاح ستہ کی دو ... احادیث دلیل ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کو حرم اور غیر حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کو فاسق فرمایا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ کوے کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ... کرتا ہے اور ... کر سکتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کو فاسق فرمایا ہے تو اس کو کھانا ... کوے کی کتنی قسمیں ہیں ... حلال جانوروں سے ...

فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

علامہ سرخسی، علامہ عسقلانی، علامہ مرغینانی، ملا علی قاری اور شیخ ... فقہاء کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ زاغ، غراب زرع اور عقعق کے سوا کوے کی باقی قسام حرام ہیں ... میں چند مزید حوالے پیش خدمت ہیں۔

شیخ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں

---

[1] ... [2] ... [3] ... [4] ...

وقد اتفق العلماء على خروج الحرم الصغير الذي بأكمل الحب من ذلك وبقال له الجعرانة وأفضلها الجهة التي منها فيها ما عدا ذلك من الجهات المحققة الدقة.

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جن کاموں سے کوؤں کو قتل کرنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے اس کو غراب زرع کہتے ہیں اور اس کے کھانے والے پرندوں کو بھی قتل کرنے کے حکم میں باقی ہیں۔

شیخ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

وقد اتفق العلماء على أن الحرم الصغير الذي بأكمل الحب من ذلك ويقال له الجعرانة وأفضلها الجهة التي منها فيما عدا ذلك من الجهات المحققة الدقة

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جن کاموں کو کھانے والے کوؤں کو قتل کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے اس کو غراب زرع کہتے ہیں اور اس کے کھانے والے پرندوں کے بھی کوؤں کے قتل کرنے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس کوؤں کی باقی اقسام قتل کرنے کے حکم میں باقی ہیں۔

شیخ خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں

وحمله الزاغ وهو أسود صغير أصغر من الغراب يقال له بالفارسية زاغ سياه

کوؤں کو قتل کرنے کے حکم سے مستثنیٰ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ زاغ سیاہ رنگ کا چھوٹا کوا ہوتا ہے اور اس کو غراب زرع کہتے ہیں

شیخ شبیر احمد عثمانی، شیخ شمس الحق عظیم آبادی، شیخ ظفر احمد عثمانی و شیخ خلیل احمد سہارنپوری کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ زاغ یا غراب زرع سے مراد کوؤں کی وہ قسم ہے جو عام دیسی کوؤں کی طرح ہے نہ کہ فاسق و خبیث ہونے کی وجہ سے ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ اور اس کا کھانا حرام ہے۔

بعض علماء کا کوّے کو حلال کہنے پر تنقید

عام سیاہ کوا جس کو زاغ معروف بھی کہا جاتا ہے قتل شدید [illegible] فقہاء اسلام کی تصریحات کی روشنی میں [illegible]

شیخ شبیر احمد گنگوہی نے اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

سوال: اس جگہ زاغ معروفہ کو کہ حرام جانتے ہیں اور کھاتے ہیں کوے کو کہتے ہیں اور کتنی جگہ [illegible] والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا فقط واللہ

۱۔ شیخ شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۵ھ — عون المعبود ج ۲ ص ۱۰۸ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

۲۔ شیخ ظفر احمد عثمانی متوفی ۱۳۹۴ھ — اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۹۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی

۳۔ شیخ خلیل احمد سہارنپوری متوفی ۱۳۴۶ھ — بذل المجہود ج ۳ ص ۲۰ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

۴۔ شیخ شبیر احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ — فتاویٰ رشیدیہ کامل مطبوب ص ۴۹۳ — مطبوعہ مکتبہ سعیدیہ ملتان

شیخ گنگوہی کے متبعین اس حدیث کو حلت ثابت کرنے کے لیے کبھی اس کو حقیقی قرار دیتے ہیں کبھی رغ (غراب زرع) قرار دیتے ہیں حالانکہ ناظرین پر واضح ہو چکا ہے کہ اس حدیث کو حقیقی یا غراب زرع میں بہت فرق ہے کبھی کہتے ہیں کہ کوا خرمنی کے مشابہ ہے مگر دانہ بھی کھاتا ہے اور گندگی بھی اسی طرح کوا دانہ بھی کھاتا ہے اور گندگی بھی کھا لیتا ہے لیکن اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کیونکہ اس طرح تو کوئی سخت پلید سے پلید کتے کو بھی حلال کہہ سکتا ہے کہ یہ خود روٹی اور گوشت کے ٹکڑے بھی کھا لیتے ہیں اور مردار اور گندگی بھی!

حرم میں قصاص لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک حرم کعبہ میں [illegible]

[illegible] سے جس پر قصاص واجب ہو یا کوئی اور حد واجب ہو تو حرم میں اس پر حد واجب کر دی جائے گی [illegible] امام ابوحنیفہ کے نزدیک حرم کعبہ میں کسی کو سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ [illegible] وہاں داخل ہو گیا وہ امان میں ہو گیا۔ علامہ نووی نے امام شافعی سے استدلال [illegible] اس حدیث سے کیا ہے کہ جب حرم میں کسے کے علاوہ اور مجرم وغیرہ کو قتل کیا جا سکتا ہے [illegible] اپنے مسلمان کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے جس پر حد یا قصاص واجب ہو گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ [illegible] تخصیص کی قرینہ عبارت قرآن کے مفاد کے منافی ہے اس سے دوسری باتیں رہیں حدیث میں [illegible] ہیں اس لیے اسے مورد میں منحصر رکھیں گے اور [illegible] لوگ قیاس نہیں کیا جا سکتا [illegible] کرتے ہیں لیکن قرآن مجید اور حدیث کی صریح عبارت کے مقابلہ میں قیاس نہیں کر سکتے [illegible] لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو مرتدین کے مقابلہ میں [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صاحب [illegible] کہتے ہیں۔

بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا

حالت احرام میں سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان

۲۷۰۳ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا، اور میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں آپ

[illegible] صحیح مسلم [illegible] شورو رحیمیہ لاہور ۳۰۵ ھ

بِخَدَتْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِيْ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ شَاةً فَمَا اَدْرِيْ

سنے فرمایا کیا تو کو جوؤں نے بہت تنگ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا تو سر منڈوا دو اور تین روز کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کر دو۔ راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ انہوں نے ان تینوں میں سے کس چیز کا ذکر فرمایا تھا۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الشَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

۲۰۰۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ فَحُمِلْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ فَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هُوَ اَتَمُّ مِنْ ابْنِ عَوْنٍ وَاَطْوَلُ فَقَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ (ترجمہ) جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو وہ اس کے فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ مجھ سے بارے میں نازل ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا! آپ نے فرمایا: قریب ہو! میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا: قریب آؤ! میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں جوئیں بہت تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا جی! پھر آپ نے فرمایا روزے، صدقہ یا قربانی میں سے جو آسان ہو کر لو!۔

۲۰۰۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنِيْ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِاُسْفَ يَنْتَهُ قَمْلًا فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ فِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ.

۲۷۷۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَاَيُّوْبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْحُمَّةُ بِنَتْهَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَانْسُكْ نَسِيْكَةً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَوْ اَبٰى اَنْ يَّنْسُكَ.

۲۷۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ دَنَا هَوَامُّ رَاْسِكَ

تجھے، آپ نے فرمایا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا جی۔ آپ نے فرمایا تم اپنا سر منڈوا دو۔ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی، (ترجمہ:) تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو اور وہ منڈوا کر اس کے فدیہ میں روزے رکھے، صدقہ دے یا قربانی کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں میں فی کس آدھ صاع گندم تقسیم کر دو یا جو میسر ہو قربانی کر دو۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور اس وقت تک مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ آپ کا گزر میرے پاس سے ہوا جب میں احرام میں بیٹھا دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر جھڑ رہی تھیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا سر منڈوا دو اور چھ مسکینوں میں تین صاع تقسیم کر دو اور ایک صاع سارے چھ مسکینوں میں تقسیم کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا قربانی کر دو ایک بکری ذبح کر دو۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈوا دو پھر مکہ میں داخل ہونا یا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں میں صاع گندم

مسکینوں کو کھلا دو۔

اَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ ثَلٰثَةَ اٰصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

۲۷۷۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَتْ بِيْ اَذًى مِّنْ رَّاْسِيْ فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا بَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنٍ وَاَنْ اَحْلِقَ رَاْسِيْ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ

۲۷۸۰ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَقُمِّلَ رَاْسُهُ وَبَحْرُهُ فَبَعَثَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے اس آیت کے متعلق پوچھا فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا درآں حالیکہ جوئیں میرے چہرے پر جھڑ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے، میرے خیال میں تمہیں بکری نہیں مل سکتی۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اس کا فدیہ روزے ہیں یا صدقہ ہے یا قربانی۔" آپ نے فرمایا تین دن کے روزے ہیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، ہر مسکین کو نصف صاع کھانا۔ حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت خاص میرے لیے نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تمہارے لیے بھی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ آپ نے مجھے بلا بھیجا اور ایک نائی کو بلایا جس نے میرا سر مونڈ دیا پھر فرمایا کیا تمہارے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور ہے؟ میں نے کہا نہیں قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا! پھر آپ نے حکم دیا کہ تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں

كو كھانا كھلاؤں ہر دو مسكينوں كو ايك صاع اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "فمن كان منكم مريضا او به اذى من ر ا سه" پھر اس آیت كا حكم تمام مسلمانوں كے ليے عام ہو گيا۔

احادیث میں تطبیق

حدیث نمبر ۲۷۰۳ میں ہے كہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ كو پندرہ صاع تین مسكینوں كے ليے [illegible] كا حكم دیا۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے كہ پہلے جب [illegible] كو ہر مسكین كے ليے دو مد كا حكم دیا۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے كہ پہلے جب [illegible] كو ہر مسكین كے ليے دو مد كا حكم دیا تھا پھر جب [illegible] كعب بن عجرہ كی جوئیں دیكھیں اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] كو ہر مسكین كے ليے تین مد كا حكم دیا۔

حدیث نمبر ۲۷۷۹ اور حدیث نمبر ۲۸۰۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كا شارح ہونا اور آپ كا اجتہاد

[illegible] عنہ نے [illegible] كعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ كو فدیہ كے بارے میں [illegible] كو [illegible] مسكینوں كو [illegible] صاع دو، [illegible] سے [illegible] نازل ہوئی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے

آیت کا کل جز یہ ہے کہ فعل کا حکم مذکور ہے اور یہ آیت ما اتفاق نہار کے کسی سے متعلق ہے اور اگر آیت کا پہلا جز نہار کے بجز کے حکم کی نفی کرے اور دوسرا جز نہار کے عوض کے ثبوت کا تقاضا کرے تو یہ آیت کریمہ بے ربط اور متناقض ہو جائے گی اور یہ اعجاز قرآن کے خلاف ہے اس لئے احناف کا بیان کردہ موقف ہی صحیح ہے۔

سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے مونڈنے میں مذاہب

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ اس آیت [illegible] بارہ کی حدیث کے تحت اس مسئلہ میں ناظرین کا اتفاق ہے اگر کسی شخص کے سر میں تکلیف [illegible] سر کے بال منڈا سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی ضرورت کی بنا پر بدن کے کسی اور حصہ کے بال مونڈنے پڑیں [illegible] بھی ان حکم ہی۔ اس سے [illegible] بعد کے نزدیک وہ شخص بھی فدیہ دے کر بدن کے باقی حصہ کے [illegible] سے جبکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاوی ظاہری متون [illegible] سے اختلاف کیا ہے۔

محرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل

اگر محرم کسی غیر محرم کا سر مونڈ دے تو [illegible] ہیں سے کسی پر فدیہ نہیں ہے، امام ابوحنیفہ [illegible] دیتے ہیں اگر وہ سر کے کسی غیر محرم کا سر مونڈ دے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر صدقہ واجب ہوگا۔ اگر [illegible] خرچ سے بچا ہوا کپڑا یا ہاتھ بھر کپڑا یا سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک اس پر [illegible] واجب ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک فدیہ نہیں ہے۔

ائمہ کا اس میں اتفاق ہے کہ قربانی روزے اور صدقہ میں ترتیب نہ ہے اور ان کے [illegible] ان میں سے جس چیز کا چاہے فدیہ دے دے۔[۲]

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک مسکین [illegible] صاع صدقہ کیا جائے گا۔ مسکین کو نصف صاع دیا جائے گا [illegible] یا جو یا کھجور۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس سے مراد گندم [illegible] صاع دی جائے گی اور اگر [illegible] یا جو دیے گئے تو یہ مسکین کو ایک صاع دیا جائے گا۔ علامہ ابوبکر جصاص [illegible] سے کہتے ہیں کہ [illegible] ہیں۔

فقہاء کا اس میں اتفاق ہے کہ روزے حرم اور غیر حرم میں سے کسی بھی جگہ رکھے جا سکتے ہیں۔ [illegible] کہتے ہیں کہ قربانی حرم میں ادا کرنی چاہیے اور صدقہ اور روزوں میں اس کو اختیار ہے۔ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قربانی صدقہ اور روزے تینوں میں اس کو اختیار ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کو صدقہ اور قربانی [illegible] دا کرے اور روزوں میں اس کو اختیار ہے۔[۳]

[illegible] علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری [illegible] منیریہ [illegible]

[illegible] " " عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۱۵۲-۱۵۳ "

[illegible] علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی [illegible] احکام القرآن ج ۱ ص ۲۸۲ [illegible]

[illegible] " " احکام القرآن ج ۱ ص ۲۸۲ "

بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانے کا بیان

۲۸۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ محرم تھے۔

۲۸۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں سر کے درمیان پچھنے لگوائے حالانکہ آپ محرم تھے۔

پچھنے لگوانے میں مذاہب

علماء کرام کہتے ہیں کہ محرم کے لئے پچھنے لگوانے کے جواز پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اگر پچھنے لگوانے سے ۔۔۔ کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك ۔۔۔ "تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا صدقہ کرکے یا قربانی کرکے فدیہ دے" اور دوسری دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت احرام میں پچھنے لگوانا ہے

اگر محرم بلا ضرورت پچھنے لگوائے اور اس سے کوئی بال نہ گرے تو یہ جائز ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ اگر بال گر جائیں تو یہ ناجائز ہے اور اس پر فدیہ ہے[1]

ہمارے نزدیک پچھنے لگوانے سے پہلے بال مونڈنے کی وجہ سے اگر فدیہ واجب ہوتا ہے تو پچھنے لگوانے کے بعد بال مونڈنے سے بھی فدیہ واجب ہوگا۔ امام شافعی کے نزدیک اس پر صدقہ ہے۔ (ہدایہ اولین ص ۲۴۸، مطبوعہ کراچی)

---

[1] ۔ امام نووی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۳، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ۱۳۷۵ھ

بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے۔

۲۰۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهٍ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِمَلَلٍ اشْتَكَى عَيْنَهُ فَبَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَوْتُ لَهُ حِرْقَةَ صَبِرٍ فَجَعَلَ يَذُرُّهَا عَلَى عَيْنِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهَا بِالصَّبِرِ۔

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے جب مقام ملل پر پہنچے تو ان کی آنکھیں دکھنے لگیں وہب نے ان کے پاس صبر بھیجا تو ان میں لگا دیا۔ اتنے میں ابان سے ملاقات کرنے کے لیے ایک شخص آیا اور اس نے ابان سے مسئلہ دریافت کیا کہ محرم کو آنکھ میں کیا دوا لگانی چاہیے۔ ابان نے جواب دیا کہ ایسی آنکھ میں صبر لگا لو، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سنتے ہیں کہ ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھوں پر اطرے کا لیپ کرنے کا حکم دیا تھا۔

۲۰۸۴ - وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنَاهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهُمَا يَوْمَئِذٍ يُرِيدَانِ الْحَجَّ كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں وہ محرم تھے تو ابان بن عثمان نے انھیں صبر بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اسے لگا لو کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

محرم کے علاج میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اگر محرم کو کوئی ایسی چیز جس میں خوشبو نہ ہو اس سے علاج کرنا پڑے تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر علاج میں کسی ایسی چیز کے پینے کی ضرورت ہو جس میں خوشبو ہو تو وہ بھی جائز ہے لیکن اس میں فدیہ دینا ہوگا۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک

محرم کے لیے ایسا سُرمہ لگانے میں علماء کا اتفاق ہے جس میں خوشبو نہ ہو، البتہ زینت کے لیے سرمہ لگانا امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے، امام احمد ناجائز قرار دیتے ہیں، اور امام مالک کے دو قول ہیں اور فدیہ واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے[1]

محرم کے علاج میں احناف کا موقف

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ محرم کے لیے ایسا سرمہ لگانا مکروہ ہے جس میں خوشبو نہ ہو اور اگر اس میں خوشبو ہو تو اس پر صدقہ لازم ہے اور اگر خوشبو زیادہ ہو تو اس پر دم (قربانی) واجب ہے۔ اور اگر کسی عذر کی وجہ سے خوشبودار سرمہ لگائے تو اس پر تین چیزوں، صدقہ اور قربانی میں سے کوئی ایک کفارہ واجب ہے کیونکہ سبب کو ذکر کر چکے ہیں کہ جس چیز میں محرم پر دم واجب ہوتا ہے اگر اس میں وہ معذور ہے تو تین کفاروں میں سے کسی ایک کو ادا کر دے اور اگر معذور نہیں ہے تو اس پر دم واجب ہے۔ اسی طرح اگر محرم کوئی خوشبودار دوا کھائے جو اس کے زخم سے چمٹ جاتی ہے یا کوئی خوشبودار دوا پیتا ہے تو اس میں بھی تین کفاروں میں سے کسی ایک کو ادا کرے کیونکہ علاج ضرورت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

محرم اگر زخم کو چیرتا ہے یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ کر اس پر پٹی باندھتا ہے یا تکلیف کی بنا پر اپنی داڑھی نکالتا ہے یا پچھنے لگواتا ہے اور غسل کرتا ہے اور حمام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے یہ سب کام کرنا کیونکہ یہ چیزیں علاج اور معالجہ کے باب سے ہیں اور ان میں محرم اور غیر محرم برابر ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں مقام لحی جمل میں پچھنے لگوائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ میں داخل ہوئے درآں حالیکہ وہ محرم تھے۔[2]

باب ۳۵۵ جواز غسل المحرم رأسه وبدنه

محرم کو غسل کی اجازت

۲۰۸۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ فَبَدَأَ قُتَيْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت [illegible] اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے درمیان [illegible] میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے تھے [illegible] محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ [illegible] نہیں دھو سکتا۔ حضرت ابن عباس نے [illegible] ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا [illegible] نے یہ مسئلہ معلوم کر لوں، میں گیا تو دیکھا کہ [illegible] دو لکڑیوں کے درمیان کپڑے سے [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۳۹۲ مطبوعہ محمد سعید ایچ ایم کراچی طبع اول ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص ۴۲، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، طبع ثانیہ ۱۴۰۶ھ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا مُحْتَفِرٌ بَيْنَهُمَا
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِلْمِسْوَرِ هَلْ لَكَ
رَأْسَهُ وَكَانَ الْمِسْوَرُ يَسْتُرُ بَعْضَ جَسَدِهِ
فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ أَسْأَلُهُ كَيْفَ
يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَجَاءَ أَبُو أَيُّوبَ
بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتُرُ بَعْضَ جَسَدِهِ
بِثَوْبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِلْمَاءِ صُبَّ فَصَبَّ
ابْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ
فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ
فَطَأْطَأَ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ
لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ صُبَّ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ
رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ
قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ

جبکہ وہ دو ابواء کے درمیان ایک کنوئیں پر احرام سے غسل کر رہے تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں عبداللہ بن حنین حضرت ابن عباس نے مجھے آپ سے بھیجا ہے تاکہ آپ سے پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟ حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کر ہاتھ سے کپڑے کو ہٹایا یہاں تک کہ ان کا سر ظاہر ہو گیا پھر انھوں نے پانی ڈالنے والے سے کہا پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا حضرت ابو ایوب نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر ملا پھر ہاتھوں کو سر پر آگے سے پیچھے لائے اور پیچھے سے آگے لائے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

۲۷۸۶ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَمَرَّ
أَبُو أَيُّوبَ يَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى بَلَغَ جَبِينَهُ وَسَائِرَ
جَمِيعِ رَأْسِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ
الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا۔

ایک اور سند سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے۔ حضرت مسور نے ابن عباس سے کہا آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہیں کروں گا۔

محرم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام

اس حدیث سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

- [illegible] جائز ہے اور اس کا سر دھونا جائز ہے [illegible] جائز ہے [illegible]
- خبر واحد کا قبول کرنا جائز ہے اور صحابہ کرام میں خبر واحد کا قبول کرنا مشہور تھا۔
- جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو فیصلہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے [illegible]

کو ترک کر دینا چاہیے۔

* وضو اور غسل کے دوران سلام کرنا جائز ہے اور جو شخص قضائے حاجت میں مشغول ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے
* وضو اور غسل میں دوسرے شخص سے استعانت جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ استعانت نہ لی جائے اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص معذور ہو اور دوسرا آدمی اس کے اعضاء وضو کو اپنے ہاتھوں سے مل کر دھوئے تو یہ جائز ہے اور بلا عذر مکروہ ہے اور اگر استعانت میں صرف پانی ڈالنا یا پانی مہیا کرنا ہو تو یہ بلا عذر بھی جائز ہے لیکن اولیٰ اس کا ترک ہے۔
* علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ محرم اگر جنبی ہو تو اس کا غسل کرنا واجب ہے اور اگر ٹھنڈک داخل کرنے کے لیے غسل کرے تو یہ بھی باتفاق مکروہ ہے البتہ میت جائز ہے اور یہ بیری کے پتوں خطمی یا صابن سے ہو سکتا ہے اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناجائز ہے اور فدیہ کا موجب ہے۔ خوشبودار صابن اگر بلا عذر استعمال کیا جائے تو دم واجب ہے اور اگر عذر ہو تو اس کا فدیہ تین روزے چھ مسکینوں کا کھانا دینا یا قربانی میں سے کوئی ایک کفارہ واجب ہے۔

محرم کا خوشبودار صابن سے غسل اور شپو سے سر دھونے کا حکم

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ اگر محرم نے اپنے سر اور ڈاڑھی کو بیری کے پتوں سے یا جڑی بوٹی سے دھویا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر دم واجب ہے اور امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک اس پر صدقہ واجب ہے کیونکہ بیری خوشبو نہیں علاوہ ازیں صابن ایک جڑی بوٹی کی طرح ہے جس سے غسل کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس بوٹی سے جوئیں وغیرہ مرتی ہیں اس لیے صدقہ لازم ہے اور امام ابویوسف اور امام محمد کی دلیل یہ ہے کہ اس پر کچھ لازم نہیں اور اس روایت کی دلیل یہ ہے کہ جب اس نے قربانی کے دن رمی کے بعد حلق کر لیا ہو لیکن اگر اس سے پہلے دھویا ہو تو امام ابویوسف کے نزدیک صدقہ لازم ہے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ خوشبودار چیزوں میں سے ہے کیونکہ اس کی بو ہوتی ہے سر چونکہ اتنی چھپی نہیں ہوتی اور یہ جوؤں کو بھی مارتا ہے اور ان دو وجہوں سے محرم کی جنایت کامل ہوتی ہے اس پر دم واجب ہوگا۔[1]

علامہ سرخسی نے خطمی کے استعمال سے دم کی جو وجہ بیان کی ہے وہ خوشبو ہونے کی وجہ سے ہے خوشبو سے بلا عذر غسل کرنے میں دم اور اگر عذر ہو تو صدقہ واجب ہے کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

باب ۲۵۶ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم کی موت کے بعد کیا کیا جائے

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو

[1] علامہ شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۴ ص ۱۵ تا ۲۴، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، طبعہ ثالثہ ۱۳۹۸ھ

قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثُ بْنُ أَحْمَدَ وَفِيهِ فَمَاتَتْ فَدَفَنَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتُ فِي
بَيْتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَسُولَ اللَّهِ
حَتَّى وَجَدَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ مَاتَتْ
فَدَفَنَ

پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کے دو کپڑوں میں کفن اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھائے گا۔

۲۰۸۸ - وَحَدَّثَنَا بِهِ يَحْيَى بْنُ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ
رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ
فَأَقْصَعَتْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ
وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي
ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ
فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُلَبِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو لگاؤ نہ سر ڈھکو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ لبیک پکار رہا ہوگا۔

۲۰۸۹ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ
وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احرام باندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۰۹۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا
عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص احرام باندھے

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي۔

۲۷۹۱۔ وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أُقْتُلَ رَجُلٌ حَرَامٌ فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ لِقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُشَكَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَتَّى حَدَّثَ۔

۲۷۹۲۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ [illegible] عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

۲۷۹۳۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ [illegible] عَنْهُمَا [illegible]

ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کو اسی کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] بانہ سے آیا..... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] وہ اسی وقت فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو [illegible] کا چہرہ اور سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ناگاہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو،
[illegible] اس کے دونوں کپڑوں میں اس کو کفن دو [illegible]
نہ اس کا سر ڈھکو کیونکہ قیامت کے [illegible]
میں اٹھے گا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے۔

۲۰۹۴- وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

ضَبَّتٌ۔

۲۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا قَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ [illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَنْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَاَنْ يُكَشِّفُوْا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کا چہرہ اور سر کھلا رکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

۲۰۹۷ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ [illegible] اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ [illegible] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص تھا، اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، وہ مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو غسل دو، خوشبو نہ لگاؤ اور چہرہ نہ [illegible]

محرم کی تکفین میں مذاہب اور موقف احناف کی وضاحت

اس باب کی احادیث میں ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں اونٹنی سے گر کر فوت ہو گیا [illegible] اس کو غسل دینے [illegible] اس کی خوشبو سے ممانعت کی بابت [illegible] اس کی میت کے ساتھ [illegible] احرام کی طرح نہیں کی جائے گی۔ اس کے برعکس [illegible] کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا اور اس کی [illegible] عام میتوں کی طرح کی جائے گی۔

علامہ نووی مسلم حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں، ان دونوں [illegible] امام شافعی، امام احمد اور [illegible] کے نزدیک ثابت ہے کہ جب محرم فوت ہو جائے تو اس کا حج ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کے ورثاء پر لازم ہے کہ اس کا حج ادا کریں۔ امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ زندہ لوگوں کا سا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔ [illegible] حدیث میں ان کے نظریہ کا رد ہے۔[1]

امام شافعی اور امام احمد کی پیش کردہ حدیث کا جواب

علامہ یحییٰ نووی شافعی نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے [illegible] میں [illegible] رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ [illegible] عبادت ہے جو موت سے ختم ہو جاتی ہے اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ [illegible] قرضہ ادا کرنا [illegible] قرضہ ادا کرنا [illegible] قرضہ ادا کرنا

کے بعد اس کو خوشبو لگانے اور اس کے سر کے بالوں سے جوئیں نکالنے سے منع فرمایا ہے۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ محرم کا سر ڈھانپا جائے گا۔ کذا فی الزرقانی

مُردہ محرم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی اور امام احمد کا مسلک

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ زندہ محرم کا

امام ابو حنیفہ کے نزدیک زندہ محرم کا سر ڈھانپنا جائز ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک زندہ محرم کا سر ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور مُردہ محرم کا سر ڈھانپنا جائز ہے اور ان کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس کا حکم وہی ہے جو حالت احرام میں زندہ کا ہے اور ان کا استدلال حدیث ابن عباس سے ہے جس میں ہے کہ آپ نے اس محرم کے بارے میں جو اونٹ سے گر کر مر گیا تھا فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفناؤ اور سر نہ ڈھانپو کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے۔

امام شافعی اور امام احمد کے مذہب کی تائید میں جو حدیث پیش کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دینے میں علامہ نووی اکیلے نہیں ہیں بلکہ متعدد محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ان حضرات نے اس حدیث کو قابل استدلال نہیں سمجھا ہے اور احناف کے موافق ہے اس کو ترجیح دی ہے۔

علامہ نووی کے اعتراض کا جواب

علامہ نووی نے جو اعتراض کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے اور علامہ نووی نے اس کو منسوخ قرار دیا ہے اور یہ دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے صحیح نہیں ہے بلکہ یہ حدیث محکم ہے اور اس کے منسوخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اس حدیث کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور ان کا عمل بھی اسی حدیث کے موافق ہے جیسا کہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل اس حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا ہے اس لیے یہ حدیث ان کے نزدیک منسوخ نہیں ہے۔

۱؎ ۲؎ ۳؎ شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۴ ۴؎ ۵؎

محرم کی وفات کے بعد بھی اجر کی توقع

[illegible] اس حدیث میں یہ ہے کہ اس شخص کو [illegible] اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] کفن دینا چاہیے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر احرام کے دوران محرم جانور شکار کرے تو دوسرا شخص اس کے مالک کو پیسے ادا کرے گا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ طبیب کو کسی مریض کی دوا کرتے وقت اس کو مطمئن کرنا چاہیے پہلے فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] بلکہ پورا پورا اجر ملے گا۔ [illegible] فرمایا ہے [illegible] جو شخص [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] ثابت ہو گیا۔"

بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

محرم کا یہ شرط کرنا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا

۲۰۹۸۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ضباعہ [illegible] کے پاس [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] کرتے ہوئے [illegible] میں نے [illegible] خدا کی قسم [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] حج [illegible] جگہ [illegible] روک [illegible]

حضرت ضباعہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں [illegible]

۲۰۹۹۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بِنْتِ الزُّبَيْرِ [illegible] يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا [illegible]

[illegible] کی شرط [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یا اس تشریف [illegible] لے گئے۔ [illegible] نے [illegible] کا ارادہ [illegible] تو [illegible] کرنے کا [illegible] سے [illegible] گا۔

وَسَلَّمَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ .

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۰۰ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو حج کا احرام باندھ لے اور یہ شرط کر لے کہ جہاں تو نے روک دیا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس نے کہا کہ انھوں نے وہ حج پا لیا تھا۔

۲۸۰۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ وَاَبُوْ عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ [illegible] وَاَنَا [illegible] فَهَلْ [illegible] اَشْتَرِطُ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں شرط لگانے کا حکم فرمایا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی کیا۔

۲۸۰۲ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ يَزِيْدَ مِنْ شَبَابِ بْنِ هَبِيْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ [illegible] ضُبَاعَةَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَتَعْلَمِيْنَ [illegible] مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۸۰۳ وَحَدَّثَنَ[ا] [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا حج کرو اور شرط لگا لو کہ میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

احرام کی نیت میں عوارض کی بنا پر شرط لگانے کا مذہب

امام شافعی اور امام احمد بن [illegible] کے حج کرنے والے [illegible] یہ ہے کہ احرام کی نیت میں یہ شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔

شوافع اور حنابلہ کے دلائل اور ان کے جوابات

شوافع نے حضرت ضباعہ بنت زبیر کی روایت سے [illegible]

اعتراضات کا جواب نہ دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے مریض کو شفا دی تو وہ ایک

ہے۔

بَابُ ۳۵۸ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضِ

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا

عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ

سُلَيْمَانَ بْنِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا نَفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ

۲۹۰۵۔ حَدَّثَنَا

سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ حِينَ

جنبی اور نفاس والی عورتوں کے احرام کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت محمد بن ابی بکر کی ولادت سے نفاس شروع ہو

اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں کہ یہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو جب مقام ذوالحلیفہ میں نفاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسماء سے کہو کہ غسل کرکے احرام

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ حیض اور نفاس والی عورتوں کا حج [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ [illegible] فرمایا تھا: اصنعی ما یصنع الحاج غیر ان لا تطوفی

بَابُ ۳۵۹ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مَعَ رَسُولِ اللهِ [illegible]

احرام کی اقسام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ [illegible] جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہیں ہو جاتا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ پھر میں مکہ میں آئی درآں حالیکہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول ڈالو، کنگھی کرو، حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی [illegible] نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کے ساتھ مقام تنعیم میں بھیجا، پھر میں نے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے۔ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام [illegible]

فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

۲۸۰۷- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ [illegible] حَدَّثَنِيْ وَحَدَّثَنِيْ [illegible] عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَمِنْ [illegible] حَتّٰى [illegible] مَكَّةَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ [illegible] بِحَجٍّ [illegible] بِعُمْرَةٍ [illegible] بِحَجٍّ [illegible] حَتّٰى [illegible] وَلَمْ تَحِلَّ [illegible] وَلَمْ تَكُنْ اَهَلَّتْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَامْتَشِطَ [illegible] بِعُمْرَةٍ [illegible] قَالَتْ فَفَعَلْتُ [illegible] وَسَبَتْ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ [illegible] اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ [illegible] وَلَمْ [illegible]

کیا، پھر وہ حلال ہو گئے۔ پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد انھوں نے اپنے حج کے لیے ایک اور طواف کیا اور جن [illegible] نے ایک قسم کا طواف کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے کسی نے حج کا احرام باندھا اور کسی نے عمرہ کا۔ مکہ پہنچنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی بھی لایا ہے وہ ہدی کو ذبح کرنے سے پہلے احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور عرفہ کے دن تک میں حائضہ رہی۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ میں چوٹی کھول دوں اور کنگھی کر لوں، اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرے کو چھوڑ دوں، میں نے ایسا ہی کیا۔ جب [illegible] حج سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن [illegible] یا اس عمرہ کے بدلے میں تھا جس کو میں نے (حیض کی وجہ سے) پورا نہیں کیا تھا اور اس کا احرام کھولنے سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

[illegible]

۲۸۰۸ - [illegible] عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا [illegible] سَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مَعَهُ [illegible] تَحِضْتِ [illegible] يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي [illegible] أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجِّي فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ وَأَهِلِّي [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ میں ہدی نہیں لائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھیں حیض آگیا تھا۔ پھر عرفہ کی شب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اب میں حج کس طرح کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر (کے بال) کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔ حضرت عائشہ نے کہا: جب میں نے یہ کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مجھے تنعیم سے عمرہ کرایا، یہ اس عمرہ کی جگہ تھا جس کے افعال میں نے چھوڑ دیے تھے۔

۲۸۰۹ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ فَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ [illegible] وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ [illegible] أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ احرام باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔ اور بعض صحابہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا، اور میں ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۸۱۰ - وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ [illegible] الْحَجَّةِ وَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ [illegible] بِعُمْرَةٍ فَتَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَقَالَتْ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ [illegible] حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي [illegible] دِينَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] دِينِي عُمْرَتِكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ [illegible] وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ [illegible] فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي [illegible] حَجَّتِي أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ [illegible] وَأَمَرَنِي فَاعْتَمَرْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ [illegible] بَدَلَ عُمْرَتِي [illegible] وَلَا صَوْمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] کے چاند کے مطابق، حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] وہ عمرہ کا احرام باندھے اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو میں بھی [illegible] جس نے عمرہ کا احرام [illegible] سے حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] اس کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: عمرہ کو چھوڑ [illegible] اور اپنے سر کے بال کھول [illegible] عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی [illegible] جب میرا حج [illegible] عبدالرحمن [illegible] اور حکم دیا [illegible] تنعیم سے عمرہ [illegible] عمرہ کے بدلے [illegible] صدقہ نہ عمرانہ روزہ۔

۲۸۱۱ - وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا [illegible] خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] کے چاند کے [illegible] ساتھ گئے، ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۸۱۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ
ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے چاند کے مطابق ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، بعض نے صرف حج کا۔ [illegible] تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، عروہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ (حیض آنے کے باوجود) اس میں ہدی (قربانی) واجب ہوئی۔ نہ روزہ نہ صدقہ۔

۲۸۱۳ - حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج [illegible] کا احرام باندھا ہوا تھا وہ تو حلال ہو گئے اور جنہوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا وہ یوم [illegible]

۲۸۱۴ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا، حتیٰ کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ صلی [illegible] میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ

وَلَمْ أَخْرُجْ فِيهِ بِيَوْمِ حَتَّى تَنْظُرَ مَا يَصْنَعُ يَوْمُهَا
وَلَا أَخْرُجُ حَتَّى أَرَى طُهْرِي فَأَخْرُجَ فِي طُهْرٍ بِغَيْرِ
قُرْبَانٍ قَالَتْ فَقَدْ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ أَنُفِسْتِ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى
بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا تَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا
تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ

میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کیا تمہیں حیض (ماہواری کا خون) آگیا ہے؟ میں نے عرض کی جی! آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے۔ لہٰذا حج کرنے والوں کے سارے کام کرو البتہ غسل (طہارت) کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف

۲۸۱۵۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ
أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ
أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ
لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكِ
شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ
غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى
تَطْهُرِي وَصَنَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَسَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَقَرٍ ضَحَّى بِهَا أَزْوَاجُهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہم صرف [illegible] پاس تشریف لائے، اس وقت میں رو رہی تھی۔ آپ نے استفسار فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا [illegible] ہے؟ لگتا ہے تمہیں حیض آگیا! میں نے عرض کیا جی! آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے! البتہ پاکیزگی کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب میں مکہ میں آئی تو رسول اللہ [illegible] احرام کو عمرہ کا احرام کر لو، پھر جن لوگوں کے پاس ہدی تھی [illegible] وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور دوسرے مالدار لوگوں کے پاس ہدی تھی جب وہ روانہ ہوئے تو انہوں نے

[illegible] وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا فَقَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ [illegible] فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ فَقَالَتْ [illegible] أَنْصُّ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةُ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا [illegible] فَهَلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ [illegible]

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے میں نے طواف زیارت [illegible] کیا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا [illegible] صرف حج کر کے واپس ہوں گی! حضرت عائشہ کہتی ہیں: آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے اپنے اونٹ پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے، حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھے یاد ہے، میں ان دنوں کم عمر لڑکی تھی، اور مجھے اونٹنی پر سفر کرتے [illegible] چہرہ [illegible] حتی کہ تم جہاں تک [illegible] سے آگیا تھا!

۲۱۱۹۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] حَتَّى إِذَا [illegible] رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَنَحْنُ [illegible] وَأَنَا [illegible] وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ [illegible] وَرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] أَبِي بَكْرٍ [illegible] وَذَوِي الْيَسَارِ [illegible] جِئْنَا [illegible] بِنَفْسٍ وَنَفِسَتْ وَجَفِيَ مِرْفَقِي مِرْفَقَهُ

احرام باندھا، حتی کہ جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی ... اس کے بعد ماجشون کی روایت کے مطابق حدیث ہے، البتہ حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق اور دوسرے مالدار صحابہ کے ساتھ ہدی تھی، اور نہ ہی حضرت عائشہ کا یہ قول ہے کہ میں کم سن لڑکی تھی [illegible] کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

۲۸۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقِرَاءَةً عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج (افراد) کیا ہے۔

۲۸۱۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رُمَيْثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَ بِحَجٍّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِيَ الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا سَرِفَ وَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَقُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ يَعْصِرُكِ فَانْسُكِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ بِنْتُ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْتُ مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے تھے یا حج میں حج کا احرام باندھے ہوئے تھے جب ہم سرف میں پہنچے تو میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس گئے تھے میں تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ اس عمرہ کو حرام کرنا پسند کرے تو وہ ایسا کرے، اور جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے۔ جس کے پاس ہدی نہیں تھی ان میں سے بعض نے اس پر عمل کیا اور بعض نے عمل نہیں کیا۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے جن کے پاس ہدی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں کس وجہ سے رونا آ رہا ہے؟ میں نے آپ سے عرض کیا جو فرمایا ہے وہ میں نے سن لیا ہے کہ آپ نے عمرہ کے بارے میں کیا فرمایا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپ نے فرمایا تمہیں حیض آتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے حج کے افعال میں مصروف رہو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ تمہیں عمرہ بھی عطا کر دے گا۔ مان یہ ہے کہ تم حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی وہی مقدر کیا ہے جو حضرت آدم کی دوسری بیٹیوں کے لیے مقدر کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں اپنے حج کے افعال میں مصروف رہی حتیٰ کہ جب

ثُمَّ بَكَرَ فَجَاءَ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اطَّوَّفَ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمْ هَهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَهَلَلْتُ ثُمَّ طَفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَاعْتَمَرْتُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ

صبح پہنچ گئے۔ وہاں میں پاک ہو گئی پھر میں بیت اللہ کا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں ہی تھے اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم سے لے کر جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ پھر بیت اللہ کا طواف کریں اور میں تمہارا یہاں انتظار کروں گا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم گئے میں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رات کے وقت اس مقام پر تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم فارغ ہو گئی ہو میں نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ نے روانگی کا اعلان کر دیا۔ چلتے چلتے جب آپ بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ مدینہ کی طرف گئے۔

۲۸۱۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَعَمِلَ وَعَمِلَ مَنْ عَمِلَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی نے صرف حج کا احرام باندھا (اور کسی نے حج اور عمرہ کا) اور کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہم نے تمتع کیا۔

۲۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حَاجَّةً

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

۲۸۲۱ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہمارا حج کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں تھا حتیٰ کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو [illegible]

تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ
ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى
إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَحَاضَ عَلَيَّ يَوْمَ التَّحْرِ
بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ
لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ نَسِيَتْ وَاللهِ
الْحَدِيثَ عَلَى وَجْهِهِ

۲۸۲۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعْدٌ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا
وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمِثْلِ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ

۲۸۲۳ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَ
أَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ فَلَبِثْتُ عَلَى طُهْرِي
طَهُرْتُ وَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهُ
ثُمَّ لَقِيتُكَ عِنْدَ كَذَا وَكَذَا فَأَنَا أَضَعَةُ
قَالَ لَعَلَّكِ وَلَكِنَّهُ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ
قَالَ نَفَقَتِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم فراوانی [illegible] پاس گائے کا گوشت آیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم ابن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا تم نے ٹھیک سنا ہے۔ حدیث اسی طرح ہے جس طرح تم سے بیان کی گئی ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ [illegible] عمرہ کا احرام باندھا تھا لوگ دو حج کر کے واپس ہوئے [illegible] ایک حج کیا تھا لوگوں نے [illegible] جب تم پاک ہو جاؤ تو مقام تنعیم جا کر وہاں سے احرام باندھنا اور ہم سے فلاں مقام پر آ کر ملنا [illegible] یہ کہنا تھا آپ نے اپنے خرچ اور ہمارے اس [illegible] تعجب اور تمہارے خرچ کے مطابق ہے۔

۲۸۲۴ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹیں گے میں کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۸۲۵ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُحَيْثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ شُحَيْثٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ نَحْصَبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أُخْتِكِ وَالتَّنْعِيمَ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا كُنْتِ يَوْمَ النَّحْرِ تَعْرِفِينَ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَفَرَتْ فَمَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُصْعِدٌ مِنْ كَدَاءٍ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهِ أَوْ أَنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا سوائے حج کے پھر جب ہم مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جو شخص ہدی ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے انہوں نے احرام کھول ڈالا آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی ساتھ نہیں لائی تھیں انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی جب محصب میں اترنے کی رات آئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے واپس ہوں گی آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا تھا جس رات ہم مکہ آئے تھے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جا اور عمرہ کا احرام باندھ پھر فلاں مقام پر آکر ہم سے مل جانا حضرت صفیہ نے کہا میرا خیال ہے کہ میں تمہاری روک بنوں گی فرمایا تو نحر کے دن طواف زیارت کیا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں چلو عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی آپ مکہ سے (مدینہ کی طرف) اتر رہے تھے اور میں مکہ کی طرف چڑھ رہی تھی یا میں اتر رہی تھی

مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا دَقَنَ رِسْحَانَ مُتَهَيِّصَةٌ وَمُنْهَبِطٌ

تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

۲۸۲۶ - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے ہمارا ارادہ حج کا تھا نہ عمرہ کا۔ (یعنی خصوصیت سے)

۲۸۲۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخِلْهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ فَإِنَّمَا أَمَرْتُهُمْ بِأَمْرٍ كَمَا حَتَّمْتُ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم ذوالحجہ کو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس نے ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم میں ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتیں کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا تھا اور وہ اس کے کرنے میں تردد کر رہے ہیں۔ اگر مجھے اپنے حکم کے بعد میرا گمان ہے آپ نے فرمایا اس چیز کا مجھے بعد میں علم ہوا ہے اگر مجھے اس کا پہلے علم ہو جاتا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ حتیٰ کہ میں ہدی کو خرید لیتا پھر اس کے بعد حلال ہو جاتا جس طرح انہوں نے احرام کھولا ہے۔

۲۸۲۸ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار یا پانچ تاریخ کو تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ.

۲۹۲۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَتْ لِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ يَسَعُنِي طَوَافِي بِحَجَّتِي وَعُمْرَتِي فَأَبَتْ فَبَعَثَتْ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انھوں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا وہ مکہ مکرمہ آئیں اور حیض اللہ کے طواف سے پہلے طاری ہو گیا انھوں نے احرام باندھ کر حج کی تمام عبادات ادا کیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ پاک ہونے کے بعد تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہو جائے گا حضرت عائشہ نے نفی میں جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ بھیج دیا تاکہ وہ حج کے بعد عمرہ کر لیں۔

۲۹۳۰ - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَطَهُرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْزِي عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ... سرف میں حیض آگیا اور وہ عرفہ میں پاک ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا: صفا اور مروہ میں طواف تمہارے حج اور عمرہ کے طواف سے کفایت کرے گا۔

۲۹۳۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے ... کیا یا رسول اللہ لوگ دو حج کر کے جائیں گے اور میں ایک حج کر کے لوٹوں گی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے جائیں حضرت عائشہ کہتی ہیں وہ مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا

أَيُرْجِعُ النَّاسُ بِأَحَدَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَنَاخَتْ فَرَكَضَنِي عَلَى جَمَلٍ لَهَا فَأَحْرَمَتْ ثُمَّ جِئْتُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ مِنًى فَحَلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَبْلَ الرَّوَاحِ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَمَضَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ عُمْرَتِي هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صِيَامٌ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَهْرَقْتُ دَمًا وَذَبَحْتُ وَقَسَمْتُ لِلْمَسَاكِينِ وَأَهْلِي وَأَكَلْتُ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبْتُ مِنْ مَرَقِهَا وَأَفَضْتُ قَبْلَ الرَّوَاحِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

أَرْبَعَ لَيَالٍ خَلَوْنَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحِلَّ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَقَضَتِ الْمَنَاسِكَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَدْ حَجَجْتَ وَاعْتَمَرْتِ حَجَّتَيْنِ وَاعْتَمَرْتِ عُمْرَتَيْنِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ فَقَالَ وَهَبَ لِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

حلال ہو چکے ہیں اور میں حلال نہیں ہوئی اور لوگ حج کے لیے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی بات ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقف پر ٹھہریں۔ جب وہ پاک ہو گئیں تو انہوں نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں محسوس کرتی ہوں کہ میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن جاؤ اور ان کو تنعیم سے عمرہ کراؤ اور یہ واقعہ محصب کو پیش آیا۔

۲۸۳۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور آپ کو روتا ہوا پایا۔ اس کے بعد سابق حدیث ہے۔

۲۸۳۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور آپ کو رو رہی تھیں۔ اس کے بعد سابق حدیث ہے۔

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَنْصُورٌ قَالَ سَالِمٌ فَظَنَنْتُ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَحَبَّتْ أَنْ تَصْنَعَ كَمَا صَنَعَتْ مَعَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرُحْنَا تَصْوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بُدْنَةٍ

۲۸۳۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

سکتے۔ حضرت عائشہ جب بھی آپ سے کچھ درخواست کرتیں تو آپ اس کو پورا کر دیتے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھیج دو اور تنعیم سے عمرہ کرا لے آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرنے کی نیت سے چلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے نکلے۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ مکہ پہنچ کر ہم نے طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے۔ ہم نے پوچھا کس طرح حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا مکمل حلال ہو جائے تم نے بیوی سے مقاربت کی ہے کپڑے پہنے ہیں اور خوشبو لگائی ہے تو حج تمہارا ہو گیا۔ آٹھ ذوالحجہ کو ہم نے حج کا احرام باندھا صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی ہمیں کافی ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہر دس آدمی گائے یا اونٹ میں شریک ہو جائیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ

سے نہیں تو احرام باندھ کر منیٰ جانے کا حکم دیا۔ ... سے ہم نے احرام باندھا۔

۲۹۳۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ ابْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک (قسم کا) ہی طواف کیا۔

۲۹۳۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَقْبَلْتُ مُهِلِّينَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ بِنَا فَأَحْلَلْنَا فَقَصَّرْنَا وَأَحْلَلْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَصَّرْنَا وَأَصَبْنَا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَقُمْ سُلَيْمَانُ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حج کی تلبیہ کہی ... کا حکم دیا تھا۔ ... کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ... طواف اور ان کے پاس جانے کا ... یہ حکم ان پر واجب نہیں تھا، البتہ ان کی عورتوں کو ان پر حلال کر دیا تھا۔ حضرت جابر نے کہا اب عرفہ میں پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں بیویوں سے جنسی عمل کی اجازت دے دی ہے اور ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے ہم سے جنسی عمل کے آثار ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کرتے ہوئے ... کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں ... سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر میں ... روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا اور اگر میں اس کی طرف پہلے توجہ کر لیتا جس کی طرف بعد میں توجہ

بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ فَأَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِنَّ فَقَالَ لَقَدْ خِئْتُمْ فِي
أَنْفُسِكُمْ شَيْئًا مَا أَظُنُّ اللَّهَ يَغْفِرُ لَكُمْ فَقَالُوا
هَذَا وَقَدْ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً قَالَ
فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ
لِلْأَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ

۲۱۴۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ
حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا
مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً
فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ
أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ
أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ
الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ فَقُمْنَا حَتَّى
حِضْنَا لَيْلَةَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ
الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
جَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

۲۱۴۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا بِهِ

کی ہے تو میں ہدی ہی روانہ نہ کرتا، پس اب احرام کھول دو
ہے تو ہم کھول دیتے، ہم نے آپ کا
ہاں اگر حسن کی بات ظاہر ہو گئی ہے
احرام کھول کر کیسے آئے تو آپ نے فرمایا
کیا نیت کی تھی۔ حضرت علی نے کہا میں نے یہ نیت کی
تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے
نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاں اگر وہ قربانی ساتھ لے کر حرام باندھے ہوئے
ہیں کہ حضرت علی آپ کے ساتھ ہی
سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا: کہ یہ (قران
لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ
کے لیے ہے۔

ہم سے حدیث بیان کی ابن نمیر نے
کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم حج کا احرام باندھے ہوئے آئے
احرام کر عمرہ کا احرام کر لیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے
ہمیں یہ حکم دشوار معلوم ہوا اور ہمارے سینوں میں
کچھ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گئی جب آپ کو اس بات کا علم ہوا
ہوا یا لوگوں میں سے کسی نے بتایا۔ آپ نے فرمایا اے
میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ
ہم نے احرام کھول دیا اور اپنی بیویوں سے جنسی
حلال ہو گئے ہر وہ سارے کام کیے
کہ آٹھ ذی الحجہ کو ہم نے مکہ سے
کا تلبیہ کہا۔

موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ ہم عمرہ سے فارغ ہو

عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ قَدِمْتُ
مَكَّةَ فَسَمِعْتُ بِعُمَرَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِرَكْعَةٍ
ثُمَّ قَدِمْتُ الْآنَ سَنَةَ تِسْعٍ حَتَّى أَتَيْتُ
مَكِّيَّةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ
ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا
بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا
وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ
بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ
سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أُمِرْتُكُمْ
فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ
مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ
مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ
فَفَعَلُوا

۲۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
بْنُ سَلْمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَ
نَحِلَّ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا فَضَاقَتْ بِهِ ذُرْعًا
أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً

کے بعد تروید سے چار رکعت پہلے مکہ آیا تو لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا حج اہل مکہ کی طرح کا ہوگیا ہے۔ میں نے جا کر عطاء بن ابی رباح سے پوچھا، عطاء نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے کر آئے تھے انھوں نے اس سال حج کیا تھا اور (بعض) صحابہ نے حج افراد کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، [illegible] کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو [illegible] کے حلال ہو کر رہو اور یوم ترویہ کو حج کا احرام باندھ لینا۔ [illegible] سے، ترم کو ختم کر کے [illegible] کو ختم کیے کہیں حالانکہ ہم نے حج کی [illegible] فرمایا کہ جس کام کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے! اور اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو میں نے تمہیں حکم دیا ہے لیکن [illegible] وقت تک احرام ہی میں کھول سکتا جب تک ہدی اپنی جگہ پہنچ جائے، پھر صحابہ نے اسی طرح کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کر دیں [illegible] راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس لیے آپ اس کو عمرہ نہ کر سکے۔

۲۸۴۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهُمَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ وَأَبْتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ

ابونضرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع کا حکم دیتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع سے روکتے تھے۔ پس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث تو میرے ہی کانوں سے لوگوں میں پھیلی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا۔ پھر جب حضرت عمر کا دور خلافت آیا تو انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جس چیز کو چاہتے حلال کر دیتا ہے اور قرآن مجید نے اپنے تمام احکام نازل کر دیئے ہیں لہٰذا تم حج اور عمرہ کو اس طرح پورا کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور اپنی عورتوں سے نکاح کرو۔ میرے پاس جو شخص بھی کسی عورت سے متعہ (عارضی نکاح) کیا ہوا لائے گا میں اس کو سنگسار کر دوں گا۔

۲۸۴۴ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي الْحَدِيثِ فَقَضَيْتُمْ حَجَّتَكُمْ وَأَتَمَّ لِعُمْرَةِ بَكْرٍ.

ایک اور سند سے یہ روایت ہے جس میں ہے کہ حضرت قتادہ سے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے اور اس میں ہے کہ تم اپنے حج اور عمرہ کو اس طرح پورا کرو گے۔

۲۸۴۵ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے احرام کی نیت سے آئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کو عمرہ کر دیں۔

افراد، تمتع و قران کے معنی

[illegible] کا معنی ہے صرف حج کرنا۔ تمتع کا معنی ہے عمرہ کر کے [illegible] کے بعد حج کا احرام باندھنا۔ اور قران کا معنی ہے حج اور عمرہ [illegible] احرام باندھنا، یا عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد بدستور احرام برقرار رکھنا اور حج سے فارغ ہونے تک [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں آپ کا اختلاف، آیا آپ کا حج افراد تھا، تمتع تھا یا قران؟

اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا کون سا طریقہ اختیار فرمایا تھا۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا اور عام ساتھی [illegible] کی تلبیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا۔ اور بعض کی تحقیق یہ ہے کہ آپ نے حج تمتع کیا تھا۔ اس سلسلے میں مختلف روایات سے مختلف قسم کی تائید ہوتی ہے جس سے تمتع کی اولیت معلوم ہوتی ہے۔

آپ کے حج کے بارے میں روایات کے اختلاف کی توجیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ حج کے بعد صرف ایک [illegible] کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اس سوال پر [illegible] کہ اس ایک حج کی ادائیگی میں اس قدر اختلاف کیوں ہے؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اختلاف صحابہ کے اختلاف سے پیدا ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج [illegible] کیا تھا۔ عمرہ اور حج دونوں کا ایک احرام باندھا تھا۔ [illegible] حج اور عمرہ باندھنے کی نیت کی تھی۔ تلبیہ کہتے [illegible] نے لبیک بحجۃ فرمایا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے صرف حج کا احرام باندھا ہے۔ [illegible] اور جب آپ نے لبیک عمرۃ فرمایا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے۔ اور جب آپ نے لبیک حج و عمرۃ فرمایا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے حج قران کیا ہے۔ [illegible] آئندہ سطور کے تحت تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔ [illegible] ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلائل اور افراد و تمتع کی روایات کے جوابات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام حج و عمرہ تمتع میں حج کا احرام قران تھا۔ احادیث مبارکہ [illegible] سے ثابت ہے۔ لیکن [illegible] حنفی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس سے زیادہ [illegible] سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا احرام باندھا تھا، وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) بخاری اور مسلم میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حج کے ساتھ تمتع کیا اور قربانی کی اور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ ہدی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا، پھر حج کا احرام باندھا۔

(۲) بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، حضرت عبداللہ بن عمر کی مثل روایت ہے۔

(۳) صحیح مسلم میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حج کا [illegible]

اور ان کے لیے کہ انہوں نے عمرہ کیا اس سال [illegible] حج کیا

(۴) سنن ابوداؤد میں ہے مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت [illegible] کہتے تھے [illegible] حضرت عائشہ نے فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا [illegible] سے کہے تھے [illegible] ابن قیم لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا قول حضرت ابن عمر کے خلاف ہے سب کچھ حضرت ابن عمر سے کہا [illegible] نے ان سے کہے تھے [illegible] [illegible]

عمرۃ القران، (د) وہ عمرہ جس سے آپ روک دیئے گئے۔

(۵) سفیان ثوری نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے ہیں دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج جو [illegible] کے ساتھ کیا [illegible] اس حدیث کو [illegible] اور دیگر [illegible] صحیح کہا ہے۔

(۶) سنن ابوداؤد میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کیے ہیں۔ (د) عمرہ ایک [illegible] کے ساتھ [illegible]

حج کے ساتھ قران کیا۔

(۷) صحیح بخاری میں ہے حضرت [illegible] سے خطاب کرتے ہوئے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہیں فرمایا [illegible] ہیں [illegible]

نماز پڑھیے اور کہیے عمرہ حج میں ہے۔

(۸) سنن ابوداؤد میں ہے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] سے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال [illegible] کے ساتھ تھا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] سے پوچھنے لگے [illegible] کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کا حکم دیا [illegible]

(۹) [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ [illegible] سے حضرت [illegible] سے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم [illegible] حجۃ الوداع کے [illegible] میں نے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible] سے [illegible]

(۱۰) سنن نسائی میں ہے عمرو بن [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] علی رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے [illegible] [illegible] [illegible]

عمرہ کے ساتھ تلبیہ کرتے ہوئے سنا ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو نہیں سے کسی کی وجہ سے چھوڑ سکتا ۔

(۱۰) اس مسئلہ میں سے مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی بھی سنے کہ میں نہیں اب حدیث سنا رہے ہیں ساتھ ان کو اس سے منع نہ دے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ کو جمع کیا اور وفات تک اس سے منع نہیں کیا ۔

(۱۱) امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام سفیان بن عیینہ اپنی اپنی اسناد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے ۔

(۱۲) امام احمد، حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے ۔

(۱۳) امام احمد اور امام ابن ماجہ نے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا ہے ۔

(۱۴) امام احمد نے حرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا ہے ۔

(۱۵) امام بزار نے سند صحیح سے روایت کیا ہے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو اس لیے جمع فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے ۔

(۱۶) امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج و عمرہ کا قران کبھی دن کے لیے ایک نوع کا عنوان کی ۔ یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی ہے ۔

(۱۷) امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حج عمرہ کو حج میں داخل کر کے [illegible] ۔

(۱۸) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا وجہ ہے کہ لوگ حلال ہو سکے اور آپ احرام سے حلال نہیں ہوئے ؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنا سر ڈال دیا ہے اور حج کے بال کو باندھ لیا ہے میں اس وقت تک (عمرہ سے) حلال نہیں ہوں گا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں ۔ شیخ ابن قیم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام سے عمرہ اور حج کیا تھا ، کیونکہ آپ عمرہ سے اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ حج سے حلال نہیں ہوئے اور امام مالک اور امام شافعی کے قواعد کے اعتبار سے یہ حجت زیادہ ظاہر ہے کیونکہ جو شخص عمرہ منعقد کرے اس کے لیے عمرہ حلال ہونے سے مانع نہیں ہے ، بلکہ حلال ہونے سے صرف عمرہ قران میں مانع ہوتی ہے ، لہذا ان قواعد کے اعتبار سے بھی حج قران پر [illegible] ۔

(۱۹) جامع ترمذی اور سنن نسائی میں سے کہ جس سال حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اس سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس عمرہ اور حج کے قران پر گفتگو کرتے رہے تھے کہ

نے کہا قرآن وہی شخص کرے گا جو جاہل ہو حضرت سعد نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے صحیح بات نہیں کہی۔ ضحاک نے کہا حضرت عمر اس سے منع کرتے تھے حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ قران کیا۔۔۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے شیخین نے قیس سے بھی سعد کی متابعت سے مروی ہے کی کئی قسم تھی یعنی منع ہونا ان اور ہی قرآن مجید اور صحابہ کرام کی لغت سے جن کے سامنے قرآن نجید نازل ہوا یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو حج کے ساتھ متمتع کیا۔ آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمتع کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا وہ تمتع قران تھا اور اس پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ حضرت عمران بن حصین نے مطرف سے کہا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں شاید اللہ تمہیں اس سے نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ان لفظوں سے قران کو تمتع اور حج و عمرہ کے جمع کرنے سے تعبیر کیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سعید بن مسیب کی یہ روایت بھی اس پر دلیل ہے۔ حضرت علی اور عثمان عسفان میں جمع ہوئے حضرت عثمان متعہ اور عمرہ سے منع کرتے تھے۔ حضرت علی نے فرمایا جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تم اس سے کیوں منع کرتے ہو۔ حضرت عثمان نے کہا اس بات کو چھوڑو۔ حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی نے دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ میں اور آپ کی رائے میں یہ اختلاف حضرت علی اور حضرت عثمان کے درمیان تمتع میں اختلاف کا ہے جس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے جب حضرت علی نے دیکھا تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا۔ امام خطابی نے یحییٰ بن کثیر سے بیان کیا کہ میں حضرت علی کے پاس حاضر تھا حضرت عثمان تمتع یعنی حج اور عمرہ کو جمع کرنے سے منع کرتے تھے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا میں ایک چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے حج اور عمرہ کو جمع کرنے کی وجہ سے تمتع کا لفظ بولا ہے۔ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے اتفاق سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا کیونکہ جب ان سے کہا گیا کہ آپ کس لئے کچھ کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے بلکہ انہوں نے تمتع کا لفظ ذکر کرتے تو اس کا رد کر دیتے پھر علی بھی نہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت اور اقتداء کی وجہ سے ایسا کرتے نہیں تھے اور حج اور عمرہ دونوں کا کٹھی احرام باندھا اور سنت پر عمل کا ارادہ کیا جس سے حضرت عثمان کی دلیل کی ہوا نکل گئی۔ یہ ایک مستقل دلیل ہے جس سے تیسویں دلیل کا قائم ہو گئی۔

(۲۱) امام مالک موطا میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کا ملا کر احرام باندھے پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک کہ دونوں سے حلال ہو جائے۔

بن حسن ابو قلابہ عبید بن حمر باہلی بہ روایت کرتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حج اور عمرہ [illegible] حضرت بزرگ طائب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا تلبیہ سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب عزوجل نے قران کا تلبیہ دیا [illegible] نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اور عمرہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچ کر اور جن لوگوں نے ہدی بھیجی تھی [illegible] دوسرے کرام تھے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے حج قران کا تلبیہ [illegible] حضرت ام المومنین [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت ابی بن کعب حضرت عمران بن حصین [illegible] حضرت ابی قتادہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم۔ یہ سب صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج [illegible] ہے۔ بعض صحابہ نے آپ کے فعل کا بیان اور بعض نے آپ کے حکم دینے کا بیان کیا۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حج قران کے بارے میں احادیث روایت کرتے ہیں کہ ان سے قران کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں [illegible] اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔ صحیح بخاری میں حضرت انس سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔ ان کا جواب یہ ہے کہ ان صحابہ کی روایات متعارض ہیں اور جس صحابی سے دو قسم کی روایتیں ہیں [illegible] ان دو روایات میں سے صرف قران کے بارے میں ہیں اور وہی [illegible] بہتر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج [illegible] قبول کرنا [illegible]

دوسرا جواب یہ ہے کہ [illegible] ہیں کہ [illegible] جو صحابہ کرام کے افعال کی [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کرتے ہیں [illegible] کے بارے میں احادیث متعلق ہیں [illegible] مختلف ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible] سے [illegible] سے [illegible] سے

دیکھ ترجیح اور تطبیق دونوں کا اختیار باندھ لیا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ حج اور عمرہ کے جمع کرنے والے کو وہ متمتع کہتے تھے اور اسی
اسی فعل کو صحابہ تمتع کہتے تھے، وہ فعل جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور حضرت عثمان نے بھی حضرت علی کی بات
سے اتفاق کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا سکی ان کا اختلاف اس بات میں تھا کہ آیا حج اور عمرہ کو ملا کر
کرنے یا حج افسخ کر دینے کے بعد عمرہ کرنے سے یہ فعل ہے، جیسا کہ فقہاء کا اس میں اختلاف ہے حضرت
علی اور حضرت عثمان کا اس پر اتفاق تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور تمتع سے مراد ان کی قران ہے اور صحیح
بخاری و صحیح مسلم میں مطرف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع کیا اور اس سے اس سے
منع نہیں کیا سکتی کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ ہی اس کی حرمت کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی آیت نازل ہوئی، عمران
حصین سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی تمتع کیا ان احادیث سے واضح ہو
کہ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور وہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج و عمرہ کو جمع کیا اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام قران کو تمتع کہتے ہیں اور حضرت علی سے یہ روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا، اس نے مجھے یہ
خبر دی کہ میں مبارک وادی عقیق میں ہوں۔ اس حدیث سے حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عمران
بن حصین صحابہ صحیحہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ و حج کا قران کیا اور اس کو صحابہ تمتع
کہتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ حج کے ساتھ ملا کر کیا،
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت بکر بن عبداللہ مزنی سے حضرت ابن عمر سے بیان کی ہے اس کے برخلاف کئی سے زیادہ
ثقہ راویوں جو حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ان کے لیے حضرت سالم اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ اور
حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے
ساتھ تمتع کیا ہے۔[1]

اسی طرح جن صحابہ سے قران کی روایت ہے ان سے افراد یا حج مفرد کا فسخ یا حج تمتع کا فسخ مراد ہے کیونکہ
ان سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اعمال حج کو مفرد کی طرح جدا جدا حج اور عمرہ کے اعمال کو جدا جدا کیا ہے۔

افراد، تمتع اور قران میں مذاہب ائمہ

امام نووی کہتے ہیں اس میں مذاہب کا تفاوت ہے کہ افراد افضل ہے یا تمتع یا قران، امام مالک، امام شافعی
اور جمہور فقہاء محدثین، کے نزدیک افراد افضل ہے امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، امام مزنی، ابن منذر
اور بعض اصحاب احمد کے نزدیک قران افضل ہے اور امام احمد ان دلائل کے کہ تمتع افضل ہے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک تمتع اور قران دونوں برابر افضل ہیں۔[2]

---

[1] شیخ خلیل بن کیکلدی متوفی ۷۶۲ھ [illegible] ص ۸۲ [illegible] مطبع مصطفیٰ [illegible]

[2] علامہ سبکی [illegible] ص ۱۵۱ [illegible]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین قسموں میں سے جس کا احرام بھی باندھا جائے وہ جائز ہے، البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ ہمارے امام (امام احمد بن حنبل) کا نظریہ یہ ہے کہ افضل تمتع ہے پھر قران ہے، پھر افراد ہے۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، زہری اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی تمتع کو افضل قرار دیا ہے۔ مروزی نے امام احمد سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اگر ہدی روانہ کر دی ہے تو قران افضل ہے ورنہ تمتع افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی روانہ کر دی تو قران کیا اور جن صحابہ نے ہدی روانہ کر دی تھی وہ بھی اس وقت تک حلال نہیں ہوئے تھے روک دیا جب تک ہدی کو ذبح نہ کر دیا جائے۔ مروزی اور اصحاب رائے کا نظریہ یہ ہے کہ قران افضل ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اور فرمایا سمعت لبیک عمرۃ وحجا[1] ہم کی دلیل

شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سے یہ نہیں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا تھا بلکہ امام احمد سے اس پر تصریح کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا۔ انس نے کہا مجھے اس میں بالکل شک نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور یہ سب سے زیادہ افضل ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل تھا۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا جس چیز کا مجھے بعد میں علم ہوا ہے اگر اس کا مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں ہدی نہ لاتا[2] اور احرام نہ باندھتا (یعنی تمتع کرتا)۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ افراد افضل ہے یا قران افضل ہے یا تمتع اور اس اختلاف کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی تفسیر میں اختلاف ہے کیونکہ یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے حج قران کیا اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ قارن تھے۔ امام مالک سے ذاد کو اختیار کیا۔ ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ہے کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم میں سے بعض نے (صرف) عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث اسانید کثیرہ سے مروی ہے۔ یزید بن عبد البر نے کہا مستند اسانید الصحیحہ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے قران کی حدیث مروی ہے۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تھا ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کا تلبیہ پکارا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے میں حج اور عمرہ کی لبیک کہتا ہوں۔ میں نے آپ کے ساتھ حج کیا اور آپ نے ذوالحلیفہ سے قربانی کے اونٹ روانہ کئے۔ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تمتع اور افراد کی متعارض روایات ہیں۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ جن علماء کا یہ نظریہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا ان کے لیے بہت زیادہ احادیث ہیں ان میں سے صحیح بخاری میں حضرت عمر بن خطاب کی روایت ہے وہ نبی صلی اللہ

---

[1] علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ المغنی ج ۳ ص ۲۲۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

[2] شیخ احمد بن تیمیہ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ مجموع فتاوی ابن تیمیہ ج ۲۶ ص ۳۴، ۳۵ مطبوعہ ہارفیلڈ ہاؤس سعودی

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ میں وادی عقیق میں تھا کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں حج اور عمرہ کا احرام باندھ لیجئے اور کہا گیا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا صحیح بخاری میں ہے مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے پاس تھا حضرت عثمان تمتع اور حج و عمرہ کو ایک ساتھ منع کر رہے تھے حضرت علی نے جب یہ دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا لبیک عمرہ و حجا کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے قول کی بنا پر نہیں چھوڑ سکتا یہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ عقیق میں تھا امام مالک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں کہ تمتع حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی موجود ہو وہ حج و عمرہ کا احرام ملا کر باندھے پھر جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے حلال نہ ہو گا یہ حدیث بھی صحیح ہے

بات مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی اور یہ بات بہت بعید ہے کہ جن صحابہ کے پاس ہدی ہو وہ اب ان کو قربان کا خلاف کریں اور آپ ہی کے ساتھ ملنے کے باوجود قرآن مجید اور امام مالک کی حضرت عثمان سے روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ہی کو قابل دیا ہے اور لوگوں کو جو ہدی کے ساتھ نہیں ان کو وقت تک حلال نہیں ہو گا جب تک کہ اپنی ہدی ذبح نہ کر لیں اور امام احمد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قارن ہونے میں کوئی شک نہیں ہے میں نے نزدیک تمتع افضل ہے اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے پہلے اس چیز کا علم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا تو میں ہدی کو ساتھ نہ لاتا اور احرام عمرہ کا نیت کر لیتا۔[1]

افضلیت قران پر احناف کے دلائل

علامہ عینی لکھتے ہیں قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھے پھر طواف شروع کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لے یا طواف شروع کرنے کے بعد لیکن طواف کی ادائیگی سے پہلے حج کا احرام باندھے قران یہ ہے کہ ایک سفر میں اپنے گھر سے ایک ہی میقات سے دو عبادتوں کا احرام باندھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے حج کرے پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرے یا لگ لگ سفر میں ادا کرے یا عمرہ حج کے مہینوں سے پہلے ادا کرے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک قران افضل ہے اس کے بعد تمتع ہے اور ان شاء اللہ ہم دلائل سے ایک روایت یہ ہے کہ افراد تمتع سے افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک افراد قران سے افضل ہے اور امام مالک کے نزدیک تمتع قران سے افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال حضرت جابر کی روایت سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کا احرام باندھا تھا جنہوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کے بعد فرمایا ہے: ہمارا مذہب افضل ہونے کا یہ ہے کہ افراد کے سب بھی افضل ہے کہ قران حضرت سے دلیل

---

[1] قال ابن شہاب الزہری ہی ثانی ۵۶۵ ھ ہدایہ کتب ج ۱ ص ۲۰۰ ۲۴۵ ہجری ہدایہ

عزیمت ہے اور رخصت پر عمل کرنے کی بہ نسبت عزیمت پر عمل کرنا زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ تمہاری مشقت کے اعتبار سے جس کا اجر زیادہ ہوگا وہ افضل ہے کیونکہ تم نے احرام حج اور عمرہ میں کیونکہ ان دونوں میں ایک سفر میں ادا کرنا ہے اور حج اور عمرہ کا یکساں تلبیہ کہنا ہے اور اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اس پر قربانی میں تو دلی واجب ہوتی ہے اور نفلی عبادات میں کمال سے ادا کرنا ہے اور کسی عبادت کو برطرف نہ کمال ادا کرنا کمی کرنے اور پھر اس کی کوتاہی سے ادا کرنے سے افضل ہے اور ایک جماعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا حج کے ساتھ تمتع کیا۔

علامہ خفی کہتے ہیں کہ ہمارے علماء نے حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ میں قران کے لیے دو سفر کیے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ میں قران کے لیے دو سفر کیے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ میں قران کے لیے دو سفر کیے تھے ہوئے تھا۔ وہ آپ کی یکبارگی متفق جانکاہی کل تھی اور اس ناچیز سے سمجھتے ہیں تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "لبیک بحجۃ وعمرۃ معاً"

علامہ خفی کہتے ہیں کہ محمد شیبانی نے ہمارے علماء علیہ السلام کے حج کی روایات کو جمع کیا ہے اس میں آپ کے حج کو بیان کیا ہے، جس صحابہ سے یہ بیان کیا ہے آپ سے قران کیا ہے، جس نے بیان کیا ہے آپ نے تمتع کیا ہے، جس نے بیان کیا کہ آپ نے افراد کیا ہے، ان روایات میں تطبیق دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کے ساتھ تلبیہ کہا، جس کو بعض صحابہ نے سنا جو بعد میں انہوں نے آپ کو حج کرتے ہوئے دیکھا تو یہ گمان کیا کہ آپ نے تمتع کیا تھا اور انہوں نے آپ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہا جس کو دوسرے صحابہ نے سنا اور انہوں نے گمان کیا کہ آپ نے افراد کیا ہے اور عمرہ کو حج کا تلبیہ کہا جس کو ایک گروہ نے سنا اور انہوں نے گمان کیا کہ آپ نے قران کیا ہے ہمارے نزدیک یہ تطبیق بالکل صحیح ہے اس لیے کہ ان سب حضرات نے جس طرح نقل کیا ہے اس طرح نقل کیا ہے اور یہ تطبیق ان کی سے زیادہ اچھی ہے کہ بعض نے بعض کو غلط کہا ہے اور یہ تطبیق اس لیے بھی اولیٰ ہے کہ اس میں سب کی روایات پر عمل ہو جاتا ہے اور کسی کی روایت کو ترک کرنا لازم نہیں آتا۔ (سعایہ فی مقدمہ)

علامہ خفی کہتے ہیں کہ جب سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں نقل روایات میں اختلاف ہو تو ہم نے آپ کے حج کے متعلق قول راجح اور صحیح وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہے اس لیے کہ اس کی طرف سے ایک مضبوط دلیل ہے اور وہ یہ کہ اس حدیث میں راوی متفق ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے حج اور عمرہ کو ملا کر تلبیہ کہا ہے اور قرآن کی آیت میں بھی اسی طرح ہے کہ قران میں دو عبادتوں کو جمع کرنا ہے اور الگ الگ عبادت کرنے سے دو عبادتوں کو جمع کرنا افضل ہے جس طرح روزے اور اعتکاف کو جمع کرنا افضل ہے اور بیت اللہ کی حفاظت و خدمت کو جمع کرنا افضل ہے اور قران میں ایک طواف اور ایک سعی کرنا ہے اور تمتع میں دو طواف اور دو سعی کرنا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افضل

حج وعمرہ میں تمتع اور قربانی کو ... مالکی اور حنبلی مذاہب اور ... شافعی کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ یہ قربانی ... کمی کو پورا کرنے کے لیے ہے کیونکہ ہر قربانی کسی کمی کو پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے وہ کسی ... کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کا وقت معین نہیں ہوتا اور قرآن میں جو قربانی کی جاتی ہے اس کا وقت معین ہے وہ صرف قربانی کے ایام میں کی جا سکتی ہے اور وہ کسی ممنوع کام کی بنا پر نہیں ہے اور جب ثابت ہو گیا کہ ... جو دم کا خون بہایا جاتا ہے وہ قربانی اور عبادت ہے اور قرآن ایک ... عبادت پر مشتمل ہے ... سے افضل قرار پایا۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ حضرت ... رضی اللہ عنہ جو علیہ ... حج کو مل کرنے سے منع کرتے ... نہیں تھی کہ حج کے نزدیک ... قران یا تمتع مکروہ تھا بلکہ ان کو یہ ناپسند تھا کہ حج کے مہینوں کے علاوہ ... کرنا چھوڑ دیا جائے اور لوگ بیت اللہ کی زیارت کے لیے مدینہ نہ آئیں نہ یہ کہ ان کے نزدیک ... قران یا تمتع مکروہ تھا اس کی دلیل یہ ہے کہ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ... تھا میں سے ... کر رہا تھا میں نے حج اور عمرہ کو جمع کر لیا میں نے حج اور عمرہ میں قران کیا ... کہا ... ہوئی ان میں زید بن ... اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی تھے ان میں سے ایک شخص نے ... سے کہا کہ یہ قران کی وجہ سے اپنے اونٹ سے زیادہ ... ہے پھر ... رضی اللہ عنہ سے ... ہوئے میں نے ... کے سامنے ان ... کا ذکر کیا حضرت عمر نے فرمایا تم ... سنت ... علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا ہے۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ قرآن کی فضیلت ذکر کرنے کے بعد ہم ... بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قران کرنے والے کو ... کی طرف ... کی نیابی کرتے ... رحمت نازل ہوتے ... ہیں ... تلبیہ میں کے ساتھ ... کرتا ہے ... اس لیے ... کرنے والوں نے بھی اپنے قول میں ... پر مقدم کیا ... تمتع ... حج ... اس لیے بھی کہ ... کیا جاتا ہے اور ... حج کہا جاتا ہے ...

علامہ ابن ... لکھتے ہیں کہ فضیلت قران پر دلیل ہے کہ صحیح بخاری کی ... ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ... ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کو ... کرے ... اور ... میں قران ... فرمایا ... ان دونوں سے حلال نہ ہو اس وقت تک حلال نہ ہو ... اور ... قران کا ... علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ ... سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا حکم دیا ...

بعض شارحین کا حج کی متعارض روایات کی تطبیق میں تسامح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... میں افراد تمتع اور قران کی جو مختلف روایات ... ہیں ان میں تطبیق دینے ... بعض معاصرین لکھتے ہیں ... کہ ... کہ ... روایت ہیں ...

... علامہ ... سرخسی ... متوفی ۴۹۰ھ ... مبسوط ج ۴ ص ۲۰ ... ۲۵، مطبوعہ دار ... بیروت ... ۱۴۲۱ھ

... علامہ ... ابن علی ... متوفی ۵۵۵ھ ... ج ۵ ص ۸۴ ... مطبوعہ ... مصر ... ۱۳۴۸ھ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تمتع کیا۔ یہ روایت کے متعلق [illegible] کہا تو اختلاف کے اندفاع کا کیا طریقہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور اس میں متمتع رہے جب طواف سے پہلے حج کا علیحدہ احرام باندھا اور اس طرح آپ قارن ہو گئے۔

اہل عصر کے اس جواب میں یہ ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کس فعل کو [illegible] اور کس فعل کو تمتع قرار دیا گیا؟ کیونکہ پہلے عمرہ کا احرام باندھنا اور پھر اسی میں متمتع (فائدہ اٹھانے والے) [illegible] نہ حج تمتع۔ اس لیے ان کی یہ عبارت اصل سوال کا جواب نہیں ہے نہ کسی مستند روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں دو، چار بار عمرہ ادا کئے تھے اس لیے کہ اس سوال کا جواب ہے جو ہم نے علامہ سرخسی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں متعدد کلمات کے ساتھ لبیک بحجۃ کہا تو اس سے صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے حج مفرد کیا ہے اور اسی طرح نیت کی جب آپ نے لبیک بعمرۃ کہا اور اس کے بعد حج کیا تو اس سے صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے تمتع کیا ہے اور جب آپ نے لبیک بحجۃ وعمرۃ کہا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے قران کیا ہے اور ان کی روایت کی وجہ سے یہ صحیح بات ہے۔ اور جب وہ سے جس کو ہم نے بہت تفصیل سے [illegible] سے نقل کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمتع اور قران میں جو اختلاف صحابہ نے اس اختلاف سے [illegible] قرن کے الفاظ نہیں سنے تھے کیونکہ وہ سب کے سب ہر ایک کی [illegible] سنتے تھے اس لیے قران و تمتع کی روایات میں کوئی اختلاف نہیں ہے [illegible] حج افراد کی روایت دراصل بخاری [illegible] نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے اس کے [illegible] عبداللہ بن عمر کے [illegible] غائل فن گرد نافع نے صرف ابن عمر سے حج تمتع کی روایت کی ہے اس لیے حج مفرد کی روایت شاذ [illegible] اس اعتبار سے ان روایت کا [illegible] علامہ طوسی نے روایات میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے افراد کیا۔ بعض نے تمتع اور بعض نے قران کیا اور ہر ایک کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور آپ کی تعلیم سے تھا اس لیے انہوں نے ان افعال کی اضافت اپ کی طرف کر دی کہ آپ نے افراد کیا یا آپ نے تمتع کیا یا آپ نے قران کیا کیونکہ ان افعال کا حکم آپ نے دیا تھا جس طرح قرآن مجید میں ہے [illegible] فرعون بنو اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا حالانکہ فرعون نے صرف حکم دیا تھا اور ذبح کے افعال کرنے والوں کو حکم دینے والا تھا۔ اس لیے اس فعل کی اضافت فرعون کی طرف کر دی گئی۔ اسی اسلوب پر آپ کے حکم دینے سے صحابہ کرام نے افراد اور تمتع کی اضافت آپ کی طرف کر دی حالانکہ آپ نے افراد اور تمتع نہیں صرف قران کیا تھا [illegible] ان جوابات سے ان احادیث کا ظاہری تعارض دور ہو گیا۔ فافہم ھذا التحقیق۔

ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات | ہر چند کہ علامہ سرخسی کی عبارت میں شوافع اور حنابلہ کے دلائل کا جواب آ گیا ہے لیکن مزید وضاحت کے لیے ہم شوافع اور حنابلہ کے دلائل [illegible] کے

۵۔ مولانا غلام رسول سعیدی، تفہیم البخاری ج ۲ ص ۵۹۳، ۵۹۲ مطبوعہ مطبع فیض حسین حیدر پور، لاہور۔

ان کے جو بات پیش کر رہے ہیں۔ علامہ نووی نے ایک احتمال یہ قائم کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کو اس لیے ترک افضل سمجھا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت جابر، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم جو افراد کی روایت نقل کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اللھم لبیک بعمرۃ سنا اور لبیک بحجۃ وعمرۃ نہیں سنا۔ خود علامہ نووی علامہ طحاوی شافعی سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ویحتمل ان بعضهم سمعه يقول لبيك بحجة فحكى عنه انه افرد وحكى عليه قوله وعمرة فلم يحك الا ما سمع وسمع انس وغيره الزيادة وهي لبيك بحجة وعمرة ولا ينكر قبول الزيادة وانما يحصل التناقض لو كان الزائد نافيا لقول صاحبه فاما اذا كان مثبتا له وزائدا عليه فليس فيه تناقض۔ [1]

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک بحجۃ کہتے ہوئے سنا تو یہ روایت کر دی کہ آپ نے افراد کیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کا قول وعمرۃ سنا اس لیے انہوں نے اس کی روایت کی اور حضرت انس اور دوسرے صحابہ کا یہ کہنا کہ ہم نے آپ سے زیادہ الفاظ سنے انہوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا۔ اور زیادتی کی نفی نہیں کی جاتی اور جب زیادتی کرنے والا اپنے صاحب کی نفی نہ کرے تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہوتا اور وہ زیادتی قبول کی جاتی ہے۔

[1] [illegible]

رجلا من اهل الشام وهو يسأل عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابي يتبع امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لقد صنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح۔ [1]

شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible] کا حکم ہے (اصل یہ قران کرنے سے [illegible] ہے۔ سعیدی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جائز ہے۔ شامی نے کہا تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا یہ بتاؤ کہ میرے والد ایک کام سے منع کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہو تو آیا میرے باپ کی پیروی کرنی چاہئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (فرمایا) اس شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (پیروی کرنی چاہئے) جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہے! ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] بھی ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مقابلہ میں [illegible] کے قول کو ترک کر دینا چاہئے بلکہ حدیث صحیح سے [illegible] رضی اللہ عنہ کی قول کے ساتھ عمل کرنا چاہئے

عن ابي وائل قال قال الصبي بن معبد اهللت بهما فقال عمر هديت لسنة نبيك صلى الله عليه وسلم۔ [2]

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ صبی بن معبد نے کہا میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا تو عمر نے فرمایا تم نے اپنے نبی کی سنت کو پا لیا۔

اس حدیث کو امام نسائی، امام [illegible] اور امام ابن [illegible] نے [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی نے [illegible] کتاب العلل میں کہا ہے کہ [illegible] سے صحیح [illegible] عن ابی وائل عن الصبی عن عمر ہے [3]

حضرت عمر کی طرح حضرت [illegible] بھی یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت [illegible]

---

[1] امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی [illegible] ھ [illegible] ترمذی ص [illegible] مطبوعہ [illegible] کتب [illegible]

[2] امام ابوالحسین مسلم بن حجاج متوفی [illegible] ھ، صحیح مسلم ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان [illegible]

[3] حافظ ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی متوفی [illegible] ھ، سنن نسائی ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[4] حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی [illegible] ھ، سنن ابن ماجہ ص [illegible]

[5] حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ متوفی [illegible] ھ، المصنف ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

[6] حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی [illegible]، العلل ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حتی صرد ثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن قتادۃ عن ابی نضرۃ عن ابی موسیٰ قال کنت عند عثمان وعندہ رجلان یعنی عن المتعۃ فقال لہما لعلک بہا ارید فقال ان شئت فعلت فصلی علیا ثم قال لبیک بعمرۃ وحجۃ قال ما کنت لادع سنۃ سمعت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفعل حیا۔

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے پاس تھا۔ حضرت عثمان حج اور عمرہ کو ایک احرام میں جمع کرنے سے منع کر رہے تھے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھا اور کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے قول کی بنا پر نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کے اس قول کا رد نہیں کیا کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان بھی اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ بات یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع کرنے والوں کو اس کی تفصیل سے خبر نہیں دیتے تھے اور نہ ہی اس کی ترغیب دیتے تھے جس کی تفصیل سے ظاہر ہوگیا کہ علامہ نووی کا یہ کہنا کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت افراد تھی درست نہیں ہے حضرت عثمان کا قران سے منع کرنا ان کے اجتہاد کی بنا پر تھا۔

علامہ نووی نے افراد کی فضیلت پر جمہور کی دلیل یہ ذکر کی ہے کہ افراد میں مجاہدہ کو زیادہ کرنا ہوتا ہے اور قران میں دم کا واجب ہونا اور دم کی ادائیگی کی وجہ سے مشقت کا کم ہونا اس سے ثابت ہوا کہ افراد میں قران سے مشقت زیادہ ہے اس کا جواب علامہ شوکانی کی عبارت میں گذر چکا ہے قران اور اسی طرح تمتع میں قربانی سے پہلے احرام سے نکلنے کی ممانعت ہے اس میں احرام کی مدت کو طویل کرنا ہے جو مشقت کا سبب ہے اور دم کی ادائیگی کی وجہ سے مشقت کا کم ہونا اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ دم کی ادائیگی میں مشقت ہے اور قران کا اختیار باندھنے کی وجہ سے مشقت کم نہیں ہے۔

قران میں طواف کے متعلق ائمہ کے مذہب

اس حدیث کی بنا پر امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ قران میں حج اور عمرہ کا ایک احرام کافی ہے اور ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ حج اور عمرہ کے لئے الگ الگ طواف ہیں اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمرہ نے ایک قسم کا طواف کیا۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ قران میں صرف ایک طواف کفایت کرتا ہے صرف حج کے لئے یہ تنصیر کیا جاتا ہے اور عمرہ کے لئے افعال حج میں سے کچھ نہیں کرتا ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے اور یہی ہے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت جابر کا بھی یہی مسلک ہے

یہ فرماتے ہیں کہ قران میں دو طواف (ایک حج کا اور ایک عمرہ کا) اور دو سعی لازم ہیں صحابہ میں سے حضرت علی ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہی مسلک ہے اور تابعین میں سے شعبی اور نخعی کا یہی نظریہ ہے۔

قران میں دو طوافوں پر احناف کا احادیث سے استدلال

امام ابوحنیفہ کے نزدیک قران میں دو طواف ہیں یعنی حج اور عمرہ کے لئے الگ الگ طواف اور سعی ہے۔

احناف کا استدلال حسب ذیل احادیث سے ہے:

۱۔ عن ابن عمر انه جمع بين حجته و عمرته معا، قال سيلهما واحد قال فطاف لهما طوافين، وسعى لهما سعيين، وقال: هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت۔ [۲]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرہ کا ملا کر احرام باندھا اور کہا ان کا ایک طریقہ ہے اور دونوں کے لیے دو طواف اور دو سعی کیں اور کہا جس طرح میں نے کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

۲۔ عن عبدالله قال، طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف لعمرته وحجته طوافين وسعى سعيين وابو بكر وعمر وعلى وابن مسعود۔ [۳]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج اور عمرہ کے لیے دو طواف کیے اور دو سعی کیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت علی و حضرت ابن مسعود نے بھی دو طواف اور دو سعی کیں۔

۳۔ عن عمران بن الحصين ان النبى صلى الله عليه وسلم طاف طوافين وسعى سعيين۔ [۴]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طواف اور دو سعی کیں۔

۴۔ عن ابى نصر قال، لقيت عليا وقد اهللت بالحج واهل هو بالحج والعمرة فقلت، هل استطيع ان افعل كما فعلت؟ قال، ذلك، لو كنت بدأت بالعمرة فقلت: كيف افعل اذا اردت ذلك؟ قال تاخذ اداوة من ماء فتفضيها عليك، ثم تهل بهما جميعا ثم تطوف بهما طوافين

ابو نصر کہتے ہیں کہ میں حضرت علی [illegible] طلاقات ہوئی [illegible] حج [illegible] باندھ رکھا تھا۔ میں نے پوچھ کیا [illegible] جیسا کہ آپ نے کیا ہے، حضرت علی نے فرمایا تم عمرہ سے ابتدا کرو۔ میں نے پوچھا اگر میں حج کرنا چاہوں تو کیسے کروں؟ فرمایا تم [illegible]

---

[۱] ۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی طبع [illegible]

[۲] ۔ علامہ علی بن عمر دارقطنی متوفی ۳۸۵ھ، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۵۸، مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

[۳] ۔ " " " سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۶۳ " "

[۴] ۔ " " " سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۶۲ " "

وتسعى لهما سعيين ۔

لپنے اوپر ڈالو پھر حج اور عمرہ دونوں کا ۔۔۔ کے لیے دو طواف اور دو سعی کرو

د۔ عن ابی نضرۃ سئی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال ۔۔۔ ھدیت بالحج والعمرۃ فطاف لھما طوافین وسعی لھما سعیین بالصفا والمروۃ قال ھشیم حسبتہ قال ھو یعنی سعی واحد لمن قرن فلم یحل حتی یحل منھما جمیعا۔

ابو نضرہ سعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم حج اور عمرہ کا احرام باندھو تو ۔۔۔ کے لیے دو طواف اور دو سعی کرو ۔۔۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابو نضرہ سے سنا کہ ۔۔۔ دینے کے لیے ایک طواف کافی ہے ۔۔۔ نے کہا کہ میں نے پہلے حدیث ۔۔۔ تو وہ ان کا فتویٰ دیتا اور ان سے ۔۔۔ فتویٰ دوں گا۔

ہ۔ عن ابی نضرۃ عن ابی طالب وعلی وعثمان وابن مسعود قالوا یطوف طوافین ۔

ہ۔ ابو نضرہ حضرت علی اور عثمان اور ابن مسعود کے بارے میں ۔۔۔ طواف کرنے دینے کے لیے دو طواف کرتے ہیں ۔۔۔

و۔ عن الحسن بن علی و عون بن عبد اللہ وابن سیرین وعلقمۃ والاسود یطوفون طوافین وسعیین ۔

و۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ۔۔۔ قران کرنے والے کے لیے دو طواف اور دو سعی کرتے ہیں ۔۔۔

ز۔ عن الحسن قال یطوف طوافین ۔

ز۔ ابو نضرہ کہتے ہیں کہ قارن کو دو طواف ۔۔۔ کرنے۔

یسعی سعیین ۔ ۵

ہدی ۔ وانہ کرنے والے متمتع کے حلال ہونے میں مذاہب ائمہ

حدیث نمبر ۔۔۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۔۔۔

جب حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی ساتھ نہیں لایا وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہے وہ حلال نہیں ہو سکتا جب تک ہدی قربانی کے دن اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے ۔ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ بھی حج پورا کرے

۱۔ ۔۔۔ علی بن ابی طالب متوفی ۴۰ھ ، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۷۵ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

۲۔ امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ ، کتاب الآثار ص ۷۰ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ، الطحاوی ج ۱ ص ۴۸۰

۳۔ حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ ، المصنف ج ۴ ص ۳۲۵ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۔۔۔ ج ۱

۴۔ " " المصنف ج ۴ ص ۳۳۵ ، " "

۵۔ " " المصنف ج ۱/۴ ص ۳۳۵ ، " "

علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ۔۔۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل اور [illegible] کے دلائل

مسلک یہ ہے کہ حج تمتع کرنے والے کے پاس جب بدی نہ ہو تو وہ دس دن روزے رکھے اس دلیل کی

وجہ سے جب تک قربانی کے دن اس کی بدی کو ذبح نہ کر لیا جائے وہ حلال نہ ہو گا۔ امام مالک امام لیث اور [illegible]

مسلک یہ ہے کہ تمتع کرنے والا جب (عمرے کے) طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا اور اس نے سر منڈا لیا تو

سب چیز حلال ہو گئی خواہ اس نے بدی ساتھ لی ہو یا نہ لی ہو۔

شوافع اور مالکیہ کے دلائل

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ شوافع اس حدیث میں بدی نہ ہونے کی صورت میں روزے نہ رکھنے والے پر قیاس کرتے ہیں [illegible]

متمتع جب حج سے فارغ ہو جائے تو اس پر سے چند حلال ہو جاتی ہیں جس طرح [illegible] کے حرام کردہ [illegible]

[illegible] حلال ہو جاتے ہیں اور اس حدیث کا شوافع [illegible] یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث [illegible]

حدیث اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے [illegible] سال حجۃ الوداع کے موقع پر

[illegible] ایام منیٰ تک وہ حج [illegible] کا مالک احرام باندھے ہوئے رہا [illegible] تک حلال نہ ہوا [illegible]

حلال نہ ہوئے۔ [illegible] اس حدیث کی [illegible] نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے [illegible]

[illegible] اس وقت تک حلال نہ ہوا جب تک کہ اس کی قربانی [illegible] جب بدی ساتھ لی ہو تو

[illegible] ہو گیا۔[1]

شوافع اور مالکیہ کے دلائل کا جواب

[illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] اس سے [illegible]

[illegible] کرنے سے [illegible] حلال [illegible] شوافع [illegible]

[illegible] اس چیز کا [illegible] حلال نہ [illegible]

[illegible] کہا کہ علامہ نووی کا [illegible] یہ اس طرح [illegible] جس کے [illegible]

کہ اس حدیث میں [illegible] سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

تھے، [illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible] دونوں [illegible] جب [illegible]

[illegible] جب بدی ذبح کر دی جائے۔[2]

---

[1] علامہ کبیری [illegible] ۳۸۰ [illegible] مطبوعہ نور محمد [illegible]

[2] علامہ [illegible] ۳۸۰ [illegible] مطبوعہ نور محمد [illegible]

تمتع کے دلائل علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ جو شخص تمتع کرنے والے کے پہلے ہونے کی نفی کرتا ہے اس کی بات اس کے بعد حلال ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام لوگوں نے تمتع کے ساتھ حج کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ کسی ایسی چیز سے حلال نہ ہو جو اس پر حرام ہو گئی ہے جب تک وہ اپنے حج کو پورا کرے اور جس شخص کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ میں طواف کرے اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے پھر احرام باندھ لے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے جس کے پاس ہدی ہو وہ تمتع نہیں کر سکتا جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے اس کے لیے تمتع کرنا جائز ہے۔ وہ اپنے احرام پر داخل ہونے کے بعد عمرہ کرے پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔ [illegible] کی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے[1]

احناف کے دلائل [illegible] نوے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال ہو جائے گا اور حج [illegible] باندھے گا اس میں [illegible] کے ساتھ متمتع ہیں اور تمتع کا احرام باندھنے [illegible] دم دینا ہوگا [illegible] حج کا احرام باندھے گا [illegible] کرے گا [illegible] قربانی ہو جائے گی [illegible] کرے گا [illegible]

بقیہ دلائل احادیث ہیں ہم [illegible]

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان معه هدى فليهل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا لحجه ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين كانوا اهلوا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ [illegible] حج کے سال ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] گئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہ ہو۔ میں مکہ میں آئی درآں حالیکہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ [illegible] میں نے شکایت کی آپ نے فرمایا [illegible] عمرہ کو چھوڑ دو، میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم نے حج کر لیا تو آپ نے مجھے (حضرت) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ

---

[1] [illegible] المغنی ج ۳ ص ۱۹۵ [illegible]

بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى واما الذين جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا۔ [1]

عنہا کے ساتھ تنعیم بھیجا آپ نے فرمایا ... مگر ... حضرت عائشہ نے فرمایا جن لوگوں نے تمتع کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا پھر حلال ہو گئے پھر منیٰ سے واپس آنے کے بعد دوسرا طواف کیا، اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا انھوں نے ایک (فرع کا) طواف کیا۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام ابو حنیفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کو نہیں کیا بلکہ اس بات کا حکم دیا ہے جس کے بعد لوگوں نے حج کو ... کے ساتھ ... کہ جس تمتع میں تمتع کرنے والے کے پاس ہدی ... عمرہ کے عمل نہیں ہوگا بلکہ حج اور عمرہ کے ... ہدی کی قربانی ہو جائے گی پھر حلال ہو سکے گا۔

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وفيه ان المتمتع اذا فرغ من اعمال العمرة لم يحل حتى يحرم بالحج اذا كان معه هدى وهو مذهب اصحابنا عملا بقوله صلى الله عليه وسلم ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا۔ [2]

اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ تمتع کرنے والا جب عمرہ کے اعمال سے فارغ ہو جائے تو حلال نہ ہو حتی کہ حج کا احرام باندھ لے جب اس کے ساتھ ہدی ہو اور یہی ہمارے اصحاب کا مذہب ہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہو پھر (تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد) حلال نہ ہو جب تک کہ حج اور عمرہ سے حلال نہ ہو جائے۔

اس سلسلہ میں دوسری حدیث یہ ہے:

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت يا رسول الله ما شان الناس حلوا بعمرة ولم تحلل انت من عمرتك قال انى لبدت راسى وقلدت هدى فلا احل حتى انحر۔ [3]

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ لوگ ... کے حلال ہو گئے ... ہو گئے؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو چپکا لیا تھا اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا تھا میں اس وقت تک حلال نہیں ... کا جانور ذبح نہ کر لوں۔

---

[1] ... صحیح بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱ مطبوعہ ... محمد ... کراچی

[2] ... علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۹۴، مطبوعہ ... منیریہ ... ۱۳۴۸ھ

[3] ... امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳، مطبوعہ ... محمد ... کراچی ۱۳۸۱ھ

ایک اور حدیث یہ ہے:

عن ابن عباس ان ناسا سئل عن منه
یحدث فقال هل سمعتموه و
یحدث و رد به نبی صلی الله علیه
وسلم فی حجة الوداع و هلمت فیما هنا
هکذا قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم جعله الله لکم عاما و امر
قد یهدی فمن لم یجد فلیصم ثلثة
ایام و سبعة اذا رجع الی اهله
من قدم لهدی و من لم یحد حتی یبعه
یهدی عنه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی کے متعلق
میں سوال کیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو۔ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں [illegible]
فرمایا ہم جب تمتع کر کے مکہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم نے حج کا احرام باندھا ہے اس کو عمرہ بنا
لو مگر وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی ہے [illegible]
کی ہے۔ تم نے سات اللہ کا طواف کیا [illegible]
کا طواف کیا اور اپنی بیوی کے پاس گئے [illegible]
بیٹھے ہیں۔ ہاں تم میں سے جس نے ہدی نہیں لی تو اس کے
ذمہ نہیں ہوگا جب تک کہ اس کی ہدی نہ ذبح کر لی جائے

یہ تمام احادیث مذکورہ بالا [illegible] کے جواز پر [illegible] اور قیاس کے اعتبار سے بھی درست ہے۔

علم رسالت پر اعتراض اور فضیلت تمتع پر اہل حمد کی دلیل کا جواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل

حدیث نمبر ۲۹ [illegible] مسعود
اللہ عنہما [illegible] صلی
اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

[illegible] سے جو شخص [illegible]

[illegible] کرے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ اگر [illegible] ہدی نہ پائے تو [illegible] کا احرام [illegible]
یعنی جب عمرہ کرنا اور عمرہ سے فارغ ہو کر حج کا احرام باندھنا [illegible] اس کے قریب [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یہ [illegible] ہدی نہ پائے تو [illegible]
ہدی لیتا تو میں ہدی نہ کرتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔

اس حدیث کی تشریح یہ ہے کہ جس شخص کے پاس ہدی کو ذبح کرنے کے لیے نہیں ہے [illegible]
ان کا عمرہ بعد سے [illegible] کرنے کے بعد [illegible] کے اس وقت کہ حلال نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] قربانی نہ کرنے والے شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو اس کے لیے [illegible]

[illegible] صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۰۴ [illegible]
[illegible] صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۲ [illegible]

ساقط ہے۔[1]

---

[1] ۔ ماخوذ: ہدایۃ السالک الی المذاہب الاربعۃ فی المناسک، ج ۲، ص ۹۵۵، مطبوعہ ۔۔۔

[2] ۔ علی بن احمد بن محمد بن علی الربعی المنفی، ۳۴۰ھ، فقیہ، مفسر، محدث، مؤرخ، مصنف کتاب ۔۔۔

[3] ۔ شیخ محمد بن احمد بن محمد بن علی المکی المتوفی ۳۲۷ھ، مشہور مفسر، فقیہ، محدث، مؤرخ، مصنف کتاب ۔۔۔

کر آپ نے بعد میں جانا علامہ نووی اور علامہ عینی نے یہ جواب لکھا ہے لیکن یہ جواب کہ درست کہ آپ نسخ کا حکم پہلے ہی دے چکے تھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کی دلجوئی کے لیے یہ فرمایا تھا کہ اس سے گزشتہ فرمان سے افضل ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد سے ہے کیونکہ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہدی روانہ کی ہوتی تو یہ نہ فرماتے کہ اگر مجھے پہلے اس چیز کا پتا چل جاتا جس کا مجھے بعد میں پتا چلا ہے تو میں ہدی روانہ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے اجتہاد سے ہدی روانہ کی تھی اور جن صحابہ کو ہدی روانہ کرنے کا حکم دیا تھا وہ بھی آپ کے اجتہاد سے تھا اور جن کو ہدی روانہ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا وہ بھی اجتہاد سے تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے حج تمتع میں ہدی کی نفی کرنے کی توجیہ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے حج اور عمرہ دونوں کو قبول کر لیا اس لیے میں نے کہا تھا کہ میں نہ عمرہ کروں گی نہ حج اور عبداللہ کے اس قول پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمتع کیا تھا اور قارن میں ہدی واجب ہوتی ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہدی کی نفی کرنا کس طرح صحیح ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ عورتوں نے حج تمتع کیا تھا اور لب کا ارادہ کیا تھا جس کی وجہ سے وہ صدقہ یا روزہ کے ذریعے جیسے کوئی عورت حرام میں چھوٹے جانور کے ذبح سے یا خون نکلنے سے یا خون نکلنے کے ساتھ وضو واجب ہو۔

طواف کے لیے طہارت کی شرط میں مذاہب

حدیث نمبر ۴۸۴ میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حائضہ ہونے کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا حج کے تمام افعال کرو، اس سے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔ متقدمین کے سبب ہی اختلاف ہے۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک طواف کے لیے طہارت شرط ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طواف کے لیے طہارت شرط نہیں ہے اور حائضہ عورت کو طواف سے منع کرنے کی وجہ سے کہ وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی۔[۲]

امام ابوحنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق طواف کا حکم دیا ہے۔ [illegible] کسی طہارت کی قید نہیں لگائی۔ [illegible] مطلق طواف کی پر کی جاتا ہے اور مسجد میں داخل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنابت سے پاک ہونے کا مسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: [illegible] حالت جنابت میں مسجد کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم غسل کرو۔"

---

[۱] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ۔ عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۹۴ مطبوعہ [illegible] صفحہ پر نمبر ۳۶۸ [illegible]

[۲] علامہ عینی [illegible] متوفی ۷۰۰ھ۔ [illegible] ص ۲۸۹ مطبوعہ مطبع [illegible] صفحہ پر نمبر ۳۶۸ [illegible]

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

حدیث نمبر ۲۸۱۵ میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے گئے، علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے عورت کے لیے حج میں جانے کی شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ شوہر یا محرم ہو، اکثر علماء کا اس میں اتفاق ہے کہ عورت کے لیے حج کی منفل عبادت میں مرد کا ساتھ ہونا شرط ہے یا نہیں نہ اس میں کوئی حدیث ہے جو عورت کو حج پر جانے سے روک سکتی ہے، ہاں علامہ نووی یہ لکھتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ روکنے کا حق خاوند کا حق علی الفور ہونا ہے جبکہ حج کو مؤخر بھی کیا جا سکتا ہے۔

جس کا ہے کہ عورت کے حج کی منفل عبادت کے لیے شرط محرم ہونا ہے جو کہ احادیث میں ہے کہ بغیر محرم کے عورت حج نہ کرے۔

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحج امرأۃ الا ومعھا ذو محرم۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت حج نہ کرے مگر محرم کے ساتھ۔

حافظ زیلعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مسند شافعی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تسافر امرأۃ ثلاثا الا ومعھا رجل۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے۔

حافظ زیلعی نے اس حدیث کو مسند شافعی کے حوالے سے ذکر کیا ہے تاہم علامہ ہیثمی نے ان دونوں حدیثوں کو مجمع الزوائد ومنبع الفوائد میں ذکر کیا ہے کتاب الحج باب نمبر ۲۹۳ کے تحت حج اور دیگر اسفار میں محرم کے ساتھ ہونے کی شرط

مکہ میں عمرہ کرنے والے کے میقات میں مذاہب

حدیث نمبر ۲۸۱۹ میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمائی ہے، علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علماء کہتے ہیں کہ جو شخص مکہ میں رہتا ہو اور عمرہ کا ارادہ کرے تو اس کے لیے حرم کی قریب تر جگہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کے لیے حرم سے باہر حل میں جانا ضروری ہے اور اگر حرم سے احرام باندھ لیا ہے تو اس کے لیے حل میں جانا ضروری ہے اگر حرم سے احرام باندھ کر نہیں گیا اور عمرہ کر لیا تو اس پر قربانی نہیں ہے اور اگر حرم سے احرام باندھ کر گیا اور عمرہ کر لیا تو اس پر قربانی ہے، امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کا عمرہ صحیح نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ حل میں جائے اور عمرہ کرے اور احرام باندھے

---

[1] صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸۲ باب حج النساء۔ سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۴۸ باب فی المرأۃ تحج بغیر محرم۔

[2] سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۲۳۔

حج کے احرام کو عمرہ کے ساتھ تبدیل کرنے میں مذہب ائمہ

حدیث نمبر ۱۹۰۰ [illegible]

یا رسول اللہ! کس طرح حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا: پورے پورے حلال ہو جاؤ (صحیح بخاری و مسلم)۔ ایک روایت میں اس طرح ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اپنے احرام کو عمرہ کر دے (صحیح بخاری و مسلم)۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا کسی صحابی کے ساتھ ہدی نہیں تھی اور حضرت علی میں سے آئے تھے ان کے ساتھ بھی ہدی تھی۔ اور انھوں نے کہا تھا کہ میری احرام میں وہ نیت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر دیں اور طواف کر لیں اور بال کٹوا لیں پھر حلال ہو جائیں۔ کچھ لوگوں کے ساتھ مذاق ہے۔ صحابہ نے کہا کہ ہم جیسی حلال کے فوائد حاصل کریں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: جس بات کا مجھے پتہ چلا ہے اگر میں پہلے جانتا ہوتا تو ہدی کو ساتھ نہیں لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔ سراقہ بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے کہ ہمارے یہ حج عمرہ ہو گیا یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن کی طرف گئے تھے وہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام کر کے آئے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، حضرت حفصہ نے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اب کیا فرمایا؟ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیا ہے جو حج کے پاس ہدی نہیں ہے، اس کے لیے حلال ہونا ضروری ہے۔ حضرت حفصہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی حلال ہو جائیں۔ حضرت علی نے فرمایا: میں نے احرام باندھا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ میں اپنے احرام کو نہیں توڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔ حضرت علی نے کہا: میں نے اپنے احرام کو حج کا احرام کر لیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اگر ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیا ہوتا تو ہم حلال ہو جاتے

امام احمد کی موافقت میں شیخ ابن تیمیہ کے دلائل اور ان کے جوابات

داخل ہے۔[1]

حضرت عمر کے قتل کرنے کی ہدایت اور توجیہات

نووی لکھتے ہیں:

[1] ۔۔۔

[2] ۔۔۔

[3] ۔۔۔

[4] ۔۔۔

وسلم کی سنت پر عمل کیا ہے۔[۳]

یہ حدیث اختصار کے ساتھ سنن ابوداؤد میں ہے۔[۴]

بَابُ ۳۶ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَقَدَ تِسْعًا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے [illegible]

جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں [illegible] حضرت جابر سے ملنے کے لئے جب ہم [illegible] ان لوگوں میں سے میں سب سے کم عمر تھا [illegible] حضرت جابر نے میرے سر کے اوپر کی طرف سے میرا بٹن کھولا پھر نیچے کی طرف سے میرا بٹن کھولا پھر اپنا ہاتھ میرے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا اور میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا [illegible] خوش آمدید جو چاہو مجھ سے پوچھو [illegible] پھر میں نے ان سے پوچھا [illegible] اتنے میں نماز کا وقت آگیا [illegible] اور اوڑھ کر کھڑے ہو گئے [illegible] ان کے دونوں کنارے کو دیتے کندھے پر [illegible] اور ان کی چادر کھونٹی پر [illegible] حضرت جابر سے [illegible] کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے [illegible] میں بتلائیے۔ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہے اور [illegible] نہیں حج کیا [illegible] پھر آپ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم حج کو [illegible] مدینہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے [illegible] لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کرتے ہوئے [illegible] تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر جانا [illegible] چاہتے تھے [illegible] سب لوگ آپ کے [illegible]

وَسَلَّمَ كَيْفَ
يَشُوبُ وَآخِرِهِنَّ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ
وَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ
عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي
وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ
يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ
وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ
مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ

...نبت ثابت کے دل میں ان کی محبت پیدا ہو
...کرے حضرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
...کرے اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور
...باندھے کپڑوں کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو رسول اللہ صلی
...علیہ وسلم نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء
...اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب وہ اونٹنی بیداء میں
...پہنچی کھڑی ہو گئی میں نے منہ اٹھا کر آپ کے
...آگے دیکھا تو جہاں تک نظر پہنچتی تھی سوار اور پیادے
...اور ادھر ادھر سامنے تک دکھائی دیتے تھے
...نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں
...کتاب اللہ نازل فرماتا تھا اور آپ اس کی
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل کرتے تھے
...بھی عمل کرتے تھے آپ نے

ساتھ تلبیہ پڑھا لبیک اللھم لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک - لوگوں نے بھی اسی
...کے ساتھ تلبیہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...نے اس تلبیہ کے سوا کچھ نہیں کہا اور اسی پر
...رہے
...لی پھر سے تھے اور ہم نے بھی
...آپ سے سنا تھا اور آپ
...کی بات پر عمل کیا
...اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...مصلی یا مقام ابراہیم کے پیچھے
...کعبہ کے درمیان میں
...اور اس میں
...آپ نے کن سے یا کہا کہ اس کی تفسیر
...تریب تھا کہ یہ دونوں

اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُتِلَ يَبْتَهُ كَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ فَرَكِبَ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْمَأْزِمَيْنِ فَلَمَّا جَاءَ مِنَ الصَّفَا فَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ إِحْدَاهُمَا فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ

کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ پھر آپ نے فرمایا میں وہاں سے ابتدا کروں گا جہاں سے اللہ [illegible] اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا [illegible] اور فرمایا: (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق [illegible] کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر [illegible] اکیلے نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا کافروں کی جماعتوں کو شکست دی۔ پھر آپ نے اس کے درمیان دعا کی۔ اس طرح تین بار کہا۔ پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچے [illegible] اور جب آپ مروہ پر چڑھے [illegible] جیسا کہ آپ نے صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ جب آپ کا آخری طواف مروہ پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سمجھ لیتا جو بات بعد میں سمجھ میں آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا، پس تم میں سے جس [illegible] ہدی نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور عمرہ کر دے۔ سراقہ بن جعشم نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں [illegible] فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا [illegible] دو مرتبہ [illegible] ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ حضرت علی یمن سے [illegible] سے لے کر آئے اور دیکھا کہ حضرت فاطمہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جو حلال ہو چکے تھے [illegible]

فَاطِمَةَ لِلَّذِیْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِیًا لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
بِمَکَّةَ قَبْلَ اَنْ نَخْرُجَ اِلٰی مِنًی فَاَخْبَرَتْ اَنِّیْ اَنْکَرْتُ ذٰلِکَ عَلَیْهَا
وَقُلْتُ اِنَّ اَبَاهَا لَمْ یَصْنَعْ هٰذَا وَاَنَّهَا لَکَاذِبَةٌ فِیْمَا ذَکَرَتْ
عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ
صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِیْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ
الْهَدْیَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَکَانَ جَمَاعَةُ
الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ
لَقِیَ عَنْهُ مِنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهٖ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ
جَمِیْعُ الْهَدْیِ الَّذِیْ جَاءَ بِهٖ عَلِیٌّ
وَالَّذِیْ اَتَی بِهٖ مِنَ الْیَمَنِ
وَالَّذِیْ اَتَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى
عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ
بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ
الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَتْ لَهُ
فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَ
قَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا
كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ
قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ
أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ
رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا
فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَإِنَّ رِبًا
أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ
أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَ
اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ
اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ
فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ
فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا
غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ
فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ
اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ
قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ

اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن
[illegible] خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے
جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام
[illegible]
سوا زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے
[illegible]
ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ
ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے کہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ
تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ
جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے
میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا
[illegible]
دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے
[illegible] کیونکہ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے
[illegible]
کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ
[illegible]
[illegible]
سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے! اور ان کا تم پر یہ حق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قیامت کے دن میرے بارے میں [illegible]
[illegible] تو کیا جواب دو گے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

أَتَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا وَيَنْكُتُهَا
إِلَى النَّاسِ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ
السَّكِينَةَ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيضَاعٍ
فَمَا رَأَيْتُ نَاقَةً مُرَاتِنَةً أَوْ
قَالَ مُضَلِّعَةً بِأَكْوَارِهَا بَعْدَ
أَنْ فَصَلَ لَهُمْ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ
نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصُّخُرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى
غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ
وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ
حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ
رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا
النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا
أَتَى جَبَلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا
حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ
فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ
وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ

ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اونٹنی ہوئی
اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی ان دونوں نمازوں کے
درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سوار ہو کر موقف کئے اور آپ نے اپنی اونٹنی
قصواء کا بیٹ پتھروں کی جانب کر لیا اور راستہ چلنے کی
جگہ اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے
رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تھوڑی
زردی جاتی رہی اور سورج کا کنارہ
غائب ہو گیا اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے
سوار کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قصواء کی نکیل کو سختی سے کھینچا یہاں
تک کہ اس کا سر کجاوہ کے بیچ کے لکڑی کے
قریب پہنچنے لگا اور اپنے داہنے ہاتھ سے
اشارہ کر کے فرماتے تھے اے لوگو آہستگی
آہستگی اور جب کسی پہاڑ پر چڑھتی تو
اونٹنی کی نکیل کو تھوڑا سا ڈھیلا کر دیتے
یہاں تک کہ وہ چڑھ جاتی یہاں تک کہ
مزدلفہ آئے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز
ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ نے
ان دونوں نمازوں کے درمیان کچھ
نفل نہیں پڑھے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع
ہو گئی اور صبح صادق ہو گئی پھر آپ نے
فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے
ساتھ پڑھی پھر قصواء پر سوار ہوئے
یہاں تک کہ مشعر حرام آئے وہاں
قبلہ رو ہو کر دعا کی اور تکبیر کہی
اور تہلیل کی اور توحید بیان کی
اور برابر کھڑے رہے یہاں تک
فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھایا۔
وہ ایک خوبصورت نوجوان تھے۔ جب آپ روانہ ہوئے
تو عورتوں کی ایک جماعت بھی جانے لگی آپ

حَدَّ اقْدَ وَقَرَ قَنْ اَنْ تَضَعَ الشَّمْسُ
وَاَرَدْتُ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ
اَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا وَقَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ
يَجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ
فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ
اِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلٰى
وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ
يَنْظُرُ حَتّٰى اِذَا بَطْنُ مُحَسِّرٍ حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ
سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ
الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ
حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ
حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ
انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ
بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ
مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ
فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ
اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَبْدَ
الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا
بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ
عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ
دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

۲۹۴۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ
وَغِيَاثُ بْنُ اَبِيْ شَاكِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ

اونٹ پر ایک عورت سوار تھی جو اچھے لگتے تھے۔ فضل
کی جانب دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، حضرت فضل اپنا منہ دوسری
طرف کر کے دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور ان کا چہرہ دوسری
طرف پھیر دیا یہاں تک کہ بطن محسر میں [illegible]
آپ نے دوڑنی کر دابتہ چلایا اور جمرہ [illegible]
درمیانی [illegible] کی اور درخت کے قریب [illegible]
سے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں [illegible]
ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں
تھیں جو کنکی سے پکڑ کر [illegible]
وادی کے درمیان سے کنکریاں [illegible]
کے اور وہیں پر بیٹھ اونٹوں کو [illegible]
نحر (ذبح) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
نحر کے لیے دیے آپ نے حضرت [illegible]
شریک کر لیا تھا پھر آپ نے ہنڈیا [illegible]
رکھا گیا پھر آپ نے اور حضرت علی [illegible]
کر کھایا اور اس کا شوربہ پیا اس کے [illegible]
ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا آپ [illegible]
بنو عبدالمطلب کے پاس آئے [illegible]
وہ لوگ زمزم کے کنویں پر [illegible]
اے بنو عبدالمطلب پانی [illegible] اگر [illegible]
کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر [illegible]
تم سے یہ منصب چھین لیں گے [illegible]
پانی نکال کر انہوں نے ایک ڈول [illegible]
نے اس سے پانی پیا۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے

مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتْ عِنْدَ عَرَفَاتٍ يَدْفَعُ بِهِمْ بَعْدَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ وَيَقُولُ لَهُمْ عَلَى رِسْلِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثُمَّ وَلَمْ يَزَلْ يُسَكِّنُهُمْ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى مُنَى.

۲۸۴۸۔ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

۲۸۴۹۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ هَارُونُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ إِلَّا أَشْوَاطًا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا مِنْ كُلِّ طَوَافٍ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

۲۸۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

پاس گیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا [illegible] کی طرح مثل سابق حدیث بیان کی اس میں یہ مزید بیان کیا کہ [illegible] سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے [illegible] آپ اونٹنی پر سوار تھے آپ [illegible] سکینہ اختیار کرو اے لوگو! [illegible] اور اس جگہ پر کوئی توجہ نہیں کی [illegible] منیٰ پہنچ کر ترسے۔

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] سے [illegible] کی سواری کی رفتار کی طرح [illegible] اور [illegible] حرام اور مزدلفہ سب قیام کے مقامات ہیں [illegible] نے بھی یہیں قیام کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور تین طوافوں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چل کر طواف کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش اور ان سے مناسبت رکھنے والے [illegible] کرتے تھے [illegible]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّ مَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

اور باقی عرب عرفہ میں قیام کرتے تھے، جب دین اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ عرفات میں آئیں، وہاں وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں اللہ تعالیٰ کے فرمان ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔ کا یہی مطلب ہے کہ جس جگہ سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

۲۸۵۱ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانَتْ يَطُوْفُ عُرْيَانًا اِلَّا بِثِيَابِ الْحُمْسِ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَ النِّسَآءُ النِّسَآءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَمِنْ قَوْلِهٖ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ قَالَ هِشَامٌ وَحَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَّكَانَ الْحُمْسُ يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ لَا نُفِيْضُ اِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوْا اِلٰى عَرَفَاتٍ۔

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حمس (قریش) کے علاوہ باقی عرب بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے تھے۔ حمس قریش اور ان کی اولاد کو کہتے ہیں [illegible] طواف کرتے تھے۔ مرد اور عورتوں کو کپڑے تقسیم [illegible] اور حمس مزدلفہ سے آگے نہیں جاتے تھے۔ اور باقی لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حمس وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔ جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو۔" حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حمس مزدلفہ سے [illegible] باقی عرب عرفات سے۔ حمس کہتے تھے کہ حرم کے سوا اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: افیضوا من حیث افاض الناس۔ "جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو۔"

۲۸۵۲ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُسَمَّى الْحُمْسَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں یوم عرفہ کو اس کی تلاش میں نکلا، کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ میدانِ عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے (دل میں) کہا خدا کی قسم یہ تو حمس (قریش) میں سے ہیں کیا سبب ہے کہ یہ آج یہاں کھڑے ہیں قریش حمس میں سے تھے۔

ہر شخص سے حسب مرتبہ سلوک کرنا

حدیث نمبر ۲۸۴۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طویل روایت ہے جس میں تفصیل کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث سے علماء کرام نے ڈیڑھ سو سے زائد مسائل مستنبط کیے ہیں۔ ان میں سے کئی مسائل حدیث ہذا کی تشریح میں گفتگو کرتے ہوئے ہم بیان کریں گے۔ اس حدیث کے شروع میں ہے کہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ علی نے ان کا اکرام کیا اور ان سے محبت کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس کوئی آئے اس کا اکرام کرنا اور اس سے اس کے مرتبہ کے مطابق پیش آنا چاہیے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد سے بکر بن وائل کے مرتبہ کے مطابق پیش آئے۔

نابینا کی امامت میں مذاہب ائمہ

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نابینا کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھیں اس لیے اس حدیث میں نابینا کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا ثبوت ہے۔ نابینا کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نابینا کی امامت بینا سے افضل ہے کیونکہ بینا ہو تو لعب اور دوسری ناجائز چیزوں کو دیکھنے کی وجہ سے اس کا خشوع زیادہ کامل ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ بینا ہونا کی امامت قبلہ سے روکنے کے سبب سے زیادہ احتیاط کرنا ہے۔ پہلا قول یہ ہے کہ دونوں برابر ہیں۔ یہ قول ہمارے اصحاب احناف فقہاء کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ اور امام نووی نے بھی یہی لکھا ہے کہ

علماء احناف کی اس مسئلہ میں حسب ذیل عبارات ہیں۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی لکھتے ہیں کہ نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔[1]

---

[1] ... علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، درمختار علی ہامش ردالمحتار ص ۳۹۴ جلد ۱ طبع مصطفائی

علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ حنابلہ چونکہ قبلہ کی سمت نہیں متعین کر سکتے اور نہ اپنے کپڑوں کو نجاست سے بچا سکتے ہیں اس لیے ان کی امامت مکروہ ہے مگر اس سے افضل شخص نہ ملے تو پھر اس کی امامت میں کوئی کراہت نہیں ہے [1]

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں: نبی مسلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک گئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہا کو امام بنایا تھا [2]

علامہ حلبی لکھتے ہیں: حنابلہ کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ نجاست کو نہیں دیکھ سکتا تاکہ اس سے بچ سکے اور کبھی وہ قبلہ سے منحرف ہو جاتا ہے اور اس کو پتا نہیں چلتا۔ باقی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حنابلہ کی امامت مکروہ نہیں ہے [3] محیط میں ہے کہ حنابلہ کی امامت میں کوئی حرج نہیں ہے اور حنابلہ کی امامت اولیٰ ہے۔ [4] مکروہ ہے یعنی مبسوط میں کہا ہے کہ کسی حنابلہ سے افضل شخص موجود ہو جو حنابلہ کی امامت مکروہ ہے۔ [5] مکروہ ہے

سنداد۔ یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ام مکتوم کو مدینہ میں [illegible] حنابلہ تھے [illegible]

رکعات طواف میں شوافع کے اقوال

واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى اور مقام ابراہیم کو [illegible] درمیان کر بیت اللہ کے [illegible] جب طواف سے فارغ ہو تو مقام کے پیچھے طواف کی دو رکعات پڑھے اور اس میں اختلاف ہے کہ [illegible] واجب ہیں یا سنت، اس سے اس میں تین قول ہیں صحیح تر یہ قول ہے کہ یہ دو رکعات سنت ہیں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دو رکعات واجب ہیں اور تیسرا قول ہے کہ اگر طواف واجب ہو تو یہ دو رکعات واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہو تو یہ دو رکعات سنت ہیں [illegible] سے طواف باطل نہیں ہوتا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو مقام کے پیچھے پڑھے، اگر وہاں پڑھنا ممکن نہ ہو تو مسجد میں پڑھے اور اگر وہاں بھی پڑھنا ممکن نہ ہو تو حجر میں پڑھے اور اگر حجر میں بھی نہ پڑھ سکے تو مکہ میں جہاں چاہے پڑھ سکتا ہے اور اگر غیر حرم میں کسی شخص پر یہ دو رکعات رہ جائیں تب بھی حنفیہ کے نزدیک [illegible] جب تک وہ حرم کی حدود میں واپس آ کر یہ دو رکعات طواف ادا نہ کر لے جب وہ کسی طواف کی دو رکعات کو نہ پڑھے تو اس کے ذمہ سے [illegible] پڑھنا ساقط ہو جائے گا اگر وہ ان رکعات طواف کو پڑھے بغیر اپنے ملک واپس چلا گیا تو [illegible] طواف کی دو رکعات پڑھنے کے لیے صحابہ نے کہا ہے تو بھی وہ شرعی ملک خلاف اولیٰ ہے [illegible] نہیں کہا جائے گا [6]

---

[1] علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ مراقی الفلاح علی متن نور الایضاح ص ۱۰۰ مطبوعہ ۱۳۵۶ھ

[2] علامہ احمد بن محمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار ص ۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی [illegible] ۱۳۹۰ھ

[3] علامہ برہان الدین علی بن ابی بکر حنفی متوفی ۵۹۳ھ الہدایہ ص ۱۰۶ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۳۹۳ھ

[4] علامہ حبیب بن عبداللہ تاودی متوفی ۱۰۰۹ھ شرح مختصر ابن الحاجب ص ۱۵۵ مطبوعہ دار السعادۃ مصر [illegible]

رکعاتِ طواف میں احناف کا نظریہ

علامہ عینی حنفی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں طواف کے بعد مقام ابراہیم پر اگر دو رکعات نماز پڑھو یا مسجد میں جس جگہ بھی میسر ہو، کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور دو رکعات نماز پڑھی اور روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ مقام ابراہیم میں نماز پڑھتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی [illegible] پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام کے پاس دو رکعات نماز پڑھی [illegible] سبعہ دو رکعتیں طواف کرنے والا سات چکروں کے بعد دو رکعات نماز پڑھے یہ [illegible] اور امر وجوب کے لیے آتا ہے نہ کہ اب حضرت ابن عمر سے ثابت ہے کہ آپ حضرت ابن عمر کے بعد طواف کرتے تھے جب مقام ذی طوی پر پہنچتے تو دو رکعات نماز پڑھتے [illegible] ہیں امام مالک نے کہا کہ ہر دو رکعات مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ مقام کے پاس ہمیشہ زیادہ ہونے سے اس لیے وہاں رکعات طواف پڑھنے کے لیے مستقل جگہ کی ضرورت ہے [illegible] مسجد میں نماز پڑھنے کی جگہ سے اس لیے جہاں آسانی ہو نماز پڑھ لے۔[1]

علامہ نووی شافعی اور علامہ عینی کی عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ سوائے شافعی کے باقی ائمہ احناف کے نزدیک رکعات طواف واجب ہیں اور اس میں تفاوت ہے کہ کون طواف کی رکعتیں مسجد میں پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں اور یہ افضل ہیں۔

صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب

حدیث مذکور میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب [illegible] تو آپ نے یہ آیت پڑھی [illegible] اور اس سے ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے [illegible] آپ نے [illegible] کی

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صفا و مروہ کی سعی میں سات چکر لگانا واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی کا یہی نظریہ ہے۔ سنن نسائی میں سند صحیح سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] نے ہمارے لیے اس سے انکار کیا۔ اس حدیث میں ہے [illegible] دعا مانگے اور اس کا تین بار تکرار کرے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت سے ملنے کے لیے آنے کا حکم

[illegible] حدیث میں [illegible] ورتوں پر [illegible] کرتا ہے [illegible] کہ وہ تمہارے بستروں پر اس کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی سزا دو جس سے بچوٹ نہ لگے۔ علامہ مازری کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورتیں مردوں سے خلوت میں ملیں [illegible]

---

[1] [illegible] مسند ج ۳ ص [illegible] مطبوعہ [illegible] بیروت [illegible]

آپ کی مراد زنا نہیں ہے، کیونکہ زنا سے عدد حیب عورتی ہے خاوند جس کے ساتھ یہ فعل ہو اس کو عورت کا ہونا پسند کرتا ہو یا پسند کرتا ہو، فاضی عیاض لکھتے ہیں کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کے ساتھ [illegible] کرتے تھے اس کو وہ عیب سمجھتے تھے نہ اس پر برا مانتے تھے نہ کوئی شک وشبہ کرتے تھے اور [illegible] کے احکام نازل ہوئے تو ان کو بری عورتوں کے ساتھ باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں ان لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے کی جرأت نہ دیں جن کے گھر میں آنے اور ان کے بیٹھنے کو وہ ناپسند کرتے ہوں خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو یا عورت کے محارم میں سے ہو۔ علامہ [illegible] نے یہ کہا ہے کہ جس شخص کے گھر سے کوئی خاوند نہ پسند کرتا ہو اس کو عورت گھر میں نہ آنے دے [illegible]

عورت محرم ہو یا غیر محرم۔ [1]

[illegible] کو چاہئے کہ وہ عورت کے محارم کو گھر آنے سے نہ روکے۔

حج میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم

[illegible] حج کے موقع پر [illegible] کی نماز کو [illegible] کی نماز کے ساتھ جمع کرکے پڑھنا عرفات میں [illegible] کی نماز اور مغرب کی نماز کو [illegible] جمع کرکے پڑھنا مزدلفہ میں [illegible] اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] اور امام شافعی چونکہ نمازوں کو جمع کرنے کا [illegible] اس لیے ان کے نزدیک [illegible] اور جن لوگوں نے مسافت قصر کرنے کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرکے [illegible] اور مزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرکے پڑھنا [illegible] اور حج کے علاوہ کسی اور وقت یا کسی اور سفر میں دو نمازوں کو جمع کرکے [illegible] میں سفر میں کسی وقت میں [illegible] کا حکم دیا ہے۔ [illegible] حج کے علاوہ کسی سفر میں ایک وقت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا حکم دیا ہے [illegible]

امام احمد اور امام شافعی کے مسلک میں دو نمازوں کے ساتھ [illegible] امام مالک کی نظر یہ ہے، امام مالک کہتے ہیں کہ دونوں نمازوں کے بیچ تک گھنٹہ [illegible] بفضیت امام احمد کہتے ہیں کہ ایک وقت کی نماز [illegible] نمازوں کو جمع کیا جائے۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ [illegible] سے فرض نمازوں کے درمیان کوئی [illegible]

---

[1] [illegible] ۲۹۸ [illegible] صحیح مسلم [illegible]

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ دونمازوں کو پے در پے پڑھنا نمازوں کو جمع کرنے کی شرط سے لیکن صحیح یہ ہے کہ [illegible]

مزدلفہ میں رات گذارنے کا حکم

اس حدیث میں ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے حتی کہ فجر طلوع ہوئی پھر صبح کے روشن ہونے کے بعد آپ نے [illegible] کے ساتھ پڑھی۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رات سے رہنے کے بعد قربانی کی رات مزدلفہ میں گذارنا [illegible] ہے، اور یہ امر اتفاقی ہے لیکن علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے، رکن ہے یا سنت ہے امام شافعی کے دو قولوں میں سے صحیح یہ ہے کہ یہ سنت ہے اگر اس کو ترک کر دیا تو گنہگار ہوگا، اس پر دم [illegible] اس کا صحیح ہونا [illegible] یہ ہے کہ یہ سنت ہے اس کے ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں اس پر دم واجب ہے [illegible] رخصت دینا مستحب ہے، اور ہمارے بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ یہ رخصت عورتوں کو دی گئی ہے [illegible] بھی ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جس کی نماز پڑھنے کے لئے مزدلفہ میں [illegible] سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا سنت ہے[1]

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ راستہ میں مغرب کی نماز نہ پڑھے حتی کہ مزدلفہ میں [illegible] مغرب کی نماز پڑھے اور مغرب و عشاء کو ملا کر ایک اذان اور [illegible] کے ساتھ پڑھے کیونکہ [illegible] مزدلفہ سے [illegible] کے بعد [illegible] پڑھے [illegible] رمی جمار کے لئے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] کی نماز [illegible] ہے [illegible] مغرب کو [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے [illegible] مزدلفہ [illegible] نہیں [illegible] سوئے محرم کی [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] مزدلفہ [illegible] کی نماز [illegible] کے ساتھ [illegible] مگر [illegible] نماز [illegible] [illegible] سے [illegible] اس کے [illegible] وقت میں [illegible] جب [illegible] وقت کی وجہ سے [illegible] سے [illegible] تو [illegible] وقت میں پڑھنا [illegible] اول ہے[2]

[illegible] کے بارے میں [illegible] کے قول میں [illegible] سے [illegible] علامہ [illegible] نے اس [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہے[3]

بَابُ ۳۶۱ جَوَازِ تَعْلِيقِ الْمُحْرِمِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ

احرام کو معلق کرنے کا بیان

۲۸۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

[illegible]

۱۔ [illegible] متوفی ۶۷۶ھ [illegible] ۳۹۸، مطبوعہ مکتبہ محمد علی کراچی، [illegible] ۱۳۰۵ھ

۲۔ علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص ۱۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، طبع اولیٰ ۱۴۱۰ھ

۳۔ علامہ حسین بن محمد بن ظفر [illegible] متوفی ۷۱۶ھ، [illegible] ۴۴۰، مطبوعہ [illegible] مصر، ۱۳۵۷ھ

بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِيْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِيْ بِهٖ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰى اَدْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فِيْ شَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهٖ فَاْتَمُّوْا وَعَنْهُ فَخُذُوْا فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ نُسُكِكَ هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتُ اَخَذْتُ بِكِتَابِكَ فَاِنَّ كِتَابَكَ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ كُنْتُ اَخَذْتُ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاِنَّ نَبِيَّكَ قَدْ حَلَّ وَنَحَرَ وَاِنْ كُنْتُ اَخَذْتُ بِسُنَّةِ صَاحِبَيْكَ فَاِنَّ صَاحِبَيْكَ قَدْ حَلَّا وَنَحَرَا وَاِنْ كُنْتُ اَخَذْتُ بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَّ وَنَحَرَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُدِيْتَ لِرُشْدِكَ هٰكَذَا نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ كُنْتَ لَفَقِيْهًا فَقِيْهًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَشَّارٍ فَقِيْهًا فَقِيْهًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى فَقِيْهًا فَقِيْهًا فَقِيْهًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَشَّارٍ فَقِيْهًا

بسنادہ۔

۲۱۵۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عبد الرحمن يعني ابن مهدي حدثنا
شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب
عن أبي موسى رضي الله عنه قال
قدمت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو
بالبطحاء فقال أحججت قلت نعم
قال بما أهللت قلت لبيك إهلالا كإهلال
النبي صلى الله عليه وسلم قال
قد أحسنت طف بالبيت وبالصفا والمروة
ثم حل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة
ثم أتيت امرأة من قومي ففلت رأسي
ثم أهللت بالحج فكنت أفتي به الناس
في إمارة أبي بكر وإمارة عمر فإني لقائم
بالموسم إذ جاءني رجل فقال
لا تدري ما أحدث أمير المؤمنين في النسك
بعدك يا أبا موسى قلت أيها الناس من كنا أفتيناه
بشيء فليتئد أمير المؤمنين فإنه
قادم فبه فائتموا فلما قدم قلت يا
أمير المؤمنين ما هذا الذي أحدثت
في نسكك قال إن نأخذ بكتاب
الله فإن الله تعالى يقول وأتموا الحج
والعمرة لله وإن نأخذ بسنة نبينا عليه الصلاة
والسلام فإن نبي الله صلى الله عليه وسلم
لم يحل حتى نحر الهدي۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ
بطحا میں مکہ میں دشت ۔ شانے ہوئے تھے آپ نے پوچھا
تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے میں نے عرض کیا
لبیک کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام ہے
یہ سن کر آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا
میں نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف کرو
اور صفا اور مروہ کی سعی کرو پھر حلال ہو جاؤ میں نے
کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی پھر میں اپنی قوم
سے ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں
دھویا۔ میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے دور خلافت میں
لوگوں کو فتویٰ دیتا رہا کہ حج تمتع کے بارے میں
میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ
میں فتویٰ دیا ہے وہ اس پر عمل نہ کریں کیونکہ امیر المومنین
نے حج کے متعلق کوئی نئی بات کی ہے
اللہ کے لیے جلدی نہ کرو پھر جب مدینہ پہنچا تو
لوگوں کو نماز پڑھائی
سنت پر عمل کریں تو آپ اس وقت تک حلال نہ
ہوئے جب تک اپنے ہدی کو ذبح نہیں کر لیا۔

۲۱۵۶ - وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ
الخبائري حدثنا عبد الله بن نمير عن
عبد الله بن عمر عن نبيح عن مسلم عن طارق

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تھا اور میں
اس سال واپس آیا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج

اَنَّ بِنَاسًا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُہٗ فِی الْعَامِ الَّذِیْ حَجَّ فِیْہِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا مُوْسٰی کَیْفَ قُلْتَ حِیْنَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ بِاِھْلَالٍ کَاِھْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ اِطُفْ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ اَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ اِمْرَاَۃً مِنْ نِسَائِیْ فَغَسَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَھْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِہٖ حَتّٰی صَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَکَ حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ وَلٰکِنْ کَرِھْتُ اَنْ یَظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِھِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُھُمْ۔

۲۸۵۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَکَ بَعْضَ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدَ حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ وَلٰکِنْ کَرِھْتُ اَنْ یَظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِھِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُھُمْ۔

کیا تھا آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل فرمائی اس میں کیا حکم دیا ہے میں نے عرض کیا میں نے آپ کو اس حال میں چھوڑا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام ہے وہی میرا احرام ہے آپ نے پوچھا کیا تمہارے ہدی کا جانور ساتھ ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جاؤ! بیت اللہ کا طواف کرو، صفا اور مروہ کی سعی کرو، پھر حلال ہو جاؤ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا آپ اپنے فتوے میں ذرا رک جائیے آپ کو نہیں معلوم امیر المومنین نے تمہارے بعد حج میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں حضرت ابوموسیٰ اس کے بعد حضرت عمر سے ملے اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کیا حضرت عمر نے فرمایا ہمیں معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے تمتع کیا ہے لیکن میں اس کو اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ درختوں کے نیچے اپنی عورتوں سے عمل زوجیت کریں اور حج کے لیے جائیں تو غسل کرنے کے بعد بھی ان کے سروں سے (غسل جنابت کے سبب) پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں!

احرام کو علیحدہ کرنے کی وضاحت

[illegible] اب اگر یہ کہے کہ اس کا احرام باندھنے سے تو اس شخص کا حرم قرآن کا ہوگا اور اگر احرام باندھا ہے تو اس کا احرام تمتع کا ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دونوں نے اپنے اپنے حرم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی مثل احرام باندھنے کی نیت کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو [illegible]

حکم دیا اور حضرت ابوموسیٰ کو حکم دیا کہ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام کر دیں۔ اس فرق کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی کے ساتھ ہدی تھی اور حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ ہدی نہیں تھی اور قرائن میں منقول یہ ہے کہ قران کرنے والے سے ہدی زائل کر دی جاتی ہے اور متمتع میں یہ حکم نہیں ہے۔ اس لیے آپ نے حضرت علی کو قران کا حکم دیا اور حضرت ابوموسیٰ کو تمتع کا۔

کتاب کی اصل عبارت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کے احرام کو فسخ کرنے کے بعد ان کے قبیلہ کی نیک عورتوں سے ملنے پر کنگھی کی ہوئی دیکھیں، یہ عورت حضرت ابوموسیٰ کی محرم تھی۔

کتاب کی حدیث نمبر ۲۸۵۸ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر جو تمتع کرنے کو منع فرماتے تھے صحابہ نے جمع تمتع اور جمع قران کے باوجود اس کے باوجود حضرت عمر جو تمتع اور قران سے منع کرتے تھے وہ حج افراد کرتے تھے بلکہ اس کو بعض وجوہ سے افضل قرار دیتے تھے یہ ان کی اجتہادی خطا تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبار صحابہ کو عمرہ کر کے حلال ہونے کا حکم دیا اس کی مکمل وضاحت ہم سابقہ ابواب میں کر چکے ہیں۔

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

حج تمتع کا جواز

۲۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَقِيقٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَذَا وَكَذَا أَتَفْعَلُ أَنَا أَنْهَى عَنْهَا وَتَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تَأْمُرُ بِشَيْءٍ إِلَّا كُنْتُ مِنْهُ بِمَكَانٍ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي بِهِ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ مَعًا قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تھے اور حضرت علی تمتع کا حکم دیتے تھے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ کیا تم ایسا کام کرتے ہو جس سے میں منع کرتا ہوں اور تمتع کا حکم دیتے ہو حضرت علی نے کہا کہ میں تمہارے کسی حکم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ خبیب بن عبدالرحمن نے حفص بن عاصم سے اور حفص نے عبداللہ بن شقیق سے اور عبداللہ نے حضرت عثمان سے بیان کیا کہ حضرت عثمان نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۸۵۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۸۶۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ جَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے عثمان تمتع یا تمتع کے بارے میں کچھ منع کرتے تھے حضرت علی نے فرمایا کہ بات سے آپ کیا منع کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ قَدْ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

حضرت عثمان نے کہا ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو حضرت علی نے فرمایا میں تم کو نہیں چھوڑ سکتا جب حضرت عثمان نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔

۲۸۶۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ خاص تھا۔

۲۸۶۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج تمتع کی ہمارے لیے رخصت تھی۔

۲۸۶۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا خَاصَّةً أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو متعہ تھے جو ہمارے لیے تھے (ایک متعہ تو ہم نے چھوڑ دیا ہے وہ متعہ باقی ہے جو کہ متعہ حج ہے اس کا بیان انشاء اللہ کتاب النکاح میں آئے گی)۔

۲۸۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَأَتَيْتُ خَبَّابًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي جَمَعْتُ بَيْنَهُمَا فَجَمَعْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ بِذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کر لیے ہیں لوگوں نے مجھ کو منع کیا ہے ابراہیم نخعی نے بیان کیا ہے والد تو حج اور عمرہ کو جمع کرنے سے منع کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، انہوں نے ان سے

جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَيْنِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ .

اس کا ذکر کیا حضرت ابوذر نے کہا [illegible] صرف ہمارے ساتھ خاص تھی یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔

۲۸۶۵ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ [illegible] عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلَهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ .

حکیم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی [illegible] سے تمتع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسے کیا ہے اور یہ (حضرت معاویہ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں سے تھے کافر تھے۔

۲۸۶۶ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ [illegible] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي فِي الْعُمْرَةِ .

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۸۶۷ - وَحَدَّثَنِي [illegible] حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [illegible] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ [illegible] وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَفِي [illegible] سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ فِي تَمَتُّعِ

اس کو بھی سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں متعہ حج کا ذکر ہے۔

۲۸۶۸ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْمُتْعَةِ فَعَلَهُ بِرُخْصَةٍ ثُمَّ نَسَخَهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى

مطرف کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں تمہیں کچھ ایسی حدیث بیان کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں آئندہ زمانہ میں نفع دے گا جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے بعض کو عمرہ تمتع کی اجازت دی پھر اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کیا ہو نہ ہی آپ نے اس سے منع فرمایا حتی کہ آپ رفیق

مَضَى بِوَجْهِهِ تِلْقَاءَ كُلِّ مِرْبَدٍ مَرَّ بِهِ بَعْدَ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَادَ.

اس کے بعد (اس مسئلہ میں) جس شخص نے بھی (اس کے خلاف) کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

۲۸۶۹ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْخُرَيْبِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ خَاتَمَ فِي يَدِهِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى يَأْتِيَ ثُمَّ.

یہ حدیث عمرو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی طریق سے

کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس نے چاہا کہ میاں یعنی حضرت عمر نے۔

۲۸۷۰ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ثُمَّ قَالَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنَنِي بَعْدَ عَامِي هَذَا أَوْ لَعَلَّكُمْ لَا تَلْقَوْنَنِي بَعْدَ يَوْمِي هَذَا فَاسْتَقِيمُوا فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكُمْ فَسَوْفَ تَرَوْنَنِي فِي كَتِيبَةٍ تَعْرِفُونَهَا ثُمَّ تَرَكَتْ ثُمَّ قَالَ

عمران کہتے ہیں کہ حضرت [illegible] سے [illegible] میں نہیں کہ [illegible] سے [illegible] کی [illegible] نہیں کہ [illegible] کی [illegible] سلام کرتے تھے جب تک میں نے اعلاج [illegible] کی وجہ سے) داغ لگوالیا تو یہ سلام موقوف [illegible] دغ لگوانے کو چھوڑ دیا تو یہ مسلمہ [illegible] فرشتوں کی طرف سے سلام اس وقت [illegible] مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت [illegible] ہیں اس لیے تمتع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ تمتع اور [illegible] ہی [illegible] بعد کی [illegible] ہیں کرتے تھے)۔

۲۸۷۱ - حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ

ایک اور سند سے بھی حضرت عمران کی یہ حدیث [illegible] سے۔

وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ سِتِّينَ حَدِيثًا مَعَادَهُ.

۲۸۷۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنًّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

مطرف کہتے ہیں کہ جب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں ان کا وصال ہو گیا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا میں تمہیں بعض حدیثیں بیان کروں گا شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے میرے بعد فائدہ پہنچائے اگر میں زندہ رہ گیا تو راز رکھنا اور اگر میں مر گیا تو اگر چاہو تو بیان کرنا پھر یہ فرشتوں کا سلام پڑھ گیا (یعنی مجھے معلوم ہو گیا کہ فرشتوں نے مجھے سلام کیا ہے) اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اللہ کی کتاب میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس میں اس سے منع کیا ہو اور نہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا، اور جس شخص نے اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

۲۸۷۳ - وَحَدَّثَنَا سَحْنُونُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ بِهِمَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اللہ کی کتاب میں اس کے بعد اس کی ممانعت میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔ اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

۲۸۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور قرآن کی ممانعت میں قرآن نہیں اترا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ فِيْهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

۲۸۷۵۔ وَحَدَّثَنِيْهِ خَلِيْفَةُ بْنُ شَاعِرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ

۲۸۷۶۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ بَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ آيَةً فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بَعْدُ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

۲۸۷۷۔ وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَابِقُ بْنُ سَعِيْدٍ مَوْلَى بَنِيْ تَمِيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا۔

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم دیا پھر کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے حج تمتع کو منسوخ کر دیا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد ایک شخص نے جو چاہا اپنی رائے سے (اس کے خلاف) کہہ دیا۔

ایک اور سند سے یہ روایت معمولی تغیر کے ساتھ مروی ہے۔

تمتع کے بارے میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے مذکرہ کی تفصیل

حدیث نمبر ۲۸۵۸ میں ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کرتے تھے، اس کی تشریح میں دو باتیں کہی جا چکی ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا تمتع سے منع کرنا ان کے اجتہاد کی وجہ سے تھا اور وہ تحریم کے طور پر منع کرتے تھے تحریماً منع نہیں کرتے تھے۔ دوسری یہ کہ ان کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل تھا حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے ان باتوں کے متعلق بحث کی جو انہوں نے فرمائی تھیں جو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ قران کیا تھا حضرت عثمان نے کہا کہ جو تم نے فرمایا کہ ہم اس وقت خوف زدہ تھے [illegible] حالت تھی کا عذر وقت تھا کیونکہ مسلمانوں کے خوف زدہ ہونے کا اس کے بعد کوئی تصور نہیں [illegible] تمتع فرمایا اور اس وقت مسلمانوں کے خوف زدہ ہونے کا کوئی تصور نہیں تھا جبکہ حضرت عثمان سے حضرت علی کا سوال نہیں [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کے حج کی [illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا اور ان سے اس مسئلہ میں بحث کی اس سے عثمان نے کہا تجھے تیری ماں نہ پائے تو علی نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ [illegible] حضرت عثمان نے [illegible] کا امر فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ علمی مسائل میں مذاکرہ و مناظرہ کرنا [illegible] مسائل میں تحقیق کرنے سے [illegible] گریز چاہئے حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کوئی بات کہہ [illegible] سب لوگ تمام لوگوں کو سنت رسول پر عمل کی دعوت دیتے تھے اس حیثیت سے یہ بھی [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی [illegible] باطل باطل اور مردود ہے۔ اس طرح یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت علی نے [illegible] ایک قران افراد سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا [illegible] حضرت عثمان کے [illegible] کیونکہ حضرت عثمان سے قران کی [illegible] کہ انہوں نے [illegible] کہ انہوں نے حج و عمرہ دونوں کا [illegible] قران سے [illegible]

فرق بعد کی اصطلاح ہے)

حج کے احرام کو فسخ کرنے کی صحابہ کے ساتھ خصوصیت

حدیث نمبر ۲۸۷۱ تا ۲۸۷۳ [illegible]

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ فسخ حج صحابہ کے ساتھ [illegible] ان کی [illegible] حرام کو فسخ کر کے عمرہ کرنا صحابہ کے ساتھ خاص تھا ائمہ کا یہی نظریہ ہے [illegible] یہ صحابہ سے ہے اس [illegible] مستقل گفتگو کریں گے [illegible] سے بہت سے متعدد مباحث متعلق ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ حج کو [illegible] سنت جاری کی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] متعہ کو حرام کر دیا [illegible] انشاء اللہ ہم اس مسئلہ پر مکمل بحث کریں گے۔

عمرے پر تمتع کا اطلاق

حدیث نمبر ۲۸۷۵ میں سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے تمتع کیا [illegible] یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] مکانوں میں سادات کھڑے [illegible] ناشی سبیعی فرماتے ہیں [illegible] سے [illegible] نہ اس وقت تک حضرت معاویہ سلام نہیں [illegible] سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] سلام کیا اور [illegible] ایک روایت میں ہے کہ سات حجوں میں [illegible] کے بعد [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس قدر عمرے کئے ہیں کس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے اور حنین کے وقت یہ ذمہ تھے ان کی منتج سے مراد تمتع لغوی ہے کسی طرح حضرت عثمان سے جی بھر کے پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا جیسا کہ ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

تمتع کرنے والے پر قربانی یا اس کے بدلہ کے واجب ہونے کا بیان

۲۸۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَبِيبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَا فَقَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمَكَّةَ يَقُولُ لَوْ دَارَعْ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج [illegible] کے جانور) کو ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا تلبیہ کیا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] ہدی تھی اور بعض لوگوں کے پاس ہدی نہیں تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تو آپ نے لوگوں [illegible] سے جو شخص ہدی روانہ کر چکا ہے وہ اس وقت تک ان چیزوں سے حلال نہ ہو جو اس پر حج میں حرام ہو چکی ہیں جب تک کہ اپنے حج سے فارغ نہ ہو جائے اور تم میں سے جس شخص نے ہدی روانہ نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ [illegible] اور بال کاٹ کر حلال ہو جائے اور اس کے بعد حج کا [illegible] اور تین روزے ایام حج میں رکھ لے [illegible] اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد [illegible]

بِالْبَيْتِ وَسَبْعًا إِذَا رَجَعَ إِلَى
هٰذِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَشَدَّدَ فِي ذٰلِكَ وَقَالَ
لَهُمْ حَيْثُ تَرَكَ أَطْوَافِ مَنِ اسْتَبَعَ وَمَشَى
مَعَهُ فَطَافَ بِهِ حَيْثُ قَضَى طَوَافَهُ
بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ حَيْثُ سَجَدَ سَجْدَةً
فَصَرَفَ فَطَافَ بِالصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهَا وَ
لَهُمْ وَلَا سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ
حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ
يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ
حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ
مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ
نے تو کیا آپ نے سب سے پہلے کیا تو وضو کیا
پھر طواف کیا آپ نے طواف کے سات چکر لگائے
تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کے مطابق
کر لگائے پھر جب آپ نے طواف کر لیا تو آپ نے
مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ
پھیر کر صفا کے پاس آئے پھر صفا پر چڑھے
آپ نے صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے اور جن
جن چیزوں سے آپ پر حرام ہو گئی تھیں آپ ان سے کسی
سے حلال نہیں ہوئے تھے تو آپ نے اپنا
کیا اور قربانی کے دن اپنی ہدی کو ذبح
طواف زیارہ کیا اور آپ ان تمام چیزوں سے
سے حلال ہو گئے جن میں آپ پر حرام ہو گئی تھیں اور
سے جن لوگوں نے ہدی روانہ کی تھی
طرح کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

۲۹۰۹ - وَحَدَّثَنِيهِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
تَمَتُّعِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ
مَعَهُ بِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قران و تمتع کی روایات میں تطبیق حدیث نمبر ۲۹۰۸ میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر ادا کیا ہے
اس سے پہلے بحث احادیث میں بیان ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہے اس کا سبب یہ
ہے کہ یہاں تمتع سے مراد تمتع کا فقہی اصطلاحی معنی مراد نہیں ہے بلکہ تمتع لغوی معنی مراد ہے اور قران بھی
معنی کے خلاف نہیں ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ تمتع اور قران کی فقہی اصطلاحات بعد میں وضع کی گئی ہیں

تمتع اور قران کا ایک دوسرے پر اطلاق کر دیتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اھل بالحج [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔

تمتع کی ہدی کے لیے شرائط

تمتع کی ہدی پر بحث کرتے ہوئے علامہ نووی لکھتے ہیں کہ تمتع کی ہدی واجب ہونے کے لیے ائمہ کے نزدیک چار شرائط ہیں جن میں سے تین اتفاقی ہیں ایک شرط [illegible] مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے دوسری شرط یہ ہے کہ اسی سال حج کرے تیسری شرط یہ ہے کہ تمتع کرنے والا [illegible] وہ مکہ کی دوسرے شہر کا باشندہ ہو چوتھی شرط یہ ہے کہ حج کا احرام باندھنے کے لیے وہ [illegible]

ہدی کی بجائے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص [illegible] کے لیے سات روزے رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قرآن مجید کے مطابق ہے علامہ نووی [illegible] یوم نحر قربانی کے دن سے پہلے رکھنے واجب ہیں جو شخص ان تین روزوں کو [illegible] افضل یہ ہے کہ یہ تین روزے عرفہ کے دن سے پہلے رکھے جائیں [illegible] گر یہ روزے [illegible] کے بعد بھی اگر کسی شخص نے عمرہ سے [illegible] کے تعجیل مستحب کے مطابق یہ تین روزے [illegible] سیٹ تو یہ تین روزے [illegible] روزوں کے [illegible] یہ جائز نہیں ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں یہ [illegible] سے گزرنے کی فرصت سے پہلے یہ تین روزے [illegible] سے اور اگر اس نے یہ تین روزے [illegible] لازم ہے اور [illegible] ہے۔

یہ مختصر یہ حج میں تین روزوں کے بارے میں تحقیق ہے روزے واپس جانے کے بعد [illegible] میں اختلاف ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک واپسی سے مراد یہ ہے کہ جب حج کر [illegible] آئے جیسا کہ اس [illegible] اور سر کے حدیث سے ثابت ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب حج سے فارغ ہو کر [illegible] یہ دو قول امام شافعی اور امام مالک کے ہیں امام ابو حنیفہ نے بھی دوسرے قول کو اختیار کیا ہے اور اگر اس نے تین روزے [illegible] رکھے سات روزے رکھے تو گھر لوٹنے کے بعد ان دس روزے سے رکھے ہوں گے جو ان دس [illegible] سات تک فرق کرنے میں بھی مختلف ہے بعض فقہاء نے کہا یہ تشریق کے ایام ہیں مذہب یہ ہے کہ [illegible] روزوں کا وقفہ کرنا چاہیے۔[1]

---

[1] علامہ نووی نے شرح مہذب متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ص ۳۰۳ مطبوعہ [illegible]

قران اور تمتع میں ہدی کی جگہ روزے رکھنے میں احناف کا موقف

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں فمن تمتع بالعمرۃ الی

الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ

"جو شخص عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کرے اس پر وہ قربانی لازم ہے جو وہ آسانی سے کر سکے اور جس شخص کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے اور حج سے لوٹنے کے بعد افعال حج سے فراغت کے بعد سات دن کے روزے رکھے یہ پورے دس روزے ہیں"

علماء احناف کے نزدیک جو شخص تمتع یا قران میں ہدی کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ تین روزے سات آٹھ اور نو ذی الحجہ کے رکھے لیکن اگر ان دنوں میں روزے رکھنے سے قیام عرفہ اور وقوف مزدلفہ فوت ہوتا ہو تو ان روزوں کا وقت ایام تشریق کے بعد ہے کیونکہ یہ بھی حج کا ایک حصہ ہے اگر ان دنوں میں روزے رکھنے سے افعال حج میں خلل واقع ہوتا ہو تو ان دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے بلکہ ایام تشریق کے گزرنے کے بعد روزے رکھے جائیں ایام تشریق کے بعد روزے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ان دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے اور ان دنوں میں روزے رکھنے سے حج کے افعال میں خلل واقع ہوتا ہے اور حج کے افعال سے فارغ ہونے کے بعد روزے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی حج کا ایک حصہ ہے اگر ان دنوں میں روزے رکھنے سے افعال حج میں خلل واقع ہوتا ہو تو ان دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے بلکہ ایام تشریق کے بعد روزے رکھے جائیں ایام تشریق

ابْنِ عُمَرَ بِذٰلِكَ قَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

کو ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوں گا۔

۲۸۸۱ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا [illegible] آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جمع کر لیے ہیں قلادہ ڈال لیا ہے پس میں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک قربانی نہ کر لوں۔

۲۸۸۳ - وَحَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ لَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت ہے۔

۲۸۸۴ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِقْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحْلِقَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون سی چیز حلال ہونے سے روکتی ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جمع کر لیے ہیں قلادہ ڈال لیا ہے پس میں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک قربانی نہ کر لوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلیل

عمرہ کرنے کے بعد حج تمتع کرنے والے کے احرام اور مدنی سے فارغ ہونے تک

بعض حضرات کہتے ہیں حج قران ہے اور ان احادیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے لیے حرم میں داخل اور مدنی ذبح کرنے کے بعد آپ نے حرام کھولا ہے اس لیے ان احادیث میں آپ کے قران پر ہونے پر دلیل ہے۔ علامہ نووی نے بھی اس کا قول کیا ہے۔

اور جب ثابت ہو گیا کہ آپ کا حج قران تھا تو حج میں یہی افضل ہے۔

باب ۳۶۵ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَ قَضَاءِ الْقَارِنِ عَلَى صِفَةِ وَاحِدٍ وَسَعْيِ وَاحِدٍ

احصار کے وقت احرام کھولنے کا جواز اور قران کا بیان

۲۸۸۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَ وَفِي رِوَايَةِ مَعْنٍ وَقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُهِلَّ بِالْحَجِّ حِينَ صَدَرَ النَّاسُ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُتِمَّ حَجَّهُ ثُمَّ لِيَطُفْ بَعْدَ ذَلِكَ أَسْبُوعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَنْحَرْ وَلْيُهْدِ إِنْ وَجَدَ هَدْيًا وَإِلَّا

۲۸۸۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالُوا لَا نَرَى أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّ تَخَشَّى أَنْ تَكُونَ بَيْنَ

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ عرفات سے واپس آنے لگے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بنائے گئے خلیفہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ اور حمزہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا ہمیں خدشہ ہے کہ مسلمانوں میں کوئی لڑائی آپ کے اور حج بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ نہ بن جائے

جلد ثالث

النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ بِئْسَمَا ظَنَنْتَ جِئْتُ لَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْحَرَّةِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا يَحَجَّتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر میرے اور حج کے درمیان جنگ حائل ہو گئی تو میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیت اللہ کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے تھے اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا میں نے گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کی ہے پھر آپ روانہ ہوئے جب ظاہر حرہ پر پہنچے تو فرمایا کہ میرا معاملہ ایک ہی ہے میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے پھر آگے چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پر پہنچے تو ان کے لیے ایک طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس کے بعد ان دونوں سے حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ دونوں سے ایک ساتھ یوم نحر (قربانی کے دن) کو حلال ہوئے۔

۲۸۸۷۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ عُمَرُ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَحَرَّمَ

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حجاج نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا اس کے بعد حدیث ابن بشر کے مثل ذکر کیا اور اس حدیث کے آخر میں اس قصہ کے مثل ذکر کیا اور حدیث کے آخر میں ہے کہ عمر کہتے تھے جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ایک طواف (قدوم) کافی ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔

حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۲۸۸۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَدَّ مَنْ خَرَجَ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقَالَ لَهُ عَلَى مَا أُقَاتِلُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال کے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں یہ خدشہ ہے کہ یہ لوگ آپ کو حج سے روک دیں گے حضرت ابن عمر نے کہا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے میں تمہارے سامنے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں تم کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے حضرت ابن عمر چلے گئے حتی کہ جب مقام بیداء پر پہنچے تو کہا حج اور عمرہ دونوں کا ایک حکم ہے میں تم کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کر لی ہے حضرت ابن عمر مقام قدید میں مدی خرید کر لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئے پھر انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی۔ انہوں نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ قربانی کی نہ سر منڈایا نہ بال کترائے اور جو چیزیں ان پر احرام کے سبب حرام ہوتی ہیں ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئے حتی کہ قربانی کا دن آگیا پھر انہوں نے قربانی کی سر منڈایا اور ان کا خیال تھا کہ ان کے پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں ادا (تمام) ہو گئے ہیں حضرت ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

۲۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّونَكَ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے یہ قصہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث کے شروع میں ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو روک دیں گے۔ انہوں نے کہا میں اس وقت وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اس حدیث کے آخر میں نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا تھا۔

عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ۔

قبائل اور اجتہاد پر ایک دلیل اس باب کی حدیث میں ہے کہ حضرت بن عمر نے حج کے لئے ... [illegible] ... نہ کہا کہ اس سال حج کو حضرت بن عمر رہتے ہیں اور یہاں لوگ ... [illegible] ... نے کہا لوگ کی وجہ سے ہمیں ... [illegible] ... نہ کہا کہ ... [illegible] ... حج سے روکا گیا ہے ... [illegible] ... نے کہا ... [illegible] ... حج اور عمرہ کا ... [illegible] ... نے جواب دیا کہ ... [illegible] ... حدیث کرتے ہوئے حج سے ... [illegible] ... کی بات سے معلوم ہوا کہ ... [illegible] ... اجتہاد ... [illegible]

احصار حج میں کاوٹ ہیں احناف کا موقف فقہاء اسلام نے مرض کے سبب سے رکاوٹ کو بھی رکاوٹ کی وجہ ... [illegible] ... رکاوٹ ... [illegible] ... علامہ ... [illegible] ... ہیں کہ سب کو ... [illegible] ... کی وجہ سے ... [illegible] ... کے لیے ... [illegible] ... کہتے ہیں ... [illegible] ... رکاوٹ ... [illegible] ... کے ساتھ ... [illegible] ... رکاوٹ ... [illegible] ... ہمارا دلیل یہ ہے کہ ... [illegible] ... ہیں ... [illegible] ... ہیں کہ ... [illegible] ... کی یا ... [illegible] ... زیادہ ... [illegible] ... بکری بھیج دو اور جس شخص کے ... [illegible] ... بکری بھیجوائی ہے کہ ... [illegible] ... ہو جائے۔[1]

قرن ثعالب دو طرفوں پر اعتراض کا جواب ... [illegible] ... کرتے ہیں کہ ... [illegible] ... سب کا جواب ہے کہ اس حدیث کا مصداق یہ ہے کہ حضرت ابن عمر نے ... [illegible] ... نذر کیا تھا ... [illegible] ... نذر نہیں کیا یہ مصداق نہیں ہے ... [illegible] ... حج میں کسی قسم کا کوئی تردد نہیں کیا ... [illegible] ... دونوں کا ... [illegible] ... نذر ... [illegible] ... حدیث سے ... [illegible] ... حج میں ... [illegible]

---

[1] علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ مع فتح القدیر ج ۳ ص ۵۳ ۔ ۵۰ طبع مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

[illegible] کسی قسم کے طواف کی نذر سے [illegible] کرکے حرم پر قربان [illegible] کرے یہ الفاظ کو فرمانی رہے تو قربان ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر نے حج اور عمرہ کا ایک طواف کیا تھا وہ طواف قدوم تھا اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے [illegible] یہی: امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر نے یوم نحر سے پہلے اپنے حج کے لیے طواف نہیں کیا تھا اور نہ [illegible] سے پہلے حج میں طواف قدوم کیا جاتا ہے حج کے اجزاء میں سے نہیں ہے اس طواف کے لیے حضرت ابن عمر نے عمرہ کے طواف قدوم کو کافی قرار دیا اور حج میں اس کا اعادہ نہیں کیا اس کی علت یہ ہے کہ حضرت ابن عمر جب مکہ میں آتے تو بیت اللہ میں پہلے رمل کرتے اور پھر صفا و مروہ میں سعی کرتے اور جب منیٰ میں حج کا تلبیہ [illegible] نہیں کرتے تھے اور صفا و مروہ میں سعی کر لیتے یوم نحر تک مؤخر کر دیتے اور یوم نحر کو رمل نہیں کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر کے نزدیک مکہ میں آنے والے [illegible] یوم نحر تک حج کا طواف نہیں کرتے تھے [illegible] نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی نسبت کی ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ آپ نے یوم نحر تک حج کا طواف نہیں کیا تھا اس لیے حضرت ابن عمر کے فعل پر ان کی روایت سے [illegible] نہیں ہوتا کہ قران میں [illegible]

باب ۳۶۶ فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ

افراد اور قران

۲۸۹۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے حج [illegible] کیا ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کا احرام باندھا۔

۲۸۹۱ وَحَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَحْدَهُ [illegible] وَجَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ [illegible] فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَحَدَّثْتُ [illegible] بِقَوْلِ أَنَسٍ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ [illegible] إِلَّا مَا سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے [illegible] بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کے بیان کی [illegible] بیان کی تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا [illegible] انس سے یہ روایت سنی ہے میں نے [illegible] کا قول سنا۔ حضرت انس نے کہا کہ [illegible] ہوں میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عُمْرَةً وَحَجًّا

۲۸۹۲ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هَشَشْتَ يَا حَجَّةُ فَرَحَفْتَنِي أَمْسِ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنْتَ صَبِيًّا

فرمایا: لبیک عمرۃ وحجا یعنی آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تلبیہ کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے ساتھ جمع کیا۔ راوی حبیب بن شہید نے بکر بن عبداللہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم سے انس نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے ان سے کہا [illegible] انس کو بتایا کہ حضرت ابن عمر نے [illegible] نے فرمایا گویا اس وقت تم بچے تھے۔

افراد اور قران کی متعارض روایات کے جوابات

[illegible] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ میں مختلف کلمات کہے تھے [illegible] سنا تھا اور [illegible] سنا تھا اور [illegible] کیا اور حضرت انس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ [illegible] کر دیا کہ جواب سے دونوں [illegible] ہوگئی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ [illegible] حضرت ابن عمر کی [illegible] حضرت ابن عمر سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابن عمر کے [illegible] ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی روایت سے قریب ہے۔ سالم کی روایت یہ ہے:

عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله حدثه انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى

سالم کہتے ہیں کہ شام کے [illegible] عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا آیا عمرہ کو حج کے ساتھ [illegible] جائز ہے! اس نے کہا آپ کے والد تو اس سے منع کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ ایک کام سے میرے والد نے منع کیا اور اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو تو کیا میرے باپ کی پیروی کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ اس شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

لله علیه وسلم فقال لقد صنعها رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ

۲۸۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَفَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَرُوحَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَفَعَلْتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَا أَفْتَيْتُ بِأَنَّهُ لَا حَجَّ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فَمَا رَأَيْتُهُ يَنْهَى عَنْهُ حَتَّى فَارَقَ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَفَلَا أَرَى أَبَاكَ قَدْ عَلِمَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ أَمْ أَبَاكَ فَقَالَ بَلْ أَبُوكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

۲۸۹۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكُونَ حَاجًّا فَقَالَ إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَحْمِلَ بِي فَقَالَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَصِّرْ ثُمَّ أَقِمْ حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلَّ بِالْحَجِّ وَاصْنَعْ وَأَنْتَ رَاكِبٌ هَدْيًا سُقْتَهُ أَوْ اشْتَرِ هَدْيًا إِنْ شِئْتَ ثُمَّ قَالَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَصَفَتْ

طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کا استحاب

ابو وبرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ میں نے عرفات جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لیا ہے (اب میرا طواف کرنا صحیح ہے یا نہیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ (نہیں) تیرا حج نہیں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا تو نے دیکھا ہے (کہ آپ نے طواف کیا اب بتا تو کس کی بات مانتا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیرا قول اپنے دعوی ایمان میں سچا ہے تو

ابو وبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہوا ہے (اب میں کیا کروں) انہوں نے کہا کہ تو حج کرنے سے رہ گیا ہے (یعنی اب تو حج نہیں کر سکتا) اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں حائضہ نہ ہو جاؤں (اور طواف نہ کر سکوں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تو جا بیت اللہ کا طواف کر اور صفا و مروہ کی سعی کر پھر احرام سے حلال ہو جا پھر جب ترویہ کا دن آئے تو حج کا احرام باندھ اور جو قربانی تو کر سکے کر یا خرید لے۔ پھر فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام کس طرح باندھا تھا؟ پھر فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام کس طرح باندھا تھا؟

---

۱ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۱۴۱ مطبوعہ مجتبائی کارخانہ تجارت کتب کراچی

باشَرَتْ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةَ نَبِيِّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ حَقَّ لِمَنْ تَبِعَهُ مِنْ سُنَّةِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔

نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی اور اللہ اور رسول کی سنت پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت اس ابن فلاں کے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ بشرطیکہ تم اپنے اسلام کے دعوی میں سچے ہو۔

صورت قدوم میں مذاہب تمام فقہاء اسلام کے کہ [illegible] طواف [illegible] طواف قدوم بھی کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراضات کی وجہ [illegible] کے بارے حضرت ابن عباس کسی منصب [illegible]

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بِالْقُدُومِ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ

قدوم کرنے والا سعی سے اور حج [illegible] طواف قدوم سے پہلا اور [illegible]

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت [illegible] کیا وہ اپنی بیوی کے قریب جا سکتا ہے؟ حضرت ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا [illegible] نماز پڑھی اور صفا اور مروہ میں سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۸۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی روایت ہے۔

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَمِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۲۸۹۰۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ
الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو
وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ
وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولَانِ سَمِعْنَا
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ
مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
عُرْيَانٌ أَمْ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
أَلَيْسَ هُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
إِنَّمَا نَرَى أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يُقَالُ
فِيهِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
لِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو بَكْرٍ
قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَوْ قَالَ ذَلِكَ
عَلَى الظَّنِّ مِنَ الزُّهْرِيِّ
فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَاجِعًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى
حَيْثُ قَدِمَ هَذَا الْمَكَانَ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَكَانَ وَكَانَ يَوْمَ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ
فَأَقَامَ بِهِمْ مَنَاسِكَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عَنِيَ وَلَمْ يَذْكُرْ

محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ [illegible] سے کہا، وہ دن ریت سے پر جو حج تمتع کرتا ہے [illegible] یہ وہ بیت اللہ کے طواف کے بعد [illegible] اگر وہ کہیں۔ وہ حلال نہیں ہو سکتا [illegible] کہتا ہے کہ وہ حلال ہو سکتا ہے۔ محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے [illegible] سے سوال کیا عروہ نے کہا جس شخص نے [illegible] سے وہ حلال نہیں ہو سکتا [illegible] ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو سکتا ہے [illegible] پوچھا میں نے اس عروہ کا قول [illegible] سے کہا، ایک شخص کہتا ہے کہ [illegible] نے کیا ہے اور عمرہ [illegible] کہتے ہیں۔ میں [illegible] گیا اور ان سے یہ بیان کیا، انہوں نے پوچھا یہ شخص کون [illegible] میں نے کہا میں نہیں جانتا [illegible] وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گیا [illegible] میرا خیال ہے وہ عراقی ہوگا! میں نے کہا میں نہیں جانتا [illegible] عروہ نے کہا وہ جھوٹ بولتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بیان کی کہ [illegible] پہنچ کر آپ نے سب سے پہلے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر حضرت ابوبکر رضی [illegible] نے حج کیا اور انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر حج کے [illegible] نہیں کیا یہ [illegible] نے بھی [illegible] سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا [illegible] کیا پھر حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا [illegible]

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ دِينَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ لَهُمْ جَمِيعًا وَلَا نَصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ لَمْ يَقْضِهَا بِعُمْرَةٍ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَتْ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ.

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم نے حج کیا پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر عمرہ نہیں کیا پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی اسی طرح حج کرتے دیکھا وہ اس کے سوا کچھ نہیں کرتے تھے۔ اور سب سے آخر میں میں نے جس کو یہ کرتے ہوئے دیکھا وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے لوگوں نے بھی عمرہ کے بعد حج سے احرام کر نہیں کھولا اور حضرت ابن عمر ان کے پاس موجود تھے ان سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ اسی طرح جو صاحب بھی گذر چکے ہیں جب وہ مکہ مکرمہ جاتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے پھر حج کرتے تھے اور میں نے اپنی والدہ حضرت اسماء اور خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے وہ مکہ جا کر سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتیں اور حلال نہیں ہوتی تھیں پھر حج سے پہلے تیار کر وہ اور ان کی بہن اور حضرت زبیر اور فلاں نے عمرہ کیا جب احرام کھول کر حلال ہو گئے تو میری والدہ نے اس مسئلہ میں جو کہا ہے جھوٹ کہا ہے۔

۲۸۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ هَذِهِ رَكْضَةُ الشَّيْطَانِ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرام باندھے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ حلال ہو جائے، میرے پاس ہدی نہیں تھی میں حلال ہو گئی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ہدی تھی وہ حلال نہیں ہوئے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ فَلَمَّا قَدِمْتُ بِنَا نُثُمَّ خَرَجْتُ وَحَلَلْتُ وَقَالَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ قُرَّةٌ عَيْنِيْ فَقُلْتُ أَحَسِبَ أَنْ أَتَبَ عَلَيْكَ

میں اپنے کپڑے بن کر گئی اور حضرت زبیر سے کہا میرے پاس سے ہٹ جائیے حضرت زبیر نے کہا میرے پاس سے کہاں سے کہا کیا تو کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

۲۸۹۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْجِعِيْ عَلَيَّ اسْتَرْجِعِيْ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَرِنَبَ عَلَيْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث بیان کی اس میں ہے کہ حضرت زبیر نے اس سے کہا مجھ سے دور ہو جاؤ دور ہو۔ حضرت اسماء نے کہا کیا تم کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

۲۹۰۰۔ وَحَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ [illegible] عَنْهُمَا [illegible] أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ أَدْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں [illegible] سے گذرتیں تو فرماتیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر صلوٰۃ نازل فرمائے، ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہرے تھے ان دنوں ہمارا سامان کم تھا اور سواریاں بھی کم تھیں، اور زادِ راہ بھی کم تھا۔ میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں، فلاں شخص نے عمرہ کیا، ہم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے [illegible] کا احرام باندھا۔

عَنْهُمْ فَمَا سَبَبْتَ عَلِيًّا سَبَبْتَ حَسَنًا ثُمَّ
ذَهَبَ مِنْ لُعْنَتِي بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ
فِي رِوَايَتِهِ إِنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ
عَبْدَ اللَّهِ۔

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ
الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا
وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى
عَنْهَا فَقَالَ هِيَ لَهُ وَإِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَأُخْلُوا
عَنْهَا فَمُشُوهَا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا
فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ
رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا

مسلم قری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا "یا تمتع میں تمتع کرنا جائز ہے" اس نے اس کی اجازت دیدی، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع کرتے تھے جو حضرت ابن عباس سے ہوا حضرت ابن الزبیر کی والدہ اسماء سے حدیث بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ پوچھو، لوگوں نے ان سے حضرت ابن الزبیر کی والدہ سے سوال کیا وہ نابینا عورت تھیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی اجازت دی ہے۔

۲۹۰۲۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَفِي
حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةَ الْحَجِّ
وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ
مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةَ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةَ
النِّسَاءِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے بعض راویوں نے متعہ کا لفظ استعمال کیا ہے، متعۃ الحج کا لفظ نہیں اور امام مسلم نے کہا پتہ نہیں اس سے متعۃ الحج مراد ہے یا متعۃ النساء۔

۲۹۰۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحُجَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، پھر (عمرہ کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہو گئے تو وہ صحابہ جو ہدی کا جانور لائے تھے اور باقی صحابہ حلال ہو گئے اور

بن عبید اللہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی اور وہ حلال نہیں ہوئے۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اور بکیر اور شخص کے پاس ہدی تھی اور وہ دونوں حلال ہو گئے۔

---

۳۶۹ بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

۲۹۰۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] لوگ یہ گمان کرتے تھے [illegible] سب سے بڑا گناہ [illegible] صفر قرار دیتے تھے وہ کہتے تھے کہ جب [illegible] کا مہینہ ختم ہو جائے تو [illegible] عمرہ حلال ہو جاتا ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرے کا احرام کر لو [illegible] یا رسول اللہ ہم کس طرح حلال ہوں فرمایا پورے حلال ہو جاؤ۔

۲۹۰۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ [illegible] الْبَرَاءِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ [illegible] يَقُولُ [illegible] لِلَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوئے، آپ نے صبح کی نماز پڑھی، صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ نے [illegible] جو شخص [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ حِينَ صَلَّى صَلَّيْتُ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً.

اس کو عمرے کا احرام قرار دے دے۔

۲۹۰۷- وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رَوْحٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَيْسَ كَمَا قَالَ نَضْرٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ الْحَدِيثُ كَحَدِيثِهِ.

ایک اور سند سے یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے روح اور یحیی بن کثیر نے شعبہ کی طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے حج کا احرام باندھا اور جمشی کی روایت کے علاوہ باقی سب راوی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز بطحاء میں صبح کی نماز پڑھی۔

۲۹۰۸- وَحَدَّثَنَاهُ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چوتھی ذی الحجہ کو مکہ میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

۲۹۰۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى وَقَدِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ذی طوی میں پڑھی، اور جب ذوالحجہ کا مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور صحابہ کو حکم دیا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَجْعَلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ۔

۲۹۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، پس جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ حج کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔

۲۹۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْصَفْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَبِتُّ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُهُ بِرُؤْيَايَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے تمتع کیا، لوگوں نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر ان سے تمتع کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا۔ میں واپس آ کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کسی آنے والے نے میرے پاس آ کر کہا عمرہ قبول کیا گیا اور حج مبرور ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کے پاس آ کر خواب بیان کیا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کفار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ

حدیث نمبر ۲۹۰۵ میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو زمین پر سب سے بڑا گناہ خیال کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بری رسم کو مٹایا اور حج کے مہینوں میں اپنے اصحاب سے عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ کفار محرم کو مؤخر کر دیتے تھے اور اس کو اپنے لیے حلال کر لیتے تھے اور اس سے ان کی

غرض یہ تھی کہ مسلسل تین حرمت والے مہینوں کی وجہ سے ان کی لوٹ مار اور قتل و غارت کے تسلسل میں رکاوٹ پڑتا تھا اس لیے وہ محرم کے مہینہ کو مؤخر کر دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو گمراہی قرار دیا ورفرمایا یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ زین لہم سوء اعمالہم واللہ لا یہدی القوم الکافرین۔ مہینوں کو مؤخر کرنا کفر میں زیادتی ہے۔

بَابُ ۳۷ اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهَا عِنْدَ الْاِحْرَامِ

احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا (چیر دیا۔ جس سے خون بہا، پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اونٹنی پر سوار ہوئے، جب مقام بیداء پر اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي سَنَامِهَا الْحَدِيثَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَّى الظُّهْرَ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ آئے تو ظہر کی نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

مسئلہ اشعار میں شوافع کا احناف پر اعتراض

اونٹ کے کوہان کی دائیں جانب کو چیر کر (کسی ہتھیار سے) زخمی کرنا اور اس کا خون بہانا اشعار کہلاتا ہے علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اونٹ میں اشعار کرنا مستحب ہے جمہور متقدمین و متاخرین کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ اشعار بدعت ہے کیونکہ یہ جانور کو مثلہ کرنا ہے، علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا نظریہ اشعار کے بارے میں احادیث صحیحہ مشہورہ کے خلاف ہے اور یہ مثلہ کرنا نہیں ہے بلکہ یہ فقط خون روکنے کی شکل ہے۔[1]

[1] علامہ نووی ابن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۰۰، طبع نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

مسئلۂ اشعار میں احناف کا جواب

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اشعار مکروہ ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک مستحسن ہے۔ [illegible] کہہ دیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اشعار کا طریقہ یہ ہے کہ کسی نشتر یا دھار دار چیز سے اونٹ کے کوہان کی دائیں یا بائیں سے کسی ایک جانب کی کھال کو کاٹا جائے حتیٰ کہ اس سے خون نکلے پھر اس خون میں اس کے کوہان کو ملا جائے اس عمل کو اشعار کہتے ہیں کیونکہ اس سے ہدی کی علامت قائم ہو جاتی ہے اور اشعار کا معنی علامہ ہے۔ ابن ابی سبرمہ کہتے تھے کہ کوہان کی بائیں جانب اشعار کیا جاتا ہے۔ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ بدنوں سے اونٹوں میں اشعار کیا اور صحابہ سے بھی اشعار مروی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا امام ابوحنیفہ نے اصل اشعار کو مکروہ نہیں قرار دیا اور امام ابوحنیفہ اشعار کو مکروہ کہہ سکتے ہیں جبکہ بکثرت احادیث سے اشعار کا ثبوت ہے۔ امام ابوحنیفہ نے صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کیونکہ وہ بدعت کی ابتدا میں نشتر کو گھونپ دیتے تھے جس کی وجہ سے اونٹ کی ہلاکت کا خدشہ ہوتا تھا۔ خاص طور پر نجد کی گرمیوں میں انہوں نے عام لوگوں کو اس سے روکنے کے لیے اشعار مکروہ کہا ہے کیونکہ وہ اشعار کو صحیح طریقہ سے نہیں کرتے تھے لیکن جو لوگ اشعار کرنا جانتے ہیں صحیح طور پر اونٹ کی کھال کاٹیں اور اس کا گوشت نہ کاٹیں تو ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

بَابُ قَوْلِهِ إِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا مُفْتِيَا أَتَى قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ

حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ اب کے فتوی نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔

۲۹۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَا حَسَّانَ الْأَعْرَبَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا هَذَا الْفَتَى قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ فَمَنْ ضَحَّى بِلَيْلَةٍ فَقَدْ حَلَّ فَمَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمْيِ جَمْرَتِكُمْ

۲۹۱۵ وَحَدَّثَنِي حَمْدُ بْنُ مَنِيعٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ

ابو حسان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ اب کے لوگوں میں اس مسئلہ سے بہت شور پیدا ہو گیا ہے

---

[1] علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۹۳ھ المبسوط ج ۴ ص ۱۳۸، شیرہ دار المعرفہ بیروت طبعہ سنہ ۱۴۰۹ھ۔

يَحْيَى عَنْ تَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِ النَّاسُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ إِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

نے سات بار طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا ... سعید کرتے ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا ... صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تم ناراض ہو۔

۲۹۱۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَيَّمَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَا عَهْدَ لَهُ بِحَجٍّ فَحَلَّ فَلْيَحْلِلْ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذٰلِكَ فَأَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمَوْقِفِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ هُوَ قَبْلَ وَبَعْدَ وَكَانَ يَقُولُ أَمَرَهُمْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ ... جاتا ہے خواہ وہ شخص حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو۔ راوی نے عطا سے پوچھا کہ ابن عباس نے ... آیت سے ثم محلها الى البيت العتيق۔ ... وہ عرفات سے پہلے ہو یا بعد اور اس کا استنباط ... وہ اس حدیث سے کرتے تھے جب حجۃ الوداع میں ... صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو احرام کھولنے کا حکم دیا ...

حضرت ابن عباس کی رائے کے تفرد کا بیان

اس باب کی احادیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ ... کے اس فتویٰ کا ذکر کیا گیا ہے ... طواف قدوم کے بعد حلال ہو جاتا ہے ... بعد کے ائمہ میں سے کسی نے حضرت ابن عباس کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا حضرت ابن عباس کے علاوہ باقی تمام فقہاء کا نظریہ یہ ہے کہ حج کرنے والا صرف طواف قدوم سے حلال نہیں ہوتا بلکہ اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ عرفات میں قیام کرے ... اور طواف زیارت کرے حضرت ابن عباس نے قرآن مجید کی آیت ثم محلها الى البيت العتيق سے جو استدلال کیا ہے دوسری آیتیں اس آیت کا یہ معنی نہیں ہے کہ طواف قدوم کے بعد حج کرنے والا حلال ہو جاتا ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہدی حرم میں ذبح کی جائے ... محل کا مطلب حرم ہے حلال ہونا تو ہر ... چاہیے خواہ طواف قدوم بھی نہ کیا ہو حضرت ابن عباس کا دوسرا استدلال اس حدیث سے ہے ... صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ...

مدی نہیں تھی انھیں حلال ہونے کا حکم دیا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلوب اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام کر لیں اور یہ حکم وقت اس سال کے ساتھ خاص نہ تھا جب کہ ہم دلائل سے بیان کر چکے ہیں، اس لیے یہ حدیث اس چیز کی دلیل نہیں بن سکتی کہ جس نے حج کا احرام باندھ لیا ہو وہ صرف طواف قدوم کر کے حلال ہو سکتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے اور بال کٹانے کا بیان

۲۹۱۷ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُعَاوِيَةَ عَلِمْتَ أَنِّي قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقَالَ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹے تھے، انہوں نے ان سے کہا مجھے اس کا علم نہیں اس کے آپ ذمہ دار ہیں۔

۲۹۱۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے مروہ پر تیر کے پیکان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تھے یا کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ مروہ پر تیر کے پیکان سے بال کتروا رہے ہیں۔

حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تحقیق

حج اور عمرہ کرنے والے کے لیے حرم میں جس جگہ بھی بال کٹانے یا سر منڈانے جائز ہے لیکن عمرہ کرنے والے کے لیے مروہ کے پاس اور حج کرنے والے کے لیے منیٰ میں بال کٹانا یا سر منڈانا افضل اور مستحب ہے اس حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ حجۃ الوداع کا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قارن تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں حلق کرایا تھا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال بطور تبرک تقسیم کیے تھے، اس لیے حضرت معاویہ کے بال کاٹنے کے واقعہ کو حجۃ الوداع پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے اور نہ اس واقعہ کو سنہ ۸ ہجری کے عمرۃ القضاء پر محمول کرنا صحیح ہے کیونکہ حضرت معاویہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے حضرت معاویہ نے ۸ ہجری فتح مکہ کے سال میں اسلام

لائے تھے اور آٹھ ہجری میں عمرۂ جعرانہ واقع ہوا اس لیے یہ وقفہ بھی عمرۂ جعرانہ کا ہے۔

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

تمتع اور قران کا جواز

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے درآں حالیکہ ہم بلند آواز سے حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی نہ لی ہو وہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر لیں پھر جب ترویہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو ہم منیٰ گئے اور ہم نے حج کا احرام باندھا۔

۲۹۲۰۔ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے درآں حالیکہ ہم بآواز بلند حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

۲۹۲۱۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اخْتَلَفَا فِي سُنَّتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آکر کہنے لگا کہ ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ دو متعہ کیے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو ان سے منع کر دیا پھر ہم نے ان کو نہیں کیا۔

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ حضرت علی نے کہا میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے آپ نے باندھا۔ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۲۹۲۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ أَبُو عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّكَ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ تَحَلَّلْتُ.

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ [illegible] اور فرمایا لبیک عمرۃ و حجا۔

۲۹۲۵۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَحُمَيْدٍ بِهَذَيْنِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَذَلِكَ حَمِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کہتے ہوئے سنا کہ میں عمرہ اور حج [illegible]

۲۹۲۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

التَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ضرور ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ کہیں گے۔

۱۹۲۷۔ وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ۔

کیث اور سند سے بھی یہ روایت ہمیں نے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

۲۹۲۸۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اس سند سے بھی یہ روایت ہے۔

باآواز بلند تلبیہ کہنے کے احکام

حدیث نمبر ۲۹۱۹ میں بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا ذکر ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے بشرطیکہ اتنے زور سے آواز بلند کرنے سے اس کو تکلیف ہو عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ کہے بلکہ دل ہی دل میں تلبیہ کہے کیونکہ اس کی آواز سے غیر محرم مرد کے سننے کا اندیشہ ہے اور مرد کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہنا تمام علماء کے نزدیک مستحب ہے البتہ غیر مقلدین نے اسے واجب کہا ہے۔ مسجد حرام و مسجد عرفات کے علاوہ باقی مساجد میں بلند آواز سے ذکر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ ان میں دو قول ہیں، امام مالک کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ تمام مساجد میں بھی بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ ان تین مساجد میں جائز ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی مساجد میں بلند آواز سے ذکر نہ کرے تاکہ لوگوں کی عبادت میں خلل نہ ہو۔ ان تین مساجد میں چونکہ حج کی عبادت انجام دی جاتی ہیں اس لیے وہاں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذکر بالجہر

خیال رہے کہ جب لوگوں کی عبادات میں خلل کا اندیشہ نہ ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر متوسط جہر کیا جائے تو لوگوں کی عبادت میں خلل نہیں پڑتا حنفیہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز کے بعد [illegible] کا ذکر کرتے سنا [illegible]

۱۔ امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

مستلزم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بلند آواز سے ذکر کیا جس کو حضرت ابن الزبیر نے سنا مالا سی وجہ سے شیخ ولی الدین عراقی نے حضرت عبداللہ بن الزبیر کی اس روایت کو اس طرح ذکر کیا ہے: وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الاعلی لا الہ الا اللہ۔ الحدیث "حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد بآواز بلند فرماتے تھے: لا الہ الا اللہ"

صاحب مشکوۃ کا مسلم کے حوالے سے بصوتہ الاعلی کے الفاظ نقل کرنے کا بیان۔

شیخ ولی الدین عراقی نے حضرت ابن الزبیر کی اس روایت کو مسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے و صحیح مسلم میں "بصوتہ الاعلی" کے الفاظ نہیں ہیں لیکن حضرت ابن الزبیر کی روایت میں ان الفاظ کا معنی موجود ہے کو صحیح مسلم کی روایت میں ہے حضرت ابن الزبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد [illegible] اللہ کا ذکر کرتے تھے اور حضرت ابن الزبیر کا یہ بیان کرنا اس بات کو مستلزم ہے کہ حضرت ابن الزبیر اس ذکر کو سنتے تھے اور ذکر کو سننا اس بات کو مستلزم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے شیخ ولی الدین عراقی نے اس معنی پر تنبیہ کرتے ہوئے بصوتہ الاعلی کے الفاظ ذکر کر دیے جو حضرت ابن الزبیر نے نہیں کہے لیکن ان کی روایت میں یہ معنی موجود ہے اس لیے اس روایت پر نظر کرتے ہوئے [illegible] نے اس طرح روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد بلند آواز سے کہتے تھے [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۳۷۴ بیان عدد سہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و من رماہن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد

۲۹۲۹ - وحدثنا ھداب بن خالد حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ ان انسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلھن فی ذی القعدۃ الا التی مع حجتہ عمرۃ من الحدیبیۃ او زمن الحدیبیۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ من العام المقبل فی ذی القعدۃ وعمرۃ من جعرانۃ حیث قسم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں اور یہ سب ذوالقعدہ میں کیے ہیں سوا اس ایک عمرے کے جو آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا کہ آپ نے عمرہ حدیبیہ (صلح) حدیبیہ کے زمانہ میں ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا اس کے بعد والے سال ذوالقعدہ میں کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ جب آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا وہاں ذوالقعدہ میں کیا، اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

سلہ شیخ ولی الدین عراقی متوفی ۸۲۶ھ، مسکوۃ ص ۸۸، مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔

عَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّتِهِ .

۲۹۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَ عُمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ .

قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے۔ انھوں نے کہا کہ (فرضیت حج کے بعد) آپ نے ایک حج کیا ہے اور چار عمرے کیے ہیں۔

۲۹۳۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَ بِمَكَّةَ أُخْرَى .

ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے۔ انھوں نے کہا سترہ میں۔ اور حضرت زید بن ارقم نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت کی ہے۔ اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک حج کیا ہے جو حجۃ الوداع ہے۔ ابو اسحٰق نے کہا کہ مکہ میں رہتے ہوئے آپ نے ایک اور حج بھی کیا۔

۲۹۳۲ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ [illegible] حُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ صَرِيرَ [illegible] فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ [illegible] فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْ [illegible] وَمَا يَقُولُونَ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] کے بارے میں پوچھا [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کی مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے۔ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے میری ماں! کیا آپ نہیں سن رہیں جو ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں! حضرت عائشہ رضی [illegible] انھوں نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے! حضرت عائشہ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَلَمْ يُنْكِرْ
عَلَيْهِ وَلَا أَحَدٌ مِنْ مَنْ مَعَهُ وَلَا مَنْ
عَلِمَ مِنْ عُمَرِهِ أَنَّهُ لَمْ يَعْتَمِرْ فِي رَجَبٍ وَلَا مَنْ
لَمْ يَعْلَمْ فَلَمْ يَكُنْ

کیا تو ابن عمر آپ کے ساتھ تھے، عروہ کہتے ہیں یہ سب سن رہے تھے انھوں نے نہ کہا نہ ہاں کہا وہ خاموش رہے۔

۲۹۳۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَالِسٌ [illegible]
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا [illegible]
يُصَلُّونَ [illegible] فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ لَا عِلْمَ
لِي بِهَذَا إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ عَائِشَةَ
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا فَقَالَ [illegible]
فَقَالَ [illegible] فَلَمْ يَكُنْ [illegible]
أَنْ كَانَ [illegible] عُمَرَ [illegible]
عَائِشَةَ [illegible] فِي الْحُجْرَةِ
فَلَمْ [illegible] فَقَالَ [illegible]
فَقَالَ [illegible] فَلَمْ يَكُنْ
فَقَالَ [illegible] صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فِي رَجَبٍ
فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا
اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ
قَطُّ۔

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں گئے تو ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب سے ایک طرف بیٹھے دیکھا، وہ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ہم نے ان سے ان کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ رجب میں کیا ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم فرمائے آپ جب بھی عمرہ کیا ابو عبدالرحمن ان کے ساتھ تھے اور آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد کی تحقیق

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنے چار عمرے کیے ہیں ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رجب میں عمرہ ادا کیا پہلا عمرہ چھ ہجری میں حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ میں کیا جس میں آپ کو اور صحابہ کو روک دیا گیا اور آپ اور صحابہ حلال ہو گئے اس کو بھی عمرہ شمار کیا گیا دوسرا اگلے سال ذوالقعدہ میں عمرہ کیا اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں ساتویں ہجری میں یہ ہوا تیسرا عمرہ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے سال کیا اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے سال کیا اس کا احرام ذوالقعدہ میں باندھا تھا کے افعال نہ حج میں کیے جب حضرت عائشہ نے حضرت ابن عمر کے قول کا انکار کیا تو حضرت ابن عمر کو شبہ ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابن عمر کو یاد نہیں رہا تھا یا شبہ پڑ گیا تھا اس وجہ سے حضرت عائشہ سے سن کر ان کی بات کا انکار کیا۔

قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج نہ دیکھنے کی وجہ کل تین عمرے ہوئے علامہ نووی نے اس کا شدید رد کیا ہے اور کہا کہ روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ آپ نے حج قران کیا تھا قاضی عیاض نے جو کچھ کہا ہے وہ باطل ہے۔

نماز چاشت کے بدعت ہونے کی توضیح

حضرت ابن عمر نے اس حدیث میں چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے حالانکہ چاشت کی نماز سنت سے ثابت ہے علامہ نووی نے اس کی توضیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر کا مطلب یہ تھا کہ چاشت کی نماز کے لیے مسجد میں جمع ہونا اور اعلان کرنا بدعت ہے اور اس کی اصل سنت سے ثابت ہے چاشت کی نماز کے لیے مسجد میں جمع ہونا حضرت ابن عمر کے زمانہ میں بدعت سیئہ نہیں تھی، نہ لوگوں کو اس سے منع کرنے سے

جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہم نے اس مسئلہ کو مکمل بحث کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان مبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

۲۹۳۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے کہا (راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اس عورت کا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا ہوں) تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں اس نے کہا ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج کرنے کے لیے گیا ہوا ہے اور ایک اونٹ ہمارے گزر بسر کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ

۱۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

عَلَى نَاضِحٍ لَهَا تَرَكَتْ نَاضِحَيْهَا عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

۲۹۳۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَّتِ مَعَنَا قَالَتْ لَنَا أَبُو فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ يَنْضِحُ عَلَى أَرْضِهِ وَابْنُهُ عَلَى نَاضِحٍ وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَسْقِي عَلَيْهِ وَالْآخَرُ عَلَى نَاضِحٍ فَعَرَكَتْنَا عَرْكَةً فَقَالَ حَجَّةً أَوْ حَجَّ مَعِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت جسے ام سنان کہا جاتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] سے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے کہا میرے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور اس کا بیٹا حج کے لیے گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے یا فرمایا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہونے اور نشیبی حصہ سے نکلنے کا استحباب

۲۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ دَخَلَ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا رَجَعَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي تُشْرِفُ عَلَى الْقَبْرِ وَإِذَا خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور معرس کے راستہ سے واپس آتے جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو بالائی گھاٹی سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے تو نچلی گھاٹی سے نکلتے۔

۲۹۳۷- وَحَدَّثَنِيهِ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے

وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ رُمَيْرٌ ثُنْيَا ثَنِيَّةُ الْبَطْحَاءِ.

۲۹۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو بالائی حصے سے داخل ہوتے اور جب لوٹتے تو نیچے کی جانب سے لوٹتے۔

۲۹۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّةِ كَدَاءٍ فَدَخَلَ مِنْهَا كِلْتَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد ان دونوں جانبوں سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔

مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی حکمت

کداء ایک گھاٹی کے لیے تھا جہاں کہ راستہ کا نشیبی حصہ ہے جو گھوم کر بیت اللہ کے قریب سے گزرتا ہے اور عبادت کی گویا ہیں اور دونوں طرف کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی برکات سے فیض یاب کیا جاتا تھا۔

مکہ میں آتے اور جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستوں کو تبدیل

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طویٰ میں رات گذارنے کا استحباب

۲۹۴۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت ذی طویٰ میں رات گذارنے پھر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل فرمایا، ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، ابن سعید کی روایت

وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّ قَالَ حَتَّى صَبَّحَ .

میں سے تک کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی یا فرمایا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

۲۹۴۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب بھی مکہ آتے تھے ذی طوٰی میں رات گذارتے تھے حتیٰ کہ صبح کرتے اور غسل کرتے پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے تھے وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کام کیا تھا

۲۹۴۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنِيخُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ سَبِخَةٍ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کو مکہ تشریف لاتے تو ذی طوٰی میں رات گذارتے اور صبح کو مکہ میں داخل ہوتے حتیٰ کہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ ایک بڑے ٹیلے پر ہے اس مسجد میں نہیں ہے جو بعد میں بنائی گئی، لیکن اس کے نیچے ایک بڑے ٹیلے پر ہے۔

۲۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فَجَّ صَنِّيَّ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے جو مکہ کے دونوں جبلوں سے درمیان قبلہ کی طرف ہے تشریف لاتے اور جو مسجد وہاں بنی ہوئی ہے اس کو ٹیلے کے بائیں جانب کر دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے۔ اس کا کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا کم و بیش، اور پھر اس لمبے پہاڑ کے دونوں سلسلوں کی طرف موڑ کے بات ہے ،،

مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا بَيْتٌ يَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشْرَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلَ الشِّعْبِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیت اللہ شریف کے درمیان ہے نماز ادا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو حاجی ذی طویٰ میں رات گزارے جب وہ صبح کو وہاں سے غسل کرکے پڑھ کر غسل کرکے مکہ میں دن کے وقت داخل ہو۔

باب ۳۷۸ اِسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ فِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي حَجَّةٍ

حج اور عمرے کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب

۲۹۴۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو پہلے تین مرتبہ دوڑ کر طواف کرتے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چلتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو درمیانی نشیب میں دوڑتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ قَرَنَهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ بَيْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ کے لئے آتے تو سب سے پہلے تین مرتبہ دوڑ کر طواف کرتے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چل کر طواف کرتے پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑ لگاتے)

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۲۹۴۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور آنے کے بعد پہلے طواف کے سات میں سے تین چکروں میں دوڑتے۔

۲۹۴۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک سات چکروں میں سے تین چکروں میں رمل فرمایا (دوڑے) اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔

۲۹۴۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ فَحَجَرَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حجر اسود سے دوڑنا شروع کیا حجر اسود تک پہنچ کر رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کرتے تھے۔

۲۹۴۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا یہاں تک کہ سات چکر پورے ہو گئے۔

إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

۲۹۵۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ وَحَيْوَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

۲۹۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهَزْلِ قَالَ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلَ ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ قَدْ أَخْبَرَنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثِرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ

ابوالطفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چلنے کے بارے میں تبادلہ خیال کیا یہ سنت ہے؟ آپ کی قوم اس کو سنت کہتی ہے انہوں نے فرمایا وہ سچ بھی ہیں اور جھوٹے بھی میں نے کہا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی آپ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کفار مکہ نے آپ اور آپ کے اصحاب کے بارے میں کہا کہ یثرب کے بخار نے ان کو کمزور کر دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں تاکہ مشرکین ان کی طاقت دیکھ لیں اور باقی میں معمول کے مطابق چلیں۔ تو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا مجھے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کے بارے میں بھی بتلائیے۔ کیا سوار ہو کر طواف کرنا سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم سوار ہو کر طواف کرنے کو سنت سمجھتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوْتِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضْرِبُ النَّاسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا كُنَّا عَلَيْهِ رَيْتُ وَنَسْمَعُ وَالشَّيْءُ فَضْلٌ۔

۲۹۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ [illegible] إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَعَى بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا۔

۲۹۵۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبْجَرَ عَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ اَرْجُزَتِكُمْ هٰذِهِ قَدْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَصِّهْ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰى نَاقَتِهِ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ حَوْلَهُ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَشْعَثَ رَأْسُهُ كَثِيْرَ شَعْرِ لِحْيَتِهِ يَكْفِيْهِ ذٰلِكَ وَيَكْفِيْهِ ذٰلِكَ۔

۲۹۵۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا آپ کی قوم کے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں جو میل کیا تھا وہ صفا و مروہ میں مشرکین کو اپنی قوت دکھانے کے لیے کیا تھا حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچ بھی کہتے ہیں اور جھوٹ بھی۔

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، حضرت ابن عباس نے کہا ہاں مجھ سے بیان کرو۔ میں نے کہا میں نے آپ کو صفا و مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، کیونکہ صحابہ کی عادت تھی کہ آپ کو چھوڑتے تھے نہ قصد کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ تشریف لائے اور اس حالیکہ انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کیا ہوا تھا مشرکین نے کہا کہ تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، اس سے تکلیف پہنچی ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَحْزَنَ
وَأَمَرَهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَرْمُلُوا الثَّلَاثَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ مَا بَيْنَ
الرُّكْنَيْنِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ جَلَدَهُمْ قَالُوا
الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى
قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ
لَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ
كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

اشے اصحاب کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں یعنی تیز چلیں اور دو رکنوں کے درمیان عموماً چلیں ہمیں یہ کہ آپ مشرکین کو صحابہ کی توانائی دکھانا چاہتے تھے کیونکہ مشرکین نے دیکھ کر کہا یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم کہتے تھے کہ ان کو بخار نے کمزور کر دیا ہے تو فلاں قبیلہ سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ نے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا شاید اس خیال سے نہیں۔

۲۹۵۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ
قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو
عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ
الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا تھا۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

۲۹۵۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ
قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ رَمَلَ هَؤُلَاءِ بِالْبَيْتِ وَسَعْيَهُمْ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَشَيْءٌ صَنَعُوهُ بِرَأْيِهِمْ أَمْ
شَيْءٌ رَأَوْهُ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ رَأَوْهُ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْنَاهُ نَحْنُ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا
حَسَدَةً وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ.

کیا اور سنت تھی یہ دونوں سے ہیں
سے ہیں ہم کہہ سکتے۔

رمل کی تعریف علامہ نووی رمل کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ رمل کا معنی ہے دوڑنا یعنی چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔ علامہ بوعمر مغیدانی نے لکھا ہے کہ کندھے ہلاتا کہ [illegible] والا شخص جس نے کسی کو للکارا ہو۔ رمل صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے طواف افاضہ اور طواف وداع میں رمل نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک رمل اب سنت نہیں ہے کیونکہ رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ القضاء کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو مشرکین نے کہا کہ ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، مشرکین کے لیے جو بھی رمل کیا اور صحابہ کو بھی رمل کا حکم دیا

۱۔ علامہ نووی کی یہ تحریر نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۔ ملاحظہ ہو محمد بن عبدالرحمن مغربی متوفی ۵۹۳ھ مواہب الجلیل ج ۳ ص ۸۵ مطبوعہ مکتبۃ النجاح طرابلس لیبیا

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا ہے اور اب مشرکین کو قوت دکھانے کا کوئی معنی نہیں ہے اس لیے اب رمل نہیں ہے، لیکن تمام علماء صحابہ اور تابعین نے حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جو طواف قدوم کیا تھا اس میں بھی رمل کیا تھا حالانکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا کر دیا تھا، اس لیے تمام صحابہ، تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک طواف قدوم کے تین چکروں میں رمل سنت ہے۔[1]

رمل کے احکام علامہ نووی لکھتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کے لیے مشروع نہیں ہے، جیسے عورتوں کے لیے صفا اور مروہ میں دوڑنا مشروع نہیں ہے اور اگر عورت رمل ترک کرنے کے بعد اس کو چھوڑ دے تو وہ سنت کا تارک ہے اور اس پر کوئی دم واجب نہیں ہے۔ اس مسئلہ کا اس میں اختلاف ہے بعض مالکیہ کے نزدیک اس پر دم ہے اور بعض کے نزدیک اس پر دم نہیں ہے۔[2]

علامہ حصکفی لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بغیر عذر کے رمل کو ترک کیا تو اس نے برا کام کیا اور اس پر کوئی دم واجب نہیں ہے، اسی طرح صفا اور مروہ میں سعی کے ترک سے کچھ واجب نہیں ہوتا اور طواف میں اس سے گر کر حجر اسود کی تعظیم یا کسی اور ادب اور سنت کو ترک کر دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا۔[3]

تعارض کا جواب حدیث نمبر ۲۹۶۱ میں ہے جب ابو طفیل نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا میں سمجھتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے تھے اور جھوٹے بھی سمجھتے ہیں کہ رمل سنت تھا جب لوگ تھوڑے تھے جھوٹے ہیں لیکن جب سے ابن عباس کی اس رائے سے فقہاء صحابہ وتابعین نے اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے اسی طرح اس حدیث میں ہے کہ ابو طفیل نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ لوگ صفا اور مروہ میں سوار ہو کر طواف کرنے کو سنت سمجھتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے تھے اور جھوٹے بھی سچے ہیں کہ یہ خدا کی نازل کردہ سنت ہے اور جھوٹے ہیں کہ یہ بالعموم سنت نہیں ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں یمانی رکنوں کی تعظیم کا استحباب

۲۹۵۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے سامنے سے گزرتے تھے تو رکنوں یمانیوں کو تعظیم کرتے تھے

---

[1] علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد حنفی متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر، ج ۲، ص ۳۵۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

[2] علامہ محمد امین بن عمر شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۲۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۷ھ

[3] علامہ محمد بن علی حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، درمختار مع ردالمحتار، ج ۲، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۴۰۵ھ

اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۲۹۵۸ - وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجر اسود اور اس کے ساتھ والے کونے کو استلام کرتے تھے جو بنو جمح کے مکانوں کی سمت ہے۔

۲۹۵۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے تھے۔

۲۹۶۰ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کی تعظیم کرتے دیکھا ہے تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم کو کبھی نہیں چھوڑا سختی میں اور نہ آسانی میں۔

۲۹۶۱ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا، پھر ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے انہوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا پھر اپنے ہاتھ کو چوما اور کہا کہ میں نے اس کو ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کو کرتے دیکھا ہے۔

۲۹۶۲ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُمْ بِاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارکان یمانی کے سوا کسی رکن کی تعظیم کرتے نہیں دیکھا۔

ارکان بیت اللہ کی تفصیل

بیت اللہ کے چار رکن ہیں رکن اسود رکن یمانی ان دونوں کو یمانیین کے ہیں اور دوسرے دو رکنوں کو شامیین کہتے ہیں رکن اسود اور رکن یمانی کی یہ فضیلت ہے کہ ان دونوں کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم کی تھی اور باقی دو رکنوں کی بنیاد دوسرے لوگوں نے رکھی ہے رکن یمانی کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر ہے اور باقی دو رکنوں میں سے کسی کو کوئی فضیلت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کی تعظیم جس طرح کی جاتی ہے اس طرح رکن یمانی کی تعظیم کی جاتی ہے اس کو بوسہ بھی دیا جاتا ہے اور رکن یمانی کی بھی اسی طرح تعظیم کی جاتی ہے اس کو بوسہ بھی دیا جاتا ہے اور جو دو رکن شامی ہیں ان کی تعظیم نہ کی جاتی ہے نہ ان کو بوسہ دیا جاتا ہے۔

حجر اسود کی تعظیم

حدیث نمبر ۲۹۶۱ میں ہے حضرت ابن عمر نے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر اسے چوما اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا ہے اس وجہ سے حجر اسود کو چومنے سے ماثور تو ورنہ جو حجر اسود کے چومنے پر قادر ہو وہ ہاتھ لگانے پر اقتصار نہ کرے

۳۸۰ - بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۲۹۶۳ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَعَنِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ کو بوسہ دیتے

بِشِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بِمِثْلِهٖ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَسْلَمَ.

دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَبَكٰی وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۵ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ الْمُقَدَّمِیِّ وَاَبُوْ كَامِلٍ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَیْتُ الْاَصْلَعَ یَعْنِیْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِیْ رِوَایَةِ الْمُقَدَّمِیِّ وَاَبِیْ كَامِلٍ رَاَیْتُ الْاَصْلَعَ

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۶ - وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا

عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ

بَيْهَقِيَّةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي قَبَّلْتُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيٌّ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بہت چاہتے تھے۔

۲۹۶۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكِيعٌ رَأَيْتُ أَنَّكَ سَيِّدُ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفِيٌّ وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت سفیان سے اس طرح ہے کہ عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بہت چاہتے تھے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حجر اسود سے چمٹ گئے۔

حجر اسود کے فضائل

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں حجر اسود کعبہ کے اس رکن کو کہتے ہیں جو مشرقی دروازے سے قریب ہے اور اب وہ زمین سے دو ذراع کی بلندی پر ہے۔ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں ابوقبیس پہاڑ کا ایک حصہ تھا جس میں حضرت آدم علیہ السلام نے حجر اسود کو رکھا تھا جب جنت سے حجر اسود کو اتارا گیا تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن بنو آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا اس حدیث کو امام ترمذی نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند میں عطاء بن سائب ایک راوی ہے جس میں کچھ ضعف ہے لیکن صحیحین ابن خزیمہ میں بھی یہ روایت ہے جس سے یہ قوی ہو جاتا ہے۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ ہمیں گناہوں سے ڈرنا چاہیے کیونکہ جب گناہ پتھر میں اثر کر کے اس کو سیاہ کر دیتے ہیں تو ہمارے دل کا کیا حال ہوگا اور اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ اس پتھر کو انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے ہاتھ مس کرتے رہے پھر بھی اس کا رنگ سیاہ ہی رہا حالانکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں کے مس کرنے کا تقاضا یہ تھا کہ اس پتھر کی سیاہی دور ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبرت دلانے کے لیے اس کی سیاہی کو باقی رکھا تاکہ ہم گناہوں سے بچنے کی توفیق حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے گناہوں سے لیکن بعض عبد قدیں ملحدین اس فنی نکتہ کو نہ سمجھ کر کہتے ہیں کہ

یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو سلب کر لیا اور اگر سلب نہ کرتا تو اس کے نور سے آسمان و زمین مشرق و مغرب روشن ہو جاتے، یہ حدیث مسند احمد، جامع ترمذی اور صحیح ابن حبان میں ہے اور اس کی سند میں [illegible] ایک ضعیف راوی ہے لیکن تعدد اسانید کی وجہ سے یہ حدیث قوی ہو گئی۔ علامہ قسطلانی نور سلب کرنے کی یہ حکمت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نور اس لیے سلب کر لیا تاکہ کسی پر ایمان لانا ایمان بالغیب رہے اور ثواب ہو اور اگر اس کا نور سلب نہ فرماتا تو اس پر ایمان لانا ایمان بالمشاہدہ ہوتا، اور [illegible] ایمان بالمشاہدہ میں نہیں ہے۔[1]

آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء اسلام کی تصریحات

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام و صالحین کے آثار کو بوسہ دینے پر استدلال کیا ہے علامہ بدرالدین عینی [illegible] شیخ ابن الدین فرماتے ہیں کہ معجزات شریفہ اور صالحین کے ہاتھوں اور پیروں کو برکت حاصل کرنے [illegible] دینا مستحسن ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے [illegible] جس جگہ پر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا، اور وہ حضرت حسن کی وفات تھی حضرت بریدہ [illegible] اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس جگہ کو بوسہ دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے جب تک اس کو بوسہ نہ دے لیتے [illegible] حجر اسود کو بوسہ دینے کی [illegible] حسن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو [illegible] ابن ربیع نے فرمایا کہ مجھ سے [illegible] علائی نے کہا کہ میں نے یہ [illegible] محدثین کے ہاتھوں سے کیسے [illegible] سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے متعلق پوچھنے کے بارے میں سوال کیا تو امام احمد نے فرمایا کہ اس میں حرج نہیں ہے۔ ابن علائی نے کہا کہ ہمارے شیخ تقی [illegible] کرتے تھے اور [illegible] کرتے تھے اور [illegible] کے تعجب سے امام احمد بن حنبل کے نزدیک بہت بڑے تھے اور [illegible] ابن علائی سے [illegible] کیا بات ہے ہم نے امام احمد سے روایت کیا ہے [illegible] انہوں نے [illegible] ہیں اور جب وہ اہل علم میں سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی تعظیم کے لیے امام احمد کی حدیث کا کیا حال ہوا؟

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محب طبری نے فرمایا حجر اسود اور دیگر [illegible] کا جواز ثابت ہوتا ہے جس کو بوسہ دینے میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو، کیونکہ اس سنت میں گہری حکمت ہے [illegible] حکم نہیں آیا ہے تو کسی حدیث میں اس کی ممانعت یا کراہت بھی نہیں آئی ہے اور میرے [illegible] ان کی تصنیف سے ثابت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ جب مصاحف (قرآن مجید کے نسخے) کو دیکھتے تو ان کو بوسہ دیتے اور جب احادیث کے اوراق کو دیکھتے تو انہیں بوسہ دیتے اور جب محدثین کی قبروں کو دیکھتے

---

[1] علامہ احمد بن قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ [illegible] ج ۳ ص ۱۵۵ مطبوعہ مطبعہ میمنہ [illegible]

تو انھیں بوسہ دیتے اور یہ بات بعید نہیں ہے [1]

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل

شیخ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ حجر اسود پر دونوں ہاتھ رکھ کر مصافحہ کرنے کا قائم مقام ہے اس لیے یہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کی اصل ہے نیز لکھتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا شرعاً ثابت ہے اس لیے یہ صالحین کے برکات کو بوسہ دینے کی اصل ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مصحف کو بوسہ دیا اور امام احمد بن حنبل نے مسند مطہ کے بوسہ دینے کو جائز کہا حافظ ابن تیمیہ اس سے حیران ہوئے کیونکہ یہ ان کے نزدیک جائز نہیں ہے [2]

صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔

عن نافع بن عاصم قال قدمنا. فقيل ذاك رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فاخذنا بيديه ورجليه نقبلها. [3]

عن صهيب قال رأيت عمر يقبل يد العباس ورجليه [4]

عن ابن عمر انه قبل يد النبي صلى الله عليه وسلم [5]

عن يحيى بن الحارث الذماري قال لقيت واثلة بن الاسقع فقلت وانا من اصحاب الصفة ما يمنعك ان تاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فتسأله قال اعطني يدك فقبلتها فاعطاني يده فاعطيتها فقبلتها [6]

عن صفوان بن عسال ان قوما من اليهود

واثلہ بن عمر کہتے ہیں کہ ہم آئے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ہم آپ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے لگے۔

صہیب کہتے ہیں میں نے حضرت علی کے ہاتھ اور پیر چومتے ہوئے دیکھا

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

یحییٰ بن حارث ذماری کہتے ہیں کہ میری ملاقات واثلہ سے ہوئی میں نے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انھوں نے کہا میں نے آپ کا ہاتھ بڑھائیے میں اس کو بوسہ دوں گا انھوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اس کو بوسہ دیا۔

صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ یہود میں سے ایک قوم

---

[1] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۴۱، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ منیریہ مصر، ۱۳۴۸ھ۔
[2] شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ، فیض الباری ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مطبع حجازی مصر ۱۳۵۰ھ
[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، الادب المفرد ص ۲۵۳ مطبوعہ مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل پاکستان
[4] " " " الادب المفرد، ص ۲۵۴ " "
[5] حافظ نورالدین الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۴۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الثالثہ ۱۴۰۲ھ۔
[6] " " " مجمع الزوائد ج ۸، ص ۹۲ " " " "

قبل يدي نبي صلى الله عليه وسلم و رجليه بله

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔

علامہ علی متقی بمصنف عبدالرزاق، بیہقی، اور ابن عساکر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

عن تميم بن سلمة قال قام عمر لتلثم استقبله بوعبيدة بن الجراح فصفحه و قبل يده ثم خلوا يبكيان فكان تميم يقول تقبيل ليدمسة [1]

تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر حجر اسود کا استلام کرنے لگے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے ان کا استقبال کیا اور ان سے مصافحہ کر کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ پھر دونوں خلوت میں رونے لگے۔ اور تمیم کہتے تھے کہ یہ بوسہ دینا مسنون ہے۔

حجر اسود کی تعظیم کا طریقہ

حدیث نمبر ۲۹۶۳ میں ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیا اس کی شرح میں علامہ نووی لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف میں حجر اسود کی تعظیم کے بعد اس کو بوسہ دینا مستحب ہے۔ اسی طرح حجر اسود پر سجدہ کرنا بھی مستحب ہے بلکہ حجر اسود پر پیشانی رکھ دے۔ بس مستحب یہ ہے کہ پہلے حجر اسود کو تعظیم سے چھوئے اس کو بوسہ دے، پھر اس پر پیشانی رکھ دے، ہمارا اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ ابن منذر نے حضرت عمر بن خطاب حضرت ابن عباس اور ابن زبیر اور امام احمد سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابن منذر نے کہا ہے مجھ سے اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً بیس حدیثیں روایت کی ہیں۔ امام مالک اور اسحاق بن منذر کہتے ہیں کہ حجر اسود پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ قاضی عیاض مالکی نے علماء کا یہی کہا ہے۔ اس مسئلہ میں امام مالک کی دلیل ناقابل اعتماد ہے۔

رکن یمانی کی تعظیم میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ رکن یمانی کی تعظیم کرے اور اس کو بوسہ دے یہ مذہب ہے عبداللہ بن عمر حضرت ابوہریرہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابن زبیر کا۔ امام الوحنیفہ کہتے ہیں کہ اس کی تعظیم نہ کرے اور امام مالک نے امام احمد یہ کہتے ہیں کہ اس کی تعظیم کرے اور اس کے بعد ہاتھ نہ لگائے۔ امام مالک سے ایک روایت ہے کہ وہ اس کو بوسہ دے سکتے ہیں یہ بھی ایک روایت ہے۔

حضرت عمر نے حجر اسود سے کہا "تو نفع دیتا ہے نہ نقصان" اس کی تشریح میں فقہاء اسلام کی عبارات

حدیث نمبر ۲۹۶۵ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان دیتا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا

---

[1] حافظ ذکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، مصنف ج ۸ ص ۵۶۲ مطبوعہ ادارہ قرآن کراچی الطبعۃ اولیٰ ۱۴۰۷ھ

[2] علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال ج ۵ ص ۲۲۰ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ خامسۃ ۱۴۰۵ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واشہد ھو علی انفسھم انست بربکم قالوا بلی ۔ "اور جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں" اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان سے اقرار لیا کہ ہر وہ شخص کہ جس کا رب ہے اور وہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے اس کا عہد و پیمان لیا اور اس کو ایک کاغذ میں لکھ دیا اور اس پتھر کی دو آنکھیں اور ایک زبان بنائی اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا منہ کھول۔ اس نے منہ کھولا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ کاغذ اس کے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا [illegible] سے وہ رہے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا اور جو شخص اس کا استلام کرے گا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ پس اسے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ اس قوم میں رہیں جس میں سے [illegible] اور [illegible] اور دوسرے محدثین نے کہا ہے کہ بوجہ ان کو تمام لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے اور [illegible] اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ الغرض یہ حدیث ضعیف ہے علامہ [illegible] کے لئے حجر اسود کو [illegible] کے واسطے سے یہ استلام کیا ہے کہ جو بھی شخص اس کا استلام کرے خواہ وہ کوئی ہو یہ اس کے حق میں اللہ کے ہاں گواہی دے گا اور اس حدیث سے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کہ آپ نے فرمایا [illegible] مستحب قرار دیا ہے اور [illegible] حائض ہے۔ [1]

علامہ [illegible] کیا ہے اور [illegible] نے [illegible] سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود [illegible] کا دایاں ہاتھ ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] مصافحہ کرتا ہے جب کوئی شخص کسی بادشاہ کی بیعت [illegible] تو اس کی دست بوسی کرتا ہے اور [illegible] جب بیت اللہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان کے لیے اس چیز کے بوسہ دینے کو مشروع کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے [illegible] قائم مقام ہے۔

---

[1] علامہ [illegible] متوفی ۱۲۲ھ [illegible] ص ۲۹۰ مطبوعہ [illegible]

[2] علامہ [illegible] متوفی ۹۴۴ھ [illegible] ص ۲۰ مشمولہ [illegible]

[3] علامہ [illegible] متوفی ۸۵۵ھ [illegible] ص ۲۴۰ [illegible] ۳۴۸ھ

علامہ عسقلانی نے بھی اس حدیث کی تشریح میں حاکم کی اس روایت کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اول تو اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور محب طبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے جو یہ فرمایا کہ تو ایک پتھر ہے نفع نہیں پہنچا سکتا یہ اس خدشہ سے فرمایا تھا کہ کہیں جہلاء لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ اسلام میں بھی پتھروں کی اسی طرح تعظیم کی جاتی ہے جیسے زمانہ جاہلیت میں پتھروں اور بتوں کی تعظیم کی جاتی تھی اور مہلب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر کے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ ہم نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں روایات میں حجر اسود کے لیے یمین (دایاں ہاتھ) کا لفظ آیا ہے ان یمین سے مراد حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ مثال اور کنایہ کے قبیل سے ہے۔

علامہ قسطلانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تشریح میں کہا ہے کہ حضرت عمر کی مراد یہ تھی کہ یہ حجر اسود نہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ کیونکہ جو چیز اس طرح ہو اس پر عمل کرنے سے نفع اور ثواب ہوگا اس کے بعد علامہ قسطلانی نے حاکم سے جو حدیث حجر اسود کی فضیلت میں روایت ذکر کی ہے جس میں حضرت علی کا یہ قول ہے کہ یہ حجر نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے کہا ہے کہ اول تو یہ حدیث ضعیف ہے دوسرا یہ کہ ابن ابی شیبہ نے مسند علی میں حضرت علی سے ثابت کی ہے اس میں ایک راوی بیت دلج کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین میں نے حجر اسود کے پاس کھڑے ہو کر آپ کے بارے میں کہا ہے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نفع دیتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس اسناد کی تحقیق کرنی چاہیے مگر اس حدیث کی صحیح سے حاکم کی روایت قسطلانی کا طل قرار دینے کی کوشش سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نفع اور ضرر نہیں دیتا تو پھر یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے تعارض کر کے کہیں کہ نہیں یہ نفع اور ضرر پہنچاتا ہے اور جس کو علامہ قسطلانی نے بھی ساقط قرار دیا ہے[1]

فقہاء اسلام اور علماء دیوبند کی عبارات کی روشنی میں ذاتی اور عطائی قدرت کی بحث

شیخ عثمانی نے بھی حضرت عمر کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے کہ حجر اسود بالذات نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کے بعد مختلف شارحین کے اس نقل سے ہیں جن کو اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں میرے نزدیک یہ صحیح ہے کہ حضرت عمر کی مراد یہ تھی کہ تو عبادات کا مستحق نہیں ہے جیسا کہ بت پرست بتوں کے بارے میں اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ حجر نفع اور ضرر کا مالک نہ ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہے پس تمہارا حجر اسود کی تعظیم کرنا اور اس کو بوسہ دینا اس بنا پر کہ یہ عبادت نہیں ہے یہ مشرکین کا طریقہ ہے بلکہ یہ محض شعائر اللہ کی تعظیم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع اور آپ کے حکم کی تعمیل ہے[2]

---

[1] علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۳ ص ۴۷۳ مطبوعہ نشر الکتب، لاہور، ۱۴۰۱ھ

[2] علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۳ ص ۴۲، مطبوعہ مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۲۶ھ۔

[3] شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ، فتح الملہم ج ۳ ص ۳۲۳، ۳۲۲ مطبوعہ مکتبہ اعزاز کراچی

شیخ انبیٹھوی نے بھی [illegible] کی ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا

علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حجر اسود بغیر اذن الٰہی کے نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا، علامہ [illegible] سے کہا ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا (مفہوم) علامہ قسطلانی نے لکھا ہے کہ حجر اسود [illegible] نہیں پہنچا سکتا، علامہ دمیری نے [illegible] سے لکھا ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا، ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور علامہ وحید الزمان نے [illegible] سے لکھا ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا، [illegible] نے فرمایا تھا تو ایک بیشمار [illegible] عقل و نقل کے نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا [illegible] عقل کی مرد بیان کرتے ہوئے [illegible] اور [illegible] سب نے بذاتہ نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا [illegible] سکے حق میں [illegible] [illegible] بذاتہ نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا [illegible] آپ کی [illegible] اور آپ کی [illegible] ہوا کہ [illegible] اور [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ

اونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا جواز

۲۹۶۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو چھڑی سے چھوا۔

۲۹۷۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

۲۹۷۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلَيْسَ لَهُ فَقَطْ۔

۲۹۰۲۔ وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَفْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ لَمَّا جَاءَ الْكَعْبَةَ مَعَ عُثْمَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ۔

۲۹۰۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَحَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔

۲۹۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد طواف کیا، آپ نے حجر اسود کی تعظیم کی آپ لوگوں کے شر سے بچانے کو اپنے گرد [illegible]

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا آپ اپنی چھڑی سے [illegible] کرتے تھے اور اپنی چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے [illegible] کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو، چنانچہ میں نے طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سورۂ طور اور کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

اونٹ پر طواف کرنے کی حکمت

حدیث نمبر ۲۹۰۵ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] طواف کیا [illegible] سے پسند فرمایا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ تک پہنچنے کی [illegible] سے اور اس سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ عذر کی وجہ سے سواری پر بیٹھ کر طواف کرنا [illegible] سے صحیح ہے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر بیٹھ کر طواف کی اجازت دی کیونکہ ان کو [illegible] گرد دست جمڑ تھی جس کی وجہ سے آپ لوگوں میں پہنچ گئے تھے اور دور کے لوگ آپ کو [illegible]

اس وجہ سے آپ نے اونٹ پر طواف کیا تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں۔ اس باب کی حدیث میں یہ بھی وجہ بیان کی گئی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ طواف کا مسجد میں کسی بلند جگہ پر مثلاً کرسی یا تخت پر بیٹھنا جائز ہے۔ امام مالک تخت پر بیٹھ کر درس حدیث دیتے تھے۔

حلال جانوروں کے بول و براز کی طہارت میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان احادیث سے امام مالک امام احمد کے اصحاب نے یہ استدلال کیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور گوبر پاک ہے کیونکہ وہ جب مسجد میں داخل کیا جائے گا تو اس کا پیشاب اور اس جیسی چیز گرے گی گوبر یہ چیزیں پاک ہوں تو اونٹ کو مسجد میں نہ داخل کیا جائے۔ امام ابوحنیفہ و امام شافعی کے نزدیک پیشاب اور ہر حرام جانور کا گوبر ناپاک ہے حرام جانوروں کا اور ان کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ اونٹ کو مسجد میں داخل کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا پیشاب اور گوبر بھی مسجد میں لے جایا جائے تھوک یا بلغم جو مسجد میں گرتا تھا صحابہ نے اس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کنکریوں سے رگڑ کر مسجد میں دفن کر دیا اور آپ نے اس قسم کی حدیث کو نہ تو یہ کہا ہے کہ تھوک اور بلغم کو بھی مسجد میں داخل کرنا جائز ہے اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ مسجد میں پیشاب وغیرہ کریں تاکہ اس کی طہارت کا حکم دیا جائے اونٹ کو مسجد میں داخل لانے سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کا پیشاب اور گوبر بھی مسجد میں داخل لایا جائے۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

۲۹۰۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا قرآن مجید میں ہے (ترجمہ:) "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج اور عمرہ کرے اور ان کا طواف کرے تو کوئی حرج نہیں ہے" (حرج کی نفی سے) حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ نہیں کہتا جو صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اور اس طرح تم نے سمجھا ہے اگر اس طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ صفا اور مروہ پر سعی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

شَطَّ سَحِيقٌ تَهْوِي بِهِمْ سَفَنٌ وَّنَاسٌ مِّنْ
ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ سِتْرٍ وَ
الْبَيْتِ وَهُمْ يَطُوفُونَ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ
اعْتَمَرَ فَاسْتَنْكَفَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَقَدْ كَانَ
يَقُولُ بِكُلٍّ فَقَدْ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ
بِهِمَا ثُمَّ إِنَّ هَذَا فِي أَمْرِ الصَّبِيِّ
كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا بِمَنَاةَ فِي نَحْوِ هَذَيْنِ
وَإِنَّمَا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَ
ذَكَرْنَا لَهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَنَحْنُ نَرَى أَنَّ
عَلَى أُنَاسٍ أَنْ لَا يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ

۲۹۰۷ - وَحَدَّثَنَا

اور تم جانتے ہو کہ اس آیت کا شان نزول کیا ہے
کا شان نزول یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ساحل سمندر
پر دو بت رکھے ہوئے تھے اساف اور نائلہ اور
انصار ان کے نام کا احرام باندھتے تھے پھر جا کر صفا اور
مروہ میں سعی کرتے تھے (دوڑتے تھے) اور اس کے بعد سر
منڈاتے تھے، جب اسلام آیا تو انصار نے زمانہ جاہلیت
میں اپنی سعی کے خیال سے صفا اور مروہ کے درمیان
کو مکروہ جانا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا
اور مروہ میں طواف کرنے میں کوئی
نفی حرج کا ذکر اباحت بتلانے کے لیے نہیں بلکہ انصار
کے دل سے جو کراہت تھی اس کو دور کرنے کے لیے
ہے۔)

۲۹۰۶ - وَحَدَّثَنَا

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے اس کو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں صفا اور مروہ کے
درمیان سعی نہ کروں تو کوئی حرج نہیں ہے
نے پوچھا کیوں، میں نے اس پر کہا کہ
(ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں
حج یا عمرہ کرے اس کا طواف کرنا کوئی
حرج کی بات نہیں ہے حضرت عائشہ
رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
وہ دونوں کا طواف کریں تو کوئی حرج
آیت انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں
تو زمانہ جاہلیت میں منات کا احرام باندھتے تھے
وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
سے منع کر دیا، اس وقت انہوں نے یہ بات
ان کا دل میں کچھ ایسا خیال تھا
کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی
عروہ کہتے ہیں کہ میں نے

۲۹۰۷ - وَحَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِخَالَتِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ لَا وَلَوْ هُوَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هَذِهِ لَأَبْيَنُ مِنْ آيَةِ كَذَا وَكَذَا فَانْظُرْ كَيْفَ هِيَ وَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ

تو میں نے خالہ عائشہ سے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ جو شخص نہ صفا اور مروہ میں طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور میں اس میں طواف نہ کروں تو کوئی پروا نہیں کرتا ہوں۔ عائشہ نے فرمایا اے بھانجے تم نے بہت بُرا کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں نے سعی کی ہے تو یہ سنت سے ہے (سعی کا مسئلہ واجب یا رکن نہیں ہے بلکہ سنت ہے) بات یہ ہے کہ جو لوگ مناۃ بت کے لیے احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام یا فتح مکہ سے اس کی حالت آئندہ اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اگر ایسا ہوتا جیسا تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا [illegible] کوئی حرج نہیں ہے [illegible] عائشہ کی قرأت کے مطابق ہے [illegible] کرتے تھے اور مروہ میں طواف نہیں کرتے تھے [illegible] کہتے تھے کہ ان دو پتھروں میں [illegible] ہے اور دوسرے [illegible] کہ ہمیں بیت اللہ میں طواف کا حکم دیا گیا ہے اور صفا اور مروہ میں طواف کا حکم نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ میرا خیال ہے کہ ان دونوں گروہوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے۔

۲۹۷۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ فَقَدْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْنَا حِينَ حَدَّثَ فَقَالُوا إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے اس پر صفا اور مروہ کے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو مسنون فرمایا ہے اب کسی شخص کے لئے ان کا چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

۲۹۷۹ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ انصار اور غسان اسلام قبول کرنے سے پہلے مناۃ کا احرام باندھتے تھے اس لیے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے... اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے... جو شخص نیکی کرے گا تو اللہ تعالیٰ شکر کی جزا دینے والا اور علم والا ہے۔

۲۹۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار صفا اور مروہ میں سعی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے...

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانت الانصار یہلون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ حتی نزلت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما۔

ہے بات نازل ہوئی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وسعت علمی

علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کی وسعت عظیم ذکاوت، وسیع معرفت، تعریف انکاری اور [illegible] دلالت کرتی ہے کیونکہ اس آیت کریمہ سے یہ تاثر ملتا ہے کہ صفا و مروہ میں طواف کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے گناہ ساقط کر دیا ہے اب ہمیں صفا اور مروہ کی سعی کے وجوب یا عدم وجوب پر کوئی دلالت نہیں ملتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس چیز کو بیان کیا اور اس کا شان نزول بیان کیا اور یہ بتلایا کہ یہ آیت ان انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام لانے سے پہلے صفا و مروہ میں دوڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور جب یہ آیت اس کی اباحت بیان کرنے کے لیے نازل ہوئی تو انہوں نے سمجھا تھا اور یہ آیت اس طرح ہوتی فلا جناح علیہ ان لا یسعی بہما صفا اور مروہ کی سعی سے کوئی حرج نہیں ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک فعل واجب ہوتا ہے لیکن سامع سمجھتا ہے کہ وہ ناجائز ہے جس طرح صفا اور مروہ کی سعی ظہر ہوئی ہو اور وہ سمجھتا ہو کہ حج کے بعد اضافہ پڑھا جائے گا۔ اس لیے اس کے بعد اضافہ پڑھا جائے گا۔ اس لیے اس مسئلہ میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کے بعد سنا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس کا یہ کہنا صفا کے وجوب کے منافی نہیں ہے۔ اس طرح ستانہ کا یہ فرمانا کہ صفا اور مروہ میں دوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے صفا و مروہ کی سعی کے وجوب کے خلاف نہیں ہے۔

صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور صحابہ اور فقہاء تابعین اور ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ صفا اور مروہ کی سعی حج کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا اور اس کے ترک کرنے سے جو حج میں کمی ہوئی ہے وہ دم (قربانی) سے پوری ہوتی ہے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔ بعض متقدمین سے اس کو نفل کہا ہے اور امام ابوحنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک حج کرنے والا اس کے ترک سے گناہ گار ہوگا اور دم (قربانی) دینے سے اس کا گناہ دور ہو جائے گا اور اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل اس باب کی احادیث ہیں ہے

صفا اور مروہ کی سعی میں امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل

احناف کے نزدیک صفا اور مروہ میں سعی (دوڑنا) حج میں نفل اور رکن نہیں ہے بلکہ واجب ہے علامہ شبلی لکھتے ہیں اگر کسی شخص نے حج یا عمرہ میں صفا و مروہ میں سعی (دوڑنے) [illegible] مذہب ہے [illegible]

---

۱ علامہ شبلی ابن شرف الدین متوفی ۶۷۶ھ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۳ منشورہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۷۵ھ

واجب کا ترک کرنا دم کو واجب کرتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سعی رکن ہے اور کسی شخص کا حج بغیر سعی کے بھی پورا نہیں ہوتا، انھوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ میں سعی کرنے کا حکم دیا ہے پس سعی کیا کرو اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سعی کو لکھ دیا ہے پس سعی کیا کرو اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صفا و مروہ میں سعی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کا حج و عمرہ قبول نہیں کرتا اور جمہور علماء کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما "جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا، اس کے لیے صفا اور مروہ کی سعی میں کوئی حرج نہیں ہے، اس قسم کے الفاظ باحسن کے لیے آتے ہیں واجب کے لیے نہیں آتے، پس اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ سعی واجب نہ ہو کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ سعی مباح نہیں ہے اس لیے تم نے اس کو ترک کر دیا اور قرآن مجید میں یہ مضمون اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ صفا اور مروہ میں سعی سے احتراز کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو ان کی آیت سے یہ معلوم ہوا کہ صفا و مروہ میں سعی کے ترک کا گناہ اس حد تک ہے کہ مؤاخذہ اس کے ترک پر ہے اس سے ترک سعی واجب ہو گی اور جس حدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے اس سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اگر بعینہٖ سعی (دوڑنا) مکتوب نہ رکھے ہوتے) ہونے کی وجہ سے فرض ہوتا تو صفا و مروہ میں سعی کرنا ارکان حج سے ہوتا جبکہ حج اور عمرہ میں صفا و مروہ میں سعی کرنا بالاتفاق رکن نہیں ہے بلکہ اور چیزیں ہیں جو اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ اگر سعی بعینہٖ مکتوب ہوتی تو سعی پر محل حیات گزرتی لیکن بالاتفاق سعی کے محل حیات گزرنے کے بعد تمام ہونے کی صفت واجب سے خارج ہو جاتی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ صفا و مروہ میں سعی کرنا واجب ہے۔

باب ۳۸۳ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

سعی کی تکرار نہیں ہوتی

۲۹۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک طواف کیا تھا۔

۲۹۸۲ وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا هَذَا الْأَوَّلُ۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہی ایک طواف کیا تھا۔

۱۔ علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص ۵۰، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۹۸ھ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۲۹۸۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ مَوْلَى الْمُهَرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَفَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

۲۹۸۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَمْرُو بْنُ حَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى قَالَ ابْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عرفات سے سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا موقع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعب سے بائیں جانب گھاٹی پر پہنچے تو آپ نے اونٹ بٹھا کر پیشاب کیا پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کو وضو کرایا، آپ نے خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپ نے فرمایا نماز آگے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے مزدلفہ تشریف لائے آپ نے وہاں نماز پڑھی اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھا لیا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عقبہ میں کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

عَنْهُمَا اَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ رَدِيْفَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۔

۲۹۸۵ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ
عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
فِيْ عَشِيَّتِهٖ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ
دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِسَكِيْنَتِكُمْ وَهُوَ كَافٌّ
نَاقَتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى
قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ
الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

۲۹۸۶ - وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ
اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى
رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُلَبِّيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيْرٍ بِيَدِهٖ كَمَا
يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ ۔

۲۹۸۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ قُتَيْبَةَ
حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرٍ
بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ
اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہتے رہے جب آپ وادی محسر میں داخل ہوئے۔ محسر منیٰ میں ہے، وہاں آپ نے فرمایا کنکریاں مارنے کے لیے ... حضرت فضل نے کہا کہ جمرہ ... تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ... کی تلبیہ کہنے کے ... سے ذکر کرتے ہیں جیسے پہلی سے پہلے ... مارتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت مزدلفہ میں تھے جب میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے، وہ اس جگہ فرما رہے تھے: لبیک اللھم لبیک

هٰذَا لَمَقَامُ الَّذِي قُلْتَ لَنَا هٰهُنَا لَبَّيْكَ

۲۹۱۸ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَتُرَاهُ هٰذَا فَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ آخِرَ أَمْسِهِ أَوْ صَبِيحَةَ أَمْسِهِ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ شاید کوئی دوسری بات ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا لوگ بھول گئے یا لوگ بھول چکے ہیں۔ میں نے اس جگہ اس ذات کو لبیک پڑھتے ہوئے سنا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ نازل فرمایا ہے۔

۲۹۱۹ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

یہی حدیث دوسری سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۹۲۰ - وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ

عبدالرحمن بن یزید اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے اس جگہ اس ذات کو لبیک کہتے ہوئے سنا ہے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے پھر حضرت ابن مسعود نے تلبیہ کہا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تلبیہ کہا۔

مزدلفہ میں نماز مغرب پڑھنے کا طریقہ

حدیث نمبر ۲۹۸۴ میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتلانے کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات حنابلہ کا یہ کہنا کہ اذان صرف وقت کا اعلان ہے عبادت نہیں ہے اور بڑوں کو اس پر بچوں کو انعام نہیں ملنا چاہئے اور یہ تلبیہ خلاف ادب نہیں ہے۔ [illegible] سے معلوم ہوا کہ نماز آگے ہے یعنی اس رات مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ جمع کر کے پڑھنا سنت ہے۔ اس پر مسلک [illegible] سے ہوا کہ [illegible] کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنا اپنے وقت میں پڑھنے کی بہ نسبت جائز ہے، اس لئے کہ [illegible] کر مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھی تو اس کا جواز ہوا ہے لیکن یہ قول شاذ ہے، اس کی تفصیل باب [illegible] میں گزر چکی ہے۔

احناف کے نزدیک مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین کا طریقہ

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ جب امام طحاوی رحمہ اللہ یہاں پہنچے تو لوگوں کے ساتھ [illegible]

ترجمہ، راستہ کے دائیں یا بائیں جانب ترجمہ بیچ راستہ میں نہ ترجمہ گزرنے والوں کو تو تکی یا تعلیم ... مرحب اور ... کی نماز کب دن ... تک قامت کے ساتھ پڑھائے ... فرماتے ہیں ... کے ساتھ پڑھائے ... صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ... جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو نمازیں ایک دن اور ایک قامت کے ساتھ پڑھیں ... کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ... نے کہا ہمیں اذان اور اقامت کا خیال نہیں ہے اور ... ایک کا دوسرے پر اطلاق آتا ہے ۔

تلبیہ کہنے کی مدت میں مذاہب ائمہ ... جمہور علماء کا مذہب ... جمہور کا مذہب ہے ... حضرت علی رضی اللہ عنہ ... عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب ہے کہ ... تک تلبیہ کہتے رہے ... تلبیہ کہتا رہا ... تک ملبد ہتا رہا ...

۳۱۵ بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي بَوْهِ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کو منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ کہنا

۲۹۹۰ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ... عرفات کے لئے ... ان میں تلبیہ کہنے والا تھا اور ... تکبیر کہنے والے تھے ...

۲۹۹۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَتَقَارَبَ اللَّفْظُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ... تکبیر کہتے ہے تھے لا الہ الا اللہ ... پڑھتے ہے

۱۔ ... ۲۔ ... ۳۔ ...

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَدَدٍ كَثِيرٍ فَجِئْتُ بِمُكَبِّرٍ وَجِئْتُ بِمُهَلِّلٍ فَقُلْتُ كَثِّرُوا وَاللهِ تَعَجَّبًا يُعَلِّمُ كَيْفَ نَحْنُ نَقُولُ لَهُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ

۲۹۹۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

۲۹۹۴ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ قُرَّةَ يَعْنِي ابْنَ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنَزَةَ سَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي شَأْنِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِينَا مَنْ يُكَبِّرُ وَمِنَّا مَنْ يُهِلُّ وَرَكِبْتُ أَحَدَ عَشَرَ مَعَ صَاحِبِهِ

بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَوَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

۲۹۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

سکتے، بلند آواز سے تکبیر کہہ رہے تھے، راوی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبداللہ سے کہا جس نے تم دونوں باپ سے تم نے حضرت ابن عمر سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھ رہے تھے۔

محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو حمزہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے تم نے حج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہم میں سے کوئی [illegible] اور کوئی اللہ اکبر کہتا تھا تو اسے کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

محمد بن ابی بکر ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا آج کے تلبیہ کہنے [illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے [illegible] کہہ رہے تھے اور کوئی شخص دوسرے [illegible]

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

حَتَّى مَرَبِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے گھاٹی میں اترکر پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا "نماز" آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے پھر سوار ہوئے، جب مزدلفہ میں آئے تو آپ اترے، آپ نے وضو کیا اور مکمل وضو کیا، پھر نماز کی اقامت کہی گئی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھایا پھر عشاء کی اقامت کہی گئی، آپ نے عشاء کی نماز پڑھی، آپ سے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۲۹۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى قَالَ الصَّلَاةَ أَمَامَكَ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپسی کے موقع پر قضاء حاجت کے لیے کسی گھاٹی میں گئے۔ میں نے آپ کو وضو کرایا، پھر عرض کیا، کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) آگے ہے۔

۲۹۹۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے واپسی ایک گھاٹی میں پیشاب کیا (اس روایت میں حضرت اسامہ نے وضو کا ذکر نہیں کیا، بعد آپ نے بول وضو خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے، پھر آپ گئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

سامة بن زيد أسامة قال دفع بهما فتوضأ
وضوءا ليس بالبالغ قال قلت يا رسول
الله الصلوة قال الصلوة أمامك قال ثم
سار حتى بلغ جمعا فصلى المغرب
والعشاء

۲۹۹۸- وحدثنا يحيى بن إبراهيم
ابن يحيى بن عبد الله بن خالد بن بهيبة الأسدي
حدثنا أبي حدثنا جدي بهيبة حدثني
كريب أن أسامة بن زيد رضي الله
عنهما قال صببت عليه حين دفعت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية
عرفة فقال حين بلغ الشعب أنخ فبال ثم
جاء فصببت عليه فتوضأ وضوءا ليس
بالبالغ فقلت يا رسول
الله الصلوة فقال الصلوة أمامك فركب
حتى جاء المزدلفة فصلى ثم أناخ
كل بعير في منزله ولم يصل حتى
صلى العشاء الآخرة وصلى ثم حط
كل إنسان في منزله وأمر
الناس أن لم يحطوا رحالهم
حتى صلى

۲۹۹۹- وحدثنا يحيى بن إبراهيم جميعا
وكيع حدثنا سفيان عن منصور بن عقبة عن
كريب عن أسامة بن زيد رضي الله تعالى
عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما أفاض جاء الشعب الذي يسلك

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا (کریب ماذکی شاکر کا غلام ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے تو آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: میں گھاٹی تک آپ کے ساتھ تھا جہاں مغرب کی نماز کے لیے لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پیشاب کیا (اسامہ نے) پانی منگوایا اور خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ نے فرمایا نماز آگے ہے پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ آئے تو اتر کر وضو کیا پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنے اونٹ بٹھا دیئے اور ہر ایک نے اپنی منزل پر اونٹ بٹھا دیئے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھی اور کسی نماز کو درمیان میں نہیں پڑھا پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے کہا کہ اسامہ سے پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کب نماز پڑھی ہے میں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی ہے جب کہ اندھیرا تھا پھر آپ نے قزح کے راستے سے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر آئے جہاں امراء اترتے ہیں تو آپ نے اتر کر پیشاب کیا پھر وضو کرنے کا ذکر کیا، پھر آپ نے وضو کیا پانی منگایا اور خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا

قَبْلَ وَبَصِيصٍ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ۔

"نماز" ؟ فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے۔

۳۰۰۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَمُوسَى بْنِ سَرْجِسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ شِعْبَ الْأَنْصَارِ حَيْثُ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ سَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَفَاضَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے تو میں سواری پر آپ کے پیچھے تھا، جب آپ گھاٹی پر آئے تو آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا تو میں نے پانی کا برتن لے کر آپ کو دیا، پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔

۳۰۰۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے لوٹے تو حضرت اسامہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے، حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اسی حالت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

۳۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مزدلفہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا یا میں خود ان سے اپنی آنکھ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس کیسے چلتے تھے؟ حضرت اسامہ نے کہا آپ آہستہ آہستہ چلتے تھے جب کشادہ راستہ آتا تو سواری کو تیز کرتے۔

حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

۳۰۰۳۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

یک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۰۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی

۳۰۰۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

یک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے لیث نے عدی سے یزید خطمی کی روایت میں یہ بیان کیا کہ وہ صحابی ہیں ابن زبیر کے دور میں کوفہ کے امیر تھے

۳۰۰۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ملا کر پڑھی۔

۳۰۰۷۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ دُونَ النِّدَاءِ وَالسُّبْحَةِ وَلَا سُبْحَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ اللهَ.

جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر ایک ساتھ پڑھی اور ان کے درمیان نوافل یا کچھ نہیں پڑھے، مغرب تین رکعات پڑھیں اور عشاء دو رکعت پڑھیں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح میں ایسے ہی نماز پڑھتے رہے حتی کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۳۰۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۳۰۰۹ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَنَعَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۱۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نُعَيْمٍ الْمَعْنَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۳۰۱۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ أَفَضْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى تَمَّا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ گیا حتی کہ وہ [illegible] انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر واپس لوٹے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

جَمَعَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

مگر اسی طرح ہمیں نماز پڑھائی تھی

مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین کے حکم میں مذاہب ائمہ

امام ابوحنیفہ، امام مالک نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک مستحب ہے اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے:

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کر کے پڑھنا مستحب ہے اگر ان دونوں نمازوں کو مغرب کے وقت میں پڑھ لیا؟ ——— عشاء کو مغرب کے وقت میں قبل از وقت عذر کی وجہ سے پڑھ لیا کیا جائز ہوگا؟ ——— سو اگر کسی نے یہ دونوں نمازیں اپنے وقت میں نہیں پڑھیں[1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں اگر کسی شخص نے مزدلفہ پہنچنے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لی تو اس کی نفلت کی بنا پر اس کی نماز صحیح ہے امام مالک وغیرہ کی نظر یہ ہے۔ امام ابوحنیفہ و امام شافعی کے نزدیک اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازیں جمع کیے ہوئے نقل ہوگئیں اور آپ سنت کے ساتھ ہوئے حج کے افعال سیکھو۔[2]

علامہ دسوقی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ نماز کی ادائیگی سے ہی اس شخص نے یہ دونوں نمازیں اپنے وقت میں پڑھ لیں ایک روایت سے ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ اس نے مغرب پہنچنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھی اور دوسرا حضرت اسامہ کی روایت کی بنا پر ہے کہ وہ اسے ہوتا ان نمازوں کو ان کے وقت سے اور ترک سنت اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور نہ خلاف ورزی کی ہے ہم نے ذکر کرنے میں نہیں ہے اور افضل یہ ہے کہ مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھی گئی وہ ہے وقت سے پہلے پڑھنے سے اس کی ادائیگی ہوجائے گی اور یہ وقت کو جب عذر اشتراک وقت میں پڑھی تو اس کے وقت سے پڑھنے کی اس نے قضا ہوگئی ہے اس کے دہرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے[3]

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں اس شخص نے مزدلفہ کے علاوہ میں مغرب پڑھ لی تو اس کی نماز کافی ہے اور علامہ ابن ہمام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اندازہ ہے۔ امام ابویوسف کہتے ہیں کہ اس کی نماز کافی ہے مگر اس نے ترک کیا اور اگر اس نے مغرب کی نماز وقت میں پڑھ لی پھر بھی اختلاف ہے اور اس سے

---

[1] علامہ نووی، یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، سنہ طباعت ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۴ ص ۴۱۴، مطبوعہ مکتبہ ریاض، سنہ طباعت ۱۴۰۱ھ

[3] علامہ محمد بن عرفہ دسوقی مالکی متوفی ۱۲۳۰ھ، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ج ۱ ص ۵۱۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ہو کہتے ہیں کہ جب اس نے مغرب کی نماز اپنے معروف وقت میں پڑھ لی تو اس پر اعادہ فرض نہیں ہوا کہ مغرب کے ساتھ ملا کر پڑھے اور امام ابو حنیفہ اور محمد یہ کہتے ہیں کہ جب مزدلفہ کے راستہ میں [illegible] سنت علیہ وسلم کو مغرب کی نماز یاد آئی تو آپ نے فرمایا [illegible] یعنی نماز کا وقت آگے ہے [illegible] اس میں یہ اشارہ ہے کہ مغرب کا وقت جب سے اور یہ اس لیے واجب ہے کہ مزدلفہ میں [illegible] پڑھ لی جائے اس لیے جب طلوع فجر نہ ہوا اس پر اعادہ واجب ہے کہ دونوں نمازیں جمع ہو جائیں اور طلوع ہونے کے بعد جب پڑھ کر جمع کرنا ممکن نہیں رہا اس لیے اس سے اعادہ ساقط ہو گیا۔[1]

مزدلفہ میں سنتیں پڑھنے میں مذاہب

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے درمیان مزدلفہ میں نفل نہیں پڑھے۔

علامہ عینی شافعی لکھتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ سنت مؤکدہ پڑھنا یہاں بھی مستحب ہے [illegible] کے نزدیک مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین کے سبب قصر کی وجہ سے [illegible] کے یہاں نوافل ترک نہیں کیے گئے تھے [illegible]

۳۰۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یوم النحر کو مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

۳۰۱۲ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

۳۰۱۳ وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

[illegible] ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] اپنے وقت میں پڑھتے دیکھا سوائے دو نمازوں کے، آپ نے ان دونوں نمازوں کو [illegible] کے پڑھا اور صبح کی نماز اس دن اس کے معمول وقت سے پہلے [illegible]

۱۔ علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر حنفی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۳۰۹ مطبوعہ مکتبہ [illegible]

۲۔ علامہ زیلعی بن فخر الدین متوفی ۷۴۳ھ تبیین الحقائق ج ۱ ص ۴۶ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

۳۔ علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر فرغانی متوفی ۵۹۳ھ [illegible] ج ۱ ص ۳۰۰ مطبوعہ مکتبہ [illegible]

وَ اَنْتَ تَرَى بِهٖ يَنْتَهِ حِيْنَئِذٍ عَنْ حَدِيْثِ عَنِ
الْمَغْرِبِ يَعْنِيْ يَسْتَدْرِكُ قَبْلَ
الْفَجْرِ بِالْغَلَسِ

کی نماز اس کے معروف وقت سے پہلے مزدلفہ
پڑھی

مزدلفہ میں صبح کی نماز کے وقت کی تحقیق

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھی اور اس نے اس کو اس کے معروف وقت سے پہلے پڑھی یعنی طلوع فجر کے تحقق کے بعد اور حضرت ابن مسعود کے قول وقت سے پہلے کا معنی یہ ہے کہ اس کے معروف وقت سے پہلے یعنی طلوع فجر سے پہلے کیونکہ اس وقت نماز کے

قول کا معنی ہے اور صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز اس وقت میں پڑھی ہے جب وہ جانتے ہیں کہ اب فجر طلوع ہو گئی ہے حضرت ابن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں ک

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ لِضَعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ

ضعیفوں اور عورتوں کو رات کے آخر میں منیٰ روانہ کرنے کا استحباب

۳۰۱۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ [illegible] فَأَمَّا سَوْدَةُ فَقَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً ثَبِيطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحُبِسْنَا حَتَّى أَفَضْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُفْرَوْدِحٍ لِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مزدلفہ کی شب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ سے اجازت طلب کی کہ وہ بھاری جسم کی عورت تھیں، ہجوم سے پہلے نکل جائیں، وہ بھاری جسم کی عورت تھیں، آپ نے انھیں اجازت دیدی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے قبل روانہ ہو گئیں۔ [illegible] رکے رہے اور آپ کے ساتھ ٹھہرے، حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی اور آپ کی اجازت سے پہلے، حالانکہ یہ میرے لیے اس سے [illegible] ہوتا۔

۳۰۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً صَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ بھاری بدن کی عورت تھیں، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات ہی کو مزدلفہ سے واپس چلے جانے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دے دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ کاش میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزدلفہ سے امام کے ساتھ ہی واپس جایا کرتی تھیں۔

سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ۔

۳۰۰۶ - وَحَدَّثَنَا بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ أَنَا وَسَوْدَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَنَا سَوْدَةُ قَبْلَ أَنْ تَدْفَعَ بِلَيْلٍ وَكُنَّا حَبَسْنَا لِثَقَلِهِ حَتَّى نَدْفَعَ بِإِذْنِهِ فَأَذِنَ لَنَا فَوَاللّٰهِ مَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ شَيْئًا وَلَا هُوَ لَهَا فَقَالَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا أَذِنَ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْتَمْنَا بِكَ فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لَنَا شَيْئًا فَخَرَجَتْ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْحَزْوَرَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ سَوْدَةَ امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ سَمِينَةٌ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ وَخَرَجْتُ وَرَاءَهَا فَقَالَ لِي يَا عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اور حضرت سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ لوگوں کے آنے سے پہلے منیٰ میں کنکریاں مار لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت سودہ نے اجازت سے لی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہاں اور میں نے بھی اجازت طلب کی تھی انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اور آپ نے اجازت دے دی۔

۳۰۰۷ - حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

اس حدیث کو ابوبکر بن نافع نے بھی ہشام سے روایت کیا ہے

۳۰۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَهُوَ الْقَطْعُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ عِنْدَ بَابِ السُّرَادِقِ لَقَدْ عَجَّلَ عَلَيْكَ نَعْثَلٌ فَمَا رَمَيْتَ قَالَ لَا قُلْتُ فَلَعَلَّ أَحَدًا رَمَى عَنْكَ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ عَاتَ عَمَّرْتَ عَمَّرَكَ اللّٰهُ أَدْخَلْتَ فِي فَرْجِكَ قَالَ لَا قَالَ

۳۰۱۹ - حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ اسْتَظَلَّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُظِلُّهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ابن جریج سے ہے کہ حضرت ام حصین نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ کو اونٹنی پر سفر کی اجازت دی گئی۔

۳۰۲۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

ابن شوال کہتے ہیں کہ وہ حضرت ام حبیبہ سے ملنے گئے تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔

۳۰۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَدْ غَلَّسَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ اندھیرے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جاتے تھے۔

۳۰۲۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو [illegible] بھیج دیا تھا۔

۳۰۲۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کے کمزور لوگوں کو پہلے روانہ کر دیا تھا میں بھی ان میں تھا۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے جن کمزور لوگوں کو پہلے بھیجا تھا میں بھی ان میں تھا۔

۳۰۲۴ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔ ابن نجرج نے عطاء سے کہا کیا حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا کہ مجھے رات کو بہت پہلے روانہ کر دیا تھا۔ عطاء نے کہا نہیں بلکہ یہ کہا تھا کہ جمع کے وقت بہت سے لوگوں سے پہلے۔ میں نے کہا کہ کیا حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم نے فجر سے پہلے کنکریاں مارلی تھیں تو فجر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔

۳۰۲۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ كَمْ بَيْنَ هٰذَا وَبَيْنَ اَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ قَرِيْبٌ مِنْهُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے گھر کے کمزور لوگوں کو روانہ کرتے وقت فرمایا تھا کہ جمرہ عقبہ کو رات ہی رات میں رمی کر لینا۔ ابن جریج نے کہا کہ عطاء نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جمرہ عقبہ کو رات ہی رات میں رمی کر لینا۔ ابن جریج نے کہا کہ عطاء نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جمرہ عقبہ کو رات ہی رات میں رمی کر لینا۔ ابن جریج نے کہا کہ عطاء نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جمرہ عقبہ کو رات ہی رات میں رمی کر لینا۔

۳۰۲۶ - وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور لوگوں کو روانہ کرتے تھے وہ مزدلفہ کے مشعر حرام کے پاس رات کو پہنچ کر ٹھہرتے تھے اور جتنا اللہ کو منظور ہوتا اس سے ذکر کرتے تھے پھر امام کے ٹھہرنے اور روانہ ہونے سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے، ان میں سے بعض لوگ صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس سے بعد پہنچتے تو اس وقت رمی کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ ان کمزوروں کو

وَمِنْهُمْ مَنْ يُقَدِّمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو
رَمَوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مزدلفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوسرے فقہاء کے نظریات

علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] کے سبب [illegible] کے حکم میں اختلاف ہے امام شافعی کا مذہب صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے [illegible] سے دم (قربانی) لازم ہے لیکن اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ فقہاء کوفہ اور محدثین کا بھی یہی نظریہ ہے اور ایک جماعت کا نظریہ ہے کہ یہ سنت ہے اس کے ترک کرنے سے فضیلت جاتی رہے گی لیکن اس کو گناہ ہوگا اس پر دم لازم نہیں ہوگا امام شافعی کا ایک قول ہے اور ایک جماعت کا نظریہ ہے ابراہیم نخعی ابو عبدالرحمن اور امام ابوبکر بن خزیمہ شافعی کا [illegible] یہ فرض ہے اس کے ترک سے حج نہیں ہوتا اور عطاء اور ثوری کا نظریہ یہ ہے کہ اس رات مزدلفہ میں [illegible] واجب سنت ہے نہ فضیلت بلکہ وہ یہ ہے ٹھہرنے کی جگہ اور قیام کا وقت اس میں پایا جائے [illegible] یہ قول بالکل باطل ہے۔

اس میں بھی ائمہ کا اختلاف ہے کہ وہ [illegible] کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے امام شافعی کا صحیح قول [illegible] نصف اخیر جمعہ میں ایک ساعت [illegible] ہے امام شافعی کا دوسرا قول یہ ہے کہ [illegible] ایک ساعت قید واجب ہے اور ہر قول سے رات کا بڑا حصہ مزدلفہ میں گذارنا واجب ہے امام احمد سے اس میں تین روایات ہیں ایک یہ ہے کہ [illegible] دوسری روایت یہ ہے کہ [illegible] تیسرا قول یہ ہے معمولی سا وقت گذارنا واجب ہے [illegible]

مزدلفہ کے قیام میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ مزدلفہ میں [illegible] جس نے اس کو ترک کیا اس پر دم لازم آئے گا [illegible] اصحاب الرائے کا بھی یہ نظریہ ہے [illegible] کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام [illegible] ستحب ہے اور اگر [illegible] تو شعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو (مشعر حرام مزدلفہ میں ہے) [illegible] شخص ہماری اس نماز میں آیا اور ہمارے ساتھ وقوف کیا یہاں تک کہ مزدلفہ میں [illegible] وقوف کرتا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی مشقت تمام ہو گئی۔

علامہ ابن قدامہ مزدلفہ میں رات گذارنے کے وجوب پر دلائل دینے کے بعد لکھتے ہیں [illegible]

۱۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۸، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]
۲۔ علامہ ابو محمد عبداللہ بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، مغنی ج ۳ ص ۲۰۸، مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

[illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: [illegible] کا قیام [illegible] میں) رات سے پہلے [illegible] اس کا حج [illegible] ہوگا۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی نے بھی قرآن مجید کی آیت اور حدیث نبوی [illegible] ہر امام نے کراہت اور حدیث میں جس کا ذکر ہے وہ اس [illegible] ہے کہ جو شخص [illegible] کے پاس ذکر نہیں کیا [illegible] نہیں ہو [illegible] اس کا حج [illegible] ہوجائے گا اور اس [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] مشعر حرام کے [illegible] ذکر کرے اور صحیح [illegible] گزر گیا [illegible] رات سے [illegible] مزدلفہ [illegible] اس کا حج [illegible] ہوجائے گا اس سے [illegible] پر ذکر کرنا اور صحیح [illegible] [illegible] نہیں ہے [illegible] ان کو [illegible]، مناسب [illegible] لکھوں کرنا چاہیے

قیام مزدلفہ کی مدت میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ

[illegible] مزدلفہ میں کتنی دیر ٹھہرنا چاہیے اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں [illegible] کے لیے [illegible] رات سے پہلے [illegible] ان سے [illegible] کے بعد [illegible] کوئی حرج نہیں [illegible] زوال سے پہلے [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] اس [illegible] پر دم [illegible] ہے [illegible] زبان نہیں ہے [illegible] اس وقت بھی [illegible] علامہ ابن [illegible] کی دلیل ہے کہ [illegible] علیہ وسلم نے [illegible] علی ما سنکہ۔ [illegible] فرمایا [illegible] رہنے کے بعد [illegible] لوگوں کے [illegible] نے [illegible] نصف رات سے [illegible] ہیں [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہا [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible] ان [illegible] سنت ہے [illegible] رات سے [illegible] ہو [illegible] کی [illegible] [illegible] ہے [illegible]

قیام مزدلفہ میں امام مالک کا نظریہ

[illegible] علامہ [illegible] اعلیٰ، امام [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ذکر کیا ہے [illegible] نہیں [illegible] علامہ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] قبل [illegible] سے [illegible] رہنے کے [illegible] امام مالک کے [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] سنت کے [illegible] ہے [illegible] رات کے ایک بڑے حصہ میں قیام واجب ہے اور اس قول پر سنت کے ایک معمولی حصہ میں [illegible]

قیام مزدلفہ میں احناف کا نظریہ

علامہ ابو حسن [illegible] حنفی [illegible] مستحب [illegible] کرتے ہوئے [illegible] نزدیک [illegible] مستحب ہے، [illegible] سے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کر دیا تو [illegible] ہو جائے گا۔ [illegible] امام شافعی [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]

---

۱ علامہ [illegible] کی تصنیف [illegible] سنہ [illegible] مسلم ج ۱ ص ۴۱۸ مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible] ۱۳۷۵ھ

۲ علامہ [illegible] عبداللہ بن احمد [illegible] متوفی ۶۲۰ھ، [illegible] ج ۳ ص ۴۵۲ مطبوعہ [illegible] بیروت [illegible] ۱۴۰۵ھ

ماذکرہ اللہ عند المشعر الحرام "مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو" اور اس سے فرضیت ثابت کرنے والے دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیف افراد کو رات میں روانہ کر دیا تھا اور مگر ۔ رکن ہوتا تو آپ اس کا ذکر کرتے اور اس آیت میں جن چیزوں کا ذکر ہے وہ سب جماع داخل ہیں اور ہمارے وجوب پر دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جماعت کے ساتھ اس موقف میں ٹھہرا اور اس سے پہلے عرفات میں تمام کر چکا ہو اس کا حج مکمل ہو گیا" نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کی تکمیل کو مزدلفہ میں ٹھہرنے پر موقوف کیا ہے اور یہ وجوب کی علامت ہے علاوہ کر کسی شخص نے اس کو کسی عذر کی وجہ سے ترک کیا بایں طور کہ اس کو ضعف یا کوئی بیماری یا حق تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذر تھی جو بھیڑ سے گھبراتی تھی تو اس کو پہلے بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے[1]

امام شافعی کا مذہب بیان کرنے میں بعض مصنفین کا تسامح

علامہ ابوالحسن نے امام شافعی کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ان کے نزدیک مزدلفہ میں ٹھہرنا رکن (فرض) ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ انہوں نے علامہ فورانی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے۔

قرینیت کا قول صفی بخشی (رشیخی) سے کیا ہے جس کا علامہ ابن قدامہ نے تفصیل سے رد کیا ہے۔ علامہ ابن قدامہ، علامہ نووی، قاضی عیاض، علامہ دمشقانی نے بھی مذہب شافعی کا ذکر کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک مزدلفہ کا وقوف واجب ہے۔ اور کتب مذہب حنفیہ میں بھی مذہب شافعی یہی مذکور ہے۔ اور یہ امام شافعی کی اپنی تحریر سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ مزدلفہ میں قلیل وقت ٹھہرنا ان کے نزدیک واجب ہے اور اس کے ترک سے دم لازم آتا ہے، لکھتے ہیں:

وان وقف بعرفة قبل طلوع الفجر ولم يدفع حتى طلع الفجر فقد فاته الحج ولا دم عليه لان وقته قد فات وان دفع في ساعة من هذا الوقت فوقوفه مجزئ عنه[2]

کہ اگر کسی نے عرفہ میں فجر سے قبل وقوف کیا ہو اور طلوع فجر تک مزدلفہ سے کوچ نہ کیا ہو تو اس کا حج فوت ہو گیا کیونکہ اس کا وقت فوت ہو گیا اور اس پر دم لازم نہیں ہے اور اگر اس وقت کے بعد کوچ کیا ہو تو اس کا وقوف مجزی ہے۔

علامہ محمد بابرتی نے بھی اس تسامح کی تغلیط کی ہے لکھتے ہیں:

وقال في النهاية وفسره بعض اصحابنا بسهو وقع من الكاتب لانا لم ندرك في كتبهم ان الوقوف بالمزدلفة واجب

صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ اس قول کو ہمارے بعض اصحاب نے کاتب کی غلطی سے ہونے والی بھول پر محمول کیا ہے کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں نہیں پایا کہ مزدلفہ میں وقوف واجب ہے۔

---

[1] علامہ ابوالحسن محمد بن احمد بن عبدوس متوفی ۴۲۸ھ شرح مختصر ابن عبدالحکم ج ۲ ص ۱۰۵۱ مخطوطہ دار الفکر بیروت

[2] امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ کتاب الام ج ۲ ص ۲۲۱ مطبوعہ دار المعرفت بیروت صفحہ ۳۵۴

[3] علامہ محمد بن محمود بابرتی متوفی ۷۸۶ھ عنایہ علی ہامش فتح القدیر ج ۳ ص ۳۹۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

میں کہتا ہوں کہ صاحب ہدایہ کو وہی منہج اختیار کرنا چاہیے تھا جو کتب متون میں ہے یہ نہیں لکھنا چاہیے کہ یہ سنت سے ثابت ہے۔

علامہ ابن ہمام کہتے ہیں:

هذا يشهد ان كثيرا من اصحاب الهداية لم يحسنوا

صاحب ہدایہ کا وقرات مرتبہ کرنا بعض اصحاب ان کا ہوسے کہ وہ ان کی کتابوں میں تتبع کریں

سنت سے۔

کہتا ہے کہ علامہ ابن ہمام نے بھی متون کی بعض کتابوں کی بابت یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان میں سنت نہیں کی گئی ہے ہدایہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان میں سنت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور اس کے بعد ان کتابوں کی بابت یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان میں سنت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور اس کے بعد ان کتابوں کی بابت یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان میں سنت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے

۳۸۹ | باب رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

۳۰۲۷ - وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ [illegible] هَذَا الَّذِي قَامَ عَلَيْهِ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

عبدالرحمن بن یزید نے [illegible] عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بطن وادی سے سات بار جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہیں کہ لوگ تو جمرہ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات [illegible] کی جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۲۸ - وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

عبدالرحمن کہتے ہیں کہ [illegible]

[illegible] فتح الغفور [illegible] ۳۹۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

ہوئے کہہ رہا تھا کہ قرآن کو اس طرح جمع کرو جس طرح جبرائیل نے جمع کیا ہے وہ سورۃ جس میں بقرہ کا ذکر ہے وہ سورت

ذکر ہے اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ان کو حبیب سے ان کی

کہا تو کہا کہ مجھ سے

کہا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے

وہ جمرہ عقبہ پر گئے اور جمرہ عقبہ کے سامنے جمرہ عقبہ پر

سے سات کنکریاں

بڑے تھے عبدالرحمن سے

سے ان مسعود سے کہ

سے

سے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے

۳۰۲۹ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ يَأْمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ

اعمش کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا کہ سورہ بقرہ نہ کہو اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۰۳۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَمَى الْجَمْرَةَ

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا! انہوں نے سات کنکریوں کے ساتھ جمرہ کی رمی کی، بیت اللہ کے دائیں جانب اور منیٰ کی بائیں جانب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

تَرَكَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۳۱ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۳۰۳۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَالْمُحَارِبِيُّ ح عَنْ مِسْعَرٍ بْنِ كِدَامٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَمَى مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

کیے اور سند سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ جمرہ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے میں نے اسی جگہ سے کنکریاں ماری ہیں جہاں سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

کنکریاں مارنے میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ میں یوم نحر کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اور یہ واجب ہے اگر کسی شخص نے جمرہ عقبہ کے علاوہ باقی جمرات میں کنکریاں ماریں جس کا نام تشریق ہے گئے تو اس کا حج صحیح ہے اور اس پر دم لازم ہوگا۔ امام مالک کا قول ہے اور ایک جماعت فقہاء اور صحابہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ کمزور لوگوں کے لئے رات میں کنکریاں مارنا جائز ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماری جائیں اور ان کا ذکر اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث سے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دی کے علاوہ دوسرے دن کنکریاں مارنی واجب نہیں۔ مستحب یہ ہے کہ کنکریاں مارنے والا دی کے دن طلوع آفتاب کے بعد اور زوال سے پہلے مکہ مکرمہ میں کنکریاں مارے اور اگر وہ رات میں کنکریاں مارے تو بھی جائز ہے اور اس کا فدیہ واجب نہیں ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کنکریاں مارنے میں ترتیب صحیح ہے اور جن جمہور کا مسلک ہے کہ وہ جس طرح بھی کنکریاں مارے صحیح ہے اس کا رد ہے کہ وہ جمرہ عقبہ کی طرف منہ کرکے یا وہ اس کی دائیں جانب اور خود وادی کے بیچ سے کنکریاں مارے یا بائیں جانب سے تو جمرہ عقبہ کے علاوہ باقی کنکریاں کس طرح سے مارنا مستحب ہے[1]

قرآن مجید میں سورتوں اور آیات کی ترتیب توقیفی ہے

حدیث نمبر ۳۰۲۸ میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ کہنا کہ قرآن مجید کی اس طرح ترتیب کرنا صحیح

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۸ ص ۱۴۸، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبعۃ اولیٰ ۱۳۷۵ھ

حضرت جبرائیل نے تعلیم کی ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ گو حجاج نے اس سے ہدایت کی تاریخ کو زیادہ کیا ہے تو مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ان آیات کی وہی ترتیب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی ہدایت میں اسی ترتیب کے ساتھ آیات جمع کی گئی ہیں اور اس وقت بہت سے صحابہ موجود تھے جو قرآن مجید کے نسخوں میں اسی ترتیب پر تالیف ہے اور اگر حجاج کی مراد سورتوں کی ترتیب سے کہ فلاں سورت مقدم ہے اور فلاں مؤخر ہے تو یہ ترتیب بعض فقہاء کے اقوال سے ثابت ہے اور محققین نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ یہ ترتیب صحابہ کے اجتہاد سے ہے اس میں توقیف نہیں ہے[1]

اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح آیات کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے اور آپ کی ہدایات کے مطابق آیات کو مرتب اور جمع کیا گیا ہے، اسی طرح سورتوں کی ترتیب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے ہے۔ اور دونوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

علامہ سیوطی لکھتے ہیں، علامہ کرمانی وغیرہ نے کہا ہے کہ سورتوں میں آیات وغیرہ کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے، چونکہ آپ نے سورہ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ کو لکھنے کا حکم نہیں دیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ سورت علیحدہ نازل کی گئی۔ قاضی ابوبکر نے انتصار میں کہا ہے کہ آیات کی ترتیب واجب اور لازم ہے۔ حضرت جبرئیل بتاتے تھے کہ فلاں آیت کو فلاں جگہ رکھو۔ نیز علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ علامہ کرمانی نے برہان میں کہا ہے کہ سورتوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں بھی اسی ترتیب پر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال جبرئیل کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے دو مرتبہ دور کیا تھا۔ امام بیہقی نے مدخل میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی یہی ترتیب تھی سوائے سورہ انفال اور سورہ توبہ کے۔ اور علامہ ابن انصار کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب اور ان میں آیات کو رکھنا وحی سے ثابت ہے[2]

علامہ زرکشی کے نزدیک سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے[3]

بَابُ اِسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ

باب ۳۹۰: یوم نحر کو سوار ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا۔

۳۰۲۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جمرۂ عقبہ کی

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۱۹۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ الاتقان ج ۱ ص ۲۳۔ ۶۰ مطبوعہ سہیل اکیڈمی، سنہ ۱۴۰۰ھ۔

[3] علامہ بدرالدین محمد بن عبداللہ زرکشی متوفی ۷۹۴ھ البرہان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۷۲ مطبوعہ دار المعرفۃ، طبع دوم سنہ ۱۳۹۱ھ

وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَاءَتْ سُنَّةُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِيءَ بِهِ وَسَنَّةُ نَبِيِّهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ إِنَّ خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

کنکریاں پھینک رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو، کیونکہ میں از خود نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میرا حج نہیں ہوگا۔

۳۰۳۴ ۔ وَحَدَّثَتْنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ الْوَدَاعَ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر شرکت کی، میں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی اور واپس ہوئے تو آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور بلال آپ کے ساتھ تھے

۳۰۳۵ ۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ حِينَ دَفَعَ يَقُولُ لِلضُّعَفَةِ

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا اور دوسرا اپنے کپڑے کو اوپر تان کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ رمی جمرۂ عقبہ سے

اللہ عنہما وأحمد ... بخطام ناقة النبي صلى الله عليه وسلم ورافع ... يستره من الحر وهو خلف شجرة العقبة قال مسلم ... وهو خال محمد بن سلمة ... وأحمد وابنه وإسحاق ... رحمهم

کرنے والے مجرد عقبہ رکھتے ہیں۔

سوار ہو کر رمی کرنے میں مذاہب

علامہ نووی کہتے ہیں کہ ... رمی سوار ہو کر کرنی ... عقبہ پر سوار ہو کر رمی کرنی ... پیادہ رمی کرتے ہیں ... کاسنی اور بامرشق کے پتے دونوں کا حکم ہے ... کنکریاں اور دیگر تمام کنکریاں ... حمد حنبل کا مذہب ہے ... سے ہے بشرطیکہ کنکریاں اپنی جگہ پر ماری ہوں[1]

علامہ ابو الحسن عبیدی حنفی سے کہا ہے کہ ... ہے ... رمی جس کے ... سوار ہو کر رمی کرنے ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کی رمی کی وجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ہے ... گئی ہے ... ہے ... سکتے ... ہے ... سال آپ کی وفات ہونے والے ... نہیں ... کے باوجود آپ نے ... تخصیص کی وجہ ... سے ... کسی شخص کو ... رمی کرتے ...

---

[1] علامہ عینی نے تحفۃ الباری شرح صحیح مسلم ج ۹ ص ۴۹ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، طبع اول، ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ ابو الحسن علی بن خلف المالکی المعروف بابن بطال شرح صحیح بخاری ج ۴ ص ۴۱۴ مطبوعہ مکتبہ ... طبع ...

نے نسیج لبیات میں لکھ دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ کرنا اکثری حکم ہے

(حدیث نمبر ۳۰۳۴ اور ۳۰۳۵) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت اسامہ یا حضرت بلال میں سے کسی نے ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا تاکہ آپ کو دھوپ اور گرمی نہ لگے۔ صحیح بخاری میں بھی ہے کہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے سر پر چادر تان کر دھوپ کی وجہ سے آپ پر سایہ کیا۔ ان احادیث سے یہ واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کے خصائص والی میں سے ہے کہ بادل آپ پر سایہ کرتا تھا یہ اکثری حکم ہے دائمی اور کلی حکم نہیں ہے۔

آپ کے اوپر کپڑے سے سایہ کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ محرم کے اوپر کپڑے وغیرہ سے سایہ کرنا جائز ہے جو دم دینا پڑتا ہے۔ احناف اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے جبکہ امام مالک اور امام احمد کے نزدیک محرم کے لئے اگر کسی عذر نے سر پر دھوپ کی وجہ سے کپڑے سے سایہ کیا تو اس پر فدیہ لازم آئے گا اور ان احادیث کا جواب یہ ہے کہ فدیہ ہمیں ہے نیز تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ محرم خیمہ کے سائے میں بیٹھ جائے۔

سیاہ فام مکلے غلام کی اطاعت کی بحث

(حدیث نمبر ۳۰۳۲) میں ہے کہ اگر ناک کٹا سیاہ فام غلام بھی تمہارا حکمران بن جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اس کی تاویل کرتے ہیں کہ ناک کٹے سیاہ غلام کو فرض کرنے سے اس کی خساست پر تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ یہ کام ایسے غلام کے نہیں ہیں جو حبشی اور سیاہی اور مکلے ہونے کی وجہ سے اس کی خساست اور بڑھ جاتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ خواہ اس کا سر انگور جیسا ہو اور یہ انتہائی خست ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ خواہ ادنیٰ سے ادنیٰ نہیں تو جب تک وہ کتاب اللہ کے احکام کی دعوت دے اس کی اطاعت لازم ہے۔ اور جماعت سے نکلنے کی حرام ہے۔ اور جماعت سے نکلنے والے کو اگر حالت فتنہ گردی میں کوئی تیر لگ جائے اور وہ ہلاک ہو جائے تو اس کی سزا جہنم ہے۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ خلیفہ کے لئے قرشی ہونے کی شرط ہے تو پھر غلام مکلے کیسے خلیفہ ہو سکتا ہے اس کے تین جواب ہیں ایک یہ ہے کہ اس سے مراد سلطان ہے خلیفہ نہیں ہے۔ خلیفہ اور سلطان میں فرق یہ ہے کہ خلیفہ تمام مسلمانوں کا حکمران ہوتا ہے اور سلطان کسی ملک یا علاقہ کا حکمران ہوتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد خلیفہ ہیں ہے بلکہ خلیفہ یا سلطان کے مقرر کئے ہوئے عمال و گورنر ہیں اور تیسرا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان غلبہ سے حکومت پر قبضہ کر لے تو اس کے ساتھ ہو جائے اس کی اطاعت واجب ہو گی تاکہ مسلمانوں کی جماعت و وحدت کا شیرازہ نہ ٹوٹ جائے۔

۱۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۵۵ طبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۳۸۰ھ

بَابُ ٣٩ اِسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

٣٠٣٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَهُوَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ۔

ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیکری کے برابر کنکریاں ماریں۔

بَابُ ٣٩٢ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

٣٠٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ۔

کنکریاں مارنے کا مستحب وقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں اور بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔

٣٠٣٨ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي بِمِثْلِهِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (رمی کرتے) تھے۔

ف: کنکریاں مارنے کے بارے میں جمہور کا نظریہ یہ ہے کہ بوقت اخیر دن بڑے کنکریاں مارنی چاہئیں۔ وقت [illegible] زوال کے بعد اور اگر تیسرے دن زوال سے پہلے کنکریاں مار لیں تب بھی تمام ائمہ کے نزدیک درست ہے۔ اور ایام تشریق گزرنے اور غروب آفتاب تک کنکریاں نہیں ماریں تو اس کے بدلہ کنکریاں نہیں مار سکتا [illegible] دم (قربانی) کے ذریعہ کی جائے گی۔

بَابُ ٣٩٣ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

سات کنکریاں مارنے کا بیان

٣٠٣٩ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ وَهُوَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھیلے سے ... طاق مرتبہ کرنا چاہیے اور کنکریاں بھی طاق مرتبہ ہیں اور صفا اور مروہ میں سعی بھی طاق مرتبہ ہے اور طواف بھی طاق مرتبہ ہے اور جو شخص استنجا کرے تو وہ طاق مرتبہ کرے۔

۳۹۴ - بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ

سر منڈانا، بال کٹانے سے افضل ہے

۳۰۲۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سر منڈوایا اور آپ کے بعض صحابہ نے بال کٹوائے حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے، پھر فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر۔

۳۰۲۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما صحابہ نے عرض کیا [illegible]

۳۰۲۲ - أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سر [illegible]

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ

اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما! صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ اور بال کٹوانے والوں پر آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما! صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر آپ نے فرمایا اور بال کٹوانے

۳۰۷۳ - وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث ہے اس میں آپ نے چوتھی بار فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔

۳۰۷۴ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا، اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا، اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا اور بال کٹانے والوں کے لیے۔

۳۰۷۵ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۷۶ - حَدَّثَنَا [illegible] وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ [illegible] سَمِعْتُ

یحییٰ بن حصین کی دادی بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی، اور ایک بار بال کٹانے والوں کے لیے دعا کی۔

نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۳۰۴۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں [illegible]

حج میں سر منڈانے کے حکم میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حج میں سر منڈانا بال کٹانے سے افضل ہے اور [illegible] عام شافعی کا مشہور مذہب یہ ہے کہ سر منڈانا یا بال کٹانا حج و عمرہ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اس کے بغیر حج یا عمرہ ادا نہیں ہوتا۔ امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ سر منڈانا خوشبو اور لباس کی طرح حلال ہونے کا ایک ذریعہ ہے اس لیے یہ دم نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حج و عمرہ کے مناسک میں سے ہے۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا سر منڈانا یا بال کٹانا حج کی ایک عبادت ہے یا واجب ہے یا نہیں؟ امام مالک کہتے ہیں کہ سر منڈانا حج و عمرہ کرنے والے کی عبادت ہے اور یہ بال کٹانے سے افضل ہے اور جس شخص سے حج فوت ہو جائے یا وہ دشمن روکنے یا کسی اور وجہ سے حج نہ کر سکے تو اس پر سر منڈانا واجب نہیں۔ فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ [illegible] کسی مدافعت ہونے کی وجہ سے حج نہ کر سکے) سر منڈانا واجب نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اس پر نہ سر منڈانا واجب ہے نہ بال کٹانا۔ خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] بال کٹانے کو واجب قرار دیتا ہے وہ اس کے ترک کی وجہ سے دم قربانی لازم کرتا ہے اور جو اس کو واجب نہیں کہتا وہ دم بھی لازم نہیں کرتا۔[1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ سر منڈانا [illegible] امام احمد بن حنبل کے نزدیک حج اور عمرہ کی عبادت سے ہے۔ [illegible] امام مالک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ حج کی ادائیگی میں سے [illegible] ان چیزوں سے حلال ہونے کا ایک طریقہ ہے جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں۔ جس طرح لباس اور خوشبو کی [illegible] اس بنا پر جو شخص سر منڈانے یا بال کٹانے کا تارک ہو اس پر کوئی فدیہ یا تاوان نہیں ہے اس روایت کی دلیل یہ ہے کہ

---

[1] علامہ نووی یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبعۃ اولیٰ ۱۳۷۵ھ

[2] قاضی ابو الولید احمد بن رشد قرطبی کی متوفی ۵۲۰ھ بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۶۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

"حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سعی کرو تو جس شخص نے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر لی وہ حلال ہو گیا ماسوا اس شخص کے جس کے پاس مدی ہو" امام احمد بن حنبل کا مسلک زیادہ صحیح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے کا حکم دیا ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کے پاس مدی ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ کی سعی کرے، اور بال کٹائے وہ حلال ہو جائے" اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کو بیت اللہ کے طواف سے حلال کر دیا اور بال کٹوانے حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال کٹوانے کا حکم دیا ہے اور حکم وجوب کا مقتضی ہے اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کے وصف میں سر منڈانا اور بال کٹوانا بیان کیا ہے۔ محلقین رءوسکم و مقصرین (فتح ۲۷) (اور کچھ کے سر منڈانے والے ہیں اور کچھ بال کٹوانے والے) اور سر یہ حج کرنے والوں کا وصف نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ حج کرنے والوں کی یہ صفت بیان نہ کرتا جیسے اللہ تعالیٰ نے نماز میں شکار کرنے کے ساتھ حج کرنے والوں کی صفت بیان نہیں کی اور اس لیے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار رحمت کی دعا کی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار رحمت کی دعا کی اگر یہ حج کی عبادت میں داخل نہ ہوتا تو دوسرے بال کاٹنے والوں سے بڑھ چڑھ کر شعر گلا کٹوانا وغیرہ کی طرح اس کی بھی کوئی فضیلت نہ ہوتی اور اس لیے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اصحاب سے سارے حج اور عمرہ میں سر منڈایا یا بال کٹائے ہیں اور ان کا کوئی حج اور عمرہ اس سے خالی نہیں ہے اگر یہ حج کی عبادت نہ ہوتا تو اس پر کبھی دوام نہ کرتے بلکہ کرتے ہی نہیں کیونکہ یہ ان کی عادت اور معمول تھا نہ اس میں کسی نفسانی حظ کی فضیلت تھی کہ یہ کہا جاتا کہ انہوں نے اپنی عادت اور معمول کے مطابق کیا تھا یا کسی فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے کیا تھا اور آپ نے حلق کو اس لیے دیا ہے کہ اہل عرب میں مشہور تھا کہ سر منڈانے یا بال کٹانے سے حج مکمل ہو جاتا ہے حلال ہو جاتا ہے

علامہ کاسانی حنفی کہتے ہیں کہ حج میں سر منڈانا یا بال کٹانا ہمارے نزدیک واجب ہے جس کے سر پر بال ہوں تو اس پر سر منڈانے یا بال کٹانے بغیر حلال نہیں ہو سکتا اور امام شافعی کے نزدیک یہ واجب نہیں ہے اور ان کے نزدیک اس پر بال کٹانا یا سر منڈانا واجب ہے اور عمرہ کرنے والے صفا اور مروہ کی سعی سے حلال ہو جاتے ہیں[1]

سنہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا اور افعال حج کی تعلیم دی اور فرمایا: جب تم منیٰ میں آؤ تو جس شخص نے جمرۂ کی رمی کر لی تو عورتوں اور خوشبو کے سوا اس پر ہر وہ چیز حلال ہو گئی ہے جو حج میں حرام ہوئی تھی اور بیت اللہ کے طواف (زیارت) کے بعد وہ بھی حلال ہو جائے گی، اور ہمارے نبی قرآن مجید کی تعلیم ہے ثم لیقضوا تفثھم (حج ۲۹) "پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں۔ اور حضرت ابن عمر اور ابن عباس نے حج سے حلال ہونے کے لیے سر منڈانا ناخن کٹانا اور مونچھیں تراشنا میل کو دور کرنا ہے۔ کیونکہ لغت میں تفث میل کو کہتے ہیں۔ نبی نے دوسرے کو امرأۃ نفثۃ کہتے ہیں نیز قرآن مجید میں ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین محلقین رءوسکم و مقصرین۔ (فتح: ۲۷) اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دیا تم اللہ نے چاہا امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے درآں حالیکہ تم سر منڈانے والے ہو گے

---

[1] علامہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۲۲۴، ۲۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

یا بال کٹانے والے، اس آیت میں [illegible] خبر کا صیغہ ہے اور امر کے معنی میں ہے [illegible] کے ساتھ سر منڈاتے ہوئے اور بال کٹاتے ہوئے داخل ہو، پس اس آیت میں سر منڈانے [illegible] صفت کے ساتھ داخل ہونے کا حکم ہے اور مطلق امر (حکم) وجوب کا تقاضا کرتا ہے پس سر منڈانے [illegible] واجب فرمایا، ہر چند کہ یہ آیت خبر (وعدہ الٰہی) کی صورت میں نازل ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے [illegible] اور جس کا وعدہ فرمایا ہے اس کا وقوع یقینی ہے اس لیے اس آیت کا حکم بھی [illegible] میں سے ایک چیز واجب ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے (دونوں واجب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار مغفرت کی دعا کی ہے اس لیے سر منڈانا افضل ہے [illegible] سر منڈانے اور اس میں زیادتی ہے وہاں کاٹنے کا معنی مکمل ہو، یہ سر منڈانے [illegible] جو قول صاحبین نے نقل کیا ہے کہ ان پر سر منڈانے یا بال کٹانے کا کوئی حکم واجب نہیں ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ [illegible] زندہ ہیں کنگھی بال وغیرہ [illegible] سر منڈایا یا بال کٹائے تو وہ حلال ہو گیا حضرت عمر کے اس قول کی یہ تاویل [illegible] ہے تاکہ وہ کتاب اللہ کے موافق ہو جائے۔

یہ تمام بحث اس صورت میں ہے جب [illegible] اگر [illegible] کے سر پر [illegible] بھیجنے کا کیا حکم ہے حضرت ابن [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] نوں کے سر پر استرا بھیجنے کا ان کے ثبوت میں حدیث مرفوع [illegible] کہ اگر [illegible] سر منڈانے سے عاجز ہیں [illegible] ہے تو عاجز نہیں ہے، [illegible] واجب کردہ [illegible] جس قوم کی مشابہت [illegible] اس کا حکم [illegible] جس شخص نے [illegible] بال [illegible]

عورتوں کے سر منڈانے کا حکم

عورت کے لیے سر منڈانے کا حکم نہیں ہے کیونکہ حضرت [illegible] کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر [illegible] ہے [illegible] بروایت تقصیر (بال کٹانا) ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] منڈانے سے منع فرمایا ہے اور اس لیے بھی کہ عورتوں کے حق میں سر منڈانا مثلہ ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کسی نے سر نہیں منڈایا، حضرت [illegible] نے ان کو سے ہیں عورتوں میں سے ایک [illegible] کاٹ دیں کیونکہ روایت ہے کہ حضرت [illegible] سر [illegible] کس قدر بال [illegible] حضرت [illegible] بروایت [illegible]

علامہ کاسانی نے کہا ہے [illegible] شوافع کا مذہب بیان کرتے ہیں علامہ کاسانی [illegible] شافعی کا مذہب یہ ہے کہ سر منڈانا یا بال کٹانا کسی کے [illegible] میں سے ہے [illegible] امام شافعی کا مذہب نہیں ہے بلکہ ان سے یہ شاذ روایت ہے۔

سر منڈانے کی مقدار میں مذاہب ائمہ

سر منڈانے یا بال کٹانے کی مقدار کے بارے میں [illegible] امام شافعی کے نزدیک [illegible] ہیں [illegible] حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر [illegible] کے نزدیک نصف سر سے [illegible] مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سر کا [illegible] حضرت [illegible] مالک سے [illegible] روایت [illegible]

[illegible] ۵۱۰ [illegible] شرح [illegible] ۴ [illegible] بدائع [illegible] ۲ [illegible] ۴ [illegible] ۵ [illegible] ۲

[illegible]

باب ۳۹۵ بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی جمرۃ العقبۃ ثم ینحر ثم یحلق والابتداء فی الحلق بالجانب الایمن من رأس المحلوق

دائیں طرف سے سر منڈانے کو شروع کرنے کا بیان

۳۰۷۸ - وحدثنا یحیی بن [illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ

۳۰۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَاتٍ بَيْنَ مَنْ تِلْقَاءَهُ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ إِلَى جَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ فَإِنَّهُ قَدْ بَدَا بِشِقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے کہا یہاں سے پھر جو لوگ آپ کے قریب تھے آپ نے ان میں بال مبارک تقسیم کر دیے۔ حضرت سے حجام کر دائیں جانب تک کیا اس نے مونڈا اور بال مبارک تقسیم کیے ایک اور روایت میں یوں ہے کہ آپ نے دائیں جانب سے شروع کیا، لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم کیے، پھر بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا یہاں ابو طلحہ (یعنی سر مونڈنے والا) پھر فرمایا یہاں ابو طلحہ ہیں، اور وہ بال ابو طلحہ کو دے دیے۔

۳۰۵۰ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقْ شِقَّهُ الْآخَرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ [illegible] پھر منحر کی طرف گئے اور اونٹوں کو نحر کیا [illegible] سنے آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف [illegible] دائیں جانب مونڈی سو لوگ قریب [illegible] میں وہ بال تقسیم کر دیے پھر آپ نے [illegible] حجام مونڈ دی اور کہا ابو طلحہ [illegible] اور وہ بال ان کو دے دیے۔

۳۰۵۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی کنکریاں [illegible] اور اونٹوں کو نحر کیا پھر حجام کے سامنے دائیں جانب کی اور اس نے (وہ جانب) مونڈ دی، پھر آپ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ بال دیے

حَتّٰى كَانَ عَلٰى حَاجِبَيْ بَعِيْرِهِ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَلَقَتْهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

پھر آپ نے (اس کے سامنے، بائیں جانب کی) دونوں داڑھیوں کو دیکھا، اس نے (وہ جانب) مونڈ دی، پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ کو دیے اور فرمایا ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

یوم نحر کو افعال حج کی ترتیب

علامہ نووی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں مثلاً یہ ہے کہ مزدلفہ سے واپسی پر یوم نحر کو سنت ہے کہ پہلے وہ جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماری جائیں پھر قربانی کو ذبح کیا جائے پھر سر منڈایا جائے یا بال کٹوائے جائیں، اس کے بعد بیت اللہ افاضہ کیا جائے اور گرد طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی تھی تو پھر سعی کر لی تھی تو وہ سعی کافی ہے ان چاروں کاموں کو ترتیب سے کرنا سنت ہے۔ اگر یہ تمام ترتیب کے خلاف کر لے تو مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دینا جائز ہے جب کہ اس کے بعد احادیث میں آ رہا ہے ہوں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا افعل ولا حرج کرو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو کہ سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر سے پہلے کوئی کام نہ کرے اور یہ بھی ثابت ہو کہ حلق کو ختم کرنا مستحب ہے اور حرم میں ہو سکے تو حرم میں ہی ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ حلق حرم میں ذبح کرنا جائز ہے اور یہ بھی ثابت ہو کہ سر منڈانا بالوں کو کترنے سے افضل ہے اور یہ بھی کہ سر منڈانے والے کے سر کی دائیں جانب سے شروع کرے اور یہ بھی کہ امام یا شیخ وغیرہ کا مسئلہ سے زیادہ جاننے والے کے سر کی دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے اور یہ بھی کہ سر منڈانے والے کے بال دائیں جانب سے تقسیم کرنا مستحب ہے اور یہ بھی کہ امام یا شیخ وغیرہ کا اپن

کی جائے اور امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ بائیں جانب سے ابتداء کی جائے۔ اس سلسلہ میں بھی صحیح بات یہ ہے کہ صاحبین کا نظریہ بھی حدیث کے مطابق ہے اور امام اعظم نے حدیث کی طرف رجوع کر لیا ہے اس لیے حدیث کی طرف رجوع کرنے والوں کو امام اعظم کا مدمقابل قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

اس بحث میں علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں کہ فقہاء نے کہا ہے کہ سر مونڈنے والے کے دائیں جانب کا لحاظ کیا جائے نہ کہ سر مونڈنے والے کی جانب کا، مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں اس کے برعکس ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مونڈنے والے سے دائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا "مونڈو" پھر بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا، پھر لوگوں کو بال تقسیم کیے، علامہ ابن ہمام نے کہا ہے کہ صحیح بات یہی ہے اگرچہ خلاف کا مدعا اس کے برعکس ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ علامہ ابن ہمام کی موافقت میں سلسلہ میں امام ابو حنیفہ سے یہ روایت ہے: میں نے سر منڈانے والے سے سر مونڈنے والے نے میری تین خلیاں نکالیں، جب میں بیٹھا تو اس نے کہا قبلہ کی طرف منہ کرو۔ میں نے اس کی طرف بائیں جانب بڑھا دی تو اس نے کہا: دائیں جانب سے شروع کرو۔ جب میں جانے لگا تو اس نے کہا: ان بالوں کو دفن کر دو، پس میں نے وہ بال دفن کر دیے اور علامہ شامی لکھتے ہیں کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا تھا [illegible] کی بے نفسی و بے غرضی ہے۔ اس لیے اس نے کہا ہے کہ یہی حق ہے [illegible] کتاب کہ منسک ابن المنذر اور [illegible] صاحبین نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے [illegible] حنیفہ سے اور [illegible] حنیفہ کا رجوع منقول ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے مبارک کی تعظیم اور تبرک

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے مبارک کی تکریم کا [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] یہ بال رہتے ہیں کہ [illegible] نے حمید سے کہا [illegible] پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک بال ہے جو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے حلاق [illegible] نے کہا کہ میرے پاس بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہے تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ [illegible] علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ [illegible] بن سیرین رضی اللہ عنہ نے یہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال [illegible] جب بھی کسی کے [illegible] جاتے تو اس کے [illegible] کی برکت سے فتح اور نصرت حاصل کرتے۔ چنانچہ یمامہ میں [illegible] کی لڑائی ہوئی تو وہ [illegible] ان کے ساتھیوں نے تعجب کیا کہ ایک ٹوپی کے پیچھے [illegible] حضرت خالد نے کہا میں نے ٹوپی کی ثابت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا لیکن مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ یہ ٹوپی مشرکین کے ہاتھ لگ جائے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہو۔[2]

۱۔ علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، رد المحتار، ج ۲، ص ۲۵۰، ۲۴۹، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول ۱۳۲۸ھ

۲۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، ج ۱، ص ۲۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبعہ ثانیہ ۱۳۸۱ھ

۳۔ علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری، ج ۳، ص ۳۸، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ منیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے تبرک کے ثبوت میں فقہاء اسلام کی عبارات۔

باب مذکور کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔[1]

علامہ سنوسی مالکی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک بال اپنے اصحاب میں اس لئے تقسیم کیے تاکہ آپ کے بعد صحابہ میں آپ کی برکت باقی رہے اور انہیں آپ کی یاد آتی رہے اور اس سے آپ سے دلی محبت کے قرب اور اپنی رفاقت کے زمانہ کے اختتام کی تلافی کیا اور ہو سکتا ہے کہ حضرت بوطلحہ انصاری کو آپ سے بال تقسیم کرنے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ آپ کی قوم مبارک نفوس نے ہی گھوڑ دوڑ کی تھی۔[2]

شیخ عثمانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے اور یہ مسئلہ ہے اور یہ کہ اس میں مساوات ضروری نہیں ہے۔ علامہ زرقانی نے کہا کہ آپ نے ان بالوں کو تقسیم فرمائے تاکہ ان میں آپ کی برکت باقی رہے اور اس میں آپ کی ذات کے قرب کی طرف اشارہ ہے اور اس سے آپ کے مقدس ہونے کا علم ہوتا ہے کیونکہ تقسیم برکت کے لئے فرمایا کیونکہ آپ کی لعاب نے ہی تیار کی تھی۔[3]

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی اس حدیث کی شرح میں علامہ نووی اور شارح المنتقی کے حوالہ سے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کرنے کے سلسلے میں کیا کہا ہے۔[4]

موئے مبارک اور فضلات شریفہ کی طہارت و بعض علماء کے تسامح اور علمی غلطیوں کا بیان۔

علامہ زرقانی حنفی لکھتے ہیں کہ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ انسان کا بال جب اس کے جسم سے جدا ہوتا ہے تو وہ نجس ہے اور اگر وہ بال پانی میں گر جائے تو پانی نجس ہو جاتا ہے اور علامہ زرقانی نے لکھا ہے کہ امام شافعی نے انسان کے بال کی نجاست کے قول سے رجوع کر لیا ہے اور یہ تحقیق ہے کہ انسان کا بال پاک ہے اگر کھال سے جدا ہوا ہو اگر کھال پاک ہے تو بال پاک ہے اور اگر کھال ناپاک ہے تو بال ناپاک ہے اور کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی طہارت کا مذہب یہ ہے کہ وہ پاک ہے علامہ نووی نے بھی بال کی طہارت اپنے کلام سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک مکرم و معظم ہے اور اس کشت سے حاصل ہوتا ہے علامہ عینی فرماتے ہیں کہ علامہ نووی کا یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک [illegible] پاک ہے [illegible]

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ محمد زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ، شرح المواہب اللدنیہ المعلم ج ۳ ص ۲۰۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[2] علامہ ابو عبد اللہ محمد سنوسی مالکی متوفی ۸۹۵ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۲۰۳،

[3] شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ، فتح الملہم ج ۳ ص ۲۴۰، مطبوعہ مکتبہ اعزاز کراچی۔

[4] نواب سید صدیق حسن خاں بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ، [illegible] ج ۴ ص ۴۰ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال [illegible]

بات کہیں تو میرے کان اس سے بہرے ہیں[1]۔

[1] ۔ علامہ ابن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ عہد نامہ ج ۲ ص ۳۵ مطبوعہ [illegible]

جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات (پیشاب، خون، منی وغیرہ) کو عام لوگوں کے فضلات پر قیاس کرتے ہوئے ناپاک قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے گرچہ یہ کہا ہے کہ احکام شرعیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جمیع مکلفین کے لئے ہے ماسوا ان امور کے جن کی خصوصیت دلیل سے ثابت ہے۔ تاہم حافظ ابن حجر عسقلانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات اور آپ کے تمام فضلات کو طاہر قرار دیتے ہیں اور ان کی خصوصیت دلیل سے ثابت مانتے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں

مصنف امام بخاری نے اپنی اس عبارت پر اس حدیث مرفوع (جس کا ابھی آپ کانوں کو تقویت دینے والے سے استدلال کیا ہے) اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب اس پر دوسرے بولوں کو قیاس کیا جا سکتا۔ علامہ ابن منذر اور علامہ خطابی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ خصوصیت بغیر دلیل کے نہیں ثابت ہوتی اور اصل عام خصوصیت ہے۔ فقہاء شافعیہ نے کہا کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منی کو پیشاب سے کھرچ دیتی تھیں، اس سے منی کی طہارت پر استدلال نہ کیا جائے کیونکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی منی پاک ہے اور دوسروں کی منی پر نہیں ہم کہہ سکتے کہ عام مکلفین ہیں آپ کا حکم نہ رکھیں گے ماسوا ان امور کے جن کی خصوصیت دلیل سے ثابت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر بہت زیادہ دلائل موجود ہیں۔ ائمہ نے اس کو آپ کے خصائص میں سے شمار کیا ہے اس لئے اس سے استدلال کرنے میں التفات نہ کیا جائے جو بہت سے شافعی علماء کی تصانیف میں اس کے خلاف لکھی ہوئی ہے کیونکہ تمام فضلات کی طہارت کا قول ثابت اور مقرر ہے[1]

علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ بدر الدین عینی کی اس عبارت پر علامہ احمد رضا بریلوی نے یہ تبصرہ کیا ہے

میں نے نشر طیب میں عرض کیا تھا کہ عسقلانی شارح صحیح بخاری اور عینی شارح بخاری دونوں شافعی المذہب تھے اور عسقلانی زیادہ متقی۔ فضلات شریفہ کی طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے۔ امام ابن حجر نے انصاف سے کام لیا لکھتے ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہے نہیں کہا جاتا ہے فضلات شریفہ کی طہارت کے نزدیک ثابت نہیں۔ امام عینی نے ضد شرع بنائی ہے اس بحث کو بہت بڑھا کر لکھا ہے آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ابحاث ہیں جو شخص طہارت کا قائل ہو اس کو حق ہے مانتا ہوں اور جو اس کے خلاف کہے اس کے لئے بہت گنجائش ہے میں کہتا ہوں عینی نے حنفیہ کی کمال نجاست کو ثابت کرنا ہے دوسرے اس میں بات کر کر گیا کہ ان کی دقعت دست ہو گئی۔[2] اس حسد کی بدولت ہی سارے بدعتی پیدا ہوئے ہیں۔

شیخ انور شاہ کشمیری اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

انبیاء علیہم السلام کے فضلات کی طہارت کا مسئلہ مذہب اربعہ کی کتابوں میں موجود ہے لیکن میرے علم کی حد تک کوئی نقل نہیں ہے، قاضیہ کہ مواہب لدنیہ میں نبی کے تبرک سے یہ لکھا ہوا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۱ ص ۳۰۲، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ

[2] علی حیدر بن صالح الموسوی متوفی ۱۳۰۴ھ، المعتقد ج ۴ ص ۳۱، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور، ۱۳۹۰ھ

کے فضلات طاہر ہیں لیکن مجھے یہ بات یقینی میں نہیں ملی[1]

شیخ انور شاہ کشمیری گر غور فرماتے تو انہیں کہ میں علامہ عینی کا یہ قول مل جاتا کہ [illegible] آپ کے فضلات طاہر ہیں، علامہ عینی لکھتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے لگ کر جو وضوء کا پانی گرتا ہے اس کو امام ابوحنیفہ نجس نہیں کہتے تو اس کو نجس کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور تمام فضلات کو طاہر کہتے ہیں[2]

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ بعض شافعیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور تمام فضلات کو طاہر قرار دیا ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے یہ المواہب اللدنیہ میں بھی عینی کے حوالہ سے ہے اور علامہ بیری نے بھی اس کی تائید میں [illegible] لی ہے[3] غالباً شیخ کاندھلوی نے المواہب کا حوالہ یہیں سے لیا ہے (باقی ہے، سعیدی)۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں ہمارے متقدمین اصحاب حنفیہ کا یہ نظریہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام فضلات طاہر ہیں[4]

شیخ اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت میں روایات پیش کی ہیں اپنی اگلی تصنیف [illegible] میں آپ کے فضلات کی طہارت کا رد کر دیا ہے[5] لکھتے ہیں:

شرح شفاء ملا علی قاری میں یہ بحث خوب کی ہے فضل اللہ تعالیٰ نے جسم نبوی میں کس پیمانہ کا مادہ رکھا ہے اس کا خلاصہ اس کا یہ ہے کہ بعض روایات کا تو ثبوت مفقود ہے اور بعض کی دلالت اور بعض روایات میں [illegible] ستہ متبرکہ [illegible] شعر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے نقل پر [illegible] مذہب اور [illegible] دوسرا [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لا یعلم [illegible] اس مسئلہ بالکل منقح ہو گیا کہ طہارت کا دعویٰ [illegible] ۱۳۵ ھ

شیخ اشرف علی تھانوی کی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی [illegible] آپ نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمام خون حرام ہیں اور ایک روایت میں ہے [illegible] تو گویا کہ آپ کے فضلات کی طہارت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

شیخ اشرف علی تھانوی کی یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حرمت طہارت کے منافی نہیں ہے [illegible] کو کھانا حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے بلکہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ انسان کی حرمت کرامت کی بناء پر ہے [illegible]

---

[1] شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ ھ فیض الباری ج ۱ ص ۲۵، مطبوعہ مکتبہ تجاری تاج کمپنی الشعبہ لاہور ۱۳۵۰ ھ

[2] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ ھ، عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۰۰، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ ھ

[3] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ ھ، ردالمحتار ج ۱ ص ۲۵۴، مطبوعہ مکتبہ شکاریہ مستعول ۱۳۲۹ ھ

[4] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ ھ مرقات ج ۲ ص ۵۳ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۳۹۰ ھ

[5] شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ ھ، [illegible] ص ۴۹، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

نہیں ہے اسی طرح بلا اجازت دوسرے کا مال کھانا حرام ہے نجس نہیں ہے اس لیے صحیح یہ ہے کہ آپ کا پیشاب کو حرام کہنا کرامت کی بناء پر ہے نجاست کی بناء پر نہیں ہے۔

فضلات شریفہ کی طہارت پر دلائل

قاضی عیاض مالکی لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات نگل لیتی اور اس جگہ خوشبو پھیل جاتی، امام محمد بن سعد نے اس باب میں سند متصل کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت الخلاء جاتے ہیں اور میں وہاں کوئی نجاست نہیں دیکھتی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تم نہیں جانتیں کہ انبیاء (علیہم السلام) سے جو چیز نکلتی ہے اس کو زمین نگل لیتی ہے اور اس کی کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی۔ یہ حدیث ہر چند کہ مشہور نہیں ہے لیکن اس حدیث کی بناء پر اہل علم نے آپ کے فضلات کی طہارت کا قول کیا ہے (علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض نے شہرت کی نفی کی ہے حصر کی نفی نہیں کی اور ابن دحیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ثابت ہے اور یہ اس باب میں قوی حدیث ہے۔ قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ امام ابو نصر بن صباغ نے شامل میں کہا ہے کہ بعض علماء شافعیہ کا یہی قول ہے اور ابو بکر بن سابق مالکی نے کتاب الہدایہ میں اس مسئلہ میں علماء مالکیہ کے دو قول لکھے ہیں اور اس کی تائید یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ناپسندیدہ چیز یا بدبو خارج ہونے کی کوئی چیز نہیں نکلتی تھی۔ اس کی تائید میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم سے کیا چیز نکلتا ہے تو میں نے اس میں کوئی چیز نہیں پائی میں نے کہا کہ آپ کی زندگی اور موت پاکیزگی کے ساتھ ہے۔ اور آپ سے بہت اچھی خوشبو تھی ہوئی اس کی مثل ہم نے کبھی محسوس نہیں کی ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ حدیث سنن ابن ماجہ اور مراسیل ابو داؤد میں ہے، اس کی مثل حضرت ابو بکرہ کا قول ہے جب انہوں نے وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ (ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ روایت مسند بزار میں ہے) اور اسی لیے جنگ احد کے دن حضرت مالک بن سنان کا آپ کا خون چوسنا اور آپ کا انہیں منع نہ کرنا ہے اور آپ کا انہیں یہ فرمانا کہ تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ (ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے) اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فسد کے بعد آپ کا خون پی لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے افسوس ہوگا۔ (اس میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے واقعات کی طرف اشارہ ہے) اور ان کے پینے پر انکار نہیں فرمایا۔ اسی طرح روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے پیٹ میں کبھی بیماری نہیں ہوگی۔ یہ حدیث حاکم نے روایت کی ہے اور دار قطنی اور ذہبی نے اس کو ثابت مانا ہے) جن لوگوں نے خون یا پیشاب پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو منہ دھونے کا حکم دیا نہ دوبارہ پینے سے منع کیا (بنا بر منع کرنے کی روایت قاضی عیاض کی نظر سے نہیں گذری یا ان کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ سعیدی) اور یہ حدیث جس میں ایک عورت کے پیشاب پینے کا ذکر ہے حدیث صحیح ہے اور امام دار قطنی نے کہا ہے کہ اس کے راوی بخاری اور مسلم کے راوی ہیں اور اس عورت کا نام برکہ ہے۔ اس کے نسب میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام ام ایمن ہے۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں، وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ آپ رات کو اٹھ کر اس میں پیشاب کرتے تھے ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر آپ نے دیکھا کہ وہ خالی تھا، آپ نے برکہ سے پوچھا، انہوں نے کہا ہیں

رات کو قتل میں بیوی تھی میں نے اس کو علی میانہ جا اس حدیث کو ابن جریج ، ابن جبان وہ کہ نے عطاء سے روایت کیا ہے وہ قطن نے ام میں سے روایت کیا ہے علی ثانی ۳

بَابُ جَوَازِ نَقْلِ بُجُوْنَةِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهِمَا بِثُمَّ

کنکریاں ملنے ، ذبح کرنے سر منڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان

۳۰۵۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى يَسْأَلُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں وقوف کیا تاکہ لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں ایک شخص نے آکر کہا یا رسول اللہ میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے آکر کہا یا رسول اللہ میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض آپ سے جس چیز کے بارے میں بھی پہلے یا بعد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۵۳ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں وقوف کیا تاکہ لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں ایک شخص نے آکر کہا یا رسول اللہ میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے شخص نے آکر کہا یا رسول اللہ میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض آپ سے جس چیز کے بارے میں بھی پہلے یا بعد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے یہی فرمایا کہ کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

---

۳ ۔ ذکی الدین شعبان ، المتوفی ۱۳۸۹ھ ، التقریر ج ۲ ص ۴۲ ۔ ۴ ، منصور علی ناصف ، التاج الجامع للاصول ج ۲ ص ۳۵۳ ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۵ ۔ علامہ عبدالرؤف مناوی ، المتوفی ۱۰۳۱ھ ، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۳ ص ۳۹۲ ، مطبوعہ مکتبہ تجاریہ مکہ مکرمہ

تھا کہ کنکریاں قربانی سے پہلے ماری جاتی ہیں میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار

نے کہا کہ مجھے پتا نہ تھا کہ قربانی سر منڈانے سے پہلے کی جاتی ہے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا،

بارے میں بھی آپ سے سوال کیا گیا ان سب کے بارے میں آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

۳۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ... بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۵۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ ... عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا ... لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی کے دن ... ٹھہرے ہوئے تھے ایک شخص نے ... کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں چیز فلاں فلاں کام سے پہلے ہے، ایک اور شخص نے عرض کیا کہ یا رسول ... آپ نے ان تینوں کے بارے میں فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۵۶۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى

ایک اور سند سے یہ روایت ہے مگر اس میں تین آدمیوں کا ذکر نہیں ہے یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے

أَبُو مُوسَى حَدَّثَنِي أَبُو جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَبَّرَ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْمِيَ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ.

کر میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

۳۰۵۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ذبح کرو۔ ایک اور شخص نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کنکریاں مارو۔

۳۰۵۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

ایک اور سند سے یہ روایت بھی سابق روایت کی مانند ہے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہیں آپ کی خدمت میں کسی شخص نے آ کر اس کے بعد حسب سابق روایت ہے

۳۰۵۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے ایک شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کنکریاں مارو تیسرے شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے

حَرَجَ وَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ فَلَا حَرَجَ وَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَلَا حَرَجَ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ۔

سے فرمایا اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ نے یہی فرمایا اب کرو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۶۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ بَيْنَ يَدَيِ الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کنکریاں مارنے کے [illegible] میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی [illegible]

کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب

[illegible] سمت سے گرا اس نے ترتیب کی [illegible] نے امام شافعی کا ایک ضعیف قول یہ بھی ہے کہ [illegible] دم (قربانی) لازم آئے گا۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، سعید بن جبیر، حسن بصری، نخعی اور قتادہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ علامہ نووی نے [illegible] اس کو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] نہیں ہوگا۔ وہ یہ ہیں لزوم دم کی نفی نہیں ہے۔ علماء اس حدیث کے جواب میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول لا حرج کا بلاشبہ مطلب یہ ہے کہ مؤثر کو متقدم یا عکس کر دینے میں [illegible] کوئی حرج نہیں ہے۔

علامہ دشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ اس پر [illegible] کا اتفاق ہے کہ قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ پہلے [illegible] ماری جائیں پھر قربانی کی جائے پھر سر منڈایا جائے پھر طواف افاضہ کیا جائے اگر اس نے ان چاروں میں سے [illegible] کو تقدیم و تاخیر [illegible] دوسرے پر مقدم کر دیا تو پہلے تین کی تقدیم اور تاخیر میں امام مالک کے نزدیک کوئی فدیہ واجب نہیں ہے [illegible] نے سر منڈانے کو کنکریاں مارنے پر مقدم کر دیا تو اس پر فدیہ واجب ہے اور ابن ماجشون نے کہا ہے کہ [illegible] کو تقریباً ہر مقدم کر دیا جائے تب بھی فدیہ واجب ہے اور ہمارے نزدیک [illegible] کا معنی یہ ہے کہ تقدیم و تاخیر میں گناہ نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible]

علامہ ابو الولید باجی مالکی کہتے ہیں کہ امام مالک سے مروی ہے کہ جس شخص نے حلق سے پہلے کنکریاں مار لیں تو اس پر فدیہ ہے۔ علامہ باجی کہتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے جب امام مالک نے یہ کہا ہو کہ جس شخص نے حلق سے پہلے کنکریاں مار لیں تو اس پر فدیہ ہے کیونکہ اس نے اپنے احرام سے حلال ہونے سے پہلے احرام سے حلال ہونے کے لیے سب سے پہلے جو چیز کنکریاں مارنی چاہئیں تھیں وہ حلق سے پہلے مار لیں۔

قرآن کے لیے سر منڈانا جائز نہیں ہے[1]

احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل

علامہ محمد امین بن عمر بن عابدین حنفی لکھتے ہیں کہ افعال حج کو ترتیب سے ادا کرنا مستحب ہے تاکہ اختلاف سے بچا جائے۔ پس کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈانے کو قربانی سے پہلے کیا جائے۔ امام ابو حنیفہ کا یہ مسلک ہے کہ جو چیز فوت ہو گئی ہے اس کی ادائیگی ساقط ہو جاتی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے امام زفر نے ترتیب کے خلاف کرنے والے پر کچھ لازم نہیں کیا۔ امام ابو حنیفہ کی تائید میں ان کے اصحاب میں سے امام طحاوی نے یہ حدیث پیش کی ہے۔

امام طحاوی کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ بعض علماء نے ان احادیث کو صحیح قرار دیا ہے اور بعض نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ہم نے ان احادیث کو صحیح قرار دیا، کیونکہ یہ زیادت ثقہ کی طرف سے ہے اور ثقہ کی زیادت مقبول ہوتی ہے۔ اور جب اس مسئلہ میں یہ دونوں احادیث صحیح ہیں تو

---

[1] ۔ فتاویٰ شامی، رد المحتار علی الدر المختار، ج ۳ ص ۴۸۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع ثانی ۱۴۲۴ھ

[2] ۔ علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ، الدر المختار ج ۲ ص ۴۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع ثانی ۱۴۲۳ھ

احتیاط ترتیب کے وجوب کے قول پر عمل کرنا چاہیے اور اس سے امام ابوحنیفہ کی دلیل مضبوط ہوتی ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے: من قدم شیئا علی شیئ [illegible]
"جس نے حج کی ایک عبادت کو دوسری عبادت پر مقدم کر دیا اس پر دم ہے" بلکہ یہ ایک مستقل [illegible]
بعض نسخوں میں حضرت ابن مسعود کی جگہ حضرت ابن عباس کا ذکر ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ [illegible]
یہ روایت ذکر کی ہے ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: من قدم شیئا من حجہ او اخرہ فعلیہ دم
"جو شخص اپنے حج میں کسی عبادت کو مقدم یا مؤخر کر دے وہ ایک قربانی دے" اس کی سند میں [illegible]
بن ابی حمید ہے جس کو ضعیف کہا گیا ہے۔ امام حاکم نے یہ روایت ایک اور سند سے بیان کی ہے [illegible]
راوی نہیں ہے وہ سند یہ ہے۔ حدثنا [illegible] عن ابن عباس الخ۔ امام حاکم نے [illegible]
جنہوں نے یہ روایت بیان کی ہے کوئی حرج نہیں ہے اس لیے کہ ان کی روایت [illegible]
احادیث پر محمول نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک اس پر محمول ہے کہ انہوں نے جہل اور لاعلمی [illegible]
کو معذور قرار دیا تھا جب انہوں نے ان کو معذور قرار دیا اور حج کی عبادت صحیح کا حکم دیا علامہ [illegible]
امام ابوحنیفہ کے مسلک پر اس آیت سے بھی استدلال ہے [illegible]
ترجمہ: جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی موذی تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے [illegible]
ہے کہ جو شخص بیماری کے عذر کی وجہ سے حلق کرا دے تو وہ فدیہ دے تو اس سے معلوم ہوا [illegible]
کہ اگر اس نے حلق سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو حلق سے پہلے سر منڈانے سے بھی [illegible]
فدیہ لازم آئے گا۔

باب استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر

قربانی کے دن طواف زیارت کرنا

۳۰۶۱۔ وحدثنی محمد بن رافع حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی نافع مولی عبد اللہ بن عمر ان عبد اللہ بن عمر کان یفیض یوم النحر ثم یرجع فیصلی الظہر بمنی وزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ۔

حضرت نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طواف زیارت کرتے تھے اور واپس آتے تھے اور ظہر منیٰ میں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔

[illegible] ۱۰ شوال ۹۲ھ فتح القدیر ج ۲ ص ۴۰۰ ۴۰۹ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر۔

طواف زیارت کے احکام

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ طواف افاضہ طواف زیارت، حج کے فرائض میں سے ہے۔ اور اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ قربانی کے دن کنکریاں مارنے قربانی کرنے اور سر منڈانے کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب ہے، اور اگر قربانی سے دن مؤخر کر کے اس کو ایام تشریق میں کیا جائے پھر بھی جائز ہے اور اس پر باجماع دم نہیں ہے اور اگر طواف زیارت سے بعد طواف زیارت کیا تو امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک بھی کوئی حرج نہیں ہے، البتہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک زیادہ مؤخر کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[1]

علامہ وشتانی مالکی نے لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ ایام تشریق کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[2]

علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی نے بھی لکھا ہے کہ ایام تشریق کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[3]

۳۹۸ بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

وادی محصب میں اترنے کا استحباب

۳۰۶۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ يُوسُفَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ يَعْنِي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ كُنَّا نَغْدُو مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ حِينَ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ كَذَا فَعَلْتُ قَالَ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَفْعَلَ أَيْ مَرَاحِكَ۔

عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی اس سلسلے میں آپ نے جو حرکت فرمائی تھی وہ بتائیے حضرت انس نے کہا کہ ہم منیٰ سے عرفات جاتے تھے میں نے پوچھا آپ نے یوم النفر کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی حضرت انس نے کہا وادی ابطح میں جہاں تمہارے امراء کرام قیام کرتے ہیں۔

۳۰۶۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وادی ابطح میں اتر کر کرتے تھے۔

۱۔ علامہ عینی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۳ ص ۴۲۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۳۸۵ھ۔

۲۔ علامہ ابوعبداللہ محمد وشتانی مالکی متوفی ۸۲۱ھ، اکمال اکمال مسلم ج ۳ ص ۴۰۴-۴۰۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۳۔ علامہ ابوالحسن علی بن عبدالجلیل مرغینانی حنفی متوفی ۵۹۳ھ، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۴۲۹، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

۳۰۶۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ابْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرَى التَّحْصِيبُ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَفَاؤُهُ بَعْدَهُ.

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وادی محصب میں جانے کو سنت خیال کرتے تھے وہ ظہر کی نماز وادی محصب میں پڑھتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد کے خلفا وادی محصب میں جاتے تھے۔

۳۰۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وادی محصب میں جانا سنت (مؤکدہ) نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں صرف اس لیے [illegible] وقت آپ کے لیے وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

۳۰۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۳۰۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهُ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم وادی محصب میں اترتے تھے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ محصب میں [illegible] تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس لیے [illegible] وقت روانہ ہونے کے لیے زیادہ مناسب تھا۔

۳۰۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وادی محصب میں جانا کوئی حج کی [illegible] نہیں ہے، یہ ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حَنْبَلَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَنْ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ الْمُحَصَّبُ
بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ٹھہرے تھے۔

۳۰۶۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَاتَّفَقَ أَبُو بَكْرٍ وَقُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَسَلَّمَ بْنَ رَبِيعَةَ حِينَ صَدَرَ مِنْ مِنًى وَكَيْفَ حَلَّتْ فِيهِ فَقَالَ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بَعِيرِهِ يَسِيرُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ عَلَى نَقْرِ سَنَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ) سے کوچ کیا تو آپ نے مجھے ابو رافع محصب میں اترنے کا حکم دیا۔ میں آیا اور میں نے وہاں خیمہ لگا دیا۔ آپ وہاں آکر ٹھہر گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

۳۰۷۰ - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کل ان شاء اللہ ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔ (یعنی قریش نے قسم کھائی کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے

ف: محصب، ابطح، بطحاء، اور خیف بنی کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

۳۰۷۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں (یعنی قریش نے قسم کھائی کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے

بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ وَبَنُو كِنَانَةَ عَلَى الْكُفْرِ وَحَيْثُ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ

اس وقت تک نکاح نہیں کریں گے نہ ہی خرید و فروخت کریں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں، اس جگہ سے آپ کی مراد وادی محصب تھی۔

۳۰۴۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فتح دی تو انشاء اللہ ہم خیف میں ٹھہریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں

بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ

ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گزارنے کا حکم

۳۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گزارنے کے بارے میں اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔

۳۰۴۴۔ وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِيهِ

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر سے یہ روایت منقول ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنے میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں پہلا یہ کہ ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گذارنے کا حکم ہے اور یہ چیز فقہاء کے درمیان متفق علیہ ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ حکم واجب ہے یا سنت امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے حسن بن عباس اور ابو حنیفہ اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب ہے جو فقہا اس کو واجب قرار دیتے ہیں وہ اس کے ترک سے دم لازم کرتے ہیں اور جو اسے سنت کہتے ہیں ان کے نزدیک اس کے ترک سے دم لازم نہیں ہے۔ البتہ منیٰ میں رات گذارنا مستحب ہے اور اگر یہ واجب ہو تو کتنی مدت قیام کرنا چاہیے، اس میں امام شافعی کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ گذارنا چاہیے دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ساعت گذارنا بھی کافی ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آب زمزم پلانے والوں کے لیے اجازت ہے کہ وہ رات منیٰ میں نہ گذاریں۔ علت یہ بیان کی جاتی ہے تاکہ رات میں لوگوں کو پانی پلائیں امام شافعی کے نزدیک یہ اجازت آل عباس کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ان کے پاس بھی آب زمزم پلانے کا منصب ہو ان کو یہ اجازت حاصل ہے۔[1]

علامہ دستانی مالکی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آب زمزم پلانے کا منصب ان کے پاس منصب زمانہ جاہلیت سے تھا اور اسلام نے اس کو برقرار رکھا ہے۔[2]

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَ الْبِنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب۔

۳۰۷۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَالَ أَعْرَابِيٌّ هَلْ لَكَ

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی نے آکر حضرت ابن عباس سے پوچھا کیا آپ کے چچا زاد تو روزہ رکھتے اور شب بیدار رہتے اور آب زمزم کھجوروں کا پانی پلاتے ہیں۔ کیا

---

[1] دیکھئے یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۳۔ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ ابو عبداللہ دستانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۰۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

تَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَشْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ مِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ وَمِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَحْمَدُ اللَّهَ مَرِيضٌ حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ امْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ نُغَيِّرُ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے یا بخل؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا الحمد للہ نہ غریب ہیں نہ بخیل، اصل وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر آئے (در آں حالیکہ حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ہم نے آپ کو ایک برتن میں نبیذ پیش کیا آپ نے نبیذ پیا اور جو بچا وہ حضرت اسامہ کو دے دیا حضرت اسامہ نے آپ کا تبرک پیا۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا ہے۔ ایسا ہی کیا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو حکم دیا تھا اس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔

نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم

کھجوروں یا منقی کو پانی میں ڈال کر پانی کو جوش دیا جائے جس سے پانی میں کھجوروں یا منقی کا ذائقہ پیدا ہو جائے اور میٹھا ہو جائے تو اس کو نبیذ کہتے ہیں۔ یہ نبیذ جائز ہے اور کھجوریں یا منقی چند دن پانی میں پڑی رہیں اور پانی میں جھاگ پیدا ہو جائے اور وہ پانی نشہ آور ہو جائے تو اس کا پینا حرام اور ناجائز ہے۔ اس کی پوری تفصیل تحقیق مدلل بیان مذاہب کو انشاء اللہ کتاب الاشربہ میں ذکر کیا جائے گا۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الِاسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم

۳۰۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کے گوشت اور کھالوں اور جھولوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کی اجرت میں سے کچھ نہ دوں حضرت علی نے فرمایا قصاب کی اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

۳۰۷۷ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ

یہ اور سند سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے لیکن اس میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں ہے۔

۳۰۷۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ فِي هٰذَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَحَدٌ يَحْكِي

۳۰۸۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں پر کھڑے ہیں، اور انھیں یہ حکم دیا کہ وہ اونٹ، ان کے گوشت، کھالوں اور جھولوں کو مساکین میں خیرات کر دیں اور اس میں سے قصائی کی اجرت نہ دیں۔

۳۰۸۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمِثْلِ

ایک اور سند سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بتایا کہ

قربانی کرنے کے بعد ہدی کی کھال اور جھول وغیرہ کے حکم میں مذاہب

علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ہدی اور قربانی کی کھال اور اس کی کسی چیز کو بیچنا جائز نہیں ہے، نہ اس سے گھر کا کوئی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے خواہ وہ قربانی نفلی ہو یا واجب۔ البتہ اگر قربانی نفلی ہو تو اس کی کھال کو بیچ کر دیگر ضروریات کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اور قصاب کو اس کی اجرت میں کھال دینا جائز نہیں ہے۔ امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام احمدؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ ہدی کی کھال کو نہ بیچنا جائز ہے، اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے گا۔[1]

احناف کا نظریہ

فقہاء احناف نے کہا ہے کہ جس قربانی کا قربانی کرنے والے کے لیے کھانا مستحب ہے اس کا ذبح کے بعد صدقہ کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس قربانی کا صدقہ کر دے اور جس قربانی کا اس کے لیے کھانا جائز نہیں ہے اس پر اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

قربانی کرنے والے کے لیے نفلی قربانی، متعہ اور قران کی قربانی سے کچھ کھانا مستحب ہے، وہ اس سے غنی کو بھی کھلا سکتا ہے، اور جو قربانی اس پر کفارہ کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس سے اس کے لیے کھانا جائز نہیں ہے ــــــ قربانی کی جھول اور رسی کو صدقہ کر دے اور اس میں سے قصاب کو بطور اجرت نہ دے۔

نیز فقہاء احناف نے لکھا ہے کہ قربانی کی کھال کو صدقہ کر دے، اس سے ڈول یا جوتا بنانے کے لیے کھال کے عوض ایسی چیز کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو منفعت استعمال ہو سکے جیسے ڈول یا جراب وغیرہ، ورنہ اس سے کوئی ایسی چیز نہ خریدے جس سے منفعت نفع حاصل نہیں ہوتا بلکہ اسے بیچ کر کے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جیسے گوشت اور غلہ وغیرہ۔ اگر کھال کو وہ اپنے کھانے پینے کے عوض میں بیچ دے تو اس کو اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کرنے کا بھی اختیار ہے۔ اور گوشت بھی کھال کے حکم میں ہے۔[2][3]

قربانی کی کھال یا گوشت کو بیچنے کے بعد اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ — اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز

۳۰۸۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے دی۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نوویؒ متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۳، مطبوعہ نور محمد صحیح المطابع کراچی، طبعہ اولیٰ ۱۳۸۵ھ

[2] علامہ علاء الدین متوفی ۱۱۵۰ھ عالم گیری ج ۱ ص ۲۶۲، مطبوعہ مطبع کبریٰ امیریہ بولاق مصر، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۱۰ھ

[3] " " عالم گیری ج ۵، ص ۳۰۱ " " " "

عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۰۸۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے چلے تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۳۰۸۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَضَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں حاضر ہوا تو ہم نے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہی قربانی کی۔

۳۰۸۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ يَشْتَرِكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُورِ إِلَّا مِنْ أَنْ حَضَرَ جَابِرٌ أَحَدُ نَفَرٍ أَنْ تَكُونَ يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكَ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوتے تھے ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ کس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو جزور کے حکم میں ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ پہلے سے اور بعد میں ہونے والے دونوں اونٹوں کا حکم ایک ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ان میں موجود تھے۔ حضرت جابر نے کہا کہ ہم نے سات اونٹ ذبح کیے اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے۔

۳۰۸۵ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْسَنَّا أَنْ نُهْدِيَ وَنَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدْيِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

کے وقت قربانی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ ہم میں سے ایک جماعت ایک اونٹ یا ایک گائے میں شریک ہو جائے آپ نے یہ حکم اس وقت دیا تھا جب آپ نے صحابہ کو حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تھا۔

۳۰۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَنَحَرْنَا النَّاقَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے اور ایک گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوتے تھے۔

۳۰۸۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۰۸۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَتْنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے ذبح کی۔

قربانی کے جانوروں کے اشتراک میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ قربانی کے جانوروں کے اشتراک کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں میں اشتراک جائز ہے خواہ قربانی نفلی ہو یا واجب، خواہ سب نے عبادت کی نیت کی ہو

یا بعض کی نیت عبادت ہو اور بعض کی نیت گوشت کھانا ہو۔ امام احمد اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے اور [illegible] در بعض حنابلہ کا یہ نظریہ ہے کہ نفلی قربانی میں اشتراک جائز ہے اور واجب میں شرکت ناجائز ہے۔ امام مالک سے ایک روایت ہے کہ اشتراک مطلقاً جائز نہیں ہے۔ اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر سب عبادت کی نیت کریں تو شرکت جائز ہے ورنہ نہیں [1]۔

علامہ ابوالولید باجی مالکی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ جو قربانی کسی فدیہ کی وجہ سے واجب ہو یا عام قربانی ہو امام مالک کے نزدیک اس میں اشتراک جائز نہیں ہے اور نفلی قربانی کے بارے میں بھی امام مالک کا مشہور قول یہی ہے البتہ قاضی ابوالحسن سے یک روایت یہ ہے کہ یہ جائز ہے امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک فربہ جانور ہو وہ اس کو اپنی طرف سے ذبح کرے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی ذبح کرے [illegible] سات سے زیادہ ہو لیکن ان کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے کہ سات آدمی مل کر ایک قربانی خریدیں اور [illegible] امام ابوحنیفہ کے نزدیک سات آدمی مل کر جو قربانی فدیہ یا منت وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو یا قربانی کی نیت [illegible] ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک کی نیت عبادت ہو خواہ ان میں سے ہر ایک کی نیت مختلف ہو مثلاً ایک کی نیت کسی شکار کی جزا ہو، دوسرے کی نیت کسی مرض کی وجہ سے حلق کا فدیہ ہو، تیسرے کی نیت نفل ہو، اور اگر ان میں سے کسی کی نیت عبادت نہ ہو صرف گوشت کھانا ہو تو یہ اشتراک جائز نہیں ہے۔ امام زفر یہ کہتے ہیں کہ اس وقت تک شرکت جائز نہیں ہے جب تک کہ جہت عبادت ایک نہ ہو۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ مطلقاً اشتراک جائز ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ سات سے زیادہ میں اشتراک جائز نہیں ہے۔

اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے عدم جواز پر مالکیہ کے دلائل اور ان کے جوابات

علامہ باجی مالکی لکھتے ہیں کہ ہمارے ان ائمہ کے ساتھ دو چیزوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ ان کے نزدیک ایک بدنہ میں سات آدمیوں کا اشتراک جائز ہے اور ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے دوسرے یہ کہ ان کے نزدیک ایک بدنہ سات آدمیوں سے زیادہ کی طرف سے نہیں ذبح کیا جا سکتا اور ہمارے نزدیک کیا جا سکتا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے: فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ [illegible] جو جانور قتل کیا گیا اس کی مثل جزاء سے دو متقی آدمی اس مثل کا فیصلہ کریں درآں حالیکہ وہ ہدی کعبہ میں پہنچنے والا ہو اگر ہدی میں سات آدمی شریک ہوں تو اس ہدی کا ساتواں حصہ (بطور) اس جانور کی مثل کیسے ہو سکتا ہے جس کو انہوں نے قتل کیا تھا جس کی جزاء میں یہ اس ہدی کی قربانی کر رہا ہے کیونکہ وہ ایک مکمل جانور تھا اور یہ جانور مکمل جانور کی مثل نہیں ہے اور قرآن مجید نے قتل کردہ جانور کی مثل کو واجب کیا ہے ساتویں حصہ کو واجب نہیں کیا پس ثابت ہوا کہ قتل سے مثل صوری مراد نہیں ہے بلکہ مثل معنوی مراد ہے اور اونٹ اور گائے کی قیمت کا ساتواں حصہ بھی [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۳۵ ھ

[2] علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف باجی مالکی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، المنتقی ج ۳ ص ۹۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

قیمت کے برابر ہے اور بکری ایک معمولی جانور ہے شریعت نے آسانی اور سہولت کے لئے خاص حالت میں کر دیئے ایک بکری ذبح کی جا سکتی ہے اور اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ بھی اور یہ چیز کچھ مشہور ہے نہیں ہے اور مالکیہ کا مسلک ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔ اور تم نے جو کہا ہے کہ یہ مثل صوری مراد نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے گوہ یا گلی گدھے یا بارہ سنگھے کا احرام باندھا ہوا ہے تو اتفاق ہے کہ اس کی جزا میں وہ گوہ یا بارہ سنگھے کو ذبح نہیں کرے گا، بلکہ بکری گائے اور اونٹ کی قیمت اور ان میں سے کسی کی قربانی دے گا بس واضح ہو گیا کہ مثل صوری مراد نہیں ہے۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مُعَقَّلَةً

اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھڑے نحر کرنے کا ثبوت

۳۰۸۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي عُمَارَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ وَقَيَّدَهَا يَنْحَرُهَا قَائِمًا عَلَى مَا قَيَّدَهَا عَلَيْهِ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن جعفر نے عمارہ بن ابی عمارہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں دیکھا کہ آپ نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا تو اس کو کھڑا کر کے پیر باندھ دیئے جس طرح ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے

بَابُ اِسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّهُ بِذَلِكَ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذَلِكَ

خود حرم نہ جانے والے کے لئے ہدی بھیجنے کا استحباب

۳۰۹۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ

عروہ اور سلیمان بن یسار نے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے تھے اور میں ان جانوروں کے ہار خود بناتی تھی، (جانور بھیجنے کے بعد) آپ ان چیزوں سے نہیں پرہیز کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے (یعنی اپنے آپ کو محرم نہیں بناتے تھے)

وَيُقَلِّدُهَا ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا
يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۹۰۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ
يَزِيدَ بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلِهِ۔

۳۰۹۲۔ وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ۔
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قُرَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا
أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں
اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی
کے ہار بناتی تھی۔

۳۰۹۳۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ فَيُقَلِّدُ
ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں
نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی
کے اونٹوں کے ہار بناتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز
کرتے تھے نہ کسی چیز کو چھوڑتے تھے۔

۳۰۹۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَ
قَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ
بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ
حِلًّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں
نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی قربانی کے اونٹوں کے ہار بنائے تھے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کوہان کو چیر دیا تھا
ہار ڈال کر ان کو بیت اللہ روانہ کر دیا اور خود مدینہ
میں رہے اور آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی چیز
نہیں ہوئی جو پہلے حلال تھی۔

۳۰۹۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ
حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

سلیمان بن ابی سلیم نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کو قلادے پہنائے، پھر میرے والد کے ہاتھ ان کو بھیجا، پھر آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جس کو اللہ نے آپ پر حلال کیا ہو جب تک قربانی نہیں بھیج دیتے تھے۔

۳۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ فَبَعَثَ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے یہ بات اس وقت دیکھی ہے جب میں نے آپ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے بٹے تھے، پھر آپ نے ان کو ہمارے پاس بھیجا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حلال ہی رہتے تھے جس طرح حلال شخص جب تک قربانی نہ بھیج دے اس طرح آپ بھی متمتع ہوتا ہے آپ بھی متمتع ہوتے تھے۔

۳۰۹۷ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے قلادے بٹتی تھی، پھر آپ ان کے گلے میں قلادے پہناتے تھے پھر آپ ان جانوروں کو بھیج دیتے تھے اور آپ حلال ہی رہتے تھے۔

۳۰۹۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ ثُمَّ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ بَعَثَ بِهِ ثُمَّ لَمْ يَجْتَنِبْ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے قلادے بٹے تھے، پھر آپ نے قربانیوں کے گلے میں ڈال کر ان کو روانہ کر دیا تھا، پھر آپ نے احرام والے کاموں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی جو احرام والے چھوڑتے ہیں۔

۳۰۹۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا.

بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ [illegible] کے لیے بکریاں بھیجیں اور آپ نے ان کی گردنوں میں ہار ڈال دیے تھے۔

۳۱۰۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ [illegible] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہی رہتے تھے۔ اور کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے

۳۱۰۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ فَقَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا [illegible] (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے [illegible] میں حرام ہوتی ہیں۔ میں نے بھی قربانی کا جانور بھیجا ہوا ہے، آپ اس مسئلہ میں مجھے اپنی رائے لکھ کر بھیجیں۔ عمرہ کہتی ہیں [illegible] عباس کا قول صحیح نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھوں سے [illegible] کے ہار بنائے تھے، اور آپ نے ان کو میرے والد کے ساتھ مکہ روانہ کر دیا تھا۔ [illegible] وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر [illegible] میں سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا تھا جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی تھیں۔

ف: اس حدیث کی سند میں ابن زیاد مذکور ہے [illegible]

سفن ابوداؤد وغیرہ میں کسی طرح سے ابن زبیر سے حدیث عائشہ کا سننا نہیں پایا جاتا۔

۳۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ۔

مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے خود سنا ہے وہ پردہ کی اوٹ سے دستک دیتے ہوئے [illegible] کے ہار میں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے اور قربانی کے ذبح ہونے تک کسی ایسے [illegible] کو ترک نہیں فرماتے جسے محرم ترک کر دیتا ہے۔

۳۱۰۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ [illegible] عَائِشَةَ [illegible] وَسَلَّمَ [illegible] وَسَلَّمَ

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت ہے

مسئلہ اشعار میں مخالفین کے امام ابوحنیفہ پر ائمہ ثلاثہ اور ان کے جوابات

[illegible] کہ انہوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بارے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کوہان کو چیرا اور ان کے گلے میں [illegible] کو چیرنے کا ذکر ہے اس کو اشعار کہتے ہیں [illegible] اشعار پر بحث کرتے ہوئے [illegible]

ہیں:

اشعار میں [illegible] کا اختلاف ہے [illegible] کو کاٹ کر ان کی سفیدی کو ظاہر کر دینا [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سب سے بڑی قیامت ہے کہ جس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہو اس کو مثلہ کہا جائے [illegible] کی مثل پر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثلہ کا ارتکاب کرنا [illegible] اور قسطل میں ہے کہ [illegible] مثلہ ہو اور [illegible] کے [illegible] کوئی [illegible] کوئی چیز [illegible] مثلہ ہو [illegible] پہلے آپ نے مثلہ سے منع فرمایا [illegible] یہ ہے کہ یہ مثلہ میں [illegible] اس سے [illegible] پہلے سلف میں سے کسی نے نہیں کہا۔ اور [illegible] کسی نے یہ بات کہی [illegible]

کن کو ابتدا نوی نے ابوحنیفہ کی تنقید میں جلد کر دیا، جس بنا سے امت کی نیاد میں آتے ہیں اور ابو یوسف ابن حسن اور مالک نے کہا ہے کہ بائیں جانب سے اشعار کیا جائے۔[1]

علامہ بدرالدین عینی حنفی ابن حزم کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ابن حزم کا یہ قول جہالت اور قلت حیا کی بنا پر ہے کیونکہ امام طحاوی مذاہب فقہاء کو عموماً اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کے مذہب کو سب سے زیادہ جانتے ہیں اور انھوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ اصل اشعار کو مکروہ نہیں کہتے اور نہ اس کے سنت ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ البتہ اگر اونٹ کے کوہان میں اس طرح چیرا شگاف لگایا جائے جس سے اس کے ذبح ہونے کا وہم ہو تو وہ اس فعل کو مکروہ قرار دیتے ہیں، کیونکہ اگر اناڑی لوگ کوہان کو نیزے سے چیریں تو اس کا مذبوح ہو جائے گا، اس لیے انھوں نے عام لوگوں کو روکنے کے لیے یہ کہا۔ البتہ جو لوگ شگاف لگانے کے طریقہ اور اس کی حد سے واقف ہوں اور صحیح محل کو جانتے ہوں تو ان کے اشعار کو امام ابوحنیفہ مکروہ نہیں کہتے اور زیلعی نے بھی ابوحنیفہ سے اشعار کے مستحسن ہونے کی روایت کی ہے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ باقی رہا ابن حزم کا یہ کہنا کہ ابوحنیفہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اشعار کو مثلہ کہا اور مکروہ قرار دیا، تو ان کا یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم نخعی بھی اشعار کو مکروہ جانتے تھے۔[2]

امام ترمذی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے گلے میں دو جوتوں کا ہار ڈالا اور ذوالحلیفہ میں اس کی دائیں جانب اشعار کیا اور اس سے خون صاف کیا۔ امام ترمذی نے کہا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ وکیع نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا اس مسئلہ میں اہل رائے کا قول مت سنو کیونکہ اشعار سنت ہے اور ان کا قول بدعت ہے۔ امام ترمذی نے کہا ابوالسائب بیان کرتے ہیں کہ ہم وکیع کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے آکر اس سے سوال کیا اس نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا ہے اور ابوحنیفہ نے اس سے منع کیا ہے۔ اس شخص نے کہا وہ ہریم کنانی نے روایت کرتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے اس پر وکیع نے غصہ ہو کر کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ ابوہریم نخعی نے کہا ہے تم اس کے مستحق ہو کہ تم کو قید کر دیا جائے اور تم کو اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک کہ تم اپنے قول سے رجوع نہ کر لو۔[3]

علامہ بدرالدین عینی حنفی امام ترمذی کی اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ طحاوی نے یہ نہیں کہا ہے کہ میں ابوحنیفہ کے سوا اور کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے اشعار کو مکروہ کہا ہو اور ان کے صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد) نے ان کی مخالفت کی ہے اور دم بالی حنفی کا اشعار کو سنت کہنا ہے۔

---

[1] ابو محمد علی بن حزم ظاہری متوفی ۴۵۶ھ۔ المحلی ج ۵ ص ۲۰۰ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، مطبوعہ دار الفکر ۱۳۴۸ھ۔

[2] علامہ بدرالدین عینی حنفی ۸۵۵ھ۔ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۳۵، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ۔

[3] امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ۔ جامع ترمذی ص ۱۵۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے جو روایت وکیع سے نقل کی ہے اور جو حنفی نے کہا ہے [illegible] اشعار کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہ پر تعاقب کرتا ہے اس کے جواب کے لیے وہ بات کافی ہے جو امام [illegible] علامہ عینی لکھتے ہیں کہ جس شخص نے بھی مسئلہ اشعار کا ذکر کیا ہے میں نے اس کی تحریر میں [illegible] اور اس معترض نے اس شخص کا مرتبہ کم کرنے کی کوشش کی ہے جس کا مرتبہ کم کرنا جائز نہیں [illegible] بہت بعید ہے کہ ائمہ اجلہ کے بارے میں ایسی باتیں کریں جو ان کی شان کے لائق نہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ میں صرف اس وقت رائے و قیاس سے کام لیتا ہوں جب مجھے کتاب، سنت [illegible] میں کوئی حکم نہیں ملتا اور حضرت ابن عباس و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدنی راوی کو افقہ [illegible] کرے یا ذکر کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ و حضرت ابن عباس کے نزدیک [illegible] مستحب ہے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی نے جن روایات کا ذکر کیا وہ یہ ہیں:

عن الاسود عن عائشة انها ارسل [illegible]
بها تشعر يعني بدنة فقلت [illegible]
ان شئت فما تشعر بعدها [illegible]
بدنة۔[1]

اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت [illegible] ہے یہ چیز کیا ہے؟ [illegible] شعار کیا ہے؟ [illegible] اس لیے کہا جاتا ہے کہ [illegible] ہے۔

عن عطاء عن ابن عباس قال [illegible]
شئت فاشعر لها وان شئت
فلا تشعر۔[2]

عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس [illegible]

عن عطاء وعن ابن عباس وابن هرمز [illegible] شعر
لها ان شئت وان شئت فلا تشعر۔[3]

[illegible] اگر چاہو تو [illegible]

حنفی ترمذی کے مصنف کی اس [illegible] سے یہ [illegible] رضی اللہ عنہا، جو کہ حنفی بھائی [illegible] کے نزدیک [illegible] کریں اور نہ کریں سنت یا مستحب نہیں ہے

غور کیجئے کہ جو چیز کہ صحابہ و تابعین کے نزدیک سنت نہیں ہے صرف مباح ہے اور [illegible]

---

[1] [illegible] ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۹ ص ۳۹ [illegible] ۳۸۹ء

[2] [illegible] ۲۳۵ھ، المصنف ج ۴ ص ۲ مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

[3] [illegible] المصنف ج ۴/۱ ص ۶۲ [illegible]

[4] [illegible] المصنف ج ۴/۲ ص ۱۲، مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

کے محل میں سنت ہونے کا بھی انکار نہیں کیا بلکہ امام مالک کے اشعار سنت کو مکروہ کہا ہے کہ مبادا ان کے انکار کرنے سے وہ شاذ ہو جائے۔ اسی وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ پر انکار سنت اور سنت کو مکروہ اور بدعت کہنے کا مسئلہ کہنے کے اتہامات وارد ہوئے ہیں۔ امام ابوحنیفہ تو نماز صرف عید اور جمعہ میں سے دور سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے بھی بعید سے ہر نے اس مسئلہ پر رباب نمبر (۲۰) میں بھی گفتگو کی ہے

صرف ہدی روانہ کرنے والے پر احکام احرام میں مذاہب

علامہ بدرالدین عینی حنفی اس روایت کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]

[illegible] احرام باندھنے سے پہلے ہدی میں قلادہ (ہار) ڈالنا اور اس میں اشعار کرنا جائز ہے اور قلادہ ڈالنے والے کے احرام کی مشروعیت پر یہ حدیث دلیل ہے علامہ ابن حزم فرماتے ہیں جس شخص نے حج اور عمرہ کے احرام کا ارادہ کیا اور اپنے ساتھ ہدی لے گیا وہ صرف میقات سے اس کے گلے میں قلادہ ڈالے، اسی طرح اس کے لیے بھی مستحب ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھے۔ اس طرح جس شخص نے بیت اللہ میں ہدی بھیجنے کا ارادہ کیا وہ حج یا عمرہ کا احرام نہیں کیا اور وہ اپنے شہر میں ٹھہرا اس کے لیے جائز ہے کہ ہدی میں قلادہ ڈالے اور اپنے شہر میں اس میں اشعار کرے اور اس کو روانہ کرے۔ جب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو مدینہ پر بھیجا صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو تحقیق میں نے روانہ کیا تھا، اور اس کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کردہ چیزوں کا حلال ہونے والوں کے لیے انہوں نے کوئی اور چیز کو امام ابوحنیفہ اور مالک امام شافعی امام احمد اور دیگر اہل فنون کا ان مسائل سے دلیل اس حدیث ابن عباس کی قول راوی کا ہے کہ جس نے ہدی روانہ کرنے کے وقت ہدی کے گلے میں قلادہ ڈالے گا اسی وقت سے اس پر احرام جائز ہوگا اور جب تک ہدی ذبح نہ ہو جائے وہ اس پر تمام چیزوں سے اجتناب کرے گا جس سے محرم اجتناب کرتا ہے یہ قول شعبی، نخعی، ابو ثور، محمد بن حسن اور ابن سیرین سنت ابن عباس کی مخالفت کرتے ہیں

بکری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب

[illegible] بکریوں کے گلے میں قلادہ ڈالنا [illegible] روانہ کرتے تھے، حدیث میں ان کی تصریح ہے [illegible] کے گلے میں بھی قلادہ ڈالنا جائز ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے [illegible] کا مسلک یہ ہے کہ بکری کے گلے میں قلادہ ڈالنا غیر مستحب ہے، ان کے نزدیک قلادہ ڈالنا اونٹ کے ساتھ خاص ہے اور جمہور کے نظریہ پر یہ حدیث صریح دلیل ہے [illegible] نے اس حدیث کو اصل میں بکری پر محمول کیا ہے اور یہ حدیث ان کے خلاف حجت ہے

۱۔ [illegible] ج ۳ ص ۳۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ

۲۔ [illegible] ج ۵ ص ۴۲۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

۳۔ [illegible] ج ۳ ص ۵۴۷، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۱ھ

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ یہ حنفیہ پر حجت ہے، احناف نے کس جگہ یہ لکھا ہے کہ بکری کی [illegible] کی تائید میں اس حدیث سے بھی بڑی ہیں [illegible] تقریب [illegible] ہیں اس میں ولی در بکری سے دینے فقہاء حنفیہ نے کہا ہے کہ [illegible] گائے اور بکری [illegible] مونث، حتی کہ فقہاء حنفیہ نے یہ کہا ہے کہ یہ چیز [illegible] کا مذہب یہ ہے کہ قلادہ [illegible] ہیں [illegible] اور بکری بدنہ میں سے نہیں ہے اس لئے اس کو قلادہ پہنانا [illegible] اگر بکری میں [illegible] تو لوگ اس کو تڑکا نہ کرتے، اور اس حدیث کے جواب میں حنفیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث [illegible] سے [illegible] کسی نے بکری کے گلے میں قلادہ ڈالنے کی روایت ذکر نہیں کی [illegible] یہ روایت شاذ ہے اگر یہ حدیث [illegible] ہیں [illegible] ان کا مذہب یہ ہے کہ بکریوں کے گلے میں قلادہ ڈالنا [illegible] دیکھا ہے بکریوں کے گلے میں قلادہ [illegible] یہ کہنا کیسے صحیح ہے کہ اگر یہ سنت [illegible] گلے میں قلادہ ڈالنا ترک نہ کرتے، اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] میں قلادہ ڈالنے کا ذکر [illegible] ہیں [illegible] ہے، بکریوں کو [illegible] اس کے [illegible] نفی کی ہے جواز کی نفی نہیں کی بلکہ

بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

مجبوری کے وقت قربانی کے لئے ہدیہ ہونے کا جواز

۳۰۰۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ [illegible] فَقَالَ [illegible] فَقَالَ [illegible] ثُمَّ بَلَغَنِي

۳۰۰۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ

[illegible] ایک روایت سے بھی یہ [illegible] کہ [illegible]

[illegible]

يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً

۳۱۰۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے اونٹ کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا جس کی گردن میں قلادہ پڑا ہوا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ، تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔

[illegible] حضرت عمر کے کلمات میں غور ایسے موقع پر دیکھ کر [illegible]

۳۱۰۷ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ [illegible] قَدْ وَسَّقَ بَدَنَتَهُ فَلَمَّا أَنَاخَهَا لِيَنْحَرَهَا قَالَ لَهُ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَضْبَطُ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً قَدْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَزَادَ فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جو اپنے اونٹ کو ہنکا رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے پھر فرمایا سوار ہو جاؤ، اس نے پھر کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دو یا تین بار فرمایا سوار ہو جاؤ۔

۳۱۰۸ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُدْنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بُدْنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص قربانی کا اونٹ لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا [illegible] سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے [illegible] کوئی حرج نہیں۔

۳۱۰۹ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے [illegible] بعد حسب سابق حدیث ہے۔

فَرَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ
فَسَارَ بِيَدِهِ

۳۱۱۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ
إِنَّهُ كَانَ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ ثَوْبِ الْهَدْيِ
فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا
حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

۳۱۱۱ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى عَنِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ
عَنْهُ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ وَسَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ
حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... سنا ہے تو اس پر بقدر ضرورت سوار ہو سکتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ... اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا ... کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... سنا ہے تو اس پر بقدر ضرورت سوار ہو سکتا ہے۔

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے حکم میں مذاہب ائمہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں

ذیل چھ مذاہب ہیں:

(۱) امام احمد بن حنبل اور ظاہریہ [illegible] کا مذہب یہ ہے کہ قربانی کے اونٹ پر [illegible]

(۲) امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے قربانی کے اونٹ پر سوار [illegible]
امام احمد بن حنبل کا یہ بھی ایک قول ہے۔

(۳) امام مالک اور امام شافعی سے ایک روایت ہے کہ قربانی کے اونٹ پر بغیر ضرورت کے [illegible]

(۴) علامہ ابن عربی نے کہا ہے کہ اونٹ پر لبید رہا ہو جب سوار ہو سکے بغیر ضرورت [illegible]

(۵) [illegible] نے کہا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا مطلقاً جائز [illegible]
سے صحیح وہی ہے جس کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ طحاوی اور صاحب ہدایہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے۔

(۶) بعض ظاہریہ کا مذہب یہ ہے کہ قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا واجب ہے۔ ان لوگوں سے [illegible]
میں بظاہر ہر کوئی کہے کہ یہ قول کیا ہے[1]

---

[1] [illegible] عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج [illegible] ص ۲۹-۳۰ مطبوعہ [illegible]

قربانی کی اونٹنی کا دودھ پینے میں مذاہب علامہ نووی لکھتے ہیں کہ مستحب کا بچہ ہونے کے بعد بھی امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اس کا دودھ پینا مکروہ ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اگر ضرورت سے یا دودھ پینے سے اونٹنی کی قیمت میں کوئی نقصان نہ آتا ہو تو پی لینے میں حرج نہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اگر ضرورت کی بنا پر سوار ہوا ہے تو پینا جائز ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ اونٹ پر سوار ہونے میں اونٹنی کے مالک کا حق ہے اور جمہور نے اس کے جائز ہونے کی دلیل دی ہے۔ دودھ پینا دوسرے شخص کو سوار کرنے کے مشابہ ہے۔ تفصیلی مذاہب کی بحث تفصیل سے ہے۔

قربانی کے لیے اونٹ اور اونٹنی دونوں جائز ہیں البتہ امام شافعی سے ایک روایت یہ ہے کہ اونٹنی ہی جائز ہیں۔[1]

۴۰۶ باب ما یفعل بہدی اذا عطب فی الطریق

راستہ میں تھک جانے والے ہدی کا حکم

۳۲۲۰ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وعبید اللہ بن سعید وتقاربا فی اللفظ وھذا حدیث یحیی قال یحیی اخبرنا وقال عبید اللہ حدثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاصاب منا عدو فانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو لا یشعر بطائفۃ منا فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ ثم سال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالہ رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فعقر منہ اتانا فاکل منہ بعضہم وابی بعضہم فلحقہم فقال ان ھذا طعمۃ اطعمکموھا اللہ فکلوا

کرتے ہیں کہ ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ ہم سب نے احرام باندھا تھا۔ ابوقتادہ احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ دشمن ہم سے قریب ہیں۔ ہم نے ان کی خبر نہیں دی۔ ابوقتادہ کو جب خبر ملی تو وہ گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ نیزہ مانگا انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ پھر خود ہی نیزہ لے کر گدھے پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا۔ بعض نے اس کا گوشت کھایا بعض نے انکار کیا۔ پھر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جو اس مسئلہ کو جاننے والے ہیں۔ ایک

[1] علامہ نووی نے یہی مسلک نقل کیا ہے۔ عمدۃ القاری ۳: ۴۸۹ ۔ منہ

ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهِ فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان پر لگا دو اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

۳۱۱۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ اونٹ بھیجا اور فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۱۱۲ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ عَلَى بَدَنَتِهِ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت ثوبان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہدی کے اونٹ پر سوار ہوئے اور فرمایا اس پر سوار ہو جا تیرا برا ہو دوسری یا تیسری بار میں۔

۳۱۱۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ عَلَى بَدَنَتِهِ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ وَعِنْدَهُ رِكَابٌ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَتَجِدُ مِنْهَا بُدًّا فَقَالَ لَا فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ وَقَالَ مُسْلِمٌ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَتَجِدُ مِنْهَا بُدًّا فَقَالَ لَا فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

حضرت ثوبان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے اونٹ پر سوار ہوتے دیکھا اور فرمایا اس پر سوار ہو جا تیرا برا ہو دوسری یا تیسری بار میں اور آپ کے پاس سواریاں تھیں آپ نے اس سے یا کسی اور سے پوچھا کیا تو کوئی اور سواری پاتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا تیرا برا ہو اور مسلم نے اپنی حدیث میں کہا دوسری یا تیسری بار میں اور کہا اپنی حدیث میں آپ نے اس سے یا کسی اور سے پوچھا کیا تو کوئی اور سواری پاتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا تیرا برا ہو پھر اس کے جوتے کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان پر لگا دینا اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

جو ہدی چلنے سے معذور ہو اس کے حکم میں مذاہب ائمہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب قربانی کا جانور چلنے سے معذور ہو جائے تو اس کو ذبح کرنا اور اس کے خون میں جوتے کو رنگنا اور کوہان پر لگانا اور مساکین کے لیے چھوڑنا واجب ہے۔ اور قربانی کرنے والے اور اس کے ساتھیوں کے لیے اس میں سے کھانا حرام ہے۔

ماوردی کہتے ہیں کہ جب قربانی کا جانور چلنے سے معذور ہو جائے تو اس کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر نفلی قربانی ہے تو اس جانور کے مالک کو اختیار ہے چاہے اس کو بیچ دے یا ذبح کر کے خود کھائے یا کسی کو کھلا دے۔ اور اگر اس کو یونہی چھوڑ دے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اس کی ملک ہے اور اگر وہ قربانی نذر کی ہے تو جانور کے مالک پر اس کو ذبح کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس نے جانور کو ہدی ہونے کی حالت میں

جانور مر گیا تو اس شخص پر اس جانور کی ضمانت لازم ہے جیسے کوئی شخص امانت کی حفاظت میں کوتاہی کرے تو اس پر ضمانت لازم آتی ہے۔ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کے قلادہ والی جوتی کو خون میں رنگ کر اس کے کوہان کی ایک جانب مارے اور پھر اس کو اسی جگہ چھوڑ دے تاکہ وہاں سے گزرنے والے جان لیں کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور اس کو کھا نہیں، قربانی بھیجنے والے اور اس کو لے جانے والے کے لیے اس کو کھانا جائز نہیں ہے جس طرح عام لوگوں کے لیے بھی اس کو کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہدی مساکین کے لیے ہوتی ہے اور یہ مساکین کے لیے ہے اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔ قربانی سے جلنے والے کے ساتھیوں کے علاوہ جو فقراء ہوں وہ اس کو کھا سکتے ہیں۔ ساتھیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ سفر کے دوران کھانے پینے میں شریک رہتے ہوں اور ان کے ساتھ سے اور کبھی کبھی ساتھیوں سے مراد قافلہ کے تمام رفقاء کار ہیں اگر یہ شبہ ہو کہ گوشت فروخت کرنے کی ممانعت نہیں اور چھوڑ کر چلے جانے میں تو پھر اس کو فروخت بھی جائز کہا جائے گا اور اس سے مال حاصل ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ مال حاصل نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر جنگلوں میں رہنے والے غریب لوگ ہوتے ہیں وہ اس کو فروخت نہیں کرتے بلکہ کھا لیتے ہیں۔[1]

علامہ ابو الحسن علی بن خلف مالکی لکھتے ہیں کہ جب قربانی کا جانور رستہ میں چلنے سے عاجز آ جائے تو پہلے تو اس کو ذبح کر دے اور اس کے بعد اس کے گلے سے خون نکال کر اس کے کوہان کے بیچ میں لگا دے اور خود اس میں سے کچھ نہ کھائے نہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص کھائے۔ حنفیہ کا مذہب بھی یہی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اس میں سے کچھ کھا سکتا ہے اور فقراء اس میں سے گوشت لے کر بھی کھا سکتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کھانے کی ممانعت اس بات پر موقوف ہے کہ ہدی حرم میں ذبح ہو جائے اس سے پہلے ہدی حلال نہیں ہوتی لہٰذا یہ صدقہ کرنا اس کو جنگلی جانوروں کے لیے رستہ میں چھوڑ جانے سے افضل ہے جب صدقہ کرنے میں حفاظت کا پہلو بھی ہے اور گو قربانی جب ہو تو دوسرے جانور کی طرح ہے اس کے مالک اس میں خرید و فروخت کر سکتے ہیں کیونکہ اب یہ اس کی مملوک کی طرح ہے۔[2]

علامہ دشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ مازری نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت کو اس لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں وہ کھانے کے شوق میں بلا ضرورت قربانی کے جانور کو ذبح نہ کر دے اس لیے یہ نہی اس وعید کو شامل نہیں ہے جو قربانی نہ کرنے والے کے متعلق ہے اور اس کے ساتھیوں کو فقراء کے کھانے سے مطلقاً منع فرما دیا۔

علامہ دشتانی قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہدی قربانی سے پہلے چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کو ذبح کر دے اور اس کے گلے کے نیچے اس کے کوہان کے بیچ میں لگا دے اور اس کے ساتھیوں کو فقراء کی طرح اس کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

---

[1] علامہ ابی بن ابو خزامی متوفی سنہ ۷۰۷ھ شرح مسلم ج ۴ ص ۴۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی

[2] علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر حنفی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ مع فتح القدیر ج ۳ ص ۸۴ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

کرنے والا اس کی جگہ دوسری قربانی کرے گا، مسئلہ اس میں مختلف ہے کہ وہ اس کو بیچ سکتا ہے یا نہیں، ہمارے مالک منع کرتے ہیں اور جمہور اجازت دیتے ہیں[1]۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس مسئلہ میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قربانی کا جانور ذبح ہونے تک گیا ہے اگر وہ واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے گا اور اگر وہ جانور اس کی ملکیت ہے تو جو چاہے کرے اور اگر نفل ہے تو اس کو ذبح کر دے اور وہ دونوں اس جانور کو نہیں کھا سکتے[2]۔

امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل اس مسئلہ میں تینوں کا نظریہ یہ ہے کہ لبنہ ہدی کا کاٹنے والا ان ائمہ کے برعکس ہے۔

بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

طواف وداع کا وجوب اور حائضہ عورت سے اس کی رخصت

۳۱۵ - حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کے بعد لوگ ہر طرف واپس جانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کئے بغیر نہ لوٹے۔

۳۱۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا

۳۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ

طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ سے پاس بیٹھا تو انہوں نے بیان کیا۔

---

[1] علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ مالکی متوفی ۸۲۸ھ۔ اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۵۴۴ منشورات۔ محمد علی بیضون۔

[2] علامہ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ۔ المغنی ج ۳ ص ۲۸۵، ۲۸۴ منشورات دار الکتاب بیروت ۱۴۰۵ھ

الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّكَ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَا تَفْعَلْ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ لَعَلَّ بَعْضَ مَنْ أَفْتَاكَ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَفَتَاكَ وَهُوَ يَقُولُ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ صَدَقْتَ

عطاء نے ان سے پوچھا: کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طوافِ وداع سے پہلے مکہ سے جا سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا اگر آپ کو اس کے متعلق یقین ہے تو فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیجئے کہ کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فتویٰ دیا تھا یا نہیں؟ حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس کے پاس سے ہنستے ہوئے لوٹے اور فرمایا مجھے یقین ہے کہ آپ نے صحیح فرمایا ہے۔

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا [illegible] وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا [illegible] عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ [illegible] أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ [illegible] ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ [illegible] رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (ام المومنین) کو طواف افاضہ کے بعد حیض آگیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ان کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] گی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] وہ تو طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ اس کے بعد [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر چلیں۔

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجہ حضرت صفیہ سے [illegible] میں طواف افاضہ کے بعد حیض آگیا۔ اس کے بعد روایت جسب سابق ہے۔

طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ذَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمٍ

۳۱۲۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

۳۱۲۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ [illegible] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ فَتَحِيضَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفَاضَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۳۱۲۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ [illegible] عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ [illegible] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَكُنْتِ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں [illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں خدشہ تھا کہ حضرت صفیہ طواف سے پہلے [illegible] کے پاس [illegible] کے اور پوچھا کہ صفیہ تو روک لیں گی [illegible] آپ نے فرمایا پھر چلو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] صفیہ حیض والی ہیں آپ نے فرمایا کیا وہ [illegible] کو روک لیں گی! کیا انھوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ سب نے [illegible] نے فرمایا پھر چلو۔

۳۲۲۳ - وَحَدَّثَنِي [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

طواف وداع کے حکم میں مذاہب ائمہ

حدیث نمبر ۱۵ ۳ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ جائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اس کے ترک سے دم لازم آتا ہے علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے امام مالک اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کہتے ہیں کہ طواف وداع سنت ہے اس کے ترک پر کوئی فدیہ نہیں ہے

حدیث نمبر ۳۱۱۷ میں ہے لوگوں کو آخر میں طواف وداع کا حکم دیا گیا ہے حائضہ عورت کے بغیر جانے کی رخصت دی گئی ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ طواف وداع کا وجوب ساقط ہے اگر وہ طواف [illegible] امام مالک متوفی ۱۷۹ھ امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ کا یہی

بَابُ اِسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلٰوةِ فِيهَا

حج وغیرہ کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب

۳۱۲۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَثَوَى فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔

۳۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

سلہ۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۰ مطبوعہ نور محمد صحیح [illegible]

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ
عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْدَفَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ
الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ
فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ
نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى
وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حَتَّى أَنَاخَ كُلُّ
إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ مَنْزِلَهُ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ
بَيْنَهُمَا شَيْئًا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ
بَعِيرَهُ مَنْزِلَهُ فَعَقَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَنَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ
إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصُّبْحَ فَصَلَّى حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ
الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ
الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ عَلَيْهِ وَقَالَ وَلَمْ يَزَلْ
وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَالَ
وَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَقَالَ وَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ.

۳۱۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا
عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ

فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔
اور بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی
اللہ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے کنجی لا کر ان کو دروازہ کھول
دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے۔ آپ
کے ساتھ حضرت بلال، حضرت اسامہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم بھی
گئے۔ آپ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا۔ [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] کہتے ہیں کہ میں مجھ سے کعبہ کے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے
کہا۔ آپ کے پیچھے گئے۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible] باہر [illegible] میں نے پوچھا کہ [illegible]
کہا اپنے سامنے کے دو ستونوں کے درمیان چھ
[illegible] کہتے ہیں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی
رکعت نماز پڑھی تھی۔

[illegible] بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں فتح
مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سامنے
زید کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ [illegible]
اور بیت اللہ میں [illegible] حضرت عثمان بن [illegible]
طلب کیا اور فرمایا [illegible] کر [illegible] ماں سے
کنجی مانگ کی [illegible] حضرت عثمان نے کہا کنجی دے دو۔ [illegible]
تمہاری ماں سے نکال لوں گا۔ [illegible] نہیں
کنجی دی اور [illegible] کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ کنجی دی۔ آپ نے دروازہ کھولا۔ اس کے بعد حسب
سابق حدیث ہے۔

حَمَّادٍ ... بِهٰذَا

۳۱۲۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ... حَدَّثَنَا ... حَدَّثَنَا ...

[illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] رضی اللہ عنہم بھی گئے، اور دروازہ بند کر دیا، جب اللہ نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلے [illegible] باہر نکلا تو میں نے بلال سے ملاقات کی [illegible] میں نے بلال سے کہا کہاں دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۳۳۲ - وَحَدَّثَتْنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى [illegible] وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [illegible] حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ كُنْتُ دَخَلْتُ الْبَيْتَ [illegible] وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَغْلَقَهُ عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهِ [illegible] فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ [illegible] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَتَيْنِ.

حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں بیت اللہ میں داخل ہوا تو میرے ساتھ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۳۳۳ - حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ [illegible] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فِي الْبَيْتِ [illegible] وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ [illegible] فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ [illegible] فَسَأَلْتُ بِلَالًا [illegible] أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] قَالَ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَتَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بیت اللہ میں داخل ہوئے [illegible] حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم [illegible] بند کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۳۳۴ - حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ [illegible] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فِي الْبَيْتِ [illegible] وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ [illegible] فَأَغْلَقَ عَلَيْهِ [illegible] فَسَأَلْتُ بِلَالًا [illegible] أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] قَالَ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَتَيْنِ.

[illegible] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے [illegible] حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم [illegible] بند کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

[illegible] حَتَّى حَاذَى [illegible] فِي قُبُلِ [illegible] رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا وَجَّهَ [illegible] فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ

وہ رکعت نماز پڑھی، اور فرمایا یہ قبلہ ہے! میں نے پوچھا: [illegible] انھوں نے کہا کہ بیت اللہ کی ہر جانب قبلہ ہے۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةَ وَبِلَالًا وَعُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْحَجَبِيَّ فَأَطَالَ فِيهَا ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى إِثْرِهِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فِي الْمِحْرَابِ فَصَلَّى فِيهِ سِتَّ سَجَدَاتٍ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَى الْحَائِطِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] چھ ستون تھے، آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ لَا

اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ صحابی رسول سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمرہ کے موقع پر بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں!

کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق حضرت اسامہ و حضرت ابن عباس کی روایات میں تطبیق

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں حضرت اسامہ [illegible] یہ قول مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی [illegible] عنہ کی روایت کو اختیار کیا ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ کے متعلق دو روایتیں ہوں [illegible] ایک نے دیکھا ہو اور دوسرا نہ دیکھا ہو تو اثبات کی روایت کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ وہ [illegible] ہیں اور یہ ممکنات سے ہے کہ ایک چیز ایک کے علم میں نہ آئی ہو اور دوسرے کے علم میں وہ چیز آئی ہو [illegible] حضرت اسامہ کے بتلانے کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کعبہ میں داخل ہوئے [illegible] کر دعا اور سب دعا میں مشغول ہو گئے حضرت اسامہ نے بھی کئی بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] بھی کسی کونے میں دعا کرنے لگے، حضرت اسامہ سوچ رہے تھے اور منتظر تھے کہ آپ کے قریب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب حضرت بلال سے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا اور حضرت اسامہ [illegible] نہ دیکھ سکے، علاوہ ازیں وہ دعا میں مشغول تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نسبت نماز پڑھی تھی، اس [illegible]

واقعات ہیں۔

کعبہ میں نماز پڑھنے کے حکم میں مذاہب ائمہ

عدم جواز میں کوئی فرق نہیں ہے[1]

کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو بنانا

کفر کو نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا تو میں بیت اللہ کی ... اس کو بنایا تو اس کو چھوٹا کر دیا اور میں اس کے پیچھے بھی دروازہ بناتا۔

---

[1] ... ۴۲۹ ... [2] ... ۲۴۴ ...

قُرَيْشًا حِيْنَ بَنَتِ الْبَيْتَ اِسْتَقْصَرَتْ وَ
[illegible]

۳۱۳۷ . وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۱۳۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ فَقَالَ لَكُنَّ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَلَى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے بیت [illegible] کو قواعد ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹا بنا دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ [illegible] رکھ دیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے [illegible] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ہوں کہ جو دروازہ نے مجھ سے متصل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہے۔

۳۱۳۹ . وَحَدَّثَنِيْ [illegible] عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر [illegible] تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا اور میں اس کا دروازہ زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو کعبہ سے ملا دیتا۔

عن عمرة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لو لا حدثان قومک حین بنوا البیت یعنی
ابراہیم لرفعت بناءہ وجعلت لہ بابین
اللہ وبابا یخرج الناس منہ فعلت فی سبیل
اللہ ولجعلت بابہا بالارض ولادخلت
فیہ من الحجر

۳۰۴۔ وحدثنی محمد بن حاتم حدثنی
بہز حدثنا سلیم بن حبان عن سعید
یعنی ابن میناء قال سمعت عبد اللہ بن
یقول سمعت خالتی یعنی عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو لا
حدثان قومک بالکفر لفعلت کذا وکذا
قال ابن حاتم فی حدیثہ یا عائشۃ لو لا
قومک حدیثو عہد بالکفر لہدمت الکعبۃ
فالزقتہا بالارض وجعلت لہا بابین
بابا شرقیا وبابا غربیا فبلغت بہا
اساس ابراہیم او نحو ما تری الناس
فلذلک رفعت بنیانہا حتی
یدخل من شاءوا

۳۰۵۔ وحدثنا ابن نمیر حدثنا
ابن ادریس وحدثنا ابن ابی شیبۃ
واسحاق بن ابراہیم واللفظ لابن
ابی شیبۃ قال اسحاق اخبرنا وقال
الآخران حدثنا ابن ادریس عن
ابن جریج عن عطاء عن

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر کہا کہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عائشہ نے یہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی ہے کہ اگر
تیرے قوم نے یا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا
کہ اسے زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے
کر دیتا کعبہ کا ایک دروازہ مشرق کی جانب اور ایک
مغرب کی جانب اور حجر میں سے چھ ہاتھ کعبہ میں شامل
کر دیتا کیونکہ قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو اس کو
گھٹا دیا تھا۔

علماء کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب
اہل شام نے مکہ میں آگ لگائی اور کعبہ کا
پردہ جل گیا اور لوگوں نے اس کی
کوئی خبر نہ لی
سے خلاف ہے کیونکہ یہاں کے حرف
جب لوگ دشمنی لگے تو
اے لوگو
میں کعبہ کو آگ
گرہست حرف کی کو درست کروں
ہے کہ

تصديق ما وعدها وقد عرفنا أسلم الناس
صغير وكبير ومن سمع من الناس عنها وعنه شيئا صلى الله عليه وسلم قال
ابن الزبير لو كان أحدكم احترق
بيته ما زال حتى يجدده فكيف فلت
ربكم في منامه ثلاثا ثم عازم على
قوي فلم أر عليك أن تفعله فقال
أن يفعله فتخوفا ما قال الناس أن تتابع
الناس يصعد فيه أمر من السماء حتى
يصعده رجل فألقي منه حجارة فلما
لم يرد الله عز وجل على ما صنعوا
حتى بلغوا به الأرض فجعل ابن الزبير
أعمدة وستر عليها الستور حتى ارتفع
بناؤها وقال إني سمعت الذي
رضي الله عنها يقول سمعت النبي صلى
الله عليه وسلم قال لولا أن الناس
حديث عهدهم بكفر وليس عندي من
النفقة ما يقوي على بنيانه كنت
أدخلت فيه من الحجر خمس أذرع ولصنعت
لها بابا يدخل الناس منه وبابا
يخرجون منه فأنا اليوم أجد ما
أنفق ولست أخاف الناس فزاد
فيه خمس أذرع من الحجر حتى بدأ
أساسا نظر الناس إليه فبنى عليه
البناء وكان طول الكعبة ثماني
عشرة ذراعا فلما زاد فيه استقصره
فزاد في طوله عشر أذرع وجعل له
بابين أحدهما يدخل منه والآخر
يخرج فلما قتل ابن الزبير رضي الله عنه
عمد الحصين بن نمير السكوني فسد
الباب الذي فتحه ابن الزبير فأعاده
على بنيان ابن الزبير حتى أبدى
أساس ابن الزبير الذي أسسه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فأراد
الناس منه أمرا فلما رأى ذلك
ابن الزبير أمر به فهدم وألقيت
عليه الحجارة التي كانت عند الكعبة
فلما أن سواه بالأرض أمر بتلك
الأعمدة فطرحت عليه ثم أمر بالستور
فطرحت عليها ثم أمر بحجارة فرفعت
لها أكداس ثم قام على أعلى البناء
يطرح الحجارة على الأكداس حتى
إذا فرغ من البناء وطيب الكعبة
بالخلوق أمر بالستور فرفعت عن
البناء حين فرغ منه فأصبحت قريش
من الغد حين أصبحت وقد فرغ من
بناء الكعبة فجعلوا يطيبونها
بالبخور حول البناء وداخله حتى
إذا فاحت رائحة البخور على البناء
صعد عبد الله بن الزبير على البناء
فكسي القباطي فلما ألقيت عليه
القباطي تشقق من وسطه فأمر بها
فقطعت من أسفل البناء وبقي
شقها من أعلاه فكسي الديباج
فلما ألقي عليه الديباج تشقق
أيضا فأمر بها فقطعت من أسفل
البناء وبقي شقها من أعلاه فكسي
البرود اليمانية فلما ألقيت عليه
تشقق أيضا فأمر بها فقطعت من
أسفل البناء وبقي شقها من أعلاه
فكسي الخز فلما ألقي عليه الخز
تشقق أيضا فأمر بها فقطعت من
أسفل البناء وبقي شقها من أعلاه
فكسي الوشي فلما ألقي عليه الوشي

إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ وَضَعَ بِنَاءَهُ عَلَى مَا قَصَّرَتْ بِهِ عَنْهُ قُرَيْشٌ مِنْ أَطْهَرِ فَتَحَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ۔

حضرت ابن زبیر نے بیت اللہ کی بنا پر جو اضافہ کیا تھا، اس کے متعلق اس نے عبدالملک بن مروان کو اطلاع بھیجی۔ اس نے جواب میں لکھا کہ ابن زبیر نے بیت اللہ کا طول جو قریش کی کوتاہی کی وجہ سے کم رہ گیا تھا اس کے طول میں دس ہاتھ کی زیادتی کی، اور اس کے دو دروازے بنائے کہ ایک سے لوگ جائیں اور دوسرے سے آئیں، اس بارے میں ہم ابن زبیر کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ تو عبدالملک نے لکھا کہ حضرت ابن زبیر نے بیت اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ہمیں منظور ہے، اس کی تبدیلی سے ہم باز رہیں گے۔ البتہ حجر کی طرف سے جو اضافہ کیا ہے اس کو نکال دو اور اس کو پہلی طرح بنا دو اور جو دروازہ انھوں نے کھولا ہے، اس کو بند کر دو۔ ہم نے کعبہ کو شہید کرنے کی [illegible] بنا دیا۔

۳۴۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ [illegible] سَمِعْتُ [illegible] بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ [illegible] فِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ [illegible] عَبْدُ [illegible] عُبَيْدٍ وَفَدَ [illegible] حَارِثَةَ بْنَ [illegible] عَلَى عَبْدِ [illegible] بْنِ مَرْوَانَ فِي [illegible] فَحَدَّثَ [illegible] أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ قَالَ لَهُ مَا [illegible] أَحْسَبُ بِنِي أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى [illegible] مِنْهُ بِمَا [illegible] رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا [illegible] لَوْلَا أَنَّ [illegible] حَدِيثٌ [illegible] بِالْكُفْرِ [illegible] صَنَعَ اللَّهُ بِهِ [illegible] وَلَوْ [illegible] مَا [illegible] مِنْ [illegible] الْبَيْتِ وَلَوْ [illegible]

عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبدالملک بن مروان کے پاس اس کے [illegible] وفد لے کر گئے [illegible] سے کہا کہ ابوخبیب (یعنی حضرت ابن الزبیر) حضرت [illegible] میں نے حضرت عائشہ سے [illegible] عبدالملک نے کہا تم نے جو سنا ہے بیان کرو، حارثہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] تمہاری قوم نے [illegible] ہوتا، تو جتنا انھوں نے اس میں سے چھوڑ دیا ہے میں اس کو دوبارہ بنا دیتا، پس اگر میرے بعد تمہاری قوم اسے دوبارہ بنانے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمہیں

مانیتہ بہ شدت ما ترکونہ فقال سالم
یقول صدق ان عبد اللہ کان یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخسف
بھذا الجیش فاما اوسطھم فینادی
اولھم اخرھم فیخسف بھم فلا یبقی
الا الشرید الذی یخبر خبرھم فبینما
ھم کذلک اذ ھم ببیداء من الارض
یخسف بھم فقلت یا رسول اللہ فکیف
بمن کان کارھا قال یخسف بہ معھم
ولکنہ یبعث یوم القیامۃ علی نیتہ۔

۳۴۴۲۔ وحدثنا محمد بن عبد اللہ بن
نمیر حدثنا ابو خالد یعنی سلیمان بن
حیان ح وحدثنا ابن ابی عمر حدثنا
سفیان کلاھما عن ابن جریج بھذا
الاسناد مثل حدیث
ابن بکیر۔

۳۴۴۳۔ وحدثنی محمد بن حاتم
حدثنا بہز حدثنا وھیب حدثنا ابن
طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وگوں کو ان کے فعل پر اس قدر ہیں سے کہ ہم کہتے ہیں
ہے، جب آپ نے حضرت عائشہ کو وہ حدیث سنائی جو
تقریباً بات ابن قتیبہ، یہ عبداللہ بن عبید اللہ بن
ہے اور ولید بن عبد نے بزائد یہ بات کہا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لشکر میں زبردستی
کے ساتھ بنا دیا جائے گا جب اس کی جانب اترے گا
کی، آپ نے فرمایا، کہا تم یہ بات کہتے ہو
اس کا ذکر زبردستی کیوں نہ پہنچا دیا جائے گا
ہیں کہا ہیں، آپ نے فرمایا جو ان میں
جن لوگوں کا ان میں دل ہوگا

ابو قزعہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بیت اللہ
کا طواف کرنے لگا تو اس کو دیکھ کر
رضی اللہ عنہما کو ہلاک کرے وہ ہم لوگوں کو
باندھتا تھا (یعنی ابن زبیر اور ان کے ساتھیوں کو)
سنا ہے وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے عائشہ اگر تمہاری قوم نے
ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں حطیم کو

عَائِشَةُ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا نَقُلْ هَذَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ .

تمہاری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کو چھوٹا کر دیا ہے۔ حارث بن عبداللہ بن ربیعہ نے کہا اے امیر المومنین ایسا مت کہو کیونکہ میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا اگر یہ بات میں کعبہ کو شہید کرنے سے پہلے سن لیتا تو میں اس کی تعمیر کو قائم رکھتا۔

۳۴۵۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُدُرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجُدُرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا اس کو انھوں نے بیت اللہ میں کیوں نہیں داخل کیا آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچ کم تھا (اس لیے) میں نے پوچھا اس کا دروازہ اس قدر اونچا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا انھوں نے یہ اس لیے کیا تاکہ جس کو چاہیں (کعبہ میں) داخل ہونے سے روک دیں۔ اگر تمہاری قوم نے زمانہ کفر سے قریب ہونا اور مجھے خوف نہ ہوتا کہ ان کو یہ ناگوار گزرے گا تو میں حطیم کی دیواروں کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَزَادَ مِنْ أَجْلِ مَا كَانَ بَابُهُ هَذَا مُرْتَفِعًا بِفُعِلَ ذَلِكَ لِئَلَّا تَشَاءَ أَنْ تَدْخُلَهُ إِلَّا دَخَلَتْ إِذَا شَاءَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَدْخُلَهُ دَخَلَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے باقی اس میں یہ ہے کہ بیت اللہ کا دروازہ اس قدر اونچا کیوں ہے تاکہ جس پر نیز چڑھ کے کسی چیز سے الفت عائشہ کے جواب میں ہے میں ان کے دلوں کے متنفر ہونے سے ڈرتا ہوں۔

فائدہ کے مقابلہ میں نقصان سے بچنا زیادہ اہم ہے

حدیث نمبر ۳۱۳۶ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم نے زمانہ کفر کو چھوڑا ہوا نہ ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کو قواعد ابراہیم پر تیار کرتا کیونکہ قریش نے اس کو بنایا تھا تو اس کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب فائدہ کے حصول اور نقصان سے بچنے میں تعارض ہو تو دونوں کو جمع کرنا متعذر ہو تو اہم چیز کو نقصان سے بچانے اور اس کے مقابلہ میں مساوی فائدہ کو چھوڑ دینا چاہئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا بنایا کعبہ گرانے میں اور اس کو بنا بر تیسری کے مطابق بنانے میں فائدہ اور نقصان سے لیکن اس متوقع فائدہ کے مقابلہ میں نقصان اور خرابی کا خطرہ زیادہ تھا کہ جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جو وہ لوگ کعبہ کی عظمت کے معتقد تھے اور اس میں تبدیلی کرنا ان کے لیے بہت سنگین جرم تھا اس لیے آپ نے ان کے بیان کردہ خیال کو پسند نہیں فرمایا اور ابراہیم سے تعمیر کعبہ کے بیان کو نہ کرنے کی وجہ بتائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عام لوگوں کے عقائد اور فوائد کا بھی لحاظ کرنا چاہئے اور ان کو ایسی بات نہیں کہنا چاہئے جس سے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں اور دین میں غلو کا شکار ہو جائیں یہ حدیث ہمارے زمانہ کے ان لوگوں کے لیے بہت اہم ہے جو قبروں کی تعمیر کرتے ہیں اور ان پر قبے بناتے ہیں اور ان کو مزین کرتے ہیں اور ان کے پاس عرس کرتے ہیں اور ان کے پاس نذر و نیاز پیش کرتے ہیں اور ان کے پاس حاجتیں مانگتے ہیں اور ان کا طواف کرتے ہیں اور ان کو چومتے ہیں اور ان کو چھوتے ہیں اور ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور ان کو قبلہ بناتے ہیں اور ان کے پاس قرآن ختم کراتے ہیں اور ان کے پاس قرآن پڑھتے ہیں اور ان کے پاس چادریں چڑھاتے ہیں اور ان کے پاس چراغاں کرتے ہیں اور ان کے پاس اعتکاف کرتے ہیں اور ان کے پاس رات گزارتے ہیں اور ان کے پاس سجدہ کرتے ہیں اور ان کے پاس رکوع کرتے ہیں اور ان کے پاس ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے پاس ادب سے بیٹھتے ہیں اور ان کے پاس خشوع و خضوع کرتے ہیں اور ان کے پاس تواضع کرتے ہیں اور ان کے پاس خوف و خشیت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس رجاء و امید کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس محبت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس شوق کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس انابت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس توکل کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس تسلیم کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس رضا کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس صبر کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس شکر کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس خوف کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے پاس رجاء

منجنیق کے پتھر کعبہ پر گرے اس کی چھت اور دیوار کا کچھ حصہ گر گیا۔ حجر اسود کے تین ٹکڑے ہو گئے۔ حطیم کا جو حصہ کعبہ سے ملا ہوا تھا حضرت ابن زبیر نے اس کو بھی کعبہ میں شامل کر لیا۔ اس کے دو دروازے بنائے۔ ایک دروازہ سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے نکلتے۔ حضرت ابن زبیر نے نصف حطیم کو کعبہ میں شامل کر لیا۔ اور جب بیت اللہ کی تعمیر کو مکمل کر لیا تو اس کو دوبارہ تعمیر کیا۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد یک سو اونٹ ذبح کئے۔ کعبہ کو خلوق سے خوشبودار کیا۔ دیباج اور حبرہ کا غلاف چڑھایا۔ (یہ سب عبدالملک بن مروان کے حکم سے ہوا) اس کو حجاج بن یوسف نے شہید کر دیا۔ حجاج نے حضرت ابن زبیر کی ساری کوشش کو دوبارہ قریش کی بنا پر تعمیر کیا اور آج تک کعبہ اسی بنا پر قائم ہے۔ [1] لوگ

علامہ فاسی لکھتے ہیں کہ جب میں نے کعبہ میں نماز پڑھنی چاہی تو میں نے دیکھا کہ اس میں [illegible] کے لئے جگہ نہیں ہے۔ میں نے چاہا کہ میں حطیم میں نماز پڑھ لوں کیونکہ اس سلسلہ میں حدیث میں [illegible] لیکن میں نے دیکھا کہ حطیم میں [illegible] کی وجہ سے جگہ نہیں ہے۔ [2]

یزید کے دور حکومت میں خانہ کعبہ کو جہاز کے پاس منظر | پیش منظر

حدیث میں [illegible] یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں

[illegible] نے یہ [illegible] کیا جس سے بیت اللہ [illegible] علامہ [illegible] کی [illegible] کعبہ پر [illegible] کی۔ علامہ [illegible] کی [illegible] کعبہ [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] یزید [illegible] دیا۔ لوگ [illegible] حضرت حسین بن علی [illegible] حضرت [illegible] یزید [illegible] حضرت معاویہ کی وفات کے بعد حسب یزید کی بیعت کی تو [illegible] بیعت [illegible] یزید نے مدینہ کے گورنر کو لکھا کہ حسین بن علی [illegible] بیعت [illegible] لی جائے۔ [illegible] مدینہ کے حاکم نے حضرت حسین اور حضرت ابن زبیر کو بلوایا۔ [illegible] کا ارادہ کیا۔ پھر حضرت ابن زبیر اسی رات مکہ چلے گئے۔ [illegible] حضرت حسین [illegible] ان [illegible] سفر میں [illegible] حضرت حسین کو بلوایا۔ حضرت حسین [illegible] آل کے ساتھ رات کو مکہ روانہ ہو گئے۔ حضرت حسین جب مکہ میں داخل ہوئے رہتے گئے تو اہل [illegible] سے [illegible] بیعت [illegible] شروع کر دیے۔ حضرت حسین [illegible] ان کی دعوت [illegible] کے لیے [illegible] ان نے [illegible] یزید کی طرف سے [illegible] عبداللہ [illegible] حضرت حسین [illegible] شہید کر دیا۔ [illegible] عبداللہ بن زبیر [illegible] حضرت حسین کے [illegible] [illegible]

---

[1] تاج سلمان بن [illegible] المعروف بہ [illegible] متوفی [illegible] [illegible] التاج [illegible] مطبوعہ مصطفیٰ [illegible]

[2] علامہ [illegible] متوفی [illegible] [illegible] مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

بیعت یزید کے سلسلے میں حضرت حسین کا موقف

عصابة وفی تلك العصابة من هو ارضی الله منه فقد خان الله ورسوله وجماعة المسلمین و قال هٰذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ۔ [1]

کسی جماعت کا امیر بنا حالانکہ اس جماعت میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ تھا تو بنانے والے نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور جماعت مسلمین سے خیانت کی۔ حاکم نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعمل رجلا من عصابة وهو یعلم ان فیهم ارضی لله منه فقد خان الله ورسوله وجمیع المسلمین۔ [2]

مسلمانوں سے خیانت کی۔

[illegible] بیعت نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ صحیح فیصلہ تھا۔

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

یارسول اللہ ارایت ان کان علینا امراء لا یستنون بسنتك ولا یأخذون بامرك فما تامرنا فی امرهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة لمن لم یطع اللہ رواہ احمد وابو یعلی وفیہ عمرو بن زینب ولم اعرفہ وبقیة رجالہ رجال الصحیح۔ [1]

کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جو آپ کی سنت پر عمل نہ کریں اور آپ کے احکام پر نہ چلیں تو آپ ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔ علامہ ہیثمی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس کی سند میں عمرو بن زینب ہے جس کو میں نہیں جانتا اور اس کے باقی راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

علامہ ہیثمی نے اس حدیث کو مسند احمد کے حوالے سے ذکر کیا ہے [2]

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون امراء من بعدی یامرونکم ماتعرفون ویعملون ماتنکرون فلیس اولئك بائتة رواہ الطبرانی وفیہ الاعشی بن عبد الرحمان ولم اعرفہ، وبقیة رجالہ ثقات۔ [3]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حکمران ایسے امور کا حکم دیں گے جو تم نہیں جانتے اور ایسے کام کریں گے جو تم برا سمجھتے ہو تو ایسے حکمران اللہ کے نزدیک قابل مواخذہ ہوں گے۔ علامہ ہیثمی کہتے ہیں اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اعشی بن عبد الرحمان ہے جس کو میں نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

علامہ ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی کے حوالے سے ذکر کیا ہے [4]

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون امراء بعدی یعرفون وینکرون فمن نابذهم نجا ومن اعتزلهم سلم ومن خالطهم هلك رواہ الطبرانی وفیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جو نیک کام بھی کریں گے اور برے کام بھی، جو ان سے بیعت توڑ دے گا وہ نجات پائے گا جو ان سے علیحدہ رہے گا وہ سلامت رہے گا اور جو ان سے میل جول رکھے

---

[1] ۔ علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۵، ۲۲۶ طبع دار الکتاب العربی بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۲ھ۔

[2] ۔ علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۵ طبع دار الکتاب العربی بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۲ھ۔

[3] ۔ علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۶ طبع دار الکتاب العربی بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۲ھ۔

[4] ۔ علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲۶ طبع دار الکتاب العربی بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۲ھ۔

هیاج بن بسطام وهو ضعیف۔ [1]

گا وہ ہلاک ہو جائے گا [illegible] ہے اور اس میں ھیاج بن بسطام ایک ضعیف راوی ہے۔

علامہ علی متقی ہندی نے بھی اس حدیث کو [illegible] سے ذکر کیا ہے [2]

عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا ان الكتاب والسلطان سيفترقان فلا تفارقوا الكتاب، الا انه سيكون عليكم امراء يقضون لانفسهم مالا يقضون لكم فاذا عصيتموهم قتلوكم وان اطعتموهما ضلوكم قالوا يا رسول الله كيف نصنع قال كما صنع اصحاب عيسى بن مريم نشروا بالمناشير وحملوا على الخشب موت في طاعة الله خير من حياة في معصية الله رواه الطبراني ويزيد بن مرثد لم يسمع من معاذ والوضين بن عطاء وثقه ابن حبان وغيره، وبقية رجاله ثقات۔ [3]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] اور کتاب اللہ تک [illegible] سے علیحدہ نہ ہونا۔ سنو! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے [illegible] اپنے لیے جو فیصلے کریں گے [illegible] کریں گے تو ان کی نافرمانی کرو گے [illegible] کرے اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے [illegible] گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] فرمایا جو حضرت عیسیٰ بن مریم [illegible] آروں سے چیرا گیا [illegible] بسر کرنے سے بہتر ہے، اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، یزید بن مرثد کا معاذ سے سماع ثابت نہیں ہے اور وضین بن عطاء کی امام ابن حبان وغیرہ نے توثیق کی ہے اور اس حدیث کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

[illegible] حدیث میں جن کے پیش نہ کرنے [illegible] سے بڑا [illegible] محبت [illegible] سنت کے سبب وفات دی اور آپ نے مسلمان مقتول [illegible] بات حال سے [illegible] کہ [illegible] آپ نے [illegible] کو فوقیت دی موت قبول کرلی اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپ [illegible] علامت [illegible] کسی مذہبی مسئلہ پر [illegible] ایک موقع پر آپ کے نزدیک یہ [illegible] تھا کہ آپ اس موقع [illegible] گئے آپ نے ایک صالح حکومت قائم کرنے کی درخواست کی [illegible] اس درخواست کو [illegible] وجہ سے آپ کو فروگزاشت ہو گئے۔

عام طور پر مشہور ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں [illegible] کہ [illegible]

---

[1] حافظ [illegible] مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۱۹ مطبوعہ دار الکتاب [illegible]

[2] علامہ علی متقی [illegible] متوفی ۹۷۵ھ کنز [illegible] ص ۶۱ مطبوعہ [illegible]

[3] [illegible] مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۱۹-۲۲۰ مطبوعہ دار الکتاب [illegible]

[illegible] رگوں کا معاملہ (حکومت) کس طرف رہتا ہے۔

[illegible]

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کی بیعت نہ کرنا اور اہل کوفہ کی دعوت پر بیعت لے کر [illegible] نہ بہت یا طلب اقتدار کی خاطر نہیں تھا بلکہ شخص اس وجہ سے تھا کہ وہ شرح صدر سے یہ سمجھتے تھے کہ [illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے غیر شرعی کاموں کی تائید و ان کی معاونت کرنا ہے۔ بعض مدعیان حریت نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو ان سے ثابت نہیں ہیں۔ یزید بن معاویہ کی بیعت کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے [illegible] سے ملنے اور مشورہ کے بعد فرمایا:

اسے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جس شخص نے دیکھا کہ حاکم ظالم [illegible] اللہ کے عہد کو توڑ رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی [illegible] علانیہ دشمنی کر رہا ہے، پھر وہ شخص نہ قول [illegible] نہ فعل کے ذریعہ اس کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس شخص کو اس کے ٹھکانے میں داخل کرے [illegible] ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت کو لازم پکڑ لیا ہے اور رحمٰن کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے اور فساد کو ظاہر کیا ہے [illegible] کی طرف لوٹ رہا ہے [illegible] اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے رہا ہے اور میں دوسروں کی [illegible] کا زیادہ حق دار ہوں۔ پھر اس شخص کو جب میرے پاس بیعت کے [illegible] کتوب بھیجے اور میرے قاصدوں کو بھی [illegible] کرتے ہوئے [illegible] کے نزدیک میں سے ہو گے اگر تم اپنے اس [illegible] بیعت پر قائم ہو تو [illegible] میں علی بن ابی طالب سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] میں تمہارے ساتھ [illegible] تمہارے [illegible] سے [illegible] اور اگر تم نے ایسا کیا اور اپنے قول سے پھر گئے [illegible] تمہاری کوئی نئی بات نہیں ہے [illegible] تم اس سے پہلے [illegible] میرے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ساتھ کر چکے ہو۔ [illegible] حصہ اور نصیب [illegible] اور جو شخص عہد شکنی کرتا ہے [illegible] نقصان کرتا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ جیسے [illegible] پر [illegible] کرے گا۔ والسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ نووی شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں۔

بیعت یزید کے سلسلہ میں جمہور صحابہ کا موقف

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت [illegible] اہل حجاز کے علاوہ باقی تمام صحابہ نے یزید کی بیعت کر لی تھی اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت معاویہ نے اپنی زندگی میں یزید کی بیعت سے اس لئے کہ [illegible] کے خطرہ [illegible] گذشتہ جنگوں و خون خرابے سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے، اگر حضرت [illegible] سو سب یزید پر چھوڑ دیا تھا تب صحابہ نے کوئی مجلس شوریٰ منعقد کر کے [illegible] کہ [illegible] کے، بلکہ مختلف علاقوں میں خلافت کے مدعی [illegible] کھڑے ہو گئے جس سے خلافت [illegible] اگر خلافت بنو ہاشم میں منتقل کر دی تو یہ [illegible] بہت بڑی طاقت بن چکے ہیں، اس [illegible] کریں گے ان حالات کی بناء پر انہوں نے یزید کو جانشینی کے لیے منتخب کر لیا۔ علامہ ابن خلدون [illegible] وقت یزید میں صرف گانا سننے کا عیب تھا اور گانا سننے میں صحابہ کا بھی اختلاف تھا، حضرت معاویہ [illegible] اس سے بری ہیں کہ وہ یزید کی بدعنوانیوں کو دیکھتے ہوئے اس کو ولی عہد مقرر کر دیتے۔[1]

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ جب یزید فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو صحابہ کرام کی اس کے بارے میں [illegible] گئیں بعض نے اس سے بیعت توڑ لینے کا ارادہ کر لیا تھا جن میں حضرت حسین، حضرت [illegible] کے مشیروں کی رائے تھی اور بعض یہ تھے کہ [illegible] اور بعض [illegible] اور بکثرت خونریزی ہوئی۔ علاوہ ازیں یزید [illegible] ہوئے کہ اس وقت یزید [illegible] یہ بنو امیہ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ علاوہ ازیں [illegible] سارے صحابہ سے زیادہ [illegible] اس لیے یہ لوگ بیعت توڑنے اور [illegible] کرنے سے رکے رہے اور [illegible] کی بنا پر [illegible] کی کثرت کی وجہ سے [illegible] یہ سب مسلمانوں کی [illegible] حق کے لیے کوشاں تھے اور اس مقصد کے لیے ان کی [illegible] درست نہیں تھی۔[2]

نیز علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں، وہ لکھ کر مرجوح ہو گئے اور حضرت معاویہ شام و عراق میں [illegible] ان کے تمام مقتدین سب اس بات پر متفق تھے کہ عہد کر یزید کی [illegible] کبوتر بازی سے [illegible] ان کی [illegible] رہے۔ بعض نے اس مسئلہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ [illegible] دے کر [illegible] کی لیکن حضرت حسین نہ صرف یہ کہ مجتہد تھے بلکہ مجتہدین کے [illegible] تھے، اور یہ [illegible]

---

[1] [illegible] ۲۸۰ [illegible] کتب [illegible]

[2] [illegible] مقدمہ ابن خلدون ص ۲۱۲،

جلد ثالث

من رضی و تابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا۔ [1]

برے کاموں کو برا جانا وہ بھی بری ہو گیا البتہ اس سے مواخذہ ہو گا جس نے برائی کا ساتھ دیا اور اس سے خوش ہوا صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم ان کے ساتھ جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں! جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔!

عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه ستكون هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان۔ [2]

حضرت عرفجہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنہ اور فساد ہو گا پس جو شخص اس امت میں تفرقہ ڈالے درآں حالیکہ وہ متحد ہو اس کو تلوار سے قتل کر دو، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيمة لا حجة له ومن مات ليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية۔ [3]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے [illegible] وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے حق میں کوئی حجت نہیں ہو گی اور جو شخص [illegible] مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

مذکورہ بالا احادیث میں اس کی تصریح ہے کہ جب تک سلطان یا حاکم سے العیاذ باللہ کھلم کھلا کفر صادر ہو اس وقت تک اس کے خلاف خروج جائز نہیں ہے جب تک وہ نماز پڑھتا رہے یا نظام صلوٰۃ پر قائم رہے اس وقت تک اس کے خلاف جنگ جائز نہیں ہے [illegible] نظام مملکت اور قوم کے لیے اس کی کوئی علمی اور عملی خدمات نہیں ہیں بلکہ اس منصب کے سبب وہ [illegible] امور دین تک لیکن اس وقت تک اس کا کوئی [illegible] اس کی وجہ سے اس کی تکفیر کی جاتی [illegible] سب اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ دی تھی تو [illegible] نے جو واقعات بیان کیے ہیں [illegible] تاریخ اور تراجم کی کتابوں سے جس کا ذکر نہایت تفصیل سے علامہ ابن کثیر دمشقی نے کامل فی التاریخ میں اور حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں کیا ہے، مزید برآں واقعہ حرہ سے پہلے تاریخ میں یزید کے فسق و فجور اور [illegible] لیکن [illegible] ہے کہ کسی صحابی یا اہل علم تابعی نے اس زمانہ [illegible] واقعہ حرہ کے دنوں میں یا بعد [illegible] اہل علم تابعین میں سے اکا دکا واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے تھے اور بعض غاروں میں روپوش ہو گئے تھے۔

بہرحال ان احادیث اور ان تاریخی حقائق کے پیش نظر صحابہ کرام نے اجتہاد کا دامن نہ چھوڑا [illegible] یزید کی بیعت پر قائم رہے۔

صحابہ کرام کا یہ نظریہ کہ کسی مسلمہ میں غور و فکر، اجتہاد اور جس بیعت کی بنا پر تھا، اب [illegible] کسی صورت میں [illegible]

---

[1] امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۸ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی [illegible]

[2] " " صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۸ " " [illegible]

[3] " " صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۸ " " [illegible]

منفعت یا ذاتی مفاد کے حصول کی بنا پر نہیں تھی۔ اسی طرح حضرت حسین اور حضرت ابن زبیر نے جو یزید کی بیعت نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا وہ بھی کسی نفسانیت پر مبنی نہیں تھا نہ حصول اقتدار کی خواہش پر مبنی تھا اور نہ ہی بے سروسامانی کی حالت میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کوفہ روانہ ہونے سے کہنے کا کسی شخص کا یہ منشا تھا کہ وہ اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے جا رہے ہیں بلکہ وہ صورت حال تھی جو پیش آئی اور جس کا انہوں نے سامنا کیا۔ یہ دونوں فریق مخلص اور بہی خواہ تھے دونوں کے پیش نظر امت کی بہتری اور بہبود تھی۔ دونوں کے سامنے اجتہادی امور تھے۔ ان میں سے ہر فریق اپنے اپنے مؤقف کے مطابق درست تھا۔ البتہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی کا مؤقف دوسرے کی نسبت زیادہ درست تھا اور دوسرے کا مؤقف کم درست تھا۔ ورنہ صحابہ کے کسی بھی مؤقف کی صحت کے متعلق دونوں فریقوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا۔

واقعہ حرّہ کی تفصیلات

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ تین مسلمہ تاریخ میں حرہ کی جنگ کا واقعہ ہوا اور اس کا سبب یہ تھا کہ اہل مدینہ نے یزید کی بیعت توڑ دی تھی اور ان پر عبداللہ بن حنظلہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ اس عہد کو توڑنے کی خبر جب یزید کو پہنچی تو اس نے بہت بڑا لشکر تیار کیا۔ اس طرح میں یزید کی بیعت کا توڑنا ہوا اور پھر کہا جاتا ہے کہ اس لشکر کی تعداد بارہ ہزار تھی اور اس کا سالار مسلم بن عقبہ تھا۔ یہ لشکر مدینہ پہنچا اور اس نے مدینہ والوں کو تین دن تک اپنی تلوار کے نیچے رکھا اور ان لوگوں نے یزید کی بیعت توڑنے کا جو جرم کیا تھا اس کی سزا دی۔ اس طرح میں یزید کی بیعت توڑنے کا

جنگ کروں گا لیکن اس سے کہا ہے نہیں تمہاری قوم (قریش) نے اسے رسول اللہ کی ذات کے لیے مدد تسلیم نہیں کیا عبداللہ بن جعفر نے یزید سے کہا ہے تو اسے اس کی اطاعت کی طرف رجوع کر لیں تو آپ قبول کر لیں گے اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کریں تو پھر ان سے کوئی جنگ نہیں ہے چنانچہ یزید نے مسلم بن عقبہ سے کہا تین دن تک ان کو مہلت دینا اگر وہ اطاعت کی طرف رجوع کر لیں تو قبول کر لینا اور اگر وہ اطاعت نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان پر حملہ کرنا اور ان کو شکست دینا جب تین دن کے بعد ہی فوجوں پر مدینہ کو مباح کر دینا (یعنی وہاں کی جائیداد لوٹنے کی اجازت دینا) اس کے بعد لوگوں پر عام بیعت لینا اور علی بن حسین زین العابدین کا خیال رکھنا اس کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ ان کو مجلس میں اپنے ساتھ بٹھانا اور بغاوت میں شریک نہ ہونے دینا اور یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ مدینہ سے فارغ ہو کر حصین بن نمیر سکونی کے پاس مکہ روانہ ہو جانا۔[1]

اہل مدینہ پر غالب آنے کے بعد مسلم بن عقبہ (متقدمین اس کو مسرف بن عقبہ کہتے تھے) نے مدینہ کے لوگوں کے لیے تین دن کے لیے اپنی فوجوں پر مدینہ کو مباح کر دیا۔ یہ تھا اس کا پہلا لوٹ مار کو خراب کرنے والا کام جو اس نے مدینہ میں کیا اور اس نے مدینہ کے شرفاء و وجوہ کو قتل کر دیا اور بے شمار اموال لوٹ لیا۔ بہت سے متقدمین سے منقول ہے کہ اس واقعہ میں بہت زیادہ شر اور فساد برپا ہوا۔

مدائنی نے کہا کہ مسلم بن عقبہ نے تین دن کے لیے اپنی فوجوں پر مدینہ کو مباح کر دیا انہیں جو کچھ مال اس کو ملے اس کو لینے دیا اور ان کا مال لوٹنے سے منع نہیں کیا۔ سعدی نے عوف سے روایت کیا ہے مسلم بن عقبہ نے کہا میں تمہاری فوجوں کے کھلانے پر دونوں کو نہ روکوں گا۔ مسلم بن عقبہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتا تھا کہ میں نے ان سے جنگ کی ایک بار میں نے تمہارے لیے ان کو مباح کر دیا ہے۔ ابن عون نے کہا ہمیں تمہاری باندی بنوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم سے مسلم بن عقبہ نے یزید کی فوجوں نے اہل مدینہ کی عورتوں کی عصمت دری کی خبر دی گئی ہے کہ اس دنوں میں ایک ہزار عورتوں کے حاملہ ہو گئیں۔ ہشام بن حسان نے کہا ہے کہ واقعہ حرہ کے بعد مدینہ کی ایک ہزار عورتوں کے ہاں بچے پیدا ہوئے۔ اکابر صحابہ میں سے کبیر تعداد اس وقت موجود تھی ان میں حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوسعید خدری ایک طرف تھے کہ سامی میں ان سے لڑائی کرنے سے قرآن مجید کی یہ آیت روکتی تھی [illegible] اور حضرت ابوسعید نے کہا کہ میں نے اور اپنے گھر والوں کا پوچھا تھا اور حضرت محمد بن سیرین کی بہن سراء نے بھی اس سے یہ بیان کیا ہے۔ ان سے لیث نے کہا ابو سعید خدری کہا کرتے تھے کہ مسلم بن عقبہ کے بعد ہی نے ان کو جھیڑ دیا۔[2]

مدائنی نے کہا مسلم بن عقبہ کے پاس سعید بن مسیب کو لایا گیا۔ مسلم نے ان سے کہا کہ بیعت کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی سیرت پر بیعت کرتا ہوں۔ مسلم بن عقبہ نے ان کی گردن مارنے کا حکم دیا۔

---

[1] [illegible] ۳۱۵ھ

[2] " " البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۲۱-۲۲۰ "

[illegible] مدینہ کے [illegible] سے [illegible] کیا کہ ہم [illegible] مرتے رہے [illegible] سے [illegible] تھیں [illegible] علامہ ابن جریر طبری لکھتے ہیں کہ آخر مسلم بن عقبہ مدینہ میں داخل ہوا، اور لوگوں سے کہا کہ اس بات پر میں [illegible] علامہ یافعی لکھتے ہیں کہ ۲۷ ذی الحجہ ۶۳ھ کی [illegible] مہاجرین اور انصار کی [illegible]

بن زبیر رضی اللہ عنہم شہید کر دیے گئے[1]

علامہ سمہودی لکھتے ہیں علامہ قرطبی نے بیان کیا کہ مدینہ کے قتل عام میں [illegible] اور خیار تابعین شہید کیے گئے اور علماء کرام میں سے تقریباً ۷۰ حرہ کے سوا دس ہزار مسلمان شہید کیے گئے، علاوہ ازیں [illegible] کے قاری شہید کیے گئے اور [illegible] شہید کر دیے گئے۔ علامہ قرطبی نے کہا کہ [illegible] کیا ہے کہ ان دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں گھوڑے باندھے گئے جو قبر انور اور [illegible] کے [illegible] مسلمان بیشمار اور لبد کرتے رہے۔ مسلمین عقبہ نے تین دن [illegible] پر بیعت کرتے رہے [illegible] وہ پیٹ تو ان کو [illegible] پر [illegible] بن معاویہ لکھتے ہیں تو ان [illegible] کے حکم پر [illegible] نے ان کو [illegible] کی گردن مار دی۔[2]

علامہ سمہودی لکھتے ہیں کہ ابن جوزی نے [illegible] کے ساتھ واقعہ حرہ کے سبب [illegible] کہ ایام حرہ میں [illegible] کا وقت [illegible] فوراً [illegible] اور پھر [illegible] جاتی [illegible] پڑھا اور [illegible] اس وقت مسجد نبوی میں اور کوئی نہیں تھا۔[3]

[illegible] علامہ سمہودی نے بھی بیان کیا ہے [illegible] کہ [illegible] سعید بن [illegible] کہ [illegible] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] اذان اور [illegible] کی آواز سنتا تھا۔[4]

[illegible] سعید بن [illegible] روایت ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۳۴ [illegible]

[illegible]

نہ جہاں تہاں مسجدیں مسجد نبوی میں ہوتے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے نماز کی فضیلت معلوم ہوتی۔

یہ حدیث مشکوٰۃ میں بھی ہے ۱۲

مسلم بن عقبہ صحابی نہیں تھا۔ محمود احمد عباسی نے لکھا ہے کہ مسلم بن عقبہ ایک معمولی سے [illegible] حافظ ابن حجر نے مسلم بن عقبہ کا ذکر [illegible] ان لوگوں کا ذکر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھے، ان کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ان کا صحابی ثابت نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجر، حافظ ذہبی اور علامہ ابن تیمیہ وغیرہ نے مسلم بن عقبہ کو صحابہ کی فہرس میں نہیں کیا۔

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ مسلم بن عقبہ نے [illegible] سے کہا کہ [illegible] نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے [illegible] ہے۔ محمد بن سعد نے طبقات میں واقدی کی سند سے ذکر کیا ہے کہ [illegible] نہیں پہنچی ہیں [illegible] کو نہیں پایا ہے اور نہ ان کی صحبت اٹھائی ہے [illegible] ہے کہ ایک بدو [illegible] سے تھا جو [illegible] ان سے [illegible] ان کے لئے [illegible] ۱۲

مسلم بن عقبہ کی عبرت ناک موت [illegible] مسلم بن عقبہ [illegible] اگر [illegible] ہوئے [illegible] ۱۲

۱۔ [illegible] متوفی ۲۴۲ھ [illegible]

۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ [illegible]

۳۔ علامہ نور الدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ [illegible]

واقعہ حرہ کی وجہ سے یزید پر لعنت کی بحث

واقعہ حرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے محافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:
یزید نے مسلمانوں عقبہ سے سنے جو قبیل دن سے پہلے مدینہ پاک
پر وہ مظالم ڈھائے اس کا بہت بڑا گناہ تھا جب اس کے نتیجہ میں بہت سے صحابہ اور ان کی اولاد شہید کی گئی تو یہ گناہ اور بھی
بڑھ گیا اور اس سے پہلے وہ عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھوں سفرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر چکا تھا اور
ان تین واقعوں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جو غلیظ فساد ہوا اس کی حد اور حساب سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا
مسلمانوں کے کان میں اللہ تعالیٰ کی تکمیل کے دوام اور اس کے ارادہ کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر
اللہ تعالیٰ کی قضاء اس کی آزمائش کے درمیان واقع ہوئی وہ بدکاروں کے جبر اور متکبرین کے تکبر توڑنے والے عزیز مقتدر
نے اس کو اپنی گرفت میں لیا اور اللہ تعالیٰ کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو
اپنی گرفت میں لے لیتا ہے[1]

احادیث صحیحہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل مدینہ کو ڈرانے دھمکانے پر سخت عذاب کی وعید آئی ہے
ڈرانے والے پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کی سب

عن سعد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء۔[2]

حضرت سعد کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ مکر و فریب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے

عن سعد بن ابی وقاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اھل المدینۃ بسوء اذا بہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء۔[3]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل مدینہ سے کوئی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے

عن جابر بن عبد اللہ ان امیوا من امراء الفتنۃ قد م المدینۃ وکان قد ذھب بصر جابر فقیل لجابر لو تنحیت عنہ فخرج یمشی بین ابنیہ فنکب فقال تعس من اخاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انیاہ او احدھما یا ابت وکیف اخاف رسول

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] فتنہ کے امراء میں سے ایک امیر [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی جاتی رہی تھی [illegible] جابر سے کہا کہ آپ اس سے کسی طرف [illegible] ہو جائیں تو وہ [illegible] دونوں کے درمیان چلتے ہوئے [illegible] ٹھوکر کھائی تو کہنے لگے اس شخص کے لیے ہلاکت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈراتا ہے

---

[1] [illegible] متوفی [illegible] ج ۸ ص ۲۲۲ مطبوعہ [illegible] بیروت طبع ثالث ۱۳۹۴ھ۔
[2] [illegible] متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی طبع اول ۱۳۸۱ھ۔
[3] [illegible] متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۵ " " " ۱۳۷۵ھ

لله صلى الله عليه وسلم و شر
مات قال سمعت رسول لله صلى لله
عليه وسلم يقول من اخاف اهل
المدينة فقد اخاف ما بين جنبي
رواه احمد و رجاله رجال الصحيح[1]

اس کے جنبوں نے یا کسی ایک جنبے نے
صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص کیسے خوفزدہ کرسکتا ہے
آپ فوت ہوچکے ہیں احضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اہل مدینہ کو
ڈرایا اس نے اس چیز کو خوف زدہ کیا جو
کے درمیان ہے اس کو امام احمد نے روایت کیا اور
اس حدیث کی سند میں حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

عن عبادة بن الصامت عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال اللهم
من ظلم اهل المدينة و اخافهم
فاخفه و عليه لعنة الله و الملائكة
والناس اجمعين لا يقبل منه صرف و لا
عدل رواه الطبراني في الاوسط والكبير
ورجاله رجال الصحيح[2]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ
جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو
خوفزدہ کرے اس کو خوفزدہ کر اور اس پر اللہ
فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا
کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل۔ اس حدیث کو طبرانی نے
معجم کبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند میں
اس کی سند میں حدیث صحیح کے راوی ہیں

حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کو نسائی سے نقل کیا ہے اور کہا ہے اس کو ابن شیخ مری نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے لیکن یہ نسائی میں نہیں ہے علامہ ہیثمی نے لکھا ہے
ممکن ہے کہ یہ کبیر میں ہو۔

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من اذى اهل
المدينة اخافه الله و عليه لعنة الله
والملائكة والناس اجمعين لا يقبل
منه صرف ولا عدل رواه الطبراني في
الكبير و فيه العباس بن الفضل الانصاري
وهو ضعيف[3]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل
مدینہ کو ایذا دی اس کو اللہ تعالیٰ ڈرائے اس پر اللہ
تعالیٰ فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا
کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ اس حدیث کو طبرانی نے
معجم کبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند میں عباس
بن فضل انصاری ایک ضعیف راوی ہے۔

عن سعد قال: قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اللهم اكفت من همهم

سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جو اہل مدینہ پر

---

[1] صاحب زوائد ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۴۰۸ھ
[2] " " " مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۰۶ " "
[3] " " " مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳۰۷ " "

[illegible] پھر تک کوئی بلا لائے، اس سے بڑھ کر [illegible] شخص بھی اہل مدینہ پر کوئی "تکلیف پہنچانے کا قصد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

عائذ بن عمرو کہتے ہیں کہ ابن عامر سے بعض علماء نے یزید بن معاویہ پر لعنت کرنے کا ذکر کیا تو عبداللہ بن عباس نے کہا یزید پر لعنت کی بات سنو، ابوبکر صدیق حاضر ہوئے اور قاضی اور حسبان کا حق ظاہر ہے، علامہ الوحری کی اتوانی نے یزید پر لعنت کے جواز میں ایک رسالہ لکھا اور اس مسئلہ میں بھی مصنفین میں اختلاف ہے۔ یزید کے [illegible] پر لعنت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ یزید سے جس قدر [illegible] ہوئے اس میں اس نے [illegible] کی اور خدا کی، علماء نے کہا کہ [illegible] اور صحیح قول یہ ہے کہ [illegible] لعنت نہیں ہوتا، بلکہ اس کے خلاف حرام ہونا ثابت ہے، لہٰذا کسی [illegible] اور علوم قرآن کی تعلیم دینی اسی سے مروی ہے۔

نیز عائذ بن عمرو کہتے ہیں کہ بعض لوگوں سے ذکر کیا گیا کہ جب لشکر یزید کے پاس واقعہ حرہ میں [illegible] مسلمان ہوئے اور اس نے لشکر کو تین دن [illegible] کیونکہ وہ یہ سمجھتے کہ [illegible] بچنے کی امانت سے خروج کیا ہے [illegible] اس لئے ان سے [illegible] مرتد ہوا اس کے بعد جب کہ [illegible] ہوا تو [illegible] کی لہٰذا [illegible] تجویز کی تھی [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] ہو، کوئی شخص [illegible] کرے، خواہ وہ کوئی شخص ہو۔

مصنف کا موقف

[illegible] جن لوگوں نے یزید کے [illegible] اس کا ذکر [illegible] کیا ہے باوجود اس کے لوگوں نے مدینہ پر فتح پانے کے بعد یزید کی فوجوں پر تین دن تک مدینہ مباح کر دیا تھا اور [illegible] مدینہ کو قتل کرنے، ان کا مال لوٹنے اور ان کی عورتوں کی عصمت دری کی عام اجازت دے دی تھی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ [illegible] کسی کافر ملک کے کافروں سے بھی روا رکھنے کی اسلام میں اجازت نہیں ہے [illegible] یزید کی فوجوں کو رسول کے پیچھے دوڑنے کی تھی، یزید نے تین دن کے لئے اپنی فوجوں پر جو مدینہ کو [illegible]

[illegible]

یزیدی فوجوں کا کعبہ کو جلانا

[illegible] کا کعبہ کو جلانا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

یزیدی فوجوں کے خانہ کعبہ کو جلانے کی وجہ سے یزید کی تکفیر

حضرت حسین کو شہید کرنے کی وجہ سے یزید پر لعنت کی بحث

یزید کے جرائم میں سے ایک

شہادت حسین پر صرف ابن کثیر کا تبصرہ

۱۔ علامہ ابو حفص عمر بن علی بن انمار الوادی آشی المعروف بابن الملقن متوفی ۸۰۴ھ۔ ۲۔ ۔۔۔ مطبوعہ دار الفلاح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے یزید کی ملاقات حضرت حسین [illegible] تعزیت اور جو کچھ ہیبت کر چکے تھے اس کی بہت تر اڑانے کے لیے آئے تھے اور حدیث میں [illegible] منع کیا ہے۔ اس پر حضرت ابو ایوب کی سند جو کہ [illegible] میں وہ حدیث مذکور ہے۔ [illegible] سلمان نے حضرت حسین کو قتل کیا تھا بلکہ ان پر [illegible] تھے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible] سے کسی بات کو مان لیتے [illegible] خبیث یزید کے پاس لے جاتے [illegible] لیکن ان لوگوں کی [illegible] سے قتل حسین کو [illegible] قتل کیا [illegible] قتل کیا۔

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں حضرت حسین [illegible] کے قتل سے پہلے [illegible] جب یہ [illegible] حضرت حسین کے قتل سے پہلے سے [illegible] کرتا [illegible] کے والد [illegible] نے [illegible] کو [illegible] کرنے [illegible] اللہ عنہ کے قتل پر [illegible] یزید کو معزول کیا نہ کوئی سزا دی نہ [illegible] کی مذمت کی۔[1]

یزید پر لعنت کے سلسلہ میں امام غزالی کی رائے

[illegible] یزید پر لعنت کرنا [illegible] حسین [illegible] قتل کیا [illegible] یہ کہنا صحیح نہیں ہے اس نے حضرت حسین کو قتل کیا ہو یا [illegible] ہو [illegible] یزید پر لعنت کرنا جائز ہے [illegible] کی نسبت کرنا بھی صحیح نہیں ہے [illegible] حضرت حسین کو قتل کیا کیونکہ یہ تو اتر سے ثابت ہے [illegible] مسلمان پر حد جاری کرنے کے حق یا [illegible] حضرت [illegible] نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] ہے [illegible] پر لعنت کرنے والے پر لعنت ہے۔[2]

علامہ زبیدی کی رائے

علامہ زبیدی لکھتے ہیں [illegible] جو کہ [illegible] ہیں [illegible] یزید پر لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ وہ [illegible] مسلمان ہے [illegible] یزید پر لعنت [illegible] کرتے ہیں وہ [illegible] ثابت نہیں ہوئے اور [illegible] کسی یقینی دلیل سے [illegible] ثابت ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے [illegible] کافر نہیں ہوتا اور [illegible] مذہب ہے [illegible] مذہب میں یزید پر لعنت [illegible] اس میں لکھا ہے کہ یزید اس کا اہل نہیں تھا کہ اس سے روایت کی جائے اور اس کی کوئی معتمد روایت [illegible] اس کا ذکر صرف اس لیے کرتے ہیں [illegible] یزید پر معاویہ یا کسی کو ولی عہد بنانے کی تہمت [illegible] ہو جائے اور [illegible]

---

[1] [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] ج ۸ ص ۲۰۳ - ۲۰۴ مطبوعہ [illegible] غدیر ہروت مطبعہ [illegible] ۱۳۵۱ھ

[2] [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] المغیر علی [illegible] ج ۲ ص ۵۰ مطبوعہ مطبعہ [illegible] ۱۳۰۲ھ

[illegible] کے علاوہ [illegible] کی ثابت کیا ہے کیونکہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible] مدینہ کو مباح نہ فرمایا اور یہ بھی روایت ہے کہ جب [illegible] سے بیعت طلب [illegible] انکار کر دیا تو اس نے [illegible] قتل کا حکم جاری کرنے کا ارادہ کیا تو ابن شہاب نے [illegible] حلف من حلف عبید [illegible] اور ہتھیار رکھنے والا محفوظ و مامون ہوگا، تو اس نے قرآن مجید [illegible] جب عبداللہ نے اس کے پاس [illegible] اور ساتھ ہی [illegible] و فاطمی تھیں تو اس نے ان کو قید میں ڈالنے کا حکم دیا اور حضرت [illegible] کے [illegible] یہ شعر پڑھا:

[illegible] هذا من رجال [illegible] لحق [illegible]

اگر ان لوگوں کی ہو پڑیں تو [illegible] جو کبھی ہم پر غالب تھے [illegible] ہی لوگ ذلیل [illegible]

اور یزید سے یہ شعر بھی منقول ہے:

لیت اشیاخی ببدر شهدوا جزع الخزرج من وقع الاسل

کاش بدر میں مرنے والے میرے بزرگ [illegible] کی [illegible] کے [illegible] ان شعروں میں اس نے [illegible] کی ہے [illegible] قتل ہو گئے تھے [illegible] منسوب ہیں اس عبارت کی [illegible] میں اس قسم کی [illegible] یا [illegible] جس پر قرائن [illegible] کی بنا پر یزید کی [illegible] سب [illegible] میں [illegible] سے ہونا [illegible] کہ [illegible] یزید کے [illegible] کی [illegible] علامہ تفتازانی [illegible] سے ایک [illegible] میں [illegible] سے مذہب [illegible] سے [illegible] شہر [illegible] پر [illegible] وجہ سے صاحب بدر المعالی نے کہا ہے۔ ؎

ولم یعن یزید بعد موت سوی الهمکشار فی الاعزاء غالی

[illegible] کی موت کے بعد اس پر [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کی ہے [illegible] انتہا پسند تھے۔ یزید کے [illegible] ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو اس کو مومن قرار [illegible] ہیں اور [illegible] ان کو کافر قرار دیتے ہیں اور یہاں ایک تیسرا فریق بھی ہے اور وہ ہے توقف۔ یعنی یزید کے معاملہ کو [illegible] یہ حالت ہونکہ دل کے حال اور پوشیدہ باتوں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا پس اس کی تکفیر [illegible] میں بالکل نہیں پڑنا چاہئے اور اسی طریقہ میں زیادہ سلامتی ہے

یزید کے اسلام پر یقین کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یقینی ہے کہ وہ [illegible] شریر اور [illegible] علامہ ابن [illegible] ایک جماعت کا قول ہے [illegible] نے کہا ہے کہ [illegible] کے بارے میں مشغول ہونے سے [illegible] ہے [illegible] بول [illegible] کے ساتھ [illegible] سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے [illegible]

[illegible] کسی شخص کے حسن اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔ [illegible] شرف الدین دہلوی حنفی نے یہ [illegible] ان تمام قوموں کو لعنت کرنے کے [illegible] ورثاء کے [illegible] جنہوں نے [illegible] سے [illegible] علامت۔ کہتے ہیں [illegible] کیونکہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت [illegible] اور اس کی علامت ہیں [illegible] کیونکہ [illegible] شخص تین [illegible] اس کے [illegible] سے یا [illegible] اس کے رسول کو [illegible] وہ کسی نسبت سے [illegible] سے بری ہیں۔[1]

علامہ سبکی کی رائے اور مصنف کا موقف

علامہ تقی الدین [illegible] سے ہیں اور [illegible] کے [illegible] اور علم [illegible] سے [illegible] سے پوچھا گیا کہ [illegible] کے [illegible] ان سے [illegible] کیا [illegible] ہے۔ انہوں نے [illegible] کیونکہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] ہی لکھا ہے اور [illegible] اس کے [illegible] اس کے بارے میں ایسے ہی دو قول ہیں۔

علامہ سبکی کہتے ہیں کہ ہمارا اس کے [illegible] قول [illegible] پر [illegible] نہیں [illegible] اس پر لعنت کرنے میں [illegible] ان کا شمار کرتا ہوں، دائمی شر [illegible] سے [illegible] میں سے [illegible] ہیں۔

[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سے پوچھا گیا تو [illegible] پر لعنت کرنے کیا [illegible] سے [illegible] سے [illegible] پر لعنت کرنے سے [illegible] کیونکہ [illegible] پر لعنت کرنا [illegible] سے [illegible] کرنے سے منع کیا ہے [illegible] غریب سے [illegible] مسلمان کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے، یزید کا اسلام صحیح ہے اور [illegible] اس نے حضرت حسین کو قتل کرنے کا حکم کیا [illegible] کے قتل پر [illegible] اور [illegible] ہمارے [illegible] سے کہ [illegible] مسلمان کے ساتھ [illegible] ہے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] صرف [illegible] ہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ [illegible] تمام مسلمانوں کے [illegible] [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] شیخ ابوالحسن نے بھی [illegible] علامہ [illegible] سے [illegible] علماء نے یزید پر لعنت کی ہے [illegible]

---

[1] [illegible] ۲۰۵ھ، [illegible] ۵۰، [illegible] ۲۰۵، ۲۰۸، مطبوعہ مطبعہ میمنہ [illegible]

موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے کہا ہے کہ مجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یزید اور اس کے دوستوں اور مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس بنا پر یزید کو اس قاعدے کے تحت کہ معین کافر پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔

میں علامہ رسول سعیدی عفرلہ، یہ کہتا ہوں کہ علامہ حلبی نے جو فقیہ تفتازانی سے یہ نقل کیا ہے۔ امام اعظم، امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے یزید پر لعنت کرنے کے بارے میں دو قول ہیں ایک میں لعنت ہے اور دوسرے میں نہیں ہے۔ اگر یہ نقل صحیح ہے تو یزید پر لعنت کرنے کا نظریہ صحیح ہے اور علامہ دمیری نے بھی یہ نقل کیا ہے کہ شیخ تقی الدین سبکی نے کہا ہے کہ امام احمد، امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے [illegible]

کرنے میں دو قولوں میں صراحۃً اور کنایۃً[1]

یزید کے کفریہ اشعار کی تحقیق

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یزید سے [illegible] ان کا یہ کہنا ان اشعار سے مستفاد ہوتا ہے جو اس نے [illegible] کہے۔

لیت اشیاخی ببدر شهدوا جزع الخزرج من وقع الاسل

کاش آج میرے وہ باپ دادا جو بدر میں مارے گئے اور وہ خزرج کے [illegible] کی چیخ و پکار دیکھتے۔

حین حلت بفنائهم بزکها واستحر القتل فی عبد الاشهل

جب سو تی ان کے صحن میں اتری تو انہوں نے اس کو خوش ہو کر عبد اشہل میں [illegible] اٹھے۔

قد قتلنا الصعف من ساداتهم [illegible]

ہم نے ان کے سرداروں کو [illegible] لیا ہے۔

بعض رافضیوں نے ان میں یہ شعر بھی لا دیا۔

لعبت هاشم بالملک فلا [illegible]

بنو ہاشم نے حکومت سے کھیل لی تو نہ اس کی سند ہے نہ کوئی فرشتہ آیا اور نہ وحی نازل ہوئی۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اگر واقعی یزید نے ان اشعار سے [illegible] کہا ہے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اگر اس نے یہ شعر نہیں پڑھے تو اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یزید کی مذمت کی جائے[2]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ [illegible]

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ تاریخ ابن جوزی اور کتاب الوفی باحوال المصطفیٰ میں یہ ہے کہ جب عرفہ سے واپس آئے تو اس نے حضرت علی و حضرت حسنین و دیگر بچوں اور عورتوں سے ملاقات کی اور ایک جانب پر شہداء کے مناصب تھے اور وہ اس وقت جبریل امین کی رائے سے آرہے تھے جب سے آپ نے خیمہ کا کام کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر آپ نے یہ شعر کہے:

لما بدت تلك الحمول واشرفت تلك الرؤس على شفا جيرون

جب ان قبیلوں اور شہداء کے محملوں کو شام کے دروازے کے سامنے جھکڑیاں لگے ہوئے جہاں ہاں کی طرف سے نمودار ہوئے۔

قد قضيت من نوحها تفنين قد قضيت من دموعها دیونی

وہ نے اپنے خوشی کی علامت کے طور پر [illegible] میں نے کہا تو بدل رہا ہے اس سے عجلت کر [illegible] ہے، [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ پورا [illegible] چکا ہے۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ اس کی مراد یہ تھی کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے بیٹے اور اس کے دوسرے کافر ساتھیوں کو قتل کیا تھا اس کے بدلہ میں اس نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ [illegible] نے [illegible] کافر ہو گیا ہے

علامہ [illegible] اس لعن پر یہ کہہ کر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شارح علیہ السلام سے [illegible] سے منع کیا ہے، امام ترمذی نے [illegible] اور [illegible] کی ممانعت کرتے ہیں [illegible] سے [illegible] اللہ [illegible] ترمذی میں ہے [illegible] جو شخص کسی پر لعنت کرے [illegible] پر لعنت کرنے والے پر لعنت کرنے والے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پر لعنت [illegible] پر لعنت کرنا [illegible] کرنا [illegible] کی قسم منوع ہے [illegible] کوئی شخص نہیں ہو سکتا کیونکہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے [illegible] لعنت [illegible] لعنت کے متعلق سنے کہ اس نے [illegible] پر لعنت [illegible] لعنت کرنا [illegible] لعنت [illegible]

علماء نے لعنت کا معنی فعل کی مذمت سے کیا ہے لہٰذا اس شخص پر جو ان افعال کا مرتکب ہو لعنت کرنا [illegible] اس تعلق کو برقرار رکھو اور [illegible] جو [illegible] کی حمایت نہیں کرتے اور [illegible] لعن [illegible] [illegible] اس [illegible] اس کے [illegible] مشہور سنی و اہل سنت کی محبت [illegible] لیکن اس پر لعنت سے منع کرنا اہل بیت کی محبت [illegible] کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ [illegible]

سنہ علامہ سید محمود آلوسی متوفی [illegible] روح المعانی ج ۲۶ ص [illegible] مطبوعہ دار احیاء التراث العربی [illegible]

سے ہے۔

جہاد مدینہ قیبہ کی بشارت میں یزید کے دخول کی تحقیق

اس واقعہ میں جس ظالم نے رفقاء کو قتل کرنے اور اہل بیت رسول کی حرمت کی دھجیاں اڑانے کے بعد خانہ کعبہ کو جلانے کی جسارت کی اس کے بارے میں مسلم اور مستند فقہاء اسلام کی عبارات پیش کر دی ہیں۔ [illegible] انتساب سے ساتھ کرتے ہیں اور اس کو بشارت رسول ہو مسلمان ہونے کی نفی کر دیتے ہیں۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کرنے والوں اور ان کے غلاموں میں کرے (آمین) اب ہم یزید کے حامیوں کے دلائل ذکر کر کے ان کے بارے میں فقہاء اسلام کی توضیحات کا ذکر کریں گے۔

عن ام حرام انها سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا قالت ام حرام قلت یا رسول اللہ انا فیهم قال انت فیهم قالت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لهم فقلت انا فیهم یا رسول اللہ قال لا [2]

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا میری امت کا جو پہلا لشکر سمندر جہاد کرے گا اس نے جنت کو واجب کر لیا حضرت ام حرام نے کہا میں بھی ان میں ہوں گی آپ نے فرمایا تم بھی ان میں ہو حضرت ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پھر فرمایا میری امت کا پہلا لشکر (قسطنطنیہ) کا جہاد کرے گا وہ بخشا جائے گا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں گی فرمایا نہیں۔

یزید کے حامی کہتے ہیں کہ جس لشکر نے سب سے [illegible] مغفرت ہو اس حدیث میں یزید بھی داخل ہے اور اس لشکر میں یزید کے امیر ہونے پر ان کی دلیل [illegible]

قال محمود بن الربیع فحدثتها قوما فیهم ابو ایوب الانصاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوته التی توفی فیها ویزید بن معاویة علیهم بارض الروم [3]

محمود بن الربیع کہتے ہیں میں نے ایک قوم کو یہ حدیث بیان کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے جو ارض روم کے غزوات میں فوت ہو گئے تھے اور یزید بن معاویہ اس غزوہ میں امیر تھا۔

---

[1] علامہ عبدالعزیز پرہاروی [illegible] ص ۵۵۵ مطبوعہ مکتبہ [illegible] ۳۵۰

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible] ۳۸۰

[3] " " صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۸ " " " "

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حماد ابن سعد وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ غزوۂ ابرلیون کی وجہ سے جو حملہ قسطنطنیہ کی دیوار کی جانب دفن کیا گیا۔ نیز لکھتے ہیں کہ اس غزوہ میں یزید بن معاویہ بن ابی سفیان [illegible] ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں واقع ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ غزوہ اس کے بعد واقع ہوا، اس غزوہ میں [illegible] نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔[1]

علامہ بدر الدین عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

یہ غزوہ ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے بعد واقع ہوا یہاں تک کہ یہ لشکر قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ یزید بن معاویہ بن ابی سفیان [illegible] اس روم سے مراد سمندر کے پار وہ جگہ ہے جہاں شہر قسطنطنیہ ہے۔[2] یزید کے حامی کہتے ہیں کہ صحیح بخاری کی اس حدیث اور علامہ عسقلانی اور علامہ عینی کی اس وضاحت سے ثابت ہوا کہ قسطنطنیہ کے جہاد میں یزید امیر تھا اور اس میں جہاد کرنے والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی بشارت دی ہے۔ لہٰذا یزید کے لیے مغفرت ثابت ہے۔

حدیث مدینہ قیصر کی تحقیق

جن مسلمانوں کی سفارش حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کی مظلومانہ شہادت سے اور یزید کا ان کے قاتلوں سے کوئی قصاص نہ لینا ثابت ہے جن کے علم میں یزید کی فوجوں کے ہاتھوں یزید کے حکم سے وقوع پذیر ہونے والے مظالم ہیں کیسے مان لیں کہ حدیث رسول میں ایسے شخص کے لیے مغفرت کی بشارت ہے!

اس حدیث کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے کمزور ہے کیونکہ اس حدیث کی سند اس طرح ہے:

[illegible] پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ اور قابل اعتماد ہیں اور اس علاقہ میں ایسے لوگ تھے جو [illegible] دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث کے اصل راوی قدری یعنی معتزلی [illegible] اور حنفی بھی اہل بیت کے مخالف تھے اور حدیث صحیح کے لحاظ سے اس کا روایت کرنے والا [illegible] اور بدعتی نہ ہو اور نہ ہی اس حدیث کے راویوں میں سے کوئی شخص متشدد اور متعصب ہو۔ [illegible] ہے۔

اس حدیث کا دوسرا راوی یحییٰ بن حمدہ واقعی متشدد ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں [illegible] سے کہا کہ یہ حدیث [illegible] کہتے ہیں کہ میں نے بردارد سے کہا کہ یہ قدری ہے [illegible] اس حدیث

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۶ ص ۹۲ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ

[2] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۲۵۹، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۰۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ

[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۲۰ مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۲۵ھ

کا تبصرہ کیا کہ ان یزید کا کوئی حمص ہے اس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ابن سعد کا یہ کہنا یہ قدری ہے اس کا دادا حنظلہ حضرت معاویہ کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا، تو جب بھی حضرت علی کا ذکر کرتا تو کہتا میں اس شخص کو پسند نہیں کرتا جس نے میرے دادا کو قتل کیا تھا۔ عثمان دارمی کہتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کو اس کے قدری ہونے میں کوئی شبہ ہو، احمد بن صالح نے تمام کے راویوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نور بن یزید ثقہ ہے لیکن قدریہ کے تھا۔ ابو مسہر وغیرہ نے کہا کہ امام اوزاعی اس کی مذمت کرتے تھے۔ امام احمد نے کہا کہ نور بن یزید قدری ہے ابن معین نے کہا کہ مکحول قدری تھا مگر اس نے کہا کہ یہ اور نور بن یزید قدری تھے۔ ابو بری کہتے ہیں کہ امام ابو زرعہ نے کہا کہ یہ قدری ہے اس کو حمص سے نکال دیا تھا عجلی شامی نے کہا یہ ثقہ ہے اور قدریوں کے عقائد رکھتا ہے۔[1]

حافظ عبدالرحمان بن ابی حاتم رازی، نور بن یزید کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میرے والد امام احمد بن حنبل سے کہتے تھے کہ نور بن یزید قدری ہے۔[2]

حافظ ذہبی نور بن یزید کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ نور بن یزید قدری ہے اور اس کو اہل حمص نے نکال دیا تھا۔ عبدالرحمان مہدی کہتے ہیں کہ اہل حمص نے نور کو حمص سے نکالا تھا اور اس کے گھر میں آگ لگا دی تھی کیونکہ یہ برا عقیدہ کلام کرتا تھا۔[3]

اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ اس حدیث کی سند میں جو راوی نور بن یزید ہے وہ ناصبی نہیں بلکہ قدری ہے اس لیے یہ مذہب غلط ہے اس حدیث سے سنی کی مذمت پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

بعض علماء نے اس حدیث کے جواب میں لکھا ہے کہ حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہلاکو روم پر حملہ کیا اور روم کے اندر تک چلے گئے اور قسطنطنیہ کو فتح کیا اور بہت سا مال غنیمت سلاطین کے ہاتھ لوٹ آئے[4] اور اس فتح میں بریدی صحابی بھی تھے اور حدیث سے کرامت ثابت ہوتی ہے **لہٰذا یزید کا منصور ہونا ثابت نہ ہوا۔**

یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں غزوہ ہند کی بشارت مدینہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والوں سے پہلے مسلمانوں کے روم پر حملہ کرنے کے متعلق میں یہ بشارت نہیں ہے۔

ایک جواب یہ ہے کہ یہ بشارت اسی غزوہ کے لیے ہے جو ابھی نہیں کیا گیا اور یہ حدیث اس لشکر کے لیے ہے جو اس غزوہ کے لیے سب سے اول سفر کرے گا اور یہ لشکر ہونے اہل مدینہ کرتے ہیں ان کے سب سے اول

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۳۵۰، ۳۵۱، مطبوعہ مجلس دائرہ معارف نظامیہ ۱۳۲۵ھ

[2] حافظ عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی متوفی ۳۲۷ھ کتاب الجرح والتعدیل ج ۹ ص ۴۷۸ مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ ۱۳۷۰ھ

[3] حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۲۱۵ مطبوعہ مطبع عیسیٰ البابی الحلبی

[4] حافظ ابوالفداء ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت طبع اولیٰ ۱۳۹۸ھ

ایمان پر مرا ہو۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

اس محقق نے سب سے پہلے مدرسہ قبیر ہر حملہ کیا اور زہد میں معاویہ تھا، اور اس کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مزاحمت، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدد میں کیے تو ہارون رشید کی طرف سے حضرت ابن عباس کی عداوت سے بھرا ہوا خط پڑھا گیا، اور اس میں لکھا تھا کہ وہ فوراً حضرت ابن عباس کو قتل کر دے، اس نے حضرت ابن عباس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ اگر اس نے حضرت ابن عباس کو قتل کیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے حضرت ابن عباس کو اس لیے قتل کیا کہ وہ کسی اور دلیل عباس کے سبب کسی علوم سے خارج نہ ہو جائے کیونکہ کل علماء ان کے محتاج ہیں اس لیے کہ وہ حضرت ابن عباس کو قتل کرنے سے باز رہا۔

علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے کہ ہارون رشید نے ۱۷۲ھ میں حج کیا اور اس نے حضرت ابن عباس کو بلایا اور کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ کو اپنے لشکر کے ساتھ بھیجوں اور آپ کو اپنے لشکر میں داخل ہو گئے اس لشکر میں حضرت ابن عباس کی مجلس میں حضرت ابن زبیر اور حضرت ابو ایوب انصاری اس مدت میں فوت ہوئے علامہ طیبی لکھتے ہیں میں نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ ان سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور حضرت ابن عباس کے ساتھ نہیں ملے تھے کیونکہ وہ ان کا زمانہ نہیں پایا ہے کہا صحیح یہ ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن عباس نے ان سے سنا ہے کہ ہارون رشید نے ان کو بلایا تھا اور ان کو اپنے لشکر میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابن عباس نے ہارون رشید کی اس نصیحت سے حضرت کی ہے اور ہارون رشید سے کہا ہے کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کسی اور دلیل عباس کے سبب اس علوم سے خارج نہ ہو کیونکہ کل علماء ان کے محتاج ہیں اس لیے کہ وہ حضرت ابن عباس کو قتل کرنے سے باز رہا۔ علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن زبیر اور حضرت ابو ایوب انصاری اس مدت میں فوت ہوئے علامہ طیبی لکھتے ہیں میں نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ ان سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور حضرت ابن عباس کے ساتھ نہیں ملے تھے کیونکہ وہ ان کا زمانہ نہیں پایا ہے کہا صحیح یہ ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن عباس نے ان سے سنا ہے کہ ہارون رشید نے ان کو بلایا تھا اور ان کو اپنے لشکر میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابن عباس نے ہارون رشید کی اس نصیحت سے حضرت کی ہے اور ہارون رشید سے کہا ہے کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ کسی اور دلیل عباس کے سبب اس علوم سے خارج نہ ہو کیونکہ کل علماء ان کے محتاج ہیں اس لیے کہ وہ حضرت ابن عباس کو قتل کرنے سے باز رہا۔

مرقاۃ المفاتیح ملا علی قاری ج ۵ ص ۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۳۹۶ھ

[illegible] کی مخالفت نہیں جس کے سبب سے معتزلہ کی گمراہ بیان کیا جائے۔

حافظ ابن کثیر سے منقول ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں سے دو گنا زیادہ مرتد لشکر کے مقابلہ میں اس لشکر کے ہمراہ ان کی عورتیں اور بچے تھے، دونوں کی جنگ نوبت ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد یہ مرتدین مسلمان فوج اس لشکر کے پیچھے کیے گئے اور مسلمان نے یہ کہا کہ اس لشکر کے امیر لشکر ان کی طرف بھاگتے تھے اور ان کے ساتھ مسلمان بھی ان کی طرف بھاگے اور اسی طرح یہ لشکر ان مرتدین کی مرحد کے قریب پہنچ گیا تو ابو موسیٰ اشعری کی وفات ہوئی۔ تب یہ لشکر ان مرتدین کے دستہ پر ہی۔[1]

بزید بن معاویہ کی امارت کے زمانہ کے علامہ ذہبی نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب یہ لشکر ان سے جنگ کا پہنچا اور ان سے جنگ ہوئی تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تھی۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لشکر ان مرتدین کی طرف ایسے وقت پہنچا کہ ان کی عورتیں اور بچے ان سے جدا کر دیے گئے تھے اور یہ لشکر ان کے پیچھے بھاگا تھا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس لشکر کے ہمراہ مسلمان کی عورتیں تھیں جن کو مرتدین نے قید کر لیا تھا۔ اور ان کے ساتھ ان کے بچے تھے۔ اور اس لشکر نے ان مرتدین کے دستہ کو ہزیمت دی اور ان کے بچے اور عورتیں ان سے چھین لیں۔ اور ان کو ان کے گھر والوں کے پاس پہنچا دیا۔ اور ان کے مال غنیمت بھی ان سے چھین لیے۔

دی ورفرمایا اس میں ہر حرام ہلاک ہوگی، لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ پہلے اموی حرم والا غزوہ ہوگا اور اس کے بعد قیصر والا غزوہ ہوگا اور ترتیب میں ذکر کردہ وقائع میں ترتیب کو مستلزم نہیں ہے اس لیے یہ ہوسکتا ہے کہ مدینہ قیصر والا غزوہ کسی وقت ہو اور حرم اموی والا غزوہ بعد میں واقع ہو اور جبکہ دفعۃً جیش پہلے فتح ہوا ہے اور اس نے [illegible] دی ہے اس وقت مدینہ قیصر اور روم کا دار الخلافہ جمص ہی تھا نہ کہ قسطنطنیہ اس لیے اس بشارت کا پہلا مصداق اس وقت متحقق ہوا جب جمص فتح ہوا اور قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے لشکر میں [illegible] کا مصداق بھی بن گئے اور مغفرت کی اس بشارت میں یزید داخل نہیں ہے۔

[illegible] نے کہا ہے کہ پندرہ سو ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت [illegible] کی قیادت میں لشکر بھیجا اور بعد میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے [illegible] کے زمانہ میں مسلمانوں نے جمص کا محاصرہ کر لیا، سردیوں کے اختتام تک یہ محاصرہ جاری رہا، پھر حضرت [illegible] جمص فتح کر لیا اور حضرت بلال و حضرت مقداد وغیرہ کو مدینہ کے ذریعہ حضرت عمر کے پاس بھیج دیا [illegible] کیا اور حضرت خالد بن ولید کو قنسرین [illegible] کر دیا۔[1]

علامہ ابن اثیر نے بھی ۱۵ ہجری میں جمص کی فتح کا تذکرہ کیا ہے۔[2]

مذکورہ تفصیل سے یہ واضح ہوگیا کہ حدیث میں یزید کا اس حدیث سے بری ہونے کی مغفرت پر مسلمان [illegible] کیونکہ اول تو اس حدیث کی سند میں بکیر بن عبداللہ دمشقی و تور بن یزید بھی قدری اور [illegible] ہیں اس لیے یہ حدیث سند صحیح اعلیٰ سے ثابت نہیں ہے بالفرض تسلیم اس حدیث کی بشارت کے مصداق [illegible] کے مجاہدین ہیں [illegible] خالد بن ولید اور ان کے رفقاء حضرات سے پہلی مرتبہ جمص پر حملہ کیا اور اس کو فتح کیا اور [illegible] قسطنطنیہ پر حملہ کیا وہ پہلی مرتبہ قیصر پر حملہ کرنے والے تھے اس بشارت کا مصداق تھے لیکن [illegible] بشارت رحمت سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے کہ آپ نے فرمایا کہ [illegible] مغفرت کی بشارت دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عثمان کے دور خلافت میں انیس ہجری میں حضرت معاویہ کے [illegible] فوت ہوئیں اور اس کے بعد مدینہ قیصر پر بارہ ہجری میں حملہ کرنے والے لشکر میں [illegible] ۸۰ھ میں ۱۲۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ علامہ ابوبکر [illegible] نے بھی اس حدیث سے یہی [illegible] کیا ہے۔

درست رستے پر حضرت ابو ایوب انصاری نے یزید لعین کے ساتھ جہاد کیا ہے۔

در اصل یہ [illegible] حدیث سے جو یزید کی مغفرت کشید کرتے ہیں ان کے لیے اس استدلال سے [illegible] کوئی بھی چارہ نہیں ہے کہ وہ اس حدیث کی صحت کو محل نظر بتائیں کیونکہ [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] اور [illegible] کے باوجود [illegible] قرار دیتے ہیں ان کے لیے [illegible] کوئی [illegible] ہے کیونکہ [illegible]

---

[1] حافظ ابن کثیر [illegible] ۷۴ھ، البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۵۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت، طبع اول ۱۳۹۴ھ

[2] علامہ محمد بن اثیر جزری متوفی ۶۳۰ھ، الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۳۴۲-۳۴۱ مطبوعہ دار الکتب العربیہ [illegible]

ت فی ہے ظلم و فسق کے منافی نہیں ہے تاہم یہ حدیث یزید کی حقیقت سے بہت حد تک قطعی دلالت ہے کہ وہ
قیصر کی تجہیز و تکفین کے بعد اس تجہیش کا یہ تقاضا ہے کہ اس سے وہ جملہ امور جو پندار بحری میں فتح
لازم ہیں۔ کا تقاضا یہ ہے کہ یہ قبر شان فتح کے بعد ہو۔ فیصلہ کا خلاف ہو اور وہ فیصلہ ہے جو حدیث کے
کہ یہ حدیث قطعی ثبوت سے قطعی ہے۔

حضرت حسین اور یزید کے بارے میں شیخ ابن تیمیہ کے نظریات

شیخ ابن تیمیہ کہتے ہیں یزید کے
ہیں دو انتہائی متضاد نظریے ہیں
متوسط نظریہ ہے کہ انتہائی نظریہ ہے کہ یزید فاسق و فاجر اور ملحد تھا اور اس نے نبوت کا
نمرود، فرعون باطل میں دوسرا نظریہ ہے کہ وہ کافر اور جہنمی نہیں تھا اور وہ اہل مدینہ اور بنو ہاشم سے
داروں کا بدلہ لینا چاہتا تھا اور اس نے یہ شعر پڑھے:

لما بدت تلک الحمول و اشرفت ... تلک الرؤس علی ربی حیرون

جب ان قیدیوں اور شہداء کے سروں پر اٹھائے ہوئے شتر یزید کے گھوڑے جیرون کے پاس نمودار ہوئے۔

نعق الغراب فقلت نح او لا تنح ... فلقد قضیت من النحیب وطری

تو نے کائیں کائیں کی تو میں نے کہا تو بولے یا نہ بولے میں نے تو اپنے پیارے کو پا لیا
اور اس نے ابن الزبعری کے یہ اشعار پڑھے:

لیت اشیاخی ببدر شهدوا ... جزع الخزرج من وقع الاسل

کاش آج میرے وہ باپ دادا ہوتے جو بدر میں مارے گئے ہیں، وہ خزرج کے قبیلہ کا واویلا اور
پکار دیکھتے۔

قد قتلنا القرن من سادتهم ... وعدلناه ببدر فاعتدل

ہم نے ان کے سرداروں کو قتل کر دیا ہے، اور بدر کا بدلہ برابر سے ہو گیا۔

اور یہ دونوں قول بالکل باطل ہیں، ہر عقلمند کے یقین کو جھٹلاتے ہیں کیونکہ یزید مسلمان بادشاہوں میں سے
بادشاہ اور خلفاء میں سے ایک خلیفہ تھا۔ رہا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں یہ بات کہ ان کا قتل
وہ تنہا تھے جیسا کہ ان کے دیگر رفقاء قتل کئے گئے اور وہ شہید تھے، اور جس شخص نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ
کیا یا اس میں معاونت کی ہاں پر لعنت ہو، اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور
یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا تبصرہ تھا حضرت حسین کی شہادت کی وجہ سے
ہو گئے۔ یہ انتہائی نظریہ ہے کہ ان کو قتل کرنا ان کا کبیرہ گناہوں سے مسلمانوں کی جمعیت کو توڑنے کا
صحیح حدیث میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی کو اس کی امت پر

۱۔ شیخ ابو العباس احمد بن تیمیہ حرانی دمشقی حنبلی متوفی ۷۲۸ھ، منہاج السنہ ج ۲ ص ۲۴۰، ۲۴۶ مطبوعہ مکتبہ

منتقل ہو رہا کوئی شخص تمہارے درمیان تنہا سے فرمایا کوئی [illegible] یہ لوگ کہتے ہیں [illegible] سے نکلے ہوئے [illegible] دشمن اسلام کے خلاف [illegible] لوگ کے [illegible] متوسط ظاہر اہل سنت کا ہے جو حضرت حسین کو باغی کہتے ہیں نہ ظالم بلکہ وہ کہتے ہیں کہ [illegible] ہو گئے جب حضرت حسین شہید ہوئے تو مسلمانوں کے [illegible] بڑی [illegible] ہو گئے [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئے

لعن یزید کے بارے میں محدث دہلوی کا نظریہ

[illegible] لعنت کرنے کے بارے میں [illegible]

[illegible] اس کے متعلق غلو اور فراط کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب وہ مسلمانوں کے خلاف [illegible] اللہ سے [illegible] ہوگئی [illegible] کہ اس کی [illegible] ہوگئے [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کہتے ہیں [illegible] لعنت [illegible] بعض علماء [illegible] لعنت سے [illegible] کیا ہے اور [illegible] جہنم جائے گا [illegible] کرنے کے بعد [illegible] جہنم جائے گا [illegible]

۱۔ علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ [illegible] ج ۲۶ ص ۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ، تکمیل الایمان ص [illegible] مطبوعہ مطبع نخ امت کانپور

یزید کے متعلق حافظ ابن کثیر کی رائے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: یزید بن معاویہ پر غضب پیٹے کی وجہ سے [illegible] سانحہ اشتعاب کی وجہ سے زیادہ عجیب لگایا گیا ہے وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں اس کی وہی رائے تھی جو اس کے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تھی یعنی وہ اس سے اس جنگ کا حکم دیا تھا اور نہ اس سے اس کو کوئی خوشی ہوئی تھی بلکہ اس سے کہا کہ میں حسین کے ساتھ وہ کرتا جو ابن مرجانہ (عبید اللہ بن زیاد) نے کیا اور جو لوگ ان سے لڑنے آئے ان سے اس نے کہا اس کے بعد بھی تمہارے لیے اطاعت کافی تھی اور اس کو کرنے پر یزید سے کوئی اصرار نہیں کیا تھا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس سے بہت تعظیم و تکریم اور اس معاملہ میں جو بھی ہوا اس پر گرفت میں وہ سب دوگنی چوگنی کر کے اس نے وہی کہا اور اس تعظیم و تکریم کے ساتھ [illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کے گھر رہے تین دن تک یزید کے گھر والے حضرت حسین [illegible] رہے اور ایک قول یہ ہے کہ یزید کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے تو [illegible] اور اس کے بعد اس نے [illegible] اور اس کے بعد اس نے [illegible] اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق اور آپ کی قرابت کی رعایت کرتے ہوئے تمہارے ساتھ [illegible] اور جس جنگ کا وہ ارادہ کرتے [illegible] خود اس سے مجھے نقصان ہوتا [illegible] کسی کو یہ کہا اللہ اس پر رحم نہ کرے [illegible] مگر یہ کہ اس نے اس کو مجبور کر دیا ہو [illegible] اس کے ساتھ [illegible] اس کے پاس [illegible] لیکن ان مرجانہ نے ان کی بات نہیں مانی اور حسین قتل کر دیے اور فضیل قتل کیے گئے [illegible] کی نگاہوں میں سچے مسلمان اور [illegible] کے دلوں میں [illegible] پیدا کر دیا اور [illegible] نفرت کرے گا کہ لوگوں کے [illegible] حسین کو قتل کرنا [illegible] سے اللہ کی کوئی [illegible] اس پر غضب نازل کرے۔

نیز لکھتے ہیں: جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت [illegible] سے بہت عداوت رکھتے تھے اس کے باوجود انہوں نے یزید کی مدت میں [illegible] اس پر [illegible] اس یزید نے کفر [illegible] کی حمایت نہیں لگائی جیسا کہ [illegible] اس پر [illegible] حرام ہونا [illegible] جائز نہیں ہے تاکہ اس سے کوئی فتنہ پیدا نہ ہو اور قتل عام نہ ہو جیسا کہ [illegible] اہل حرہ سے اس کا حرف جنگ کرنا [illegible] لیکن اس سے حد سے تجاوز کیا اور [illegible] اس کی وجہ سے بہت بڑا فساد ہوا۔

---

[1] [illegible] البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۳۲ مطبوعہ [illegible] بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۹۲ھ۔

لعن یزید کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی کی رائے

[illegible] اس کا اس فعل سے خارج از ملت ہونا اور دوسرے فاسقین کی اب حالت نے کہا ہے کہ یزید کے [illegible] کا تقاضا کیا جائے اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ وہ بڑا شدید جرائم والوں سے [illegible] ہے اس لیے تم اس کی تکفیر کے فتنہ درپے نہیں [illegible] ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان [illegible] شریر اور ظالم تھا۔[1]

یہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ یزید کے فسق پر [illegible] کرنا جائز ہے یا نہیں؟ علامہ [illegible] اس کو جائز قرار دیا ہے اور [illegible] سے نقل کیا ہے [illegible] المتعصب العنید الناصح میں وہ یزید میں لکھا ہے کہ مجھ سے ایک سائل نے سوال کیا کہ یزید [illegible] میں نے کہا بیک اور متقی علماء نے یزید پر لعنت کی ہے [illegible] ابن جوزی نے کہا کہ [illegible] ہے اس پر لعنت ہو۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ [illegible] ابن جوزی کی کتاب معتمد [illegible] ابن جوزی سے [illegible] ابن جوزی نے [illegible] ابن جوزی سے [illegible] ابن جوزی نے [illegible] ابن جوزی سے [illegible] ابن جوزی نے

لعن یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی رائے

ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ [1]

یزید کی تکفیر اور اس پر لعنت کے سلسلہ میں حنفیہ کا موقف

یزید کے تین جرم متواتر ہیں، اس نے حضرت حسین

جرئی ہونے کے بعد مدینہ پر لشکر کشی کی اور اس کے تقدس کی

ہیبت ہیں اس نے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا، اہل بیت

درمیان اختلاف ہے لیکن اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس نے قاتلین

طرح فساد اور اس میں کوئی شبہ نہیں، اور جو اس بات کی وجہ سے

قتل سے راضی تھا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے

کیفیت کہ کوئی ماہر ہی نہیں ان میں وجہ سے

سے بڑا کر لعنتیں و مخالفت سے بڑا پر شخصی

---

[1] اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضوی ج ۲ ص ۱۸۰ مطبوعہ کلکتہ

کبھی ہے کہ یزید کے معاملے کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے۔

یزید کا دوسرا جرم مدینہ منورہ پر حملہ کا حکم دینا اور تین دن کے لیے مدینہ میں لوٹ مار قتل و غارت گری اور عصمت دری عام حالت دیا ہے۔ اس وجہ سے بھی علماء نے یزید پر شخصی لعنت کی ہے اور تیسرا جرم مکہ مکرمہ پر حملہ کرنا اور کعبہ کو جلانا ہے۔

قاضی ابوبکر ابن عربی نے عارضۃ الاحوذی میں لکھا ہے کہ امام احمد نے کتاب الزہد میں یزید کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا ہے۔ میں نے کتاب الزہد پوری پڑھی اس میں یزید کا ذکر نہیں ہے۔ اس معاملہ میں یقیناً ابن عربی وہم ہوا ہے علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ ابن عربی کا یزید کو برا کہنے اور حضرت حسین کو خارجی قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے صحابہ کرام کے فضائل میں کتاب لکھی ہے۔ جس شخص نے ان دنوں پر ظلم کیے، حرم مدینہ کی بے حرمتی کی خانہ کعبہ کو جلایا ہے اس کے بارے میں لعنت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ شخص بہت بڑا ظالم و فاسق و فاجر تھا اگر اس میں ایمان کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو حدیث حرہ کا پاس نہ کرتا، مزید برآں یزید نے مدینہ کے حاکم کو حکم دیا تھا کہ اس پر شخصی لعنت کرنے میں تامل نہ کرے۔

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ

عاجز بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا

۳۱۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ يَقُولُ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھنے لگی حضرت فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت حضرت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرا باپ بہت بوڑھا شخص ہے سواری پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

۳۱۴۸- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج واجب ہو چکا ہے اور وہ اپنے اونٹ کی پشت پر بیٹھ نہیں

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيْرٍ؟ فَقَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّي عَنْهُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

حج بدل میں شوافع کا نظریہ اور تشریح حدیث

علامہ ترمذی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے حسب ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں:

(ا) حسب سورۃ مکمل عورت کے لیے سورۃ پردہ دشمن کا استعمال جائز ہے۔

(ب) ذمی مسلمان عورت کے لیے یا کسی اور ذمی عورت کے وقت اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے۔

(ج) اجنبی عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح اجنبی عورت کا مردوں کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔ علماء بیان کرتی ہیں کہ وہ عورت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجنبی عورتیں تھیں کہ ان کو پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے، اس لیے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو نہ دیکھو۔ نے وضاحت کی ہے اور عمل بھی نہیں ہے کہ اس نے فرمایا تھا کہ اس کو نہ دیکھو۔ (ص ۳۹۵)

(د) بڑے کام کو بڑے ہاتھ سے ٹھیک کرنا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے پھیر دیا۔

(ر) جو شخص بڑا ہے، مگر سے اس کی عورت کی وجہ سے عاجز ہو اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے

(ز) عورت مرد کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔

(ژ) ماں، باپ کی طرف سے حج کرنا ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنا اور ان کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

(ج) جو شخص خود حج کرنے سے عاجز ہو وہ کسی اور کی طرف سے حج کرنا ہو اس پر بھی حج واجب نہ ہے۔ (اپنی شوافع کا) کیونکہ اس عورت نے کہا ہے اب یہ حج فرض ہو سکتا ہے اور اگر وہ اس سے ادا نہ ہو سکے تو اس کا بوجھ اس پر ہی رہے گا اور اس کا بوجھ دوسرا کوئی نہیں اٹھا سکتا۔ اس لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو نہ دیکھو۔

(ط) عورت کا اکیلی محرم کے حج کے لیے جانے کا جواز۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اکیلے حج کرنے کا حکم دیا اور محرم کو ساتھ جانے کا حکم نہیں دیا۔ یہ اس وقت ہے جب راستہ محفوظ ہو۔ یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص حج فرض ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اور کی طرف سے حج کرے۔ عاجز ہونے کی وجہ

رکاب سواری کی طرف سے حج ہی کا ثواب ملتا ہے۔

حج بدل میں احناف کا نظریہ

علامہ علی حنفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] حج کر سکتا ہے۔ اس کی طرف سے دوسرا شخص حج ادا کر سکتا ہے اور کر اس کو [illegible] ہو سکے جیسے [illegible] ہو سکے لیکن مؤدی نواس کی طرف سے [illegible]

حج بدل کے عدم وجوب میں مالکیہ کے دلائل

[illegible] کہتے ہیں کہ جو شخص حج سے [illegible] ہو جائے یا [illegible] کہ [illegible] کرنے کی [illegible] کرنے سے پہلے فوت ہو گئی [illegible] کوئی [illegible] ہو سکتا۔ بعض روایات میں ہے کہ میرے [illegible] جیسا کہ اس [illegible] میں روایات میں ہے۔ ایک عورت نے [illegible]

سوال کرنے والا ایک مرد تھا یا عورت

دلائل مانعین کے جوابات

[illegible] کرتے ہیں کہ نفیسہ جہینہ کی عورت سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کرنے سے پہلے فوت ہو گئی کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اس کی طرف سے حج کرو۔ [illegible] کوئی [illegible] ہو سکتا۔ [illegible] نہیں ہو سکتا۔ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمین کے [illegible] کا حق [illegible] کرنے کا عمومی حکم دیا ہے۔ اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دلیل ہے کہ یہ حکم ہر عورت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

دوسرا جواب جس نے اس حدیث کو مضطرب کہا ہے اس لیے صحیح نہیں ہے کہ یہ بیک وقت نہیں ہے۔

مسابقہ کا نظریہ علامہ ابن قدامہ حنبلی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس شخص پر حج فرض ہو اور اس نے حج میں سبقت کی اور دوسرے شخص نے سبقت کی وجہ سے حج کرنے سے عاجز ہو جس کے ذمہ حج فرض ہو سکتا ہے اس پر حج فرض ہے یا کوئی دینی مصلحت اس میں کوئی ہے اس کی نفس نہ جس کی نماز پر لوگ اقتدا کرتے ہیں وہ بہت بوڑھا ہو تو جب اس کو ایسا شخص مل جائے جو اس کی طرف سے حج کر سکے تو اس پر حج کرنا فرض ہے امام ابو حنیفہ و امام شافعی کا یہی قول ہے۔ امام مالک سے یہ کہا ہے کہ جب تک وہ بہت خود حج کرنے کے قابل نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہے یعنی اس پر حج فرض ہونے کے بعد [illegible] جو شخص حج کرنے کی طاقت [illegible] نے جس حج کی وقت میں [illegible] طرف سے حج کرسکتا ہو تو عجز کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا اس پر [illegible] حج بدل کرے اور اس کی نائب [illegible] سے۔

نظریہ احناف پر دلائل علامہ [illegible] اس مسئلہ میں [illegible] کا موقف بیان کرتے [illegible] اس بات پر اس سے کہ اصل عبادت [illegible] کہ وہ [illegible] کسی عمل کا ثواب دوسرے شخص کو [illegible] کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ [illegible] امت کے ان لوگوں کی طرف سے حج [illegible] اور بعض [illegible] کا کمال [illegible] ان عبادات میں [illegible] یا ثابت ہو جاتی ہے [illegible] مالی عبادات [illegible] کسی حالت میں بھی [illegible] ان کے [illegible] سے پہلے ہوئی [illegible] کی قسم [illegible] عبادات کا مجموعہ [illegible] ہو جائے گی کیونکہ [illegible] ہونے سے [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible] حج کی فرضیت [illegible] زندگی میں [illegible] کے باوجود [illegible] وسعت ہے۔[2]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

اموات کے لیے ایصال ثواب

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس نے حج نہ کیا ہو اور اس پر حج اسلام فرض ہو تو اس کے ورثاء پر اس کی طرف سے حج کرنا لازم ہے خواہ اس نے حج کی وصیت کی ہو یا نہ، بہتر گر اس نے مطلق وصیت کی ہو تو اس کے مال سے حج کیا جا سکتا ہے۔[1]

شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ میت کی طرف سے نفل حج کرنا جائز ہے جس طرح اس کی طرف سے نفل صدقہ کرنا جائز ہے۔[2]

بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ

نابالغ کے حج کا حکم

۳۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَوَكِيعُ بْنُ عُدُسٍ عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ مِنْ نُفُوذِ الْمَتَاعِ وَقَالُوا أَتَسْمَعُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام روحاء میں [illegible] ملاقات کی، آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مسلمان ہیں، پھر انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان میں سے ایک عورت نے بچے کو اوپر اٹھایا اور کہا کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُفِعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيَّةً لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے کم سن بچے کو اٹھا کر پوچھا کہ کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

۳۱۵۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

کریب کہتے ہیں کہ ایک عورت نے بیٹے کو اوپر [illegible] کہ کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ رسول اللہ [illegible]

---

[1] علامہ ابن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۲ ص ۲۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۱۴۰۸ھ

[2] شیخ احمد بن تیمیہ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ، مجموع فتاوی ج ۲۶ ص ۳۰۷، مطبوعہ [illegible]

ثُمَّ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ ح وَ نَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا فُلَانٌ وَ فُلَانٌ قَالَا صَحَّتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ أَنْ تَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

آپ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا

۳۱۵۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے۔

نابالغ کے حج کے حکم میں مذاہب اربعہ

قاضی عیاض کہتے ہیں ان مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ عورت کا وقت تھا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بچے کے ساتھ دیکھا ہو جو کجاوے سے اس وقت تک بچے کی حالت سے نکل چکا تھا جس کی وجہ سے اس نے حج کیا تھا۔

علامہ نووی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور جمہور علماء کی دلیل ہے کہ بچے کا حج صحیح ہے اور منعقد ہو جاتا ہے اور اس پر فرض حج ساقط نہیں ہوتا اگرچہ اس پر حج کرنا واجب ہے جس طرح نماز وغیرہ ہے بلکہ یہ حج نفلی ہوتا ہے یہ حدیث مذکورہ بچے کی نماز سے متعلق ہے اور اس کا حج نہیں ہوتا۔ علماء احناف یہ کہتے ہیں کہ بچے کا حج کرنا صحیح نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ صحیح طریقہ سے حج کر سکے، اس حدیث میں احناف کے نظریہ کی تردید ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نابالغ بچہ حج کرنے کے بعد بالغ ہو جائے تو اس کا قول لائق التفات نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے یہ نہیں فرمایا کہ اس بچے کا حج تمہارے حج سے کافی ہو گیا اور اس پر حج کا اعادہ نہیں ہے اس لیے کہ بچے کا حج اسلام جاری ہونے سے پہلے ہوا تھا اور اس میں کسی کو شک اور اختلاف نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اگر بچہ کے تمام احکام جاری ہونے سے پہلے حج کر لیا تو اس پر حج فرض ہو گ

وعن المجنون حتى يعقل۔ [1]

حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے حتی کہ اس کی عقل ٹھیک ہو جائے۔

امام ابوداؤد کے علاوہ یہ حدیث امام نسائی امام ابن ماجہ، امام دارمی اور امام احمد نے بھی روایت کی ہے اس حدیث میں صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ بچے پر احکام تکلیفیہ اس وقت تک نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے اس سے کہ حج میں اس سے کوئی سات ہو گئی تو اس سے اس سے دین ذمہ نہیں ہٹے گا۔ اسی لئے نابالغ کا حج ادا نہ ہونے کے سبب اور اس سے مشقت کو دور کرنے کے لئے اس سے کہا جائے گا کہ وہ اس جنایت سے توبہ کرے یہ فرض نہیں ہے اور اس حج سے اس کا فرض حج ساقط نہیں ہو گا بلکہ یہ نفلی حج ہے اور یہی اس حدیث کا محمل ہے

احناف کے نزدیک نابالغ کا حج نفل ہے

علامہ عینی نے مذہب حنفیہ کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ احناف کے نزدیک بچے کا حج نفل ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بچے کے حج میں سے جو حج بچپن میں کیا گیا ہو وہ حج نفل ہے اور بلوغ کے بعد اس سے جو حج کیا جائے گا وہ حج فرض ہے اور اس حج سے اس کا فرض حج ساقط نہیں ہو گا اور اس کو بالغ ہونے کے بعد بشرط استطاعت فرض حج کرنا ہو گا۔ علامہ کاسانی لکھتے ہیں۔

وما قال ابو حنيفة رحمه الله يحتمل [2]

امام ابوحنیفہ کے نظریہ کی ابن حزم سے تائید

ابن حزم نے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بچہ کا حج نفل ہو گا اور جو اس کو حج فرض سمجھے گا اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن حزم کی عبارت ملاحظہ ہو اور اگر اس نے کوئی احرام باندھا ہو تو اس کو اختیار ہے جب سے چاہے توڑ دے جب تک کہ وہ بالغ ہو کر اس کی طاقت رکھتا ہو اور اگر بالغ ہونے کے بعد اس نے توڑ دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ اس پر حج ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم نے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے بچے نے حج کیا ہے کیا اس کا حج ہو گیا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو اجر ملے گا۔ اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ بچے کا حج نفل ہے اور اس سے فرض ساقط نہیں ہوتا اور اس پر اجماع ہے کہ بچہ کا حج فرض ساقط نہیں ہوتا اور اس کے بعد اس پر حج فرض ہے اور اس کے بعد اس نے جو حج کیا وہ نفل ہے

ورنہ اس کے کسی عمل سے اس کا حج ، سند نہ ہوگا ۔ اس کے علاوہ اجرت اور کسی عمل پر گناہ نہیں ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ پیچھے نماز میں شامل ہوئے تھے تھوڑے سے عورتوں کو کہ جن کے ساتھ وہ نماز پڑھتے تھے حضرت ابن عباس نوع سے پہلے سر اٹھا لیتے تھے ۔ اور ابن عباس سے کہا گیا ہے کہ آپ کی آواز سن کر نماز میں تخفیف کر دیتے تھے وغیرہا[1]

شیخ ابن حجر نے یہ کچھ کہا ہے اس سے اس کا بھی بعید ہونا ظاہر ہے ۔

امام ابوحنیفہ کے مذہب کو بیان کرنے میں متعدد فقہاء کا تسامح

شیخ مبارک بن [illegible] نے [illegible] ۔ علامہ [illegible] ۔ ملا علی قاری نے [illegible] ۔ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے اور یہ تو معلوم ہے کہ اس کا حرام صحیح نہیں ہے [illegible] ۔ صاحب کا مذہب ہے کہ وہ فاسد ہوگا ۔ اس سے لوگ شبہ کرتے ہیں کہ صحیح مسلم کی یہ حدیث امام ابوحنیفہ کے خلاف حجت ہے ۔[2]

علامہ ذہبی ، حافظ ابن حجر عسقلانی ، ملا علی قاری اور علامہ [illegible] نے [illegible] کی تحقیق نہیں کی ۔ [illegible] ہے کہ امام ابوحنیفہ کے [illegible] کرنے میں غلطی کی ہے [illegible] کا مذہب صحیح سے [illegible] حالانکہ ہم بدائع الصنائع کے حوالے سے لکھ چکے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک بچہ کا [illegible] ان لوگوں نے جو کچھ کہا ہے وہ امام اعظم ابوحنیفہ کے خلاف تعصب اور ان کی لاعلمی کا نتیجہ ہے ۔

شیخ داؤد بن سلیمان کے نظریہ کا ابطال اور احناف کے دلائل

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں :

شیخ داؤد بن سلیمان [illegible] ۔ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ۔ [illegible] کے [illegible] ۔ [illegible] کے [illegible] ۔

صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ [1]

جب اس سے حجت کریں تو اس پر وہ [illegible] بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے [illegible] کو روایت نہیں کیا۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما صبی حج ثم بلغ الحنث علیہ حجۃ اخری وایما اعرابی حج ثم ہاجر فعلیہ ان یحج حجۃ اخری وایما عبد حج ثم عتق فعلیہ حجۃ اخری رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح۔ [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس [illegible] کس نے بلوغت کی حد کو پا لیا، اس پر دوبارہ حج کرنا اور جس اعرابی نے حج کیا پھر ہجرت کی اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد کیا گیا اس پر دوبارہ حج کرنا [illegible] ہے اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

عن یونس بن عبید صاحب الحلی قال سالت ابن عباس عن المملوک اذا حج ثم عتق بعد ذلک قال علیہ الحج یصاب عن الصبی یحتلم [illegible] صحیح [3]

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس [illegible] سے سوال کیا کہ [illegible] کے بعد آزاد کیا جائے تو فرمایا اس پر [illegible] بہت زیادہ [illegible] حج کرے گا

دلائل احناف کی اصلاحات

[illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہ

نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ

زندگی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے۔

۳۱۵۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ الْمَكِّيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض ہو گیا۔ پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ خاموش رہے حتی کہ اس نے تین بار یہ سوال کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اس کی بجا آوری کی پوری کوشش کرو۔ جو کچھ میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام سے بکثرت سوال کیا کرتے تھے اور انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کرتے تھے۔ پس جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو جس حد تک ہو سکے اس پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔

امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا

بعض علماء نے کہا ہے کہ حج ہجرت سے پہلے فرض ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ نہیں فرض ہوا اور بعض سے یہ بھی مروی ہے کہ حج ہجرت کے بعد فرض ہوا اور یہ قول ہجرت سے پہلے کا ہے۔

بعض دوسری روایات میں صحت کے ساتھ مروی ہے کہ یہ سوال اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا اس بات کی دلیل ہے کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اس میں تکرار کا تقاضا نہیں ہوتا۔ جمہور علماء اصول اسی طرف گئے ہیں کہ امر کا صیغہ تکرار کا تقاضا نہیں کرتا جیسا کہ ایک قائل کا قول ہے کہ امر تکرار کا احتمال رکھتا ہے جیسا کہ مشترک کا حکم ہے۔ یعنی جب مطلق امر کہا گیا تو اس کا معنی ہے ایک بار نماز پڑھنا اور عبادت نہ کرنا۔ ایک بار کا تقاضا کرتا ہے اور اس سے زائد کا تقاضا نہیں کرتا اور اس کے برعکس ایک قوم کا نظریہ یہ ہے کہ امر تکرار کا تقاضا کرتا ہے اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کا یہ سوال

کیا حج ہر سال فرض ہے؟

۱۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ ۲۹۰۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر وحی

اباحت اصلیہ کی تحقیق

دین میں آسانی سبب

ترجمہ کردو۔ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق ہے۔ فاتقوا اللہ ما استطعتم "اللہ تعالیٰ سے اپنی

مکلف نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا نیز فرمایا وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں تنگی نہیں رکھی۔

باب ۴۱۳ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ

عورت کو محرم کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر

۳۱۵۴۔ حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ مُثَنًّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible]

۳۱۵۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح [illegible] عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ [illegible] أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

ابن نمیر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اس میں بھی محرم کے ساتھ تین دن کے سفر کا ذکر ہے۔

۳۱۵۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ [illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرۃ ثلاث لیال إلا ومعہا ذو محرم

۳۱۵۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید وعثمان بن أبی شیبۃ جمیعا عن جریر قال قتیبۃ حدثنا جریر عن عبد الملک وہو ابن عمیر عن قزعۃ عن أبی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت منہ حدیثا فأعجبنی فقلت لہ أنت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فأہوی إلی أذنی ومسحتہ ما لم أسمع قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال إلا إلی ثلاثۃ مساجد مسجدی ہذا والمسجد الحرام والمسجد الأقصی وسمعتہ یقول لا تسافر المرأۃ یومین من الدہر إلا ومعہا ذو محرم

۳۱۵۸۔ وحدثنا محمد بن المثنی وعبد اللہ بن جعفر قالا حدثنا معاذ بن ہشام حدثنی أبی عن قتادۃ عن عبد الملیک بن سعید بن سوید عن قزعۃ قال سمعت أبا سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتی عشرۃ فأعجبتنی وأنقتنی نہی أن تسافر امرأۃ مسیرۃ یومین إلا ومعہا زوجہا أو ذو محرم واقتص الحدیث

۳۱۵۹۔ وحدثنا عثمان بن أبی شیبۃ حدثنا أبو خیثمۃ عن مغیرۃ عن إبراہیم عن عبد الملیک بن سعید بن سوید عن قزعۃ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال

---

۲ عورت بغیر محرم کے نہ کرے۔

قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی میں نے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود یہ حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کروں جو میں نے آپ سے نہ سنی ہو! انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے سوا سامانِ سفر نہ باندھا جائے، میری مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا ہے آپ نے فرمایا کوئی عورت دو دن کا سفر اپنے خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں۔ آپ نے عورت کو تنہا دو دن کا سفر کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر محرم کے عورت کو تین دن کے سفر سے منع فرمایا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۳۱۶۰ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَشَّارٌ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ [illegible] إِلَّا وَمَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۳۱۶۱ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ [illegible] لَا تُسَافِرُ [illegible] إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۳۱۶۲ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ [illegible] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ [illegible] رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا.

۳۱۶۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ [illegible] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [illegible] تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۳۱۶۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کے تین راتوں سے زیادہ سفر نہ کرے۔

[illegible] دن سے زیادہ سفر نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت [illegible] ہو [illegible] کے ساتھ کسی محرم کے ساتھ کے [illegible] سفر نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت [illegible] ہو [illegible] کے ساتھ کسی محرم کے ساتھ کے [illegible] سفر نہ کرے۔

٣٢٦٥ وَحَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لئے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

٣٢٦٦ وَحَدَّثَنَا ... عَنْ ... عَنْ ... عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ ... إِلَّا وَمَعَهَا ...

٣٢٦٧ وَحَدَّثَنَا ... وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ... الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ...

٣٢٦٨ وَحَدَّثَنَا ... عَنْ ... عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... يَخْطُبُ

يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتْ امْرَأَتِي حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

[illegible]

۳۷۹۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

[illegible]

۳۷۹۔ وَحَدَّثَنَاهُ [illegible] هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَحْوِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

[illegible]

بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت میں شوافع کا مفصلہ [illegible]

[illegible] ہے عزت کے ساتھ میں مطمئن و بے خوف [illegible] تک اس پر حج فرض نہیں [illegible] سے مل سکے خواہ وہ بھی محرم سے خواہ بعد مسافت [illegible] کی مسافت ہو جس سے [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] ہو اور گرفتاری [illegible] نزدیک مذہب یہ ہے کہ عورت پر حج لازم نہیں ہوگا خواہ صرف تک عورت کی رفاقت میسر ہو [illegible]

علامہ رافعی شافعی کہتے ہیں کہ جب [illegible] ہو جائے [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] مگر اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کسی [illegible] ہو تو فرض ہو جاتا ہے [illegible] جس [illegible] ہو جائیں تو [illegible] اور اگر [illegible] ہو [illegible] اس کے علاوہ دو قول ہیں جب قول یہ ہے کہ [illegible] پر بھی حج فرض ہے۔ یہ کرابیسی کا قول ہے [illegible] کی حدیث سے [illegible] بیان کرتے ہیں کہ [illegible] نے فرمایا کہ اسے [illegible] کرنا کعبہ کا طواف کرنے کی [illegible] کے سوا کسی دوست [illegible]

[illegible]

[illegible]

زوج یا محرم کے بغیر عورت کے سفر میں شوافع کا نظریہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دن کے سفر کی روایت میں ایک رات کے بغیر حرم کے سفر سے منع فرمایا ہے۔

زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں مالکیہ کا نظریہ

امام مالک فرماتے ہیں جس عورت سے شوہر یا اور اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ کسی وجہ سے حج پر نہ جا سکتا ہو تو عورت اللہ تعالیٰ کے فریضہ حج کو ترک نہ کرے بلکہ ساتھ چلی جائے۔[2]

علامہ ابو الولید باجی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ہماری دلیل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے [illegible] جن لوگوں کو استطاعت ہے ان پر اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج لازم ہے۔ اور یہ ثابت ہے کہ محرم کے بغیر عورت پر حج لازم نہیں ہے اس لیے اس کو محرم پر حج کی [illegible] ہے جب اس عورت اور مکہ کے درمیان دو راتوں کی مسافت کا فاصلہ ہو تو اس سے فقہاء تین راتوں کی مسافت کے لیے کسی محرم کی شرط نہیں لگاتے کہ یہ دو راتوں کی مسافت میں

علامہ ابو الولید لکھتے ہیں کہ جب حج فرض نہ تھا اور نفلی حج میں عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا [illegible] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورت تین دن اور رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ [illegible] اور اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ نہ ہو۔

زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنابلہ کا نظریہ

[illegible] اس پر حج واجب نہیں ہے [illegible] عورت محرم کے ساتھ ہو اور اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ نہ ہو [illegible] مسلمان ہیں، فاسق ہیں، علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ امام احمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ عورت پر حج واجب نہیں ہے، لیکن حنابلہ کا مذہب پہلا قول ہے اور یہی ہمارا مختار ہے۔[3]

عورت کے سفر حج میں اختلاف کا نظریہ

علامہ حصکفی لکھتے ہیں کہ [illegible] کا سفر حج [illegible] عورت کے ساتھ معتمد عورتیں ہوں تو وہ حج پر جا سکتی ہے خواہ اس کے ساتھ محرم رشتہ دار [illegible] علیہ وسلم نے استطاعت کی شرط میں سفر حج اور سواری کا [illegible] قرآن مجید میں [illegible] جس کو قدرت سے تعبیر کرنے کو [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مہذب ج ۷ ص ۸۹ - ۸۰ مطبوعہ [illegible]

[2] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، مؤطا امام مالک ص ۲۴۲ مطبوعہ مطبع فیضی [illegible]

[3] علامہ ابو الولید سلیمان بن خلف باجی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ المنتقی ج ۳ ص ۸۲ مطبوعہ [illegible]

[4] علامہ عبد اللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ مغنی ج ۳ ص ۹۷ مطبوعہ [illegible]

عورت کے سفر کے بارے میں متعارض روایات کے جوابات

جلد ثالث

دلیل نہیں ہو سکتی، اس اعتراض کے متعدد جواب ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ جب دو حدیثیں متناقض ہوں اور تاریخ معلوم نہ ہو جس کی وجہ سے ان میں مقدم، مؤخر اور منسوخ اور ناسخ کو متعین کیا جا سکے تو ان میں جو حدیث عام ہو اس کو دوسری حدیث پر ترجیح دی جاتی ہے اور تین دن کے سفر سے ممانعت والی حدیث تین دن سے کم سفر سے ممانعت والی حدیث سے عام ہے کیونکہ جب تین دن سے کم ممانعت ثابت ہوگی تو تین دن کی ممانعت بطریق اولیٰ ثابت ہوگی جب تین دن کی ممانعت ثابت ہو تو تین دن سے کم کی ممانعت کا ثابت ہونا ضروری نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ تین دن کی ممانعت لازم ہے خواہ تین دن کی ممانعت ثابت ہو یا تین دن سے کم کی ممانعت ثابت ہو اس حدیث کو ترجیح ہے۔

اس اشکال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ تین دن سے ممانعت کی روایت حکماً متواتر ہے اور تین دن سے کم ممانعت والی احادیث کی بہ نسبت بہ روایت زیادہ طرق اور اسانید سے مروی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں [illegible] سے تین دن کی ممانعت کی روایت ہے اور یہ تمام روایات متفق ہیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دن کی ممانعت کی روایت ہے اور صحیح مسلم میں ان سے تین دن کی ممانعت کی روایت ہے اور امام طحاوی نے متعدد اسانید سے حضرت [illegible] سے تین دن کی ممانعت کی حدیث ذکر کی ہے اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور دوسرے صحابہ سے تین دن کی ممانعت کی روایت ہے اور مسند امام طحاوی میں حضرت ابو عبید خادم رسول اللہ ﷺ سے تین دن کی ممانعت کی حدیث مروی ہے اسی طرح تین دن کی ممانعت کی روایت سنن ابو داؤد، مصنف ابن ابی شیبہ اور صحیح ابن خزیمہ میں بھی ہے۔ اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے بھی تین دن کی ممانعت کی روایت ہے۔ مسند احمد کے حوالے سے محشی [illegible] نے عبد اللہ بن لہیعہ بن عاص سے تین دن کی ممانعت کی حدیث ذکر کی ہے اور حافظ الہیثمی سے تصریح کی ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بریدہ کی ممانعت کی روایت ہے [illegible] ہی

صحیح مسلم میں تین دن کی ممانعت کی بھی روایت ہے۔

[illegible] صحابہ سے جب ان تین دن یا دو دن یا بریدہ کی ممانعت کی احادیث مروی ہیں کہ [illegible] ہیں کیونکہ بھی صحابہ سے تین دن کی ممانعت کی حدیث متعارض ہے کیونکہ ان سے [illegible] ہے حضرت ابن عمر کی یہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ صحیح ابن خزیمہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے حضرت ابن عمر کے علاوہ تین دن کے سفر سے ممانعت کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہے اور اس کی سند کی ترتیب ان سے [illegible] عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی تین دن کی ممانعت کی روایت ہے جس کو حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں [illegible] ہے اور حضرت ابو امامہ بھی اسی طرح سے تین دن کی ممانعت کی روایت سے جس کو امام [illegible] سے [illegible]

میں بیان کیا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ ان دس سے ممانعت کی روایت کو دوسری سے ترجیح ہے بلکہ ترجیح کے بہت سے وجوہ ہیں مثلاً حضرت عدی بن حاتم حضرت عکرمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بلا تعارض مروی ہے اور دوسری روایت کے مقابلہ میں زیادہ طرق اور اسانید سے مروی ہے کیونکہ حضرت ابو سعید خدری، حضرت جویریہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے دس دن کی ممانعت کی روایت کے مقابلہ میں سات دن کی ممانعت کی روایت کے طرق اور اسانید زیادہ ہو گئے اور یہ بھی ترجیح ہے نیز حضرت ابو سعید خدری سے ایک دن کی ممانعت مروی ہے جس کے مقابلہ میں دس دن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ سے تین دن کی ممانعت مروی ہے اور یہ بھی **مقابلہ میں سات کی روایت واضح ترجیح ہے۔**

اس سوال کا تیسرا جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے کہا کہ علامہ سندھی سے کہا ہے کہ ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ احکام بیان کیے گئے ہیں جو آپ نے حالات کے موافق بیان فرمائے ہیں اس قول کو علامہ عینی نے بھی علامہ سندھی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمان بہت کم تھے اور کفار بہت زیادہ تھے اس لیے مسلمان کو اور کفار سے ملنے کی ضرورت تھی اس لیے آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو زیادہ ایام کے بغیر محرم کے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اور جب مکہ فتح ہو گیا اور مسلمانوں کو قدرت حاصل ہو گئی اور کفار سے بے خوفی ہو گئی تو آپ نے ایک دن کے سفر کو بھی محرم کے بغیر جائز کر دیا، جس سے معلوم ہوا کہ قوت حاصل ہونے کے بعد مسلمان عورتوں کو اکیلے سفر کرنے کی اجازت مل گئی اور اس طرح مختلف احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے کہ جن احادیث میں ایک دن کے سفر کی اجازت ہے وہ اسی حدیث پر مبنی ہے۔

اس سوال کا چوتھا جواب یہ ہے کہ جو کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ سنت کے احکام نہ ہیں پر مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ان دنوں کی ممانعت تعجب کے لیے ایک دن کی اجازت سے ہے ان سے وہ یہ حدیث ثابت ہے اور دلیل سے یہ معلوم ہے کہ احکام نہیں دن پر مرتب ہوتے ہیں اس لیے اس روایت کو ترجیح دی جائے گی جس میں عورت کو تین دن کے سفر سے منع کیا ہے۔

اس سوال کا پانچواں جواب یہ ہے کہ ان کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں، عام حالات میں عورت کو محرم کے بغیر تین دن کے سفر سے منع کیا جائے گا۔ جب حالات جب خوف اور فساد کا اندیشہ ہو تو محرم کے بغیر ایک دن کے سفر سے بھی منع کیا جائے گا، اس طرح اختلاف کامل دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا یعنی جب ان کی ممانعت والی حدیث پر عمل ہو گا تو ایک دن کی ممانعت والی حدیث پر عمل ہو گی۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف سے بغیر زوج اور محرم کے عورت کے سفر کی ایک دن کی مسافت کی ممانعت بھی مروی ہے۔ مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ زمانہ کے فتنہ و فساد کی وجہ سے ان قول

۵۔ حاشیہ ابن عابدین شامی علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، ج ۲، ص ۴۵۷، مطبوعہ مجلس علمی دابھیل، طبع قدیم، ۱۳۲۷ھ

فتویٰ دینا چاہیے۔ اس کی تائید صحیحین کی اس حدیث سے ہے جو عورت متدین اور روز آخرت پر یقین رکھنے والی ہو وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر نہ کرے، لیکن فتح القدیر میں ہے کہ یہ کہنا صحیح نہیں تین دن کی مسافت سفر ہے اگر عورت اور مکہ کے درمیان تین دن سے کم کی مسافت ہے تو اس کا محرم اس کو حج سے منع نہ کرے۔[1]

اگر یہ کہا جائے کہ عام حالات میں تو تین دن کی مسافت پر عمل کرنا چاہیے اور اگر خدانخواستہ حالات خراب ہو جائیں فتنہ اور فساد کا زیادہ اندیشہ ہو تو حالات کے اعتبار سے دو دن سے بھی کم پر بدنگ کے سفر کی ممانعت پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ قول احادیث کے مطابق ہے اور اس میں فقہ حنفی کی بھی رعایت ہے

ایک بحث یہ ہے کہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تحج امرأة إلا ومعها ذو محرم ولا يدخل عليها رجل إلا ومعها ذو محرم[2]

علامہ نووی اس روایت پر اعتماد کرکے یہ کہا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک بغیر محرم کے عورت کا سفر کرنا حرام ہے اور شیخ ابن حزم نے بھی اسی روایت پر اعتماد کرکے تین دن سے کم مسافت کے سفر کو حرام کہا ہے اور ابن حزم نے حسب عادت غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے[3] حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ ان احادیث کو مطلق پر محمول نہیں کرسکتے لیکن یہاں تفصیل سے تعارض کی تنقیح کرنا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جو حضرات ان روایات میں تین دن کی مسافت سے سفر کی ممانعت کی ہے انہوں نے یہ روایت نہیں پڑھی یا ان کے علم میں نہیں تھی اور مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ وقت بعید میں عورت کو مطلق سفر کی اجازت نہ تھی اور جب جیسے مسلمان ہوتے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مختلف مسافتوں میں وسعت کو مختلف زمانوں میں کم کیا اور شیخ ابن حزم نے اس کے علاوہ بھی بہت سی زیادہ سفر کی ممانعت کی احادیث جمع کی ہیں اور سب سے اہم بحث یہ ہے کہ جن احادیث میں یہ ہے کہ جو عورت تین دن سے سفر کرے اس کا محرم ہو یا شوہر اس کے ساتھ ہو، اس حدیث کو ان میں سے کسی نے کیوں نہیں پڑھا اور اس پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے تاکہ اس حدیث کی کثرت تعدیل روایت سے تعارض کی تنقیح ہو سکے۔ علامہ عینی سے یہ کہنا ہے کہ حضرت ابن عباس کی روایت سے صرف یہ ہے کہ اس میں زیادتی کا ذکر نہیں ہے جو دوسری روایت میں ہے۔

زمانہ امن میں عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحقیق

شیخ انور شاہ کشمیری نے اس بحث میں لکھا ہے کہ ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو مطلقاً سفر تنہا ہی سفر پر جانا حرام ہے اور فقہ حنفی میں جو عورت کو بغیر محرم کے سفر سے منع کیا گیا ہے [illegible]

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، رد المحتار، ج ۲، ص ۱۹۹، مطبوعہ مطبعہ مصطفائیہ، مصر، ۱۳۲۰ھ

[2] امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم، ج ۱، ص ۴۳۴، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

[3] شیخ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری اندلسی متوفی ۴۵۶ھ، المحلی، ج ۷، ص ۲۰۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۳۹۸ھ

کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے شیخ انور شاہ کشمیری کی عبارت کا متن حسب ذیل ہے :

فی کتب الحنفیۃ عدم جواز السفر
الا مع محرم قلت ویجوز عندی مع غیر محرم
یصاحبہ لاعتماد و من فی بلدۃ وقد
وجدت لہ ما رواہ کثیرۃ فی الاحادیث التی
لفقہ فیھو مستثنی لفقہ

کتب حنفیہ میں مالعموم اکو سب
یہ تصریح ہے کہ عورت بغیر محرم کے ساتھ نہیں
کہتا ہوں کہ اگر اعتماد ہو اور فتنہ
سفر حج جائز ہے احادیث میں
ہیں اور فقہ میں جو ممانعت کی گئی ہے
کے ساتھ مخصوص ہے۔

شیخ بدر عالم میرٹھی نے فیض الباری کے حاشیہ میں واقعات کی نشاندہی کی ہے، لکھتے ہیں

یقول احمد تصحیف منہ امر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یخرج
ولیست لہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھا محرم ولم یکن
فی قصۃ الافک۔[۲]

یہ ضعیف کہنا ہے کہ ان
اللہ علیہ وسلم کا ان کو
رسیب رضی اللہ عنہا کو کب ایسے
ہوا ہو نہ تھا، اور حضرت
والے واقعہ میں آتا ہے۔

شیخ کشمیری نے جو لکھا ہے کہ میں کے زمانے میں جب عورت کو اعتماد ہو تو وہ تنہا سفر کر سکتی ہے اس کی تائید میں انہوں نے کچھ حدیثیں پیش کی ہیں جو ہمارے نزدیک ضعیف ہیں اور امام مالک کے نزدیک ایک عورت کا تنہا سفر کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ ثقہ خواتین کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ وہ کسی ایسے سفر کی اجازت نہیں دیتے جو محرم کے بغیر ہو۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت بغیر شوہر کے عموماً سفر نہیں کر سکتی البتہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین دن کی مسافت (۱۸۰ کلومیٹر) کا سفر بغیر محرم کے نہیں کر سکتی۔ دیگر متقدمین کے نزدیک بھی عورت بغیر محرم کے عموماً سفر نہیں کر سکتی۔ شیخ ابن تیمیہ کا جو مسلک ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں : قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر امرأۃ الا مع محرم عام فی کل سفر حتی سفر الحج وھذا ھو الذی اوجبہ اکثر العلماء وھو الصحیح فان ھذا السفر الذی ھو سفر الحج ونحوہ قد یکون فیہ من الخوف اکثر مما فی السفر الذی ھو دون مسافۃ القصر وقد یکون فیہ من الفساد اکثر مما فی السفر القصیر فاذا کان المحرم مامورا بالسفر القصیر لاجل الفساد فبالسفر الطویل اولی۔ یہ حدیث عام ہے ہر سفر کے لیے خواہ وہ سفر حج ہو یا اس سے کم مسافت کا ہو، اکثر علماء کا یہی موقف ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ سفر حج اور اس جیسے دوسرے سفر میں جو مسافت قصر سے زیادہ ہو اور سفر قصر سے زیادہ فساد کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لیے اگر سفر قصر کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے تو سفر طویل کے لیے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ شیخ کشمیری کا یہ نقطہ نظر بھی غیر مقلدین کے نقطہ نظر کے بھی خلاف ہے۔

۱۔ شیخ محمد انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ، فیض الباری ج ۴ ص ۲۹، مطبوعہ مطبع تجاری کراچی، طبع دوم ۱۳۷۵ھ

۲۔ شیخ بدر عالم میرٹھی ۱۳۸۵ھ، حاشیہ فیض الباری ج ۳ ص ۳۹۰،

۳۔ علامہ ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ، التمہید ج ۱۰ ص ۸۰ مطبوعہ مغرب

۴۔ علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف باجی مالکی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، المنتقی ج ۳ ص ۸۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۳۲ھ

۵۔ علامہ عبدالقادر بن محمد قرشی متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیہ ج ۲ ص ۵۸، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۳۷۵ھ

۶۔ علامہ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شربینی متوفی ۹۷۷ھ، مغنی المحتاج ج ۱ ص ۴۰۱، مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۳۷۴ھ،

۷۔ علامہ ابوالطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۹ھ، عون المعبود ج ۵ ص ۲۰۱، مطبوعہ نشریات سلفیہ لاہور، طبع سوم ۱۳۹۸ھ

شیخ عبدالسلام بھرحتی نے اس مقصد میں کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کو حکم دیا تھا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے شخص کے ساتھ بھیج دے جو ان کا محرم نہیں تھا، پہلے ہم اس واقعہ کو مکمل تحقیق سے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ پھر جواب عرض کریں گے۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کفار کو فدیہ کے عوض آزاد کرنے کے بیان میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے شوہر ابوالعاص رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دیں گے، کیونکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کا تعلق ان سے فراق واجب ہو گیا تھا۔ بعد میں جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے حضرت زینب کو ان کے پاس بھیج دیا۔ جب ابوالعاص چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیجا اور فرمایا کہ بطن یاجج میں ٹھہرنا اور جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا وہاں سے گذریں تو ان کو ساتھ لے کر یہاں آ جانا۔ وہ دونوں وہاں جا بیٹھے۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ ابوالعاص جب مکہ پہنچے تو انہوں نے حضرت زینب سے کہا کہ وہ اپنے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی جائیں۔ حضرت زینب روانہ ہو گئیں۔ [illegible] جب پتا چلا کہ وہ مکہ سے نکل گئی ہیں تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا۔ مقام ذی طویٰ میں ہبار بن اسود نامی شخص نے ان کو جا لیا۔ اس نے آپ کے اونٹ پر نیزہ مارا جس سے آپ کا حمل ساقط ہو گیا، آپ گر گئیں اور چونکہ حاملہ ہو گئی تھیں اس وقت آپ کے دیور کنانہ نے آپ کا ترکش نکالا اور اس میں سے تیر نکال کر حضرت زید اور انصاری صحابی کے ساتھ آپ مدینہ پہنچیں اور یہ بات حضرت زینب کے سلام کے بعد ہی اپنی بیٹی کو بتلا دی تھی۔ [illegible]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے مذکورہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں بسند صحیح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ حضرت زینب کو لے کر آئیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ہبار سے ایک اونٹ خریدا اور اس کو دیکھ کر کہا کہ [illegible] کو وہ کوئی دی۔ حضرت زینب نے وہ اونٹ لے لیا اور پوچھا کہ کس نے دیا ہے کہ مکہ کے [illegible] حضرت زینب رات کو مکہ سے نکل گئیں اور حضرت زید کے ساتھ مدینہ آ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو دیکھ کر فرمایا: [illegible] میری بیٹیوں میں سب سے افضل نے ہجرت میری وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوئی ——— حافظ ابن کثیر نے ان صحابی کے نام کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے حسان نے اپنے علامہ سہیلی کے حوالے سے بیان کر سکتے ہیں۔[2]

اس واقعہ کی تفصیل جاننے کے بعد اس کے متعدد نکات ظاہر ہو گئے، جیسا کہ جب یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خوشخبری بالجملہ کے سنہ سے منسوب فرمایا ہے یہ حاصل جنابہ میں [illegible]

---

[1] علامہ عبدالرحمان بن عبداللہ شیخی سہیلی متوفی ۵۸۱ھ [illegible] ص ۸۲ - ۸۱، مشہور مکتبہ [illegible] ۱۳۹۰ھ

[2] حافظ ابوعبداللہ بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ [illegible] ج ۳، ص ۳۳۱، ۳۳۰، مطبوعہ [illegible]، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ

کا واقعہ جیسا کہ اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے ایک ضمنی معاملہ تھا، دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے جو آپ کی خصوصیت بھی ہوتا ہے اور منع کرنا آپ کا قول ہے اور اصول فقہ میں مقدم ہے آپ کے قول اور فعل میں تعارض ہو تو قول بہ ترجیح قول کی ہوتی ہے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے اس وقت مکہ کے ساتھ حالت جنگ تھی یعنی وہ ملک دار الحرب تھا وہاں سے ہجرت کرنا اس زمانہ میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ دار الحرب سے عورت بغیر زوج یا محرم کے بھی آسکتی ہے اور جب مکہ کے مسلمانوں پر ہجرت فرض ہو سکتی تھی تو ان کا آنا فرض تھا چوتھا جواب یہ ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت بعد میں کی ہو اور یہ ہے کہ واقعہ ہو۔

شیخ بدر الدین عینی نے شیخ تورپشتی کی طرف سے دوسری حدیث حضرت عائشہ کی پیش کی جس کو امام بخاری کی ایک طویل حدیث کے طرف اشارہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ سے زائد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہی تھیں وہ اپنا ڈھونڈنے جنگل میں گئیں اور قافلہ والوں نے اس خیال سے کہ وہ ہودج میں ہیں ہودج کو اونٹ پر رکھ دیا جب آپ واپس آئیں تو قافلہ جا چکا تھا آپ اسی جگہ بیٹھ گئیں کہ حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ آرہے تھے انہوں نے آپ کو اونٹ پر سوار کر لیا اور آپ ان کے ساتھ مدینہ آگئیں، الحدیث[1]

اس واقعہ سے بھی استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ بھی حجاب سے پہلے کا واقعہ ہے یعنی اس وقت اس کے سفر کی اجازت تھی۔ علاوہ ازیں علامہ عینی نے خود اسی حدیث سے یہ بات کہی ہے کہ تمام امتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے ایسے ہیں جیسے کہ قرآن مجید نے ازواج مطہرات کو مومنوں کی مائیں کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نکاح ان سے جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہ سوال سرے سے ساقط ہے کہ اس اعتبار سے حضرت صفوان حضرت عائشہ کے محرم ہے۔ شیخ انور شاہ کشمیری کی رائے سے تائید ہو سکتی ہے جو جامع ترمذی[2]، مسند احمد[3] اور دیگر کتب حدیث میں حضرت حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اس وقت آپ فرما رہے تھے اگر تمہاری عمر طویل ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے آکر خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔

کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی کی عبارت دینے میں جو تعجب ہوا ہے معلوم ہوا کہ عورت کا سفر کرنا اچھی بات نہیں ہے بیان ہو استدلال بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کا منشاء قوت اسلام اور امن عامہ کے زمانہ کی تعیین ہے۔ عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحسین نہیں ہے خصوصاً جبکہ دوسری متعدد صحیح و صریح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ نے عورت کو بلا محرم سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کی خبر اس کے جواز پر دلالت

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۷۵، ۴۷۶، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی، طبع دوم ۱۳۸۱ھ

[2] علامہ ابن علی حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۷، ص ۱۲۹، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[3] امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۴۲۰، مطبوعہ محمد فاروقی کتب خانہ کراچی۔

[4] امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ مسند احمد ج ۴ ص ۲۵۶ مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۳۹۸ھ

نہیں کرتی کیونکہ حدیث صحیح میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کسی تیرے پاس سے گذرنے والا شخص یہ تمنا نہیں کرے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا اس حدیث میں تمنا کے جواز کی نہیں بلکہ اس کے وقوع کی دلیل ہے۔

شیخ کشمیری نے لکھا ہے کہ فقہاء احناف نے جو عورت کو تنہا سفر کرنے سے منع کیا ہے وہ اس زمانہ کے ساتھ مخصوص ہے جب کہ امن نہ ہو اور فتنہ اور فساد عام ہو۔ شیخ کشمیری کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم اس سے پہلے صحیح بخاری اور تمام کے حوالوں سے بیان کر چکے ہیں کہ احناف کے نزدیک عام حالات میں عورت تین دن کی مسافت (۹۸ کلومیٹر) کا سفر بغیر زوج یا محرم کے نہیں کر سکتی و فتنہ کے زمانہ میں ایک دن کا سفر بھی بغیر زوج کے نہیں کر سکتی۔

بہرحال شیخ کشمیری نے جو یہ لکھا ہے کہ عورت کو کم از کم دو دن کے زمانہ میں اس کا تنہا سفر [illegible] کا یہ قول تمام صحیح اور صریح احادیث کے خلاف ہے اور شیخ عبدالعلیم میرٹھی نے جو گمجائش نکالی تھی کہ [illegible] کے زمانہ میں یہ بحث کی ہے۔ لیکن خلوص سے تجزیہ کیا جائے تو یہ دونوں حضرات کا موقف یہ کہنے اور احادیث میں تین دن کی مسافت کے سفر کو ناجائز قرار دینے کا شیخ کشمیری کا تجزیہ بیان نہیں کیا جا سکتا کہ تین دن سے کم مسافت کے سفر میں عورت کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت دینے کی وجہ صرف مذہب حنفی کی پاسداری کا فقدان ہے کہ عورت کو مطلقاً سفر سے منع کرتے ہیں اور شیخ کشمیری نے مطلقاً سفر کی اجازت دی ہے۔

بعض معاصرین نے مدت سفر کے بیان میں لکھا ہے:

جب عورت کے لئے محرم کے بغیر دو دن کا سفر جائز نہیں ہے اس سے زیادہ مدت سفر [illegible] اس عبارت میں کئی غلطیاں ہیں اول یہ ہے کہ احادیث میں دو دن یا تین دن کی مسافت کا [illegible] سے کتنا ہے، اس سے بحث کی ہے کہ آیا مدت سفر تین دن کی پیدل مسافت کا سفر ہے یا نہیں؟ آج کل [illegible] میں تو دو دن سے کم میں ساری دنیا کا سفر کیا جا سکتا ہے۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ دو دن سے کم کے لئے محرم کے بغیر سفر کا جواز جیسا کہ اس عبارت کا مقتضیٰ ہے فقہاء احناف میں سے کسی کا مذہب نہیں ہے یہ [illegible] غلطی ہے [illegible] میں درحنفی مسلک کی نمائندگی کے مدعی ہیں اور حنفی مسلک وہ نہیں ہے جو فضول نے بیان کیا ہے بلکہ [illegible] کہ عورت زوج یا محرم کے بغیر تین دن کی پیدل (یا اونٹ کی سواری سے) مسافت کا سفر نہیں کر سکتی [illegible] بالوضاحت بیان کیا ہے۔ البتہ علامہ رضوی نے اس بحث میں صحیح لکھا ہے کہ عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کے لئے نہیں جا سکتی خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی وہ مکہ تک جانے میں تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم کے بھی حج کو جا سکتی ہے[3]

---

[1] شیخ شبیر احمد عثمانی، فتح الملہم شرح صحیح مسلم، ج ۳ ص ۳۰۷، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کراچی

[2] مولانا غلام رسول سعیدی، شرح صحیح بخاری، ج ۳ ص ۱۶۰، مطبوعہ فیصل آباد

[3] علامہ سید محمود احمد رضوی، فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری، ج ۲ ص ۸۰، مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور، ۱۴۰۰ھ

بذریعہ ہوائی جہاز عورت کے بغیر محرم حج پر جانے کی تحقیق | بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تین دن کا سفر ہوائی جہاز سے طے کرتا ہے تو چونکہ اس سفر میں اس کو مشقت نہیں ہوتی اس لیے وہ سفر، سفر نہیں ہے اور وہ نماز پوری پڑھے گا اور اس سفر میں کوئی عورت زوج اور محرم کے بغیر بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان سے سعودی عرب کے لیے روانہ ہو سکتی ہے جائز ہے کیونکہ ہوائی جہاز کے ذریعہ یہ سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے، لہذا اس میں کوئی مشقت نہیں ہے اور مسافر کی علت مشقت ہے اور اس کی تائید علامہ ابن ہمام کی ایک عبارت سے ہوتی ہے جو حسب ذیل ہے:

"سفر کی کم سے کم تین دن چلنے کا حساب ہے، اگر کوئی تیز رفتار شخص مثلاً ڈاکیہ یا گھوڑے کا علاوہ اس کے تین دن کے برابر ہے، اعتبار سے گھنگور کر رہتے ہیں) ایک دن میں یہ مسافت طے کرے تو وہ قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے گا کیونکہ اس کے حق میں مشقت کا سبب منتفی ہو گیا اور وہ سب وٹ کی رفتار یا اس سے زیادہ تیز رفتار ہے اور یہ اس اشکال کو دور کر دیتا ہے جو ہم نے یہاں کیا ہے اور اس سے اشکال کی یہ صورت ہے کہ یہ کہا جائے کہ جو مسافر تیز رفتار سواری سے تین دن کی مسافت کو ایک دن میں طے کرے تو اس کے لیے ایک دن میں قصر کرنا جائز نہیں ہونا چاہئے اور وہ نماز پوری پڑھے گا، اگر کوئی شخص بطور کرامت تین دن کی مسافت کو ایک منٹ میں طے کرے تو وہ بھی قصر کرے اور یہ بات بعید ہے کیونکہ اس سفر میں مشقت کا گمان نہیں ہے اور تین دن کا سفر **مسافت کی علت مشقت ہے**[1]۔

علامہ ابن ہمام کی اس عبارت کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز کے ذریعہ [illegible] سے کراچی پہنچ جاتا ہے، ۱ گھنٹہ میں سعودی عرب [illegible] مسافر ہوگا اور اس پر قصر واجب ہوگی اور اس سفر میں اس کو کوئی مشقت نہیں ہوتی نہ بدن کو نہ مال کو، لہذا یہ متعدد وجوہ سے صحیح نہیں ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ آج کل ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر میں [illegible] ہوائی جہاز کے ذریعہ لوگ دس گھنٹہ میں پہنچتے ہیں اور اس میں کوئی مشقت نہیں ہوتی [illegible] ہوائی جہاز کے ذریعہ جاتے ہیں اور اس سفر میں بھی کوئی مشقت نہیں ہے، لہٰذا ہوائی جہاز کے ذریعہ یا اس سے زیادہ تیز رفتار سواری سے [illegible] گھنٹے میں طے ہو جاتے ہیں تو ان کے لیے بھی مشقت کے پائے جانے کی وجہ سے شرعی سفر بالکل ختم ہو جانا چاہئے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ شرعی سفر کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ مشقت پر مبنی دن کی مسافت پر سفر کی [illegible] احادیث میں اس کی تصریح ہے۔

عن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر تسافر مسیرۃ ثلاث لیال [illegible] ذو محرم منہا

سنت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین [illegible] محرم کے

---

[1] ۔ علامہ کمال الدین محمد بن ہمام متوفی ۸۶۱ھ فتح القدیر ۲ ص ۴۰۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔

[2] ۔ امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۳۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی نمبر ۱۳۷۵ھ

راتوں کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے کرے

فقہاء اسلام نے تین روز کی مسافت کو اونٹ کی رفتار یعنی پیادہ رفتار پر نظر رکھتے ہوئے متوسط رفتار کے ساتھ پیدل چل کر طے ہونے والے فاصلہ کے ساتھ [illegible] میں طے کر سکے اس مسافت کا سفر شرعی سفر ہے علامہ کاسانی کہتے ہیں:

انما قدرنا بسير الابل ومشي الاقدام لانه الوسط لان ابطأ السير سير العجلة و الاسرع سير الفرس و البريد فكان اوسط انواع السير سير الابل ومشي الاقدام وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم خير الامور اوساطها ولان الاقل والاكثر يتجاذبان فيقتصر الامر على الوسط وعلى هذا يخرج ماروي عن ابي حنيفة فيمن سار في الماء يوما و ذلك في البر ثلاثة ايام انه يقصر الصلوٰة لانه لا عبرة للاسراع وكذا الوسار في البر الى موضع في يوم او يومين وانه بسير الابل والمشي المعتاد ثلاثة ايام يقصر اعتبارا للسير المعتاد وعلى هذا اذا سافر في الجبال والعقبات انه يعتبر مسيرة ثلاثة ايام فيها لا في السهل فالحاصل ان التقدير بمسيرة ثلاثة ايام او بالمراحل في السهل والجبل والبر والبحر۔[1]

ہم نے اونٹ کی رفتار اور پاپیادہ رفتار کا اعتبار اس لیے کیا ہے کہ یہ درمیانی رفتار ہے، کیونکہ سب سے [illegible] گھوڑے اور ڈاکیے کی ہے اور درمیانی رفتار اونٹ کی اور پیدل کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ [illegible] پڑے گا اسی اصول پر اس مسئلہ کی تخریج کی گئی ہے [illegible] فرمایا کہ اگر کوئی شخص پانی میں ایک دن کا سفر کرے اور وہ مسافت خشکی میں تین دن کی مسافت کے [illegible] کوئی مسافت ایک یا دو دن میں طے کرے اور اونٹ کی رفتار سے یا پیدل چلنے سے وہ مسافت تین دن میں [illegible] مرحلہ کہتے ہیں۔ المنجد) خواہ یہ سفر میدانی علاقے میں ہو [illegible] خشکی میں

علامہ کاسانی کی عبارت سے معلوم ہوا کہ [illegible] حنفیہ کے نزدیک ایک سفر میں [illegible]

---

[1] علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ [illegible] ص ۹۴ مطبوعہ [illegible]

کا معیار ہے اور سمندر میں بھی اس مسافت کا اعتبار ہوگا اور تیز رفتاری کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور تم یہ جان گئے ہو کہ یہ مسافت جمہور فقہاء کے نزدیک تین روز کی ہے اور یہی مفتی بہ ہے ہوگا کہ تین میل شرعی کے برابر ہے اور تین میل شرعی اکتالیس کلومیٹر بنتی ہے اور چھ سو چالیس گز کے برابر ہیں اور یہ تین دن کا فاصلہ تقریباً ایک سو نوے کلومیٹر بنتا ہے ان فقہاء کے قول کے مطابق کہ تین میل کی مسافت کو عبور کرنے کے بعد قصر کے احکام لازم ہو جائیں گے خواہ مسافت ٹرین سے عبور کی جائے بحری جہاز سے یا ہوائی جہاز سے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ جمہور کا استدلال اس حدیث سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت تین دن کی مسافت کا سفر نہ کرے تو اس پر بھی قصر ہو حالانکہ اس کے سفر میں کوئی مشقت نہیں ہے اور قصر کی علت مشقت ہے تمام حنفیہ کا علامہ ابن ہمام کے خلاف ہے ہی نہ ہے مدلل صنائع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی یہ مسافت پانی گئی ہے صفر میں کبھی دن میں طے ہو جائے تو پھر بھی قصر ہے جبکہ ہر زمانہ کا کوئی اعتبار ہے اور یہ بھی ہے کہ ان کا استدلال اس سے قصر پر ہے کہ تین دن کی مسافت کا سفر کوئی شخص کبھی دن یا دو دن میں طے کرتے ہیں اس لئے کہ یہ متوسط ہے اور متوسط پر اکثر کا اعتبار ہوتا ہے تو ان کی مسافت سے ہی ذکر وقت ہے۔

علامہ زیلعی لکھتے ہیں:

قال اصحابنا اقل مسافة تتغير فيها الاحكام مسيرة ثلثة ايام بسير متوسط وهو سير الابل و مشي الاقدام في اقصر ايام السنة الى قوله وذكر في العيون عن ابي حنيفة انه يعتبر مسيرة ثلاثة ايام في البر وان اسرع في السير وسار في يومين او اقل [1]

ہمارے فقہاء احناف یہ کہتے ہیں وہ کم سے کم مسافت جس پر احکام سفر مرتب ہوتے ہیں متوسط چلنے والے اونٹ اور پیدل چلنے والے کی مسافت ہے سال کے سب سے چھوٹے دنوں میں سے اور عیون میں امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ تین دن کی مسافت خشکی میں ہے خواہ وہ اس مسافت کو تیز رفتاری سے دو دن یا اس سے کم وقت میں طے کرے۔

علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں:

وفي السراج الوهاج اذا كانت المسافة ثلاثة ايام بالسير المعتاد فاليها على البريد سيرا مسرعا او على القوائم جريا حثيثا فوصل في يومين قصر [2]

سراج وہاج میں ہے جب مسافت معروف رفتار کے ساتھ تین دن ہے اگر کوئی شخص گھوڑے کو تیز دوڑا کر یا کوئی شخص گھوڑے کو تیز دوڑا کر دو دن میں یہ مسافت تیز رفتاری سے طے کرے تو قصر کرے گا۔

علامہ علائی لکھتے ہیں:

حتى لو اسرع فوصل في يومين

حتیٰ کہ اگر مسافر تیز رفتاری سے دو دن میں پہنچے

---

[1] علامہ عثمان بن علی زیلعی متوفی ۷۴۳ھ تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۱۰، ۲۰۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

[2] علامہ زین الدین بن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ، البحر الرائق ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ مکتبہ زکریہ دیوبند، ۱۴۲۰ھ

قصر ہے۔

علامہ شامی اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وظاهر هذا انه كذلك لو وصل اليه في زمن يسير بكرامة لكن استبعده في الفتح بانتفاء مظنة المشقة وهي العلة في القصر۔ [1]

علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

فلو اسرع بريدة فقطع ما يقطع بالسير الوسط في ثلاثة ايام في اقل منها قصر وكما اذا سار فيها سيرا خارقا للعادة وهو صريح في التبيين انه يكفي في تقدير المسافة بالمدة المذكورة غلبة الظن ولا يشترط اليقين۔ [2]

علامہ علی بن حداد یمنی فرماتے ہیں:

ولو كانت المسافة بالسير المعتاد سار اليها على الفرس او البريد جريا حثيثا فوصل في يومين او اقل قصر۔ [3]

علامہ داؤد بن یوسف الخطیب لکھتے ہیں:

في الفتاوى يعني مشائخنا اختاروا التقدير بمسيرة ثلاثة ايام ولياليها بسير الابل ومشي الاقدام اوسط قالوا هو الصحيح

علامہ ملائی نے جو یہ لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ اس مسافت کو کرامت کے ذریعہ سے [illegible] طے کرے تب بھی قصر کرے گا اور [illegible] علامہ ابن ہمام نے اس کو بعید از قیاس قرار دیا ہے اور [illegible] ہے کہ اس میں مشقت کی نفی کا گمان ہے اور یہی قصر کی علت ہے۔

اگر ڈاکیہ تیز رفتاری سے اس مسافت کو اس [illegible] طے کرے جو معروف [illegible] ہے تو وہ قصر کرے گا اور [illegible] اس کو مدت سے اس مسافت کو [illegible] ہے تو وہ پوری نماز پڑھے گا اور [illegible] ہے کہ اس مدت کا اندازہ کرنے کے لیے غلبہ ظن کافی ہے یقین کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر معروف رفتار کے ساتھ مسافت تین دن ہو [illegible] گھوڑے پر [illegible] پہنچ جائے پھر بھی قصر کرے گا۔

کتب فتاوی میں لکھا ہوا ہے کہ بعض مشائخ نے پیدل یا اونٹ کی رفتار سے تین دن کی مسافت کو معیار قرار دیا ہے کیونکہ یہ متوسط ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

[1] علامہ محمد علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، در مختار علی ہامش الرد ج ۱ ص ۵۳۵، مطبوعہ مطبع غلام علی [illegible] ۱۳۲۹ھ

[2] علامہ احمد بن محمد طحطاوی حنفی متوفی ۱۲۳۱ھ حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۲۵۳، مطبوعہ [illegible] ۱۳۱۸ھ

[3] علامہ سید حسین بن محمد حسینی حنفی متوفی ۱۲۳۰ھ حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۲۵۳، مطبوعہ [illegible] ۱۳۱۸ھ

[4] علامہ ابوبکر بن علی بن محمد حدادی یمنی متوفی ۸۰۰ھ الجوہرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۲۱، مطبوعہ مکتبہ [illegible] ۱۳۲۲ھ

وعامتهم قدروا بالفراسخ واختاروا بثمانية عشر فرسخا في التقديرلا خمسة عشر وعليه الفتوى لانه اضبط و احوط [1]

اور مشائخ نے اس کا اندازہ فراسخ سے کیا ہے اور انہوں نے اٹھارہ فراسخ کو معیار قرار دیا ہے، پندرہ کو اختیار نہیں کیا اور فتویٰ اٹھارہ پر ہے کیونکہ یہ منضبط بھی ہے اور اس میں زیادہ احتیاط بھی ہے۔ (مسافر کا فراسخ سے اندازہ کرنا منضبط ہے)

ہدایہ فتح القدیر، البحر الرائق، درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اصل معیار تین دن کی مسافت ہے لیکن تین دن کی مسافت بھی سفر تبھی کہا جائے گا جب اس سفر کا مقصد ہو اور اس سفر کی ابتدا کے ساتھ نیت اور ارادہ بھی ہو لیکن علماء مشائخ نے جب یہ دیکھا کہ اگر مسافت کو مبہم رکھا جائے تو اس پر عمل منضبط اور درست نہیں ہوگا اس لیے محققین نے اس مسافت کا اندازہ فراسخ میں کیا ہے، کسی نے تین فرسخ مقدر کیے کسی نے چھ فرسخ اور بعض نے بارہ فرسخ کا اعتبار کیا اور [illegible] لیا ہے کہ فتویٰ اٹھارہ فرسخ پر ہے جو ۵۴ میل کے برابر ہے اور یہ مسافت اٹھارہ اعشاریہ سات سو کلومیٹر کے برابر ہے اس کی تفصیل ہم نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی کتاب صلوٰۃ المسافرین میں بیان کر دی ہے۔

علامہ داماد آفندی فرماتے ہیں:

من جاوز بيوت مصره من جانب خروجه مريدا سيرا وسطا ثلاثة ايام اى مسيرة ثلاثة ايام ولياليها قصر الرباعى۔ [2]

جو شخص سفر کے قصد سے اپنے شہر کے گھروں سے نکلا اور اس کا ارادہ تین دن کی مسافت کا سفر درمیانی رفتار سے طے کرنے کا تھا تو وہ چار رکعت والی نماز کو قصر کر کے پڑھے گا۔

ملا خسرو کہتے ہیں:

من جاوز بيوت مقامه قاصدا قطع مسافة تقطع بسير وسط فى ثلاثة ايام مع الاستراحات يرخص له ولو كان عاصيا فيه قصر الفرض الرباعى۔ [3]

جو شخص اپنے وطن کے مکانوں سے نکلا اور اس کا ارادہ اس مسافت کو طے کرنے کا تھا جو متوسط [illegible] سے تین دن میں شمول [illegible] طے ہوتی ہے تو اس کو چار رکعت والی نماز کو قصر کرنے کی رخصت دی جائے گی خواہ وہ مسافر گنہگار ہو۔

علامہ شرنبلالی حاشیہ درر میں لکھتے ہیں:

اكثر المشائخ قدروا اقل مدة السفر بالاميال الى قوله وفى البحر عن النهاية ان الفتوى على اعتبار ثمانية

اکثر مشائخ نے کم از کم مسافت سفر کا میلوں سے اندازہ کیا ہے۔ البحر الرائق میں نہایہ سے نقل کیا ہے کہ فتویٰ اٹھارہ فرسخ پر ہے (یعنی ۵۴ انگریزی میل اور

---

[1] علامہ داؤد بن یوسف الخطیب فتاویٰ غیاثیہ ص ۴۷، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ۱۴۰۳ھ

[2] علامہ محمد بن سلیمان المعروف بداماد آفندی المتوفی ۱۰۷۸ھ، [illegible] ص ۱۶۰ مطبوعہ [illegible] بیروت ۱۳۱۹ھ

[3] ملا خسرو حنفی متوفی ۸۸۵ھ [illegible] ص ۱۳۲، مطبوعہ [illegible] ۱۳۰۲ھ

عسفان سے مکہ مکرمہ ۔ اور جدہ سو چوبیس کلو میٹر ہے۔

علامہ قہستانی لکھتے ہیں:

فلو سار مسافر فی سهل تلك المسافة في يوم مرحص له

اگر کوئی مسافر اس مسافت کو ایک دن میں طے کرے تو اس کو قصر کی رخصت دی جائے گی۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وهكذا في المسافة التي بين مكة والمدينة وهي على الفرسخ حوالي ثمانية وعشرين فرسخا

اگر معروف رفتار سے مسافت تین دن میں طے ہو رہی ہو یا کوئی شخص تیز رفتار گھوڑے سے اس مسافت کو ایک دن میں طے کرے گا۔

مذکورہ تصریحات سے واضح ہو گیا کہ امام ابو حنیفہ متوفی ۱۵۰ھ، علامہ کاسانی متوفی ۵۸۷ھ، علامہ زیلعی متوفی ۷۴۳ھ، علامہ ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ، علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ، علامہ احمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ، علامہ محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، علامہ یوسف صاحب نیابۃ، علامہ محمد بن سلیمان متوفی ۹۷۸ھ، علامہ حنفی متوفی ۸۹۵ھ ان تمام فقہاء کے نزدیک مقدار قصر میں متوسط سیر کی رفتار سے تین دن کا فاصلہ معتبر ہے اور ہر فقیہ کا اختیار نہیں ہے اور کوئی شخص اپنی سواری کو بہت تیز رفتار سے چلا کر اس مسافت کو ایک دن میں طے کر لے تو اس کو قصر کی رخصت نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں صرف ابن حزم متوفی ۴۵۶ھ نے تین دن کی مسافت کو ایک منٹ میں طے کرنے پر بھی قصر کا حکم دیا ہے۔ اس مسئلہ میں صرف ابن حزم متوفی ۴۵۶ھ تمام فقہاء سے منفرد ہیں اور ان کا قول جمہور کے مقابلہ میں ناقابل اعتبار ہے۔ ان کے قول کی تردید کے لئے ہم نے اس مسافت کو مختلف طریقوں سے اس کو زمانہ حال میں معین کرنے کی کوشش کی اور مفتی بہ قول ۱۸ فرسخ ہے، جو اکسٹھ میل ۴۰ گز ۵۸ کلومیٹر ہے، اس مسئلہ میں صرف علامہ ابن حزم ہی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تین دن کی مسافت کو اگر کوئی شخص ایک دن یا ایک گھنٹہ میں طے کرلے تو اس کے لئے بھی قصر ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ علامہ ابن ہمام کا مسلک اس مسئلہ میں جمہور سے معتدل ہے [illegible] ایک منٹ میں یہ مسافت طے کرے تو اس کو کوئی مشقت نہیں ہوتی ہے اس صورت میں قصر بھی نہیں ہوتی ہے علامہ ابن ہمام کا یہ نظریہ درست نہیں ہے۔ قصر کی علت مشقت نہیں ہے [illegible] پر استدلال اس حدیث سے کیا ہے [illegible]

۱۔ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۷۹ھ [illegible] ج ص ۳۲ مطبوعہ [illegible]

۲۔ علامہ محمد امین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ [illegible] ج ص مطبوعہ [illegible]

۳۔ علامہ ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ، [illegible] ج ص ۲۹ مطبوعہ [illegible]

۴۔ [illegible] صحیح مسلم ج ص ۲۴۱ مطبوعہ نور محمد [illegible]

ان مسح کرنے کی رخصت کا حکم مسافر پر لگایا گیا ہے اور متعدد حدیثوں سے کہ جب مسافر کو کوئی حکم لگایا جائے تو اس کا مدار سفر کی مشقت پر ہوتا ہے اور مسافر کا ماخذ اشتقاق سفر ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ مسافر کے لیے تین دن مسح کی رخصت کی علت سفر ہے اس بیان کی تائید علامہ عینی متوفی ۸۵۵ھ کی اس عبارت سے ہوتی ہے۔

ثم قوله سمي مسافرا يقتضي ان يسمى هو بعلة السفر فكلما تحقق السفر تحقق اسم المسافر ثم ترتب الحكم وهو القصر والفطر وغيرهما فكل واحد منهما مائة جلدة۔[1]

حدیث میں مسافر کا لفظ یہ تقاضا کرتا ہے کہ مسافر کی علت سے ہے پس جب بھی سفر متحقق ہوگا تو مسافر کی صفت متحقق ہوگی جیسا کہ سارق کی صفت متحقق ہوتی ہے تو قطع ید کی حد واجب ہوگی اور زانی الخ میں زنا حد کی علت ہے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ اگر بالفرض قصر کی علت مشقت بھی مان لی جائے تب بھی علامہ ابن ہمام کا اعتراض صحیح نہیں کیونکہ صاحب کرامت کو ایک منٹ میں یہ مسافت طے کرنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی اس لیے اس پر قصر نہیں ہے اس لیے کہ جس طرح شرعیہ کلی ہوتے ہیں اور بعض جزئیات کا خروج ان کے حکم کلی کے منافی نہیں ہوتا اسی طرح علت کا خروج علت کے حکم کلی کے منافی نہیں ہوتا مثلاً خمر انگوروں کی شراب کا حرام ہونا نشہ آور ہونے کی علت سے ہے اور یہ علت ہر شراب سے کہ جو بھی خمر کی علت اسکار نشہ آور ہو، ہوتے اب اگر کسی مادی خمر کے پینے سے نشہ نہ ہو یا کوئی شخص نشہ سے کسی وجہ نہ ہوتا اس سے علت اسکار کے حکم کلی سے کوئی خارج واقع نہیں ہوگا اور نہ اس کے خمر ہونے کو منسوخ نہیں ہو جائے گا بلکہ اسی طرح مسافر کا صاحب کرامت کے لیے ایک منٹ کی مسافت ایک منٹ میں طے کرنا اس پر بھی قصر کے حکم لازم ہوں گے اور اس مخصوص صورت میں مشقت کے نہ پائے جانے سے مشقت کے علت ہونے میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور وہ بدستور قصر کی علت رہے گی مثل ممانعت سبب کو مسبب کے قائم مقام قرار دیا جاتا ہے خواہ بعض صورتوں میں سبب کے پائے جانے کے باوجود مسبب نہ پایا جائے پس ہر جگہ مسلمین میں سفر مشقت سے خالی ہوتا ہے کہ بعض افراد اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں تاہم ان کا استثناء ان کے حق میں سفر کی مشقت ہونے میں مؤثر نہیں ہوتا اگر کسی میں کوئی مانع سفر مشقت نہ ہو تو اس صورت میں بھی سفر کا اپنا حکم ثابت ہوگا کیونکہ شرعی فرضیت کا ثبوت اکثر کو دیکھ کر ہوتا ہے مثل زیادہ کلیدسے کہ وضو کے چار فرض ہیں کسی کے وضو میں ہوتے ہوئے اس کے حق میں وضو کے تین فرض ہونے کا فتویٰ دینا جائز ہے اسی طرح نماز پنج گانہ فرض ہیں اسلام کے پانچ ارکان ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب دنیا میں کوئی شخص زکوٰۃ کا مستحق نہ ہوگا تو اس وقت کسی پر ادائیگی زکوٰۃ فرض نہیں رہے گی۔ غرض جس طرح بعض افراد حقیقت میں کمزور ہوتے ہیں لیکن ان کو قوی عزیمت کی قرار دیا جاتا ہے اسی طرح بعض افراد کی علت (جس کا ان میں پایا جانا یقینی ہے) لیکن عزیمت کو علت قرار دیا جاتا ہے بنا بریں اگر سفر کی علت مشقت ہی قرار دی جائے پھر بھی یہ لازم نہیں آتا ہے کہ ہر شخص خاص صورت میں مشقت محسوس کرے تو قصر نہ کرے۔ چہ جائے کہ علامہ ابن ہمام کا قول تو قصر کو مشقت پر محمول کرنا ہی

---

[1] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ البنایہ ج ۳ ص ۵۵۰، مطبوعہ مکتبہ فیصل بک ڈپو دیوبند۔

کیونکہ کمائی سفر ہے اور اگر یہ خوف صحیح ہو تو اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ مستقل طور پر مسلمان ہوائی جہاز سے اس مسافت کو طے کر لیں اس پر قدرت رکھنے والی عورت غیر زوج یا محرم کے ساتھ حج نہیں کر سکتی اس لیے بغیر زوج یا محرم کے اس کا حج پر جانا واجب نہیں ہے۔

چھٹی وجہ یہ ہے کہ تمام بحث اس صورت میں عورت کے حج پر جانے کے متعلق ہے ایسی حالت جس میں عورت کو غیر زوج یا محرم کے نہ جانے کے سوا حج کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں جیسے کہ جن میں زوج یا محرم کے غیر عورت کو استطاعت حج نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ حج پر جانے کے مکلف نہیں ہے۔ اور صاحب ہدایہ اور دیگر فقہاء احناف نے جس عورت کو زوج یا محرم کے بغیر حج کرنے کی اجازت پیش کی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا تحج امرأۃ ۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت حج نہ کرے

ذو محرم یا۔

حج نہ کرے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ بغیر محرم کے حج کرے گی تو حج ادا ہو جائے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر عورت کے ساتھ محرم نہ ہو لیکن اس کے ساتھ عورتوں کی ایک جماعت ہو جو مسافت قریب یا بعید میں اس کی حفاظت کر سکتی ہو تو اس کے لیے حج کرنا جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر عورت کے ساتھ محرم نہ ہو لیکن اس کے ساتھ ثقہ عورتوں کی ایک جماعت ہو تو اس کے لیے حج کرنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ

تین مسجدوں کے علاوہ رخت سفر باندھنا احادیث نمبر ۳۱۵۰ میں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا جائے۔ یہ تین مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ان تین مسجدوں کی فضیلتوں کا بیان ہے اور خصوصیت اس لیے ہے کہ یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی مساجد ہیں اور ان میں نماز پڑھنے کا زیادہ اجر و ثواب ہے اور اگر کسی نے مسجد حرام کی زیارت کی نذر مانی تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر مسجد نبوی یا مسجد اقصیٰ کی نذر مان لی جائے تو اس میں امام شافعی کے دو قول ہیں اور جمہور علماء کے نزدیک اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ ان تین مسجدوں کے علاوہ دنیا کی کسی مسجد کی نذر درست نہیں ہوتی ہے نہ منعقد ہوتی ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد قبا کی نذر بھی واجب ہو جاتی ہے اور اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے اور بعض کے نزدیک ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی نذر ماننے سے نذر منعقد نہیں ہوتی اور نذر ماننے والے پر کوئی چیز لازم نہیں آتی اور امام احمد کے نزدیک اس پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی جگہ کے سفر کے قصد سے شد رحال کرنے میں علماء کا اختلاف ہے، مثلاً کوئی شخص صالحین کے مزارات یا بابرکت مقامات پر جانے کے لیے سفر باندھے۔ متاخرین میں شیخ محمد جوینی نے اس سفر کو حرام کہا ہے اور شافعی علماء میں قاضی حسین اسی کے مختار ہیں اور متقدمین سے ابوبکر شافعیہ، امام حرمین اور بعض دیگر حضرات کے نزدیک یہ سفر جائز ہے۔ علامہ نووی ان تین مسجدوں کی فضیلت کی وجہ سے ان مسجدوں کی طرف سفر باندھنے میں سبب بتاتے ہیں۔[1]

علامہ دشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ شد رحال یعنی سفر باندھنا صرف ان تین مسجدوں کے لیے ہے اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ ان تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ ممانعت سد ذریعہ کے لیے ہے اگر کوئی شخص نذر مانے تو وہ صالحین کے مقامات کے لیے سفر نہ کرے بلکہ مسجد نبوی کی زیارت کرے۔ علامہ دشتانی لکھتے ہیں کہ اس بنا پر اگر کسی شخص نے کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے یا استلام بوسے کی نذر مانی تو یہ نذر منعقد نہیں ہوئی۔ اس ممانعت کے عموم سے علماء نے اگر عبادت کو مستثنیٰ کر لیا ہے۔ علامہ دشتانی مالکی نے کہا ہے کہ صالحین کے مزارات اور دیگر بابرکت مقامات کی زیارت کے لیے سفر جائز ہے۔[2] اس موضوع پر مفصل بحث ہم نے تحفۃ الالمعی کے اوائل اور آخر میں کتاب الحج کے آخر میں تین مسجدوں کی فضیلت کے بیان میں کی ہے۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۳۴، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، نشر الدرایۃ ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ محمد بن خلفہ وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ اکمال اکمال المعلم ج ۴ ص ۴۳۸-۴۳۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرِ حَجٍّ وَغَيْرِهِ وَبَيَانِ الْقَدْرِ مِنْ ذَلِكَ

سفر حج کے وقت ذکر الٰہی کا استحباب

۳۱۷۱ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت لپیٹ کر دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ میں سفر کی تکلیفوں سے [illegible] اور اہل اور مال میں برے انجام سے [illegible] آتا ہوں، اور جب آپ سفر سے لوٹ کر آتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے، ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

۳۱۷۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر [illegible] کی تکلیفوں سے، بری چیزوں کے دیکھنے سے، برے انجام سے، راحت کے بعد تکلیف سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

۳۱۷۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَهَنَّادُ
بْنُ السَّرِيِّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ

ب۔ سند سے بھی یہی روایت [illegible] میں کچھ الفاظ کا تغیر اور تبدل ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

حج اور دیگر اسفار سے واپسی پر دعاؤں کا بیان

۳۱۷۴ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ
مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ
[illegible]
ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ
سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ - صَدَقَ اللَّهُ
[illegible]
وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر، جہاد، حج یا [illegible] سے واپس آتے تو کسی [illegible] کہنے کے بعد فرماتے [illegible] سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ ایک ہے اس [illegible] شریک نہیں [illegible] لیے ستائش ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا [illegible] اپنے [illegible] کی [illegible] دی۔

۳۱۷۵ - وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
وَحَدَّثَنَا [illegible]

ب۔ سند سے بھی حضرت ابن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ [illegible] عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی [illegible] مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۳۱۷۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ مِنَ الْعُمْرَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِصِرَارٍ نَزَلَ يَبُولُ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْمَدِينَةِ

ایک اور سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِالْأَبْطَحِ وَذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا

۳۱۷۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی میں پہنچے تو اونٹ بٹھایا، زمین میں اپنا اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۱۷۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنِ

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما [illegible]

مُهَاجِرٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ وَيُصَلِّي بِهَا.

کی ان کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھاتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

۳۱۸۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ بَيْنَهُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج سے واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھاتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے۔

۳۱۸۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي مَنَامِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ وادی العقیق میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ بطحا مبارکہ (برکت والی جگہ) میں ہیں۔

۳۱۸۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ ثَنَا بَهْزٌ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ وَهُوَ بِمُنَاخِهِ مِنَ الْأَبْطَحِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ الَّتِي نَامَ فِيهَا بِهَا لِلصُّبْحِ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلَ مِنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا جبکہ آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کی وادی میں اترے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بطحا مبارکہ (برکت والی جگہ) میں ہیں۔ راوی موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس جگہ وضو کیا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر اونٹ کو بٹھاتے تھے اور اس جگہ کو تلاش کرتے تھے جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں اترتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچی ہے جو نشیبی وادی میں ہے اور وہ جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان ہے۔

المسجد الذی ببطن الوادی بینہ وبین
القریۃ وسقایۃ من ذلک۔

باب زیارۃ البیت یوم النحر ووقت الصلوٰۃ بمنی یومئذ

مشرک کے حج اور حجاج کی ممانعت اور حج کے کا بیان

۳۱۸۳۔ وحدثنی ہارون بن سعید الایلی قال نا ابن وہب قال اخبرنی عمرو عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف عن ابی ہریرۃ وابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام عن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم بن حذیفۃ بن غانم العدوی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی ابو بکر فی الحجۃ التی امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط یؤذن فی الناس ان لا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان قال ابن شہاب فکان حمید بن عبد الرحمن یقول یوم النحر نؤذن یوم الحج الاکبر من اجل حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حج کا امیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس حج کے موقع پر حضرت ابو بکر نے مجھے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے ابن شہاب کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے پیش نظر یہ کہتے تھے کہ یوم نحر ہی یوم حج اکبر ہے۔

معاہدہ حدیبیہ کو توڑنے کا سبب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ مسند احمد اور صحیحین میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ دس سال تک جنگ نہیں کریں گے نیز یہ بھی طے ہوا تھا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنا چاہے گا وہ ملے گا اور جو قریش کے ساتھ ملنا چاہے گا وہ ملے گا۔ اس معاہدہ کے بعد بنو خزاعہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنو بکر نے قریش کے ساتھ ملنا پسند کیا۔ پھر بنو بکر نے بنو خزاعہ پر حملہ کیا اور قریش نے بنو بکر کی مدد کی۔ اس لئے بنو خزاعہ نے آپ سے فریاد کی۔ اس پر آپ نے مکہ پر چڑھائی کی اور فتح حاصل کی۔ اس طرح صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی تو صلح ٹوٹ گئی۔ اس لئے آپ نے مکہ فتح کرنے کے بعد ان سے جنگ کی اور قریش کی عہد شکنی کو بیان کیا۔ قریش نے معاہدہ کے خلاف حملہ کرنے میں پہل کی تھی۔ انہوں نے رات کے وقت حملہ کیا اور رکوع اور سجدے کی حالت میں قتل کیا۔ اس لئے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کی مدد کروں گا جس طرح میں اپنی عورتوں کی مدد کرتا ہوں۔

نے مکہ روانہ ہونے کی تیاری کی اور آٹھ تاریخ ہی میں مکہ پہنچ گئے۔

نو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج نہ کرنے کا سبب

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج [illegible] پھر فرمایا کہ حج کے مہینوں میں مشرکین بھی [illegible] اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا تاکہ وہ مسلمانوں کو حج کرائیں اور [illegible] کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو [illegible] بھیجا تاکہ وہ مشرکین مکہ کو سورۂ برأۃ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت علی نے [illegible] اس وجہ سے [illegible] حضرت علی نے [illegible] اس سال نہ حج کیا اور نہ [illegible] حضرت ابوبکر نے [illegible] مسلمانوں کو حج [illegible] اور [illegible] اس سے [illegible] اس وجہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حضرت ابوبکر کو [illegible] حضرت علی [illegible]

حضرت ابوبکر کو امیر حج کا مبعوث بنانے و حضرت علی سے سورۂ برأت کرانے میں حکمت

کافر کے جنت میں داخل ہونے کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ

[illegible]

کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں شوافع کا نظریہ

امام شافعی کے نزدیک حرم میں کسی مشرک کو داخل ہونے کی اجازت نہیں

شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی لکھتے ہیں:

یہود و نصاریٰ بھی مشرکین میں شامل ہیں۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں۔

کو جائز قرار دیا ہے۔

ب

ت

کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں احناف کا نظریہ

احناف کے نزدیک غیر مسلم خصوصاً جن کافروں سے مسلمانوں کا معاہدہ نہ ہو مسجد میں داخل ہونے سے منع کیا جائے گا۔

مسجد میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا جائے گا۔

امام محمد سیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

المسجد الحرام [1]

قریب نہ جائیں۔

امام محمد لکھتے ہیں:

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... جامع صغیر ص ۱۵۳، مطبوعہ مطبع مصطفائی ہند، ۱۲۹۱ھ۔

سرخسی میں ہے

علامہ سرخسی سے کچھ پہلے [illegible] یہ ہے کہ مسجد حرام اور باقی مساجد میں [illegible] صحیح نہیں ہے۔ علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

ثم اخذ الشافعی رضی اللہ عنہ بحدیث الزھری فقال یمنعون من دخول المسجد الحرام خاصۃ للایۃ فاما عندنا فلا یمنعون عن ذلک کما لا یمنعون من دخول سائر المساجد ویستوی فی ذلک الحربی والذمی [illegible]

امام شافعی نے [illegible] کہا ہے کہ مشرکین کو [illegible] سے [illegible] قرآن [illegible] مشرکوں کو مسجد حرام اور دیگر مساجد میں داخل ہونے سے [illegible] منع نہیں کیا جائے گا اس میں [illegible] دونوں برابر ہیں۔

حرم اور باقی مساجد میں اہل ذمہ کے داخل ہونے کی اجازت [illegible]

موقف احناف پر احادیث سے [illegible] احناف کی دلیل حسب ذیل احادیث ہیں:

عن عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلھم فی مسجد لیکون ارق لقلوبھم فاشترطوا علیہ ان لا یحشروا ولا یعشروا ولا یجبوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم ان لا تحشروا ولا تعشروا ولا خیر فی دین لیس فیہ رکوع[1]

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا تاکہ ان کے دل [illegible] کی تنبیہ رخصت ہے لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں نماز نہ ہو۔

عن الحسن ان وفد ثقیف اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربت لھم قبۃ فی مؤخر المسجد لیتظروا الی صلوٰۃ

حسن بصری سے روایت ہے کہ ثقیف کا وفد رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المسلمين الى ركوعهم و سجودهم فقيل يارسول الله اتنزلهم فى المسجد وهم مشركون فقال ان الارض لا تنجس انما ينجس بنو ادم رواه ابو داؤد[1]

وہ مسلمانوں کی نماز اور ان کے رکوع اور سجود کا ملاحظہ [illegible] رہے ہیں، حالانکہ یہ مشرکین ہیں! آپ نے فرمایا بنو آدم نجس ہوتے ہیں زمین نجس نہیں ہوتی۔

عن الحسن ان وفد ثقيف لما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ضربت لهم قبة فى المسجد فقالوا يارسول الله قوم انجاس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليس على الارض من انجاس الناس شئ انما انجاس الناس على انفسهم۔ [2]

حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کا وفد آیا آپ نے ان کے [illegible] مسجد میں خیمہ لگوایا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ [illegible] نجس لوگ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا زمین پر لوگوں میں سے کوئی شے [illegible] نجاست نہیں لگتی۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ٹھہرایا

[illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] تھی [illegible] فرماتے تھے کہ عام [illegible] مسجد [illegible]

عبدا او احدا من اهل الجزية [3]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] مسجد [illegible]

خدمهم۔ [4]

معاہدوں یا ان کے خادم، وہ داخل ہو سکتے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق [illegible] جو حرم کعبہ میں مطلق مشرکین کے [illegible] قائل نہیں ہیں وہ ان احادیث کے علاوہ بہت سی [illegible]

مخالفین کی دلیل کے جوابات

---

[1] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ [illegible]

[2] امام احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[illegible] مشرکین [illegible] مسجد حرام کے قریب [illegible] علامہ ابو الحسن [illegible] اس کے [illegible] کہتے ہیں کہ اس آیت کا یہ محمل ہے کہ مشرکین [illegible] مسجد حرام کے حرم کعبہ میں داخل نہیں ہو سکتے [illegible] پہنچنے [illegible] طواف نہیں کر سکتے [illegible] علامہ طبری نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ یہ نہی [illegible] علامہ سائی نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ [illegible] مشرکین [illegible] مسجد حرام کا قرب پسند نہیں کرتے [illegible] یہ ممنوعیت [illegible] ہے [illegible] علامہ ابو بکر جصاص نے اس آیت کے جواب میں بہت مفصل [illegible] لکھا ہے۔ مکمل متن حسب ذیل ہے:

اس آیت کی تفسیر میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام مالک اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ مشرک [illegible] داخل ہو سکتا۔ امام مالک یہ بھی کہتے ہیں کہ ضرورت کے علاوہ [illegible] میں بھی مشرک داخل نہیں ہو سکتا [illegible] ہے کہ کسی مقدمہ میں حاکم ذمی کو طلب کرے۔ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ مشرک کہیں [illegible] مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں [illegible] مسجد حرام میں داخل نہیں ہو سکتے اور حماد (اصحاب احناف) کہتے ہیں کہ ذمی کا [illegible] [illegible] اور آیت مشرکین عرب کے ساتھ خاص ہے کہ [illegible] کے بعد ان میں ذمی ہونے کا تصور [illegible] یا اسلام قبول کرنا [illegible] یا ان کے [illegible] لگ کی حالت [illegible] ان کو مکہ مکرمہ [illegible] میں داخل ہونے سے منع [illegible] یا گیا ہے [illegible] دوسرا معنی یہ ہے کہ مشرکین کو حج کے [illegible] سے منع کر دیا گیا [illegible] کیونکہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حج سے پہلے [illegible] یہ اعلان کرنے کا حکم دیا تھا کہ اس سال کے بعد [illegible] مشرک [illegible] نہیں کرے گا اور اس [illegible] دلیل ہے کہ اس آیت [illegible] مشرکین کو [illegible] حج سے منع کر دیا گیا ہے [illegible] اس پر دلیل ہے کہ اس آیت کے سیاق میں [illegible] [illegible] اللہ [illegible] کے حرم میں [illegible] سے [illegible] کرتی تھی اور اہل حرم حج کرنے والوں سے [illegible] وصول کر کے [illegible] کرتے تھے [illegible] پر [illegible] لگانے سے اہل حرم کو [illegible] ہوا کہ [illegible] اس سے متاثر نہ ہو۔ [illegible] کرتا ہے کہ اس آیت میں مشرکین کے [illegible] ہندی [illegible] سے مکہ [illegible] حج کرنے سے [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] اس [illegible] سے کہ مشرکین کو [illegible] حج سے [illegible] کا [illegible]

[illegible]

حضرت جابر سے موقوفاً مروی ہے اور حسن نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ سعیدی غفرلہٗ۔

اور عرفہ میں جو زوال کا وقت تھا اس کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ علامہ [illegible]

[illegible]

یوم حج اکبر کی تعیین میں مختلف اقوال

[illegible]

[illegible]

یوم حج اکبر کے متعلق احادیث

عن علی قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم حج اکبر کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا وہ یوم نحر ہے۔

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج فقال ای یوم ھذا قالوا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر [2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا آپ جمرات کے درمیان یوم نحر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے کہا: یوم نحر۔ فرمایا حج اکبر

[illegible]

عن الشیبانی قال سمعت عبد اللہ بن ابی اوفی وسعید بن جبیر یقولان : الحج الاکبر یوم النحر۔ [1]

عن عیاض بن شہاب الفہری عن ابیہ قال. قال عمر : الحج الاکبر یوم عرفۃ ، فذکرتہ سعید بن المسیب فقال اخبرک عن ابن عمر ان عمر قال : سالت محمدا عن یوم الحج الاکبر فقال : کان یوم وافق فیہ حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحج اھل الملل۔ [2]

عن ابی اسحاق قال سالت عبد اللہ بن شداد عن الحج الاکبر فقال الحج الاکبر یوم النحر۔ [3]

عن الحارث عن علی قال : یوم الحج الاکبر یوم النحر۔ [4]

عن عکرمۃ عن ابن عباس قال الحج الاکبر یوم النحر۔ [5]

عن ابی اسحاق عن ابی جحیفۃ قال الحج الاکبر یوم النحر۔ [6]

کا دن ہے۔

شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اور سعید بن جبیر یہ کہتے تھے کہ حج اکبر دن ہے۔

عیاض بن شہاب فہری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا حج اکبر یوم عرفہ ہے۔ میں نے اس بات کا سعید بن مسیب سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا میں تمہیں ابن عمر سے خبر دیتا ہوں انہوں نے فرمایا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے کہا کہ حج اکبر وہ دن ہے جس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اہل ملل نے حج کیا ہے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن شداد سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا حج اکبر یوم نحر ہے۔

حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا حج اکبر یوم نحر ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا حج اکبر یوم نحر ہے۔

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو جحیفہ نے فرمایا حج اکبر یوم نحر ہے۔

جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج کبر جمعہ کی تشبیہ

[1] ابن ابی شیبہ عن ابن عمر سے روایت ہے جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اس سال عرفہ جمعہ کے دن تھا اور آپ نے حج کبر فرمایا ہے۔

[2] امام ابوبکر بن ابی شیبہ فی مسندہ ۱۳۵۵ھ المصنف ج ۲ ص ۴۶۲ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی نسخہ ہندی ۴۷۰ ھ

[3] " " " المصنف ج ۴ ص ۴۶۲ ، " " "

[4] " " " المصنف ج ۴ ص ۴۶۲ ، " " "

[5] " " " المصنف ج ۴ ص ۴۶۲ ، " " "

[6] " " " المصنف ج ۴ ص ۴۶۳ ، " " "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ لوگوں کی روایات پر مشتمل رائے سال ہجرت ان پر مشتمل ہے کہ آپ نے حج کیا تھا۔

حج کے بارے میں مختلف روایات میں تطبیق

خلاصہ یہ ہے کہ ہم حج افراد کے متعلق جو روایات ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا تھا اور حج قران کے متعلق جو روایات ہیں کہ آپ نے حج قران کیا تھا ان میں تطبیق دینے کے لئے ہم کہتے ہیں کہ حج افراد کی روایات میں حج کے بعد عمرہ کا ذکر نہیں ہے اور حج قران کی روایات میں حج کے ساتھ عمرہ کا ذکر ہے اور حج افراد کی روایات میں حج کے ساتھ عمرہ کا ذکر نہیں ہے اس لئے ان روایات میں کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے حج کے بعد عمرہ کیا ہو اور عمرہ کے ذکر کو راوی نے حذف کر دیا ہو۔

جس سال یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ میرے حج کو حجۃ الوداع بنا دے اس سال حج کے بعد آپ نے عمرہ نہیں کیا تھا۔

حج کے بعد عمرہ کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال حج کیا اس سال آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حج کیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ ثابت ہے کہ انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا تھا اس پر دلیل یہ ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وجہ سے ونٹنی کا بازو ٹوٹنے کے قریب تھا اور وہ بیٹھ گئی ہے اس کی وجہ لوگ کا ہجوم تھا۔

صاحب کشف الباری نے بھی بخاری اور مسلم کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ حجۃ الوداع میں یہ واقعہ جمعہ کے دن پیش آیا۔

قال عمر قد عرفت ذلك اليوم والمكان الذي نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو واقف بعرفة يوم جمعة۔[1]

حضرت عمر نے فرمایا میں اس دن اور اس مقام کو خوب جانتا ہوں جس میں یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور آپ عرفات میں کھڑے ہوئے تھے اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

وقال ابن عباس شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة يوم عرفة۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کے دن عرفات میں تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

[illegible] ذلك في حجة الوداع۔[3]

[illegible] الوداع کا ہے۔

حدیث صحیح اور فقہ و اصول کے [illegible] ہوگا کہ جس سال کی جمعہ کے دن عرفات میں حج کا [illegible] جمعہ کے دن اور اس حج کے [illegible] حج اکبر ہے۔

علامہ علی قاری حنفی حرکی کی سند سے بیان کرتے ہیں

[illegible] قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] خطب يوم عرفة [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے روز عرفہ خطبہ دیا اور فرمایا [illegible] وہ جمعہ کے دن تھا۔

[illegible] عن عمر بن الخطاب [illegible] عرفات [illegible] عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے ہوئے [illegible] ورفہ ہوا کہ جمعہ کے دن تھا۔

---

[1] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۳۷۸ ھ

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible] ۳۶ ھ

[3] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] عمدۃ القاری ج ۱۸ ص ۲۶۱ [illegible] [illegible]

یہ حدیث ہم اس سے پہلے سنن ابوداود کے حوالے سے بھی بیان کر چکے ہیں۔

ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اس سال حج اکبر ہفتہ کے دن تھا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا اس سے واضح ہو گیا کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال کا حج اکبر ہوتا ہے۔

مزید برآں کسی شخص کو یہ شبہ ہو کہ یہ صرف حجۃ الوداع کے سال کی خصوصیت تھی اس کا جواب یہ ہے کہ جس سال بھی یوم عرفہ جمعہ کو ہو اس سال حج اکبر ہو گا۔

علامہ عینی امام ابن جریر کی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں

عن ابن عوف سألت محمد یعنی ابن سیرین عن الحج الاکبر فقال کان یوما وافق یوم عرفة یعنی یوم النحر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے حج اکبر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تھا جس دن یوم عرفہ یوم النحر کے موافق ہو وہ دن حج اکبر ہے۔

اس سے پہلے یہ حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے بھی بیان کر چکے ہیں۔

علامہ سیوطی نے بھی یہ حدیث [illegible]

اب صدیق حسن خان نے بھی یہ حدیث [illegible]

ان حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال کا حج [illegible]

علامہ اسکندر نے کس سال حجۃ الوداع کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

اس حوالہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج بہت سے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے اور جس عام میں یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حج بہت سے حجوں سے افضل ہوتا ہے اور جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج کرنے والے کو بہت سے حجوں کا ثواب ملتا ہے۔

جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج بہت سے حجوں سے افضل ہوتا ہے

جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج بہت سے حجوں سے افضل ہوتا ہے اس کا ثبوت بھی دوسرے محدثین نے بکثرت روایات سے دیا ہے۔ ہم یہاں چند روایات ذکر کرتے ہیں۔

عن قتادة عن عقبة بن عبد الله الجهني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام قال افضل الايام يوم عرفة اذا وافق يوم جمعة وهو افضل من سبعين حجة في غير جمعة رواه رزين بن معاوية في تجريد الصحاح وذكر النووي في مناسكه [1]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنوں میں سب سے زیادہ افضل یوم عرفہ ہے اور جب جمعہ کے دن یوم عرفہ ہو تو وہ غیر جمعہ کے ستر حجوں سے افضل ہے، اس حدیث کا ذکر رزین بن معاویہ نے تجرید الصحاح میں اور علامہ نووی نے اپنے مناسک میں کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی سند پر بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں

واما ما ذكره رزين في جامعه مرفوعا خير يوم طلعت فيه الشمس يوم عرفة واتفق يوم الجمعة وهو افضل من سبعين حجة في غيرها فهو حديث لا اعرف حاله لانه لم يذكر صحابيه ولا من اخرجه بل اورجه في حديث الموطأ الذي ذكره مرسلا عن طلحة بن عبيد الله بن كريز وليست الزيادة

محدث رزین نے اپنی جامع میں یہ حدیث ذکر کی ہے "سب سے افضل دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے یوم عرفہ ہے جو جمعہ کے دن ہو، اس دن کا حج دوسرے حجوں سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے" اس حدیث کا [illegible] اس کا ذکر جس نے اس حدیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے بلکہ اس کو موطا میں طلحہ بن

[illegible]

ہوتی ہے اور حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

حج کا ثواب ستر حجوں سے زیادہ ہوتا ہے

بہاں تک تم نے روایت اور درایت سے یہ واضح کر دیا ہے کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہوتا ہے اور اس پر حج اکبر کا اطلاق روایۃً اور درایۃً درست ہے۔

بعض معاصرین اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے حج اکبر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سید نواب الحسن صاحب تیسیر الباری نے کہا ہم نے یہ اقوال اس لیے ذکر کیے ہیں کہ عوام کی زبان پر یہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن حج اکبر ہوتا ہے۔ اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ صرف تیسیر الباری کی بنیاد پر اس منصفانہ مسئلہ کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کی فضیلت

۳۱۸۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کس ارادے سے آئے ہیں؟

اللہ کے نزول اور قریب ہونے کا مطلب

اللہ کے نزول سے مراد اللہ کا اپنی رحمت کے خاص فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر آسمان دنیا پر نزول کا بھی یہ مطلب ہے کہ وہ اس آسمان پر اپنی رحمت کو متوجہ کرتا ہے جیسا کہ ابن تیمیہ نے اپنے منبر کی دو سیڑھیوں سے اتر کر ساتھ کی طرح [illegible] الفتاویٰ ج ۵ ص ۵۲ الحیاء باللہ!

علم غیب

یوم عرفہ کی فضیلت سے متعلق یہ حدیث ہا دو سندوں سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible] اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی باتوں کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ [illegible] نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیب کی باتیں سیکھ لی تھیں۔ [illegible] نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ! میں خرد بین کو مقدم رکھتا ہوں [illegible]

۱۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۵۰، مطبوعہ [illegible]

[illegible] نے فرمایا: اے شقفی اپنی حاجت بیان کرو اور اگر تم چاہو تو میں خود بیان کردوں کہ تمہارا کیا سوال ہے؟ ثقفی نے کہا: اگر آپ ایسا کریں تو زیادہ اچھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نماز، رکوع اور سجود اور [illegible] کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارے لیے ان میں کیا اجر ہے؟ ثقفی نے کہا: ہاں خدا کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم رات کے اول حصہ میں، اور اس کے آخر میں نماز پڑھو اور درمیانی حصہ میں نیند کرو، اور اگر تم رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھو تو یہ بھی کافی ہے، اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیانی کشادگی رکھو یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے اور جب تم سجدہ کرو تو اپنی پیشانی کو زمین پر ٹکاؤ۔ آپ نے فرمایا: سنیے تم لیلی تیرہ، چودہ اور پندرہ کی راتوں میں روزہ رکھو۔ پھر آپ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو اور اگر چاہو تو تمہارا سوال میں بیان کردوں۔ انصاری نے کہا: اگر آپ خود سارا فرمادیں تو زیادہ اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ سوال کرنے آئے ہو کہ [illegible] کے وقوف عرفہ کا کیا طریقہ ہے اور اس میں تمہارے لیے کیا اجر ہے اور [illegible] کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ میرا مقصد ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تم عرفات میں ٹھہرتے ہو تو تمہارا سر کے موئے مبارک کے جوؤں کی طرح تمہارے بدن سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور تم ایک گناہ سے پاک ہو جاتے ہو۔ جب تم وقوف کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آکر تمہارے ساتھ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ میرے بندے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں یہ دور دراز سے آئے ہیں، یہ میری رحمت کے امیدوار ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور اگر یہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا! پس اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں یا بارش کے قطروں جتنے بھی ہوں تو اللہ ان کو بھی معاف کر دیتا ہے اور جب تم [illegible] تو وہ تمہارے لیے جمع ہو جاتے ہیں۔ تمہارے سر کے گرنے میں کنکر ہی مل جاتے ہیں اور [illegible] باطل کرتے ہو تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتے ہو جیسے تم آج ہی ماں کے پیٹ سے [illegible] پیدا ہوئے ہو![1]

راوی حدیث کی تفصیلات کے علاوہ اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] عطا کی بعض جہتوں سے آپ پر امور غیبیہ منکشف ہو جاتے تھے۔ آپ نے ان کا سوال سن لیا تھا اور [illegible] اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انصاری [illegible] کے نزدیک یہ بات معروف اور ثابت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کو جان لیتے ہیں ورنہ غلط نہ کرتے کہ آپ غیب کو کیا جانیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور یہ آیات پڑھتے [illegible] ۵۶:۸۰، قل لا اقول لکم عندی خزائن [illegible] ۶:۵۰، ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر [illegible] لیکن انھوں نے یہ اعتراض نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ ان صحابہ کے نزدیک ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

---

[1] [illegible] مصنف ج ۵ ص ۱۷۰، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، الطبعۃ [illegible]

[illegible]

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کی فضیلت

۳۱۱۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ

۳۱۱۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَ نَا [illegible] سُهَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي [illegible] عُبَيْدُ اللَّهِ ح [illegible] لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي [illegible] صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

۳۱۱۷ - وَحَدَّثَنَا [illegible] يَحْيَى [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شخص [illegible]

آئے اور بیہودہ باتیں کرے نہ گناہ کرے تو وہ اس
حال میں لوٹے گا جیسے وہ اپنی ماں سے ابھی پیدا ہوا ہو۔

۳۱۸۸- وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۳۱۸۹

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

ایام تشریق میں عمرہ کی کراہت میں مذاہب

[illegible] کے پانچ دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے یوم عرفہ یوم نحر ذی ایام تشریق اور یوم [illegible] دب میں یوم عرفہ اور ایام تشریق ہیں[1]

عمرہ کے حکم میں مذاہب عمرہ کے حکم میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ عمرہ سبب سے [illegible] احمد اور داؤد ظاہری کا بھی یہی مسلک ہے امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں ہے[2]

امام شافعی اور امام احمد کی طرف سے عمرہ کے وجوب پر یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ قرآن مجید میں ہے [illegible] حج اور عمرہ کو مقرر کے لیے لکھا ہے لہٰذا عمرہ واجب ہے۔ استدلال یہ ہے کہ [illegible] ہے عمرہ کا امر پر عطف سے بھی وجوب ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کی [illegible] دوسری دلیل سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسری دلیل سے عمرہ کے وجوب کا جواب یہ ہے [illegible] وجہ تمام فرائض میں مشترک ہے۔

کیا حج مبرور سے کبائر معاف ہو جاتے ہیں؟ حج مبرور کا معنی ہے وہ حج جس میں کوئی [illegible] ہو [illegible] حج کے بعد کوئی گناہ نہ ہو [illegible] حج صحیح ہو [illegible] ہے اور یہ معنی ہیں جس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج سے پہلے کے تمام صغیرہ کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس حدیث کی تفسیر کھانا کھلانے اور اچھی باتوں سے کی ہے۔[3]

[illegible] کی بات کی چند صورتیں ہیں کہ حج مبرور کی [illegible] ہو اور دوسرا [illegible] حج کے بعد وہ [illegible] کے بعد کوئی گناہ نہ کرے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

توقف کرتے ہیں اور اس سے باہر نہیں جاتے ۔

حبيك سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين ۔

بَابُ نُزُولِ الْحَجَّاجِ بِمَكَّةَ وَ تَوَرِيثِ دُوْرِهَا

حجاج کا مکہ میں اترنا اور مکہ کے مکانوں کی وراثت کا بیان

۳۱۹۰ - وَحَدَّثَنِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے مکان پر اتریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے مکہ میں ہمارا کوئی مکان یا زمین چھوڑی ہے؟ عقیل اور طالب ،

دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

کہ میں نے عرض کیا یارسول! انشاءاللہ کل ہم

جو گئے، وہ وہی سے کہ سنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مشرب سے آن کر [illegible] کے مکانوں کو قفیل سے فروخت کر دیتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتیل کے [illegible] کرم برقرار رکھا۔ قتیل کی تائید قتیبی کی وجہ سے ہے اس وجہ سے کہ [illegible] جیسا کہ کفار کے کئے ہوئے نکاح صحیح ہوتے ہیں۔

مکہ صلح سے فتح ہوا یا جنگ سے؟

علامہ نووی لکھتے ہیں اس حدیث میں [illegible] سے مکہ صلح سے فتح ہوا [illegible] ملک ہیں اور اس مسئلہ میں اس کا حکم باقی شہروں کی طرح ہے [illegible] اس کو بیچنا، رہن رکھنا، کرایہ پر دینا، ہبہ کرنا اس کی وصیت کرنا اور باقی تمام تصرفات [illegible] امام مالک، امام اوزاعی اور [illegible] سلام سے کہا ہے کہ مکہ جنگ سے فتح ہوا تھا [illegible] تصرفات صحیح نہیں ہیں[1]

جن مکانوں پر مسلمانوں کی ہجرت کے بعد کفار نے قبضہ کر لیا ان کی خرید و فروخت کے حکم میں اختلاف مذاہب

[illegible] اور مسئلے غائل ذکر ہیں ایک [illegible] مکہ سے فتح ہوا [illegible] صحیح ہے اور مسئلہ ہجرت کہ مسلمان کی [illegible] قبضہ کر لیں تو [illegible] اور مسلمان ان میں تصرف نہیں کر سکتے [illegible] نہیں ہو سکتے۔ پہلے مسئلہ پر یہ حدیث دلیل ہے:

[illegible]
وهو يعتب بعقوق [illegible]
حدثت قومك [illegible] صلى الله
عليه وسلم بعد [illegible]
اذناى ووعاه قلبى وابصرته عيناى
حين تكلم به حمد الله واثنى عليه ثم قال
ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس
فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم
الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد

[illegible]
[illegible] صلى الله عليه وسلم نے حمد و ثنا [illegible]
[illegible] نے حرم بنایا ہے اور لوگوں نے [illegible]
[illegible] خون بہانا اور درخت [illegible]

[1] علامہ [illegible] متوفی ۶۷۶ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۲۰، مطبوعہ [illegible] ۱۳۷۵ھ
[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱، ص ۴۳۷، ۴۳۸، مطبوعہ [illegible]

[illegible] آئی ہے، شاید غائب کو یہ حدیث پہنچا دے۔

[illegible]

مکہ کے مکانوں کی خرید و فروخت اور انکے کرایہ پر دینے کا جواز | علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں،

[illegible]

[illegible]

جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ امن سے ہے آپ نے گھر صفت ابوسفیان کی طرف کی ہے
کے صحابہ کے مکانات تھے حضرت ابوبکر کا گھر تھا، حضرت یہ کا گھر تھا، حضرت حکیم بن حزام کا گھر
بن صحابہ کے مکان میں گھر تھے بعض گھر بیچ دیے گئے حضرت عثمان نے صفوان بن امیہ سے
حضرت معاویہ نے حضرت عمر سے مکہ میں دو گھر خریدے ایک سو گز اور تین سو دو گز
یہ مشہور واقعات ہیں جس کا انکار نہیں کیا گیا، پس ان پر اجماع ہو گیا لہٰذا جو عرب کی طرح مکہ کی
نووی، علامہ عینی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت سورہ [illegible] کرم ہیں
برابر ہے "اس آیت کی بنا پر کوئی شخص یہ کہے کہ مکہ کی زمین سب کے لیے ہے اور اس کی
سے اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے بیت اللہ یا مسجد حرام مراد ہے تاکہ مکہ میں رہنے والے
بعض محدثین کہتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے مکہ کے مکانوں کو

میں آگ بھڑ رہا ہے

علامہ عینی نے مکہ کے مکانوں کو بیچنے کی حرمت میں جو اثر بیان کیا ہے حضرت سعد بن
اور اجماع ایک قوی دلیل ہے۔

باب ۱۴۲ اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

باب ۱۴۲ مہاجر کا مکہ میں قیام

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن مسلمہ
قعنب قال حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن
یحیی بن سعید وقد سمعہ منہ غیر
واحد یقولون ہل سمعت
العلاء بمکۃ ثلثا بعد
الصدر یقول سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ثلاثا بمکۃ بعد
کا یزید سلیمان

۳۱۹۳۔ عبدالرحمان بن حمید کہتے ہیں
سے سنا ہے کہ میں نے علاء بن حضرمی
سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے آپ نے فرمایا
[illegible]

۳۱۹۴۔ وَحَدَّثَنَا یحیی بن یحیی قال
قرأت علی مالک عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حمید
[illegible]

[illegible]

۔۔۔ سمعت ۔۔۔ ن یزید رضی اللہ عنہ سمعت ۔۔۔
۔۔۔ سمعتہ فی ۔۔۔ ن یزید رضی اللہ عنہ سمعت ۔۔۔
۔۔۔ ن یزید رضی اللہ عنہ سمعت ۔۔۔
۔۔۔ وفی بعد ۔۔۔ ن یزید رضی اللہ عنہ ۔۔۔
۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۔۔۔ سے کوئی حدیث سنی ہے ۔۔۔
۔۔۔ سنا کہ حضرت علاء کی حدیث ۔۔۔
۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر ۔۔۔ مکہ میں
۔۔۔ کرنے کے بعد تین دن تک ۔۔۔ مقیم رہ سکتا ہے

يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا.

۳۰۸۵ وَحَدَّثَنَا ۔۔۔ حدثنا ۔۔۔ ن خشرم ۔۔۔
۔۔۔ ن حجر ۔۔۔ حدثنا ۔۔۔ ن جعفر ۔۔۔ ن علاء ۔۔۔
ابْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ۔۔۔
۔۔۔ ن ۔۔۔ ن ۔۔۔ ن ۔۔۔
سمعت ۔۔۔ ن ۔۔۔ ن ۔۔۔
۔۔۔ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ.

حضرت علاء اس حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔
تین رات تک مکہ میں ۔۔۔ سکتا ہے

۳۰۸۶ وَحَدَّثَنَا ۔۔۔ حدثنا ۔۔۔ ن ۔۔۔
۔۔۔ ن ۔۔۔ ن

وعلی ذالک حرام ہوگیا قیامت تک کے لیے تین دن تک مکہ میں رہنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔

۴۲۲ بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

مکہ مکرمہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان

۳۱۹۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو جاؤ! فتح مکہ کے دن آپ نے یہ بھی فرمایا آسمان اور زمین کی تخلیق کے دن ہی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا، یہ حرمت کی وجہ سے قیامت تک حرمت والا رہے گا مجھ سے پہلے کسی کے لیے یہ حلال نہیں کیا گیا کہ وہ اس میں جنگ کرے اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت میں حلال کیا گیا اور اب اس خداداد حرمت کی بنا پر یہ شہر قیامت تک کے لیے حرام ہے، اس کے کانٹے کاٹے جائیں نہ اس کے شکار کو ہانکا جائے اور کوئی شخص گری پڑی چیز اٹھائے مگر وہ جو اس کا اعلان کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! (گھاس) کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ یہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے اور اس سے گھر بنانے میں بھی کام لیا جاتا ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر مستثنیٰ ہے۔

۳۱۹۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا ذکر نہیں ہے اور قتال (جنگ) کی جگہ قتل کا لفظ ہے اور "یلتقط لقطتہ الا من عرفھا" مذکور ہے۔

۳۲۰۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي

سعید بن ابی سعید کہتے ہیں کہ جس وقت عمرو بن سعید (مدینہ منورہ کا اموی حاکم) مکہ مکرمہ میں فوج روانہ

شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ
سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ
ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ
أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ
مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ
فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً
فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ
اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا
الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو
قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ
إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا
بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

کر رہا تھا (حضرت ابن الزبیر پر حملہ کے لیے) تو اس وقت حضرت
ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر
دیں تو میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان کروں جو
کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی جس کو میرے
کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے اور وہ منظر
بھی میرے سامنے ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث
بیان فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم
انسانوں نے حرم نہیں بنایا لہٰذا جو شخص اللہ اور
پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ حرم میں
بہانے خون بہائے یا درخت کاٹے اگر کوئی شخص حرم میں
صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کی بنا پر یہاں قتال
تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ حق دیا تھا اور تم کو اجازت نہیں دی
کو صرف دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی تھی۔
حرم مکہ کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے
تو وہ غائب کو یہ حدیث پہنچائے
حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ پھر عمرو نے آپ سے
کیا جواب دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا اس نے کہا اے
ابو شریح میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں حرم
معصیت کرنے والے کو پناہ نہیں دیتا نہ قتل یا چوری کر
کے بھاگنے والے کو۔

۳۲۰۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ
قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ مُوسَى مِنْ
آلِ حَاطِبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ عطا
فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے
کھڑے ہو کر [illegible]
نے مکہ سے اصحاب فیل کو روک دیا تھا، مگر اپنے رسول
اور مسلمانوں کو مکہ پر مسلط کر دیا، مجھ سے پہلے کسی کے
لیے مکہ مکرمہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی صرف ایک

ساعت کے لیے مکہ حلال ہوا ہے، اور اب میرے بعد
کسی کے لیے حلال نہیں ہے، لہٰذا یہاں کے
جائے، یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں
پڑی چیز کسی کے لیے حلال ہے
کوئی چیز اٹھا کر مالک کو دے سکتا ہے اور جس شخص کا
کوئی آدمی قتل کیا جائے اس کو دو چیزوں میں سے ایک
کا اختیار ہے یا اس کی دیت (خون بہا) لے لے یا اس کو
قصاص میں قتل کر دے، حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول
اللہ اذخر (گھاس) کو مستثنیٰ کر دیجیے کیونکہ
اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذخر مستثنیٰ ہے
کے ایک شخص ابوشاہ سے کھڑے ہو کر
سے خطبہ لکھوا دیجیے۔ نبی صلی
ابوشاہ کو لکھ دو! ولید بیان کرتے ہیں میں نے اوزاعی
سے دریافت کیا کہ ابوشاہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ
میرے لیے یہ لکھوا دیجیے! انھوں نے کہا وہ خطبہ جو انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

دن اس مقتول کے بدلہ بنو خزاعہ نے بنو لیث کا ایک
آدمی قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی
اونٹنی پر کھڑے ہو
اللہ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روک
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
ہے کسی کے لیے حلال نہیں
میرے بعد کسی کے لیے حلال ہے اور میرے لیے بھی صرف
اس وقت جب ساعت بھر کے لیے دن
یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں گے نہ یہاں کی گری پڑی چیز
اٹھائی جائے گی، ہاں اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور

رَنْحَطَّ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا
يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ
قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَفْدِيَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ قَالَ
وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ
أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا
لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

جس کا کوئی آدمی قتل کیا جائے اسے دو باتوں میں سے
کا اختیار ہے یا تو اس کو دیت دی جائے گی یا وہ قاتل سے
قصاص لے گا پھر جس کا کوئی شخص یمن کا ابو شاہ
سے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے یہ خطبہ لکھ دیجئے
فرمایا ابو شاہ کو لکھ دو پھر قریش کے ایک شخص نے کہا
ایک قسم کی گھاس مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ ہم اس کو
گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذخر مستثنیٰ ہے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت منسوخ ہو گئی یا قیامت تک باقی ہے؟

اس باب کی حدیث نمبر ۱۹۸۰ میں ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے
دن فرمایا اب ہجرت نہیں ہے۔ اور ابو سعید خدری اور ابن عباس کی حدیث سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے صحیحین
سنن ابو داؤد اور نسائی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تنقطع الہجرۃ
حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا جب تک توبہ منقطع نہ ہو اس
وقت تک ہجرت منقطع نہیں ہوگی اور جب تک توبہ کا دروازہ مغرب سے طلوع نہ ہو یہ منقطع نہیں ہوگی یہ اس وجہ سے ان دونوں
حدیثوں میں تعارض ہے۔ علامہ نووی نے اس سوال کے جواب میں کہ علامہ نووی نے اس مسئلہ کے جواب میں دو قولے
ہیں کہ ابتداء اسلام میں ہجرت فرض تھی اور فتح مکہ کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی مستحب ہو گئی ہیں جو ہجرت منقطع ہو گئی
وہ فرض ہے اور جو ہجرت باقی ہے وہ مستحب ہے۔ علاوہ ازیں حضرت معاویہ کی حدیث کی سند میں کچھ ضعف ہے
علامہ ابن اثیر نے فرمایا ہے کہ ہجرت کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی ہے یہ
شخص اپنے اہل اور وطن کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جاتا اور اسے اپنے مال میں سے جو واپس نہیں لیتا تھا
مکہ فتح ہونے کے بعد یہ ہجرت منقطع ہو گئی۔ دوسری ہجرت وہ ہے جو مسلمان کرتے تھے وہ مسلمانوں کے ساتھ مل
کر رہتے تھے اور ان صحابہ کی طرح ہجرت نہیں کرتے تھے جنہوں نے اپنا مال اور اہل و عیال کو چھوڑ کر ہجرت کی تھی وہ
وہ ہجرت ہے جو توبہ منقطع ہونے تک منقطع نہیں ہوگی علامہ سبکی لکھتے ہیں کہ دوسری حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جو
ہجرت انقطاع توبہ تک باقی رہے گی یہ ہجرت برے اعمال کو چھوڑنا اور ان سے ہجرت ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
عبدالرحمن بن عوف، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے مسند احمد میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں ایک ہجرت برائیوں کو چھوڑنا اور ان سے ہجرت ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ مسلمان
کی طرف ہجرت کی جائے اور ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہ ہو اور جب تک توبہ کا دروازہ
طلوع نہیں ہوتا توبہ قبول ہوتی رہے گی اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس شخص کے دل میں جو کچھ ہوگا اس کا

[illegible] ایک اعرابی نے آکر کہا یا رسول اللہ آپ کی طرف ہجرت کس جگہ کرنی ہے؟ یا کسی خاص اور معین جگہ ہجرت ہے، جس جگہ بھی آپ ہوں وہاں ہجرت کرنی ہے؟ کیا کسی خاص قوم کے لیے ہجرت ہے یا جب آپ کا وصال ہو جائے گا تو ہجرت نہیں رہے گی؟ حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے جو آپ نے فرمایا نفس کہاں سے ہجرت کے بارے میں سوال کر رہا تھا، اس نے کہا میں یہاں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تک تم نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو تم مہاجر ہو خواہ تم اپنے گھر میں فوت ہو جاؤ [illegible] کیونکہ تم ظاہری اور باطنی برائیوں سے ہجرت کر رہے ہو گے تو تم مہاجر ہو خواہ تم ارض یمامہ میں فوت ہو جاؤ۔[1]

[illegible] کے لیے ہجرت کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ ہجرت منقطع ہو گئی، وہ ہجرت جس کے ذریعہ صحابہ نے اپنے وطن مکہ کے لیے اپنی زمینوں کو چھوڑ کر کی وہ ہجرت منقطع نہیں ہو گی، یہ ہمیشہ کے لیے اللہ کی طرف ہجرت ہے۔

علامہ نووی کہتے ہیں کہ دار حرب سے دار اسلام کی طرف ہجرت قیامت تک باقی ہے اور [illegible] ان دلائل میں یہ حدیث بھی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی فضیلت نہیں رہی کیونکہ مکہ دار اسلام بن گیا تھا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت کی وہ فضیلت نہیں رہی جو فتح مکہ سے پہلے تھی جیسا کہ [illegible] نے فتح مکہ کے بعد مکہ میں [illegible] جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے [illegible] کیا وہ حکم اب ان کے لیے نہیں ہے۔

ہجرت کی اقسام ہجرت کی تین قسمیں ہیں [illegible] دار اسلام کی طرف ہجرت۔ [illegible] فتح مکہ سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت اور [illegible] فتح مکہ کے بعد مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت [illegible] انگلینڈ یا امریکہ کی طرف ہجرت [illegible] دار اسلام کی طرف ہجرت جیسے ملیشیا، پاکستان کی طرف ہجرت۔ اہل طریقت کہتے ہیں کہ [illegible] اللہ کی طرف کیا ہجرت ہے [illegible] علامہ [illegible] کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جس [illegible] سے [illegible] کی منع کردہ چیزوں سے توبہ کرنے والے کو مہاجر فرمایا ہے۔ ہجرت کی یہ تین قسمیں [illegible] کے اعتبار سے ہیں اور بعد کی دو اقسام طریقت اور [illegible] کے اعتبار سے ہیں۔

---

[1] [illegible] متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۱ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۳۷، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ دار الکفر ہیں یا دار الحرب: ہم نے ذکر کیا ہے کہ دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اب یہ کی تفہیم محتاج نہیں ہے۔

علامہ سرخسی نے دار الحرب کی حسب ذیل تعریف کی ہے۔

[illegible] حاصل یہ ہے کہ ہر وہ علاقہ جس کے تمام باشندوں کا ملک تبدیل ہو گیا ہو [illegible] وہ دار الحرب ہے اور جس میں مسلمانوں کا کوئی ملک نہ ہو اور نہ ہی وہاں مسلمان کو [illegible] کی وجہ سے امن حاصل ہو اور نہ ہی وہاں کسی ذمی کو امن ہو اور تیسری شرط کا غلبہ ہو۔

[illegible] اور مذکورہ بالا شرائط سے کہ وہاں مسلمان [illegible] کی وجہ سے امن حاصل ہو اور کفر کا تسلط ہو اور اس ملک میں وہ کوئی مسلمان [illegible] مسلمان کے ساتھ وہاں [illegible] حرب کی کیفیت ہوتی ہے، اسی بنا پر ملک [illegible] جرمنی وغیرہ دار الحرب نہیں ہیں، ان ممالک سے ہجرت کرنا [illegible] مسلمانوں کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی آزادی [illegible] ہے اور لہٰذا کسی حال میں بھی [illegible]

مکہ ابتداء آفرینش سے حرم ہے یا بعثت ابراہیمی کے بعد: [illegible] نے حرم نہیں بنایا اور اس کے بعد حضرت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا [illegible] دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حرم ہونے کا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ابراہیم کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس بات [illegible] ماننے کے دل ہی اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم بنایا تھا، اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا تھا علامہ نووی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ [illegible] کی حدیث میں ہے کہ [illegible] ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے بعد اس کی حرمت ظاہر کی گئی اور بعض علماء نے اس بات کی حدیث میں تاویل کی ہے کہ [illegible]

۱۔ علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی متوفی ۴۸۳ھ المبسوط ج ۱۰ ص ۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت طبع ثانی ۱۴۰۶ھ

۲۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

کرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ شخص محفوظ ہے مکہ کی تعریف تندہ آفرینش سے تھی لیکن خدا کا حکم حضرت [illegible] کی بعثت کے وقت کیا گیا

حرم میں حدود جاری کرنے میں مذاہب

اس باب کی حدیث نمبر ۳۲۰۰ میں [illegible] اور آخرت پر نہیں رکھتا ہو اس کے لئے مکہ میں [illegible] جائز نہیں ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ جو شخص حرم میں [illegible] کرے اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ اس سے قتل [illegible] چوری میں [illegible] جس پر حد واجب ہوتی ہے اس میں اجماع ہے حضرت [illegible] اور [illegible] نے حرم مدنی [illegible] حرم کہتے ہیں اس پر حد قائم کی جائے گی کہ جو حرم میں ہو حرم کے [illegible] لی، جب تک وہ حرم سے باہر نہیں آئے گا اس پر حد نہیں قائم کی جائے گی کیونکہ [illegible] کی [illegible] جو حرم میں داخل ہو وہ مامون ہو گیا [illegible] حسن اور عطاء کا مذہب ہے [illegible] شخص نے حرم کرکے حرم میں پناہ لے لی اس کو حرم سے باہر نکال کر حد قائم کی جائے گی۔ اور [illegible] کو جو شخص حرم میں جرم کرے حرم میں [illegible] حاصل کرے اس کے متعلق امام ابوحنیفہ [illegible] حد نہیں کی جائے گی [illegible] امام مالک اور امام شافعی کا مسلک ہے کہ [illegible] حرم میں [illegible] قتل کیا جائے گا جو شخص حرم کے [illegible] حرم کرے حرم کے [illegible] حد نافذ کی جائے گی [illegible] مالک اور امام شافعی کی سخت مذمت کی ہے کہ [illegible] کے مخالف کی مذمت کی ہے [illegible] اور امام شافعی کے مذہب پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] وہ [illegible] کعبہ کے پردوں میں [illegible] اس نے مسلمان کو قتل کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خونریزی [illegible] اور [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مستثنیٰ کیا تھا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا [illegible] کعبہ [illegible] ہو [illegible] جواب یہ ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو قتال کر رہے تھے اور بعض علماء نے یہ [illegible] اس ساعت میں قتل کیا گیا تھا جس ساعت میں اس کے لئے حرم میں قتال کرنا مباح کر دیا گیا تھا

مکہ بذریعہ جنگ فتح ہونے پر دلائل

اس باب کی حدیث نمبر ۳۱۹۸ میں [illegible] مکہ میں جنگ کرنا جائز نہیں تھا اور [illegible] ایک ساعت میں جنگ جائز ہوئی تھی [illegible] اس حدیث میں احناف کی دلیل ہے جس کا یہ نظریہ ہے کہ [illegible]

---

[1] علامہ کبی ان صاحب نووی متوفی ۶۷۷ھ صحیح مسلم ج [illegible] علامہ نووی [illegible] صحیح مسلم [illegible]

[2] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۲ ص ۴۲، [illegible] ۴۳، مطبوعہ [illegible]

سے اس کے برخلاف نوع کا یہ نظریہ ہے کہ مکہ صلح سے فتح ہوا ہے۔ یہ حدیث سوا فع پر محمول ہے علامہ نووی لکھتے ہیں امام ابوحنیفہ اور جمہور اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مکہ جنگ سے فتح ہوا ہے اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ مکہ صلح سے فتح ہوا ہے اور اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑائی پیش آتی تو آپ کے لیے قتال جائز تھا لیکن آپ کو جنگ اور قتال کی ضرورت پیش نہیں آئی۔[1]

علامہ عینی، علامہ نووی کی اس تاویل کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑنے سے استدلال کرے تو حدیث اس کے لیے حجت ہوگی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صرف دن کی ایک ساعت حلال کی تھی اور اس میں بھی آپ کو اجازت دی تھی کہ آپ اس حدیث سے اس حدیث کو منسوخ کر دیں۔[2]

احادیث لکھنے پر دلیل علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں قرآن مجید کے علاوہ دینی امور کو لکھنے کی دلیل ہے اور یہ جمہور علماء اور فقہاء اسلام کے نزدیک جائز ہے۔ اس حدیث میں جو قرآن کو لکھنے سے ممانعت آئی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نہی منسوخ ہے۔ یہ حکم صدر اسلام میں تھا جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور یہ اندیشہ تھا کہ کہیں قرآن سے مخلوط نہ ہو جائے۔ جب قرآن مجید محفوظ ہو گیا یہ اندیشہ نہیں رہا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ نہی عام ہے خاص احادیث کو یاد کرنے کے لیے اور لکھنے کے لیے یہ ممانعت نہیں ہے۔[3]

اس حدیث کے بعد ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ عمرو بن قریش ہے کہ جب لوگ غلط کام کرتے ہیں تو ان کو ٹوکنے والے دو کو اسلام کا صحیح حکم سنانے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم سے کسی نے بیان کیا ہے کہ ملت کے دشمنوں کا قابو نہیں نہ مکہ کے حاتوں کو شکار کرنا جائز ہے۔ بچھو اور کاٹنے والے کتے کے بعد میں نے سنا گیا ہے۔ ان کو حرم اور غیر حرم میں مارنا جائز ہے۔ اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ احکام شرعیہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ ان کو ان سے آپ کی تشریع کے حرم و حلال کرنے کا اختیار اور اجازت ہے کہ آپ سے خطاب عام سے کرنے سے ان کو مستثنیٰ کر دیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ

مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار لانے کی ممانعت

۳۲۰۳ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۳۹، مطبوعہ نور محمد صحیح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ بدر الدین محمود بن احمد حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۴۲ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[3] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۳۹، مطبوعہ نور محمد صحیح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

وَمَا بَيْنَ غُشَيْرٍ وَأَنَّ مَعْقِلَ بْنَ أَبِي
مَعْقِلٍ الْأَسَدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَإِنْ سَمِعْتُمْ مَنْ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ بَيْتَهُ
يَعْنِي مَكَّةَ فَلَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ
بِيَوْمٍ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ
السِّلَاحَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے لیے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔

ف: جمہور فقہاء اسلام کا عمل اس حدیث کے مطابق ہے

بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

باب ۲۴ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا

۳۲۰۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
الثَّقَفِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي
رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ

یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا کیا آپ کو ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث [illegible] فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے [illegible] آپ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص [illegible] کہا کہ ابن خطل کعبہ کے [illegible] ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو! امام مالک نے کہا ہاں!

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قتیبہ کی روایت میں ہے) آپ فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے درآں حالیکہ آپ کے سر پر سیاہ [illegible]

۳۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ
[illegible] عَنْ سُفْيَانَ، وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں
باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔

۳۲۰۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ
[illegible] لوگوں کے سامنے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر
تشریف فرما ہیں اور عمامہ کے دونوں [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان [illegible]
رہے ہیں۔

۳۲۰۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ
قَالَ الْحَسَنُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ
أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ
عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا
بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى
الْمِنْبَرِ

[illegible] عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ
[illegible] لوگوں کے سامنے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر
تشریف فرما ہیں اور عمامہ کے دونوں [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان [illegible]
رہے ہیں۔

مکہ میں داخل ہوتے وقت آپ کے سر پر خود تھا یا سیاہ عمامہ؟

بعض روایات میں ہے کہ آپ
[illegible] سیاہ عمامہ [illegible] آپ کے سر پر خود تھا [illegible]
باندھ لیا تھا۔

مکہ میں بغیر احرام کے دخول میں مذاہب

[illegible] حدیث نمبر ۳۲۰۵ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
داخل ہوئے، علماء فرماتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک [illegible]
[illegible] اور [illegible] مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہو سکتے ہیں
[illegible] حرم سے باہر [illegible] حدود حرم سے باہر [illegible]
[illegible] حج یا عمرہ کے لئے [illegible] احرام کے [illegible]

ابن خطل کو قتل کرنے کی تحقیق

آپ کے لیے مکہ میں قتال جائز تھا۔

۱۲ بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا

مدینہ منورہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ میں برکت کی دعا کرنا، مدینہ کی حرمت اور شکار کی ممانعت کا بیان

۳۲۰۹ - وَحَدَّثَنَا [illegible] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ.

عبد عزیز نے ہمیں حدیث بیان کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں مدینہ کے صاع اور مد میں (برکت کے لیے) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو چند دعا [illegible]

۳۲۱۰ - حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

وہب کی روایت میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جتنی دعائیں کی تھیں میں اس کی دو چند دعائیں کرتا ہوں اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے جتنی دعائیں حضرت ابراہیم

[illegible] صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۳۱ بمطبوعہ [illegible] کراچی

سے کی تھی اتنی دعائیں کرتا ہوں۔

۳۲۱۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ [illegible] إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ حَرَّتَيْهَا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے [illegible] مدینہ کے دونوں پتھریلے حرم قرار دیتا ہوں

۳۲۱۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ [illegible]

وَعَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ
زُهَيْرٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ عَنْ خَرَمِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ
الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا
وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا [illegible] میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں [illegible] کہ اس کی حدود کے درمیان کسی [illegible] کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔

۳۲۱۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ وَحَدَّثَنَا اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ
حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي الْعَقِيقِ انْزِلْ بِنَا [illegible]
[illegible] عِضَاهَهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
وَقَالَ اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ [illegible]
إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا
يَثْبُتُ [illegible]
إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ [illegible]
يَوْمَ

عامر بن سعد اپنے والد یعنی سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حرموں کے درمیان [illegible] یہاں کے خار دار درختوں کو کاٹا جائے گا نہ شکار کو قتل کیا جائے گا اور فرمایا کاش اہل مدینہ اس بات کو جان لیں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے مدینہ کی سکونت کو ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایسے شخص کو مدینہ کا ساکن کر دے گا جو اس سے بہتر ہوگا، اور جو شخص بھی مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر [illegible] یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۲۱۵ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ [illegible] بْنُ
جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ [illegible] بْنُ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْهُمْ
وَزَادَ فِي حَدِيثِ [illegible] لَا يُرِيدُ أَحَدٌ
الْمَدِينَةَ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ
ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ

ایک اور سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت ہے لیکن اس میں اتنی زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے [illegible] نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۳۲۱۶ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ
حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا
قَدِمَ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا لَهُ قَدْ قَطَعَ
وَذَهَبَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ أَخَذَ
مِنْهُ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ
وَعَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غِلْمَانِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ
اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ أَرُدَّ عَلَيْهِمْ

عامر بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عقیق میں اپنے مکان پر گئے وہاں دیکھا کہ ایک غلام درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے کانٹے توڑ رہا تھا، حضرت سعد نے اس کا سامان چھین لیا جب حضرت سعد واپس آئے تو اس کے مالکوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی، تاکہ آپ نے اس غلام سے جو سامان لیا ہے وہ انھیں یا اس غلام کو واپس کر دیں، حضرت سعد نے فرمایا! میں اس سے وہ چیزیں واپس نہیں کروں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اور ان کو سامان دینے سے انکار کر دیا۔

۳۲۱۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ رَاكِبٌ
صَفْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي
أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدِمُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ
وَهٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
حَرَّمَ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ وَإِنِّي دَعَوْتُ
بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا دو جو میری خدمت کرے۔ حضرت ابو طلحہ مجھے اپنی سواری پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی نزول فرماتے میں آپ کی خدمت کرتا۔ اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرہے تھے حتیٰ کہ جب اُحد پہاڑ آپ پر ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! اہل مدینہ کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

بَارِكْ لَهُمْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

۳۲۱۸۔ وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۲۱۹۔ وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هٰذِهِ شَدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ [illegible] صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ ابْنُ أَنَسٍ آوَى مُحْدِثًا

عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم [illegible] فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، پس جس شخص نے مدینہ میں [illegible] کیا یا بدعت کا [illegible] جو شخص [illegible] کے دن اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل ابن انس نے کہا یا کسی مجرم کو پناہ دی۔

۳۲۲۰۔ حَدَّثَنِي [illegible] مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ [illegible] قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ [illegible] فرمایا [illegible] حرام ہے [illegible] نہ کاٹی جائے، جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

۳۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے پیمانے میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

فِي مُكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ۔

۳۲۲۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ تَحَدَّثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مکین مدینہ [illegible] ان کی دو [illegible] فرمایا۔

ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا درآں حالیکہ [illegible] سے [illegible] کرکے فرمایا تیمی [illegible] کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور صحیفہ کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی [illegible] کا بیان ہے اور کچھ زخموں کی دیت کا ذکر ہے اور [illegible] میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مدینہ حرم ہے [illegible] جس نے [illegible] کیا یا کسی مجرم کو [illegible] اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول نہ کیا جائے گا اور مسلمانوں کا ذمہ [illegible] تمام مسلمانوں کا ہے ان میں سے کسی کو ادنیٰ درجے کا مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا یا جس غلام نے اپنے آقا کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو قیامت کے دن اس کا کوئی فرض [illegible] قبول نہ کیا جائے گا اور [illegible] وہاں ختم سے جہاں عام مسلمان کے پناہ دینے کا ذکر ہے

عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَنْعَنٌ فِي قَرِيبٍ سَيِّقِهِ .

۳۲۲۴ - وَحَدَّثَنِي سَوَّارُ بْنُ حَبْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ نَا سَيَّارُ بْنُ مُضَرَ حَ وَنَا وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ مَنْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنْ ذَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ ابْنِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۲۲۵ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ الْبَصْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ .

۳۲۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ وَعَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ .

۳۲۲۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَضْرٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي وَقَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي

اور اس کے بعد کا اس میں ذکر نہیں ہے اور روایتوں میں صحیفہ کے بیان میں لفظ کا ذکر نہیں ہے

ایک اور سند کے ساتھ ابوکریب کی روایت جب سابق سفیان سے اور اس میں یہ زیادتی ہے اور مسلمان کی ذمہ داری سے پھر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل، ان دونوں روایتوں میں اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب ہونے کا ذکر نہیں ہے اور زائدہ کی روایت میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ اعمش سے اس روایت میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے جو شخص اس میں کوئی جرم کرے گا یا کسی جرم کرنے والے کو پناہ دے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

ایک اور سند کے ساتھ اعمش سے یہ روایت موصول ہے اس میں قیامت کا ذکر نہیں ہے

مَنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ هٰذَا وَسَاقَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

یہ اضافہ ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے اور ایک عام مسلمان کے پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۳۲۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنیاں چرتے دیکھوں تو میں ان کو نہیں چھیڑوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو پتھریلی زمینوں کی درمیانی جگہ حرام ہے۔

۳۲۲۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں پتھریلی زمینوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر میں ان جگہوں میں ہرنیوں کو دیکھوں گا تو انہیں ہرگز نہیں چھیڑوں گا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلی زمینوں کی درمیانی جگہ کے درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا تھا۔

۳۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول کرنے کے بعد فرماتے، اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، ہمارے صاع میں اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا أَنْتَهُمْ رَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مدینہ کے لیے دعا کی تھی میں ان کی دعاؤں کے برابر اور اس سے ایک مثل (اور) مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں (اور مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکتیں نازل فرما) پھر آپ کم عمر سے لڑکے کو بلا کر اس کو وہ پھل دے دیتے۔

۳۲۳۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ شَهَابٍ بْنِ أَبِي مَالِجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] فرماتے: الٰہی ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مُدّ اور صاع میں برکت در برکت فرما پھر وہ پھل موجود بچوں میں سے چھوٹے بچے کو دے دیتے

۳۲۳۲ - وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّهُمْ صَابَّهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَإِنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ بَنِي أَبِي كَثِيرٍ أَتَوْنِي وَقَدْ صَنَعْتُ شَيْئًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلْ أَلْزِمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللهِ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا مِنْ عَيْنِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الَّتِي يُثَبِّطُونَ

مہری کے غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ جب [illegible] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں [illegible] کہ ہمارے بنی [illegible] ہیں [illegible] ہم نے [illegible] کرنا چاہا [illegible] وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] گئے جب مقام عسفان میں پہنچے [illegible] وسلم نے وہاں چند رات قیام فرمایا [illegible] ہمارے پاس کچھ نہیں [illegible] نگہداشت کے لیے کوئی نہیں ہے ہمیں ان کی طرف سے اطمینان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس بات کی اطلاع ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible]

حَدِيثِكُمْ هَذَا وَالَّذِي نَفْسُ فُلَانٍ وَالَّذِي خَلَقَنِي
بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
لَا أَدَعَ نَاقَةً لِي إِلَّا أَنَخْتُهَا بِبَابِ الْمَسْجِدِ
ثُمَّ أَرْتَحِلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً
حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ
فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ
حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ
فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ
وَلَا يُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ
لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا
اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَ
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ
سِكَّةٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا
حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا مَا
ارْتَحَلْتُمْ فَأَتَيْنَا فِي الْمَدِينَةِ فَوَاللَّهِ
نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يَحْلِفُ بِهِ سِتَّةٌ مِنْ جِهَادِ
مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ
حَتَّى غَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ
شَيْءٌ

۳۲۳۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ
أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ
يَعْنِي بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ
مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا
آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے اگر مجھ کو میں اونٹنی پر بٹھا کر
حکم دوں اور جب تک مدینہ نہ پہنچوں اس کی کسی
پھر فرمایا: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ
مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار
اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے یہاں
خونریزی کی جائے نہ لڑنے کے لیے ہتھیار
جائیں، چارہ کے علاوہ یہاں کے درختوں سے کسی
غرض کے لیے پتے نہ توڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے
مدینہ میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے
برکت
صاع میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے مُد میں برکت
قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں اور تمہاری
یہاں تک کہ تم مدینہ پہنچ جاؤ۔ پس
لوگوں نے کوچ کیا، ابھی ہم نے
قسم ہے ہم نے مدینہ منورہ پہنچ کر
ہم سے
چھاپہ مارا تھا، ہم پر حملہ کر دیا، اس سے
پہلے ان میں کسی قسم کی بے چینی نہیں پائی جاتی تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:
ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں
گویا ایک برکت کے مقابلہ میں دو برکتیں عطا فرما۔

قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۲۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا شَيْبَانُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ابو سعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ جنگ حرہ کے زمانے میں وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مدینہ سے چلے جانے کے بارے میں مشورہ کیا اور مدینہ کی مہنگائی اور اپنے بال بچوں کی [illegible] اور کہا کہ اب میں مدینہ منورہ کی مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ [illegible] تم علیہ وسلم سے [illegible] میں قیامت کے [illegible] گواہ ہوں گا، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

۳۲۳۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا [illegible] عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ [illegible] أَبِي سَعِيدٍ [illegible] أَنَّهُ جَاءَ [illegible] يُرِيدُ الْحَرَّةَ [illegible] فَأَتَاهُ فَشَكَى إِلَيْهِ [illegible] وَأَنَّهُ جَاءَ يَبِيعُ [illegible] لِلْمَدِينَةِ وَلَا وَابِيهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَابِهَا فَيَمُوتُ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کی [illegible] قرار دیا ہے، جس طرح کہ حضرت [illegible] وسلم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ [illegible] خدری رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں [illegible] میں پرندہ دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے چھڑا کر اسے آزاد کر دیتے۔

۳۲۳۶۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ [illegible] بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ [illegible] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدُنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرَ فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ۔

۳۲۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ... بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ ... يُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ... سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ... أَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ ...

صہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا یہ حرم ہے ...

۳۲۳۸۔ وَحَدَّثَنَا ... قَالَ نَا عَبْدَةُ ... عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلَالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ ... أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال بیمار ہو گئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری بیماری دیکھی تو آپ نے دعا کی جس طرح تو نے ہمارے نزدیک مکہ محبوب کیا ہے یا اس سے بھی زیادہ محبوب کر دے یا اس سے کچھ کم کر دے، اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت کر دے اور اس کے بخار کی جحفہ کی طرف منتقل کر دے

۳۲۳۹۔ وَحَدَّثَنَا ... أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ...

ایک اور سند سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

مدینہ منورہ کے حرم ہونے میں مذہب

حدیث نمبر ۳۲۳۳ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا، علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام مالک اور امام شافعی مدینہ کے درختوں کے کاٹنے کو اور مدینہ کے جانوروں کے شکار کو حرام قرار دیتے ہیں ... اس کو مباح قرار دیا ہے ... اس حدیث میں امام شافعی، امام مالک ان کے موافقین کے قول پر دلیل ہے۔ (حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ کریں)۔

تعلقہ تاب

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں: امام احمد، امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک مدینہ حرم ہے اس کے درختوں کو کاٹنا اور اس کے جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ مدینہ حرم نہیں ہے پس مدینہ کے جانوروں کا شکار کرنے سے اور مدینہ کے درختوں کو کاٹنے سے منع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ کے جانوروں کے شکار سے منع کیا ہے اور درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے وہ بطور تحریم کے نہیں فرمایا بلکہ اس لیے منع فرمایا ہے تاکہ مدینہ کی زینت باقی رہے کیونکہ امن ہونے سے مدینہ کی زینت ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کے اسلام سے تک شب تھے۔ مدینہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو اس سے مزاح فرماتے تھے ان کے پاس ایک [illegible] دان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابوعمیر کو مغموم دیکھا آپ نے دریافت کیا کہ ابوعمیر کیوں [illegible] کو بتایا گیا کہ اس کا پرندہ مر گیا ہے [illegible] سنن نسائی اور دوسری کتب حدیث میں ہے۔ واضح ہے اس حدیث سے [illegible] کے بارے میں کہا گیا تھا، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کہ حل سے مگر کوئی حدیث حرم میں لائی جائے تو حرم کے جانور کا ہے اور اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔ مسند احمد میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں کتب وحشی جانور تھا جو گدھے تھے [illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دکھائی نہیں دیتا تھا، اور امام طحاوی نے ان حدیثوں سے دلیل پکڑی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شکار کرتے ہیں کہ وہ شکار کرتے تھے اور [illegible] ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] سے کہ قیامت تک شکار کا جائز کرتے رہتے آپ نے فرمایا [illegible] امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مدینہ میں شکار کرنا حرام کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدینہ میں شکار کرنے کی [illegible] کو بتائی ہے

احناف کہتے ہیں کہ حل میں درختوں کا کاٹنا اور شکار کرنا [illegible] اور مدینہ میں شکار اور درختوں کا کاٹنا [illegible] کرنے سے منع کیا ہے وہ تحریم کی بناء پر نہیں کہ مدینہ کی زینت کو باقی رکھنے کے لیے ہے کہ [illegible] اور شکار کرنے کا ثبوت دوسری صحیح احادیث میں ہے۔ اس لیے مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ کی طرح حرم نہیں ہے، اس وجہ سے کہ مدینہ میں داخل ہونے کے لیے احرام [illegible]

۱۔ حاشیہ صفحہ سابقہ: علامہ یحییٰ بن شرف [illegible] متوفی ۶۷۶ھ [illegible] ص ۴۳، مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

۲۔ علامہ [illegible] حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری [illegible] ص ۲۲۹، مطبوعہ [illegible]

اہل مدینہ کی شفاعت حدیث نمبر ۲۲۴۲ میں ہے کہ جو شخص مدینہ کی محبوک پر صبر اور محنت و مشقت برداشت کرے گا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہاں "یا" شک کے لیے نہیں بلکہ تنویع کے لیے ہے یعنی بعض کے حق میں گواہی دوں گا اور بعض کے حق میں شفاعت کروں گا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی خصوصی شفاعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے درجات زیادہ بلند ہوں گے یا وہ جنت میں سب سے پہلے جائیں گے۔

احد پہاڑ کی محبت کی تحقیق حدیث نمبر ۲۲۴۳ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ میں ایسا علم اور ادراک پیدا کر دیا جس سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا ہے اور آپ سے محبت کرتا ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ محبت حقیقی ہے اور اس کے خوف سے گر جاتے ہیں اور جب کہ سوکھی لکڑی کے ٹکڑے میں روح ڈال دی جاتی ہے تو وہ زندہ ہو جاتی ہے۔ علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہاڑ میں بھی عقل اور تمیز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ صفت پیدا کر دی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہاڑ میں بھی محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ صفت پیدا کر دی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہاڑ میں بھی محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ صفت پیدا کر دی ہے۔

اہل مدینہ کو ایذاء دینے والوں پر لعنت حدیث نمبر ۲۲۴۵ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے وعید ہے جو اہل مدینہ کو ایذاء دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو آگ میں پگھلا دے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل مدینہ کو ایذاء دینے والے جہنم میں سب سے پہلے جائیں گے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل مدینہ کو ایذاء دینے والے جہنم میں سب سے پہلے جائیں گے۔

پندرہ ماہ بعد مسلم کی متعدد [illegible] بن عقبہ کے بارے میں تفصیل لکھ دیا ہے [illegible] کی تردید بیان کر دی ہے۔

امراض متعدیہ کی شرعی حیثیت

[illegible] منع فرمانے کی علت [illegible] میں جانے سے آپ نے بعد میں منع فرما دیا [illegible] نبوی سے سمجھ آتی ہے جیسے [illegible]

[illegible] ہیں کوئی [illegible] ہیں ان [illegible] ایک سبب امراض متعدیہ ہیں، [illegible] پہلے اونٹ ہیں [illegible] اور یہ سبب [illegible] ہیں۔

کفار کے لیے دعا

[illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] مشرکین کے لیے [illegible] ہے۔ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

؎ ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے — اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اس پر تفصیلی گفتگو "مکہ افضل ہے یا مدینہ" کے تحت عنقریب آرہی ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَفَضْلِ الصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا

مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کا بیان

۳۲۴۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

[illegible] مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کا بیان

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی [illegible] صبر کرے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا [illegible] اس کے حق میں گواہی دوں گا

۳۲۴۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبٍ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ يُخَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ [illegible] فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي [illegible] عَبْدَ اللهِ [illegible] إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

یخنس مولی زبیر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے [illegible] سے سنا [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] آپ کی آواز [illegible] آکر سلام کیا اور کہا اے ابو عبدالرحمان میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں، کیونکہ اس وقت حالات بہت خراب ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے [illegible] رہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی سختیوں [illegible] پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی [illegible] کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يُحَدِّثُ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ۔

کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۲۴۳۔ وَحَدَّثَنِي ... وَحَدَّثَنِي ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ ... أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَوْ شَهِيْدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۲۴۴۔ وَحَدَّثَنَا ... سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ مُوْسَى بْنِ أَبِي عِيْسٰى سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

سابق روایت سے

۳۲۴۵۔ وَحَدَّثَنَا ... نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ ... أَحَدٌ ... شَهِيْدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ کے مصائب پر صبر کرے گا ..... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

حرمین طیبین میں اقامت گزیں ہونے کا حکم

[illegible]

باب صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا

۳۲۴۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

۳۲۴۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ [illegible] عَنْ [illegible] بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ [illegible] قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ.

باب ۳۲۴۸ - تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمَّى طَابَةً وَطَيْبَةً

۳۲۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا [illegible] عَنْ [illegible] رَادَوَيْهِ عَنْ [illegible]

ان عوان اور دجال سے مدینہ منورہ کے محفوظ رہنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے [illegible] ہیں طاعون اور دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

[illegible] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مشرق کی طرف سے [illegible] مدینہ [illegible] ہے [illegible] احد [illegible] پھر [illegible] شام کی طرف [illegible] وہیں [illegible] ہلاک ہوگا۔

خبیث چیزوں کو مدینہ کا نکال دینا اور مدینہ کا طیبہ ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا

عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ایای ان یاتی الرجل اھلہ
او یاتی الرجل فی قبرہ فیضربہ او یاتی
الی المسجد والمدینۃ حرام ما ھذہ
لعنتون والذی نفسی بیدہ لا یخرج
منھا احد رغبۃ عنھا الا خلف اللہ
فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر
تخرج الخبث لا تقوم الساعۃ حتی
تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر
خبث الحدید۔

آئے گا کہ لوگ اپنے عم زاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۴۹۔ وحدثنا قتیبۃ بن سعید عن
قزعۃ بن سوید قال فرق عندنا من
سیف فقال سمعت ابا الخطاب سمعہ
یقول سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایبرث یقربن احدکم یقول
تترب یدی لعمری لیتربن ما لابی
لکیر خبث الحدید۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۵۰۔ وحدثنا محمد بن قدامۃ بن
اعین قال سفیان ح وحدثنی من سمع
ابا غسان قال سفیان ھو محمد بن مطرف
سعید بن ابی حازم کما یفی الکیر
خبث الحدید۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۵۱۔ وحدثنا یحیی بن یحیی قال
قرات علی مالک عن ابی الزناد عن
الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
انا اول من یفتح باب الجنۃ فاذا
امراۃ تقوم الی جنب الباب فقلت
لھا من انت فقالت انا امراۃ اقعد
علی ایتام لی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِي بَيْعَتِي فَاَبَى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَ يَنْصَعُ طَيِّبُهَا

اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا، وہ پھر آیا اور کہنے لگا میری بیعت واپس کر دو، آپ نے پھر انکار کیا، وہ پھر آیا اور کہنے لگا، میری بیعت واپس کر دو [illegible] فرما دیا، وہ اعرابی چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے مدینہ میں آنے والے کی برائی دور کرتا ہے اور پاک چیز [illegible] ہے۔

۳۲۵۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ الْخَيْرِيُّ قَالَ قَالَ لَيْثٌ حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا طَابَةُ تَنْفِي الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ طیبہ [illegible] سے اور میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے [illegible] چاندی کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالُوْا اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

کیا مدینہ میں بدعقیدہ لوگوں کا رہنا اس کے بھٹی ہونے کے منافی ہے؟

حدیث نمبر ۳۲۴۹ میں ہے کہ مدینہ میں کچھ لوگ [illegible]

باہر پھینک دیتا ہے، قاضی عیاض، علامہ نووی، علامہ عینی اور دیگر شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص ہے جبکہ آپ کے عہد میں مدینہ منورہ میں جو منافق تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مدینہ سے باہر نکال دیا اور آپ کے بعد مدینہ منورہ کا یہ وصف منسوخ ہے کیونکہ آپ کے بعد بہت سارے اخیار مدینہ منورہ سے چلے گئے پہلے حضرت معاذ، حضرت ابو عبیدہ، حضرت ابن مسعود اور سعد بن عامر وغیرہ کے دور ان کے بعد حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور دوسرے صحابہ اور اخیار تابعین مدینہ سے چلے گئے۔ ہمیں اس جواب پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ قیامت میں [illegible]

مکہ افضل ہے یا مدینہ؟

افضل ہے کیا؟

۱۔ علامہ ابو العباس قسطلانی مالکی متوفی ۹۲۳ھ ۲۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ ۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ ۴۔ علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ

جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی سب سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور جو مگر اللہ اور اس کے رسول کو سب سے زیادہ محبوب ہوگی وہی جگہ سب سے زیادہ افضل ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ مدینہ منورہ تمام روئے زمین مکہ مکرمہ سے افضل ہے اور مدینہ منورہ بھی افضل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے اے اللہ ہمارے مدینہ کے ساتھ وہ محبت فرما جو تو نے مکہ کے لیے فرمائی ہے بلکہ اس سے بھی دوگنا کر دے اور اس میں برکتیں نازل فرما جن برکتوں سے تو نے مکہ اور اس کے صاع اور مد میں برکتیں نازل فرمائی ہیں اور دعا کرتا ہوں اے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں ابراہیم علیہ السلام نے تیرے مکہ کی دعا کی تھی اور میں تیرے مدینہ کی دعا کرتا ہوں جو کچھ ابراہیم علیہ السلام نے تیرے مکہ کے لیے دعا کی تھی اس سے دوگنا میں تیرے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اور حدیث صحیح میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے مدینہ کو ہمارے لیے محبوب بنا دے جیسا کہ تو نے ہمارے لیے مکہ کو محبوب بنایا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور اس کی وبا کو جحفہ کی طرف منتقل فرما دے اور حدیث صحیح میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کو مکہ سے زیادہ محبوب بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں برکتیں نازل فرما

عبداللہ کو اشارہ کیا گیا اور وہ چلے گئے۔

کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا اور مدینہ قرآن سے فتح ہوگا۔ ابوجہل نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا ہے کہ مدینہ اسلام کا گنبد اور ایمان کا گھر ہے۔ حرم کی حدود میں اور حرم کا گرد سے ۱۲ میل مدینہ گنبد اور حدود مدینہ کے مکان اور ماحول سب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت شامل ہے۔

مدینہ کو یثرب کہنے کی ممانعت

حدیث نمبر ۳۴۹ میں سند وہی ہے جو اوپر گزری ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کو یثرب کہنے سے استغفار کرے۔ فرمایا ہے "مدینہ کو یثرب کہنا اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس میں ملامت کرنا ہے۔ شیخ علامہ سید احمد کاظمی قدس سرہ العزیز نے فرمایا مدینہ کو یثرب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص مدینہ بیمار ہوتا اور لوگ اس کو ملامت کرتے تو وہاں کہوں گیا جو بیمار ہوگیا! یہ سن کر صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت کے سبب جوش آگیا اور رقت طاری ہوگئی پہلے وہاں صحت مند ہوتے تھے تو بیمار ہوجانے سے بیمار ہوتے ہیں اور صحت مند ہوجانے سے پہلے لوگ جو نئے بیمار ہوتے تھے ان کو ملامت کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ کوئی حج سے پہلے مرجائے یا بیمار ہوجائے تو لوگ نہ جانے پر ملامت کرتے ہیں۔

مدینہ کا نام یثرب قرآن سے ماخوذ ہے جس کے معنی ملامت ہیں۔ اس لیے مدینہ کا نام یثرب رکھنا بھی گناہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ یہ لفظ منافقوں کے دل کی اندھیریوں کی وجہ سے ہے اور مدینہ مسلمانوں کی اچھی صفت سے ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ سات دفعہ آیا ہے اور مدینہ کا نام صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ اور طابہ فرمایا ہے کہ یہ ہر گناہ اور آفت سے پاک ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ سُكْنَى الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللَّهُ

باب مدینہ کو ایذاء پہنچانے کی ممانعت

۳۲۵۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ يَعْنِي الْمَدِينَةَ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دیتا ہے۔

۱۔ علامہ عینی نے فرمایا ہے کہ یثرب نام ہے مدینہ کے ایک حصہ کا۔ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۲۹۶۔ ۳۹۶ طبع مصر۔ کاتب

كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

۳۲۵۵ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ
ابْنُ هُبَيْرَةَ بْنُ وَسَّابٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَ وَ
حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحِمَا
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمُرَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ
عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْفَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ وَبَهُ اللهُ
كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حَاتِمٍ
فِي حَدِيثِ ابْنِ يَحْيَى قَالَ قَوْلُهُ بِسُوءٍ قَطُّ

۳۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى ابْنِ أَبِي عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْفَرَّاظَ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۲۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا
حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ
وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ الْفَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ
بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

۳۲۵۸ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْكَعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُ فِي
بَعْضِ

سند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی اسی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ
برائی کرنے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح
گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو
اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے

ایک اور سند کے ساتھ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ
سے ایسی ہی روایت ہے۔

۳۲۵۹ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] سَمِعْتُ [illegible] يَقُولُ [illegible] اللَّهُمَّ [illegible] الْمَدِينَةِ [illegible] وَمِثْلَهَا مَعَهَا [illegible] الْمَاءِ.

حضرت ابوہریرہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ کے لیے برکت دے [illegible] جو کچھ اہل مدینہ کے لیے برکت دے [illegible] نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

ف: اس حدیث کی شرح کتاب الحج حدیث نمبر ۳۲۵۲ کے تحت گزر چکی ہے۔

بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ

فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب

۳۲۶۰ - وَحَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ [illegible] لَشَامٌ فَيَخْرُجُ [illegible] بِأَهْلِيهِمْ يَبْتَسُونَ وَ [illegible]

[illegible] مدینہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بل و عیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش وہ جانتے۔ کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔

۳۲۶۱ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

کے لیے بہتر ہے۔ پھر عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل و عیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی اور کاش وہ یہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔

يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّونَ وَيَحْمَدُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّونَ وَيَحْمَدُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ مدینہ خیر ہونے کے باوجود لوگ اسے چھوڑ دیں گے

۳۲۳۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے خیر اور بہتر ہونے کے باوجود لوگ مدینہ کو درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابو صالح ان عبداللہ

دس سال پرورش پائی ہے۔

يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ

خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور درندے اور پرندے اس میں رہیں گے، کچھ عرصہ کے بعد قبیلہ مزینہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ يَعْنِي الْبَسَابَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا

اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے اور مدینہ کو جانور دیکھیں گے جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ علماء یہ ہے کہ مدینہ منورہ چھوڑنے کا یہ واقعہ قرب قیامت میں ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو چرواہوں سے جنوں سے جو قیامت آنے پر منہ کے بل گر پڑیں گے، وحشی درندے مراد ہیں جو آخر زمانہ میں مدینہ کو چھوڑ کر جنگل میں گزر بسر کریں گے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے کہ جب مسلمان دین اور دنیا کے اعتبار سے بہتر حالت میں ہوں گے اور مدینہ کی آبادی موجودہ حالت کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوگی اور دولت کی فراوانی ہوگی تب مدینہ کو چھوڑ کر جنگل میں جا بسیں گے۔

بَابُ ۴۳۲ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعٍ مِنْبَرِهٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کی فضیلت

۳۲۶۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ (ح) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۳۲۶۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۳۲۶۲ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

قبر انور کی فضیلت کے متعلق روایات

حدیث نمبر ۳۲۶۲ میں ہے ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ کی تشریح میں علماء کے مختلف اقوال ہیں کہ حقیقت پر محمول ہے یا مجاز پر۔ اس حدیث کی شرح میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص میرے گھر اور منبر کے درمیان نماز پڑھے گا وہ جنت کے باغ میں نماز پڑھنے والا ہوگا۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے کہ میرا گھر اور منبر قیامت کے دن جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص میرے گھر اور منبر کے درمیان نماز پڑھے گا وہ جنت کے باغ میں نماز پڑھنے والا ہوگا۔ دوسرا یہ کہ میرا گھر اور منبر قیامت کے دن جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص میرے گھر اور منبر کے درمیان نماز پڑھے گا وہ جنت کے باغ میں نماز پڑھنے والا ہوگا۔ دوسرا یہ کہ میرا گھر اور منبر قیامت کے دن جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۳ ص ۷۰ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

۲۔ حافظ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۹ ص ۱۲۹ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر

۳۔ حافظ نور الدین ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۵۳ مطبوعہ مکتبۃ القدسی قاہرہ

علامہ علی متقی ہندی فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض [illegible] سے سنا ہے کہ [illegible]

[illegible] ہے۔

الجنۃ [1]

ہر سلام علی متقی ہندی لکھتے ہیں ہم نے بعض [illegible]

[illegible] ہے۔

ریاض الجنۃ [2]

امام بیہقی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں:

[illegible]

کیا قبر انور حقیقۃً جنت کا باغ ہے؟

[illegible]

علامہ [illegible]

---

[1] علامہ [illegible] متوفی ۹۷۵ھ [illegible] ص ۳۰۳ مؤسسۃ الرسالہ [illegible]

[2] " " کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۹۱ " "

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبر انور کعبہ اور عرش سے افضل ہے

[illegible] سے بھی افضل ہے۔

قاضی عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

[illegible]

افضل ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] اگر ایسا ہے۔

[illegible]

[illegible]

شیخ ابن تیمیہ کے فاسد عقائد

[illegible]

نفاق کی علامت ہے

[illegible]

درمیانی بحث کے بعد ہم پھر اصل بحث کی طرف لوٹتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

کعبہ اور عرش پر قبہ انور کی فضیلت کے بارے میں فقہاء اسلام کی تصریحات

خفاجی لکھتے ہیں:

تمام مسلمان اس بات پر اجماع کر چکے ہیں

فروکش ہوں

گئی ہے یا جنت اس جگہ منتقل کر دی جائے گی ۔

علامہ رام فرماتے ہیں[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مستقل ہے[2]

اور عرش سے بھی افضل ہے[3]

وہ جگہ تمام روئے زمین سے افضل ہے[4]

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

[4] ...

[illegible] کہ یہ جگہ عرش سے بھی افضل ہے[1]

[illegible] واقع کذب اور غلط بیانی ہے۔

[illegible] ل جائے تو دنیا و ما فیہا سے افضل ہے[2]

قبر النبی افضل عرش ہونے پر دلائل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مواجہہ اقدس میں سلام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نہ اُلٹا منہ کرے نہ پیٹھ

فتقول السلام علیک یا نبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[۱]

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اور وہ مانگے تو قبلہ کی بجائے قبر کی طرف منہ کرے۔[۵]

علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[۱]

[۱] ۔

[۲] ۔

[۳] ۔

[۴] ۔

[۵] ۔

علامہ شوکانی نے اس حدیث کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ یہ حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث اور آثار جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسل کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شفاعت طلب کرتا ہے تو گویا آپ کو اس کے حق میں شفیع بنا رہا ہے

بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ

احد پہاڑ کی فضیلت

۳۲۶۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِامْرَأَةٍ مِنْهُمْ أَمْشِي فَانْظُرِي كَمْ كَانَ ضَمَانُ حَائِطِكِ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي إِذْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ حَائِطُ بَنِي النَّجَّارِ وَفِيهِ نَخْلٌ لَا تَبْغِي أَنْ تَدْخُلَهُ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ فَلَمَّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا طَابِرٌ يَحِنُّ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے جب ہم وہاں آئے اور وادی قریٰ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس عورت کے باغ کا اندازہ بتاؤ تم میں سے جو شخص جائے وہ جب تک میں یہاں ٹھہرا ہوں واپس آ جائے ہم چل پڑے یہاں تک کہ قریب پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

۳۲۶۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

۳۲۶۹۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے

۱۔ علامہ احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ، ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۹۲ طبع جدید مکتبہ علمیہ بیروت۔

يُحِبُّ وَنُحِبُّهُ۔

باب: ۴۲۵، حدیث نمبر ۳۲۷۰ کی تشریح آچکی ہے وہاں ملاحظہ کرلی جائے۔

بَابُ ۴۳۴ فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۳۲۷۰ - وَحَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے ماسوا باقی مسجدوں کی نسبت ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے

۳۲۷۱ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنْبَأَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے ماسوا باقی مسجدوں کی نسبت ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے

۳۲۷۲ - وَحَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عَبْسُ بْنُ الْمُفَضَّلِ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمان اور ابوعبداللہ اغر دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے ماسوا باقی مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں اور آپ کی مسجد آخر المساجد ہے۔ ابوسلمہ اور ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے سنا ہے

صلوٰۃ فیہما سواہ من المساجد الا المسجد
الحرام وصلوٰۃ فی المسجد الحرام افضل من صلوٰۃ
اخری بمائۃ صلوٰۃ وان مسجدہ الخیر
الحدیث وحدثنا ابو کریب حدثنا ابو معاویۃ
ح وحدثنا ابن نمیر واللفظ لہ حدثنا عبید اللہ
ح وحدثنا ابن ابی شیبۃ حدثنا ابو خالد الاحمر
کلہم عن عبید اللہ بہذا الاسناد مثل حدیث
ابن ادریس غیر ان حدیث ابی خالد وابی
معاویۃ لیس فیہ ذکر الصلوٰۃ فی مسجد
المدینۃ وحدیث ابی معاویۃ اتم واکثر ذلک
ولا ادری ما ہو منہ الا ان ابا خالد قال
فی حدیثہ عن عبید اللہ عن نافع عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی ذلک حتی یبلغ بہ ابا سعید
او ذکر ابا سعید ۳۲۷۳ - وحدثنا محمد بن مثنی و ابن
ابی عمر جمیعا عن سفیان قال ابن مثنی
حدثنا سفیان قال سمعت الزہری یحدث عن
ابن المسیب قال لقد حدثنی ابو سلمۃ بن
عبد الرحمن بحدیث حدثنیہ ابو ہریرۃ رضی اللہ
عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ
مساجد مسجد الحرام ومسجد ابن مرزوق
وقال فی حدیث ابن مثنی مسجدی ہذا ومسجد
بیت المقدس او المسجد الاقصی شک فی
ذلک ابو سلمۃ

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کر کے
سنا دیتے۔ ہم اسی مسئلہ میں بات کر رہے تھے کہ ہمارے
پاس عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ آ کر بیٹھ گئے۔ ہم نے اس حدیث
کی سند کے بارے میں ان سے وہ سوال کیا جو ہمیں حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہنچا تھا۔ انہوں نے گواہی دینا سوں کر
اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر [illegible]
مسجد آخر المساجد ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے
دریافت کیا: کیا تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
یہ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز
پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا
نہیں لیکن مجھ سے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے
بیان کیا تھا۔ تو اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
سے ساتھ یقینی طور پر نہیں معلوم کر سکے تھے۔ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ اللہ کی قسم یہ حدیث
یاد آئی پھر ہم کو افسوس ہوا کہ [illegible]
رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تحقیق کیوں نہ کر لی

اللهِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کی نسبت یک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۳۲۷۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۲۷۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں پڑھی ہوئی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۳۲۷۶۔ وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ وَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

حضرت عبید اللہ سے بھی ایک سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے

۳۲۷۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے۔

۳۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث بیان کی گئی ہے

۳۲۷۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهَا فَدَتْ أَنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِيَ اللَّهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَهَيَّأَتْ ثُمَّ انْطَلَقَتْ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ عَلَيْهَا فَحَدَّثَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کچھ بیمار ہو گئی وہ کہنے لگی اگر اللہ نے مجھے صحت دی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گی پھر کچھ دن کے بعد وہ ٹھیک ہو گئی اور اس نے وہاں جانے کی تیاری شروع کر دی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ اس کے بعد اپنا حال بیان کیا، انہوں نے فرمایا بیٹھ جاؤ جو کھانا پکایا ہے اس کو کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد کعبہ کے علاوہ باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

مسجد نبوی میں نمازوں کا اجر زیادہ ہے یا مسجد حرام میں؟

علامہ سمہودی کہتے ہیں کہ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ باقی مساجد کی بہ نسبت مسجد نبوی میں نماز پڑھنا لاکھوں نمازوں سے افضل ہے، اس باب کی حدیث نمبر ۳۲۷۰ میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ اس حدیث میں مسجد حرام کے مستثنیٰ ہونے کا بیان کرتے ہوئے علامہ سمہودی فرماتے ہیں: شعیب کی روایت کے مطابق امام مالک سے مروی ہے یہاں کہا ہے کہ باقی مساجد سے مسجد نبوی کی یک نماز درجہ افضل ہے اور مسجد حرام سے بھی افضل ہے مگر ایک نماز کا فضل ہے۔ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ مسجد نبوی کی نماز مسجد حرام کی نماز کے علاوہ باقی مساجد سے سو گنا افضل ہے لہٰذا مسجد نبوی کی نماز باقی مساجد سے ایک ہزار درجہ افضل ہوئی مسجد حرام سے نو سو درجہ زیادہ ہوئی۔[1]

ان کتب میں علامہ سمہودی نے مسند احمد، مسند بزار اور صحیح ابن خزیمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں نماز پڑھنا مسجد کعبہ کے علاوہ باقی مساجد

---

[1] علامہ نور الدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ، ج ۱، ص ۴۰۳، دار الکتب العلمیہ بیروت

کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا اس سے یعنی مسجد مدینہ سے ہزار نماز سے افضل ہے، اور ابن حزم نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے سو درجہ زیادہ افضل ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اور علامہ ابن عبد الہادی کا یہی رجحان ہے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنا، مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے سو درجہ افضل ہے اور باقی مساجد سے ایک لاکھ گنا افضل ہے[1]

علامہ سمہودی نے مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں کی ایک دوسرے پر فضیلت کے بارے میں بحث کی ہے اور دونوں جانب کے دلائل ذکر کیے ہیں اور کسی ایک کو دوسری پر ترجیح دینا مشکل ہے اس سلسلہ میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ علامہ عبدری نے اپنی سند کے حوالے سے سعد حمید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام وصلوۃ فی المسجد الحرام افضل من مائۃ صلوۃ فیہ[2]

"میری مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا میری مسجد کی بہ نسبت ایک سو نمازوں سے افضل ہے"[3] اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ[4] اے اللہ تو نے مکہ میں جتنی برکتیں رکھی ہیں مدینہ میں اس کی دوگنی برکتیں نازل فرما اور دعا کی تمام کیفوں کو سامنے رکھتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کے علاوہ کسی فضیلت کا ارادہ نہیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت میں عموم و شمول ہی مناسب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ سے اتنا زیادہ محبوب ہونے کی دعا فرمائی ہے اس کا بھی یہی تقاضا ہے علامہ سمہودی، علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی اور دیگر اہل علم کا یہی نظریہ ہے اس کے برعکس بعض علماء کا یہ کہنا ہے:

اگر یہ کہا جائے کہ اس دعا کا مقتضی یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں نماز کا ثواب بھی مکہ مکرمہ میں نماز کے ثواب سے دوگنا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ برکت کا تعلق دین اور دنیا کی برکت پر مشتمل ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمام صاع اور مد میں برکت دے، اس کو دنیا کی برکت سے تعبیر کرنے کا یہ معنی ہے کہ دنیا کی برکت مراد ہے[5] اس سے نماز خاص کر لی گئی ہے۔

بعض علماء کا یہ کلام اپنے مذکورہ بالا سے باطل ہے اس وجہ سے کہ بعض نفع کا تقاضہ ہے [illegible] کا

---

[1] علامہ نور الدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۹ ۸۰ م، مطبوعہ [illegible] لترات العربی بیروت ۱۹۷۰ء

[2] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۵۰، مطبوعہ [illegible] منیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، ج ۱ ص ۲۵۳، مطبوعہ محمد علی مطابع کراچی، ۱۳۸۱ھ

[4] علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ شرح المواہب لدنیہ ج ۹ ص ۳۲۰ مطبوعہ [illegible] طبع اول ۱۳۲۵ھ

[5] مولانا غلام رسول رضوی، تفہیم البخاری ج ۳ ص ۸۰ [illegible] لاہور

معنی دوگنا ہے، علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں ضعف الشیٔ مثلہ[1] کسی شئی کا ضعف اس کی دو مثلیں مراد ہیں اور ضعفین کا معنی ہے دو ضعف اس لیے لغت اور قواعد عرب سے ضعفین کا معنی چار گنا ہوا اس لیے ان کا اس کے ترجمہ میں دوگنا لکھنا غلط ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ انہوں نے برکت کے لفظ کو مجمل تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ مجمل اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے متعدد معانی ہوں جو ایک دوسرے سے متضاد ہوں جن کی وجہ سے بڑا اشتباہ پیدا ہو جائے جو تفسیر سے تفسیر معلوم کیے بغیر نفس عبارت سے دور نہ ہو[2] اور یہاں پر برکت کے متعدد معانی نہیں ہیں بلکہ ایک ہی برکت اور جس لفظ کے متعدد افراد ہوں وہ مجمل نہیں عام مخصات علامہ جیون لکھتے ہیں [illegible] متعدد افراد متفق [illegible] لفظ عام ہے لیکن افراد کا اختلاف کی طور پر شامل ہونے کی وجہ سے ایک ہو اسی لیے برکت کے لفظ کو عام کے بجائے مجمل قرار دینا غلط ہے اور عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ [illegible] شیخ ابن برہان شرقی نے اس حدیث میں برکت کے لفظ کے عام کا انکار کیا جس کو علامہ کرمانی علامہ [illegible] وغیرہم نے نقل کیا اور یہ تعصب یا علوم علامہ علیہ کی [illegible] سے استفادہ کرتے ہیں اور ان کی خدمت سے [illegible] کا غفلی ترجمہ [illegible] لیکن غالباً اس سے یہاں چوک ہو گئی انہوں نے یہاں [illegible] کو

علامہ عینی نے [illegible] کر اس تردد کا رد کیا ہے لکھتے ہیں:

وقول من حکم بالحجۃ فی حدیث ابن [illegible] بھذا لان لکثیر البرکۃ فلا یستلزم التعمیم فی الامور الاخرویۃ [illegible] البرکۃ اعم من ان تکون فی امر الدین او الدنیا لانھا بمعنی النماء والزیادۃ فاما فی الامور الدینیۃ فلما یتعلق بھا من حق اللہ من الزکوٰت والکفارات ولاسیما فی وقوع البرکۃ فی الصاع والمد۔[3]

اس باب کی حدیث میں فضیلت مدینہ سے [illegible] دلیل ہے کیونکہ برکت میں [illegible] سے [illegible] اخروی امور میں بھی [illegible] نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ یہاں [illegible] سے خواہ دین میں ہو یا دنیا میں ہو کیونکہ برکت [illegible] زیادتی ہے اور مدینہ کی دینی برکت [illegible] گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور دنیاوی برکت یہ ہے کہ صاع اور مد کی پیداوار والی چیزوں میں زیادتی ہوتی ہے۔

باقی رہا ان کا یہ کہنا کہ دوسرے مزاج سے یہاں برکت کون سی کر لیا جائے گا [illegible] برکت سے [illegible] ہوگی سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ مکہ میں جو برکتیں ہیں ان کو مدینہ میں [illegible] برکت پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ دینی برکت پر دلیل ہے کیونکہ مکہ کے صاع اور مد میں برکت اور زیادتی کا ثبوت

---

[1] علامہ جمال الدین ابن منظور مصری متوفی [illegible] ھ لسان العرب ج ۹ ص ۲۴ مطبوعہ نشر ادب الحوزہ قم ایران ۱۴۰۵ ھ

[2] علامہ محب اللہ بہاری متوفی [illegible] ھ نور الانوار ص [illegible] مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

[3] " " " نور الانوار ص ۶۷ " "

[4] علامہ [illegible] بن علی متوفی ۸۵۵ ھ، عمدۃ القاری ج [illegible] ص ۲۴۸-۲۴۰، مطبوعہ [illegible] ۱۴۲۱ ھ

[illegible] ہونا ہے مدینہ میں اس کا پیمانہ گنا زیادہ ہو جاتے [illegible] اور مسجد حرم کی نمازوں کی مدت اور برکت عطا فرما۔ (آمین)

مدینہ منورہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دعائیں منقول ہیں کیل کے صاع اور مد کے الفاظ ہیں اسے اہل مدینہ کے صاع اور مد میں برکت دے (صاع اور مد ناپنے کے پیمانے ہیں) دوسری دعا میں برکت کا لفظ عام ہے۔ علامہ باجی نے ان دونوں دعاؤں کی تشریح علمی برکت کے ساتھ کی ہے۔ قارئین کی علمی صیانت کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

علامہ باجی صاع اور مد میں برکت والی حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں [illegible] سے دنیا اور آخرت کی برکت مراد ہو [illegible] نبوی برکت ہے کہ جس طعام کی ان پیمانوں سے پیمائش کی جائے اس میں برکت ہو کہ وہ طعام اتنے لوگوں کو کافی ہو جائے جتنے لوگوں کو دوسرے پیمانوں سے طعام ناپنے سے کافی نہیں ہوتا۔ یا ان پیمانوں سے تجارت میں برکت اور غیر معمولی نفع حاصل ہو یا ان پیمانوں کا مقدار [illegible] ہے یعنی ان کے پھلوں اور غلوں کی پیداوار میں برکت ہو اور دینی برکت اس صورت میں ہوگی کہ [illegible] پھلوں سے [illegible] کی جائے گی اور ان کی وجہ سے [illegible] گناہ معاف ہو جائیں گے ان میں [illegible] اور یہ دینی برکت ہے۔[1]

قاضی ابوالولید باجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مدینہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت ابراہیم نے مکہ کے لیے دعا کی اور اس جیسی ایک اور مثل کی دعا کرتا ہوں۔ علامہ باجی فرماتے ہیں کہ [illegible] حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے کیونکہ مدینہ کے لیے آپ نے دگنی دعا کی [illegible] میں کہ اس کو وہ فضیلت حاصل ہو جس سے مکہ فائز ہے۔ علامہ باجی فرماتے ہیں کہ وجہ استدلال یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بالخصوص اہل مکہ کی [illegible] اللہ کہ [illegible] اہلہ من الثمرات [illegible] اہل مکہ کو بھی عطا فرما۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے اس کی دعا کی ہے اور اس کے ساتھ [illegible] اور مثل بھی مانگی ہے اور اس دوسری مثل سے ہو سکتا ہے [illegible] مدینہ کی فضیلت کے لیے دعا ہو اور مدینہ میں [illegible] یہاں تک [illegible] موجود ہی جس طرح مکہ میں ہوتی ہیں بت

ناشی ہو۔ ابن باجی کے اس اقتباس سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ [illegible] برکت کی دعا کی ہے اس سے مراد عام سب دینی برکت ہو یا دنیاوی برکت اور صحیح بخاری میں [illegible] اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة [illegible] اللہ! مکہ میں جتنی برکتیں نازل فرمائی [illegible]

[1] علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف باجی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، المنتقی ج ۳ ص ۸۰ مطبوعہ [illegible]

[2] " " " المنتقی ج ۳ ص ۱۸۸ " "

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۳، [illegible] مطبوعہ [illegible]

میں اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ... کا مطلب یہ ہے کہ مسجد حرام میں پڑھی ہوئی نمازوں کا ... مسجد نبوی میں پڑھی ہوئی نمازوں کے ... سے زیادہ ہوگا ... اس محدث کا یہی مختار ہے

کیا مسجد نبوی کے توسیع شدہ حصہ میں بھی ثواب زیادہ ہوتا ہے؟

مسجد نبوی میں ... ثواب ...

... فقط اس جگہ کے ساتھ خاص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں مسجد تھی یا اس توسیع کو بھی شامل ہے اس میں سے علامہ نووی فرماتے ہیں یہ اس جگہ کے ساتھ خاص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد تھی ... علامہ ... کسی جگہ کو شامل نہیں ... علامہ ... کی گرفت کی ہے ... مسجد نبوی میں جو حصہ ہے توسیع کی گئی ہے اس میں نماز پڑھنے سے بھی ... ثواب حاصل ہوگا ... معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی چیز کا نام ہو جاتا ہے اور اس کی طرف اشارہ بھی کیا جاتا ہے تو ... نسبت کا ... کے نزدیک نام کا اعتبار ہوتا ہے اس لئے جس جگہ کا نام مسجد نبوی ہے ... سے اجر و ثواب میں اضافہ ہوگا اور شوافع کے نزدیک نماز کے اعتبار ہوتا ہے اور ... علم نے اس بحث کی طرف اشارہ کرتے فرمایا ہے کہ ... اس سے ثابت ہوا کہ ہر جگہ مسجد نبوی کی نئی ... میں اجر و ثواب کے اضافہ کا اعتبار ہوتا ہے ... آپ نے اشارہ کا ذکر نہیں کیا صرف نام کا ... میں توسیع کی گئی ہے اس میں ... کہ ...

کیا مسجد نبوی میں ثواب کے اضافہ سے قضا نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے؟

... ہے کہ جس نماز کے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے اس سے فرض نماز مراد ہے جیسا کہ ... عام نمازیں مراد ہیں خواہ فرض ہوں یا نفل مطرف مالکی کا یہی نظریہ ہے علامہ نووی نے کہا ہے کہ ... ہے کہ عام نمازیں مراد ہیں خواہ فرض ہوں یا نفل ... مسجدوں **فضیلت سے نماز کے صرف اجر و ثواب میں اضافہ** ہوتا ہے ... اور وہ ثواب کا یہ اضافہ فوت شدہ اور قضا نمازوں کا بدل نہیں ہے کہ اگر کسی شخص پر نمازیں ہوں اور وہ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھے تو وہ ایک نماز دس نمازوں سے کافی نہیں ہوگی ... کسی کا قول نہیں ہے

ایک دفعہ ایک عالم نے میرے شیخ علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ سے پوچھا کہ حسب ... دس گنا بڑھ جاتا ہے تو کیا ایک نماز دس نمازوں سے کفایت کر جائے گی؟ شیخ نے فرمایا ... لو جس نماز کا مکلف کہنے وہ اسی نماز ہے جس کا ... دس گنا دس منٹوں کے برابر ہے اور ... سے دس منٹ کی نیکی سے دس نمازیں ... ہوں ... وعن سائر المسلمین خیرا الجزاء۔

... علامہ ... مسجد نبوی ... حدیث ... سنہ ۱۳۴۸ھ

آخر المساجد پر قادیانیوں کے ایک اشکال کا جواب

حدیث نمبر ۳۲۰۱ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے مرزائی حضرات اس حدیث سے اجرائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب مسجد نبوی کے بعد اور مساجد کا بننا مسجد نبوی کے آخر المساجد ہونے کے خلاف نہیں ہے تو آپ کے بعد دیگر انبیاء کا مبعوث آپ کے آخر الانبیاء ہونے کے منافی نہیں ہونا چاہیے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میری مسجد انبیاء کی مسجد میں آخری مسجد ہے کیونکہ بعد میں مسجد نہیں بنائی جائیں گی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے۔ [illegible]

حدیث نمبر ۳۲۰۹ کی سند پر محمد تقی عثمانی نے یہ کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس سے نہیں بلکہ عبداللہ بن عباس بتانے کی ہے۔ اگر کوئی شخص مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نذر مان لے تو اس پر نماز پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ اگر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کی نذر مانے تو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بھی نذر پوری ہو جاتی ہے[1]

باب ۴۳۵ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

تین مسجدوں کی فضیلت

۳۲۸۰ - وَحَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ قَبِيصَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَمْزَةُ حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا (ثواب کی نیت سے) سفر باندھا جائے۔ یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

۳۲۸۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ غَيْرِهِ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مَسْجِدٍ

ایک اور سند سے یہ روایت سلیمان سے بھی ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا کجاوے نہ باندھے جائیں (سامان سفر باندھا جائے)۔

۳۲۸۲ - وَحَدَّثَنِيهَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ قَالَ لِي قَتَادَةُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے لیے سفر کیا جائے۔ مسجد [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۴۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ۔

أَنَس حَدَّثَنَا سُلَيْمَان وَعَمْرٌو حَدَّثَنَا سُلَيْمَان هُوَ ابْن بِلَال وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيّ وَاللَّفْظ لَهُ عَنْ عَمْرو عَنْ بُكَيْر أَنَّ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدّ الرِّحَال إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجِد الْكَعْبَة وَمَسْجِدِي وَمَسْجِد إِيلِيَاء

مسجد اور مسجد ایلیاء (یعنی بیت المقدس)۔

گنبد خضراء کی زیارت کے لیے سفر کا حکم

اس باب کی احادیث میں سے کہ ان تین مسجدوں کے علاوہ [illegible] باندھا جائے [illegible] ہم نے ان احادیث سے [illegible] کہ قبر نبوی کی زیارت کے لیے سفر کرنا [illegible] جن میں یہ تصریح ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے لیے سفر کرے [illegible] مسجد اور اس سفر میں نمازوں کی قصر کرنا جائز نہیں ہے

شیخ ابن تیمیہ لکھتے ہیں، جب کسی شخص کا سفر کرنے سے یہ ارادہ ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کرے گا اور اس سفر میں آپ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت نہ ہو جو کہ اکثر [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] اس کا حکم یہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبر کے لیے مسجدوں کے لیے سامان سفر [illegible]

مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ یلہ

حافظ ابن حجر عسقلانی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ان تین مساجد کے علاوہ سفر کرنے [illegible] سے بہتر زندہ اور فوت شدہ صالحین کی زیارت کے لیے سفر کرنا، مشرک مقامات سے برکت حاصل [illegible] سفر کرنا، اور وہاں نماز پڑھنے کے ارادے سے سفر کرنا، شیخ ابو محمد جوینی اس مسجد کے پہلے [illegible] کے علاوہ تمام رحال سفر کرنا حرام ہے قاضی عیاض اور ایک جماعت کا یہی مختار ہے [illegible] سے مروی ہے کہ بصرہ غفاری نے حضرت ابوہریرہ کو طور سے کوہ طور پر جاتے اور کہا اگر جانے سے پہلے [illegible] جانے تو میں آپ کو نہ جانے دیتا، امام مالک اور دیگر ائمہ کا مذہب یہ ہے کہ [illegible] مدینہ کے مسند و جوابات دیے ہیں اور کہا کہ مکمل فضیلت ان مساجد کے لیے مخصوص ہے [illegible] غیر کے لیے، تاہم رحال ہر جگہ کے لیے جائز ہے لیکن ان کی [illegible] نہیں ہے اور اس کی تائید مسند [illegible] سے ہوتی ہے "ان مساجد کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں سے جانا چاہیے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ان تین [illegible] اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے سفر کرنے سے گریز کرنے میں نے [illegible] کرنا واجب نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس حدیث میں ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد کے لیے سفر رحال [illegible] سفر ہے منع ہیں کیا اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو امام احمد نے شہر بن حوشب کی سند سے [illegible]

[illegible] ابو العباس تقی الدین احمد بن عبد الحلیم حرانی [illegible] مجموع الفتاوی ج [illegible] مطبوعہ [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لمسجد الاقصیٰ و مسجدی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھنے کے [illegible] سے تین مسجدوں مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے علاوہ کسی [illegible] سفر اختیار نہیں کرنا چاہیے، [illegible] اس حدیث میں اگرچہ کچھ ضعف بھی ہے لیکن [illegible] حدیث حسن [illegible] ہے [illegible] کرنا نہیں مساجد کے علاوہ کسی مسجد میں عبادت کے لئے سفر [illegible] امام مالک [illegible] امام احمد [illegible] اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص [illegible] مسجد میں سے کسی مسجد میں جانے کی نذر مان لے تو اس کو [illegible] اور امام موصوف فرماتے ہیں کہ مطلق واجب ہیں سے، اس کے بعد فرماتے ہیں علامہ [illegible] [illegible] ہیں شام کے شہروں میں اس مسئلہ میں سخت مناظرے ہوئے ہیں [illegible] [illegible] جائز فرماتے تھے [illegible] علماء [illegible] ان کتابوں کی طرف سے [illegible] [illegible] ہیں کی تنبیہ سے [illegible] ہیں۔

یہ مسئلہ ان مسائل میں سے ہے [illegible]

شیخ ابن تیمیہ کی تکفیر

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعدد جوابات دیئے ہیں [illegible] کے مطابق ان کا جواب ہے کہ اس حدیث میں ان تین مساجد کے علاوہ [illegible] [illegible] ہیں منع کیا گیا ہے [illegible] علماء [illegible] کے تمام معتمد علماء کے [illegible] ہے کہ اس حدیث میں ان تین مساجد کے علاوہ دیگر مساجد کی [illegible] سفر کرنے کی ممانعت ہے [illegible] اور امام احمد بن حنبل سے [illegible] ہے، [illegible] کی [illegible] ہیں کی تائید ہے۔ دوسری [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی نے شیخ ابن تیمیہ کے اس نظریہ کو [illegible] مسائل [illegible] قرار دیا ہے اور علامہ [illegible] [illegible] ہیں شیخ [illegible] کہا ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

[illegible] ابن تیمیہ حنبلی نے اس مسئلہ میں [illegible]
کہ مکہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
سفر کرنا حرام ہے [illegible] کہ اس مسئلہ میں [illegible]
سے [illegible] علماء نے [illegible]
علماء میں سے [illegible] اور [illegible]

[illegible]

تحریم اجمع المسلمون فیہ ما لا یستحب یکون کفرا فوق تحریم یسیر لا یستحق علیہ فی ھذا الباب

سے اور دوسرا قول (یعنی بن تیمیہ کی تکفیر کا) ... کے زیادہ قریب ہے کیونکہ جس چیز کی ... ہو اس کا نسبہ کفر سے تو جس چیز کے ... تعلق ہو اس کو ترجمہ ... طریق اولیٰ ...

یاد رہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ باری کی کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شرح الشفاء سے پہلے لکھی گئی ... ہیں وہ مرقاۃ کے حوالے دیتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو ابن تیمیہ کے ... ان کی پہلی رائے تھی۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ابن تیمیہ کو ناکام کیا، اس کو رسوا کیا، اس کو ذلیل اور رسوا کیا اس کی ... امت کے بعض لوگوں سے ابن تیمیہ کے ... اس کا فساد لکھا اور اس کے قول کا رد بیان کیا اور ہر شخص پر واجب ... کو چاہیے کہ وہ شیخ ابوالحسن سبکی کی کتابوں کا مطالعہ کرے خواہ اس موضوع پر لکھی ہیں ان ... اتفاق ہے اور وہ مرتبہ اجتہاد کے بزرگ ہیں اسی طرح ان کے بیٹے علامہ تاج الدین سبکی ... مالکی اور حنفی علماء جو ان کے ... سے ابن تیمیہ کے خرابیوں کو بیان کیا ہے۔ ابن تیمیہ ... متاخرین صوفیہ پر طعن خانت کرنے پر کفر ... ان کا کلام ... اللہ عنہما پر بھی اعتراضات کیے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ ابن تیمیہ کا کلام ... بات ... اس کے بارے میں ... اعتماد نہ کیا جائے ... والا ... والا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ... ہمیں اس کے ... اللہ تعالیٰ ... کے شر سے محفوظ رکھے۔

نیز علامہ ابن حجر ہیتمی مکی لکھتے ہیں:

ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم اور ان جیسے لوگوں کے ... سے آپ کو بچانا، یہ لوگ ... سے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنایا، اللہ تعالیٰ نے ابن تیمیہ کو اور اس کے ... کے ... کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردے ڈال دیے اور اللہ کے ... ان سب لوگوں نے کس طرح حدود کو توڑا ... اور حقیقت سے ... لکھ دیا اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ... پر ہیں، نہیں بلکہ وہ انتہائی ... ہیں اور مذہب ... اور آخرت کی رسوائی ان کا انجام ہے۔[3]

قبر انور کی زیارت کے ثبوت میں روایات

... ثابت شدہ ... کے ... ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...

---

[1] ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ ... شرح الشفاء علی ہامش نسیم الریاض ج ۳ ص ۴ ... مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

[2] علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ ... مطبوعہ مطبع ... مصر سنہ ... ھ

[3] " " " الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۷۳ " " " "

کی تصریح کی عبارت فی الحقیقت اس حدیث اور علامہ فاسی کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ زیارت قبر نبوی کے لیے سفر جائز ہے اس سے ہم وہابیہ کی عبارت پیش کرتے ہیں جس میں قبر انور کی زیارت کے استحباب کا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی ذکر کیا ہے[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی اور سبکی اور صاحب جعفر کے نواسے سمہودی نے بھی کہا ہے[2] اور علامہ علی متقی ہندی نے بھی طبرانی اور دارقطنی کے حوالے سے یہاں تک کہا ہے کہ حاطب نے اس کو ذکر کیا ہے[3]

عن حاطب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ومن مات بأحد الحرمین بعث من الآمنین یوم القیامۃ[4]

حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میرے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھے گا۔

اس حدیث کو علامہ علی متقی ہندی نے بھی ذکر کیا ہے[5]

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری وجبت لہ شفاعتی[6]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

---

[1] بیہقی، احمد بن حسین متوفی ۴۵۸ھ، سنن، نظر ج ۵ ص ۲۴۶، منظور سنہ ملتان

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، تلخیص الحبیر ج ۲ ص ۲۶۷، منظور سنہ ملتان

[3] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۲ ص ۲۷۸، منظور سنہ ملتان

[4] علامہ علی بن حسام الدین متقی متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال ج ۵ ص ۱۱۹، منظور سنہ ملتان

[5] سمہودی، علی بن عبداللہ متوفی ۹۱۱ھ، وفاء الوفاء ج ۴ ص ۱۳۴۱، منظور سنہ ملتان

[6] علامہ علی متقی ہندی متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال ج ۵ ص ۱۱۹، منظور سنہ ملتان

حافظ ہیثمی نے اس کو بھی بزار کے حوالہ سے ذکر کیا ہے حافظ ہیثمی نے کہا ہے اس میں عبداللہ بن ابراہیم غفاری ضعیف راوی ہے۔[1]

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فزار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میرے انتقال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔[2]

اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

علامہ علی متقی ہندی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔[3]

بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

باب مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

۳۲۸۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ لِي أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَحَثَا بِكَفِّهِ حَصًى ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے آپس میں اختلاف کیا ایک شخص نے کہا کہ وہ میری مسجد ہے دوسرے نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے اس پر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ تمہاری مسجد ہے۔ ابوسعید نے کہا کہ میں نے آپ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کے والد سے سنا ہے کہ وہ مسجد قباء کے بارے میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کون سی مسجد تقویٰ پر مبنی ہے آپ نے ایک مٹھی کنکریاں لیں پھر فرمایا کہ وہ تمہاری مسجد ہے۔ میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کے والد سے سنا ہے

---

[1] ۔ [illegible]

[2] ۔ [illegible]

[3] ۔ حافظ سبکی وہابی نے اس حدیث کو [illegible] کتاب [illegible]

[4] ۔ علامہ علی متقی نے [illegible]

هٰكَذَا يَذْكُرُهُ۔

۳۲۸۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيْدٌ اَنْبَاَنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِي اِسْنَادِهٖ

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہی روایت مذکور ہے

اسس علی التقوی کا مصداق مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا؟ جس مسجد کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

اس حدیث میں اس کی تصریح ہے کہ وہ مسجد نبوی ہے اور اس سے مراد مسجد نبوی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ یہ آیت مسجد نبوی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس وجہ سے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت مسجد قبا کے بارے میں نہیں ہے۔ صحیح مسلم، جامع ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ میں مسجد مدینہ ہے۔ علامہ سمہودی نے اس کے دس نام ذکر کئے ہیں۔ وہ ان مسجدوں کی [illegible] رہے ہیں۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں [illegible] اور اس سے مسجد قبا میں ذات [illegible] اس میں کبھی نہ قیام کریں [illegible] اس مسجد کی تاسیس تقوی [illegible] میں ہمیشہ قیام کریں اور آپ کا ارشاد [illegible] اس سے یہ چلا کہ یہ آیت مسجد [illegible] بارے میں نازل ہوئی ہے[1]

بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ وَزِيَارَتِهٖ

مسجد قبا کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان

۳۲۸۵۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْخَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کے لئے کبھی پیدل جاتے اور کبھی سواری پر۔

[1] علامہ سمہودی کی [illegible] ج ۱ ص ۲۰ [illegible] دار احیاء التراث العربی۔ ۱۲

رُبَاعِيَةً وَرَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۳۲۸۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔

۳۲۸۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

۳۲۸۸ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ

۳۲۸۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

۳۲۹۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پیدل مسجد قباء تشریف لے جاتے کبھی سواری پر اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل اور سواری پر مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے۔

ایک اور حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مثل سابق مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر جاتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر جاتے تھے۔

سَبْتٍ وَسَلَّمَ يَرْقَى فِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۳۲۹۱ - وَحَدَّثَنِي رُمَيْثُ بْنُ حَزْمٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ۔

۳۲۹۲ - وَحَدَّثَنَاهُ [illegible] نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

۳۲۹۳ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ [illegible] قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ۔

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا میں تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہفتہ کے دن قبا جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن [illegible] سے جاتے تھے آپ پیدل بھی ہفتہ کے دن [illegible] اور سواری پر بھی ہفتہ کے دن آتے تھے [illegible] بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی عبداللہ بن دینار سے [illegible] ہے۔ لیکن اس میں [illegible] نہیں ہے۔

مسجد قبا اور اس کے فضائل

[illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سے [illegible] مدینہ سے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] مسجد کو مسجد تقویٰ کہتے ہیں [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے [illegible] یہ مسجد ہے یا مسجد نبوی [illegible] میں، اختلاف ہے۔ [illegible] مسجد قبا مدینہ میں [illegible] وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ [illegible] کہ میں [illegible] تو وہ دنتوں کا گھر بکھیرتے ہوئے سفر کرکے [illegible]

[illegible]

طرح وضو کیا، بعد ازاں مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے ارادے سے مسجد قبا گیا اور وہاں جا کر رکعات نماز پڑھیں اس کی
رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھتی رہیں اور بیت اللہ میں نماز کا ثواب ملے گا۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مسجدوں کے علاوہ کسی سے منع فرمایا جبکہ حالات
تھے اس کا جواب یہ ہے کہ ممانعت سے مقصود یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کو افضل نہ مانا جائے
دوسرا جواب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے زیادہ ثواب کی نیت سے سفر کرنے کی ممانعت ہے
ہے مطلقاً سفر یا آنے جانے کی ممانعت نہیں ہے۔

ہفتہ کے دن مسجد قبا جانے کی خصوصیت

حدیث نمبر ۳۲۹ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ
کے دن مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ [illegible]
نماز کی بھی ہے۔ ہفتہ کے دن کی خصوصیت کی حکمت بیان کرتے ہوئے علماء لکھتے ہیں [illegible]
میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا بنائی، جس کے بعد مسجد مدینہ بنائی اور [illegible]
تھے اور پیر اور منگل مدینہ کے بنانے کے کام کرتے رہے اور جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور مسجد [illegible]
وقت نماز نہیں ہوتی تھی اور وہ بالکل معطل ہو جاتی تھی۔ اس کی بنا پر اللہ تعالیٰ [illegible]
لائے تھے دوسری وجہ یہ ہے کہ ہفتہ کے دن [illegible] تھے اس لیے آپ نے اس دن [illegible]
ناغہ ہو جائے تیسری وجہ یہ ہے کہ [illegible] مسجد قبا جاتے اور آپ کی [illegible]
عام ہونے اور بعض لوگ کسی خاص دن کی فضیلت کا عقیدہ رکھتے تھے تو آپ کی زیارت سے محروم رہ جاتے اس لیے
آپ کرم فرما کر دو تین شنبہ سے جانے تاکہ جو لوگ آپ کی زیارت کے شائق تھے وہ بھی آپ کی زیارت سے [illegible]

اعمال صالحہ کی بعض اقسام میں تخصیص

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے [illegible]
نے کسی عبادت سے منع کر دیا ہے وہ اس وقت مستثنیٰ ہیں جب آپ نے جمعہ کی شب کو عبادت کے ساتھ
خاص کرنے سے منع کیا ہے یا خصوصیت کے ساتھ تعداد مقرر کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے [illegible]
سوا سے تعمیر مدینہ میں حضرت عائشہ کی ہمراہی کی [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے
ہی فضیلت لے جاتے تھے اور [illegible] نے شرکت نہ کی [illegible]
ہفتہ کے دن قبا تشریف لے جاتے تھے صاحب مفہم نے بیان کیا ہے کہ عام مالک کا مذہب [illegible]
کو کسی وقت کے ساتھ خاص کرنا مکروہ ہے [illegible] اس میں کراہت نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ بعض [illegible]

---

[1] حاشیہ [illegible] ج ۱ ص ۲۵۸، ۲۵۹ [illegible]
[2] " " عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۵۹، " " "

ما جائز ہے اور اس حدیث پر مداومت اور تسلسل پر بھی جائز ہے[1]

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس پر دلیل ہے کہ بعض ایام کو زیارت کے ساتھ خاص کرنا جائز ہے[2]

علامہ ابو عبد اللہ محمد دشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ عبادات کے ساتھ کسی دن کو خاص کرنا جائز ہے اور اس مسلم نے اس کو اس خیال سے مکروہ نہ سمجھا ہے کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں یہاں تک کہ یہ حدیث نہیں پہنچی ہوگی اور ائمہ اربعہ نے جواب دیا ہے جائز کی رعایت کے لیے یا اس لیے کہ یہ حدیث بھی یہی حدیث ہے[3]

شیخ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں ہر دو حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی مقصود مباح یا کسی طاعت کے سب ذہن جمع کرنا باعتبار قربت نہ ہو بلکہ کسی مباح مصلحت کے لیے جائز ہے، جیسے مدارس دینیہ میں اس کے لیے کئی مستحبین ہوتے ہیں اور اگر باعتبار قربت ہو مثلاً جمعہ سے پہلے جس میں خطبہ تاریخ مقرر ہوتی ہے اس کی تیاری کرنا جائز ہے بلکہ اگر کسی مصلحت سے یہ تیاری وقت سے پہلے ہو تاکہ مدعی کی سہولت ہو تاکہ مدعی کی صعوبت پر بعض اوقات کرنا جائز ہے شبہ سے ہاں اور اگر خواہ مخواہ کسی مصلحت سے ہو کہ لوگ سلسلہ کے ہاں ہوں کہ سے حسن فی اللہ کو ترقی دیں اور اپنے خزانہ کی کمی سے اور یہ تیاری ہو کہ اجتماع میں حاصل ہو اس سے مکلف عنہ ہو جائے کہ اس تیاری کے اپنے سے پہلے کا فعل بھی مکمل ہو جائے اس میں یا دونوں باعتبار مصلحت کے ہو تو یہ بھی جائز ہے[4]

حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں:

جب مسئلہ کہہ سن لیا مقبولان حق سے سن لیا جو کچھ ہو سکا عمل کر لیا اس کے بعد اس کو بھول جانا اور اس کی طرف التفات نہ کرنا گویا اس کو ضائع کر دینا ہے اور ضائع کرنا مکروہ ہے اور اس میں حرج کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے تو خانقاہی صاحب کا جانشین نہیں ہو سکتا، اور اس کو محبوبیت سے کوئی اس جیسی کو مثل کامل نہیں[5]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۳ ص ۷۵ مطبوعہ نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱۴۰۱ھ

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

[3] علامہ محمد بن خلیفہ وشتانی متوفی ۸۲۸ھ اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۳۹۲ ۴۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[4] شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ بوادر النوادر ص ۴۵۹ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۲ء

[5] " " امداد المشتاق، ص ۸۹، ۸۸، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

الحمد للہ کتاب الحج کا ترجمہ اور تشریح مکمل ہوئی ۔ تعلیق مصنف اور قارئین کو حج اور عمرہ کی سعادت عطا فرمائے اور بیت اللہ، مسجد نبوی اور گنبد خضراء کے انوار و تجلیات سے بہرہ مند فرمائے۔ میرے والدین کریمین کو معاف فرمائے، سکرات موت کو آسان کر دے ہر قسم کے عذاب و ہموم سے نجات دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شفاعت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یا رب العلمین بحرمۃ حبیبک سید المرسلین خاتم النبیین سید الاولین والاخرین ونور سینۃ آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اہل بیتہ و علماء ملۃ اجمعین۔

۱۹ر جمادی الثانیہ ، ۱۴۰۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب النکاح

نکاح کا معنی

علامہ ابن منظور کہتے ہیں ... سے کہا ہے کہ کلام عرب میں نکاح کا معنی فعل زوجیت ... (شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ فعل زوجیت کا سبب ہے، جو ... نکاح کا اطلاق فعل الزوجیت پر ہوتا ہے اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے[1]

نکاح کے حکم میں مذاہب فقہاء

امام غزالی فرماتے ہیں کہ نکاح کی فضیلت میں ... کا اختلاف ہے ... نے نکاح کی فضیلت میں کہا ہے کہ ... ہیں ... سے نکاح افضل ہے اور بعض دوسرے ... نکاح میں فضیلت ہے ... عبادت الٰہی سے مشغول ہیں ... نفلی عبادت نکاح سے افضل ہیں ... سات قسم کی بڑی ... جس سے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے[2]

قرآن مجید کی روشنی میں نکاح کی فضیلت

امام غزالی نے ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ... ارشاد فرمایا ... اور تم میں جو مرد اور عورتیں ... اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ... فرمایا ... مطلقہ عورتوں ... اپنے ... ذکر ... اللہ تعالیٰ نے نکاح سے روکنے کی ممانعت فرمائی ہے اور ... رسولوں کی ... فرمایا ... ولقد ... رسلا من قبلك وجعلنا لهم ... سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے ازواج اور ... بنائیں ... اللہ تعالیٰ نے ... بیان فرمایا ... اور ... یقینوں ... دعا ... اور ... ہمارے رب ہمیں ... بیویوں اور اولاد سے ... ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عطا ... اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی یہ دعا بطور تحسین کے ذکر کی ہے۔

احادیث اور آثار کی روشنی میں نکاح کی فضیلت

... مذاہب ... نکاح کی ترغیب ... رسول ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی

---

[1] ... علامہ ابن منظور کی ... کی ... ج ... ص ... ۲۰۰۵ء

[2] ... امام محمد بن محمد ... متوفی ... ج ... ص ... مطبوعہ ... ۲۰۰۵ء

[illegible] (ابن عساکر) "نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس نے مجھ سے اعراض کیا" ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مسند ابو یعلی "نکاح میری سنت ہے جو میرے طریقے سے محبت رکھے وہ میری سنت پر عمل کرے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible] (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، تفسیر ابن مردویہ) "نکاح کرو اس لئے بڑھو کہ میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری وجہ سے قیامت کے دن فخر کروں گا نہ یہ کثرت، مثل بچے کی وجہ سے حضرت ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں: من رغب عن سنتی فلیس منی ومن سنتہ النکاح فمن احبنی فلیستن بسنتی (بیہقی، ابن عساکر) "جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے، نکاح کرنا میری سنت ہے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میری سنت پر عمل کرے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] نے فقر کے خوف سے شادی نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پر شادی نہ کرنے کی مذمت کی ہے مطلب شادی نہ کرنے کی مذمت میں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من کان ذا طول فلیتزوج [illegible] جو شخص استطاعت رکھتا ہو شادی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر [illegible] (بخاری، مسلم، ابن ماجہ) "تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کرے کیونکہ نکاح سے نظر محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو توڑ دیتے ہیں" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کی ترغیب کا سبب [illegible] اور شریعت میں گناہ سے بچنے کا ذریعہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible] ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تین شخص کی مدد کرنا اپنے ذمہ لیتا ہے [illegible] اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نکاح کرنے پر قادر ہو تو اس کے ساتھ شادی کرنا اور گھر بسانا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذہبت النساء بصالح عملہ [illegible] تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، البتہ تین عمل منقطع نہیں ہوتے جن میں سے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے [illegible] کیا جائے، تیسرا نیک اولاد کی دعا"

[illegible] فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ [illegible] حضرت مدرسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نکاح کرنے کی وجہ سے بغیر گناہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تک نسیان شادی نہ کرے اس کی عبادات قبول ہوتی ہیں حضرت ابن عباس کا ارادہ یہ تھا کہ نسیان شادی کے لئے وساوس شہوانیہ سے محفوظ نہیں رہتا اور جب تک اس شہوانی سے وہ محفوظ نہیں ہوگا شروع و مشروع سے عبادات قبول کرنے کا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے [illegible]

اگر میری عمر میں دس روز بھی باقی ہوں گے تو میں نکاح کروں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اس حال میں ملاقات کروں کہ میں غیر شادی شدہ ہوں۔

نکاح کے فوائد نکاح کے ذریعہ میں سے ایک عمدہ حاصل ہونے والا حصول ہے [illegible] کیونکہ [illegible] اس سے مقصود نسل انسانی کی حفاظت اس کا فروغ ہے انسان میں [illegible] رکھی گئی ہے کہ مذکر [illegible] کا تذکرہ کرے اور مؤنث کی کھیتی ہیں اس کی کاشت کرے [illegible] بھی نسل انسانی کی افزائش کر سکتا تھا، لیکن حکمت الٰہی کا تقاضا یہ تھا کہ اسباب کا سبب [illegible] کو انسان حصول اولاد کے لیے جو کوشش کرتا ہے اس میں عورتوں کے ساتھ اس کی محبت کا تعلق [illegible] اس کے علاوہ اس میں صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے، حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کی خبر دی ہے کہ آپ کی امت کی تکثیر کے لیے جدوجہد کرنا ہے، [illegible] والا کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اولاد کی خیر و [illegible] نصیب اور اس کے استقلام سے بچے فرمایا ہے، [illegible] کی وجہ سے [illegible] کی سبب بن سکے، اس لیے [illegible] کے جن احکام کا تعلق [illegible] سے ہے ان میں [illegible] کا تعلق [illegible] کے وہ قدیمی کی صفت [illegible] اس کی [illegible] دیتے ہوئے [illegible] ہو جاتے تو اس کی تیمارداری سے بھی [illegible] کی کثرت کی وجہ سے انسان کے دل میں [illegible] محنت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس سے [illegible] اور ترقی میں اضافہ ہوتا ہے [illegible] کے دل میں رحم اور [illegible] کے جذبات [illegible] اور اس کو [illegible] دیکھی جاتی ہے اولاد کی وجہ سے [illegible] میں [illegible] بھی [illegible] سے لوگوں سے تعلقات پیدا ہوتے ہیں اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ [illegible] اولاد اپنے [illegible] کی [illegible] کرتی ہے [illegible] ہیں [illegible] ان السقط [illegible] فیجیء [illegible] حتی یدخلهما الجنة۔ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] فرمایا کہ جب کسی [illegible] سے کہا جائے گا کہ اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہ اپنے ماں باپ سے [illegible] اللہ کی [illegible] سے جھگڑا کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کرو [illegible] ان کے ذمہ پر کھینچ کر جنت میں لے جائے گا [illegible] اولاد ہے کہ ماں باپ کی [illegible] دلاور جو نیکیاں کرنے سے ان کا جو ماں باپ کو ملتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ [illegible] ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وسلم نے فرمایا: عادل والی، حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہوتا ہے (طبرانی) نیز آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے رعیت کے بارے میں جواب دہی ہوگی (بخاری و مسلم) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قوا انفسکم و اھلیکم نارا (التحریم: ۶) اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اور جو شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح میں مصروف ہو اس کا مرتبہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو صرف اپنی اصلاح میں مشغول ہو۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تین لڑکیاں ہوں، وہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر رحم کرے اور وہ شخص مسلمانوں کی فضیلت کا مستحق ہو جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو لڑکیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر دو لڑکیاں ہوں تو بھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی شخص کے تین لڑکیاں ہو جائیں یا تین بہنیں ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بچوں کے طفیل میں جنت کرامت فرمائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ صرف روزی کی تنگی سے ہو جاتا ہے۔ (طبرانی)

خلاصہ یہ ہے کہ تنگ دستی، جو بسا اوقات حرام اور ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کا سبب بنتی ہے اور انسان کو معاصی میں مبتلا کر دیتی ہے، اس کے مقام عقبات اور فکاکات کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت اور بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے اور آخرت کی بہبود کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے اہل بچوں کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کو، اپنے لئے حصول قرب کا سبب بنا کر، ان کو تحریم نعمتوں سے بچنے اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچا کر، ان کو باکمال بناتا ہے۔

باب استحباب نکاح لمن استطاع

جس کو استطاعت ہو اس کے لیے نکاح کا استحباب

۳۲۹۴۔ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی و محمد بن العلاء الہمدانی و اللفظ لابن یحیی قال یحیی اخبرنا و قال الآخران حدثنا ابو معاویۃ و ہو محمد بن خازم عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد اللہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبابا لا نجد شیئا فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء۔

۳۲۹۴۔ یحیی بن یحیی تمیمی، محمد بن علاء ہمدانی اور ابن نمیر (الفاظ ابن یحیی کے ہیں) ابو معاویہ (محمد بن خازم) کے ساتھ متفق ہیں۔ اعمش، عمارہ بن عمیر، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان سے کھڑے ہوئے تھے ہم لوگ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ ہم حضرت عبد اللہ سے کہا کہ ہم ایک جوان نوجوان لڑکی سے نکاح کرنے کے لیے ہم نہیں گزرے ہوتے دنوں کی بات ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیا آتی ہے اور شرمگاہ گناہ سے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ
وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

لحوظ رہتی ہے اور جو شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، کیونکہ روزے شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ إِسْحَاقُ
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ دَارَهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا عُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ عُثْمَانُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
لَكَ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ
فَدَخَلْتُ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا تَبْرَحْ
إِنِّي أَظُنُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَانَ لَهُ
يَتَزَوَّجُ بِنْتَ فُلَانٍ مِمَّنْ تَعْهَدُ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ ذَاكَ لَقَدْ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ

علقمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا اس وقت ان سے عثمان رضی اللہ عنہ کے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا اے ابوعبدالرحمان! ادھر آؤ! اور ان کو خلوت میں کوئی خاص کام نہیں ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے علقمہ! تو ٹھہر جا، عثمان کہتا ہے کہ شاید کہ تو اس سے اپنے گزرے ہوئے دنوں کی یاد پھر تازہ ہو جائے، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ
الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ
لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت رہتی ہے اور جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزے شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔

۳۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں علقمہ اور اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس

سے گئے میں نے دل میں خیال کیا کہ ان سے ایک حدیث بیان کی جائے میرا خیال ہے کہ وہ حدیث میری وجہ سے بیان کی تھی، اور وہ حدیث مثل سابق ہے اس کے بعد میں نے نکاح کرنے میں تاخیر نہیں کی۔

عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ بِمِنًى إِنَّا مَعَ هَؤُلَاءِ لَنَرَى أَنْ لَا نَتَزَوَّجَ إِلَّا بِالْأَبْكَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كُنْتُ تَحْتَ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَمَا لَهُ شَيْءٌ كُنْتُ تَحْتَهُ وَحَدَّثَنِي

۳۲۹۸ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَ الْبَاءَةِ

ایک اور سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مثل سابق حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ کے پاس گیا اور میں سب سے کم سن تھا۔

۳۲۹۹ وَحَدَّثَنِي بِهِ بَدَلَ بْنُ خَالِدٍ النَّهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ مَا عَرَضَ عَلَيْكُمْ فِي الْبَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّا لَا نَشْتَهِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّا نَشْتَهِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَاخُذُ عَلَى فِرَاشِنَا وَنَحْنُ فِي شَبِيبَةٍ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ أَقْوَلُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا بِكُلِّ صَلُّوا وَأَنَا أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے پاک کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے متعلق دریافت کرنے آئے جب ان سے کہا گیا تو گویا انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہا کہ ہم کہاں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں، آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں (پھر بھی آپ اتنی عبادت کرتے ہیں) ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی ناغہ نہ کروں گا۔ اور ایک نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہا کروں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ (یہ سن کر) آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا، ان لوگوں کو کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہیں۔ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

۳۳۰۰ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے علیحدہ رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو رد کر دیا، اور اگر آپ ان کو اس کی

سفيان بن عيينة عن سعد بن إبراهيم رضي الله عنه عن أبيه رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو أذن له لاختصينا۔

اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

۳۳۰۱ - وحدثني أبو الطاهر ومحمد بن عبد الله بن عبد الحكم قالا أخبرنا ابن وهب عن يونس بن يزيد ح وحدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد قالا أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر كلهم عن ابن شهاب ح وحدثنا هارون بن سعيد الأيلي أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو أذن له لاختصينا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون سے علیحدگی کے ارادے کو [illegible] دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

۳۳۰۲ - حدثنا محمد بن رافع حدثنا حجين بن المثنى قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب أنه قال أخبرني سعيد بن المسيب أنه سمع سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه يقول أراد عثمان بن مظعون رضي الله تعالى عنه يتبتل فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو أجاز له ذلك لاختصينا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے [illegible] فرمایا۔ اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

نکاح کی اقسام میں مذاہب فقہاء

حدیث نمبر ۳۲۹۴ [illegible] نکاح کرنے۔ جمہور علماء کا مسلک ہے کہ جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے [illegible] کا خطرہ ہو [illegible] کے لیے بھی نکاح کرنا مستحب ہے [illegible] کا بھی مذہب ہے [illegible] طبری کے نزدیک اس پر نکاح کرنا واجب ہے [illegible] کرے [illegible] کرنا واجب ہے [illegible] کہتے ہیں کہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ [illegible] حفظ ان کے لیے [illegible] ہے [illegible] دوسرے [illegible] ساری کرنا یا روزوں سے رخصت حاصل کرنا۔ اس کے بعد علامہ نووی لکھتے ہیں اگر ان کے [illegible] ان میں ایک قسم یہ ہے کہ [illegible] نکاح کرنے کی طاقت بھی ہو [illegible]

مستحب ہے دوسری قسم سے غلبۂ شہوت ہو نکاح کی طاقت ہو اس کے حق میں نکاح مکروہ ہے تیسری قسم سے غلبۂ شہوت ہو نکاح کی طاقت نہ ہو اس کے حق میں حرام ہے اور اس شخص کو اپنی شہوت کو توڑنے میں روزے رکھنے چاہئیں یہ حاصل قسم ہے غلبۂ شہوت نہ ہو اور نکاح کی طاقت ہو جمہور علماء اس کے حق میں نکاح کرنا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں اختلاف ہے امام احمد اور اصحاب ظواہر کا مذہب ہے کہ اس شخص کے لئے نکاح کرنا واجب ہے[1]

علامہ نووی نے امام اوزاعی کا جو مذہب بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے جس شخص پر شہوت غالب ہو اس کے لئے نکاح کرنا امام اوزاعی کے نزدیک مستحب ہے واجب نہیں ہے اور جس شخص کو یہ خطرہ ہو کہ اگر وہ نکاح نہ کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔ حافظ ابوعوانہ علامہ نووی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے امام اوزاعی کی کتابوں میں امام اوزاعی کا جو مذہب بیان کیا ہے وہ علامہ نووی کے ذکر کردہ مذہب سے متغایر ہے اور کسی کی نکاح کرنے کی طاقت ہو جب تک نکاح واجب ہو جائے وہ کسی عذر کی وجہ سے نکاح نہیں کرتا ہے کہ وہ روزے رکھنے سے اپنی شہوت کو توڑ لے اور اس کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرنے کے خلاف نہیں ہے اور اس طرح نکاح میں جلدی کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

علامہ نووی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جس شخص کو نکاح کی حاجت ہو اس کے لئے نکاح کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور اس کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

۱۔ علامہ نووی نے شرح مسلم میں [illegible] ص ۴۷۹ مصری طبع [illegible]

۲۔ علامہ [illegible] ج ۲ ص [illegible] مصری طبع [illegible]

۳۔ " " روح المعانی ج ۱۸، ص ۱۹۶، " "

نکاح کرنا افضل ہے یا نفلی عبادت

علامہ ابدر الدین عینی لکھتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک عبادت کے لیے ساری عمر کی مدت بیٹھ کر یاد رہنا افضل ہے بجائے نکاح کرنے سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی بہت سی فضیلت کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں اور بہت سے مقامات پر ان کی مدح فرمائی ہے اور نکاح کرنا افضل ہونا ثابت ہوتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک بھی نفلی عبادت سے نکاح افضل ہے اور ان کی یہ دلیل مطلقاً حجت نہیں ہے کیونکہ ان کی یہ دلیل کس طرح صحیح ہو سکتی ہے ان کے نزدیک بھی حجت نہیں ہے جبکہ بہت سی آیتوں کی شریعت میں نکاح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے خلاف دلیل نہ ہو۔ امام شافعی کی دوسری دلیل یہ ہے کہ نکاح معاملات میں سے ہے اور معاملات اس لیے یہ نفلی عبادت سے افضل نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نکاح ہی ممنوعات سے بچنا نفلی عبادت سے افضل ہے کیونکہ نکاح کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچتا ہے اور نکاح کے ذریعہ نیک اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور بیوی اور بچوں کے لیے کسب کرتا ہے اور ان کا نفقہ دیتا ہے اسی اعتبار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتا یہ کی سنت ہے اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ اس علت پر حنفیہ مفسد ہوتے اور وہ علماء امام ابوحنیفہ کے متبع ہیں[1]

ترک سنت کے دو محمل

حدیث نمبر ۳۲۹۵ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی متعدد روایات کا ذکر ہے جس میں ہے کہ اللہ علیہ وسلم ان سے فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ دو محمل ہیں ایک محمل یہ ہے کہ جس شخص نے میری سنت کو ترک کیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔ دوسرا محمل یہ ہے کہ جس شخص نے میری سنت کو حقیر جانا اور اس کو ترک کیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے

تبتل کا معنی

حدیث نمبر ۳۳۰۰ میں ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں عورتوں سے علیحدہ رہنا چاہتا ہوں آپ نے اس کو منع فرمایا۔ تبتل کا لغوی معنی ہے انقطاع اور شریعت میں اس کا معنی ہے کہ دنیا کی لذات اور شہوات کو ترک کر کے عبادت کی طرف کلی طور پر متوجہ ہونا تبتل ہے۔ بعض حضرات نے اسلام سے اس سے منع کر دیا علماء کا بیان ہے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تبتل کی اجازت مل جاتی تو بعد میں تبتل میں کمال نہ ہونے کی وجہ سے حاصل نہ ہوتا

بَابُ نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعُهَا	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی بیوی سے خواہش پوری کرے

---

[1] علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۲ ص ۶۶ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، ۱۳۴۸ھ

۳۳۰۳۔ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ جَابِرٍ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible] آپ نے ان سے اپنی خواہش پوری کی، پھر آپ اپنے اصحاب سے [illegible] شیطان کی شکل میں آتی جاتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص [illegible] عمل اس کے خیالات کو دور کر دے گا۔

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ [illegible] عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرُدَّ عَلَى نَفْسِهِ وَلْيُصَلِّ مَا بَدَا لَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے [illegible]

۳۳۰۵۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] عَنْ جَابِرٍ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] أَعْجَبَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَةٌ فَوَقَعَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ [illegible] جب تم میں سے کسی [illegible]

عورت کو دیکھ کر شیطانی وسوسہ سے بچنے کا طریقہ

حدیث نمبر ۳۳۰۳ میں [illegible] کا مطلب یہ ہے [illegible] کیونکہ وہ کی فطرت میں [illegible] اور مسلم کی روایت میں [illegible]

حل یہ ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت کو دیکھ کر یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے اور داخل ہو کر اس سے صحبت کرے تاکہ اس کے دل میں جو خیال اور وسوسہ پیدا ہوا ہے وہ دور ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت دی اور اس بات کی بھی کہ مسلمان ہر کام کو اس عمل میں بھی تب ہی اللہ اور سنت کے مطابق ہو جائے۔ اس ہدایت میں یہ بات بھی ہے کہ دن میں بھی حلال ازدواج کرنا جائز ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حرمت متعہ کا بیان

۳۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جاتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے ثبوت میں ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی۔

(ترجمہ:) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳۳۰۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَمِيعٍ بْنِ أَبِي خَلَفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس آیت پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۰۸۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قُلْنَا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو۔

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم جوان تھے اور ہم نے کہا یارسول! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کے لیے جاتے تھے۔

۳۳۰۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہمارے سامنے اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ

تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

۳۳۰ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو صحابی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] متعہ کی اجازت دی۔

۳۳۱ - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

[illegible] ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما [illegible] آئے، تمہارے کی قیام گاہ پر [illegible] کے پاس [illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

حضرت عمر کے عہد میں متعہ کیا

۳۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا زَكَرِيَّا ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک مٹھی [illegible] عرصہ متعہ کیا کرتے تھے حتیٰ کہ [illegible] عمرو بن حریث کے [illegible] اس کی ممانعت کا اعلان کر دیا

۳۳۳ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِحَامِدٍ قَالَا نَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ نَا [illegible]

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہما کے پاس [illegible] کہ [illegible]

عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَیْرِ اِخْتَلَفَا فِیْ الْمُتْعَتَیْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

آیا اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر کے درمیان دو قسموں سے متعہ اور حج تمتع کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا تو حضرت جابر نے کہا ہم نے ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں کے ساتھ تمتع کیا ہے اور تمتع بھی کیا ہے پھر حضرت عمر نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

۳۳۱۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ الزُّبَیْرِ عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰی

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی پھر آپ نے اس سے منع کر دیا۔

۳۳۱۵ - وَحَدَّثَنَا سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ وَهٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ وَنَحْنُ بِظَهْرَانَیْ اَسْفَارٍ وَمَنْ اِلَی امْرَاَةٍ مِنْ نِسَاءٍ بَنِیْ هِلَالٍ قَالَ نَعَمْ فَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَتَمَتَّعَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ وَمَعَهُ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَبُرْدٌ اَحْمَرُ وَکِلَانَا قَدْ اَصَابَ مِنَ الْاٰخَرِ اَرْدَانِیْ وَکَانَ بُرْدُ ابْنِ عَمِّیْ اَجْوَدَ مِنْ بُرْدِیْ وَکُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَی بُرْدِ ابْنِ عَمِّیْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَیَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ مُدَّةٌ کَمُدَّةِ الْاَعْرَابِیَّةِ فَاَقَمْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ کَانَ عِنْدَهُ شَیْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِیْ نَتَمَتَّعُ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهَا

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کا حکم دیا تو میں اور ایک شخص جو عامری تھا عورتوں سے ملنے گئے تو عورت نوجوان اور دراز گردن تھی۔ ہم نے اس پر اپنے آپ کو پیش کیا وہ کہنے لگی کیا دو کپڑے (مہر) دو گے۔ میں نے کہا ہاں ہوں گے۔ میرا ساتھی بھی یہی کہہ رہا تھا۔ میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی اور میرا ساتھی جوان تھا۔ وہ عورت میرے ساتھی کی چادر کو پسند کرتی اور میرے ساتھی کی طرف دیکھتی تو اس کو پسند کرتی پھر مجھ سے کہنے لگی ایک مدت تک میرے پاس رہو۔ پھر میں اس کے پاس تین دن رہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس متعہ کی عورتیں ہوں وہ ان کو چھوڑ دیا جس کے پاس متعہ کی عورتیں ہوں وہ ان کو چھوڑ دیا

۳۳۱۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْمُتْعَةِ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْکَ عِنْدَ مَجِیْئِنَا اِیَّاهُ بِعُسْفَانَ وَاَمَرَ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سال متعہ کی اجازت دی جب ہم آپ کے پاس عسفان میں آئے اور آپ نے ابوبکر کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ راوی نے پوری حدیث ذکر کی

جلد ہشت

حَسَنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَكُنْتُ لَمْ أَخْرُجْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا بَعْدَهُ فَقُلْتُ لِأَبِي هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ فَتَسْتَمْتِعَ مِنْهَا فَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ فَرَجًا لَنَا فِيهَا فَقَالَ لَهَا أَيُّنَا يَلْقَاكِ فَقَالَتْ لَا بَلْ كِلَاكُمَا فَقَالَ أَحَدُنَا إِنَّ هَذَا لَا يَسُرُّهُ أَنْ يَلْقَاهَا فَقَالَتْ مَا تَصْنَعُ بِصَاحِبِكَ

قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَلَالٌ لَكَ

۳۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي اسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلْيَأْخُذْ مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا

ربیع بن سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا اے لوگو میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اللہ نے قیامت تک متعہ حرام کر دیا ہے پس جس شخص کے پاس متعہ والی عورت ہو وہ اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس عورت کو دے چکا ہے اس سے واپس نہ لو۔

۳۳۱۹ - وَحَدَّثَنَاهُ [illegible] عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

اسی سند کے ساتھ ابن نمیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ رکن اور دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر فرما رہے تھے [illegible] سابق روایت ہے۔

۳۳۲۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ کا حکم دیا ← واپس ہونے سے پہلے آپ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔

۳۳۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال [illegible] عورتوں سے متعہ کرنے کا حکم دیا۔ [illegible] یہ ایک مدت گئے، حتیٰ کہ [illegible]

نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ فَتَاةً مِنْ بَنِي فُلَانٍ فَقَالَ لَهَا أَتَزَوَّجُ بِي فَقَالَتْ نَعَمْ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فِيهَا رَأْيَهُ فِيهَا فَلَمْ يَرْفَعْ إِلَيْهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهَا رَأْسَهُ قَامَتْ فَصَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَدْ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ رَفَعَ إِلَيْهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَتَزَوَّجُ بِي فَقَالَتْ نَعَمْ

۳۳۲۵ ۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ بِرَجُلٍ قَامَ بِالْمَقَامِ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ بِجِلْفٍ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ بِمَا صَنَعَتْ خَالَتُكَ عَائِشَةُ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ إِذًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا هِيَ وَاللهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللهِ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ وَيْحَكَ فَإِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَةَ

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ میں کھڑے ہوئے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے جن لوگوں کے دلوں کو اس طرح اندھا کر دیا ہے جس طرح ان کی آنکھیں اندھی ہیں لوگوں کو متعہ کا فتویٰ دیتے ہیں حضرت ابن الزبیر ایک شخص پر رد کر رہے تھے اس شخص نے حضرت ابن الزبیر سے کہا ذرا ملائمت سے بات کیجئے وقوف اور کم علم ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں متعہ کیا گیا ہے حضرت ابن زبیر نے کہا خدا کی قسم تو کہ دیکھ لے اگر میں نے تجھے پکڑ لیا کہ تو نے ایسا کیا ہے تو میں تجھ کو سنگسار کر دوں گا۔ ربیع بن سبرہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعہ کیا ہے حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ ربیع بن سبرہ نے بیان کیا کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں متعہ کیا ہے حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ ربیع بن سبرہ نے بیان کیا کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعہ کی اجازت حاصل کی تھی، جیسے دو سرخ چادروں کے عوض بنی عامر کی ایک عورت سے متعہ کیا تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے سنا

ابْنِ سَمُرَةَ يُحَدِّثُ وَهُبَ غُلَامًا مِنْ عَنْزٍ لِعَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

۳۳۲۶ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا
إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ

ربیع بن سبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی ممانعت فرمائی
فرمایا سنو آج سے قیامت تک کے لئے متعہ
اور جس شخص نے متعہ کے عوض کچھ دیا ہو وہ اس سے
واپس نہ لے

۳۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ
قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ
لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے
منع فرمادیا۔

۳۳۲۸ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ
بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ
ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ
ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ
ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ سے
منع فرمایا ہے۔

۳۳۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
ابْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے
اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا
تھا۔

عَبْدِ اللّٰهِ نَبِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ
لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۳۳۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ أَبَوْ مُحَمَّدٍ
ابْنَيْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ
لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی سے سنا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت علی سے متعہ
مسلمہ میں نرمی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا
ٹھہر اے ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
متعہ کرنے سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع
فرمایا تھا۔

۳۳۳۱ وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ
قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا
أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ
لُحُومِ الْإِنْسِيَّةِ.

حضرت علی نے ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے اور پالتو
گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔

فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال

افضل جعفری نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے اور متعہ کرنے والے کے لیے
اور جو عورت کی ثابت ہے۔ یہ جعفری متعہ پر استدلال کرتے ہیں

[illegible] عن ابی جعفر
[illegible] لمتعة نزلت في القرآن
[illegible] فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن
[illegible] واحلت لكم فما تراضيتم به

ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے
متعہ کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا متعہ کی
خلق قرآن مجید میں یہ آیت نازل ہوئی ہے
عورتوں سے جو متعہ کیا ہے ان کے اجر مقرر

من بعد الفریضۃ۔

(نساء: ۲۴)

کی ہے، مراد اس کا معاوضہ ادا کرنا ہے اور اگر اس سے پہلے عورت سے صحبت کرنے کی وجہ سے مہر کی ادائیگی پر باہم رضامند ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

فقہاء اہل سنت کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے عمل ازدواج کا باقاعدہ حاصل کرو، تب تم پر اس کا ہر طرح کا حق واجب ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد تم باہمی رضامندی سے جو بھی معاوضہ طے کر لو یا ہر کو بالکل ساقط کر دو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس آیت کے سیاق و سباق میں ازدواج کے یہ معنی بیان کیے گئے ہیں۔
(سعیدی غفرلہٗ)

عن عبد اللہ بن سلیمان قال: سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول کان علی علیہ السلام یقول لولا ما سبقنی بہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی۔ [1]

عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ ابوجعفر علیہ السلام نے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر ابن خطاب پر سبقت حاصل نہ کر لیتے تو کوئی بدبخت ہی زنا کرتا۔

اہل تشیع کو متعہ کے مشروع ہونے کا دعویٰ کرتے وقت اس حدیث سے استدلال کرتے اور متعہ کی ممانعت پر سختی سے عمل نہ کراتے تو زنا بالکل نہ ہوتا اور سوائے ان بدبخت سے اور کوئی زنا نہ کرتا، کیونکہ جو شخص بھی باقی رہتا وہ متعہ کو جائز سمجھتا اور متعہ کرکے زنا سے محفوظ رہتا کیونکہ حضرت ابوبکر و عمر کے زمانہ سے لے کر آج تک کے بعد زنا اور متعہ میں سوائے نام کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ (سعیدی غفرلہٗ)

نقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت

وروی صالح بن عقبۃ عن ابیہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ للمتمتع ثواب؟ قال: ان کان یرید بذلک وجہ اللہ تعالیٰ وخلا ھا علی من انکرھا لم یکلمھا کلمۃ الا کتب اللہ لہ بھا حسنۃ ولم یمد یدہ الیھا الا کتب اللہ لہ حسنۃ، فاذا دنی منھا غفر اللہ تعالیٰ لہ بذلک ذنبا فاذا اغتسل غفر اللہ لہ بعدد ما مر من الماء علی شعرہ قلت بعدد الشعر قال نعم بعدد الشعر۔ [2]

عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا کہ متعہ کرنے والے کے لیے متعہ کرنے میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا اگر وہ متعہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو اور متعہ کی حرمت کے قائل لوگوں کی وجہ سے متعہ کرے تو اجر ملے گا جب وہ عورت سے بات کرے تو ایک نیکی ملے گی اس کی طرف دیکھنے پر اور جب اس سے قریب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ بخش دے گا اور جب وہ غسل کرے گا تو اس کے جسم کے بالوں کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

---

[1] ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی متوفی ۳۲۹ھ الفروع من الکافی، ج ۵ ص ۴۴۸ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ تہران ۱۳۸۸ھ

[2] " " " الفروع من الکافی، ج ۵ ص ۴۴۸ " "

[3] شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن حسن بن علی طوسی متوفی ۴۶۰ھ تہذیب الاحکام شرح المقنعہ ج ۷ ص ۲۵۹ مطبوعہ دار الکتب اسلامیہ تہران ۱۳۹۰ھ

فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام

فقہ جعفریہ کی روشنی میں جس عورت سے [illegible] کرنی مقصود ہو اس سے متعہ کر لیا جائے اور متعہ عائلی زندگی سے [illegible] اور عدت وغیرہ کتنے مہینوں کے عوض اور عورت کتنے وقت کے لیے [illegible] پورا ہو جانے کے بعد متعہ از خود ختم ہو جاتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ متعہ عورت کے [illegible] ضروری نہیں ہے بلکہ کنواری عورت سے بھی متعہ ہو سکتا ہے۔ عقد متعہ کے لیے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی متمتع بہ عورتوں میں تعداد کی کوئی حد ہے حتیٰ کہ بیک وقت سو عورتوں سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے۔ متعہ عورت [illegible] ضرورت نہیں ہوتی۔ متعہ کرنے والے اس کا وارث ہوتا ہے۔ متعہ کے ثبوت میں [illegible] روایات ہیں:

شیخ ابو جعفر طوسی بیان کرتے ہیں:

عن زرارة عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تکون متعة الا بامرین باجل مسمی و باجر مسمی۔[1]

زرارہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متعہ مذکورہ چیزوں سے منعقد ہوتا ہے، مدت کا تعین ہو اور اجرت کا تعین ہو۔

شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی روایت کرتے ہیں:

عن محمد بن اسماعیل عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال، قلت له الرجل یتزوج متعة سنة و اقل و اکثر قال: اذا کان بشیء معلوم الی اجل معلوم قال: قلت و تبین بغیر طلاق قال [illegible][2]

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے [illegible] ایک شخص کسی [illegible] زیادہ کے لیے متعہ کر سکتا ہے؟ کہا جب مدت اور اجرت معلوم ہو۔ [illegible] میں نے [illegible] کے علیحدہ ہو جاتی ہے؟ کہا ہاں!

شیخ کلینی روایت کرتے ہیں:

عن ابی عمیر عن هشام بن سالم قال: قلت کیف یتزوج المتعة؟ قال تقول یا امة الله اتزوجک کذا و کذا یوما بکذا و کذا درهما فاذا مضت تلک الایام کان طلاقها فی شرطها و لا عدة لها علیک۔[3]

ابو عمیر کہتے ہیں میں نے ہشام بن سالم سے متعہ [illegible] میں نے کہا [illegible] کی [illegible] متعہ کرنا ہو تو [illegible] جب وہ ایام گذر جائیں [illegible] ہو جائے گی اور اس کی کوئی عدت نہیں ہے۔

شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی روایت کرتے ہیں:

---

[1] شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۶۲ مطبوعہ [illegible] ۱۳۶۵ھ

[2] " " " استبصار ج ۳ ص ۱۵۱، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۹۰ھ

[3] شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ [illegible] ج ۵ ص ۴۵۲ [illegible] ۱۳۶۲ھ

عن منصور الصیقل عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس بالرجل ان یتمتع بالمجوسیة ۔[1]

منصور صیقل بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجوسی (آتش پرست) عورت سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ الطائفہ روایت کرتے ہیں:

عن عبید بن زرارۃ عن ابیه عن ابی عبد الله علیه السلام قال: ذکرله المتعة اهی من الاربع قال: تزوج منهن الفا فانهن مستاجرات ۔[2]

زرارہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے [illegible] گمان کیا کہ متعہ عورتوں سے کیا جانے والا نکاح ہے یا نہیں [illegible] سے کہا متعہ عورت کے عوض ہوتا ہے خواہ [illegible] سے کر لو۔

شیخ قمی روایت کرتے ہیں:

وسأله محمد بن النعمان الاحول فقال: ادنی ما یتزوج به الرجل متعة؟ قال کفین من بر یقول لها تزوجتک نفسک متعة علی کتاب الله وسنة نبیه نکاحا غیر سفاح علی ان لا ارثك ولا ترثنی ولا اطلب ولدك الی اجل مسمی فان بدالی زدتك وزدتنی ۔[3]

محمد بن نعمان نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے [illegible] کہ کتنی متعہ کے عوض متعہ ہو سکتا ہے [illegible] وہ کہا کہ دو من گندم کے عوض اس سے کہو کہ میں نے [illegible] کتاب اللہ و سنت نبی سے نکاح کیا [illegible] نہ میں تم سے [illegible] نہ تم مجھ سے [illegible] مدت تک [illegible] اس مدت میں اضافہ کر دوں گا اور تم بھی اضافہ کر دینا۔

استبصار میں طائفہ سے [illegible] کہتے ہیں:

ولیس بینهما میراث ۔[4]

متعہ میں فریقین کے درمیان میراث نہیں ہوتی۔

شیخ [illegible] متعہ سے احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

[illegible] متعہ میں [illegible] ہے [illegible]

[illegible] متعہ [illegible] کا وارث بننے کا حق نہیں رکھتا۔

[illegible] متعہ [illegible] اور اگر میراث کا حق نہیں رکھتی تب بھی اس کا نفقہ صحیح [illegible]

---

[1] [illegible] ج ۲ ص ۴۴ مطبوعہ [illegible] ۲۶۵ھ

[2] [illegible] ، الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷، [illegible]

[3] [illegible] ۳۸۱ھ [illegible] ، [illegible] ج ۳ ص ۲۹۲ [illegible] ۱۳۶۱ھ

[4] [illegible] متوفی ۴۶۰ھ [illegible] ج ۳ ص ۵۳ [illegible] ۱۳۶۵ھ

سزاوار ہونے کی وجہ سے بھی شوہر پر کوئی حق نہیں رکھتی۔[1]

علامہ نووی شافعی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں متعہ کے متعلق صحیح مسلم میں مختلف [illegible] ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر کو متعہ [illegible] اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن متعہ کی ممانعت کی فرمایا تھا کہ [illegible] متعہ کے متعلق اسامہ بن سبرہ کی بن بنا پر صحیح مسلم میں حضرت [illegible] اور حضرت سبرہ بن معبد جہنی فرماتے ہیں ہمیں متعہ کے بارے [illegible] سے کہ وطن میں رخصت کی اجازت دی گئی تھی۔ ان تمام روایات میں [illegible] متعہ کی کی [illegible] نہیں تھیں بلکہ وہ گرم علاقے تھے وہاں عورتوں کے بغیر ان کا رہنا مشکل تھا۔ اس سبب سے جہاد کے [illegible] متعہ کی اجازت دی گئی۔ حضرت ابن عباس اپنی علمی [illegible] تھے کہ متعہ صرف [illegible] کے وقت مرد کا کھانا مباح ہوجاتا ہے۔ علامہ نووی نے [illegible] متعہ کے [illegible] حضرت علی کی [illegible] سے روایت کیا ہے کہ [illegible] کے زمانہ میں [illegible] کی اجازت [illegible] کے وقت [illegible]

علامہ وشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ وشتانی لکھتے ہیں کہ ابن عربی کہتے ہیں کہ متعہ کو پہلے مباح کیا گیا پھر حرام کر دیا گیا۔ پھر مباح کیا گیا پھر حرام کیا گیا۔ اصحاب مالکی یہ کہتے ہیں کہ شروع اسلام میں متعہ کی اباحت کے مطابق متعہ کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے اس سے سکوت فرمایا پھر خیبر کے دن متعہ حرام کر دیا گیا پھر مباح کیا گیا پھر حرام کر دیا گیا پھر فتح مکہ کے دن متعہ حلال کیا گیا پھر چند دن بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا جیسا کہ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

علامہ وشتانی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ صحابہ مکہ کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ متعہ کرنے والے پر آیا وہ حد لگانی ہے جو کہ زنا کرنے والے پر لگائی جاتی ہے یا وہ حد لگائی جاتی ہے جو کہ شراب پینے والے پر لگائی جاتی ہے یا عقد میں شبہ کی وجہ سے حد ساقط کر دی جائے گی بلکہ اس کو صرف سزا دی جائے گی۔ امام مالک سے یہی مروی ہے۔[1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ اس عقد میں مدت اور گواہوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ امام احمد نے فرمایا ہے کہ متعہ حرام ہے۔ علامہ ابوبکر نے کہا ہے کہ امام احمد سے یہ روایت ہے کہ متعہ مکروہ ہے کیونکہ ابن منصور کے جواب میں امام احمد نے فرمایا ہے میرے نزدیک متعہ سے اجتناب کرنا اولیٰ ہے علامہ ابوبکر کہتے ہیں وہ باقی صحابہ نے امام احمد سے اس کے برخلاف روایت کی ہے اور کہا ہے کہ امام احمد نے رجوع کر لیا ہے۔ یہ روایت ہے اور وہ یہ ہے۔ امام صاحب کا یہ قول ہے حضرت علی بن ابی طالب حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ روایت مروی ہے علامہ ابن ہبیرہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ امام مالک، اہل کوفہ میں سے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اور اہل مصر میں سے امام مالک اور ان کے اصحاب کا متعہ حرام ہونے پر اتفاق ہے۔ امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے اور شرط باطل ہے۔

حضرت ابن عباس کا نظریہ ہے کہ متعہ عورت اور اس کے ولی کی رضامندی سے عقاد، طاؤس، ابن جریج کا خیال ہے حضرت جابر و حضرت سبرہ حدیث سے بھی متعہ کی اباحت کا بھی یہی مذہب ہے یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو معزز گواہوں سے متعہ اور حج کا متعہ (تمتع) کیا جاتا تھا اور ان پر حد زنا واجب نہیں ہوتی تھی اور اہل یمن کے یہ کہنے کی طرف کہ عقد متعہ

نحریم متعہ پر جمہور کی دلیل یہ ہے کہ متعہ۔ ربیع بن سبرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ہمیں متعہ سے منع فرمایا تھا (صحیح مسلم) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کر دیا۔ (سنن ابوداؤد) اور سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی اب اللہ تعالیٰ نے قیامت تک

---

[1] علامہ ابوعبداللہ محمد بن علی مازری متوفی ۵۲۸ھ المعلم ج ۲ ص ۴، مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت

علامہ حصکفی کا متعہ پر تبصرہ

بلکہ متعہ میں تین دن کی مقید اباحت ثابت ہوئی تھی اور تین دن پورے ہونے کے بعد متعہ کی اباحت باقی نہیں رہی کہ اس کے لیے ناسخ کی ضرورت ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ متعہ کو سورۃ مومنون کی آیت نے منسوخ کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر تم نے متعہ کیا تو میں تم کو رجم کروں گا۔ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے متعہ سے رجوع کر لیا تھا۔ پس اجماع صحابہ سے متعہ کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم (وہ لوگ جو ازواج اور اپنی باندیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں) اور جس عورت سے متعہ کیا جائے وہ زوجہ نہیں ہے ورنہ باندی ہونے کی وجہ سے اس پر طلاق ہوتی ہے اور نہ اس کے ساتھ ایلاء ہوتا ہے اور زوجہ کے ساتھ یہ تمام معاملات ہوتے ہیں اور قرآن مجید میں ہے فما استمتعتم بہ منھن الایۃ اس سے معلوم ہوا کہ متعہ نکاح نہیں جیسا کہ اس آیت کے سیاق سے ظاہر ہے۔[1]

متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کا تصریحی قول

شمس الائمہ سرخسی نے لکھا ہے کہ امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے اور ان کا یہ مذہب کو دیکھ کر علامہ عینانی صاحب ہدایہ نے لکھا ہے:

وقال مالک رحمہ اللہ ھو جائز[2] امام مالک نے کہا ہے کہ متعہ جائز ہے۔

غالباً اس تسامح کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کو نے امام مالک کی اصل کتابوں کی طرف مراجعت نہیں کی ہے ورنہ صاحب ہدایہ کا تسامح ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں اب ہم مدونہ سے امام مالک کا قول پیش کرتے ہیں۔

علامہ ابن سحنون تنوخی، امام ابن قاسم سے روایت کرتے ہیں۔

(قلت) ارءیت اذا تزوج امراۃ باذن ولی بصداق قدسماہ تزوجھا الی شھر او سنۃ او سنتین ایصلح ھذا النکاح (قال) قال مالک ھذا النکاح باطل اذا تزوجھا الی اجل من الاجال فھذا النکاح باطل (الی قولہ) قلت ارایت ان قال اتزوجک شھرا یبطل النکاح ام یجعل النکاح صحیحا ویبطل الشرط (قال) قال مالک النکاح باطل یفسخ وھذہ المتعۃ

امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا یہ بتلائیے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کے ولی کی اجازت سے کچھ مقدار کر کے ایک ماہ یا دو ماہ یا سال دو سال کی مدت کے لیے نکاح کرے تو آیا یہ جائز ہے؟ امام مالک نے فرمایا یہ نکاح باطل ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی شخص کسی مدت معین کے لیے نکاح کرے تو نکاح باطل ہے اور شرط باطل ہے؟ میں نے کہا یہ بتلائیے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے ایک ماہ کے لیے نکاح کرے تو

---

[1] علامہ شمس الدین محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۵ ص ۵۲، ۵۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت طبع ثانیہ ۱۴۰۹ھ

[2] علامہ محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف غنیتابی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، البنایہ شرح الہدایہ ج ۴ ص ۵۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

و قد ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریمہا۔ [۵]

مدت سے نکاح باطل ہے یا نکاح میں ... کی شرط باطل ہے۔ امام مالک سے ... سے درود فسخ ہو جائے گا کیونکہ یہ متعہ ... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعہ کی تحریم ثابت ہے۔

علامہ ابن حزم نے بھی صاحب ہدایہ کے اس دعوے کا ان کتابوں سے لکھتے ہیں:

ثبتہ ابو مالک عطیہ۔ [۵]

امام مالک کی طرف جو ... منسوب ... ہے

امام مالک روایت کرتے ہیں:

عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء [۳] و اکل لحوم الحمر الانسیۃ۔ [۵]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ... ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

علامہ ابوالولید باجی مالکی اس کی شرح میں لکھتے ہیں ... اس حدیث میں متعہ مباح کی حضرت علی کو ... علم نہیں اور تحریمہ کا علم نہیں تھا حضرت علی نے ... سے کہا ... اور اس نفی کی خبر دی ...

حرمت متعہ پر قرآن مجید سے استدلال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فانکحوہن باذن اھلھن و اٰتوھن اجورھن بالمعروف محصنٰت غیر مسٰفحٰت و لا متخذٰت اخدان فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب ذٰلک لمن خشی العنت منکم و ان تصبروا خیر لکم۔ [۵]

جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے ... ان کے مہر ... ان سے نکاح کرنا ... مہر ادا کرنا ... لاچار کرنا ... ان پر ... کرنا۔

یہ آیت سورۂ نساء سے لی گئی ہے جو مدنی سورت ہے اور ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے اس آیت سے ... نے متعہ کی حرمت پر استدلال کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ... کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور ... کی حفاظت کا ... عدل قائم نہ رکھ سکیں تو ... بیویوں سے ... کر سکتے ہیں اور ... اگر متعہ کی ... تحلیل ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کا بھی ان دو صورتوں کے ساتھ ذکر فرماتا جن میں متعہ کا ... ہے کہ وہ جائز نہیں ہے۔ اوائل اسلام سے لے کر فتح مکہ تک متعہ کی جو ... مسلمانوں ... کی ہے

---

[۵] علامہ ابن سعید تنوخی متوفی ۲۵۶ھ ... مطبوعہ ... بیروت، ۲۰۷ھ

[۳] علامہ ابن ... متوفی ۸۲۰ھ ... مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

[۵] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ ... مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان

[۵] علامہ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ ... مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ

اس کو منسوخ کر دیا گیا۔

شیعہ حضرات کا گمراہ ہونا اس آیت میں عقد نکاح متعہ کو بھی شامل ہے لہٰذا نکاح کے ساتھ متعہ کا بھی تمام ہو گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ نکاح کی حد صرف چار عورتوں تک ہے اور متعہ میں عورتوں کی تعداد کے لئے کوئی حد نہیں اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ نکاح اور متعہ دو الگ الگ حقیقتیں ہیں نکاح میں عقد دائمی ہوتا ہے اور متعہ میں عقد عارضی ہوتا ہے نکاح میں منکوحات کی تعداد محدود ہے اور متعہ میں متمتعات کی کوئی حد نہیں نکاح میں [illegible] ہوتے ہیں اور متعہ میں ظہار ایلاء لعان اور عدت وغیرہ نہیں ہوتے ہیں اور متعہ میں [illegible] معارض ہے نکاح اور متعہ دو متضاد حقیقتیں ہیں لہٰذا نکاح سے متعہ کا رد بالکل معقول ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات (الی قولہ) ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم۔ (نساء: ۲۵)	اور جو شخص تم میں سے آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی وسعت نہ رکھے تو وہ مسلمان لونڈیوں سے نکاح کر لے اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا خوب حال جانتا ہے تم سب ایک ہی جنس کے ہو پس ان لونڈیوں سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کر لو اور ان کو ان کے مہر دستور کے موافق ادا کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی ہے کہ جو شخص آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے وہ لونڈی سے نکاح کر لے اور یہ کہ وہ ضبط نفس سے کام لے اگر متعہ جائز ہوتا تو اس سے نکاح کی طاقت نہ رکھنے کی صورت میں اس کو فوری راحت کی خاطر متعہ کا حکم دیا گیا پس معلوم ہوا کہ کوئی شخص متعہ سے نکاح کی طرف نہیں پڑے گا۔ متعہ کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیھم اللہ من فضلہ (نور: ۳۳)	اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ وہ ضبط نفس سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

اس آیت میں متعہ کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ ضبط نفس کا حکم دیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ اس میں متعہ کے جواز کی کوئی شکل نہیں ہے

احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال

اس سے پہلے ہم نے قرآن مجید سے متعہ کی حرمت پر دلائل پیش کئے اور اس کی تشریح میں احادیث سے استدلال کیا ہے اب ہم اس کی تائید کے لئے احادیث کا ذکر کرتے ہیں

چند مزید احادیث بیان کی جاتی ہیں:

عن سبرۃ الجھنی قال خرجت مع رسول [illegible] حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان [illegible]

الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح (الی قوله) قال فاستمتع منها فلم نخرج من مكة حتى حرمها رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد ورجاله رجال الصحيح غير[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] روانہ ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کر دیا [illegible]

عن جابر بن عبد الله الانصاری قال خرجنا ومعنا النساء اللاتی استمتعنا بهن حتى أتينا ثنية الركاب فقدمنا يا رسول الله هؤلاء النسوة اللاتی استمتعنا بهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هن حرام الى يوم القيامة ولو دعونا عند ذلك لفعلت عند ذلك ثنية الوداع وما كانت قبل ذلك الا ثنية الركاب رواه الطبرانی فی الاوسط[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نکلے اور ہمارے ساتھ وہ عورتیں تھیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا حتی کہ ثنیۃ الرکاب [illegible] کیا یا رسول اللہ! یہ وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قیامت تک کے لئے حرام ہیں اگر ہم [illegible] گیارہ [illegible] ثنیۃ الوداع [illegible] ثنیۃ الرکاب [illegible]

عن سالم بن عبد الله قال اتى عبد الله بن عمر فقيل له ان ابن عباس يامر بنكاح المتعة فقال ابن عمر سبحان الله ما اظن ابن عباس يفعل هذا قالوا بلى انه يامر به قال وهل كان ابن عباس الا علما صغيرا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ابن عمر نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كنا مسافحين۔

رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحيح غير المعافى بن سليمان وهو ثقة[3]

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن [illegible] کے پاس ایک شخص [illegible] کہ ابن عباس [illegible] حکم دیتے ہیں! [illegible] نے کہا نہیں! وہ ایسا ہی کرتے ہیں، حضرت ابن عمر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عباس بہت چھوٹے تھے پھر حضرت ابن عمر نے فرمایا! [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اور ہم زنا کرنے والے نہیں ہیں، اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں معافی بن سلیمان صحاح کے راوی ہیں۔

عن سعيد بن جبير قال قلت لابن

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے [illegible]

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۴ مطبوعہ مکتبہ القدسی قاہرہ ۱۳۵۲ھ

[2] " " مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۴ " " "

[3] " " مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۵ " " "

عباس افتدری ما صنعت وبما افیت سارت بفتیاك الرکبان (الی قوله) فقال انا لله وانا الیه راجعون ولا ما بهذا افتیت ولا هذا اردت ولا احللت منها الا ما احل الله من المیتة والدم ولحم الخنزیر وفیه الحجاج بن ارطاة وهو ثقة ولکنه مدلس وبقیة رجاله رجال الصحیح۔ [1]

نہایہ کب نے دیکھ کر کب کے فتوی سے [illegible] فرجون کب کے فتوی کی وجہ سے [illegible] سوار ہو گئے [illegible] حضرت ابن عباس سے [illegible] راجعون، نہ میں نے یہ فتوی دیا، نہ میرا یہ ارادہ تھا۔ میں نے تو [illegible] طرح حالت اضطرار میں مردار خون اور خنزیر کا گوشت مباح ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کی سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے لیکن ثقہ راوی ہے باقی راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

عن الحارث بن غزیه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یوم فتح مکة یقول متعة النساء حرام ثلاث مرات رواه الطبرانی وفیه اسحاق بن عبد الله بن ابی فروة وهو ضعیف [2]

حارث بن غزیہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا عورتوں سے متعہ حرام ہے، اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند میں اسحاق بن عبداللہ ایک ضعیف راوی ہے۔

ہر حیف کہ اس آخری حدیث میں کب [illegible] اس لیے کہ اس کی [illegible] اس لیے کہ اس کی نفوذ کر گئی [illegible] نظر سے [illegible]

شیعہ حضرات کی احادیث سنہ ترمت متعہ پر استدلال

عن زید بن علی عن ابائه عن علی علیهم السلام قال: حرم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوم خیبر لحوم الحمر الاهلیة ونکاح المتعة۔ [3]

زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے [illegible] نکاح متعہ کو حرام کر دیا۔

[illegible] کہ شیعہ حضرات نے کبھی کہ کر خیبر کے دن متعہ [illegible] گیا تھا تو پھر فتح مکہ کے موقعہ پر متعہ کیوں ہوا، اس کا جواب علامہ [illegible] نے [illegible] دیا ہے کہ متعہ خیبر کے [illegible] اس کو بالکل، فتح مکہ کے موقع پر [illegible] اجازت دی گئی اور [illegible]

---

[1] حافظ نور الدین الہیثمی [illegible] مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۵ [illegible] بیروت [illegible]

[2] " " " ج ۴ ص ۲۶۶ " " " "

[3] شیخ حافظ ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ، تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۵۱ [illegible]

عن زید بن علی عن ابیہ عن علی علیہم السلام قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ۔ ۵

زید بن علی اپنے اباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت اور نکاح متعہ کو حرام کر دیا۔

اس روایت میں زیدیہ کی تقلید نہیں ہے اور اس حدیث سے ثابت ہو کہ متعہ کے لیے جو [illegible] گئی تھی وہ اس روایت کے بعد منسوخ ہو گئی، شیخ ابو جعفر طوسی نے اس حدیث سے [illegible] لکھا ہے کہ چونکہ یہ حدیث شیعہ حضرات کے باقی موقف کے خلاف ہے اس لیے اس [illegible] سال کی ہے، شیعہ حضرات کا یہ دعوی غلط ہے [illegible] ان کے موقف کے خلاف ہیں کو تقیہ پر محمول کرتے ہیں اس سوال روایت [illegible] تقیہ کا [illegible] کو جیسا کہ ابھی [illegible] آدمی غصہ نہ کرے وہ [illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ [illegible] اس حدیث کے [illegible] تقیہ حضرت حسین کو [illegible] باکہا جائے کہ [illegible] حسین [illegible] کہ جائے [illegible] الحیاذ باللہ!

[illegible] سعیدی [illegible] قرآن کی [illegible] پہلے [illegible] سعیدی [illegible]

باب تحریم الجمع بین المرأۃ وعمتہا وخالتہا فی النکاح

بھتیجی اور بھانجی وغیرہ اور پھپھی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت

۳۴۳۳۔ حدثنا عبید اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال نا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور [illegible] پھوپھی کو اور [illegible] کو نکاح میں [illegible] کیا جائے۔

۵۔ شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ، الاستبصار ج ۳ ص ۴۲ مطبوعہ [illegible] ۳۹ و

۵۔ [illegible] ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب کلینی [illegible] ۳۲۹ھ [illegible] من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۴۔ مطبوعہ [illegible] ۲۰۰

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَلَا الْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا۔

۳۳۳۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَزْوِيجِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو نکاح میں ... سے منع فرمایا ہے، بھتیجی اور اس کی پھوپھی اور بھانجی اور اس کی خالہ۔

۳۳۳۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِي مِنْ الْأَنْصَارِ مِنْ وُلْدِ أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۳۳۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ قَالَ ... وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کہ کوئی شخص بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے یا بھانجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یہ ہے کہ بیوی کے باپ کی پھوپھی اور بیوی کے باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہے۔

۳۳۳۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ نَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی اور اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے۔

۳۳۳۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۳۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ اللهُ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دے اور اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے جب تک کہ وہ خود اجازت نہ دے دے اور کسی عورت سے نکاح کر کے اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہ کیا جائے اور کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ اس کے برتن کو خالی کر دے اور اس کی جگہ خود نکاح کر لے کیونکہ اس کے لیے وہی کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

۳۳۳۹۔ وَحَدَّثَنِي مُخَرِّمُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا أَوْ تُسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللهَ رَازِقُهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے نکاح ... کرے یا کہ اس کے برتن کو اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے۔

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا

عَنْ سَعْدٍ وَهِيَ دِينَارٍ ۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔

۳۳۴۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا ممنوع ہے ان میں مذہب

قرآن مجید کے عموم کی خبر واحد سے منسوخ ہونے کی بحث

جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کی تفصیل اور احکام

[illegible]

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ

حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کی ممانعت کا بیان

۳۳۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ مَيْسَرَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَقَالَ لَا تُزَوِّجْ وَلَا تَزَوَّجْ إِلَّا بِالْأَكْفَاءِ وَلَا تُنْكِحْ إِلَّا بِالْأَكْفَاءِ وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے بیان کیا کہ انہوں نے (اپنے لڑکے کے لیے) میسرہ کی لڑکی سے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا جو اس زمانہ میں حج کے امیر تھے (اس لیے کہ) میسرہ کی لڑکی سے کہو کہ وہ اپنا نکاح نہ تو کسی ایسے شخص سے کرے جو کفو نہ ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو اپنی لڑکی کا نکاح دے جو کفو نہ ہو۔ ابان نے کہا کہ عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۳۳۴۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام والا نہ تو نکاح کرے اور نہ کسی اور کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

۳۳۴۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهٍ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام والا نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

۳۳۴۶ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ نَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ فِي الْعَامِ

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر اپنے لڑکے طلحہ کا نکاح شیبہ بن عثمان کی لڑکی سے کرنا چاہتے تھے۔ ابان بن عثمان اس زمانہ میں حج کے امیر تھے۔ ابان نے مجھے ان کے پاس بھیجا کہ میں ان سے نکاح کرنے کا پیغام دوں۔ اور میری خواہش تھی کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں

وَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَجِّ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بَانُ أَبِي فَدَرَدْتُ إِلَيْكَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَحْضُرَ دِلَكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عَيَّرْتَ حَاجِبًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا

حضرت بان نے فرمایا میں تو تجھ کو بے وقوف سمجھتا ہوں کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بان نے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نکاح نہ کرے۔

۳۳۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثَتْ بِهِ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ بُكَيْرُ بْنُ الْأَصَمِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں میمونہ سے نکاح کیا تھا۔ اس فقرہ میں راوی نے اضافہ سے کہا کہ یہ بات خود میمونہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی تھی کہ آپ نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔

۳۳۴۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں میمونہ سے نکاح کیا۔

۳۳۴۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا تھا یہ بھی ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

بقیہ عنوانات

محرم کے نکاح کرنے میں مذاہب اربعہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ نظریہ ہے کہ محرم کا حالت احرام میں نکاح کرنا تو جائز ہے مگر صحبت کرنے سے پہلے پہلے اس نکاح کو حلال کیا جائے گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کو حلال کیا ہے اور کسی دلیل سے ممانعت نہیں کی اور احادیث صحیحہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور اس سے بڑھ کر اور دلیل کیا ہو سکتی ہے۔ [illegible] جائز نہیں ہے۔

[illegible]

امام ابوحنیفہ کے موقف پر علامہ نووی کے اعتراضات

[illegible]

علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ دلی کرے نہ کسی کو دلی کرنے دے یا یہ نبی کرست تہ ہی کے لیے ہے اور صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس کی حدیث سے یہ بیان جواز کے لیے ہے اور کراہت کی وجہ یہ ہے کہ عقد نکاح مساوات کا طلب ہے اس میں مساوات حرام ہیں اس سے منع کیا اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ منگنی اور پیغام نکاح کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے اور اس کی مخالفت نہیں ہے تو وہ مرست ہے لہذا پیغام نکاح بادرجہ سے نکاح کرنا منع ہوگا ۔ واللہ اعلم کا جواب ہے ہے ۔ حضرت عمر نے نکاح کرنے کو آپ کی خصوصیت پر محمول کرنا جائز نہیں ہے اس لیے صحیح نہیں ہے ۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

باب اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

۳۳۵۰ ۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے

۳۳۵۱ ۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے

۳۳۵۲ ۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۔

اک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے ۔

۳۳۵۳ ۔ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا

ایک اور سند سے بھی اسی طرح کی روایت ہے ۔

---

۱ ۔ علامہ ابن علی حنفی متوفی ۸۵۵ھ ، عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۱۰۰ ، مطبوعہ ادارہ طباعت سریہ ۱۳۴۸ھ

بِنَحْوِهِ۔

۳۳۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ قَدَرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عُثْمَانُ وَفِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہ تم دلالہ کاؤں [illegible] بغیر) خریدنے اور اس سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی [illegible] قیمت بڑھائے اور [illegible] بیع صادق پر مشتمل کرے [illegible] بیع کرے اور [illegible] اپنی بہن (سوکن) کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے لیے انڈیل لے، [illegible] بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔

۳۳۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ترغیب دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ (جبکہ خود خریدنے کا ارادہ نہ ہو) اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور شہری (بھاؤ بتائے بغیر) دیہاتی کا [illegible] اور نہ کوئی عورت اس لیے اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے لیے انڈیل لے۔

۳۳۵۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ [illegible] قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ [illegible] عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ [illegible] فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے اس میں ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر قیمت نہ بڑھائے۔

۳۳۵۷۔ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ أَبِي [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بن سعید و ابن حجر جمیعا عن اسمٰعیل بن جعفر قال ابن ایوب نا اسمٰعیل قال اخبرنی العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسوم المسلم علی سوم المسلم ولا یخطب علی خطبتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی بیع پر قیمت نہ لگائے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے۔

۳۳۵۸۔ وحدثنی احمد بن ابراہیم الدورقی قال نا عبد الصمد قال نا شعبۃ عن العلاء و سہیل بن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

۳۳۵۹۔ وحدثنی محمد بن مثنی قال نا عبد الصمد قال نا شعبۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث العلاء غیر انہ لم یذکر ولا یخطب علی خطبتہ حتی یذر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی بیع پر قیمت نہ لگائے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے

۳۳۶۰۔ وحدثنی ابو الطاہر قال ان عبد اللہ بن وہب عن اللیث و عمرو عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الرحمٰن بن شماسۃ انہ سمع عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن اخو المؤمن فلا یحل لمؤمن من اخیہ شیء الا ما طابت بہ نفسہ فلا تظلموا انفسکم ولا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی کوئی چیز اس کی خوشی کے بغیر لے لے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو میرے بعد کافر نہ بن جاؤ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

علامہ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کا تعلق اس صورت سے ہے جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کا پیغام بھیج دے اور وہ اس کو قبول کر لے تو کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کے نکاح کا پیغام بھیجے یا اس کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

صحیح ہے اور فسخ نہیں ہوگا، اور دوسرے حضرات یہ کہتے ہیں کہ نکاح فسخ ہو جائے گا، امام مالک سے اس مسئلے میں دو روایتیں ہیں، بعض اصحاب مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ دخول سے پہلے نکاح فسخ ہو جائے گا اور بعد دخول کے فسخ نہیں ہوگا۔ متعہ کی حرمت اس صورت میں ہے جب رشتہ منظور کر لیا گیا ہو اور اگر رشتہ بغیر منظور کیا ہو تو متعہ کی حرمت جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے روایت میں ہے کہ فلاں اور جہم و معاویہ دونوں نے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ آپ نے حضرت اسامہ کے لئے ایک جیسا اشارہ دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ متعہ کی گرمشدہ [illegible] نکاح کا حکم دینا جائز ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حرمت میں جمہور اور اتفاق ہے۔

اس باب کی احادیث میں ہوگا کے جو احکام آگئے ہیں ان کی تفصیل سے انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الحج میں بیان کریں گے۔

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ

نکاح شغار کی حرمت کا بیان

۳۳۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى [illegible] قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] نے شغار سے منع فرمایا ہے شغار یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص سے اس کی بیٹی کے عوض (یعنی وہ بھی اپنی بیٹی کا نکاح پہلے شخص سے کر دے) اور ان کے درمیان مہر نہ ہو۔

۳۳۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ [illegible] وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے

۳۳۶۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى [illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے [illegible]

ن: علامہ کمال الدین شیخ محمد بن موسیٰ دمیری متوفی ۸۰۸ھ حیوٰۃ الحیوان ج ۱ ص ۴۵۴ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۳۵۶ھ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۶۔ وَحَدَّثَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

۳۳۶۵ وَحَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شغار سے منع فرمایا ہے۔ [illegible] کے کردار میں ہی بیٹی کا نکاح تم سے کردوں گا۔ یہ بھی ہے کہ نکاح بحدت کردار میں اپنی بہن کا نکاح تم سے کردوں گا۔

۳۳۶۶۔ وَحَدَّثَنَا

[illegible] بھی ایسی ہی روایت ہیں۔

۳۳۶۷۔ وَحَدَّثَنِي

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] منع فرمایا ہے۔

شغار میں مذاہب علامہ نووی لکھتے ہیں کہ صحت میں شغار کی شرط [illegible] کہتے ہیں شغار [illegible] اس صورت میں اس کی [illegible] اس عقد میں دونوں نکاح کرنے والے ایک دوسرے سے [illegible] سے کرنا اس کا مہر [illegible]

نکاح مہر سے خالی ہونا ہے شعار جاہلیت کا نکاح ہے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے اختلاف ہے کہ آیا اس نکاح سے نکاح باطل ہونا ہے یا فاسد فعی اور امام احمد کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ دخول سے پہلے نکاح فسخ ہوگا اور دخول کے بعد فسخ نہیں ہوگا ایک روایت یہ ہے کہ ہر صورت میں نکاح فسخ ہو جائے گا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ نکاح صحیح ہوگا اور مہر مثل واجب ہوگا امام احمد سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے[1]

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ احناف کے نزدیک شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی منکوحہ یا اپنی لڑکی یا بہن کے ساتھ اپنے نکاح کے عوض میں نکاح کرے اور اس کا عقد دوسرے عقد سے مربوط ہو یہ نکاح صحیح ہے اور اس میں مہر مثل واجب ہے[2]

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں کہ حدیث میں نکاح شغار کی ممانعت ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اس نکاح کو فاسد ہونے کی وجہ سے منع فرمایا ہے اور ہم بھی اس کو باطل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ عقد اس لیے باطل ہوگیا کہ اس میں ایسی چیز کو مہر بنایا گیا جو مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی جیسے کوئی شخص کسی عورت کے نکاح کرے اس صورت میں نکاح باطل ہو جائے گا اور خمر یا خنزیر کی جگہ مہر مثل واجب ہوگا[3]

بَابُ الْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان

۳۳۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرائط میں سے جو شرط سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہے یہ وہ ہے جس کی وجہ سے تم عورتوں کو اپنے لیے حلال کرتے ہو۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم، ص ۴۵۵ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۳۰۵

[2] علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۸ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ ۳۴۱

[3] علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۶۸۱ھ فتح القدیر ج ۳ ص ۲۲۲ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

الشَّرْطِ اَنْ تَوْفِيَ بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ
وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ بَحْرٍ
وَابْنُ مُثَنّٰى غَيْرَ اَنَّ ابْنَ مُثَنّٰى قَالَ
الشُّرُوطَ۔

حقوق زوجین علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور علماء و فقہاء کا یہ نظریہ ہے کہ اس حدیث سے مراد وہ شرائط ہیں جو نکاح کے مقتضیٰ کے خلاف نہ ہوں جن میں شرائط مذکور ہیں جو نکاح کے تقاضوں اور اس کے [illegible] میاں بیوی اچھائی کے ساتھ زندگی گزارنا اور بیوی کی [illegible] کا خرچ دستور کے مطابق [illegible] بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ کرے گر دونوں میں لڑائیاں ہوں تو دونوں کے پاس باری باری رہے اور عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ جائے، اس کی نافرمانی نہ کرے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے، اس سے بولنے بغیر گھر میں کسی کو آنے نہ دے اور کسی سے ملنا جلنا اس کی مرضی کے بغیر تعرف نہ کرے اور شوہر نفقہ نکاح کے عوض میں وہ سب حلال عورتیں کو حق پہنچتا ہے۔ اس کی باری میں اس کے پاس رہے اور اس کو اپنے ساتھ سفر میں نہ لے جائے۔[1]

بَابُ اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ

نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا

۳۳۶۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ وَ [illegible] بْنُ [illegible]
وَ [illegible] قَالَ [illegible] عَنْ يَحْيَى بْنِ [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible]
[illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ

مُوسَى قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ ح
قَالَ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
دَاوُدَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ
قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ
كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى
حَدِيثِ هِشَامٍ شَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ
سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۳۳۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح
قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَنَّ عَطَاءً أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ
بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَارِيَةِ يُبَاعُ
أَهْلُهَا أَتَسْتَأْمِرُ أَمْ لَا يَتَزَوَّجُهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذْنُهَا
صُمَاتُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سُكُوتُهَا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا لونڈی سے اس کے گھر والے مشورہ کریں تو اس سے اجازت لینی چاہیے یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے درمیان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لونڈی کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

۳۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اپنے نفس کا اور کنواری کی اجازت اس کی خاموشی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيهِ
بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ
يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا

۳۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ
بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ
إِذْنُهَا سُكُوتُهَا

۳۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]
سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ اسْتَأْذِنُوا النِّسَاءَ فِي
بُضْعِهِنَّ وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا
صُمَاتُهَا وَلَمْ يَقُلْ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible] سنت ہی [illegible] ہے [illegible]
ہی [illegible] کی [illegible]
ہے

[illegible] سعید سے روایت ہے [illegible]
[illegible] کی نسبت ہو [illegible]
[illegible] سے بھی اس کا باپ اجازت لے۔
[illegible] اس کی خاموشی سے [illegible]
[illegible] اس کی خاموشی ان کا اقرار ہے

ولی کے بغیر عورت کے عقد نکاح کے بارے میں شوافع کا نقطہ

[illegible] نفس کی زیادہ حقدار ہے۔ علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی [illegible] ہے کہ نکاح کی صحت کے لیے [illegible] ہے یا نہیں، امام مالک اور امام شافعی سے کہا ہے کہ ولی کی [illegible] کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا [illegible] فرماتے ہیں کہ بیوہ، مطلقہ اور [illegible] کے نکاح کی صحت کے لیے ولی کی [illegible] اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی ہیں، اور [illegible] کہتے ہیں کہ کنواری لڑکی کے لیے ولی کی اجازت شرط [illegible] استدلال کے لیے نہیں ہے۔ امام مالک اور امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے [illegible] (ولی اجازت) سے نکاح نہیں ہوتا۔ اور اس حدیث کا تعلق ان لڑکیوں سے ہے [illegible] کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ ہماری کا مسلک اس حدیث سے [illegible] جس بات کا ذکر ہے [illegible] ہے [illegible] کنواری لڑکی سے [illegible] اجازت لی جائے گی اور [illegible] سے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ [illegible] سے ساقط نہیں ہوتا [illegible] لیکن اس پر [illegible] کہ اولیاء کے مخاطب ہیں اس کا زیادہ حق ہے [illegible] اس مسئلہ کو [illegible] عباس کی [illegible] سے [illegible] کی اجازت کے [illegible] کنواری لڑکی سے [illegible]

کے بغیر یا عقد ہی کر سکتی ہے اور اس حدیث میں ہے "ان کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" ان کا ... صحیح و ... ناجائز قرار دیتے ہیں اور اس حدیث کے عام معنی مراد لیتے ہیں اور عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا حق نہیں دیتے۔ شیخ ولی اللہ دہلوی نے اس مختلف فیہ مسئلہ میں کہ عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، ایک نئے قول کو اختیار کیا ہے جو ... مذہب کے خلاف ہے۔[1]

ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ

... مالکیہ کہتے ہیں کہ عورت کی ... کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے اور ان کے نزدیک ولی کی اجازت سے ... ہوتا ہے ... کے ذریعہ ولی سے ... عورت کی اجازت ... کے بعد ... کے عقد کے بعد ولی کو ... اس سے ... ولی کے احتجاج کے لئے ... دیا ہے کہ اس حدیث کے ثبوت میں قرآن مجید کی ... سے ... ان کے دلائل ... ہیں۔

ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ

... سے نکاح ... ہے ... علی سفرت ... حسن عمر ... آخر ... کا نکاح ... فاسد نکاح ... سے ... ولی کی اجازت ... عقد کر ... ولی ... عقد کر سکتی ... ولی ... نکاح کرنے ... سے کیونکہ ... ہے ... ولی کی ... ولی کی اجازت کے بغیر ... ہوتا ... ولی ... ہے ... ولی ... ہے ... ولی ... ہے

ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں احناف کا نظریہ

مرد کے اختیار میں ہے۔

شفعہ کا حق دیا جاتا ہے۔[1]

---

[1] ... علامہ ابن محمد بن احمد بن حسن تمیمی سرقندی متوفی ۳۷۳ھ ... مطبوعہ ... ج ۲ ص ۳ ... مطبوعہ ...

عورت کے از خود نکاح کرنے کے ثبوت میں احادیث

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايم احق بنفسها من وليها۔ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] (خواہ کنواری ہو یا بیوہ) ولی کی بہ نسبت اپنے نکاح کی زیادہ حقدار ہے۔

عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لا تنكح الايم حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يا رسول الله وكيف اذنها قال ان تسكت۔ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے [illegible] عرض کیا یا رسول اللہ کنواری کی اجازت کیسے ہوگی [illegible]

عن خنساء بنت خذام الانصارية ان اباها زوجها وهی ثيب فكرهت ذلك فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد نكاحها۔ [3]

حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا اور آں حالیکہ وہ بیوہ تھیں اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں [illegible] ترجمہ کالعدم کر دیا۔

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال: جاءت امرأة الى النبی صلى الله عليه وسلم فقالت، يا رسول الله! ان عم ولدی خطبنی فرده ابی وزوجنی وانا كارهة قال، فدعا ابا ها، فسأله عن ذلك فقال: انی انكحتك وانا اكره قال ما خيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح اذهبی فانكحی من شئت۔ [4]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت [illegible] یا رسول اللہ! میرے بیٹے کے چچا (دیور) نے مجھے [illegible] اور میرا نکاح وہاں کر دیا جہاں مجھے پسند نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو بلایا اور اس سے یہ معاملہ دریافت فرمایا، اس کے باپ نے کہا میں نے اس [illegible] نکاح نہیں کی مقدرت نہیں رکھتا تھا [illegible] وسلم نے فرمایا یہ نکاح نہیں ہوا، اور (عورت سے فرمایا) جاؤ جس سے چاہو نکاح کر لو۔

---

[1] امام مسلم بن حجاج [illegible] متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۵۵، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ۱۳۷۵ھ

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۷۴، " " ۱۳۸۱ھ

[3] " " " صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۷۸-۷۷۹ " " "

[4] [illegible] مصنف ج ۶ ص ۱۲۴-۱۲۳ [illegible] ۱۹۷۲ء

عن القاسم بن محمد ان عائشة انکحت حفصة ابنة عبد الرحمٰن بن ابی بکر المنذر بن الزبیر وعبد الرحمٰن غائب فلما قدم عبد الرحمٰن غضب وقال ای عیاد اللہ ! امثلی یفتات علیہ فی بناتہ فغضبت عائشة وقالت الوعب عن المنذر ؟ [1]

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے عبدالرحمان بن ابی بکر کی بیٹی حفصہ کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا [illegible] عبدالرحمان موجود نہیں تھے، جب وہ آئے تو انہوں نے ناراض ہو کر کہا [illegible] کے معاملہ میں میری [illegible] کا نکاح کس کے مشورہ سے کیا [illegible] نے فرمایا [illegible] منذر کو [illegible]

عن علی انہ اجاز نکاح امرأۃ بغیر ولی انکحتہا امہا برضاہا۔ [2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک [illegible] کو جائز [illegible] ولی کے اس کی ماں نے اس کی مرضی سے کیا تھا۔

عن معمر قال سالت الزہری عن الرجل یتزوج بغیر ولی قال : ان کان کفوا لم یفرق بینہما۔ [3]

معمر کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے سوال کیا کہ کوئی شخص [illegible] سے نکاح [illegible] انہوں نے کہا اگر [illegible] نکاح کیا جائے تو [illegible] جدائی نہ کی جائے گی۔

نکاح کی گواہی میں مذاہب نکاح کے منعقد اور صحیح ہونے کی شرط ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے [illegible] نکاح [illegible] ہے [illegible] اور امام شافعی [illegible] مسلک [illegible] ائمہ کے نزدیک گواہوں کے [illegible] شرط ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل یہ حدیث ہے:

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسہن بغیر بینۃ۔ [4]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] گواہوں کے اپنا نکاح کرتی ہیں۔

حافظ زیلعی نے یہ حدیث ذکر کی ہے:

قال علیہ السلام لا نکاح الا بشہود۔ [5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر گواہوں کے [illegible] نہیں ہوتا۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

---

[1] [illegible] مصنف [illegible] ۲۳۵ھ [illegible] ج ۴ ص ۳۴۲ [illegible] قرآن کراچی ۱۴۰۶ھ

[2] " " المصنف ج ۴/۲ ص ۱۳۴ " " "

[3] امام عبدالرزاق بن ہمام متوفی ۲۱۱ھ، المصنف ج ۶ ص ۲۶۷، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۳۹۲ھ

[4] [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] مطبوعہ [illegible] کراچی

[5] [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] ج ۳ ص [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۳۵۵ھ

دو مسلمانوں کی گواہی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، خواہ نکاح کرنے والے عورت اور مرد دونوں مسلمان ہوں یا دونوں مسلمان ہوں یا مرد مسلمان ہو امام احمد نے اس کی تصریح کی ہے اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔ اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں اگر عورت ذمیہ ہو تو دو ذمیوں کی گواہی سے بھی نکاح ہو جائے گا۔[1]

علامہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے [illegible] گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور ہمارے علماء رحمہم اللہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ بھی اور امام شافعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح میں گواہ شرط نہیں ہیں بلکہ اعلان شرط ہے حتیٰ کہ بچوں اور عورتوں سے چھپ کر نکاح کا اعلان کر دیا تو نکاح درست ہوگا اور اگر گواہوں کو یہ حکم دیا کہ وہ گواہی نہ دیں تو بھی نکاح درست ہوگا۔[2]

ٹیلیفون پر نکاح کا حکم

بعض اوقات لڑکا ایک ملک میں اور لڑکی دوسرے ملک میں ہوتی ہے [illegible] کر لڑکی کا نکاح کر کے اس کو لڑکے کے پاس بھیج دیں مثلاً لڑکی پاکستان میں ہے [illegible] چاہے ہیں کہ ٹیلیفون پر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے [illegible] کہ نکاح میں یہ ضروری ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ایجاب و قبول کیا جائے [illegible] ٹیلیفون پر قبول کر رہا ہے اس کا قبول مرد مجلس میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں [illegible] تو ایجاب کے بعد قبول کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ٹیلیفون پر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

لڑکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں ہو تو نکاح کیسے ہوگا؟

[illegible] ہو اور لڑکی پاکستان میں ہو اور ٹیلیفون کے ذریعہ ان کا نکاح کیا جائے تو اسلامی نکاح کی شرط یہ ہے کہ لڑکا یا لڑکی کسی شخص کو وکیل بنا دے اور وہ وکیل لڑکے کی طرف سے [illegible] قبول کرے [illegible] دو گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں تو اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا اور لڑکی وکیل کے ذریعہ بھیجا جا سکتا ہے۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں اگر غائب کسی شخص کو وکیل بنا دے اور وہ وکیل لڑکی کا نکاح [illegible] سے نکاح صحیح ہے [illegible] نے عقد نکاح کا پیغام دیا اور نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام حبیبہ کا نکاح کر دیا [illegible] کے مطابق حضرت ام حبیبہ کا ولی نہ تھا۔[3]

باب ۴۴ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ — باپ کے لیے نابالغہ لڑکی کے نکاح کرنے کا جواز

۱۔ علامہ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ المغنی ج ۶ ص ۴۵۰ مطبوعہ دار الکتاب بیروت ۱۴۰۵ھ

۲۔ علامہ شمس الدین ابو بکر بن سرخسی محمد بن احمد بن ابی سہل متوفی ۴۸۳ھ المبسوط ج ۵ ص ۱۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۹ھ

۳۔ " " " " ج ۵ ص ۱۲-۱۵ " " " " "

۳۳۰۵ - حَدَّثَنَا ... وَحَدَّثَنَا ... عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ... تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... سِتِّ سِنِينَ ... وَبَنَى بِي ... وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ... فَقَدِمْنَ الْمَدِينَةَ ... فَوُعِكْتُ شَهْرًا ... وَتَمَّ لِي ... وَأَتَتْنِي أُمِّي ... وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ ... فَأَخَذَتْ بِيَدِي ... فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ ... فَأَهْوَيْتُ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي ... ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الْبَيْتَ ... فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ... فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ ... وَالْبَرَكَةِ ... وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ ... فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ ... فَغَسَلْنَ رَأْسِي ... وَأَصْلَحْنَنِي ... فَلَمْ يُرُعْنِي إِلَّا ... رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... ضُحًى ... فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر چھ سال تھی اور میری رخصتی اس وقت ہوئی جب میری عمر نو سال تھی ... مجھے بخار آیا ... میرے بال ... کندھوں تک ... میری والدہ ... مجھے لے گئیں ... دروازے پر ... دھکا دیا ... میرا سانس ... پھر مجھے ... گھر میں ... انصار کی عورتیں ... خیر و برکت ... دھو کر میرا بناؤ سنگھار کیا ... میں اس وقت ڈر گئی ... صبح ... عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔

۳۳۰۶ - وَحَدَّثَنَا ... عَنْ هِشَامٍ ... عَنْ عُرْوَةَ ... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ... أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... تَزَوَّجَهَا ... وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ... وَبَنَى بِهَا ... وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ ... وَمَكَثَ عِنْدَهَا ... تِسْعًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر چھ سال تھی اور میری رخصتی اس وقت ہوئی جب میری عمر نو سال تھی

۳۳۰۷ - وَحَدَّثَنَا ... عَنْ هِشَامٍ ... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ... أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... تَزَوَّجَهَا ... وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ... وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ ... وَهِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر چھ سال تھی ... میری عمر نو سال تھی ... اور اس حالیکہ میری گڑیاں بھی میرے ساتھ تھیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال

بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَبُنِيَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ

ہوا اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی

۳۳۰۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ سال تھی اور رسول اللہ کے گھر میں میری رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی اور رسول اللہ کا وصال ہوا تو میری عمر اٹھارہ برس کی تھی۔

نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کا بیان

باب نمبر ۳۳۰۵، ۳۳۰۶، ۳۳۰۷ میں سے جس وقت [illegible] رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر چھ سال تھی۔ صحیح بخاری کی [illegible] وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر [illegible] ہیں اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا [illegible] دوسرا [illegible]

[illegible] سے دس سال کی عمر میں [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر [illegible] ہشام کی روایت میں [illegible] ولید و برق [illegible] مگر [illegible] صحیح مسلم اور بخاری [illegible] نکاح کے وقت [illegible]

نابالغ لڑکی کے نکاح کا اختیار

[illegible] نکاح کر سکتے ہیں [illegible] اس لڑکی کو [illegible]

[illegible]

امام مالک، امام شافعی اور جمہور کے نزدیک باپ اور دادا کے علاوہ کسی اور ولی کے لیے نابالغہ کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے امام ابوحنیفہ اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک باپ اور دادا کے علاوہ عصبہ نسبی ولی بھی نابالغہ لڑکی کے لیے نکاح کرسکتے ہیں لیکن لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس کو اختیار ہوگا امام ابویوسف کے نزدیک اس کے لیے اختیار نہیں ہوگا۔

لڑکیوں سے کھیلنے کا حکم اس حدیث سے لڑکیوں کے ساتھ کھیلنے کا بھی جواز ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ کے پاس متعدد گڑیاں تھیں جو آپ نے اپنی سہیلیوں سے لی تھیں۔

بنانے کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہو۔

۴۴۸ باب استحباب التزوج في شوال والدخول فيه

شوال میں نکاح کرنے کا استحباب

۳۳۰۹ - حدثنا [illegible] وهيب عن خالد ح وحدثنا [illegible] وكيع عن سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبنى بي في شوال فأي نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أحظى عنده مني قال وكانت عائشة رضي الله تعالى عنها تستحب أن تدخل نساءها في شوال۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] کے مہینہ میں [illegible] کیا ان لوگوں کے مسلک کی [illegible] ہے جو شوال کے مہینہ کو منحوس سمجھتے ہیں [illegible] اس حدیث سے ان لوگوں کی [illegible] ہوتی ہے [illegible]

۳۳۱۰ وحدثنا [illegible] كلاهما عن وكيع بهذا الإسناد ولم يذكر فعل عائشة۔

ایک اور سند سے بھی یہی حدیث [illegible]

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب جاہلیت میں شوال میں نکاح کو منحوس سمجھتے تھے اس لیے آپ نے شوال میں نکاح کرنا پسند فرمایا۔

۴۴۹ باب ندب من أراد نكاح امرأة إلى أن ينظر إلى وجهها وكفيها قبل خطبتها

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا چہرہ [illegible] کا جواز

[illegible]

۳۲۸۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ اس نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے [illegible] اس نے جواب دیا نہیں [illegible] آپ نے فرمایا جاؤ اس کو دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب ہوتا ہے

۳۲۸۲ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ فَبَعَثَ ذَاكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] عرض کیا: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کر لی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں [illegible] ہوتا ہے۔ اس نے عرض کیا: میں نے اس کو دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے اس سے کتنے [illegible] کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ چار اوقیہ چاندی پر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار اوقیہ چاندی پر؟ کیا تم اس پہاڑ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس میں اس شخص کو بھی بھیجا تھا۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ

علامہ نووی کہتے ہیں کہ امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ [illegible] عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے، داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ [illegible] واجب ہے، امام اوزاعی سے بھی اسی کے مثل منقول ہے اور امام ابن حزم کے علاوہ سے ہیز عورت کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کے وقت عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں جائز ہے شدید خوبصورتی یا شہوات کے [illegible] نکاح سے

بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

باب ۴۵۰۲: حق مہر کا بیان اور اس کا قرآن کی تعلیم یا لوہے کی انگوٹھی کو بھی مہر قرار دیا جا سکتا ہے

۳۳۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا

گیا تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں، آپ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟

۳۳۸۳۔ علامہ کمال کی تصریح کے مطابق اس حدیث کی تخریج مسلم کی ۴۵۰۲ نمبر پر ہے اور ہمارے نسخہ میں یہ حدیث ۴۵۰۱ نمبر پر مذکور ہے۔

جَلَسَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا
فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَ
اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ
فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ
رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمٌ
مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ
مَالَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ
إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ
لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا
عَدَّدَهَا فَقَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ مُقَارِبٌ لَهُ فِي اللَّفْظِ

۳۳۸۴ وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ
أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ
خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا
أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
كُلُّهُمْ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

افسوس ہے یہ بات لکھ نہیں ہے ... سب ہے ... ہے ... ہاتھ ... خدا کی قسم
تجھے کوئی چیز نہیں ملی ہے ... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
جاؤ اچھی طرح دیکھو ... لوہے کی انگوٹھی ہی ہو ... وہ گئے
... آئے ... کہا اللہ کی قسم ... کی انگوٹھی بھی ... میرے پاس
... تہبند ہے ... آدھی چادر ... عورت ...
... مجید یاد ہے اس کے سبب میں نے تمہارا نکاح اس
عورت سے کر دیا۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت سہل بن سعد رضی
... سے ... کی اور ... کے ساتھ ...
ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے
کر دیا، اب اس کو قرآن مجید کی تعلیم دو۔

زَيْنَبَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْنَبَ
قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا
مِنَ الْقُرْآنِ

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ وَأَبُو
أُمَيَّةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَقَالَ
وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ
لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ إِبْرٰهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً
وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا
قَالَتْ فَإِنَّ النَّشَّ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ
دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَزْوَاجِهِ۔

۳۳۸۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَ
قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ
صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ
قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کا مہر کتنا مقرر فرماتے تھے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور نش رکھتے تھے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا نش نصف اوقیہ ہے۔ یہ کل مقدار پانچ سو درہم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کا مہر اسی قدر مقرر فرماتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بدن پر زرد رنگ کی خوشبو کے آثار دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہی کیوں نہ ہو۔

۳۳۸۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے وزن کا نکاح کیا (یعنی اتنے سونے پر نکاح کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

۳۳۸۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا (یعنی اتنے سونے کے وزن کا مہر مقرر کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

۳۳۸۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَدَاوُدُ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي هُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَغَيْرُ رَوْحٍ فِي حَدِيثِهِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً.

کسی اور سند سے بھی یہ حدیث حمید سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔

۳۳۹۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُدَامَةُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ رَدْعَةُ الْعُرُوسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پر شادی کی خوشبو دیکھی تو میں نے عرض کیا کہ میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کی ہے آپ نے پوچھا کہ اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے میں نے کہا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔

امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ صَدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً فِي حَدِيثِ إِسْحَقَ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۳۹۱ - وَحَدَّثَنَا بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا أَسْوَدُ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَإِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۳۳۹۲ - وَحَدَّثَنِيهِ بْنُ [illegible] وَهُوَ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا [illegible] اللّٰهِ وَقَالَ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے [illegible] کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونے کے عوض [illegible] کی۔

[illegible] کے ساتھ ہی یہ روایت [illegible] الرحمٰن سے ان میں سے کسی ایک نے [illegible] (کی گٹھلی) کا ذکر کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے والی عورت کی تعیین

حدیث نمبر ۳۳۹۳ [illegible]

[illegible] اپنا نفس ہبہ کر دیا اس سے عموماً یہ سمجھا جاتا ہے [illegible] اور [illegible] کے لیے [illegible] قرآن مجید میں ہے [illegible] اپنا نفس ہبہ کر دیا [illegible] اپنا نفس ہبہ کر دیا [illegible] کو اپنے نکاح میں لانا چاہا [illegible] آپ کی [illegible] دوسرے مسلمان کو [illegible] اس عورت کی [illegible] پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] یہ مسئلہ نہیں کیا کہ [illegible] علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہبہ کرنے والی عورت کو اپنے نکاح میں لایا ہے انعقاد ہبہ کرنے والی کی تعیین میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابن عمر اور عکرمہ سے روایت ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا اس کی تائید یہ ہے کہ جس [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا تو وہ ایک دن پر [illegible] انہوں نے پیغام سن کر کہا [illegible] اور اس کے [illegible] کا ہے۔ یہ حضرت زینب کے بعد سات ہجری کا [illegible] کرنے والی میں پر مقام [illegible] ان کی [illegible] حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت [illegible] نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا تھا، صاحب [illegible] نے [illegible]

تعلیم قرآن کے مہر ہونے کا حکم

تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا حکم

سے زیادہ حق ہے۔

حدیث نمبر ۳۳۸۵ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا۔ حضرت ام حبیبہ کا مہر چار سو درہم تھا اس کا سبب علامہ نووی نے یہ بتایا ہے کہ یہ مہر نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام کے پیش نظر دیا تھا۔

بَابُ ۴۵ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنے کی فضیلت

۳۳۵۳ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَإِنَّهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ خیبر کی طرف کوچ کیا ہم نے صبح کی نماز خیبر کے قریب اندھیرے میں ادا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے ابو طلحہ بھی سوار ہوئے میں ابو طلحہ کے پیچھے سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو خیبر کی گلیوں میں دوڑایا اس وقت میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کر رہا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے تہبند کو ہٹتے ہوئے دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفیدی پر نگاہ پڑی جب آپ بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے آپ نے یہ الفاظ تین بار دہرائے لوگ اپنے کاموں کی طرف جا چکے تھے، انہوں نے کہا محمد اور ان کا لشکر آ رہا ہے۔ عبدالعزیز نے کہا ہمارے بعض ساتھیوں نے خمیس کا لفظ بیان کیا ہے۔ انس نے کہا ہم نے خیبر کو زبردستی فتح کیا تھا قیدی جمع کیے گئے دحیہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ سَيِّدُ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ فَلَمَّا سَمِعُوا بِذٰلِكَ قَالُوا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ سَيِّدَةُ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِأَصْحَابِهِ وَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِ فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا شَأْنُ صَفِيَّةَ أَعْتَقْتَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى جَاءَ بِهَا مَعَكَ إِلَى الْمَنْزِلِ وَهَيَّأَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا وَبَسَطَ أَقِطًا وَبَسَطَ سَمْنًا فَحَاسَ لَهُ حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے فرمایا: اچھا ایک باندی سے تو انھوں نے صفیہ بنت حیی سید بنی قریظہ و نضیر آپ کے سوا کسی کے لائق نہیں آپ نے فرمایا: اچھا اور اس باندی کو بلاؤ، دحیہ ان کو لے کر آئے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اپنی باندی کے سوا کوئی اور لے لو، آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا، ثابت نے حضرت انس سے پوچھا: اے ابو حمزہ کیا بات ہے کہ آپ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کر لیا، انس نے کہا: آزاد کر کے ان کو اپنی زوجیت میں لے لیا، ام سلیم نے رات کو ان کو آپ کے لیے تیار کیا، آپ صبح کو دولہا تھے، آپ نے فرمایا: جس کے پاس کچھ ہو وہ لے آئے، آپ نے دسترخوان بچھایا، کسی نے پنیر بچھایا، کسی نے گھی بچھایا، اس سے حیس بنایا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

۳۳۴۵ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَاصِمٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَ

انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو ان کا مہر قرار دیا، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کو آزاد کیا اور ان کو آزاد کرنا ہی ان کا مہر قرار پایا۔

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ
[illegible] عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ
الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
[illegible] وَعُمَرُ بْنُ
حَبِيبٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ
[illegible] عَنْ سَعْدِ بْنِ الْحَبْحَابِ
[illegible] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
[illegible]

۳۳۹۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا
[illegible] عَنْ جَابِرٍ
[illegible] عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ
[illegible]

۳۳۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
[illegible] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
[illegible] هُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَ
[illegible] مُحَمَّدٌ وَ
[illegible]

حضرت وثرق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص پہلے [illegible]
کرکے [illegible] سے شادی کرے اس کے لیے دوگنا
اجر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ
[illegible] میں حضرت ابوطلحہ کی سواری کے [illegible]
تھا اور میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے
مس کر رہا تھا۔ ہم جس وقت خیبر پہنچے تو سورج
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible] تین بار کہتے ہیں [illegible]
جنھیں وعید سنائی گئی ہے، ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے،
حضرت [illegible] سے [illegible] نے ان کو شدت سے
[illegible] کے حصہ میں ایک تو ہو [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

[illegible]

دِحْيَةَ جَارِيَةً جَمِيلَةً فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ
ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْلِحُ وَتُهَيِّئُهَا
قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ
وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَحِيسَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ
وَحِيسَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَحِيسَ
بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ
النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ
وَلَدٍ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ
يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ
حَجَبَهَا وَقَعَدَتْ عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا
أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ
رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَكَضَنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَ
نَذَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
نَذَرْتُ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتْ
النِّسَاءُ يَقُلْنَ أَبْعَدَ اللهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ
قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَاللهِ لَقَدْ وَقَعَ
قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَ
لَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَمَا
فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ أَنَاسٌ
بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ
عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ
بَيْتِ فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ

کے حوض خرید لیا۔ اور انھیں حضرت ام سلیم کے سپرد کر دیا،
[illegible] کہتے ہیں کہ میرا
[illegible] ان کے گھر میں عدت پوری کریں۔ اور وہ باندی حضرت
صفیہ تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ولیمہ
[illegible]
[illegible]
شادی کی ہے یا ان کو ام ولد بنایا ہے۔ لوگوں نے کہا اگر
آپ ان کا پردہ کرائیں تو وہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر پردہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے ٹھوکر کھائی اور رسول
[illegible]
[illegible]
اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے" راوی نے حضرت انس
سے پوچھا اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے موقع پر حاضر تھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محبت سے باتیں کر رہے تھے، آپ اپنی ازواج

[illegible] فَيَقُوْمُ [illegible] فَلَمَّا
[illegible] وَرَجَعَ مَعَهُ فَلَمَّا سَمِعَ
الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ
بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا
فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ أَنَا أَخْبَرْتُهُ
أَمْ أَخْبَرَهُ الْوَحْيُ بِشَهْدِهِ قَدْ خَرَجَ
فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيْهِ
فِيْ أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوْا
[illegible] لَا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

معلوم ہوئے کہ ان میں سے ہر ایک سے
فرمایا سلام علیکم اے اہل بیت تمہارا حال
وہ کہتے یا رسول اللہ خیریت سے کیا ہے
نے فرمایا بیٹھیں جس نے خبر دی ہے
ٹھہرے رہے پھر چلے گئے وہ دونوں شخص
میں جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں تو
وہ لوٹنے کے لیے جلدی سے کھڑے ہو گئے، میں نے بھی
نہیں جانتا کہ میں نے آپ کو خبر دی ہے یا
وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ وہ جا چکے ہیں آپ لوٹے
آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا جب آپ
دہلیز کے بیچ میں پہنچے تو پردہ
چھوڑ دیا اس وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: لا تدخلوا
بیوت النبی الا ان یؤذن لکم
"نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہو"

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ [illegible]
[illegible] وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ مَا بِهِمْ بَأْسٌ
هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ مَا بِهِمْ بَأْسٌ
نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ
نَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
صَارَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
لِدِحْيَةَ فِيْ مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوْا يَمْدَحُوْنَهَا
عِنْدَهُ وَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَيَقُوْلُوْنَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا
[illegible] فَبَعَثَ إِلٰى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت
[illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی تعریف
[illegible] کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا
[illegible] ایسی عورت نہیں ہیں۔ حضور نے حضرت دحیہ
[illegible] حضرت صفیہ کے علاوہ کچھ لونڈیاں
دے دیا، پھر حضرت صفیہ کو میری والدہ کے سپرد کر کے
[illegible] مانگ کر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] آپ کے پاس رہنے کے بعد رہا کر دیا
آپ نے حضرت صفیہ کے لیے خیمہ لگوایا، جب صبح ہوئی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کھانا

ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَفَهَا فِي صَهْبَاءَ حَلَّ بِهَا لَيْلًا ثُمَّ صَرَفَتْ عَنْهُ فَلَمَّا حَطَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِ بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ سَوِيقٍ حَتَّى جَمَعُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى حَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ سَمَاءٍ قَدْ [illegible] قَالَ أَنَسٌ فَصَارَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشَشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ رَدِفَهَا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَحَلَّ لِصَفِيَّةَ وَحَبَسَ جَبَلُ دِينٍ لِنَاحِيَةٍ يَتَرَاءَيْنَ وَيَشْمَتْنَ بِمَصْرَعَتِهَا۔

بچا ہوا ہو وہ ہمارے پاس لے آئے حضرت انس کہتے [illegible] حتیٰ کہ اس سے کھانے کا ایک ڈھیر لگ گیا۔ لوگوں نے اس طعام سے کھایا اور ان کے پہلو میں ایک حوض تھا جس میں بارش کا پانی جمع تھا، اس سے پانی پیا۔ حضرت انس نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر ہم چلے [illegible] مدینہ میں دیکھیں تو [illegible] گھبرا کر ہم نے کئی سواریاں [illegible] اللہ علیہ وسلم سے بھی اپنی سواری [illegible] آپ کے پیچھے حضرت صفیہ رضی [illegible] حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ [illegible] صفیہ گر پڑے، لوگوں نے [illegible] دیکھا تو حضرت صفیہ کی طرف، [illegible] حضرت صفیہ [illegible] کے پاس آئے آپ نے فرمایا ہمیں کوئی تکلیف نہیں [illegible] حضرت انس کہتے ہیں کہ [illegible] اور ان کے گرنے پر افسوس کرنے لگے۔

ران کے شرمگاہ ہونے میں مذاہب

حدیث نمبر ۳۳۹۲ میں [illegible] سے رکن گئی، حضرت انس کہتے ہیں [illegible] کی ران پر پڑی، صحیح [illegible] میں محمد بن بخش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] حضرت [illegible] ران شرمگاہ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

استدلال کیا ہے کہ ان کے نزدیک مسلک یہ ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت کی ازواج مطہرات میں سے کسی کی نظر اتفاقاً پڑ گئی تھی جس پر آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی آنکھ پھوڑ لیں۔ احناف کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ نے اس عورت کو جو آپ کی زوجہ محترمہ یا محرم تھی اس کی آنکھ پھوڑنے یا بھینگی کرنے سے منع فرمایا۔

الس رضی اللہ عنہ کی نظر اتفاقاً پڑی تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ کو باندی خریدنے کے لئے دیکھنے کی اجازت دی؟

ابو عیسیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک باندی خریدنے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا ایک [illegible] انہوں نے اس کو پسند کر لیا بعد میں جب دوسرے شخص کو معلوم ہوا کہ فلاں شخص نے اس کو پسند کر لیا ہے تو اس نے اس کو ناپسند کر دیا اور پہلے شخص کو واپس کر دیا۔ [illegible] اس کو ناپسند کر دیا اور پہلے شخص کو واپس کر دیا۔ [illegible] علیہ وسلم سے [illegible] کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا

لونڈی کے آزاد کرنے کو مہر قرار دینے میں مذاہب

جس شخص نے اپنی لونڈی کو [illegible] سے نکاح کرے گا اور اس کے [illegible]

کا مہر قرار دے گا جمہور کا قول یہ ہے کہ اس لونڈی پر، اس شخص سے شادی کرنا [illegible] امام مالک، امام شافعی، امام ابوحنیفہ محمد بن [illegible] امام زفر کا یہی قول ہے۔ امام شافعی [illegible] نے اس شرط کو تبول کرلیا اور وہ آزاد کردی گئی پھر اس لونڈی کو اس شخص کے ساتھ [illegible] سے لہٰذا اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی قیمت مالک کو ادا کرے کیونکہ مالک اس کو [illegible] پر۔ علی، ابن عباس، فقہاء اور امام احمد و امام ابو یوسف کا قول یہ ہے کہ جب سے کہ کوئی شخص [illegible] آزاد کرے کہ وہ اس سے نکاح کرے گا اور اس لونڈی پر لازم ہے کہ وہ اس سے نکاح [illegible] کرنے کو اپنا مہر قرار دے دیا ہے کہ بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو بغیر کسی شرط کے [illegible] صفیہ کی مرضی سے بغیر مہر کے ان سے نکاح کرلیا اور یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ بغیر [illegible] علماء کا اس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر مہر کے نکاح کرسکتے ہیں لہٰذا آپ کے [illegible] آزاد کرنے کو مہر قرار دے دیں مستحب ہے یہ [illegible] کو مہر مثل ادا کرنا لازم ہوگا۔[1]

بَابُ[2] زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ الْوَلِيمَةِ

حضرت زینب کے نکاح، نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ [illegible] مَيْمُونٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا [illegible] هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ [illegible] عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهَذَا حَدِيثُ [illegible] بِمَعْنَى أَنَّهَا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ فَذَكَرَهَا عَلَيَّ حَتَّى [illegible] لَأُلْصِقَ زَيْدٌ حَتَّى تَأْذَنَ وَهِيَ تَخْمِرُ

[illegible] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [illegible] حضرت زینب سے [illegible] حضرت زینب سے [illegible] ان کی طرف نظر کرنا [illegible] حضرت انس سے [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۵۹ [illegible] کراچی، [illegible]

[2] علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۹۹ [illegible]

حَتّٰى مَا اسْتَطِيْعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِيْ وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِيْ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ قَالَ فَمَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهُ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوْا اَوْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهُ فَاَلْقٰى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوْا بِهٖ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

گھومتا پھرتا پھر کہا، اے زینب ... میں نے آپ کو ایسی حالت میں پایا ... میں نے آپ کو یاد کیا ... قرآن مجید ... صلی اللہ علیہ وسلم ... ہم کو دعوت ... لوگ ... ساتھ نکلا، آپ ازواج مطہرات کے حجرات میں گئے، انہیں ... آپ کو کیسا پایا ... میں نے آپ سے ... آپ کے ساتھ کیسا ... میں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کے ... ابن رافع نے اپنی روایت میں اس آیت کا ذکر کیا ... اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں حیا نہیں فرماتا

۳۳۹۹ - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طَيِّبَةَ [illegible] وَكَانَ اَصْدَقَ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ وَكَانَتْ صَفِيَّةُ [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت زینب کے نکاح پر ولیمہ کیا تھا کسی اور زوجہ کے نکاح پر ایسا ولیمہ نہیں کیا آپ

عَنْ اَنَسٍ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ وَقَالَ اَبُوْ کَامِلٍ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ نِسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ وَلَمْ یَذْکُرْ شَاۃً۔

۳۴۰۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَۃَ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَّھُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُھَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَۃٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ اَکْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاِنَّ لَبَّتْ بَنُوْ بِنْتٍ وَّذَبَحَ قَالَ اَطْعَمَھُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْہُ۔

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ نَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّیْمِیُّ وَھُوَ خَتَنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی یَکْنِیْہِ عَنْ خَتَنِہٖ وَلَمْ یُسَمِّہِ لِاَنَسٍ حَبِیْبٌ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ نَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا وَنَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ فَاَخَذَ کَاَنَّہٗ یَتَھَیَّاُ لِلْقِیَامِ فَلَمْ یَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ ثَلَاثَۃٌ وَاِنَّ النَّبِیَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے ولیمہ سے بڑھ کر کسی اور زوجہ سے نکاح کے موقع پر نہیں کیا۔ ان سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ میں یا [illegible] لوگوں کو کھانا کھلایا۔ لوگوں نے کھانا چھوڑ دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب [illegible] سے نکاح کیا، تو لوگوں کو بلایا کہ [illegible] لوگ کھانا کھا کر چلے گئے اور میں نے [illegible] کھڑے ہونے لگے اور تین آدمی بیٹھے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف [illegible] بھی داخل ہونے لگا کہ آپ نے [illegible] کھڑے ہوئے ہیں یا بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں تو آپ تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے ساتھ آیا۔ میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ میں بھی داخل ہو جاؤں۔ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ قَدْ
نُقِّوَ مُرْجُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَ
فَانْطَلَقْتُ قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا
قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ
فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ
نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكُمْ
كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا۔

۳۴۰۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ
كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهَا قَالَ أَنَسٌ
تُوُفِّيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ
بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَ
كَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا الْقَ
لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
جَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى
فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ
خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ
جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ ثَانِيَةً حَتَّى
بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهَا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ

حجاب کا نازل ہونا: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو، نہ کھانے کا وقت تاکتے رہا کرو ہاں اگر تمہیں بلایا جائے تو ضرور آؤ لیکن کھا چکنے کے بعد اللہ کے گھر سے چلا دو باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ باتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ تم کو کہتے نہیں مگر اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا۔ ان ذلکم کان عند اللہ عظیما تک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں احکام حجاب کے بارے میں باقی لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، حضرت ابی بن کعب بھی احکام حجاب کے بارے میں مجھ سے سوال کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس حال میں کہ آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی ہوئی تھی صبح کے وقت ولیمہ کا کھانا تیار کرایا تھا اور دن چڑھے تک آپ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور جب لوگوں کے جانے سے بعد آپ کھڑے ہوئے تو بھی کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک گئے پھر خیال فرمایا کہ شاید لوگ چلے گئے ہوں گے، آپ لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، دونوں بار اس وقت بھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے، آپ پھر اس چبوترے میں بھی واپس ہوا، آپ دوبارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک گئے، اس کے بعد جب آپ نے گمان کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، اس بار دروازے اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان حجاب

وَهُوَ ضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ۔

ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوگئی۔

۳۴۰۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ قَالَ فَدَعَا رِجَالًا فَسَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اپنی اہلیہ کے پاس گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس تیار کیا اور اسے ایک توبڑے میں رکھا اور مجھ سے کہا اے انس یہ لے جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور کہو کہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ ہمارا تھوڑا سا نذرانہ ہے

میں اسے لے کر گیا اور عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ ہمارا تھوڑا سا نذرانہ ہے آپ نے فرمایا اسے رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلاں فلاں اور جو بھی ملے سب کو بلا لاؤ میں نے جو لوگوں کو بلایا تو حضرت انس سے پوچھا کہ کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا تین سو کے قریب تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے انس توبڑا لاؤ میں لایا تو سب لوگ کمرہ اور صفہ میں بھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے چنانچہ سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے کچھ لوگ کھا کر باہر چلے گئے اور دوسرے آ کر بیٹھ گئے آپ نے مجھ سے فرمایا اے انس برتن اٹھا لو میں نے برتن اٹھا لیا حضرت انس سے پوچھا گیا کہ جس وقت میں نے برتن رکھا اس وقت زیادہ تھا یا جس وقت اٹھایا اس وقت زیادہ تھا انہوں نے کہا کہ اس وقت زیادہ تھا جس وقت میں نے برتن رکھا تھا بعض لوگوں نے کھانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ بَعْدَ نَفَرٍ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَرَحَلَهُ مُوَلِّيَةٌ ظَهْرَهَا وَوَجْهُهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ [illegible] فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْهِمْ [illegible] لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ [illegible] يُؤْذَنَ لَكُمْ [illegible] مِمَّا عِنْدَ اللهِ [illegible] وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [illegible] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے گھر میں محو گفتگو تھیں [illegible] اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان تشریف فرما تھے اور آپ [illegible] دیوار کی طرف چہرہ کئے ہوئے تھی [illegible] ان لوگوں کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اپنی ازواج [illegible] کو سلام کیا اور واپس آئے، جب ان لوگوں نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے ہیں تب انہوں نے [illegible] گزر رہا ہے، وہ سب جلدی سے دروازے کی طرف بڑھے اور چلے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف [illegible] آئے [illegible] اور میں [illegible] کے اوپر [illegible] کے لوگوں پر [illegible]

دالرآنجی کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہونے کھانے کا وقت دیکھتے رہا کرو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے

[illegible] سے [illegible] میں سے نہیں جو چاہے اس کو بلا لائے، لہٰذا مجھے جو بلا اس کو میں [illegible] لوگ گھروں میں داخل ہونے [illegible]

۳۴۰۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو [illegible] حضرت ام سلیم نے [illegible] حیس [illegible] اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

فَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيَ حَتَّى تَحَلَّقَ الْبَيْتَ
عَلَيْهِ قِيَامًا يَخْرُجُوْنَ وَدَنَا
مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى
سَهْوَةٍ وَدَعَا عَائِشَةَ وَقَالَ لَهُ مَا شَاءَ
اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ وَتَوَارَى وَحَجَبَ بَقِيَّةَ لَا
يَعْلَمُوْنَهُ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا وَ
بَقِيَ ثَلَاثَةٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ وَ
وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَحْيِيْ أَنْ يَقُوْمَ حَتَّى قَامَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ
فِي إِثْرِهِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَتَوَجَّهُ
أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ
يُؤْذَنُ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ
إِنَاهُ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِيْنَ طَعَامَهُ
وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ
إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ
لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ

کھانے پر رکھا اور دعا فرمائی اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا وہ
کلمات آپ نے دعا میں کہے، مجھے جو شخص بھی ملا تھا میں
اس کو لے آیا تھا ان سب نے سیر ہو کر کھایا اور چلے
گئے، کچھ لوگ بیٹھے رہے انہوں نے لمبی باتیں شروع کر
دیں [illegible]
تھے، آپ گھر سے باہر آ گئے وہ وہیں بیٹھے رہے اس
وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: اے ایمان
[illegible]
کھانے کا وقت تاکنے رہا کرو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر
[illegible]
بلایا جائے تو البتہ آؤ، پھر جب کھا چکو تو چلتے بنو نہ
باتوں میں مشغول ہو کر بیٹھے رہو، تمہارا یہ بیٹھا رہنا نبی کو
تکلیف دیتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا، آخر
آیت تک۔

حضرت زینب سے نکاح کی تفصیل

[illegible]
[illegible]
[illegible]

مساوات سے بے پروائی پر استدلال [illegible] کی وضاحت [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

وجود میں آتی ہیں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِجَابَةِ مَنْ دَعَا إِلَى دَعْوَةٍ

دعوت قبول کرنے کا حکم

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

۳۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ

حَدَّثَنَا ... عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ ... رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ ... فَلْيَجِبْ قَالَ حَبِيبٌ وَإِذَا اسْتَعْدَى اللهَ ... حَتَّى تُعْرَسَ

جب تم میں سے کسی کو شادی یا اس جیسی کسی اور تقریب کی دعوت دی جائے تو وہ ضرور جائے۔

۳۴۰۷ - حَدَّثَنَا ... عَنْ سُمَيٍّ ... عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيَجِبْ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو شادی یا اس جیسی کسی اور تقریب کی دعوت دی جائے تو ضرور جایا کرو۔

۳۴۰۸ - حَدَّثَنِي ... وَحَدَّثَنَا ... وَحَدَّثَنَا ... عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْتِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی دعوت کرنے کے لئے بلایا جائے تو اس کو حاضر ہونا چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا اس جیسی کسی اور تقریب کی۔

۳۴۰۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ... وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو شادی کی دعوت دی جائے تو وہ ضرور جائے۔

۳۴۱۰ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ... قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو شادی کی دعوت دی جائے تو وہ ضرور جائے۔

۳۴۱۱ - حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِئْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں دعوت دی جائے تو اس میں جاؤ۔

۳۴۱۲ - وَحَدَّثَنِي [illegible] قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ [illegible] أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ [illegible] يَأْتِي [illegible] عُرْسٍ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ

کی دعوت میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے۔

۳۴۱۳ - وَحَدَّثَنِي [illegible] أَنَا [illegible] وَأَنَا [illegible] عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [illegible] أَوْ كُرَاعٍ [illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو اس کو ضرور قبول کرو۔

۳۴۱۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَ [illegible] قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا [illegible] أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُنْتَشِرٍ قَالَ [illegible] بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا [illegible] كِلَاهُمَا عَنْ [illegible] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ [illegible]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible] نے [illegible] کی دعوت دی جائے وہ اس کو ضرور قبول کرے، خواہ [illegible] کھائے۔

۳۴۱۵ - وَحَدَّثَنَا [illegible] قَالَ نَا [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ [illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

[illegible]

٣٤١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَرَأَتْ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْعَشَاءُ الْأُولَى مِنَ الْعَتَمَةِ وَلَكِنَّهُ يُقَالُ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص دعوت [illegible]

فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

٣٤١٨ - حَدَّثَنَا [illegible] [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ [illegible]

[illegible] سے

٣٤١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ [illegible] رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] دعوت ولیمہ کا [illegible] سابق ہے۔

قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۳۴۲۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

۳۴۲۱۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [illegible] عَنْ سُفْيَانَ ثَالِثًا [illegible] وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [illegible] يُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ۔

[illegible]

[illegible] کب [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی

ایسی دعوت کو قبول کرنا مکروہ ہے

باب لَا حَقَّ لِلْمَسْئَلَةِ تَسْأَلُ لِمُطَلِّقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَأْتِيَهَا نَحْرِيمَا رِقُّهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ غیر کفیل شوہر کے پاس نہیں

۳۹۲۲ ۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]

جلد ثالث

صلی اللہ علیہ وسلم فقلت کیف اصنع
فلقیتہ فبثثت صدری فقلت بعت بریرۃ
عن ابیہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانما معہ
بمثل ھذہ الثواب فقلتم ارجع الی اھلک
فان احبوا ان اعتد لکم عدۃ واحدۃ
فعلت فابی اھلہا ان یدعوہا لی
فذھبت لاقوم فسمع ذلک زوجہا
فمشی معہ اھلہا حتی اذا کان عند
الباب خیرت فاختارت نفسہا
۳۴۲۳ حدثنی
فقلت فھل کان یمنعک
ان اعتد لکم عدۃ واحدۃ فعلت
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت
فسمعہ اخر فارادت فسخ
بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاءت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی
کنت تحت رفاعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فسمعہ اخر فارادت فسخ
بعد عبد الرحمن بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وانہ والله ما معہ الا مثل ھدبۃ
فاخذت ھدبۃ من جلبابہا قال فتبسم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبا
فقال لعلک تریدین ان ترجعی الی رفاعۃ
لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلتہ
وابو بکر جالس عند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پاس تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت
سے منتظر تھے، حضرت خالد سے [illegible]
کیا آپ نہیں سن رہے ہیں کہ یہ [illegible]
کے سامنے کیسی باتیں کر رہی ہے!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت
[illegible] سے حضرت [illegible]
نکاح کیا، پھر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] دیں، میں نے اس کے بعد حضرت عبدالرحمن بن الزبیر رضی
[illegible] تھا، حضرت خالد بن سعید [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے، [illegible]
کو ڈانٹتے کیوں نہیں! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے [illegible] رہی ہے!

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
حَدِيْثِ بَابِ نُجَيْحٍ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ
فَصَدَّقَ خَالِدٌ شَاهِدَيْ رِفَاعَةَ الْآخَرَ هُمَا
سَمِعَاهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۲۴ وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
[illegible] فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَ
[illegible] فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ
[illegible] فَجَاءَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
[illegible] بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت
[illegible] سے ایک
[illegible] کہا: یا رسول اللہ حضرت رفاعہ نے مجھے آخری تین
طلاقیں دے دیں..... اس کے بعد حسب سابق روایت
ہے۔

۳۴۲۵۔ حَدَّثَنَا [illegible]
قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ
[illegible] فَطَلَّقَهَا [illegible]
تَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ
لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول
[illegible] سے ایک شخص
[illegible] سے شادی کی، اس شخص
[illegible] طلاق (مغلظہ) دے دی، پھر اس نے دوسرے
شخص سے شادی کر لی اور اس نے اس کو قبل از دواج
سے پہلے طلاق دے دی، کیا اب وہ پہلے شوہر کے
لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک [illegible]
کی لذت نہ چکھ لے۔

۳۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ
[illegible] حَدَّثَنَا [illegible]
قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۴۴۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ [illegible]
قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ [illegible]
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ
[illegible] فَتَزَوَّجَهَا [illegible] فَسُئِلَ
أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ
[illegible] جَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى
يَذُوقَ الْآخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، اور اس نے عمل ازدواج سے پہلے اسے طلاق دے دی۔ [illegible] اس کا پہلا شوہر [illegible] سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک کہ دوسرا شوہر اس لذت کو نہ چکھ لے جو پہلے شوہر نے چکھی تھی۔

۳۴۴۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]
نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَقَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلِهِ وَفِي
حَدِيثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي
[illegible] عَنْ عَائِشَةَ [illegible]
عَنْهَا۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ سے ایسی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت کی دعا

۳۴۴۹ - وَحَدَّثَنَا [illegible] بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ [illegible]
[illegible] عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ
أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ
جَنِّبِ [illegible] مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ
يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ
[illegible] أَبَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے [illegible] کوئی شخص جب اپنی بیوی سے [illegible] تو یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اللہ کے نام سے، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔" پس اگر ان کے [illegible] کچھ مقدر ہو گیا تو شیطان [illegible] کے ضرر سے محفوظ رکھے گا۔

۳۴۳۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ
قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ
حَدِيثِ ذِكْرِ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ بِسْمِ اللَّهِ وَ
فِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ وَأَظُنُّ
بِسْمِ اللَّهِ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔

ف: علامہ نووی فرماتے ہیں اس کی برکت سے بچہ شیطان کے شرسنگ مارنے سے محفوظ رہے گا کیونکہ وہ بسم اللہ سے شیطان ذلیل ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہے گا۔

بَابُ ۴۵۶ جَوَازِ جِمَاعَةِ امْرَأَتِهِ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

بیوی کے اندام نہانی میں ہر طرف سے جماع کی اجازت

۳۴۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ
قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ
جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ
تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ
دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود یہ کہتے تھے اگر کوئی شخص اپنی عورت کے اندام نہانی میں پیچھے سے جماع کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم الخ، تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو تخم ریزی کرو۔

۳۴۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ
أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود یہ کہتے تھے کہ جب عورت کے اندام نہانی میں پشت کی جانب سے جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا

رضي الله تعالى عنهما أن يهودية كانت
تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فخنقها رجل حتى ماتت
فأبطل رسول الله صلى الله عليه وسلم دمها وقال ألا اشهدوا
ان دمها هدر

۳۴۳۳ وحدثنا قتيبة بن سعيد وابو
بكر بن ابي شيبة قالا حدثنا جرير ح وحدثنا ابن نمير
واللفظ له حدثنا ابي عن زكريا بن ابي زائدة عن
عامر قال حدثنا محمد بن مثنى قال
نا عبد الوهاب بن جرير قال نا شعبة ح وقال و
حدثني محمد بن رافع قال نا حجين قال نا
قال نا سفيان ح وقال وحدثني عبيد الله
بن سعيد وعبد بن حميد وابو معن
الرقاشي قالوا نا عبد الرحمن بن مهدي
عن سفيان ح وقال وحدثني
سلم بن معبد قال نا معلى بن اسد
قال نا عبد العزيز وهو ابن المختار
عن سهيل بن ابي صالح كلهم
عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله
تعالى عنه بهذا الحديث وزاد في حديث
النعمان عن الزهري ان شاء مجبية
وان شاء غير مجبية غير ان ذلك في صيام

واجد

باب تحريم امتناعها من فراش زوجها

۳۴۳۴ ۔ وحدثنا محمد بن مثنى وابن
بشار واللفظ لابن مثنى قالا نا محمد بن

ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔
تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتوں میں جس
طرح سے چاہو تم جا سکتے ہو۔

یہ سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے اس میں مزید کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے کہ
عورت کو خواہ مجبی ہو یا غیر مجبی ہر حالت میں ہی
ہونی چاہیے۔

عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت

حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

اپنے شوہر سے علیحدہ بستر پر رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۳۴۳۵- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یوں ہے کہ جب تک وہ شوہر کے بستر پر واپس نہ آجائے (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں)۔

۳۴۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور مرد اس سے ناراض ہو کر سو جائے تو فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

زوجین کے حقوق و فرائض بیوی پر فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت کرے اور خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال و دولت اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نیک بیویوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فالصلحت قنتت حفظت للغيب بما حفظ الله۔ (نساء: ۳۴)

(نیک عورتیں خاوند کی) فرمانبردار ہوتی ہیں اور خاوند کی غیر موجودگی میں (اس کے مال و عزت کی) حفاظت کرتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کی اطاعت کرنا اور اس کی غیبت میں اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرنا اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنا عورت پر فرض ہے۔ شوہر کے حقوق کی مزید تفصیل درج ذیل احادیث میں ہے:

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اریت النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن العشیر و یکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جہنم (کے مشاہدہ) میں دکھایا گیا میں نے اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی جو ناشکری کرنے والی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں یا خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں اور اس کے احسانات کا انکار کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ساری عمر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر وہ تجھ سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہتی ہے کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں پہنچی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر کی نافرمانی کرنا اور اس سے احسانات پر کفران نعمت کرنا عورت پر حرام ہے۔

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا من عظم حقہ ولا تجد امرأۃ حلاوۃ الایمان حتی تودی حق زوجھا و لو سالھا نفسھا وھی علی ظھر قتب لا تمنعہ۔[2]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، کیونکہ شوہر کا عورت پر بہت بڑا حق ہے۔ اور اس عورت کو اس وقت تک ایمان کی حلاوت نصیب نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر اونٹ کے پالان پر سوار ہو اور اس کا خاوند اسے ہمبستری کے لیے بلائے تو سفر چھوڑ کر چلی آئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کی تعظیم و توقیر کرنا اور جب سے وہ مگر شوہر اس کو کوئی ایسا کام کرنے سے جس کی شریعت

---

[1] امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری مع حاشیہ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۳۸ھ

[2] حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی متوفی ۲۷۳ھ سنن ابن ماجہ ص ۱۳۲ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۲ھ

ان کے مشورہ اور پروگرام کے خلاف ہو تو اپنے پروگرام کو چھوڑ کر شوہر کی اطاعت کرے۔

عن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلت المرأة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجها واطاعت زوجها قيل لها ادخلي من اي ابواب الجنة شئت رواه احمد والطبراني في الاوسط وفيه ابن لهيعة وحديثه حسن وبقية رجاله رجال الصحيح

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت پانچ وقت کی نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے اس سے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا یہ حدیث مسند احمد اور معجم طبرانی میں ہے اور اس کے راوی صحیح ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی پر شوہر کی اطاعت ہر نفلی عبادت سے مقدم ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان حق الزوج على زوجته ان سألها نفسها وهي على ظهر بعير ان لا تمنعه نفسها ومن حق الزوج على الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت وعطشت ولا يقبل منها ولا تخرج من بيتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملائكة السماء وملائكة الرحمة وملائكة العذاب حتى ترجع الحديث رواه البزار فيه حسين بن قيس وهو ضعيف وقد وثقه حصين بن نمير وبقية رجاله ثقات[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ جب خاوند اسے اپنے پاس بلائے تو وہ فوراً آجائے خواہ اس وقت وہ اونٹ کی پیٹھ پر ہو اور بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ خاوند کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے اور اگر رکھے تو وہ قبول نہیں ہوں گے وہ صرف بھوک اور پیاس سے رہے گی اور اگر بغیر اجازت کے گھر سے نکلے تو آسمان کے فرشتے اور رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جب تک وہ لوٹ نہ آئے۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا اس حدیث کی سند میں حسین بن قیس کی خباثت میں اختلاف ہے۔ ثقہ ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے ذمہ خاوند کے حقوق کا ادا کرنا عبادات سے مقدم ہے۔

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق الزوج

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند کا حق بیوی پر

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۰۶ طبع ۱۰ مکتبہ القدسی ۱۳۵۲ھ

[2] " " مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۰۷ " "

على زوجته لو كانت به قرحة فلستها او انتشر منخراه صديدا او دما ثم اخذت حقد رواه البزار ورجاله رجال الصحيح ۔[1]

یہ ہے کہ اگر شوہر کو چیچک ہو اور بیوی اس کو چاٹ لے یا اس کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہ رہا ہو اور وہ اس کو نگل لے پھر بھی شوہر کا حق ادا نہیں ہوا۔ (بزار)

خون اور پیپ نجس اور حرام ہیں اور ان کا پینا حرام ہے اس حدیث میں یہ ارشاد بطور مبالغہ ہے یعنی اگر عورت شوہر کے زخموں کا خون اور پیپ بھی پی لے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

اگر بیمار ہو تو بیوی پر اس کی تیمارداری فرض ہے۔

عن تميم الدارى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال حق الزوج على الزوجة ان لا تهجر فراشه وان تبر قسمه وان تطيع امره وان لا تخرج الا باذنه وان لا تدخل عليه من يكره رواه الطبرانى۔[2]

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ بیوی شوہر کے بستر کو ہرگز چھوڑ کر علیحدہ نہ سوئے اور شوہر کی قسم کو پورا کرے اس کا حکم مانے اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اور جس کو شوہر ناپسند کرتا ہو اس کو گھر میں نہ آنے دے۔ (طبرانی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ جائے نہ کسی کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیوی پر فرض ہے کہ وہ شوہر کی ہر جائز خواہش پوری کرے۔ اس کا حکم مانے اس کی خدمت کرے اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنا تیمار دار کرے۔ اسی طرح شوہر پر بھی بیوی کے حقوق ہیں شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے بغیر کسی روز سے نہ رہے، اس کی اجازت کے بغیر سفر پر نہ جائے نہ گھر میں کسی کو بلائے اور شوہر کو ناراض نہ کرے ہو کہ جو عورت شوہر کو ناراض رکھتی ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (طبرانی)

مردوں کے عورتوں پر حقوق بیان کرنے کے بعد اب تم عورتوں کے مردوں پر حقوق بیان کرتے ہیں۔

فرمایا ہے۔

وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا۔ (نساء: ۱۹)

اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح سے زندگی گزارو، ہو سکتا ہے تم ان کی کسی بات کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر کثیر رکھی ہو!

ولهن مثل الذى عليهن بالمعروف وللرجال عليهن درجة۔ (بقرہ ۵: ۲۲۸)

اور عورتوں کے مردوں پر ویسے ہی حقوق ہیں جو دستور کے مطابق مردوں کے عورتوں پر ہیں البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت ہے۔

وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن

اور جس کا بچہ ہے اس پر حسب دستور عورتوں کو

---

[1] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۰۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۲ھ

[2] " " " ج ۴ ص ۳۱۴ " "

بالمعروف لاتکلف نفس الا وسعها۔
(بقرہ ۲۳۳)

کہ نان و نفقہ بیوی کا شوہر پر فرض ہے۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کیا جائے گا

عن عائشۃ قالت جاءت هند بنت عتبۃ فقالت یارسول اللہ ان ابا سفیان رجل مسیك فهل علی حرج ان اطعم من الذی لعیالنا قال لا ارلا بالمعروف۔ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حضرت ابوسفیان کی تنگ حوصلہ بیوی) ہند آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ابوسفیان تنگ دل آدمی ہیں اگر میں ان کے مال میں سے کچھ رقم سے کر اپنے بچوں پر خرچ کروں تو کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا اگر دستور کے مطابق مال سے کر خرچ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سورہ بقرہ کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورت کے کھانے، کپڑے اور رہائش کا خرچ خاوند پر فرض ہے یہ بچوں کا خرچ بھی مرد پر فرض ہے اور صحیح بخاری کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر مرد پورا خرچ نہ دے تو عورت بوجہ حق سے مرد کے مال سے از خود بقدر ضرورت کے خرچ کر سکتی ہے

عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجها عن غیر امره فلها نصف اجره۔ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مرد کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس عورت کو آدھا اجر ملے گا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد سے پوچھے بغیر بھی عورت اس کی کمائی سے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کر سکتی ہے البتہ یہ اس وقت ہے جب عورت کو یہ علم ہو کہ مرد عورت کے اس تصرف پر ناراض نہیں ہوگا۔

عن حکیم بن معاویۃ عن ابیه انه سأل نبی صلی اللہ علیه وسلم ما حق امرأۃ علی زوجها قال ان یطعمها اذا طعم و ان یکسوها اذا اکتسی ولا یضرب الوجه ولا یقبح ولا یهجر الا فی البیت۔ [3]

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب خود کھائے تو بیوی کو کھلائے جب خود پہنے تو بیوی کو پہنائے۔ اس کے چہرے پر مارے نہ اس کی برائی بیان کرے اور نہ سزا دی ہوئی، صرف گھر میں اس سے علیحدگی کرے

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۰۰ مطبوعہ محمد سعید ایچ ایم کمپنی کراچی ۳۸۰
[2] " " " صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۰۷ " " " "
[3] امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ سنن ابن ماجہ ص ۱۴۳ مطبوعہ محمد سعید ایچ ایم کمپنی کراچی

۰ عن سليمان بن عمرو بن الاحوص حدثني ابي انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال استوصوا بالنساء خيرا فانهن عندكم عوان ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا ان لكم من نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن [1]

سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی وعظ و نصیحت [illegible] کے ساتھ خیر خواہی کرو، وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں تم سوا اس کے اور کسی بات کا حق نہیں [illegible] کسی بے حیائی کا کام کریں [illegible] میں علیحدہ کرو اور ان کو ہلکی طور پر [illegible] اگر وہ تمہارا حق مان لیں تو ان پر [illegible] عورتوں کا تم پر اور تمہارا عورتوں پر حق ہے [illegible] فرش پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ان کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ذمہ ان کا کھانا اور اچھے کپڑے مہیا کرو۔

ان احادیث میں یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی تربیت اور فلاح و بہبود کی کوشش کرے، اس کو اچھے کھانے پہنائے اگر کسی بات پر سرزنش کرنی ہو تو خواب گاہ میں علیحدہ کر دے [illegible] اور گھریلو حالت میں معمولی طور پر مارنے کی اجازت ہے [illegible] فرمایا ہے

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المرأة كالضلع ان اقمتها كسرتها وهي يستمتع بها على عوج رواه احمد والطبراني۔ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت [illegible] کی طرح ہے اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے تو اس کو توڑ دے گا اور اس کی کجی کے ساتھ ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے [illegible]

عن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عسى احدكم ان يضرب امرأته ضرب الامة ثم لعله ان يضاجعها من آخر يومه رواه البزار۔ [3]

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید [illegible] اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مارتا ہے [illegible] وہ اسی بیوی سے [illegible]

---

[1] [illegible] ابن ماجہ ص ۱۳۳، مطبوعہ [illegible] کتب

[2] [illegible] مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۳، مطبوعہ [illegible]

[3] [illegible] مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۳، [illegible]

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارهم لنسائهم

رواه احمد بن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں کامل ایمان کا مالک وہ ہے جن کے اخلاق اچھے ہوں اور جو اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرتے ہوں۔

ان آیات اور احادیث میں جو شوہر کے نفس اور بیوی کے حقوق بیان کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ بیوی کے ذمہ جتنے حقوق ہیں جتنے شوہر کے بیوی پر ہیں لیکن شوہر کو بیوی پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے اور شوہر پر لازم ہے کہ وہ بیوی سے نرمی اور مہربانی کے ساتھ رہے اور شوہر پر بیوی اور بچوں کے کھانے پینے اور رہائش کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کو یہ بھی حق دیا ہے کہ وہ شوہر سے روکھے بغیر اس کی آمدنی کو اپنی ضروریات میں صرف کر سکتی ہے بشرطیکہ اس پر شوہر کی رضامندی کا علم ہو اور اسے اہل و عیال پر خرچ کرنا مرغوب ہو بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ از خود بقدر ضرورت شوہر سے مال لے کر خرچ کر سکتی ہے کنجوسی کرنا اسلام میں منع کیا ہے، اسی طرح بیوی کے لیے فضول خرچی بھی سخت گناہ ہے اور معمولی سی مار کے ساتھ تادیب بھی جائز ہے لیکن چہرہ پر مارنے سے گریز کیا جائے، حالات میں سے اب بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنے کو کمال ایمان کی علامت قرار دیا ہے

بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

عورت کا راز فاش کرنے کی ممانعت

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر اس شخص کا درجہ ہوگا جو اپنی بیوی کے قریب جائے، عورت اپنا جسم اس کے سپرد کر دے پھر وہ اس کا راز فاش کر دے۔

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر

۱؎ حافظ ابوالحسین یحییٰ متوفی ۶۷۶ھ صحیح مسلم بشرح النووی، ج ۹، ص ۱۷۴، مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۷ھ

وَلَمْ يَعْزِلْ أَنْ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ قَالَ رَجِيَ اللهُ
عَنْهُ يَقُولُ فِي ... شُؤُنِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... عَلَيْهِ
اللهِ يَدَهُ فِيهِ ... يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ
وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَسْتُرُ إِلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ
نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ

ف: یعنی عورت کے مخصوص حصہ کی طرف ... سے جس کو تناسل داخل کیا جاتا ہے ... باقی سے یا اس فوطے کی طرف جس میں مادہ منویہ ہوتا ہے۔

باب حُكْمِ الْعَزْلِ

۱۰۷ کا حکم

۳۵۹۲ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ
قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ... وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ ... وَابْنُ أَخِي
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ
عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ... وَاللَّفْظُ
لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
اللهِ عَنْهُ ... يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ
نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا
كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ
وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ
نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَظْهُرِنَا نَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللهُ خَلْقَ
نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

... ی عورت کے ذہب جانے عورت پاس کے
... سے نزدیک اور بیچ رہا اس ...

... ابی خبر یہ ... رہے ... و ... ابو ... ت
... سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ... ابو
... سعید خدری، ہاں ... سے ... رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے ... ہیں کہا ... ہم
غزوہ نے ... رسول اللہ صلی اللہ ... کے ساتھ
... ہو مصطلق میں گئے ... عرب سے ... ہم
... کر لیا ... عورتوں سے ... ہم نے چاہا کہ مشرکین سے فدیہ لے کر ان
... سے ... اور ... بھی ... عزل ...
سو چا کہ ہم عزل کر رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں تو ہم نے ... سے ...
... پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ ... سے
نے فرمایا تم ایسا کرو یا نہ کرو کوئی حرج نہیں ... تک
... جو ... ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

لَا تَسْتَوْ

۳۴۴۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُفَرِّجٍ حَمَوِي
بْنُ هَدِيَّةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَرِقِ يَ
لَ لَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى
حَدِيثِ زُهَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَمْ تَكُنْ
فِي هُوَ حَسَنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے اس کو اس نے لکھ دیا ہے۔

۳۴۴۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ
بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا
نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ
لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ
مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا
هِيَ كَائِنَةٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک جنگ میں کچھ عورتیں قید کیں ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو تمہارے ایسا کرنے سے کچھ نہیں ہوتا جو روح پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی

۳۴۴۳ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ
ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ
الْقَدَرُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے ہر وہ چیز جو مقدر ہے ہو کر رہتی ہے

۳۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے یہ چیز مقدر ہو چکی ہے

قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَهْزٌ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا لَيْكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَعَمْ۔

۳۴۴۵۔ حَدَّثَنِيْ [illegible] وَاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ ابْنِ بَشِيْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَدَّهُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا وَلَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةً وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ مَخْلُوْقَةً اِلَى النَّهْيِ۔

۳۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيْثَ حَتّٰى رَدَّهُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا اَوْ كُمْ وَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ هٰذَا زَجْرٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو کیا حرج ہے! یہ تو تقدیر کی بات ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے [illegible] گیا آپ نے فرمایا تم عزل کیوں کرتے ہو [illegible] واقع کیا ہی وقت آدمی کے پاس کوئی [illegible] بچہ [illegible] ہے وہ اس سے [illegible] اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے۔ کسی شخص کے پاس ایک باندی ہوتی ہے وہ اس سے مقاربت کرتا ہے اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ نہ کرو تو کیا حرج ہے! کیونکہ یہ (حمل ہونا) تو تقدیر کی بات ہے۔ حسن نے یہ حدیث سن کر کہا بخدا اس میں عزل پر ناراضگی کا اظہار ہے۔

۳۴۴۷ - حَدَّثَنِي [illegible] ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۴۴۸ - حَدَّثَنَا [illegible] عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ [illegible] قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

معبد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں کچھ سنا ہے، انھوں نے کہا ہاں! اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۴۴۹ - حَدَّثَنِي [illegible] الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ نَا سُفْيَانُ عَنْ [illegible] عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ [illegible]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ [illegible] کیوں کرتا ہے حالانکہ جو نفس بھی [illegible] اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کر کے رہے گا۔

۳۴۵۰ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ [illegible] قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ [illegible] عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ [illegible] عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ [illegible]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے [illegible] پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی [illegible] جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت ہے۔

۳۴۵۱ - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ [illegible] عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۳۴۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے [illegible] اور پانی لانے والی ہے اور میں اس سے [illegible] اور میں اس کا حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہوں [illegible] گرتا ہوں تو اس سے اجتناب کرتا ہوں [illegible] وہ ہاتھ رہے گا۔ دونوں کے بعد وہ آدمی [illegible] کہ باندی حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: [illegible] کہا تھا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے وہ ہو جائے گا۔

۳۴۵۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ [illegible] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي [illegible] وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] باندی ہے کہ میں اس سے عزل کرتا ہوں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ [illegible] اور تحقیق یہ شخص [illegible] جس باندی کا ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔

۳۴۵۴ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ [illegible] وسلم کے پاس ایک شخص [illegible]

قَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَرِيِّ بْنِ نُجَيْحٍ سَمِعَ سَلَمَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

حدیث ہے۔

۳۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ قَالَ إِسْحَاقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید نازل ہوتا رہتا تھا۔ سفیان نے کہا کہ اگر کوئی بڑا کام اللہ ممنوع ہوتا تو قرآن ہم کو اس سے روک دیتا۔

۳۴۵۶۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عزل کرتے تھے۔

۳۴۵۷۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُثْمَانَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے ہم کو اس سے منع نہیں فرمایا۔

عزل کا معنی علامہ ابن اثیر عزل کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مرد اپنے پانی کو عورت کی فرج میں داخل ہونے سے علیحدہ کرے"[1] علامہ عینی نے کہا ہے "عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت مرد اپنے آلہ کو فرج سے باہر نکال لینا عزل ہے"[2]

تنگی رزق کی بناء پر عزل یا ضبط تولید ناجائز ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم

---

[1] علامہ ابن اثیر مبارک بن محمد جزری متوفی ۶۰۶ھ، النہایہ ج ۳ ص ۲۳۰، مطبوعہ مؤسسہ اسماعیلیان بیروت ۱۳۶۷ھ

[2] علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۹۴، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[illegible] کان حتف کبد [illegible] تنگی رزق کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو ان کو اور تم کو رزق دیتے ہیں بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

موجودہ دور میں ضبط تولید اور خاندانی منصوبہ بندی کے جو طریقے رائج ہیں ان میں سے کوئی طریقہ بھی قتل اولاد میں داخل نہیں ہے کیونکہ ولد تو نطفہ کے استقرار کے نو ماہ بعد وجود میں آتا ہے اور ضبط تولید کا عمل استقرار نطفہ سے قبل کیا جاتا ہے جب ولد کا کسی قسم کا وجود ہی نہیں ہوتا پس جب ولد ہی نہیں ہے تو قتل ولد کا کیسے تحقق ہوگا۔ [illegible] نے قتل ولد کی حرمت کی جو علت بیان کی ہے وہ تنگی رزق کا ڈر ہے پس جو شخص ضبط تولید کا عمل تنگی رزق کے ڈر سے کرتا ہے اس کا یہ فعل بلاشبہ حرام ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قتل اولاد کو حرام کرنے کی یہی علت بیان فرمائی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی والے ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر تنگی رزق سے ڈر کر ضبط تولید کی ترویج کرتے ہیں ورنہ ان کے تمام دلائل اور ترغیبات کا حاصل یہی ہے کہ [illegible] سے کم ہوں گے تو خوشحال گھرانہ ہوگا۔ [illegible] قرآن کریم سے بیان کردہ علت کے برخلاف ہے

عزل یا ضبط تولید کی جائز وجوہات

عزل کی ایک وجہ تو یہی ہے جس کا مفصل بیان ذکر کیا گیا اور [illegible] محض حرام ہے۔ دوسری وجہ ہے عورت کی بیماری کیونکہ بعض عورتوں میں [illegible] کہ ایام حمل میں اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ وہ حالت کے قریب ہو جاتی ہے اسی وجہ سے بچے کا رضاعت [illegible] یا بڑی کا شدید ہونا جس کی وجہ سے آثار نشو کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ [illegible] رہتی۔ اس کے بعد عورت کے منہ والی نس کو کاٹ کر [illegible] ہے دودھ پینے والے بچے کی تربیت اور نگہداشت میں خلل پڑتا ہے [illegible] ہی سے لو، دس ماہ کے بعد [illegible] کر سکتی اس لئے ورنہ [illegible] ضبط تولید کے کسی طریقہ پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے اس کی مزید تفصیل [illegible] ہے کہ عزل کے بارے میں بالعموم فقہاء کے دو قول ہیں جواز اور کراہت اور کراہت کی [illegible] ہے کہ اگر [illegible] انزال کیا جائے تو اس سے عورت کے لطف اور لذت میں کمی آتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ [illegible] کے خلاف ہے اور اکثر احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اب ہم اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء [illegible]

عزل کے بارے میں فقہاء و شافعیہ کی آراء

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں کہ [illegible] اور بکثرت احادیث ہیں [illegible] عزل کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا تم لوگ عزل کیوں کرتے ہو [illegible] نہ کیا کرو"۔ اس حدیث میں جو اشارہ ہے کہ آپ نے عزل کو [illegible] ترک کرنا اولیٰ ہے، کیونکہ یہ بچے کے خدشہ سے عزل کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے، کیونکہ [illegible] پیدائش مقدر کر دی ہے تو وہ عزل سے نہیں رک سکتی کیونکہ عزل کرنے والے کی نا شعوری میں بھی [illegible] میں چلے جائیں گے جس سے نطفہ ٹھہر جائے گا اور بچہ پیدا ہو جائے گا کیونکہ [illegible] بچے کی پیدائش سے احتراز کئی اسباب کی بنا پر ہوتا ہے ایک وجہ یہ کہ بیوی لونڈی ہوتی ہے [illegible]

ی تتاکہ ... دوسری وجہ یہ ہے کہ عورت کو جس وقت میں دو طلاق سے ... اس وقت میں اس سے ... اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ شب آدمی کے ... سے اور یہ تمام وجوہ مدعا پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ مسند حمد مسند بزار اور صحیح ابن خزیمہ میں سند ... علیہ وسلم سے ایک شخص نے عمل کے بارے میں سوال کیا تو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے تم ... ہو گزرا اس کو ہنتر پر بھی ڈال دو تو اللہ تعالیٰ اس سے بچا لیں گے۔ اور صحیح ابن خزیمہ کی ... ی تائید میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔

عزل کی جو وجوہات ذکر کی گئی ہیں ان میں راجح وجہ یہ ہے کہ عمل ... سے دودھ پینے والے بچہ ... ہونے تک ثابت ہے کہ ایسی صورت میں بچہ کو ضرر پہنچانے سے نہی مستفاد ہوتی ہے ... ہوں منفیہ نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ غیر اختیاری طور پر حمل ہو جائے اور صحیح مسلم میں حضرت اسامہ کی ... سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں اپنے بچہ کو ... کی وجہ سے ... سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے ... ہے ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ نیز عزل کرنے سے عورت کو مزہ آجاتا ہے کیونکہ اس سے اس کی لذت میں کمی آتی ہے۔

متقدمین فقہاء کا عزل میں اختلاف ... اس مسئلہ میں ... سے ... کی باندی ہے، اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنا جائز ہے کیونکہ جماع ... حقوق میں سے ... ہے ... کر سکتی ہے اور جماع میں معروف یہی ہے کہ ... عزل ... ہو۔ علاوہ ازیں ... اس پر یہ اعتراض ہے کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک ... عورت کا جماع ... کرنا حق نہیں ہے ... فقہاء شافعیہ کا مختلف مشہور ہے وہ کہتے ہیں کہ ... عورت کی اجازت کے بغیر عزل کر سکتا ہے ... ہونے میں جو ... تھی ... ان وجوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ... معقول ... آزاد عورت سے ... باندی کے بغیر اجازت کے عزل سے منع کیا گیا ہے ... فقہاء حنفیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ جب عورت منع کرے تو عزل کرنا ... جب راضی ہو تو عزل ... اور صحیح یہ ہے ... اور ... کے ... ہوئے ... حکم ... عورت پر ... سے ... اگر آزاد عورت سے عزل ... ہے تو باندی ... میں ... اگر باندی سے عزل ... ہے تو ... کیونکہ ... یہ ... نہیں کرتا کہ اس کی ... عورت ہے اور اگر وہ ... نہیں ... ہے ... عزل کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے ... علامہ ... عزل کے ... ہیں ... اس کا ... ہے ... اس کی باندی ... عورت ... ہے ... عزل ... ایک قول ہے ... اس کا ... باندی کا ہے۔

... ہے ... اور ... اس پر ... ہے کہ ... عورت سے ... کے ... عزل ... باندی سے ... جا سکتا ہے اور ... باندی کسی کی ... ہو ... ملک کے ... ہے ... ل

عورت کے بارے میں فقہاء حنابلہ کی رائے

جلد ثالث

طلاق کے بارے میں ایک وضاحت

کر سکتا ہے

کر مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے

(ا) ضبط تولید کی شرعی بنیاد عزل ہے

(ب) منع حمل کے لیے جدید آلات اور دوائیوں کا استعمال جائز ہے

(ج) ضبط تولید کے قانونی حیثیت پر گفتگو

(د) ضبط تولید کی دلیل اور توجیہات، اعتراضات اور ان کا جائزہ

(ہ) ضبط تولید کے سلسلہ میں عورت اور مرد میں سے کس کا آپریشن جائز ہے

ضبط تولید کی شرعی بنیاد عزل ہے

[illegible] عزل کی حلت پر علماء کا اتفاق ہے۔ [illegible] عزل کی حلت پر اجماع نقل کیا

ضبط تولید کو از روئے قرآن جبراً روکنا جائز نہیں ہے

ضبط تولید کی دعوت اللہ تعالیٰ پر توکل کے منافی نہیں ہے

ضبط تولید کے لیے عورت یا مرد کو بانجھ کرنا جائز نہیں ہے

ضبط تولید کے بارے میں پاکستان کے علماء کی رائے

ڈاکٹر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں قرآن

دانش مندی کہا جائے گا

۱۔

۲۔

ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے[1]

[1] سید ابوالاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ، رسائل و مسائل ج ۳ ص ۲۹۰، مطبوعہ اسلامک پبلیکیشنز

ضبط تولید کے بارے میں مصنف کی تحقیق

[illegible] کے مرتکب مشق علامہ ہیں۔ [illegible] ہاتھ اس کی ممانعت [illegible] ساتھ [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

(ز) زیادہ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر انسان کو کمائی کے لیے زیادہ محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے انسان اپنی ساری توانائیاں اور [illegible] صرف کرتا ہے اور اس اوقات میں تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو اس محنت و مشقت سے بچانے اور بار تعیش کو کم کرنے کے لیے عمل کرتا ہے۔ کیونکہ جس قدر آمدنی کے لیے مشقت کم ہوگی اسی قدر اوقات کے لیے [illegible] اختیار کی ہے۔

(ح) بعض عورتوں کو زچگی سے [illegible] بچہ کی کمزوری یا آپریشن کی تکلیف دہ حالت کے تسلسل سے بچنے کے لیے یہ عمل جائز ہے۔

(ط) جب بیوی یا زوجین کی کسی اور وجہ سے [illegible] واجب ہے تو اس وقت [illegible] بالکلیہ بند ہو جائے۔

(ی) [illegible] بچہ پیدا ہونے سے عورت کی جان [illegible] بڑھ جائے گی تب بھی [illegible] بند کرنا واجب ہے۔

[illegible] کے علاوہ ضبط ولادت کے [illegible] طریقے بھی [illegible]

(۱) [illegible] (Tubal Ligation)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علیہ وسلم سے خصی ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت نہیں دی۔ شہوت کو کرنے کے لیے
رکھنے کا حکم دیا۔[1]

مستقر حمل کو روکنے کے لیے کوئی بھی کوئی ہو
کا استعمال کیا جائے، ان میں سے کوئی بھی
کبھی بھی اثر نہیں کرتی بعض مرتبہ ڈیوڈ کے استعمال کے باوجود نطفہ رحم میں چلا جاتا ہے
ہے اور بعض اوقات چھ ماہ کے استعمال کے باوجود حمل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات نطفہ رحم
وقت سے جم جاتے ہیں
ہے اگر تم کو خبر ہو بھی تو
تم ذرائع استعمال کرنے سے
علاوہ ازیں ان تمام چیزوں کے
جبکہ اس کی سعادت تام
ہے مانع حمل استعمال کرنے کی
لے ناگزیر حالات کے علاوہ

امام مالک نے
ہوتے ہوئے اب
ہیں
نے
تم کر
ہے
معض لوگوں کو یہ
ہے
لرعمل کرنا اللہ تعالیٰ کی
کا ذمہ لیا ہے تو وہ حصول رزق کے لیے
کیوں کرتے ہیں، کیا ان کے یہ اعمال اللہ تعالیٰ کی رازقیت پر توکل کے خلاف نہیں ہیں؟

---

[1] امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۹ مطبوعہ
[2] امام مالک نے کہا ہے کہ رضاعت کی مدت کے بعد دودھ پلانے کی دوا استعمال کرنا مکروہ ہے
بچے کی صحت کے لیے
کسی مرد یا عورت کو مستقل طور پر بانجھ کرنے کی دوا استعمال کرنا

بھی نہیں تھا۔

پھینک دی جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

حمل کے بارے میں فقہاء احناف کی آراء

یستبین شیء من خلقه لا تأثم قال رضی اللہ عنہ و لا اقول بہ فان المحرم اذا کسر بیض الصید یکون ضامنا لانہ اصل الصید فلما کان مواخذا بالجزاء ثمہ فلا اقل من ان یلحقها اثم ھھنا اذا اسقطت بغیر عذر الا انہا لا تأثم اثم القتل وان اسقطت بعد ما استبان خلقه وجبت الغرة - المرضعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع لبنها ولیس لابی الصغیر ما یستأجر به الظئر ویخاف هلاك الولد قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم ما دام الحمل نطفة او علقة او مضغة لم یخلق له عضو وقدروا تلك المدة بمأة و عشرین یوما انما اباحوا لها افساد الحمل باستنزال الدم لانہ لیس بادمی۔[1]

ساقط کرے تو اس مسئلہ میں لقمہ نہ دے
یہ ناوقت محرم میں نرالی ہے تو کوئی
مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اس
کہ جو محرم شکار کا انڈہ توڑ دے اس
فرماتے کہ انڈہ جانور کی اصل ہے
کے انڈے کو ضائع کرنے سے
ہیں جس کو ضائع کرانے سے
اس وقت سے جب وہ بالکل
اس کو قتل کا گناہ نہیں ہوگا اور اگر وہ
ہونے کے بعد اس کو ساقط کرتی ہے
درہم کا تاوان ادا کرنا ہوگا، دودھ پلانے
جب بچہ ہو اور اس کا دودھ
کا باپ اجرت پر دودھ پلانے
بچہ کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو
حمل کی ہلاکت دی ہے جب تک
نطفوں اور بارہ شکل کا نہ ہو
نہ بنا ہو اور اس سے پہلے
کہ استقرار رحم کے ساتھ اجازت اس وجہ سے دی ہے
کہ اس مدت میں حمل آدمی نہیں ہوتا۔

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

وفی الذخیرة لو ارادت القاء المائع بعد وصوله الی الرحم قالوا ان مضت مدة ینفخ فیه الروح لا یباح لها وقبله اختلف المشائخ فیه والنفخ مقدر بمأة و عشرین یوما بالحدیث۔[2]

ذخیرہ میں ہے اگر عورت رحم میں نطفہ پہنچنے کے
بعد اس کے اخراج کا ارادہ کرے
کر اگر اتنی مدت گذر گئی ہے جس میں روح پھونکی
جاتی ہے تو جائز نہیں اور اس مدت سے پہلے اخراج کرانے
میں مشائخ کا اختلاف ہے
مدت چار ماہ ہے۔

---

[1] علامہ حسن بن منصور اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ، فتاوی قاضی خان علی ہامش الہندیہ ج ۳ ص ۴۰۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ
[2] علامہ ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، رد المحتار ج ۵ ص ۲۲۹، مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۰ھ

علامہ حصکفی حنفی لکھتے ہیں:

و یکرہ ان تسعی لاسقاط حملہا و جاز لعذر حیث لا یتصور و ان اسقطت میتا فتی السقط غرۃ من عاقل الام تحضر[1]

عورت کے لیے حمل ساقط کرانے کی کوشش کرنا مکروہ ہے اور جائز ہے عذر کے ساتھ جہاں صورت نہ بنی ہو اور اگر اس نے کسی دوا کے ذریعہ سے [illegible] کی طرف سے بچہ کے وارثوں کو (ایک سال میں) پانچ سو درہم ادا کیے جائیں گے۔

علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

اما اذا التتہ حیا ثم مات فعلی عاقلتہا الدیۃ فی ثلاث سنین ان کانت لہا عاقلۃ والا فتی مالہا و علیہا الکفارۃ ولا ترث منہ شیئا[2]

اور اگر اسقاط کے نتیجہ میں زندہ بچہ نکلا اور پھر [illegible] تو عورت کے عاقلہ پر [illegible] سال میں [illegible] اگر [illegible] تو عورت کے مال سے ادا کی جائے گی [illegible] اور [illegible] نہیں ہو گی۔

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں:

و ہل یباح الاسقاط بعد الحبل؟ یباح مالم یتخلق شیء منہ ثم فی غیر موضع قالوا ولا یکون ذلک الا بعد مائۃ وعشرین یوما وہذا یقتضی انہم ارادوا بالتخلیق نفخ الروح والا فہو غلط لان التخلیق یتحقق بالمشاہدۃ قبل ہذہ المدۃ[3]

کیا حمل کے بعد اسقاط کرانا جائز ہے؟ جب تک تخلیق حمل (نطفہ میں اعضاء کی ساخت کا عمل) شروع [illegible] استقرار حمل کے بارے میں [illegible]

و ینزع من حکم العزل حکم معالجۃ المرأۃ اسقاط النطفۃ قبل نفخ الروح فمن قال

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں:

روح پھونکے جانے سے پہلے عورت نطفہ کے [illegible] کے لئے [illegible]

---

[1] [illegible] ص ۳۰۰، مطبوعہ مطبع [illegible] ۱۳۰۰ھ

[2] [illegible] ص ۳۰۲ [illegible] ص ۳۰۲۔

[3] علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۳ ص ۲۷۴، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

بالمنع هناك ففي هذا اولى ، ومن قال بالجواز يمكن ان يلتحق به هذا ، و يمكن ان يفرق بانه انما دلان العزل لم يقع فيه تعاطي السبب و معالجة السقط تقع بعد تعاطي السبب ويلتحق بهذه المسئلة تعاطي المرأة ما يقطع الحبل من اصله وقد افتى بعض متاخري الشافعية بالمنع وهو مشكل على قولهم باباحة العزل مطلقا۔ [1]

قیاس کیا جا سکتا ہے جو فقہاء عزل کو منع کرتے ہیں وہ اس کو بطریق اولیٰ منع کریں گے اور جو فقہاء عزل کو جائز کہتے [illegible] ہر فرق بھی کیا جا سکتا ہے کہ [illegible] داخل نہیں ہے اور اسقاط کرانے میں خارجی اسباب (دوا وغیرہ) کا دخل ہے، اور جو عورتیں سرے سے حمل ساقط [illegible] اس کو بھی اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے، بعض متاخرین شافعی علماء نے اسقاط کو ناجائز کہا ہے، لیکن جب وہ عزل [illegible] ناجائز قرار دینا مشکل ہے۔

اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء حنفیہ کی آراء

[illegible]

يباح للمرأة القاء النطفة قبل اربعين يوما بدواء مباح ويؤخذ من هذا الاحتراز عن يشرب الدواء المباح في هذه المدة حكمه الاباحة [2]

[illegible]

واذا شربت الحامل دواء فالقت به جنينها فعليها غرة لا تورث منها شيئا وتعتق رقبة [3]

چالیس دن سے پہلے کسی جائز دوائی سے نطفہ کو گرا دینا جائز ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں کسی جائز دوائی سے اسقاط کرانا بھی جائز ہے۔

جب حاملہ عورت کوئی دوائی کھا کر پیٹ کے بچہ کو گرا دے تو وہ ایک لونڈی یا غلام بطور جرمانہ دے گی، جس میں وہ اس بچے کی وارث نہیں ہوگی اور ایک غلام آزاد کرے گی۔

حمل کے بارے میں فقہاء شافعیہ کی آراء

[illegible]

لا يجوز اخراج المني المتكون في الرحم ولو قبل الاربعين يوما واذا نفخ فيه الروح حرم اجماعا وقيل يكره اخراجه قبل الاربعين [4]

رحم میں منی کے استقرار کے بعد اس کو نکالنا جائز نہیں ہے، خواہ چالیس دن سے پہلے نکالا جائے اور جب اس میں روح پھونک دی جائے تو اجماعاً حرام ہے۔ ایک [illegible] چالیس دن سے [illegible]

[illegible]

استظہار حمل کے بارے میں خیر تفصیل بیان کرنا اور استظہار کی مدت

وماء فاسقطت قال: تعتق رقبة وتعطى ابا
غاية الصحة قال على: ان كان لم
ينفخ فيه الروح والغرة عليها وان
كان قد نفخ فيه الروح فان كانت لم
تعمد قتله فالغرة ايضا على عاقلتها
والكفارة عليها وان كانت عمدت
قتله فالقود عليها او المعاداة في
مالها ۔

اور پانی گرا دیا تو فرمایا: ایک گردن آزاد کرے اور اس کے باپ کو ایک [illegible]
[illegible] غایۃ الصحۃ کہا علی نے کہا: اگر نطفہ میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی تھی
تو اس پر غرہ ہے اور اگر نطفہ میں روح پھونکی جا چکی تھی تو اگر عورت نے
بچہ یا غلام کو [illegible] اگر اس نے بچہ کو مارنے کا ارادہ نہیں کیا تھا
تو غرہ بھی اس کے عاقلہ پر ہے اور کفارہ بھی اس کے عاقلہ پر اور اگر اس نے
بچہ کو قتل کرنے کے ارادے سے [illegible] تو اس کا قصاص لیا جائے گا یا اس کے مال سے تاوان لیا
جائے گا۔

استظہار حمل کے بارے میں مصر کے علماء کا [illegible]

قد دل اقوال فقهاء المذاهب جميعا على ان
استظهار الجنين دون عذر بعد نفخ الروح او بعد
الشهر الرابع الرحمي محظور وقد نصوا
على انه تجب فيه عقوبة جنائيه فاذا اسقطت
المرأة جنينها وخرج منها ميتا بعد ان كان الروح
قد سرت فيه، وجب عليها ما اطلق عليه الفقهاء
اصطلاح الغرة وكذلك الحكم اذا اسقطه غيرها
والفصل عنها ميت، ولو كان ابوه هو الذي
اسقطه وجبت عليه الغرة ايضا وبعض الفقهاء
[illegible]
هناك اثما وجريمة في استظهار الجنين بعد

تمام فقہاء مذاہب کے اقوال اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بغیر عذر کے پیٹ کے بچہ کو روح پھونکے جانے [illegible] ہے اور انھوں نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس پر جرمانہ ہے۔ جب کوئی عورت اپنے پیٹ کے بچے کو ساقط کر دے اور روح آنے کے بعد بچہ مردہ نکلے تو اس عورت [illegible] اگر بچہ کے باپ نے اسقاط کیا ہو تو اس پر بھی جرمانہ واجب ہے اور بعض فقہاء نے اس کے ساتھ کفارے (دو ماہ کے روزوں) کو بھی واجب کیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے

نفخ الروح فیہ وھذا حق لانہ قتل نسان وجدت فیہ الروح الانسانیۃ فکان ھذا الجزاء الدینی بالاثم و فیہ الکفارۃ والجزاء الجنائی بالتقویم ھو الغرۃ ان [illegible] تحتم الاجھاض کما اذا کانت المرأۃ عسرۃ الولادۃ ورای الاطباء المختصون ان بقاء الحمل فی بطنھا ضار بھا فعندہ یجوز الاجھاض بل یجب اذا کان یتوقف علیہ حیاۃ الام عملا بقاعدۃ ارتکاب اخف الضررین واھون الشرّین ولامراء فی انہ اذا دار الامر بین موت الجنین وموت الام کان بقاؤھا اولی لانھا اصلہ وقد استقرت حیاتھا ولھا حظ مستقل فی الحیوۃ کما ان لھا وعلیھا حقوقا فلا یضحی بالام فی سبیل جنین لم تستقل حیاتہ ولم تتاکد [illegible]

کہ روح پھونکے جانے کے بعد پیٹ کے بچہ کو ساقط [illegible] سزا جرمانہ ہے (اس کو فقہاء غرۃ سے تعبیر کرتے ہیں یہ دیت [illegible] استقاط حمل ضروری ہو [illegible] وقت حمل کا باقی رہنا عورت کی زندگی کے [illegible] اس وقت اسقاط حمل جائز ہے تو گرانے والی [illegible] جان کا بچنا موقوف ہو تو اسقاط حمل واجب ہے، کیونکہ [illegible] ہو اس پر عمل کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کی موت اور ماں کی موت کے درمیان [illegible] ہے اور اس کی حیات ثابت اور مستقل ہے اس لیے جس بچہ کی حیات غیر مستقل اور غیر ثابت ہے اس کی وجہ سے ماں کی قربانی نہ دی جائے۔

لیا میڈیکل ٹیسٹ [illegible] سے بچہ کا نقص معلوم ہونے کی بنا پر اسقاط [illegible]

[illegible] کے مطابق بچہ میں روح پھونکے جانے کے بعد اس کے کسی خلقی یا [illegible] عیب کی وجہ سے حمل کو ساقط [illegible] ہے گو یہ بچہ روح کے بعد زندہ انسان ہو گیا ہو اور شرعاً قتل سے محفوظ ہو گیا ہو اور کسی طرح زمین پر چلنے والے انسان [illegible] اور کوئی خلقی عیب یا مرض موثر اس کو لق کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح پیدائش کے بعد اس بچہ کو بھی قتل [illegible] ہے مثلاً اگر استقرار حمل کے بعد چار ماہ گزرنے سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ سے یہ معلوم ہو [illegible]

[illegible] ۱۲ منہ ۵ ص ۹۹ ۳ مطبوعہ [illegible]

[illegible] ۲ ۔ ۔ ۔

بعد ہو تو اس میں کوئی نیز معنوی متعلق عیب یا مرض تو ہو سکتا ہے [illegible] کی نہاری تو جس میں حمل کے [illegible] بعد [illegible] ہو گئی ہو [illegible] ہو جس میں کھریڑی ہیں پڑ [illegible] ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں [illegible]

ضبط تولید اور اسقاط حمل کے بارے میں ہم نے قرآن حدیث اور فقہ اسلام کی آراء اور قواعد کو [illegible] انتہائی غور و فکر کرکے یہ احکام بیان کیے ہیں اور موجودہ دور میں نسلوں کو جو مشکلات پیش آتی ہیں ان کا اسلامی قواعد کے مطابق حل بیان کیا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اسلام کے احکام قابل عمل یا دور حاضر کا ساتھ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے وہ ہماری نیت کو جانتا ہے، رب العلمین اس سعی کو [illegible] مشکور فرمائے، اس شرح کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کو قبول عام سے نوازے اور اس کے مصنف، ناشر اور اس سے [illegible] والوں کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے محروم نہ کرے۔ آمین یارب العلمین وصلی اللہ علی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

باب ۴۷ تحریم وطء الحامل المسبیۃ

حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے کی ممانعت

۳۴۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ تُحَدِّثُ عَنْ بِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا يُلِمُّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

۳۴۵۸۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک [illegible] لائی گئی جس کا پیٹ [illegible] تھا آپ نے دریافت فرمایا شاید وہ شخص اس سے [illegible] صحابہ نے عرض کیا ہاں [illegible] اور [illegible] اس پر ایسی لعنت [illegible] جس سے [illegible] بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں!

وَحَدَّثَنَاهُ نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ نَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ضَمْرَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ جَعْفَرٍ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔

کشت غیر میں تخم ریزی سے ممانعت کی حکمت

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] سے [illegible] حمل ہو سکتا ہے [illegible] کہ اس شخص کا نطفہ بھی ہو سکتا ہے کہ [illegible] کرے یہ بچے نطفہ کا بچہ ہے تو وہ اس کو وارث نہیں بنا سکتا اور اگر اس کا بچہ ہے تو اس کو غلام نہیں بنا سکتا، حلال نہیں ہے

کہ اگر وہ حاملہ باندی سے جماع کرتا رہا تو یہ واضح نہیں ہو سکے گا کہ یہ اس کا بچہ ہے یا کسی اور کا بچہ ہے اس لئے حاملہ باندی سے جماع کرنا جائز نہیں ہے، اس کی تنظیر یہ حدیث ہے۔ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یسق ماءہ زرع غیرہ[1] جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ دوسرے کی کھیت میں پانی نہ ڈالے۔

اگر کسی شخص کی ملک میں باندی آجائے تو وہ ایک ماہواری گزرنے تک اس سے جماع کرنے سے رکا رہے گا حتی کہ استبراء رحم ہو جائے اور اگر وہ حاملہ ہو تو اس سے جماع نہیں کرے گا حتی کہ وضع حمل ہو جائے لونڈیوں اور غلاموں کے مسئلہ پر بحث انشاء اللہ جلد رابع کتاب العتق میں آئے گی۔

اگر کوئی شخص کسی ایسی زانیہ عورت سے نکاح کرے جس نے حمل اور تخم سے زنا کرایا ہو تو وہ ایک حیض آنے سے پہلے اس سے جماع نہیں کرے گا اور اگر وہ عورت حاملہ ہو تو وضع حمل سے پہلے اس سے جماع نہیں کرے گا تاکہ کشت غیر میں تخم ریزی لازم نہ آئے جس کے نتیجہ میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کا بچہ ہے اور اس کا نسب کس سے ثابت ہوگا۔

باب ۴۶ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کا جواز اور عزل کی کراہت

۳۴۶۰۔ وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَطْؤُهُمْ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ تُوَأِدُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مُسْنَدٌ وَالْمُتَحَدِّثُ مَاذَا يَعْنِي بِالْغِيلِ غَيْرَ مَنْسُوبٍ۔

۳۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۵ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی سنہ ۱۳۷۵ھ

عَنْ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنِیْ نَافِعٌ قَالَ وَسَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَهَبٍ اُخْتِ عُکَّاشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ تَعَزَّتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ وَهُوَ یَقُوْلُ لَعَلَّ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰی عَنِ الْغِیْلَةِ فَنَظَرْتُ فِی الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ یَغِیْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَاْدُ الْخَفِیُّ وَاَبُوْ عُبَیْدٌ اللّٰهِ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنِ الْمُغِیْرَةِ وَهِیَ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ .

ہیں کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ جماع سے منع کر دوں پھر میں نے دیکھا روم اور فارس دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ خفی زندہ درگور کرنا ہے۔

۳۴۶۲ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ فِی الْعَزْلِ وَالْغِیْلَةِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغِیَالُ .

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۴۶۳ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَیْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا حَیْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَ وَالِدَهٗ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ اس شخص نے کہا کہ لڑکے کے ضرر سے بچنے کے لئے آپ نے فرمایا اگر یہ فعل مضر ہوتا تو اس سے روم و فارس والوں کو ضرر ہوتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَبِّ أَعْرِضُ عَنْ
أَمْرَاقِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يُفْعَلْ دِينَكَ فَقَالَ لَوْ أَحُثُّ شَفِيقٌ
عَلَى بَدِهَا أَوْ عَلَى زَنْدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ صَارَّاً
صَرَّافَارِسَ وَالرُّوْمِ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ
إِنْ كَانَ بِيَدِكَ فَلَمَّا صَارَ بِيَدِكَ فَارِسَ وَلَا
الرُّوْمَ۔

فائدہ: ۴۵۹ میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس باب کی حدیث پر مکمل بحث کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الرضاع

دودھ کے رشتوں کے احکام

۳۴۶۴۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَخْبَرَتْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَھَا وَاَنَّھَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِ حَفْصَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَۃَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ کَانَ فُلَانٌ حَیًّا لِعَمِّھَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ دَخَلَ عَلَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَۃَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول [illegible] نے ایک [illegible] حفصہ [illegible] آنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا [illegible] تو کیا وہ بھی میرے پاس آسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں

۳۴۶۵۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْھُذَلِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ ھَاشِمِ بْنِ الْبَرِیْدِ جَمِیْعًا عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں[1]

لله صلى الله عليه وسلم يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة.

ایک اور سند سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔

۳۴۶۶ - وحدثنيه إسحق بن منصور قال: نا عبد الرزاق قال: نا ابن جريج قال: أخبرني عبد الله بن أبي بكر بهذا الإسناد مثل حديث هشام بن عروة.

۳۴۶۷ - حدثنا يحيى بن يحيى قال: قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها أخبرته أن أفلح أخا أبي القعيس جاء يستأذن عليها وهو عمها من الرضاعة بعد أن أنزل الحجاب قالت: فأبيت أن آذن له فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرته بالذي صنعت فأمرني أن آذن له عليّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے رضاعی چچا افلح بن ابو قعیس مجھ سے ملنے آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، اور یہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے، میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے فرمایا انہیں آنے کی اجازت دے دینا۔

۳۴۶۸ - وحدثناه أبو كريب نا أبو معاوية ح وحدثنا ابن نمير نا هشام بن عيينة كلهم عن هشام بن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: قال أفلح بن أبي قعيس فذكر بمعنى حديث مالك وزاد وقلت إنما أرضعني الثدي ولم يرضعني الرجل قال: ترب يدك ولقيت.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرے رضاعی چچا افلح بن ابو قعیس مجھ سے ملنے آئے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے میں نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے دودھ نہیں پلایا آپ نے فرمایا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں!

۳۴۶۹ - وحدثني حرملة بن يحيى قال: أنا ابن وهب قال: أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة رضي الله تعالى عنها أخبرته أن حجاب أفلح أخا أبي القعيس رضي الله تعالى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد ابو قعیس کے بھائی افلح آئے اور مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی ہونے کی وجہ سے انکار کر دیا فرماتی ہیں میں نے کہا خدا کی قسم میں اس وقت تک

عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زَوْجَ الْمُرْضِعَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا.

کو اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے نہیں کی بیوی نے دودھ پلایا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، ابوالقعیس کے بھائی افلح مجھ سے ملنے آئے تھے، میں نے انہیں اجازت دینے کو ناپسند کیا تاوقتیکہ آپ سے پوچھ نہ لوں، یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو وہ تمہارے چچا ہیں خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں اور ابوالقعیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے خاوند تھے جس نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا۔

۳۴۷۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ [illegible] عَنْ [illegible] أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ [illegible] بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَغَيْرِ أَنَّهُ عَنْكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زَوْجَ الْمُرْضِعَةِ الَّتِي [illegible] عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا.

اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوالقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لیے آئے اور اس میں یہ بات زائد ہے کہ آپ سے تمہارے [illegible] خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں اور ابوالقعیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے خاوند تھے جس نے [illegible] کو دودھ پلایا تھا۔

۳۴۷۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے وہ مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کر رہے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف [illegible] میرے رضاعی چچا نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی اور میں نے

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ [illegible] عَمِّكِ قُلْتُ [illegible] أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ

انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا چچا تمہارے پاس آسکتا ہے، میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا

[illegible]

[illegible]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو قعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی اجازت طلب کرتے تھے۔

اسی سند سے روایت ہے کہ حضرت ابو قعیس رضی [illegible] نے۔

[illegible] اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ۔

۳۴۴۳ - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ [illegible] وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ [illegible] فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے [illegible] سے اجازت طلب کی، میں نے ان کو واپس کر دیا، ہشام نے کہا کہ یہ ابو القعیس [illegible] حضرت عائشہ سے [illegible] تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: تمہارے اوتھ خاک آلود ہوں: تم نے ان کو کیوں نہیں آنے دیا!

۳۴۴۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ [illegible] لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا بَعْدَمَا نَزَلَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ افلح نامی [illegible] میں نے ان سے پردہ کر لیا، (پھر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: ان سے پردہ مت کرو کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

مِنَ النَّسَبِ

۳۴۰۵ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت افلح بن قعیس نے مجھ سے (گھر) آنے کی اجازت طلب کی، میں نے انھیں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے (بھتیجا ہونے کی وجہ سے) تمہارا رضاعی چچا ہونے کے ناتے ہی تو آنا چاہا ہے۔ میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) دریافت نہ کر لوں، میں انھیں اجازت نہیں دوں گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے (یہ واقعہ) ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تم انھیں اجازت دے دو، وہ تمہارے چچا ہیں۔

۳۴۰۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالَكَ تَتَوَقَّفُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے [illegible] سے کہا کہ آپ کیا وجہ ہے کہ قریش کی طرف مائل ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں، آپ نے فرمایا: [illegible] میں نے کہا کہ [illegible] آپ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں۔ [illegible] نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۳۴۰۷ - وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے

۳۴۷۸ - وَحَدَّثَنَاهُ ... عَنْ حَبِيبٍ ... عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ... قَالَ لَهَا إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرت ... کے لیے نکاح نہیں ہے وہ میرے رضاعی ... اور رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۴۷۹ - وَحَدَّثَنَاهُ ... عَنْ حَبِيبٍ ... عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ... عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ

ایک اور سند سے یہ روایت اس طرح ہے: آپ نے فرمایا وہ میری بھتیجی ہے اور جو رشتے رضاعت سے حرام ہوتے ہیں وہ نسب سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۳۴۸۰ - وَحَدَّثَنَا ... وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا ... عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ... عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... بِنْتَ ... يَا رَسُولَ اللّٰهِ ...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ... بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... گئے یا رسول اللہ کہ کسی نے حضرت ... سے عقد کرنے کا ... حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی صاحبزادی ... کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا حمزہ میرے رضاعی بھائی ...

بِنْتِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۳۴۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَعَلَّ مَاذَا قُلْتُ تُزَوَّجُهَا قَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَقُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

۳۴۸۲ - وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُرْزُوقٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ح قَالَ وَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَوَّاهُ.

۳۴۸۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کیا میں کرلوں؟ میں نے عرض کیا ہاں آپ اس کے لئے پسند کرلئے گئے ہیں میں آپ کی شریک ہوں اور بہتر چیز کی خواہش کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں ہے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کو نکاح کا پیغام دیا ہے آپ نے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر وہ میری گود میں پرورش پاتی تب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے مرگ مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا پیغام نہ دیا کرو۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن کی بیٹی سے نکاح کرلیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ لَكِنْ حَمْزَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينَ ذَلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ بَلَغَنَا أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

اس کو پسند کرتی ہو؟ انھوں نے کہا ہاں! یا رسول اللہ! لیکن میں آپ کو نہیں اکیلا چھوڑوں گی بلکہ [illegible] خیر میں شریک ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ حضرت ام حبیبہ کہتی ہیں میں نے کہا ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ [illegible] سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا [illegible] سے؟ حضرت ام حبیبہ نے کہا ہاں آپ سے [illegible] گرویدگی نہ کرتی بھر بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی میرے ہم کی بہن کی بیٹی ہے، اس کے [illegible] اور مجھے تو بہت سے دوسرے لوگوں پر یہ بات [illegible] اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو۔

۳۴۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ مَرَّةً غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

اور اسانید سے بھی یہ روایت ہے اور یزید بن [illegible] کی حدیث کی سند کے علاوہ اور کسی [illegible] نہیں ہے۔

۳۴۸۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ
وَزُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۴۸۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ
عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ
أَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ
يَعْنِي السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ
دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ
عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتْ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا
أَرْضَعَتْ امْرَأَتِيَ الْحَدِيثَةَ رَضْعَةً
أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ
وَالْإِمْلَاجَتَانِ

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت میں ایک اعرابی آپ میرے حجرے میں تھے، اس نے کہا یا نبی اللہ! میرے [illegible] ایک عورت تھی میں نے اس کے [illegible] سے شادی کر لی، میری پہلی بیوی یہ کہتی ہے [illegible] اس دوسری بیوی کو ایک چسکی یا دو چسکیاں دودھ [illegible] سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک یا دو چسکیوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۴۸۷ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي أَنَّ مُفْتِيَ وَ
مُفْتِيَ كُلِّ مِصْرٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ حَتَّى

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ [illegible] سے ایک شخص نے کہا [illegible] ایک چسکی سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا

وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذِهِ نُخْبِرُهَا أَنَّ الرَّضْعَةَ لَا تُحَرِّمُ فَقَالَ لَا۔

نہیں۔

۳۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چسکی یا دو چسکوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۴۸۹۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الرَّضْعَةُ أَوِ الْمَصَّةُ وَمِنْ بَيْنِ سَائِرِ حَدِيثِهِ الرَّضْعَاتُ وَالْمَصَّاتُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۴۹۰۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۴۹۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں!

۳۴۹۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے قرآن مجید میں یہ نازل ہوا تھا کہ دس چسکیوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر پانچ چسکیوں سے حرمت کا حکم نازل ہوا۔ پھر یہ پانچ چسکیاں بھی منسوخ ہو گئیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حرمت کا حکم نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نُزِلَ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے قرآن مجید میں دس چسکیوں سے حرمت کا حکم نازل ہوا پھر پانچ چسکیوں سے حرمت کا حکم نازل ہوا۔

۳۴۹۴۔ وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ بِمِثْلِهِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۴۹۵۔ وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

فِي حُجْرَتِي كَمَا يَسْتَفْتِي أَحَدُكُمْ عَنِ
الْعَلْمِ يَسْأَلُ عَنْ أَبِيهِ سَنَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ
سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللهِ إِلَى أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي
حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ
فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ
رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ
رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عَمْرٌو وَفِي حَلْيِ بَيْتِهِ
وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي
عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ
الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ فِي سُنَنِهِ
عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ
وَفِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ
الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ
عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم کے گھس آنے سے میں ابوحذیفہ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس کرتی ہوں حالانکہ وہ [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
وہ شخص ہے جس کو [illegible]
جوان مرد ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے۔ عمر کی روایت میں ہے کہ سالم بدری صحابی تھے اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت
[illegible]
مکان میں ان کے ساتھ رہتا تھا، حضرت سہلہ بنت سہیل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ابوحذیفہ کو یہ ناگوار لگتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible]
ابوحذیفہ کے دل میں جو اس سے ناگواری کی [illegible]
ہے کی وہ دور ہو گئی [illegible]
دیا اور ابوحذیفہ کے دل میں جو ناگواری تھی وہ دور ہو گئی

صفية فتحزني عكبر وتذهب الى
في نفس افحدثينه فرحقت بيني فقلت
لا حتى اصفه قد هلت الي في نفس
ان خذيفة رضي الله تعالى عنه

۳۴۹۰ وحدثنا اسحق بن ابراهيم
ومحمد بن رافع قال اسحق اخبرنا
وقال ابن رافع حدثنا عبد الرزاق
عن معمر عن ابن طاوس عن محمد بن
ابي بكر احدهما عن عائشة رضي الله
تعالى عنها واحدهما عن حفصة بنت سيرين
عن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال في
معاذ سويد وهذا لفظ حديث
عبد الرزاق قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
لا تحرم المصة ولا المصتان او
قال الرضعة ولا الرضعتان
قال قلت لعائشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سال کرتی ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک
دو گھونٹ یا ایک دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی
اور دوسرے راوی کی طرح سمجھتے گئے ہیں۔ اب سے فرمایا کہ
ہر رضع موجب حرمت ہے۔ حدیث کے راوی ابن ابی
کہتے ہیں سے ذرا سے ایک مثال سے ہر
ہے ہیں، ہر میری تمام سے ملاقات ہوئی، میں
نے ہمارے سے ایک حدیث بیان کی تھی
کہ میں سے آپ کس سے یہ بیان کیا تھا
وہ حدیث سنائی انہوں نے کہا کہ حدیث کو
ہو کر مجھ سے روایت کرو۔

قلت لعائشة رضي الله عنها

حبيبة

اِمْرَأَتِ أَبِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَوْلًا حَسَنًا فَهَلْ تَرَى مِنْ
حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَمَا
يَرُدُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَبْلُغُ مَبْلَغَ
وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ
مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ
عَلَيْكِ

کیا یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد ہو چکا ہے اور میں خفت پر محسوس کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے پاس آسکے

۳۴۹۹۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُوْنُ
بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُوْنَ قَالَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ
تَقُوْلُ أَمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا دَخَلَ
عَلَيَّ أَفْلَحُ إِلَّا وَجَدَ فِي نَفْسِي فَقَدْ
اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَتْ
بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّهُ
لَا يَرَى فِي وَجْهِي فِي هٰذَا الْبَيْتِ مِنْ دُخُوْلٍ
سَالِمٍ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَتَحْرُمِي بِذٰلِكَ
فَقَالَتْ أَرْضِعُهُ كَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ
ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ فَمَا كَانَ يُدْخَلُ عَلَيَّ
أَحَدٌ مِنْ النَّاسِ حَتَّى أَرْسَلَتْ إِلَى أُخْتِهَا
أُخْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَهَا انْظُرِي
أَنَّ مُدَيْقَةَ فَمَصِّيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ
وَجِدِي إِلَيَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرماتی ہیں کہ میرے پاس کوئی بھی آتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرتا ہے اور وہ اس کے بارے میں مجھ سے استفسار کرتی ہیں۔ چنانچہ جب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بھتیجی سہلہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے پر میرے چہرے پر ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو دودھ پلا دو، ابو حذیفہ سے تمہارا رشتہ ہو جائے گا۔ سہلہ کہنے لگی کہ میں اس کو کیسے دودھ پلاؤں وہ تو پانچ سال کا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اس قسم کی بات سے آپ مسکرا دیئے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ پانچ سال کا ہے۔ پھر سہلہ نے سالم کو پانچ دفعہ دودھ پلایا اور اس کے بعد سالم ابو حذیفہ کے گھر میں آنے لگا۔ ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری محسوس نہیں کی۔

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ بْنِ شُعَيْبِ
بْنِ اللَّيْثِ وَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ
إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ
زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرماتی ہیں کہ میرے پاس کوئی بھی آتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرتا ہے اور وہ اس کے بارے میں مجھ سے استفسار کرتی ہیں۔ چنانچہ جب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بھتیجی سہلہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے پر میرے چہرے پر ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو دودھ پلا دو، ابو حذیفہ سے تمہارا رشتہ ہو جائے گا۔ سہلہ کہنے لگی کہ میں اس کو کیسے دودھ پلاؤں وہ تو پانچ سال کا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اس قسم کی بات سے آپ مسکرا دیئے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ پانچ سال کا ہے۔ پھر سہلہ نے سالم کو پانچ دفعہ دودھ پلایا اور اس کے بعد سالم ابو حذیفہ کے گھر میں آنے لگا۔ ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری محسوس نہیں کی۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ لَكَ فِيهِمْ صَدَقَةً وَصِلْهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْعَلْ ذٰلِكَ نَفَعَكَ وَنَفَعَهُمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا يَنْفَعُكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدِي فَقَالَ بَلَى فَقَالَ فَأَتَاهُمْ فَزَوَّجَهُمْ وَأَصْدَقَ عَنْهُمْ وَأَعْطَاهُمْ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ

۳۵۰۱ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ فَانْظُرْنَ مَنْ إِخْوَتُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

۳۵۰۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَشُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ

کی قسم، کب تک میں خصومت کرتی رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنا کرنے فرمائی تھی اور یہ صرف سوکن کی خصومت تھی جس کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے نہیں لاتے یہ تم اس وجہ سے سوال کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ میرا رضاعی بھائی ہے! آپ نے فرمایا اپنے رضاعی بھائیوں کو اچھی طرح دیکھ لو کہ کون ہے (یعنی ایام رضاعت میں ہو۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

وَقَدْ اسْتَدَلَّ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَا سَيَأْتِي
غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔

رضاعت کا لغوی اور شرعی معنی علامہ عینی لکھتے ہیں کہ لغت میں رضاع اور رضاعۃ دونوں طرح سے اور کسر کے ساتھ عورت کا پستان چوسنا" اور اصطلاح فقہاء میں کسی بچے کا عورت کے پستان سے مدت رضاعت میں کچھ دودھ یا اس کا حکم پینا خواہ بچہ منہ سے پیالہ سے یا ناک کے ذریعہ دودھ پہنچایا جائے" البتہ مدت رضاعت میں بچہ کا دودھ چوسنے یا اس کے منہ میں دودھ ڈالنے یا ناک کے راستہ اس کے پیٹ میں دودھ پہنچا جانے کے سب طریقوں سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے ذریعہ سے دودھ لگایا تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی[1]

مدت رضاعت میں مذاہب علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ مدت رضاعت دو سال ہے اس پر حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور ابوہریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی مسلک ہے، مجتہدین میں سے امام شافعی، امام ابن حنبل، امام اسحاق، امام ابوثور کا یہی مسلک ہے امام مالک سے ایک روایت اس کے موافق ہے اور دوسری روایت میں اس سے زیادہ مدت ہے، امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ مدت رضاعت تیس ماہ یعنی ڈھائی سال ہے[2]

مدت رضاعت میں نظریہ اختلاف کی وجہ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ مدت رضاعت میں ائمہ کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ایک جماعت تیس ماہ سے امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام محمد سے، دیگر دو سال سے امام ابویوسف اور امام شافعی وغیرہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (البقرہ) اس سے معلوم ہوا کہ دو سال کامل دودھ پلانا کرنا مدت رضاعت ہے اس کے بعد جو دودھ پلانے کی مدت تکمیل کے بعد شامل ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وحمله وفصاله ثلاثون شهرا (الاحقاف) اس سے معلوم ہوا کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے اس میں سے دو سال کا دودھ کم کردیا جائے تو چھ ماہ حمل کی مدت باقی رہتی ہے اس لئے کہ حمل کی مدت دو سال سے زائد نہیں ہوتی اس لئے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے جس میں حمل کی مدت شامل ہے[3]

---

[1] علامہ بدرالدین عینی، نخب الافکار، ج ۱۰ ص ۲۱۱ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔

[2] علامہ ابومحمد عبداللہ بن احمد مقدسی، المغنی، ج ۸ ص ۱۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

[illegible]

رضاعت کے احکام

فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] اس کے رضاعی ماں باپ [illegible]

رضاعت کے حقوق دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ سے بچے کے جسم کی کشت کو سیراب کرتی ہے اس کے جسم کی تعمیر اور تشکیل میں اس کے دودھ کا بڑا دخل ہوتا ہے اس لیے اسلام نے دودھ پلانے والی عورت کو حقیقی اور نسبی ماں کا درجہ دیا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ علماء سیر کی روایت سے کوئی اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ حلیمہ بنت عبداللہ پورے حنین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑے ہو گئے اور چادر بچھائی جس پر حضرت حلیمہ بیٹھ گئیں[1] اور حافظ عبدالرزاق نے یہ روایت ذکر کی ہے کہ ابوطفیل نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں (حلیمہ) سعدیہ کو دیکھا جب آپ نے ان کو دیکھ کر مرحبا کہا اور اپنی چادر بچھائی تو کر وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ انھوں نے ذکر کیا کہ وہ اس سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھیں تو آپ نے ان کی عزت نہیں کی تھی۔ ابوطفیل کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتیٰ کہ آنسو آپ کی ڈاڑھی مبارک پر گرنے لگے۔ پھر آپ نے شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپ روتے ہیں، آپ نے فرمایا میں اس کے ساتھ دیکھ کر جس پر تم میں سے کسی شخص کے پاس اللہ جتنا ہو اور وہ رضاعت کا حق ادا کرنے کے لیے وہ سوا اس کے کاح ادا نہیں کر سکتا، پھر فرمایا اس مال حلیمہ کی سے، میرا ہمدرد نہیں ہیں کہ تاکہ ان کو مسلمان کر لیتا نہیں ہوں گا تو یہ کہ وہ خوشی سے دیدیں۔ پھر مسلمانوں میں سے ہر شخص نے خوشی سے یا حصہ کی صلی اللہ علیہ وسلم کرتا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رضاعی بہن کا نام شیما تھا اور ان کی ماں حلیمہ سعدیہ کے ساتھ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا تھا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں شیما کا تذکرہ کیا ہے اور یہ لکھنے کا واقعہ ہے۔ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے ابولہب کی باندی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا اس لیے ان کا تذکرہ کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعظیم و تکریم کرتے تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد کے بعد آپ کے پاس آتی تھیں اور مدینہ بھی آتی رہیں آپ ان سے صلہ رحمی کرتے تھے۔ فتح خیبر کے بعد ان کا انتقال ہوا تھا۔ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خرید کر دی تھیں[3]۔

رضاعی رشتوں میں احتیاط حدیث نمبر ۳۴۶۰ میں ہے کہ حضرت عائشہ سے ان کے رضاعی بھائی افلح نے ملنے کے لیے کہلا بھیجا تو حضرت عائشہ نے ملنے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہیں لیا، اس پر ہشام سے کہ جب حضرت حفصہ کے رضاعی چچا کے وقت حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ رضاعی چچا کو رہنے اور وہ آسکتا ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۳۴۶۳ میں مذکور ہے تو حضرت عائشہ نے افلح کو آنے کی اجازت کیوں نہیں دی کہ اس کا تجربہ ہے ان دونوں کے چچا ہونے کی نسبت مختلف تھی حضرت حفصہ کے واقعہ میں وہ چچا حضرت عمر کے رضاعی بھائی تھے اور حضرت عائشہ کے واقعہ میں افلح حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی تھے کیونکہ حضرت ابوقعیس کی بیوی نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا حضرت عائشہ نے اس کو اس کے قبیلہ میں

---

[1] ۔ حافظ ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر متوفی ۴۶۳ھ، استیعاب علی ہامش الاصابہ ج ۴ ص ۴۰۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۱۳۹۸ھ

[2] ۔ حافظ عبدالرزاق بن ہمام متوفی ۲۱۱ھ، المصنف ج ۷ ص ۴۵۰ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، مطبوعہ ۱۳۹۰ھ

[3] ۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۹۳، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مطبوعہ ۱۳۴۸ھ

براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ جا سکتا ہے اور اس لیے بھی کہ مسئلہ حجاب میں احتیاط کی ضرورت ہے

رضاعت میں مرد کی تاثیر کے بارے میں حضرت عائشہ کا نظریہ

حدیث نمبر ۳۴۶۴ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت حفصہ کے رضاعی چچا ان سے ملنے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جائز قرار دیا اور حدیث نمبر ۳۴۶۲ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کو ان سے ملنے کی اجازت دی اسی بنا پر جمہور صحابہ اور تابعین کا مؤقف ہے کہ رضاعت کے حکم میں مرد کی بھی تاثیر ہے دودھ پلانے والی کا شوہر، اس کا باپ اور بھائی بھی دودھ پینے والے کے محرم بنتے ہیں اس مسئلہ پر یہ احادیث دلیل ہیں امام مالک[1] نے قاسم کی روایت سے کہ حضرت عائشہ کی بہن نے اور بعض نے جن کا دودھ پیا تھا وہ حضرت عائشہ کے پاس آتے تھے اور ان سے حجاب کرتی تھیں جن کا دودھ حضرت عائشہ نے پیا تھا وہ ان کے پاس نہیں آتے تھے اس پر یہ خیال کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک مرد کی تاثیر کوئی نہیں تھی لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ مؤطا امام مالک[2] میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں دودھ رضاعت سے بھی حرم ہوتے ہیں[3] اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ کا وہی نظریہ ہے جو اس مسئلہ میں جمہور کا ہے اور بھائی کے بیٹے یعنی بھتیجے سب کو اس میں شامل کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام بچے کے علاوہ بھی نرم ہوں گے، اور مؤطا امام مالک کی جس روایت کی وجہ سے اشکال پیدا ہوا ہے اس کا بہترین جواب حافظ ابن عبدالبر نے دیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ حضرت عائشہ کو متبنیٰ بنانے والے تمام وہ ہیں جن کی بیویوں نے ان کو دودھ پلایا تھا اور ان کی بیویوں نے حضرت عائشہ کی اجازت دیتے ہیں کہ ان کے پاس آئیں اجازت نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ ان کے شوہروں نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا ہے اور ان کی یہ روایت حضرت عائشہ کی اپنی تفریح سے خلاف ہے بس، مسند طیالسی کے حوالے سے نقل کیا ہے یہ روایت بھی ہے اس لیے حضرت عائشہ کی تفریح کو ہی صحیح سمجھنے کے لیے ہیں، ان کی اپنی تفریح پر اعتماد کرنا چاہیے تو زیادہ مستند کتابوں میں ہے۔

ثبوت رضاعت کے لیے چسکیوں کی مقدار میں مذاہب

احادیث نمبر ۳۴۸۵ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور حدیث نمبر ۳۴۸۶ سے ۳۴۹۰ تک یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے، اس لیے اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

---

[1] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، المؤطا ص ۵۳۶ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور

[2] " " المؤطا ص ۵۳۵ " "

[3] ذہبی بن ولید سلیمان بن سعد باجی مالکی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، منتقی ج ۴ ص ۱۵۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی مصر

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور سے صحابہ تابعین سے [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا کا نظریہ یہ ہے کہ پانچ چسکیوں سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی [illegible] اور مجتہدین کا یہ نظریہ ہے، ایک نظریہ حضرت علی سے بھی رضاعت ثابت ہوتی ہے [illegible] بھی یہی نظریہ ہے۔ داؤد ظاہری کا نظریہ ہے، ان تینوں سے کہ میں رضاعت نہیں ہے [illegible] سے کر احدیث نمبر ۳۴۹۲ میں "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے قرآن میں [illegible] کہ دس چسکیوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر وہ منسوخ ہو گیا پھر [illegible] اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت یہ قرآن پڑھا جاتا تھا [illegible] قرآن نہیں کل بیت سے ہے [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] جمہور کا استدلال قرآن مجید کے اطلاق اور عموم سے ہے۔ [illegible] کہ جسکی پانچ سے [illegible] ہو جانے کی۔ سعیدی غفرلہ) [illegible] صحابہ سے مروی [illegible] چھ دلیل نہیں کہتا کیونکہ جمہور کا استدلال [illegible] ساتھ ہو کہ حقیقین، صحابہ [illegible] حضرت عائشہ [illegible] نہیں ہو سکتا کیونکہ [illegible] ثابت ہوتا، [illegible] قرآن ہونا [illegible] کیونکہ [illegible] علاوہ سے معزز کیا ہے جس [illegible] کے مسئلہ جوابات دیے ہیں جو [illegible] ایک جواب یہ ہے کہ [illegible] سے [illegible] حنفیہ، دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عائشہ پر موقوف ہے [illegible] سے بھی مروی ہیں اور [illegible] حدیث کو حضرت عائشہ [illegible] والی احادیث کے پیش نظر کہا ہے۔ سعیدی غفرلہ)

ہم شافعی کا مذہب اور حدیث کے ساتھ علامہ نووی نے بیان کیا ہے [illegible] بیان کیا ہے اور علامہ وشتانی مالکی سے کہا ہے کہ علامہ ماوردی مالکی کہتے ہیں کہ مذہب یہ ہے [illegible]

[illegible] علامہ کبھی ابن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ [illegible] ص ۴۷۸، مطبوعہ [illegible]

حتی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت پانچ چسکیوں سے ثابت ہوتی ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ قلیل یا کثیر مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے[1] اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ ایک چسکی دودھ پینے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے[2]، علامہ نووی کی عبارت ہم دلائل کے ساتھ امام شافعی کے دلائل کے ذیل میں ذکر کر دی ہے۔ اب ہم امام ابوحنیفہ کے نظریہ پر دلائل پیش کرتے ہیں۔

مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت کے ثبوت پر فقہاء احناف کے دلائل

احناف کے نزدیک مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے خواہ ایک چسکی لی جائے اور اس پر دلیل قرآن مجید کی حسب ذیل آیات ہیں۔

وامھٰتکم اللاتی ارضعنکم

(النساء: ۲۳)

اس آیت میں بغیر کسی مقدار کی قید کے دودھ پلانے والی ماؤں کو حرام فرمایا ہے علامہ نووی نے یہ لکھا ہے کہ استدلال اس وقت ہوتا جب یہ آیت کی طرح ہوتی: وامھٰتکم اللاتی ارضعنکم ... مگر مجھوں نے کہا کہ دودھ پلانے سے دودھ تھوڑی مائیں حرام نہیں ہوتیں۔ ان کا استدلال آیت سے عموم و اطلاق سے ہے نا کہ اس آیت کی زبان سے ہے۔ ... ہماری دلیل یہ آیت ہے کیونکہ انہوں نے دودھ پلایا ہے" نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وامھٰتکم اللاتی ارضعنکم

(النساء: ۲۳)

آیت کے اس جزء میں بھی رضاعت کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے اور مطلقاً کہ عورت کا دودھ پینا حرام رضاعی بہنیں ہیں ہے خواہ کم قطرہ دودھ ہو یا زیادہ جس سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے وہ قرآن مجید کی ان آیات کے مزاحم اور معارض نہیں ہو سکتیں ان کے بارے میں ہی کہا جائے گا کہ اس کے ناسخ ہونے کے بعد ان احادیث کا حکم منسوخ ہو گیا ہے یہ قرآن مجید کے عموم اور اطلاق سے مراد ہیں ان احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

اس آیت کے علاوہ حسب ذیل احادیث سے بھی احناف نے استدلال کیا ہے۔
امام بخاری روایت کرتے ہیں:

---

[1] علامہ ابن قدامہ مقدسی حنبلی متوفی ۶۲۰ھ المغنی ج ۸ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت۔
[2] علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ مع فتح القدیر ج ۳ ص ۳۰۴ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

عن عقبة بن الحارث قال: تزوجت امرأة، فجاءتنا امراة سوداء فقالت قد ارضعتكما فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت لي اني قد ارضعتكما وهي كاذبة فاعرض عنه فاتيته من قبل وجهه قلت انها كاذبة قال كيف بها وقد زعمت انها قد ارضعتكما دعها عنك[1]

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی میں نے فلاں عورت سے شادی کی پھر ایک حبشی عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے میں نے آپ سے اعراض کیا اور عرض کی میں نے پھر آپ کے سامنے آکر عرض کی وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تو کیسے رکھ سکتا ہے جبکہ اس نے کہا ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اس عورت کو چھوڑ دو۔

وحدا اسناد دل ہے کہ اگر کوئی شخص دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرے تو اس کو جدائی کرنی چاہیئے اور اگر وہ چار عورتوں سے کم جدائی کرے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا! اور اس نے کئی چیزوں کا ذکر کیا ہے

وما کان بین الحولین فانما هو طعام یاکله[1]

عن النخعی ان علیا و ابن مسعود قالا یحرم من الرضاع قلیله وکثیره رواه الطبرانی واسناده منقطع۔[2]

حافظ الہیثمی روایت کرتے ہیں:

عن عمرو بن دینار قال جاء رجل الی ابن عمرؓ قال ان ابن الزبیر یزعم انه لا یحرم من الرضاعة المصة و المصتان فقال ابن عمر قضاء الله خیر من قضاء ابن الزبیر قلیل الرضاع وکثیره سواء

[illegible] رواه احمد ورجاله رجال الصحیح وهو متصل[3]

اس حدیث کو احمد اور عبد الرزاق نے بھی روایت کیا ہے۔[4]

امام عبد الرزاق روایت کرتے ہیں

عن عطاء قال [illegible]

[illegible] قال الله خیر من عائشة قال الله تعالی و اخواتکم من الرضاعة ولم یقل رضعة ولا رضعتین۔[5]

حافظ ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:

عن شعبة قال: الحکم وحماد قالا: المصة تحرم۔[6]

---

[1] [illegible] مشہور محدث ہیں [illegible]

[2] [illegible] متوفی [illegible] مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۷۰ مطبوعہ مکتبہ القدسی قاہرہ، طبع اخیر ۱۳۵۲ھ

[3] [illegible] مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۱ " " "

[4] [illegible] المصنف ج ۷ ص ۴۶۸، ۴۶۷ " "

[5] [illegible] متوفی ۲۳۵ھ المصنف ج ۴ ص ۲۸۰، مطبوعہ [illegible] طبع اول ۱۴۰۰ھ

حاصل ہے دو دودھ پینے کے بعد طعام ہے۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: رضاعت خواہ قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر یہ کہتے ہیں کہ رضاعت ایک یا دو چوسنیوں سے ثابت نہیں ہوتی حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ کا فیصلہ ابن زبیر کے فیصلہ سے بہتر ہے اللہ نے فرمایا ہے: وامہاتکم التی ارضعنکم الخ اس میں رضاعت کی کمی بیشی کی کوئی قید نہیں ہے

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے [illegible] حضرت ابن عمر نے فرمایا: [illegible] اللہ نے فرمایا ہے: [illegible] چوسنیوں کی قید نہیں لگائی بلکہ مطلق فرمایا: واخواتکم من الرضاعة۔

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ حکم اور حماد کہتے تھے کہ ایک چوسنی سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے

عن طاؤس قال سئل ابن عباس
فقال سمرة لواحدة تحرم
وعن ابن الزبیر قال
حدثني طاؤس عن ابنه قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفي بعض معلومات قال تواتر ذلك
عند فقهائنا قديما وكثيرة يحرم
عن طاؤس قال قلت لابن عباس
يحرم من الرضاعة دون سبع رضعات
تصاب ذلك في خمس فقال طاؤس قد كان
ذلك فحدثني ذلك عن عائشة

طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے
سوال کیا وہ فرمانے لگے ایک دفعہ دودھ پینے سے
رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

طاؤس کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے مجھ سے بیان کیا
حدیث جسکیوں کی ماں پر حرمت رضاعت کی دلیل ہونے
اس پر عمل کو چھوڑ دیا گیا اور قلیل دودھ کہ جسکیوں سے
حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے۔

طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے
کہا کہ حضرت جسکیوں نے حرمت ہونے کے بارے میں
سے کہا کہ ایک چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے

المرة الواحدة لا تحرم[1]

ان احادیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایک چسکی کی مقدار دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے جس نظر مصنف عبدالرزاق میں ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مصنف عبدالرزاق کی مصنف ابن ابی شیبہ کی اور اس مسئلہ کی اہمیت آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے ذرا غور کرو کہ جتنے اسی کتاب حدیث میں ہیں کہ اس سے اس مسئلہ کی اہمیت

ذکر مجدد اس حدیث صحیحہ اور اس کے علاوہ دوسری احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ رضاعت ثابت ہونے کے لئے چسکیوں کی مقدار معتبر نہیں ہے بلکہ اس سے خواہ وہ ایک چسکی ہو رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اس سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نکتہ رسی اور دقیقہ سنجی کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کس طرح رضاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور ان احادیث کے تعارض اور صحیح و ضعیف کے درمیان کس طرح تطبیق دی ہے

آیت رضاعت قرآن مجید پر اعتراض کا جواب

حدیث ۳۶۳۳ میں ہے کہ ہمارے ساتھی نے قرآن مجید میں سات رضعات کا ذکر کیا ہے تو کہنے لگے اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا قرآن مجید کا حفظ میں ان کا قرآن مجید میں کمی کا ان کی تلاوت

۱؎ حافظ ابن حجر کی شرح نخبۃ الفکر ص ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

۲؎ ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

۳؎ " " المصنف ج ۷ ص ۴۶۷ " " "

۴؎ " " المصنف ج ۷ ص ۴۶۰ " " "

[illegible] قرآن مجید نہیں ہیں اور یہ حدیث ہر صدی اور قرآن مجید کی ترتیب [illegible] کی وجہ یہ ہے کہ ہر دور میں لوگوں تک خمس معلومات کے منتشر ہونے کا علم نہیں ہوتا تھا کہ اس کی تلاوت [illegible] سب کی منسوخ ہونا معلوم ہو کر اس کی تلاوت ترک کر دی گئی۔

بالغ کے دودھ پینے سے رضاعت کی تحقیق

[illegible] حدیث مبارکہ ۳۴۰۵ میں [illegible] علیہ السلام نے حکم دیا کہ [illegible] سالم کو [illegible] ان کا صاحبی [illegible] والی عورت جلے ستے [illegible] ہیں [illegible] کے لیے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ان [illegible] سے [illegible] ہو [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں

شیخ ابن حزم لکھتے ہیں:

وقد صح عن ابن الزبیر محرم، وإلیه ذهب	دودھ پلانے سے بھی حرمت رضاعت
کما یحرم رضاع الصغیر ولا	ثابت ہو جاتی ہے خواہ دودھ پلانے والا
فرق[1]	بڑا ہو یا چھوٹا، کوئی فرق نہیں ہے۔

شیخ ابن تیمیہ سہلہ بنت سہیل کے دودھ پلانے کا واقعہ ذکر کرکے لکھتے ہیں:

وهذا عائشة روت عنه قال رضاعة	جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
من الکبیر لکنها رأت الفرق بین	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رضاعت
أن یقصد رضاعه وتعهده	اس وقت معتبر ہوگی جب کوئی شخص
فمتی کان المقصود الفرق بین	دانستہ یہ عمل کرے جب دودھ پلانے سے منشور
المحرم إلا ما کان قد یعلم	اور دودھ پلانے والے کو دودھ پلایا جائے اور
وهذا هو رضاعة الناس	مرگی اور ایسے دوسال کے بعد دودھ پلایا جائے تو رضاعت
وأما الأول فیحصل	ثابت نہیں ہوگی اور گروہ پلانے سے منشور
الحاجة إلى الحصر والحرج	ضرورت کی وجہ سے رضاعت ثابت
قد یحصل للحاجة ما لا یحصل	ہوگی کیونکہ ضرورت کی وجہ سے کئی ایسی چیزیں
بغیرها وهذا قول متجه[2]	ہیں جو بلا ضرورت جائز نہیں ہوتیں۔ اور یہ قول لائق توجہ ہے۔

علامہ نووی نے لکھا ہے کہ دودھ پینے کی مدت کے بعد بھی اگر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے تو امام شوکانی نے اس مسئلہ پر بحث کرکے اسی کو ترجیح دی ہے[3]

خلاصہ یہ ہے کہ غیر مقلدین کے اکابر علماء کا یہی نظریہ ہے کہ دودھ پینے سے بالغ کی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور جمہور صحابہ، فقہاء تابعین اور ائمہ مجتہدین کا نظریہ اس کے برخلاف ہے۔

بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ

استبراء کے بعد باندی سے جماع کا جواز

---

[1] شیخ علی بن احمد بن حزم ابن سعید اندلسی متوفی ۴۵۶ھ، المحلی ج ۱۰ ص ۱۰، المطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۹ھ

[2] شیخ ابو العباس تقی الدین بن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ، مجموع فتاوی ج ۳۴ ص ۶۰ مطبوعہ ہائر فہد بن عبد العزیز [illegible]

[3] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۶۵، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ء

[4] شیخ محمد بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ، نیل الاوطار ج ۶ ص ۳۶۰، مطبوعہ مکتبۃ الکلیات [illegible] ۱۳۹۱ھ

۳۵۰۳ - وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى حُنَيْنٍ
وَفِي رِوَايَةِ عَبْدَةَ فَلَقُوهُمْ
فَهَزَمُوهُمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا
فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ
مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ وَ
الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا
انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت سلیمان بن معبد نے ہم سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے معاذ یعنی ابن ہشام نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوعلقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر حنین کی طرف بھیجا پس انہوں نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دی اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ پس بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان عورتوں سے صحبت کرنے میں تامل ہوا کیونکہ ان کے شوہر مشرک تھے۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی "اور شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر جو لونڈی تمہاری ملک یمین میں آ جائے" یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

ف: ملک یمین میں ایک عورت کی دو قسمیں ہیں

ف: شوہر والی عورت کب حلال ہوتی ہے۔ اس کا بیان گزر چکا ہے کہ یہ حلال ہونا اس وقت ہے جب اس کی عدت پوری ہو جائے۔

۳۵۰۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ
الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ
أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعْثًا إِلَى
أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ
فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا
فَكَأَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ
مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ وَ
الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا
انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

حضرت محمد بن مثنی اور ابن بشار نے ہم سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے علی بن معبد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالخلیل سے کہ ابوعلقمہ ہاشمی نے ان سے حدیث بیان کی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا پس انہوں نے دشمن سے مقابلہ ہوا انہوں نے اس سے جنگ کی اور اس پر غالب آئے اور ان کی کچھ عورتیں قید کر کے لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے ان کے ساتھ مجامعت سے اس لیے احتراز کیا کہ وہ شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر مشرک تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر جو لونڈی تمہاری ملک یمین میں آ جائے" یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

۳۵۰۵۔ وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۵۰۶۔ وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصَبْنَا يَوْمَ أَوْطَاسَ نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَحَرَّجُوا وَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ اوطاس میں مسلمانوں نے کچھ [illegible] کر لیا، وہ شادی شدہ تھیں، صحابہ کرام ان کے ساتھ مباشرت کرنے سے ڈرے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، (ترجمہ:) شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں ماسوا ان کے جو لونڈیاں بن گئیں۔

۳۵۰۷۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ [illegible] عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

شادی شدہ باندیوں کے فسخ نکاح کی تفصیل اور مذاہب فقہاء

امت کا اس پر اجماع ہے کہ حربی عورت [illegible] ہے تو اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے خواہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا نہ ہو اور حاملہ ہو یا حاملہ نہ ہو اس میں دو رائے نہیں ہیں اور اگر وہ مسلمان ہو جائے یا ذمی بن جائے تو وہ اس کے بعد اس سے مجامعت کر سکتا ہے۔ جمہور کے نزدیک وطی [illegible] ہے اور امام مالک کے نزدیک وہ باندی اہل کتاب سے ہو یا مجوسیہ ہو اگر وہ ذمیہ بن گئی [illegible] مجوسیہ ہو تو اس کا ایک استبراء رحم کے نزدیک اس سے مباشرت جائز نہیں ہے۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ فسخ نکاح کے سبب میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک دار الحرب [illegible] فسخ کا سبب ہے خواہ گرفتار ہونے والا اپنے شوہر کے ساتھ گرفتار ہوا ہو یا اس کا شوہر [illegible] اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف گرفتار ہونا فسخ کا موجب ہے اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ گرفتار ہوئی ہے تو اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا امام ابوحنیفہ کی حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے یعنی مذکورہ حدیث (۳۵۰۳)۔

۱۔ علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ روح المعانی ج ۵ ص ۲ مطبوعہ [illegible] تراث العربی بیروت

ایک شبہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت اوما ملکت ایمانکم (النساء ۲۴) سے امام شافعی کے نظریہ کے موافق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس آیت میں عموم مراد ہو تو لازم آئے گا کہ اگر شادی شدہ لونڈی کو کوئی شخص خرید لے یا اس کو ہبہ کر دی جائے تو اس کا نکاح بھی فسخ ہو جائے کیونکہ اب وہ اس لونڈی کا مالک ہو گیا ہے حالانکہ اس صورت میں امام شافعی بھی فسخ نکاح کے قائل نہیں ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ اس آیت میں عموم مراد نہیں ہے کہ جس شادی شدہ لونڈی کا کوئی شخص مالک ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے بلکہ وہ خاص صورت مراد ہے جس کا اس باب کی حدیث میں ذکر ہے یعنی کوئی تنہا حربی عورت جہاد میں گرفتار کر لی جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اس جواب پر یہ اعتراض ہو گا کہ احناف کے نزدیک قرآن مجید کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے خصوصیت مورد کا اعتبار نہیں ہوتا نیز احناف کے نزدیک قرآن مجید کے عموم کو خبر واحد کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں ہے اور یہاں اس آیت میں لاما ملکت ایمانکم کے عموم کو انہوں نے صحیح مسلم کی اس خبر واحد کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور یہ خصوصیت مورد کا اعتبار کرنا ہے۔ کہ عموم نکاح کا اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کا عموم (والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم (تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مشرک عورتیں سوائے ان کے جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں) سے پہلے ہی خاص ہو چکا ہے جیسے کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ بت پرست اور مجوسی شادی شدہ عورتیں گرفتار ہوں تو ان سے وطی جائز نہیں تاوقتیکہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں صرف اہل کتاب لونڈیوں سے وطی جائز ہے بت پرست بعد میں مسلمان ہو جائیں تب ان سے وطی جائز ہو گی اور اس باب کی احادیث بھی اس صورت پر محمول ہیں کہ وہ عورتیں مسلمان ہو گئی ہیں اس کے بعد صحابہ نے ان سے تمتع کیا خلاصہ یہ ہے کہ یہ آیت عام مخصوص منہ البعض ہے اور ایسے عام کی خبر واحد سے تخصیص جائز ہے اور اس میں مورد کا اعتبار بھی جائز ہے۔

ایک نکتہ یہ ہے کہ دور اسلام میں جب کوئی شخص کسی لونڈی کو خریدنے سے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے گا؟ اور خریدا اس لونڈی سے وطی کر سکتا ہے ائمہ ثلاثہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک دور اسلام میں شادی شدہ باندی کو خریدنے سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جمہور کا استدلال صحیح مسلم کی اس حدیث سے ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کیا اور اس کے خریدنے سے حضرت بریرہ کا حضرت مغیث سے نکاح سابق فسخ نہیں ہوا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو مغیث کے نکاح میں رہیں اور چاہیں تو اس نکاح کو فسخ کر دیں حضرت بریرہ نے فسخ کو اختیار کیا۔ حر لونڈی کو خریدنے سے اس کا نکاح فسخ ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ کو فسخ کا اختیار نہ دیتے[1]

لونڈیوں سے وطی کے جواز کے مسئلہ میں عام طور پر یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے یہ لونڈیوں سے وطی کی اجازت کیسے دی؟ اس کی مفصل بحث ہم انشاء اللہ کتاب العتق میں بیان کریں گے۔

---

[1] حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ تفسیر ابن کثیر علی ہامش فتح البیان ج ۱ ص ۴۱۹ مطبوعہ کراچی ۱۳۰۱ھ

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہیئے

۳۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا سَوْدَةُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچہ میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے یہ بھائی نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ یہ میرا لڑکا ہے۔ آپ اس کی شکل کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمائیں۔ اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی ہے میرے والد کے بستر پر اس کی باندی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ عتبہ بن ابی وقاص سے بہت زیادہ مشابہ تھا، آپ نے فرمایا اے عبد! یہ لڑکا تمہارا (بھائی) ہے، بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضرت سودہ کو اس لڑکے نے پھر کبھی نہیں دیکھا۔

۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَأَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور یہ جملہ نہیں ہے کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔

۳۵۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَعَبْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اس کا ہے جس کے بستر پر ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

۳۵۱۰۔ وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند کے ساتھ حدیث مذکور اور اس سے متعلق بحث

زمانہ جاہلیت میں نسب کے ثبوت کا طریقہ

اسلام میں ثبوت نسب کا طریقہ

عبد بن زمعہ کے بھائی کے نسب کی تحقیق

زنا سے حرمت مصاہرت کے ثبوت پر دلیل

اس حدیث سے جمہور کے قول پر استدلال ہو سکتا ہے کیونکہ اگر نطفہ کا اعتبار نہ ہوتا تو آپ حضرت سودہ کو اس لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم نہ دیتے۔ علامہ نووی سے اس دلیل پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جب نطفہ زنا سے پیدا ہونے والا لڑکا حضرت سودہ کے حق میں اجنبی قرار پایا، اس کا اس مسئلہ سے کیا تعلق کہ زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی کی بہن رضاعی بن سکتی ہے یا نہیں۔ علامہ نووی سے یہ خیال نہیں کیا کہ اس استدلال کا منشا یہ ہے کہ اس حدیث میں نطفہ زنا کا احترام سرے سے ختم کر دیا گیا ہے۔

علامہ نووی نے یہ بات کہہ کر زنا سے ہونے والی لڑکی کی پیدائشی حرمتی امام شافعی کے نزدیک زنا کی اس لڑکی سے ساقط کر دی ہے[1]۔ العیاذ باللہ۔ پھر نسب اور رضاعت میں کیا فرق رہے گا۔

ثبوت نسب میں امکان وطی کی شرط میں مذاہب فقہاء

علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ فقہاء اس حدیث سے اس پر اتفاق ہے کہ زوجین کے درمیان [illegible] درمیان [illegible] کا احتمال ہو، اور اس کا امکان اس طرح ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے پاس آئے اور حمل کا امکان ہو۔ لیکن اگر مرد عورت کے پاس آئے اور وطی نہ کرے، یا عورت کے پاس آنے کا دعویٰ کرے اس کے نسب کی نفی نہیں ہو سکتی۔ اگر مرد نابالغ ہو یا عورت سے دور ہو، یا عورت کے پاس آنے سے پہلے مرد کا انتقال ہو جائے اور عورت اس کے بعد اس کے ہاں بچہ ہو جائے، امام مالک اور امام شافعی کہتے ہیں کہ وہ مرد اس کا والد نہیں ہے کیونکہ یہاں وطی کا امکان نہیں پایا جاتا کیونکہ وطی سے پہلے طلاق ہو گئی تھی۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ مرد اس عورت کا شوہر ہے اور اس کے بچہ کا باپ ہے۔

شخص سے نسب ثابت ہو گا یا نہیں

علامہ یہ ہے کہ امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک صرف نسب و ولادت کے لئے امکان وطی کی شرط ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف امکان حمل کی وجہ سے امکان وطی کی شرط نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو عتبہ کے لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ بچہ زنا سے پیدا ہوا تھا اور عتبہ کے بستر پر پیدا نہیں ہوا تھا اس کے باوجود آپ نے اس بچے کو عتبہ کے ساتھ لاحق کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ نسب حاصل نسب کے امکان کی وجہ سے ثابت ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے اس پر توقف نہیں کیا ہے۔ علامہ قرطبی پر متوقف ہے جس کا فرق ہو گا اس کا نسب [illegible] وطی کی موجودگی کی وجہ سے کہ امام اعظم ابوحنیفہ نے زانی کے لئے امکان وطی کی شرط نہیں رکھی ہے حتی کہ حنفی لکھتے ہیں کہ اگر ایک شخص فلاں کے [illegible] مسئلہ میں حنفی حیرت میں ہیں کہ امکان وطی کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ وطی کا سبب ظاہر ہے۔

نتیجہ نسب کی اس بحث میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم [illegible] سے [illegible]

---

[1] علامہ کمال بن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ فتح القدیر ج ۴ ص ۴۰۴ مطبوعہ رشیدیہ کراچی ۱۴۰۵ھ

[2] علامہ [illegible] متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۶۹ مطبوعہ [illegible] ۱۳۴۸ھ

[3] علامہ [illegible] متوفی ۸۳۳ھ [illegible] ج ۱۰ ص ۵۶ [illegible]

شرعی احکام بیان کرنا فقہاء کا کام ہے۔ متوفی عنہا زوجہا سے متعلق

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تکنیک

عورت کے مخصوص سے خون جمع (Menses) کی طرف جاری ہے ..
(Fallopian tube) ماہواری کے جو دن ان کی میں سے مدت
سے اس وقت نکل نہ پا کر نے سے مرد کا تولیدی جرثومہ (Sperms) مخصوص کی اس نالی میں
ہے (Uterus) میں داخل کر جاتا ہے اس کے بعد اس نطفے میں خلیے (Cells) سے
ہے اور وہ کاسٹ شدہ بڑا (Fertilized egg) اس میں سے جس کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے
اس انڈے میں سولہ خلیے بن جاتے ہیں اور خلیات کا وہ مجموعہ جس میں خلیات اور اس کے بعد بچے نے مکمل نشو
ہوتا ہے۔ اگر کسی خرابی کی وجہ سے یہ کاسٹ شدہ انڈا خلیات میں منقسم ہو کر رحم میں نہ جا سکے تو
سے ٹیسٹ ٹیوب (Test Tube) کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس طریقہ علاج میں
ہی مرد کے جرثومہ اور نسوانی انڈے کو لیبارٹری میں رکھ دیتے ہیں۔ اس ٹیسٹ ٹیوب میں انڈا منقسم ہو کر
بیسی خلیہ جیسا بند کر دی ہے کہ اس ٹیوب میں نسوانی نالی (FALLOPIAN TUBE) کی طرح
ہو تو مرد کا نسوانی انڈے میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں خلیات بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جب اس میں سولہ
بن جاتے ہیں تو ان کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اور عورت کے حمل کی طرح نشو و نما ہوتی ہے
بننے کا عمل نہ ہوتا تو کسی اور عورت کے رحم میں اس کی نشو و نما ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے پیدا ہونے والے
مرد اور عورت کی آگ لگ خرابیاں دور کرنے کے لیے ٹیسٹ ٹیوب بے بی (TEST TUBE BABY)
کی ضرورت پیش آتی ہے۔

مرد کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے

مرد کی وہ خرابیاں جن

منسلکہ انڈہ خلیات میں منقسم ہو کر رحم میں نہ جا سکے حسب ذیل ہیں

(ا) مرد میں تولیدی جرثومے ہوں لیکن وہ کسی خرابی کی وجہ سے عمل ... نہ کر سکیں

جرثومے عورت کے انڈے حاصل کر کے ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں جب کہ عورت میں طبعی صلاحیت

ہیں تو ان کو رحم میں منتقل کر دیتے ہیں۔

(ب) مرد میں تولیدی جرثومے ہوں لیکن اس کے جرثوموں میں تولیدی صلاحیت نہ ہو ... سے

اس صورت میں مرد کے جرثومے اور عورت کے انڈے حاصل کر کے ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔ ٹیوب میں

بعد رحم میں منتقل کر دیتے ہیں۔

(ج) مرد میں تولیدی جرثومے ہوں اور وہ عمل تولید کی صلاحیت رکھتے ہوں لیکن کسی خرابی کے باعث وہ جرثومے

(FALLOPIAN TUBE) تک نہ پہنچ سکتے ہوں اس صورت میں مرد کے جرثومے

کو ٹیسٹ ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔

عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے

عورت کی
کی بنا پر حصول ولادت کے لیے ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی کی ضرورت پڑتی ہے جن میں
(ا) عورت میں مرد کے وہ عضو (OVORY) نہ ہو جس سے انڈے خارج ہوتے ہیں، اس صورت میں نر و مادہ کے
بیج کسی اور عورت کی ضرورت ہوگی (مرد کے جراثیم اور دوسری عورت کے انڈوں کا ٹیوب میں ملاپ کرا کر
مادے کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جائے گا۔
(ب) اس عضو (OVORY) میں کوئی پیدائشی خرابی ہو جس کی وجہ سے انڈے خارج نہ ہوں۔
(ج) اس عضو (OVORY) میں رسولی ہو۔
(د) فیلوپین ٹیوب (FALLOPIAN TUBE) سکڑ جائے جس کی وجہ سے کامل شدہ انڈے رحم تک نہ پہنچ
سکیں، تو مرد کے جراثیم اور عورت کے انڈوں کو ٹیسٹ ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔
(ہ) کسی حالت میں انفیکشن (Infection) یا کوئی اور خرابی ہو جس کی وجہ سے عورت کے انڈوں اور مرد کے جراثیم کو
ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں۔
(و) مرد کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کا جراثیم فیلوپین ٹیوب میں نہ پہنچ سکے، ایسی صورت میں بھی
ٹیوب کی ضرورت پڑتی ہے۔
(ز) عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے حمل پورا نہ ہوتا ہو ایسی صورت میں بھی ٹیوب میں ملاپ کرا کر
انڈوں کو ٹیسٹ ٹیوب سے نکال کر کسی اور عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے جبکہ اس عورت سے اس مقصد
کے لیے پیش کش کر دی جائے۔

تفصیلی معلومات کے لیے ہم درج ذیل رپورٹ پیش کرتے ہیں۔

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کی انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن جینیٹکس میں ماں کی حفاظت سے دو صحت مند بچوں کی پیدائش کا جشن منایا گیا۔ ولادت کا یہ واقعہ دنیا میں پہلی مرتبہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ ہونے والی تولید سے نو ماہ اور نو دن کے بعد پیش آیا۔ ماہرین ڈاکٹروں کی ٹیم نے دو سال کے عرصہ میں ۳۹ بار کے ناکام تجربات سے گزرنے کے بعد یہ آخری مہینوں میں انتہائی کامیابی حاصل کی۔ اس سلسلہ میں ولادت کے لیے ہفتے تک یہاں تک کہ کلینک میں رہنے والی نرسوں کی چھٹی بھی منسوخ کر دی گئی تھی۔ ڈاکٹروں کی ٹیم کا سربراہ پروفیسر ہانس رافیل نے بتایا کہ بچی اور بچوں کے باپ سے لیے گئے نطفے کو ٹیوب میں ملا کر ماں کے جسم میں رکھ دیا گیا، مقررہ مدت کے بعد ان جڑواں بچوں نے جنم لیا۔[1]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم

حسب ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی کے ذریعہ عمل تولید جائز ہے۔

---

[1] روزنامہ جنگ کراچی، ہفتہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء

د شوہر کی تولیدی جرثومے ہوں لیکن وہ کسی بیماری کی وجہ سے عمل تذویج پر قادر نہ ہو یا کسی صورت میں عورت کے رحم کی طرف منی نہ پہنچ سکے اور بیوی کے مادوں کے ثقوب میں ملاپ سے حمل قرار پا جائے تو ایسی صورت میں بھی عورت کے رحم میں ان مادوں کا ملاپ جائز ہے۔

ہ۔ شوہر میں تولیدی جرثومے ہوں اور وہ عمل تذویج پر بھی قادر ہو لیکن کسی خرابی کے باعث وہ تولیدی جرثومے منی میں FALLOPIAN TUBE تک نہ پہنچ سکیں اس صورت میں بھی عورت کے جرثومے اور بیوی کے مادوں کے کرنٹ ثقوب سے ملاپ کرانا اور بعد ازاں بیوی کے رحم میں منتقل کرانا جائز ہے۔

ج۔ شوہر کی منی سکڑ جانے یا اس میں حیوانات منویہ کا کم ہو جانے یا کسی اور خرابی کی وجہ سے کافی حد تک ضعیف ہو جائے تو ایسی صورت میں عورت کے جرثومے اور بیوی کے مادوں کا ثقوب میں ملاپ کرانا جائز ہے۔

کرانے کے بعد بیوی کے رحم میں رکھنا جائز ہے۔

د۔ شوہر کے جسم کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے عورت کے جرثومے منی میں نہ پہنچ سکیں تو ایسی صورت میں **دونوں کے مادوں کا ثقوب میں ملاپ کرانا جائز ہے۔**

فقہ اسلام سے اس کی کافی تائید ہوتی ہے کہ بیوی کے رحم میں شوہر کے مادہ تولید کی موجودگی میں کسی اور ذریعہ سے حمل قرار پا جائے تو عورت حاملہ ہو جاتی ہے، تو یہ نادر الوقوع ہے، جس سے ثقوب کا جرثومہ سے ملاپ کرانا اور بیوی کے رحم میں منتقل کرانا جائز ہے۔ فقہاء کرام نے اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، انہوں نے اس کے متعلق بہت سے فروعی مسائل بھی بیان کئے ہیں، ان سب کا احاطہ کرنا اس مختصر رسالہ میں ممکن نہیں، ہم صرف چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں، جس سے دیگر مسائل حل ہو سکیں گے۔ واللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء۔

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وما قیل لا یلزم من نبوت الشیء عادۃ نبوتہ لان الحس قد یشہد بوجود الشیء عادۃ ولا یشہد بعدمہ عادۃ فنادر یلے

ترجمہ: اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ کسی شے کا عادۃً ثابت ہونا اس کے ثبوت کو لازم نہیں، کیونکہ حس کسی شے کے عادۃً موجود ہونے کی شہادت دیتی ہے اور عادۃً نہ ہونے کی شہادت نہیں دیتی، تو یہ نادر الوقوع ہے،

علامہ زین الدین ابن نجیم اور علامہ شبلی[۳] سے بھی یہ بات نقل کی ہے۔

عالمگیری میں ہے:

وان کان لزوجہ ولد من غیرہ او لہا ولد من زوج آخر فجامعہا الزوج فحملت من ماء الزوج وماء الولد فولدت ولدا فہو ابن الزوج لانہ علقہ ماؤہ

ترجمہ: اگر شوہر کا بیٹا اس کی بیوی کے پہلے شوہر سے ہو یا بیوی کا بیٹا اس کے پہلے شوہر سے ہو پھر شوہر نے اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ ہو گئی اور شوہر کے مادہ تولید اور بیوی کے پہلے شوہر کے مادہ تولید سے اس نے بچہ جنا تو وہ بچہ شوہر کا ہے کیونکہ اس کے مادہ تولید سے علوق ہوا ہے۔

۱۔ علامہ کمال الدین بن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ فتح القدیر ج ۳ ص ۱۰۰، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

۲۔ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ البحر الرائق ج ۳ ص ۱۲۹، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ

۳۔ علامہ شہاب الدین احمد شلبی حنفی متوفی ۱۰۲۱ھ حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق ج ۳ ص ۲۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

افترقة فيه ذلك لان لولد لزمه نفير جماع كذ في المحيط. [1]

کہ اس کے حق کا علم ہو وہ علیحدگی طلب کرسکے، اس کے لیے جائز ہے کیونکہ بچہ اس سے نفیر جماع کے بدلا ہو گیا۔

جس شخص کو آلہ تناسل کٹا ہو وہ جماع نہیں کرسکتا، ایسے شوہر کا نطفہ بغیر جماع کے کسی اور ذریعہ سے عورت کے رحم میں پہنچ گا اور بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا درحالیکہ وہ شخص جماع نہیں کرسکتا اس لیے فقہاء نے عورت کو علیحدگی کے مطالبہ کی اجازت دے دی۔

بہرحال مجلہ اور عام گھریلو کی عبارت سے بھی یہ واضح ہو گیا کہ اگر شوہر نے نفیر جماع کے بدلہ منی کو رحم میں پہنچا دیا اور بچہ ہو گیا تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا۔ علامہ شمس الدین سرخسی[2] علامہ حصکفی[3] اور علامہ شامی[4] نے بھی اسی طرح لکھا ہے فقہاء حنفیہ کی یہ عبارات مذکورہ الصدر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے جواز کی واضح دلیل ہیں۔

حسب ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے توالد و تناسل جائز نہیں ہے۔

(ا) شوہر علاج تو بچہ پیدا کرنے کی کے جرثوموں میں تولیدی صلاحیت نہ ہو یا سرے سے جرثومے نہ ہوں اس صورت میں کسی اور مرد کے جرثوموں کو بیوی کے انڈوں کا ٹیسٹ ٹیوب میں ملاپ کر کے بچہ پیدا کرنے اور پھر ان کو بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے۔

(ب) عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں حمل ٹھہرنے کا عمل نہ ہو سکتا ہو، ایسی صورت میں شوہر اور بیوی کے انڈوں کا ملاپ ٹیوب میں کرا دیا جائے اور پھر ان کو کسی دوسری عورت کے رحم میں اس مدت کے لیے منتقل کر دیا جائے جو اس بچہ کو جنم دے۔

(ج) عورت کا مادہ منی (ovum) نہ ہو، (د) عضو (ovary) میں پیدائشی خرابی ہو جس کی وجہ سے انڈے صحیح نہ ہوں، (ہ) اس عضو (ovary) میں رسولی ہو۔

مذکورہ بالا تینوں صورتوں میں کسی دوسری عورت کے انڈے حاصل کر کے اس عورت کے جرثوموں سے ملاپ کرا کے بچہ پیدا کرایا جاتا ہے۔

یہ تینوں صورتیں بھی اس لیے ناجائز ہیں کہ مرد کے جرثوموں کا اس عورت کے انڈوں سے ملاپ کرانا جس کی منکوحہ نہیں ہے اور اس کو یہ اجنبی عورت کے رحم میں تصرف کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے نہ عورت کو اس بات کی مالک ہے کہ اپنے انڈے کسی اجنبی مرد کو پیش کر دے۔

اور پہلی دونوں صورتیں اس لیے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے نطفہ کی کاشت کے لیے اس عورت کے رحم کو استعمال نہیں کرا سکتا جو اس کی منکوحہ نہیں ہے اور اس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

---

[1] علامہ ابن نجیم متوفی ۱۰۵۰ھ، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۲۵ مطبوعہ کبریٰ امیریہ بولاق مصر، ۱۳۱۰ھ

[2] علامہ شمس الدین محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ المبسوط ج ۵ ص ۱۵۲، مطبوعہ دار المعرفت بیروت الطبعہ الثالثہ ۱۳۹۸ھ

[3] علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ درمختار علی الدر ج ۲ ص ۸۱۰ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

[4] علامہ سید محمد امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، رد المحتار ج ۲ ص ۸۰۰

عن رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا ما نبی الا قول لکم و ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسقی ماءہ زرع غیرہ[1]

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں وہ حدیث بیان کر رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا پانی غیر کی کھیتی میں ڈالے

اس حدیث کے مطابق غیر کی کھیتی میں پانی ڈالنا حرام ہے، اسی طرح بیوی کے رحم میں نطفہ کے علاوہ کسی اور شخص کے جراثیم رکھے جائیں گے تو وہ بھی حرام ہوگا، اور جب بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کے رحم میں مرد کی منی کا مادہ رکھا جائے گا تب بھی وہ عورت غیر کی کھیتی ہے اس لیے اس کے رحم میں نطفہ کا مادہ رکھنا حرام ہوگا کیونکہ اس طریقہ سے پیدا کئے جانے والے بچے بھی اسی حکم میں داخل ہیں جو کہ ناجائز بچے کہلاتے ہیں

خلاصہ یہ ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ ولادت کی جو صورتیں جائز ہیں جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا اور دو صورتیں ناجائز ہیں جن میں شوہر اور بیوی کے علاوہ غیر کے نطفہ یا جراثیم کا عمل ہے۔

مصنوعی عمل توالید کا شرعی حکم

ٹیسٹ ٹیوب سے بچہ کی پیدائش کے تجربات ابھی برطانیہ، امریکہ، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، جاپان اور بھارت میں ہو رہے ہیں، ۶ جون ۱۹۸۹ء کو پاکستان میں بھی اس کا عملی آغاز ہو گیا ہے[2] ہر ملک کے علماء نے اس کے بارے میں اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے، اکثر علماء کا رجحان یہ ہے کہ مختلف کے ذریعہ مرد کے جراثیم سے عورت کے رحم میں بچہ پیدا کرنے کی جائز ہے، اگر شوہر کا نطفہ بیوی کے رحم میں پہنچایا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ ہم فقہ اسلامی، تحریر الوسیلہ اور فتاویٰ علمیہ کے حوالوں سے ذکر کر چکے ہیں اور اگر کسی طبی ضرورت کی وجہ سے شوہر کے نطفہ میں دوسرے مرد کا نطفہ داخل کیا جائے تو وہ بھی بعض علماء کے نزدیک جائز ہے جو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

کسی شخص کی بیوی کے رحم میں کسی اجنبی مرد کا نطفہ پہنچایا جائے جو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل سے مرد کے بعد یا مرد کے بعد انجکشن کے ذریعہ داخل کیا جائے اس کی صورت میں اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس کا نسب عورت سے تو ثابت ہوگا نطفہ فراہم کرنے والے مرد سے ثابت ہوگا یا نہیں ہوگا اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اس کا نسب مرد سے ثابت ہوگا اور بعض علماء کے نزدیک ثابت نہیں ہوگا۔

فتاویٰ اسلامیہ مصر اور پاکستان کے مروجہ، متداول، قدیم و جدید فتاویٰ میں سے کسی سے بھی اس مسئلہ پر بحث نہیں کی، ۱۹۸۰ء کے اخیر میں اسلامی نظریاتی کونسل کے علماء سے اس مسئلہ پر بحث کی تھی اس کونسل کے ایک رکن نے اس مسئلہ پر تحریری فتویٰ دینے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن ابھی تک وہ فتویٰ نہیں آیا، اس کی بیوی سے رحم میں نطفہ پہنچا دیا جائے اور حمل قرار پا جائے تو یہ طریقہ نادرہ ہوتا ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا۔

---

[1] ابو داؤد، کتاب النکاح، باب وطء السبایا، حدیث ۲۱۵۸، ص ۲۹۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ پاکستان لاہور۔

[2] ۶ جون ۱۹۸۹ء کو وہ بچی ہیلی، ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی پہلی بچی ہے جو ۱۹۸۸ء میں ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ پیدا ہو چکے ہیں۔

کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟

بعض علماء ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کو ممنوع قرار دیتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ [illegible]

فطری طریقہ یہ ہے جس میں مرد اور عورت کے اختلاط کے بعد نطفہ رحم میں ٹھہر جاتا ہے اور پھر مقررہ مدت میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ ہے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ عمل اس فطری طریقہ کے خلاف ہے اس لئے یہ خلق اللہ اور صنعت اللہ کی تبدیلی لازم آتی ہے۔ اس لئے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ عمل مطلقاً ناجائز اور حرام ہے کیونکہ یہ عمل قرآن مجید کی حسب ذیل آیات کی مخالفت لازم آتی ہے۔

(۱) فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ۔

(الروم: ۳۰)

(۲) ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

(الاحزاب: ۶۲)

(۳) ولاضلنّھم ولامنینّھم ولآمرنّھم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنّھم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطٰن ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا

(النساء: ۱۱۹)

(اور شیطان نے کہا) اور مجھے قسم ہے میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا۔ اور ضرور ان کے دلوں میں جھوٹی آرزوئیں پیدا کروں گا اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ چیرا دیں گے چوپایوں کے کان اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں تبدیلی کر دیں گے اور جو شخص شیطان کو اللہ کے سوا دوست بنائے گا وہ یقیناً بڑے نقصان میں پڑے گا۔

(النساء: ۱۱۹)

ان مذکورہ آیات میں جانوروں کے کان کاٹنے کو بھی خلق اللہ میں تبدیلی قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کا عمل بتایا ہے اس لئے کان کاٹنے کا تعلق اور اس کی پرورش کا ہے جس کو صنعت اللہ اور خلق اللہ میں داخل نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں اس کا تعلق براہ راست صنعت اللہ اور خلق اللہ سے ہے اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں اس کا عمل براہ راست صنعت اللہ اور خلق اللہ کو تبدیل کرنا ہے اور قرآن مجید کے مطابق یہ شیطان کے حکم پر عمل کرنا اور اللہ کے حکم کو تبدیل کرنا ہے اس لئے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل ناجائز ہو گا۔

الجواب: پہلی آیت میں فطرت اللہ سے مراد اسلام ہے جیسا کہ اس سے پہلے اور بعد کی آیات سے واضح ہے اور آیت کا ترجمہ اس طرح ہے۔

فاقم وجھک للدین حنیفا ط فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ط لا تبدیل لخلق اللہ ط ذٰلک الدین القیم۔

(الروم: ۳۰)

تو آپ سب سے الگ ہو کر صرف اسی کے ہو کر اپنے آپ کو اللہ کے دین کے لیے قائم رکھیں۔ (اے لوگو!) اپنے اوپر اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (یعنی دین اسلام) کو لازم کر لیں جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتا۔

اس پوری بحث کو پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فطرت سے مراد دین اسلام ہے۔ علامہ محمود آلوسی نے بھی فطرت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حق کو قبول کرنے کی صلاحیت اور استعداد ہے۔ ان معروضات سے یہ روایت بھی کہ جہاد ان مقاتلہ میں سے قتل دعت ہوا پھر "فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا" کی کیا تفسیر ہوگی، حل ہو جاتی ہے حدیث ۱۰ میں ابن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا" اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس حال میں پیدا کیا کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کی استعداد و صلاحیت رکھی ہوئی ہے کہ اگر وہ صحیح طرح غور و فکر کریں گے تو دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اور صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے

اونٹنی پورے کان کی تندرست پیدا ہوتی ہے۔ کیا تم میں کوئی اس کے کان کاٹتا ہے؟ [1]

اس حدیث سے بھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فطرت سے مراد دین اسلام ہے اور اس کا تعلق انسان کے فطری اور عادی عمل سے نہیں ہے۔ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بچہ جب تک بالغ ہو کر عمل تو نہیں کرتا ہے ہوگیا۔

اور اس آیت "لا تبدیل لخلق اللہ" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ یہ ہے کہ کسی قوم کی طرف جب کسی نبی کو مبعوث فرما کر اس قوم کا عذر ختم کرنے کے لئے اتمام حجت کر دیتا ہے اور وہ قوم اللہ کے نبی کی نافرمانی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ہاتھوں سے ان کو قتل کرا دیتا ہے اور ان کو ذلیل کرا دیتا ہے۔ چنانچہ ہوا بھی یہی ہے۔

و سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

(احزاب، ۶۲ — ۶۰)

کے لیے ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

اس پوری آیت کریمہ کے سیاق کے ساتھ پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس آیت کا اس حدیث کی عادی عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ علامہ سید محمود آلوسی نے بھی اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے

یعنی اللہ تعالیٰ نے پچھلی امتوں میں یہ دستور بنا دیا تھا کہ جو لوگ دین میں فساد پیدا کرتے تھے ان سے جنگ کی جائے۔ [2]

کیا جائے۔ اور وہ جہاں بھی جائیں ان کو مغلوب کیا جائے۔ [3]

---

[1] علامہ تبریزی نے اس حدیث کو بھی تحریر کیا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد اول ص ۳۰ مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

[2] روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۹

مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

اس تفسیر سے واضح ہوگیا کہ سنت اللہ کا مطلب بالعموم امور عادیہ نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد شرعی قوانین کا وہ دستور ہے جو پچھلی امتوں کے فسادیوں کو قتل کرنے اور جلاوطن کرنے سے متعلق ہے۔

تیسری آیت جس میں موشیوں کے کان چیرنے اور شرعی حلال جانوروں کے تبدیل کرنے کو شیطان کی اتباع قرار دیا ہے اس سے بھی مطلق شرعی کی بات ہوئی صورت میں تبدیلی کی ممانعت مراد نہیں ہے۔ اس کی وجہ حسب ذیل تفسیر سے ہوتی ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی لکھتے ہیں:۔

اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب اونٹنی کے پانچ بچے ہو جاتے اور پانچوں بچے مذکر ہوتے تو وہ اس اونٹنی پر سوار ہونے کو اس پر بوجھ لادنے اور اس سے دیگر قسم کے نفع اٹھانے کو حرام قرار دیتے ہیں اور اس اونٹنی کا کان چیر دیتے تھے۔[1]

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں۔ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بچہ دیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کر لیتے اور اس کو سجدہ کرتے تھے، شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔ نیز صدر الافاضل لکھتے ہیں مردوں کا عورتوں کی شکل میں اور عورتوں کا مردوں کی شکل میں آنا، بدکاری کرنا، جسم کو گودنا، وغیرہ جملہ امور میں پیروی کر کے نقش و نگار بنانا یا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی چوٹیاں بنانا یہ سب کام شیطان کی پیروی ہے۔[2]

(خزائن العرفان ص ۱۵۶)

دراصل کافروں کا یہ دستور تھا کہ گائے، بکری یا اونٹنی کے بچوں کے ساتھ نامزد کر دیتے تھے، اور اس کا کان چیر کر یا اس کے کان میں نشانی ڈال کر چھوڑ دیتے تھے، اور صورت بدلنے سے مراد یہ ہے کہ جس تبدیلی سے شریعت میں ممانعت ہے وہ تبدیلی نہ کی جائے یا جس تبدیلی سے کفار کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ وہ تبدیلی نہ کی جائے۔ مردوں کا عورتوں کی مشابہت میں بال بڑھانا یا عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا جسم کو گودنا یا بالوں میں بال جوڑنا، سر پر کسی سے نام کی چوٹی رکھنا اور ڈاڑھی منڈوانا اس ممانعت میں داخل ہے اور صورت کی ایسی تبدیلی جس میں کسی امر مشروع کا ارتکاب یا کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو وہ تبدیلی جائز ہے، مثلاً مردوں کا سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا، مونچھیں کم کرنا ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کا تراشنا اور عورتوں کا سر کے بالوں کو منڈوانا، عضد بالوں پر بنتی لگانا، جانوروں کے بال منڈوانا رکھنے کے سبب جانوروں کو خصی کرنا، ان تمام قسم کی ہوئی صورتوں کو تبدیل کرنا ہے اور یہ تمام صورتیں جائز ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی کہتے ہیں:۔

علامہ نووی نے کہا ہے کہ جس جانور کو کھایا جاتا ہو اس کو خصی کرنا جائز نہیں ہے، خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا اور جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کو کم عمری میں خصی کرنا جائز ہے کیونکہ اس سے بہت سا گوشت کا ضائع ہونا لازم آتا ہے اور جب جانور بڑا ہو جائے تو اس کو خصی کرنا جائز نہیں ہے اور انسانوں کو خصی کرنا جائز نہیں ہے۔ تغییر خلق اللہ کی ممانعت سے مستثنیٰ کرتا ضرورت کے لیے گودنا، ڈاڑھی کو رنگنا اور سنت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹنا مستثنیٰ ہے۔[3]

---

[1] علامہ شہاب الدین بن سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ روح المعانی جلد ۵ ص ۴۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

[2] " " " " " " روح المعانی جلد ۵ ص ۱۵۰ " " " "

امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں چار قول ذکر کیے ہیں:

(۱) خلق اللہ کی تغییر سے مراد بتوں کے دین کی تغییر ہے۔ یہ سعید بن مسیب، حسن، ضحاک، مجاہد، سدی اور نخعی وغیرہ کا قول ہے۔ اس قول کی وضاحت دو طرح ہو سکتی ہے۔ اول اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پشت سے [illegible] کی روح کو نکال کر ان کو اس پر گواہ کیا۔ یہ روحوں کا عالم ہے۔ پھر ان روحوں کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ پس اسلام کے سوا کسی اور دین کو قبول کرنا اس فطرت کو تبدیل کرنا ہے جس پر اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کی دوسری وضاحت اس طرح ہے کہ حلال کو حرام کرنا اور حرام کو حلال کرنا تغییر خلق اللہ ہے۔

(۲) تغییر خلق اللہ سے ظاہری صورت میں تبدیلی کرنا مراد ہے۔ حسن بصری نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ [illegible] باجر کو توڑ دیا جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی ہے اور حضرت انس، ابراہیم نخعی اور ضحاک سے روایت ہے کہ تغییر خلق اللہ سے خصی کرنا، کان اور ناک کاٹنا اور [illegible] کے خصی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور عرب کی عادت تھی کہ جب ان کے اونٹ ایک ہزار ہو جاتے تو [illegible] دیتے تھے اور اس کو کان کر دیتے تھے۔

(۳) ابن زید نے کہا: اس سے مراد عورتوں کی مشابہت کرنے اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت ہے۔

(۴) زجاج سے اس طرح سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا کیا تاکہ ان پر عبادت کی جائے اور ان کو اپنی [illegible] مشرکین نے اس کو بدل کر اپنے اوپر اپنے اوپر حرام کر لیا اور اللہ تعالیٰ سے عبادت چھوڑ کر [illegible] کی عبادت کرنے لگے اس لیے یہ کہا گیا کہ لوگ اللہ کی خلق میں [illegible] کرتے ہیں۔

کردی یہ تغییر خلق اللہ ہے یا نہ

امام رازی نے جو یہ [illegible] ذکر کیے ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ [illegible] کی نافرمانی کرتے ہوئے [illegible] کیوں کہ کسی حرام یا مکروہ یا محرمی کام کا ارتکاب ہو تو وہ عموماً [illegible] سے خالی نہیں ہوتا۔

[illegible] معنی [illegible] ما امرہ بتبعیض [illegible] امرہ
[illegible] وحسان ما [illegible] بتحلیل [illegible] بتحریم [illegible]
[illegible] وقولہ [illegible] [2]

اب یہ دیکھنے کی بات ہے کہ [illegible] کے [illegible] کی حکم کی مخالفت ہے یا نہ۔ اس میں [illegible] کی صورت کی تبدیلی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[illegible] ہے۔

یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ [illegible] سکتے ہیں [illegible] علاج کے لیے جائز ہوگا۔ علاج کی نیت [illegible] جائز ہے جو کہ [illegible] ہے [illegible] عورت یا مرد کے کسی [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اب حنفیہ، حنابلہ کے مزید حوالوں کے علاوہ دیگر فقہاء اسلام کی تصریحات پیش کر رہے ہیں جن سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دودھ کو رحم میں پہنچانا بھی جائز ہے۔

فقہاء اہلسنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز

علامہ غلام رسول سعیدی

وقد قيل ان المرأة تحمل من غير وطاء، بان يدخل ماء الرجل في فرجها، اما بفعلها او فعل غيرها۔ [1]

کیونکہ تو سنا ہے کہ عورت بغیر وطی اور جماع کے بھی حاملہ ہو سکتی ہے بایں طور کہ مرد کا پانی عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے خواہ عورت خود داخل کرے یا کوئی اور۔

نیز علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں:

وذكر القاضي ان ظاهر كلام احمد ان الولد يلحق به لانه قد يتصور منه الانزال بان يحك موضع ذكره بفرجها فينزل، فعلى هذا القول يلحق به الولد وتنقضي به العدة۔ [2]

قاضی حنبل نے کہا ہے کہ امام احمد کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ محبوب مذکر جس شخص کا کہ تناسل کٹا ہوا ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ عورت کا انزال ہو جائے کیونکہ کسی کا تناسل کٹا ہوا ہونے کے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ کے ساتھ رگڑے اور اس سے انزال ہو جائے اس قول پر بچہ اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور بچہ ہونے سے عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔

مرچند کہ علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس جزئیہ سے متعلق کہا ہے کہ امام احمد کا یہ قول بھی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ امام احمد کا بھی یہی موقف ہے علامہ مرداوی حنبلی لکھتے ہیں:

والمسئلة الثانية ان يكون مجبوبا، بان يقطع ذكره وتبقى انثياه۔ فقال جماهير الاصحاب يلحقه نسبه وهو المذهب وهو ظاهر كلامه في الوجيز وقدمه في الفروع الى قوله ولو كان عنينا لم يلحقه نسبه، والصحيح من المذهب انه يلحقه وهو ظاهر كلام اكثر الاصحاب [3]

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مجبوب الذکر ہو بایں طور کہ اس کا آلہ کٹا ہوا ہو اور اس کے خصیتیں باقی ہوں تو جمہور اصحاب کا قول یہ ہے کہ اس کا نسب ثابت ہو جائے گا وجیز میں ہے کہ یہی مذہب ہے اور فروع میں ان کی عبارت ہے اور اگر کوئی شخص نامرد ہے تو اس کا نسب ثابت نہیں ہو گا اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا اور یہی جمہور اصحاب کا موقف ہے۔

---

[1] علامہ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، المغنی مع الشرح الکبیر جلد ۸ ص ۱۰۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

[2] المغنی جلد ۸ ص ۱۰۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

[3] علامہ ابوالحسن علی بن سلیمان مرداوی حنبلی متوفی ۸۸۵ھ الانصاف جلد ۹ ص ۲۷۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۰۶ھ

[illegible] سے ثابت ہوگیا کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک بغیر وطی کے صرف دودھ سے بھی شوہر کا بالغ بچہ سے سب ثابت ہوجاتا ہے مذہب حنفیہ کے مطابق اس حدیث کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر دودھ پلانے والی عورت کا شوہر بھی ہو تو بچہ کا نسب اس سے ثابت ہوگا۔ اور فقہاء حنفیہ کی تصریحات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

فقیہ علامہ شمس الائمہ سرخسی لکھتے ہیں:

[illegible] کرتا ہے تو بچہ کا نسب اس سے ثابت ہوگا اور اس کی بیوی پر عدت واجب ہوگی اور اگر وہ حیض سے ہے تو اس کو تین حیض عدت گزارنے سے کوئی مانع نہیں ہوگا اور اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے اور اگر اس کو حیض نہیں آتا ہے تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہے اور اس کو کچھ حیض عدت واجب ہونے کے بعد اور شوہر کے مرنے سے پہلے ہوگا تو اس کا نسب شوہر سے ثابت ہوجائے گا کیونکہ نسب کا ثبوت [illegible]

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں:

[illegible] شوہر سے بچہ کا نسب ثابت ہوتا ہے [illegible] پر اس کے بچہ کا نسب ثابت ہوجاتا ہے۔

مذکورہ مذہب حنفی کی تائید علامہ کمال الدین ابن ہمام حنفی کے بیان سے بھی ہوتی ہے۔

[illegible] جس شخص کا نکاح ہو اور حقیقی مجامعت نہیں پائی گئی [illegible] اس کے ساتھ خلوت کی جائے گی اور اس کے ساتھ خلوت کی جائے گی [illegible] چونکہ عدت واجب کرنے میں [illegible] ہوں گے [illegible] ہوا۔

اس عبارت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] تو بچہ کا اس شخص سے نسب ثابت ہوجائے گا۔

فقیہ ابن نجیم سے علامہ زیلعی حنفی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

[illegible] کرتا ہے یا مجبوب ہے [illegible] اور اس کی بیوی کو [illegible] ہوجائے گا

---

۱ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی حنفی متوفی ۴۸۳ھ۔ المبسوط جلد ۵ ص ۱۵۲، طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۰ھ

۲ علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، تاریخ ۲ ص ۸۰۰، مطبوعہ مطبوعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۰ھ

۳ علامہ زین الدین بن ابراہیم بن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد ۴ ص ۲۰۴، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ

[illegible]

دوسرے حاملہ ہو سکتی ہے اور اس پر شرعی احکام مرتب ہوں گے۔"

[illegible]

اہل تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] شیخ [illegible] توضیح [illegible] مطبوعہ [illegible]

رکھنے کے بعد اور اس میں یہ شرط بھی ملحوظ ہے کہ اس میں کسی حرام قطعی کے ارتکاب کا دخل نہ ہو اس موضوع پر یہ ہے جو کچھ لکھا گیا ہے چونکہ یہ بندہ اور ریجا رکھتا ہے اور میرے سامنے اس موضوع پر کوئی اور تحقیق نہیں ہے اس لیے جو کتابت کہ اس میں کوئی غلطی کا پہلو ہے ہر اس میں سے جو کچھ لکھا ہے اگر یہ حق اور صحیح ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو اس کا سبب میرا ناقص مطالعہ اور ناقص فہم ہے۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد خاتم النبیین وسید المرسلین قائد الغر المحجلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ حمدا اللھم اغفر للمصنف وقارئہ آمین۔ تحریرا لمعظم ۲۸ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۸ء

بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

بچہ کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناس کا اعتبار

۳۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ح وَقَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ

۳۵۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ بہت خوش تھے آپ کا چہرہ انور دمک رہا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں کہ مجزز نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر بتایا ہے کہ ان میں سے بعض دوسرے قدم کا جز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی میرے پاس

يَعْنِي فَاسْتَتَرْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا

تشریف لائے، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کلبی قبیلہ کا مدلجی میرے پاس آیا تھا، اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا (اس حالت سے کہ ان کے سر ڈھکے ہوئے تھے اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے) اس نے دیکھ کر کہا ان میں سے بعض قدم بعض کا جز ہیں۔

۲۵۱۴- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مُضْطَجِعَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ فَتَبَسَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کلبی [illegible]! درآں حالیکہ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید بن حارثہ [illegible] بیٹھے ہوئے تھے، اس نے کہا [illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوشی ہوئی اور آپ نے پھر اس کی خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی دی۔

۲۵۱۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ [illegible] بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَقَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

حضرت اسامہ بن زید کے نسب پر طعن کی وجہ

علامہ دمشقانی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ مازری فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا سخت کالا رنگ تھا اور ان کے والد کا رنگ دھنکی ہوئی روئی سے زیادہ سفید تھا اس وجہ سے مشرکین عرب ان کے نسب پر طعن کرتے تھے اور اسی وجہ کے معاملہ میں زمانہ جاہلیت کے عرب قیافہ شناس کے قول کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اس وجہ سے حضور (قیافہ شناس) نے حضرت اسامہ اور حضرت زید کے قدموں کو دیکھ کر ان کے نسب کی تصدیق کر دی کہ حضرت اسامہ انہی کے بیٹے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سبب سے خوشی ہوئی کہ اہل عرب کے اپنے معیار کے اعتبار سے حضرت اسامہ کا نسب ثابت ہو گیا اور اب کسی عرب کے لئے حضرت اسامہ کے نسب میں طعن کرنے کی گنجائش نہیں رہی[1]

قیافہ شناسی کے اعتبار میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں قیافہ شناس کے قول کو قبول کرنے میں [illegible] امام شافعی اور جمہور علماء قیافہ شناس کے قول کا اعتبار کرتے ہیں۔ امام مالک اور حنفیہ اور ان کے بعض متبعین قیافہ شناس کے قول کا اعتبار کرتے ہیں جن میں قیافہ شناس نے قیافہ کے حق میں فیصلہ کیا ہو۔ امام مالک سے یہ روایت بھی ہے کہ وہ قیافہ شناس کے قول کا اعتبار کرتے ہیں۔ امام طحاوی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قیافہ شناس کے قول کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیافہ کی معرفت رکھنے سے تعجب اور خوشی ہوئی جس سے کسی شخص کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ بعض لوگ اپنے گمان سے کسی چیز کی حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں اور اس کا ادراک کر لیتے ہیں جس سے دوسرے لوگ عاجز ہوتے ہیں صرف اس کے کہنے کی وجہ سے حضرت اسامہ کا نسب ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ [illegible][2]

قیافہ شناسی فال نکالنے اور نجومیوں کے کاروبار میں فقہاء احناف کا موقف اور ان کے دلائل

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ ہمارے حنفیہ جو قیافہ شناسی کا اعتبار نہیں کرتے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ [illegible] اور تفقہ نہیں ہے [illegible] اور اس حدیث میں [illegible] کے اعتبار کرنے کا شرعی حکم نہیں ہے کیونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا حضور نبی علیہ السلام اور حضرت عائشہ سے کسی تردد کے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] کے نسب کے ثبوت کے سلسلے میں کسی سے قول کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیافہ کی معرفت رکھنے سے تعجب اور خوشی ہونے سے کسی شخص کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ بعض لوگ اپنے گمان سے کسی چیز کی حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں اور اس کا ادراک کر لیتے ہیں جس سے دوسرے لوگ عاجز ہوتے ہیں صرف اس کے کہنے کی وجہ سے حضرت اسامہ کا نسب ثابت نہیں ہو سکتا جب تک [illegible][3]

قول احناف کا یہ نظریہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا محض اس وجہ سے تھا کہ کفار پر حجت قائم ہو جائے کیونکہ قیافہ شناسی سے نسب کا ثابت ہونا کفار کے نزدیک [illegible]

---

[1] علامہ ابو عبداللہ دمشقانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم بفوائد مسلم، ج ۴، ص ۸۳، ج ۲، مکتب التعلیمیہ ایران۔

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم، ج ۱، ص ۴۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، اشاعت [illegible]

[3] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص [illegible]، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، ۱۳۴۸ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ

شب زفاف کے بعد کنواری اور بیوہ دلہنوں کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب

۳۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرنے کے بعد ان سے پاس تین [illegible] رہے پھر فرمایا تم اپنے شوہر کی نظروں سے اتری نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات [illegible] پاس سات رہا کرتا ہوں اسی طرح [illegible] کے پاس سات سات رہوں گا

۳۵۱۷۔ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ هَوَانٌ عَلَى أَهْلِكِ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ سَبَّعْتُ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

ابوبکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح [illegible] فرمایا تم اپنے شوہر کی نظروں سے اتری نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات [illegible] پاس سات رہا کرتا ہوں (یعنی باری باری سب ازواج کے پاس جاؤں) حضرت ام سلمہ نے فرمایا: آپ تین روز رہیے۔

۳۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ رضی

بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَمِّهِ سُنَّةِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي وَتَسَعْتُ

ابن حمید کے چچا سنۃ بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور کچھ وقت رہنے کے بعد ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام (اور مدت کا ساتھ رکھوں۔ کنواری کے پاس (ابتداءً) سات راتیں اور بیوہ کے پاس تین راتیں گزارنا چاہئیں۔

۳۵۲۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۵۲۰ - حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هٰذَا فِيهِ قَالَ إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کی کئی چیزیں (ان میں سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا) ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ میں تمہارے پاس کم (مدت) رہوں تو دوسری ازواج کے پاس میں اب سے سات گا کیونکہ اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو سات سات دن دوسری ازواج کے پاس بھی رہوں گا۔

۳۵۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ خَالِدٌ لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَ لَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی بیوہ کے اوپر کنواری کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب کنواری کے اوپر بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد (راوی) نے کہا کہ اگر میں کہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے، تو کہہ سکتا ہوں، لیکن انھوں نے کہا کہ سنت اسی طرح ہے۔

۳۵۲۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ كَمْ أَرْضَعَتْ لَكَ أُمُّكَ قَالَ سَبْعًا قَالَ فَكَانَ يَأْتِيهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ قَالَ حَجَّاجٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِثْلُ مَا قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ کی والدہ نے آپ کو کتنی مرتبہ دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے کہا سات مرتبہ۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ آپ کے پاس آتا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ حجاج نے کہا اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ میرے دل میں بھی یہی بات آئی تھی جو مالک رحمہ اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے۔

نئی دلہن اور پرانی بیویوں میں باریوں کی تقسیم میں مذاہب

[illegible] کے نزدیک نئی بیوی کے پاس سات دن رہنا واجب ہے اور پرانی بیویوں کے پاس سات دن رہنا مستحب ہے۔ [

تملك ولا املك ۔ له

تقسیم ہے اور جن چیزوں کا میں مالک نہیں ہوں (یعنی محبت میں کمی بیشی) اور تو مالک ہے ان میں تو مجھ پر ملامت نہ فرمانا

بَابُ قَسْمِ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ الْمَسْنُونَةَ أَنْ تَكُونَ بِكْرًا وَاحِدَةً لَيْلَةً مَعَ يَوْمِهَا

سنت کے مطابق بیویوں میں باری کی تقسیم

۳۵۲۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَمْ يَنْتَهِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَتَى بَيْتَهَا فَمَدَّ يَدَهُ لِيَأْخُذَ لَهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلْنَا حَتَّى اسْتَحْيَيْنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جب آپ ان میں باری مقرر فرماتے تو پہلی بیوی کے پاس پندرہ دن بعد جاتے تھے، ان سے پہلے ... ان نو بیویوں کے پاس ایک ہی دن میں جاتے تھے ... کرتے تھے ... کرتے تھے ... کر

وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلَ
الصَّفَّ وَصَرَّفَهُمَا فَقَالَ خَرَجَ يَدَسُّوْنَ
اِلَيَّ الصَّلٰوةَ وَخَتَنَ فِي اَمْرِهِمْ
كَثِيْرٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ
حِيْنَ صَلَّوْا فَحَبَسَ اَبُوْبَكْرٍ فَيَفْعَلُ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ اَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ
فَقَالَ لَهَا قَدْ شَدِيْدًا وَلَمْ يَصْنَعْ

کی آواز میں سن کر آپ نے کہا یا رسول اللہ آپ کے پیچھے
ہاتھ اور ان کے سر میں مٹی ڈال دیجئے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز
کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر آئیں گے وہ بہت دیر تک
لگے رہے وہ لوگوں کو برابر تالیاں بجا رہے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہو گئے تو حضور ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے
اور میں بہت سخت سست کہا اور کہا تم کو کیا ہوا

کاشتکار سے کاشت کا پٹہ دلچسپ گفتگو ہوئی

آنے پر مقنعہ کیا اور آپ نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

تعدد ازدواج پر مخالفین اسلام کے اعتراض کے جوابات

نہیں عدالت کی عدالت کے بغیر دوسری شادی کرنا قابل دست اندازی پولیس جرم ہے

مسند قطب شہید سے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر مفتی صاحب کے مضمون کے بعض حصے

دلائل جس پر سید قطب شہید کہتے ہیں کہ ... قول بلکہ حقیقت سے ... کی ... طور پر ... کی گئی ہے ... عورت کی کمی ... مرد سے شادی کرے تو ... جو ... کا ... ہے ... ہے ... ہے

بھی اس کے گھر سے باقی ہے

تعدد ازدواج پر ایک یورپی مستشرق اور ایک مسلم سکالر کا مباحثہ

[illegible] کے ایک محقق [illegible] سے مرتبہ [illegible]

تعدد ازدواج کے موضوع پر یہ [illegible] کے [illegible] میں جب وہ [illegible] پر [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوئے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] نواب [illegible] کے صدر تھے [illegible] تعدد [illegible] وضاحت کے ساتھ درج ذیل ہے:

انڈرسن: تعدد ازدواج کے بارے میں آپ کی [illegible]

مصطفیٰ سباعی: یہ ایک صالح نظام ہے جو [illegible] میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] عورتوں کے درمیان [illegible] قائم رکھتا ہے۔

انڈرسن: [illegible]

مصطفیٰ سباعی: [illegible] کوئی [illegible]

انڈرسن: [illegible]

مصطفیٰ سباعی: [illegible]

انڈرسن: [illegible]

مصطفیٰ سباعی: [illegible] کوئی مسلمان [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

ان علامات ہی تم کس طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ تمہارے دین میں ناجائز جنسی عمل سے روکتا ہے۔ یہ بیویوں کی بات ہے۔ طرح طرح کی تندرست نوجوان اور خوبصورت بیویوں کے ہوتے ہوئے بدکاریوں کی خبریں سنتا ہے اور رسائل کے کالم سیاہ ہوتے ہیں اور اس قسم کے واقعات کے خلاف دعویٰ سے تمہاری علامتیں محو ہو جاتی ہیں۔

انڈرسن:۔ میں صرف اپنی بات کر سکتا ہوں کہ میں اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہوں۔

مصطفےٰ سباعی:۔ یہ بتلائیے کہ آپ ایسے لوگ جو نفس پر قابو رکھ سکتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس پر قابو نہیں رکھ سکتے ان کے درمیان کیا اوسط اور کیا تناسب ہے؟

انڈرسن:۔ مجھے کسی سے کہنا نہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔

مصطفےٰ سباعی:۔ یہ بتلائیے کہ قانون ان لوگوں کے متعلق کیا سلوک کرتا ہے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جن کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس قانون کا اطلاق صرف ان لوگوں پر ہو سکتا ہے جن کی انگلیوں پر گنی جا سکے!

اس پر انڈرسن خاموش ہو گیا۔ کوئی جواب نہیں دے سکا۔

بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا

اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

۳۵۲۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ أَنْ تَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَاءَ نَفْسٍ مِنْهَا فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَبِلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي أَجْعَلُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کو سودہ سے زیادہ اس بات کا خواہش مند نہیں دیکھا کہ وہ میری جگہ میں ہوتی۔ سودہ میں تیزی تھی۔ جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے لئے دو دن تقسیم فرماتے تھے ایک دن عائشہ کا اور ایک دن سودہ کا۔

۳۵۲۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ

یہ اور سند سے بھی یہ روایت ہمیں ملی ہے البتہ اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا میرے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس عورت سے سب سے پہلے نکاح کیا وہ حضرت سودہ تھیں۔

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ بْنُ مُوسَى قَالَ يَحْيَى أَنْبَأَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بِمِنًى فَجَاءَ النِّسَاءُ يَمْشِينَ إِلَيْهَا وَجَاءَ الرِّجَالُ يَمْشُونَ إِلَيْهِ وَكُنْتُ فِيمَنْ جَاءَ إِلَيْهِ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبَ النِّسَاءِ إِلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّ رُكْبَتَيْهِ لَتَكَادَانِ تَمَسَّانِ رُكْبَةَ رَاحِلَتِهِ فَأَفْضَى إِلَيْهِ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ لَنَا أَنْ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ يَعْنِي إِزَارَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں پر غصہ آتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سبقت کرنے کی کوشش کرتی تھیں یا جو آپ کی اب آپ کو سپرد کر سکتی تھی لیکن جب حضرت سودہ نے کہا کہ میں نے کہا جب آپ نے بہت جلد پوری کر دیتا ہے۔

۳۵۲۷۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنْبَأَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَلِكَ أَقْرَبُ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَبِّكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کیا عورت کو ... سے شرم نہیں آتی کہ وہ اپنے آپ کو ... کے لیے ہبہ کر دے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ... تو جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے اور جس کو چاہے اپنے پاس سے علیحدہ رکھے اور جس کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا اس کو واپس بلانے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہوں اور جو کچھ آپ نے ان سب کو دیا اس پر وہ سب راضی رہیں اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے میں نے کہا جو کچھ آپ اللہ سے کہتی تھیں میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری کر دیتا ہے۔

۳۵۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنْبَأَنَا وَقَالَ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حُجَيْنٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَقِيلٌ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ

علامہ سکتے ہیں کہ حضرت ... میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ سے ... میں مقام سرف میں ہوا ... حضرت ابن عباس ... نے فرمایا یہ بی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں جب تم ان کی میت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حتی ماتا
فسلّم فسلّمت صلی اللہ علیہ
وسلم فسلّم فقام حتی خرج من
بیتہ فسلّم فقام حتی خرج من
بیتہ فسلّم فقام حتی خرج من
بیتہ

حضرت سودہ کو طلاق دینے کی حکمت

فقہاء احناف کا عمل بالحدیث کو ترجیح دینا

اجازت لیے بغیر نقل نہ کرے

رفع تعارض یہ ہے کہ علامہ شامی علامہ ابن عابدین صاحب نے اس مسئلہ میں متقدمین حنفیہ کا مسلک بیان کیا ہے، شافعیہ کا قول اس کے بالکل برعکس ہے، اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب حدیث کے زیادہ قریب ہے، اس لئے صحیح ہونا، فقہاء احناف غفلہ میں جاپڑے، مذہب نہیں، ہوسکتا ہے، ان کو حدیث کی تلاش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو، حدیث کے مل جانے کے بعد ان کے متبعین کو حدیث پر عمل کرنا چاہئے، حدیث کے مل جانے کے بعد ان کے متبعین کو حدیث پر عمل کرنا چاہئے، حدیث پر عمل کرنے میں ان کو معذور سمجھتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳۵۲۲ میں ان عورتوں کا ذکر ہے جو اپنا نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیتی تھیں ان عورتوں کا تذکرہ ہم نے اپنے ترجمہ کے ساتھ میں بیان کر دیا ہے۔

ازواج میں باریوں کی تقسیم حضور پر واجب تھی یا نہیں؟

حدیث نمبر ۳۵۲۲ میں سورۂ احزاب کی آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور کی طرف سے ہر بیوی کی باری ساقط کر دی گئی تھی، اس کے بعد آپ جس بیوی کے پاس چاہتے رہتے، جس کو چاہتے قبول کر لیتے اور جس کو چاہتے رد کر دیتے۔

اور تمام ازواج کے ہاں باری باری جاتے تھے۔

حضرت صفیہ کی باری مقرر نہ کرنے کے سلسلہ میں حافظ ابن حجر کا مغالطہ

حدیث ۳۵۲۸

حضرت صفیہ کے مذکورہ قول کو رد کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے:

نے مغالطہ کھایا ہے۔

ش ... ۱۲

ش ... ۳۵

روایت ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو خیبر سے آتے ہوئے راستہ میں ہی آزاد کر کے ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا اور ان سے نکاح کر لیا۔

حضرت میمونہ حضرت میمونہ حارث کی بہن ہیں جو ام المومنین حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارث کی بہن ہیں۔ ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرۃ القضاء کے بعد ہوا۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ ہجری میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ سے باہر سرف میں حضرت میمونہ سے نکاح کیا تھا۔ حضرت میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ تھیں جن سے آپ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

حضرت میمونہ کی وفات حضرت ابن عباس کے گھر میں ہوئی جہاں وہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت عمر کی اجازت سے آ کر رہنے لگی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں آپ کا انتقال سب سے آخر میں ہوا۔ جس وقت آپ کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔[1]

۴۶۸ بَابُ اِسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ

دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب

۳۵۳۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے چار وجوہ کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

کفو کا لغوی معنی علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ کفو کا معنی ہے مساوی ہونا، برابر ہونا، ہم پلہ ہونا۔ کفو کا لفظ ہر چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کفاءۃ کا لفظ نکاح کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زوج کا کفو ہونا کہ نسب اور دیانت وغیرہ میں اس کی برابر ہو۔

کفو کا اصطلاحی معنی کفو کا معنی ہے صفات مخصوصہ میں مساوی اور برابر ہونا۔ نکاح میں مرد کا عورت کے کفو ہونا کے معنی ہے کہ مرد عورت کی صفات مخصوصہ میں مساوی ہو۔

۱۔ علامہ محمد بن سعد کاتب واقدی متوفی ۲۳۰ھ الطبقات الکبریٰ ج ۸ ص ۱۳۰ مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۳۸۸ھ

۲۔ علامہ محمد بن سعد کاتب واقدی متوفی ۲۳۰ھ الطبقات الکبریٰ ج ۸ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۳۸۸ھ

۳۔ علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری متوفی ۹۶۶ھ تاریخ الخمیس ج ۲ ص ۲۵۱ مطبوعہ مؤسسۃ شعبان بیروت

۴۔ السید محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی الحنفی متوفی ۱۲۰۵ھ تاج العروس شرح القاموس ج ۹ ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ حیاۃ بیروت ۱۳۰۶ھ

کفو کی تحقیق

اور الکسار کو اختیار کر کے غیر کفو میں نکاح کیا جائے۔ واللہ الحمد۔

کیونکہ اس کے اعمال نیک نہیں ہیں۔"

فہرست مطبوعات گورنمنٹ پریس لکھنؤ
اسٹور جنرل ڈپو گورنمنٹ پریس لکھنؤ

[illegible]

اسی طرح قرآن مجید میں [illegible] فرمایا: [illegible] تم ان سے نکاح کرلو۔

[illegible] فرمایا: [illegible] زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔"

[illegible]

[illegible]

کی بڑائی کے سارے بت زمین دوز ہو گئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ (الاحزاب ۳۶)

جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو اس کام میں اپنے کسی اختیار کا حق نہیں ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی روشنی میں اس مسئلہ کا حکم بیان کریں گے۔

احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت

پھیلے گا۔

کیا ہے[۵]، اس حدیث کو امام ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے[۶]

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

شعبۃ سمعت زبیر بن عبد اللہ یحدث عن
زینب بن جحش وکانت تحت حسن وکان
بینہ وبینہ قرابۃ قریبۃ

حضرت مقدام کا نکاح حضرت زینب بن عبد اللہ سے ہوا اور زینب بن جحش کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کیا عجب دشمنوں کی قید میں رہ گئے تھے۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کے رشتے میں ان کی بھتیجی ام حکم بنت زبیر بن عبد اللہ کے ساتھ ہوا تھا۔ ان کے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا۔ ام حکم کے بیٹے کا نام عمرو بن عبد اللہ تھا۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبد الاسد تھا۔ ان کے بیٹے کا نام عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ تھا۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبد الاسد تھا۔

امام حاکم نیشاپوری روایت کرتے ہیں:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر قریش او یا بنی عبد مناف او یا بنی عبد المطلب من کان منکم لہ فضل مال فلا یزوجن النساء الا من یرید فان مھورھن بینکم ھذا صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے گروہ یا اے بنی عبد مناف یا اے بنی عبد المطلب جس کے پاس فالتو مال ہو وہ عورتوں سے نکاح نہ کرے مگر جو ان کا ارادہ رکھتا ہو تمہارے درمیان مہر کی کمی بیشی کا کوئی اعتبار نہیں۔

یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

جو لوگ عورتوں کے مہر کو بڑھانے کی مخالفت کرتے ہیں ان کے پاس اس حدیث کے علاوہ قرآن مجید کی یہ آیت بھی دلیل ہے کہ اگر تم ان کو ڈھیر سا مال بھی دے چکی ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کا نکاح دوسرے قبیلوں سے کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ جام و سبو ٹوٹ ڈالے!

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۵۔ ... المستدرک ج ۲ ص ۱۷۶ ... منشورات المکتب الاسلامی بیروت ... طبعہ ثانیہ ۱۳۹۲ھ

۶۔ ... ابن ماجہ کی کتاب النکاح ... ص ۱۳۹ ... منشورات دار الفکر ... طبعہ ثانیہ ۱۳۹۸ھ

۷۔ ... امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی متوفی ۲۷۵ھ ... سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۰ ... منشورات مکتبہ اسلامیہ ملتان۔

۸۔ ... امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ ... المستدرک ج ۲ ص ۱۷۶ ... منشورات دار الکتاب العربی بیروت

۹۔ ... امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی متوفی ۲۷۵ھ ... السنن ابو داؤد ج ۱ ص ۲۹۱ ... منشورات دار الحدیث ملتان

۱۰۔ ... امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی متوفی ۲۷۵ھ ... سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۰ ... منشورات مکتبہ اسلامیہ ملتان

۱۱۔ ... امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ ... الادب المفرد ص ۱۷۵ ... طبعہ ۱۳۰۵ھ

ہم بروایت ابن کرتے ہیں

عن الحكم بن عيينة ان النبي صلى الله عليه وسلم ارسل بلالا الى اهل بيت من الانصار يخطب اليهم فقالوا عبد حبشي قال بلال لولا ان النبي صلى الله عليه وسلم امرني ان آتيكم لما أتيتكم فقالوا النبي صلى الله عليه وسلم امرك قال نعم قالوا قد ملكت فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فدخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قطعة من ذهب فاعطاه اياها فقال سق هذا الى امرأتك وقال لاصحابه اجمعوا الى اخيكم في وليمته۔ [1]

حکم بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری کے گھر بھیجا تاکہ وہ اپنے رشتہ کا پیغام دیں، ان انصاری کے گھر والوں نے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس آنے کے لیے نہ کہا ہوتا تو میں کبھی نہ آتا، انھوں نے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے؟ حضرت بلال نے کہا ہاں، انھوں نے کہا تم اس رشتہ کے مالک ہو! حضرت بلال نے جاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کا ٹکڑا آیا۔ آپ نے وہ حضرت بلال کو عطا فرمایا کہ یہ اپنی بیوی کے پاس لے جانا اور حضرت بلال [illegible] کرو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔[2]

امام مسلم روایت کرتے ہیں:

عن فاطمة بنت قيس ان ابا حمرو بن حفص طلقها البتة وهو غائب فارسل اليها وكيله بشعير فسخطته فقال والله مالك علينا من شيء فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك عليه نفقة

حضرت فاطمہ بنت قیس بیان کرتی ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے مجھے طلاق بائن دے دی، درآں حالیکہ وہ غائب تھا، اس کے وکیل نے حضرت فاطمہ کے پاس کچھ جو بھیجے، وہ ناراض ہو گئیں، وکیل نے کہا قسم بخدا تمہارا ہم پر اور کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لیے اس پر کوئی نفقہ واجب نہیں ہے پھر آپ نے

---

[1] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ السنن، ج ۱، ص ۳۰۰، مطبوعہ [illegible]

[2] [illegible] متوفی ۲۷۹ھ [illegible] ج ۱، ص ۳۰۰، مطبوعہ المکتبۃ ملتان۔

فامرها ان تعتد فی بیت ام شریك ثم قال تلك امرأة یغشاها اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابك فاذا حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان و ابا جهم خطبانی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه و اما معاویة فصعلوك لا مال له انکحی اسامة بن زید فکرهته ثم قال انکحی اسامة فنکحته فجعل الله فیه خیرا واغتبطت[1]

حضور نے حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت گزارے پھر فرمایا نہیں تو ایسی عورتوں کے پاس صحابہ آتے رہتے ہیں ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزار کیونکہ وہ نابینا ہیں تو اپنے کپڑے وہیں اتار دینا جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں جب میری عدت پوری ہوئی تو میں نے آپ کو بتایا کہ حضرت معاویہ اور ابوجہم سفیان اور حضرت ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی اتارتا ہی نہیں ہے، اور رہے معاویہ تو وہ غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو! میں نے ان کو ناپسند کیا (شاید ان کے کالے رنگ [illegible] علامہ مغربی [illegible] سے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کر لو، میں نے ان سے نکاح کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بہت خیر کی اور میں مجھ پر رشک کرتی تھیں

حدیث نمبر [illegible] سے کہ [illegible] حضرت اسامہ بن زید ان کے کفو نہ تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح [illegible] کوئی بھی نکاح [illegible] غیر [illegible] کے خلاف ہے۔

حدیث [illegible] سے بھی روایت [illegible] حدیث [illegible] حدیث کو روایت کیا ہے[5] امام مالک نے [illegible] حدیث [illegible] بھی [illegible] کیا ہے[6]

[illegible] مسلم [illegible] ۴۱۲ مطبوعہ [illegible] ۱۳۷۵ھ

[illegible] ۱۳۷۵ھ، سنن [illegible] ۴۱ مطبوعہ مجتبائی پاکستان [illegible]

[illegible] سنن [illegible] ۵۸ مطبوعہ [illegible] محمد [illegible] کتب کرنی

[5] امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۱۸۳-۱۸۲، مطبوعہ " " "

[6] امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ ص ۱۳۴، " " " "

[7] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، المؤطا ص ۵۲۶، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور

[illegible] [illegible] [illegible] مطبوعہ [illegible] ملتان

امام بخاری روایت کرتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لامرأة من الانصار۔[1]

الولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا۔

[illegible]

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

[illegible] انکحت۔[2]

عورت سے نکاح کر لوں مجھے اس میں عار نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی سادات اور اشراف کے ساتھ خصوصیت کی تحقیق

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

(سے زیادہ قریب ہیں، اور حضرت زینب اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
سے اور حضرت حسن و حضرت حسین کی اولاد کا نسب اولاً حضرت حسن اور حضرت حسین سے ملتا ہے اور
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نسب تمام تر بخلاف حضرت زینب و حضرت ام کلثوم کی اولاد کے
نسب ان کے اولاد حضرت عمر و حضرت علی سے ملتا ہے، نسب
ن ہے نانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خلیفہ ہونا وغیرہ ہے کہ اولاد نسب میں اپنے باپ سے ملتی
ہوتی ہے، کمال سے لفظ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے اور یہ ان کی خصوصیت ہے، علماء
حضرت حسن اور حضرت حسین کی اولاد میں حضرت کہ حکم نے بعد ہدایت اولاد سے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت سے ہوئی کہ تمام دنیا کے سوائے فاطمہ کے
اور عصمہ میں ہوں، پس آپ کا نسب اور عصبیت دونوں حضرت حسین کے ساتھ خاص ہیں اور ان کی
نہیں ہیں اس لیے تمام متقدمین و متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ سید (سیدہ) کا بچہ جبکہ
ہ حسینی غیر سید، ہوگا اور اس مسئلہ میں مخالف کا قول مردود اور باطل ہے کثیر
بعد میں جب فاطمیین مصر کے حاکم ہو گئے تو شرف کا لفظ صرف حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں
میں شریف کو سید کہتے ہیں، سعیدی)

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو حاصل ہوا ہے (نبی ان کا عصبہ ہونے
اور ان پر کوئی حرمت نہیں ہے) بخلاف حضرت فاطمہ کی اولاد کے
سے کہ اولاد حسنین نے فقہ بنگ کی ہے کہ حضرت
بقیہ اور کافروں حضرت عثمان سے نسل
کی نسل سے ہیں فقہ

سادات لڑکیوں کا غیر سادات سے نکاح کا جواز از روئے احادیث و آثار | علامہ حبشی روایت کرتے

حسان کے زمانہ تک تو نبی سے تمام قبائل تک دوسرے کا کفو ہیں لیکن ہاشمی کے ساتھ
قریش سے حضرت عثمان ہوئی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا خونی تھے

---

۱ علامہ ابن تیمیہ کی عبارت ... مطبوعہ مطبع ... ص ۴۳ ... مطبوعہ ...

۲ ۔ ، الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۴۲ ،

۳ ۔ حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ ، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۸۳ ، مطبوعہ دار الکتاب العربی المطبعۃ الثالثۃ ، ۱۴۰۲ھ ۔

[illegible]

علامہ ہیثمی روایت کرتے ہیں:

عن اسلم مولی عمر قال دعا عمر بن الخطاب علی بن ابی طالب فساره ثم قام علی فجاء الصفة فوجد العباس و عقیلا و الحسین فشاورهم فی تزویج عمر ام کلثوم فغضب عقیل وقال یا علی ما تزید لك الایام والشهور والسنوان الا العمی فی امرك و الله لئن فعلت لیکونن ولیکونن لاشیئا عدوها و مضی یجر ثوبه فقال علی للعباس و الله ما ذالك منه نصیحة ولکن درة عمر اخرجته الی ما تری اما و الله ما ذالك رغبة فیك یا عقیل ولکن اخبرنی عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل سبب و نسب منقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی فضحك عمر فقال و یح عقیل سفیه احمق [illegible] الصحیح۔[2]

حضرت عمر کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت [illegible] حضرت عقیل اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے حضرت [illegible] میں مشورہ کیا، یہ سن کر عقیل غضبناک ہو گئے اور کہا اے علی جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں، تمہاری اپنے معاملات میں بے وقوفی بڑھتی جاتی ہے، اگر تم نے یہ نکاح کر دیا تو ایسا ہوگا، [illegible] نے حضرت عباس سے کہا عقیل نے خیر خواہی کی بات نہیں کی یہ ابن عمر کے درّہ سے خوف زدہ ہے، اے عقیل بخدا! عمر یہ رشتہ کسی رغبت کی وجہ سے نہیں مانگ رہے، مجھے عمر نے یہ حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر رشتہ از دواج اور ہر نسب منقطع ہو جائے گا سوا اس رشتہ کے جو مجھ سے قائم ہو اور سوا اس نسب کے جو مجھ سے قائم ہو، (یعنی حضرت عمر نے اس بشارت کے حصول کے لیے یہ رشتہ طلب کیا تھا نفسانی خواہش کی بنا پر نہیں) پھر حضرت عمر ہنسے اور فرمایا افسوس عقیل احمق اور جاہل ہے۔ [illegible] حدیث [illegible]

---

[1] علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۳ ص ۱۹۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

[2] [illegible] مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۰۲ [illegible] ۱۳ھ

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیبہ کنواں میں رضاعت کرنے سے سب فرق کے حرام اولیاء اور رضاعی کا راضی ہونا ضروری نہیں ہے صرف ولی اقرب کی رضامندی ضروری ہے اور یہ کہ لڑکی اور اس کا ولی اقرب رضاعی موثر ہونے کا علم غیر کو ہو سکتا ہے جیسا کہ ام کلثوم کے حضرت عمر سے نکاح کا ذکر صحیح بخاری میں بھی ہے!

امام بخاری روایت کرتے ہیں!

عن ثعلبة بن ابی مالك ان عمر بن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من عنده يا امير المؤمنين اعط هذا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علی فقال عمر ام سليط احق وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر فانها كانت تزفر لنا القرب يوم احد[1]

ثعلبہ بن ابی مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے مدینہ کی مستورات میں چادریں تقسیم کیں ایک قیمتی چادر بچ گئی بعض اہل مجلس نے کہا یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو آپ کے نکاح میں ہیں ان کو دیدیں ان کی مراد ام کلثوم بنت علی تھیں حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط ایک انصاری خاتون ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، حضرت عمر نے کہا جنگ احد میں وہ ہمارے لئے اپنی مشک [illegible]

حضرت ام کلثوم کے سلسلہ حضرت عمر کے نکاح و شبیہ محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔ شیخ [illegible]

کرتے ہیں:

عن زرارة عن ابی عبد الله عليه السلام فی تزويج ام كلثوم فقال ان ذلك فرج احصنا[2]

زرارہ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت ام کلثوم کے نکاح کے بارے میں کہا: ہم سے اس فرج کو چھین لیا گیا!

اس کے بعد دوسری روایت ہے:

عن هشام بن سالم عن ابی عبد الله عليه السلام قال، لما خطب اليه قال له امير المؤمنين: انها صبية قال، فذقق العباس فقال له مالی بی باس؟ قال، وما ذاك قال خطبت الی ابن اخيك فردنی اما والله لاعودن زمزم ولا ادع

ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا جب حضرت عمر نے حضرت علی کو نکاح کا پیغام دیا تو حضرت علی نے فرمایا [illegible] کیا تجھ میں کوئی عیب ہے؟ حضرت عباس نے کہا میں [illegible] حضرت عباس نے کہا میں [illegible] وہاں سے [illegible]

---

[1] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۷۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible] ۱۳۸۱ھ

[2] ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی متوفی ۳۲۹ھ فروع کافی ج ۵ ص ۳۴۶ مطبوعہ نولکشور مکتبہ اسلامیہ [illegible] ۱۳۸۳ھ

لكم مكرمة الا هدمتها ــــ ولا قيمن عليه شاهدين بأنه سرق ولا قطعن يمينه فاتاه العباس وسأله ان يجعل الامر اليه فجعله اليه [1]

تمہارے مکانات گرادوں گا، میں دو گواہ قائم کروں گا، کہ علی نے چوری کی اور اس کا دایاں ہاتھ کٹوا دوں گا حضرت [illegible] حضرت علی کے پاس گئے اور ان کو [illegible] یہ معاملہ [illegible] حضرت علی سے [illegible] نکاح کر دیا۔

بعض بزرگ [illegible] ان سیدزادیوں سے نکاح کو [illegible] ان کا [illegible] تعبیر کرتے [illegible] اس پر حسب عادت اہل کلثوم کے نکاح سے معارضہ کیا ہے تو وہ اس واقعہ کا [illegible] دیتے [illegible] یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] ان کا ذکر جو اوپر سے [illegible] ان علماء [illegible] صاحب [illegible] اس کا ذکر ہے جس کو شیعہ محدثین اور مؤرخین نے بھی اس نکاح کو تسلیم کیا ہے۔ [illegible] حوالہ جات پیش نہیں کیے۔

[illegible] حسن بن علی بن ابی طالب فولدت له عبدالله وابراهيم وحسن وزينب، ثم هلك عنها فخلف عليها عبدالله بن عمرو بن عثمان بن عفان زوجها اياه ابنها عبدالله بن حسن بامرها فولدت له القاسم ومحمدا [2]

[illegible] بن ابی طالب سے شادی کی اور ان سے چار بچے پیدا ہوئے عبداللہ، ابراہیم، حسن، زینب پھر ان کے خاوند حسن بن حسن [illegible] مگر ان کے بیٹے عبداللہ بن حسن نے ان کا نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے کر دیا جن سے ان کے دو بچے ہوئے قاسم اور محمد۔

[illegible]

۲۔ [illegible] حضرت علی [illegible] دوسری [illegible] شے سے ڈرتے [illegible] تھے [illegible] حضرت علی [illegible] دوسری [illegible]

[1] امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ [illegible] ۳۴۰ [illegible] ۳۸۹ھ

سیدہ فاطمہ بنت حسین کا نکاح حضرت حسن کے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے کرنے کا ذکر ابن حجر عسقلانی [1] اور شیخ ولی الدین عراقی نے بھی کیا ہے۔ [2]

حضرت حسین کی دوسری صاحبزادی سیدہ سکینہ کے بعد [illegible] مصعب بن زبیر سے ہوا، ان کی شہادت کے بعد [illegible] عمرو بن عثمان بن عفان سے ہوا [illegible]

کہتے ہیں:

سکینة بنت الحسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب وامها الرباب بنت امرئ القیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب الی قوله تزوجها مصعب بن الزبیر بن العوام ابتکرها فولدت له فاطمة ثم قتل عنها فخلف علیها عبد الله بن عثمان بن عبد الله بن حکیم بن حزام بن خویلف بن اسد بن عبد العزی بن قصی فولدت له عثمان الذی یقال له قرین وحکیما وربیحة فهلك عنها فخلف علیها زید بن عمرو بن عثمان بن عفان فهلك عنها. فخلف علیها ابراهیم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهری کانت ولته نفسها فتزوجها [3]

سکینہ بنت الحسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب، ان کی والدہ رباب بنت امرئ القیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب تھیں، سیدہ سکینہ سے مصعب بن الزبیر بن العوام نے شادی کی درآں حالیکہ آپ باکرہ تھیں، آپ سے فاطمہ نام کی [illegible] پیدا ہوئیں، مصعب کی شہادت کے بعد آپ سے عبداللہ بن عثمان [illegible] آپ نے ازخود ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف زہری سے شادی کی۔

شیخ ابن حزم کہتے ہیں:

وهؤلاء ولد الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب (الی قوله) وکان للحسن بن الحسن من البنات زینب شقیقة عبد الله وابراهیم والحسن تزوجها الولید بن عبد الملك بن مروان وام کلثوم شقیقتهم ایضا تزوجها ابن عمها محمد بن علی بن الحسین، وفاطمة بنت الحسن بن الحسن تزوجها معاویة بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب ثم خلف

یہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی اولاد ہے، حسن بن حسن کی متعدد بیٹیاں تھیں، ایک زینب تھیں جو عبداللہ، ابراہیم اور حسن کی بہن تھیں ان کا نکاح ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوا، دوسری ام کلثوم تھیں، ان کا نکاح ان کے چچازاد بھائی محمد بن علی بن حسین سے ہوا، تیسری فاطمہ تھیں ان کا نکاح معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے ہوا۔ بعد میں اس فاطمہ کا نکاح ایوب بن مسلمہ بن عبدالشر بن الولید بن الولید بن مغیرہ سے ہوا، چوتھی بیٹی کہ

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

علی فاطمة هذه ایوب بن سلمة بن عبد الله بن الولید بن الولید بن مغیرة، ملیکة بنت الحسن بن الحسن شقیقة جعفر و داؤد تزوجها جعفر بن المصعب بن الزبیر و ام القاسم بنت الحسن بن الحسن شقیقة ملیکة تزوجها مروان بن ابان بن عثمان بن عفان الخ[1]

نفیسہ یہ جعفر و داؤد کی بہن تھیں ان کا نکاح جعفر بن مصعب بن زبیر سے ہوا، پانچویں ام قاسم تھیں یہ ملیکہ کی بہن تھیں ان کا نکاح مروان بن ابان بن عثمان بن عفان سے ہوا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن بن حسن کی متعدد بیٹیاں تھیں جن میں سے چار کا نکاح: فاطمہ سے سیدہ زینب کا عبد الملک سے، سیدہ فاطمہ کا نکاح سلیمان بن عبد اللہ سے، سیدہ ملیکہ کا نکاح جعفر بن مصعب بن زبیر سے اور سیدہ ام قاسم کا نکاح مروان بن ابان بن عثمان بن عفان سے ہوا۔

شیخ ابن حزم لکھتے ہیں:

وولد اسماعیل بن عبد الملک بن الحارث بن الحکم المذکور محمد اکبر الحسین اسحاق مسلمة ابراهیم خدیجة بنت الحسین بن الحسن بن علی بن ابی طالب ومحمد الاصغر الولید، ویزید، امهم حمادة بنت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب خلف علیها بعد بنت عمها المذکورة[2]

اسماعیل بن عبد الملک بن الحارث بن الحکم کی اولاد میں محمد اکبر، حسین، اسحاق، مسلمہ، ابراہیم، خدیجہ، یہ سب حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب کی بیٹی فاطمہ بنت حسین سے تھے، ولید اور یزید، ان کی والدہ حمادہ بنت الحسن بن الحسن بن ابی طالب تھیں جن سے اسماعیل بن عبد الملک نے ان کی چچا زاد بہن کی وفات کے بعد شادی کی۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسن کی متعدد بیٹیاں تھیں جن میں سے چار کا نکاح: فاطمہ سے سیدہ زینب کا عبد الملک سے، سیدہ فاطمہ کا نکاح سلیمان بن عبد اللہ سے، سیدہ ملیکہ کا نکاح جعفر بن مصعب بن زبیر سے اور سیدہ ام قاسم کا نکاح مروان بن ابان بن عثمان بن عفان سے ہوا۔

شیخ ابن حزم لکھتے ہیں:

وولد اسماعیل بن عبد الملک بن الحارث بن الحکم المذکور محمد اکبر الحسین اسحاق مسلمة ابراهیم خدیجة بنت الحسین بن الحسن بن علی بن ابی طالب ومحمد الاصغر الولید، ویزید، امهم حمادة بنت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب خلف علیها بعد بنت عمها المذکورة[2]

اسماعیل بن عبد الملک بن الحارث بن الحکم کی اولاد میں محمد اکبر، حسین، اسحاق، مسلمہ، ابراہیم، خدیجہ، یہ سب حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب کی بیٹی فاطمہ بنت حسین سے تھے، ولید اور یزید، ان کی والدہ حمادہ بنت الحسن بن الحسن بن ابی طالب تھیں جن سے اسماعیل بن عبد الملک نے ان کی چچا زاد بہن کی وفات کے بعد شادی کی۔

اعتبار کفو میں احادیث و آثار

حسب ذیل احادیث اور آثار میں کفو کا اعتبار کرنے کے دلائل ہیں۔

علامہ ہیثمی لکھتے ہیں:

عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح النساء الا من الاکفاء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کا نکاح صرف ان کے کفو

---

[1] ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ جمہرۃ انساب العرب ص ۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۳ھ

[2] " " " ص ۴۲ " " " "

ولا یزوجهن الا اولیاء وردامهر دون عشرة دراهم رواه ابو یعلی وفیه مبشر بن عتیك وهو متروك [1]

...ہیں کیا جائے اور ان کا نکاح صرف ان کے اولیاء کریں اور ان کا مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔ اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی مبشر بن عتیک ہے اور وہ متروک ہے یعنی ضعیف۔

صاحب ہدایہ اور دیگر فقہائے احناف کے مسلک میں اسی حدیث کو ذکر کیا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے حافظ زیلعی نے بھی اس کے ضعف کی صراحت کی ہے۔

امام حاکم نیشاپوری روایت کرتے ہیں،

عن الحارث بن عمران الجعفری عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تخیروا لنطفکم وانکحوا الاکفاء وانکحوا الیهم [2]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے نطفوں کے لیے اچھی جگہ پسند کرو، خود بھی غیروں میں نکاح کرو اور غیروں میں نکاح کرو۔ عکرمہ بن ابراہیم نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عکرمة ابن ابراهیم [3]

ہر چند کہ حاکم نیشاپوری نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے لیکن صحیح حدیث میں حاکم کا تساہل مشہور ہے علامہ ذہبی نے بھی کہا ہے کہ یہ حدیث حارث سے مروی ہے اور وہ متہم ہے اور عکرمہ نے اس کی متابعت کی ہے اور اس کو حدیث سے ساقط قرار دیا ہے۔

یہ وہ ضعیف الاسناد احادیث مرفوعہ ہیں جن پر کفو کے اس نظریہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور کفو کا ایک ضعیف تر بھی مسئلہ کی مدد سے اس طرح ہے کہ صاحب ہدایہ نے صاحب کفو کے لیے جو حدیث پیش کی ہے

احادیث کفو کی فنی حیثیت

صاحب ہدایہ نے صاحب کفو کے لیے جو حدیث پیش کی ہے [illegible] پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجاشع ہیں جنہیں سے ذہبی نے کہا ہے کہ یہ متروک حدیث ہے اس کی حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ عقیلی نے کہا ہے کہ اس کی حدیث موضوع ہوتی ہیں ابن حبان نے کہا ہے ثقات سے موضوعات روایت کرتا ہے۔ سوائے ان چند لوگوں کے جن کو کتاب میں لکھنا جائز نہیں ہے۔ عقیلی نے بھی حارث سے نقل کیا ہے کہ اس کی حدیث موضوع ہیں۔ کئی نے کہا ہے کہ اس میں جو احادیث ہیں ان میں سے اکثر حضرت علی کی روایت سے ہیں [illegible] وفیه ایضا وحدث [illegible] "ان تینوں میں ناخیر نہ کرنا" اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب عورت کا کفو مل جائے تو اس کے نکاح میں تاخیر مت کرو۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کرتے کہا [illegible]

---

[1] حافظ زین الدین ابی بکر العراقی متوفی ۸۰۶ھ، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۲ھ

[2] حافظ الامام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ، مستدرک ج ۲ ص ۱۶۳ دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان

[3] علامہ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی متوفی ۷۴۸ھ تلخیص المستدرک ج ۲ ص ۱۶۳ مطبوعہ دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان

[illegible] مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا لیکن یہ حدیث صحیح ہے۔ صاحب ہدایہ بھی اس حدیث سے کفو کے [illegible] ہے [illegible] ان بڑی نے کفاءۃ کے [illegible] اس حدیث سے استدلال کیا ہے [illegible] "اپنی اولاد کے لیے عورتوں کو پسند کرو اور [illegible] ان کا نکاح کرو" یہ حدیث صحیح نہیں ہے وہ سب ضعیف ہیں بلکہ

[illegible] اس حدیث کا مدعا یہ ہے کہ [illegible] کفو کے سلسلہ میں [illegible] حدیث علی کا یہ اثر سند صحیح سے [illegible] ان پر دلیل [illegible] سب فریق [illegible] کفو کا [illegible] ہے تو اس کے نکاح میں [illegible]

کفو میں فقہاء حنبلیہ کی رائے

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں صحت نکاح کے لیے کفو کا [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے اگر کوئی غلام [illegible] سے نکاح کرے [illegible] کیا جائے گا یہ [illegible] کا قول ہے [illegible] ہے [illegible] عورت کا کفو نہیں ہے [illegible] کی [illegible] اگر [illegible] نکاح [illegible] اس کی بھی خبر نہ دی جائے کی [illegible] ابن قدامہ حنبلی [illegible] صاحب شرح [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] میں منع کروں گا۔"

امام [illegible] سے دوسری روایت یہ ہے کہ [illegible] ہیں [illegible] ان کا [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ابن مسعود [illegible] ابن [illegible] ہیں [illegible] امام [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہ

اس مسئلہ میں امام احمد سے دو روایتیں ہیں اور امام ابو حنیفہ کے بھی دو قول ہیں۔

امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ طلاق ثلاث تین ہی کہلائے گی اور تمام ائمہ اربعہ اور فقہاء کے ایک بڑے گروہ کا یہی مسلک ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے لئے حلال ہو گئی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، وہ اس سے جدا ہو گئی اور گناہ کا مرتکب ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور رجعی نہیں رہتی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دینے والا شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس حدیث کا جواب ائمہ اربعہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ اس کا ناسخ حدیث رکانہ ہے جس میں ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے فرمایا: یہ ایک طلاق ہے، اگر چاہو تو رجوع کر لو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور رجعی ہوتی ہے۔ اس حدیث کا جواب ائمہ اربعہ کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ اس کا ناسخ حدیث عویمر عجلانی ہے جس میں ہے کہ عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے فرمایا: اب تمہیں رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

[illegible] اس کے علاوہ [illegible] متعدد اسباب سے یہ قول [illegible] حدیث [illegible] ہے [illegible] علامہ [illegible] تقریر [illegible] نہیں ہو گا۔

کفو میں مالکیہ کی رائے

[illegible] کفو میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس طرح مروی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام سحنون بن سعید التنوخی، مکی، امام عبدالرحمن بن قاسم، ملی سے روایت کرتے ہیں!

(قلت) ارایت ان کانت ثیبا فخطب الخاطب الیها نفسها فابی والدها او ولیها ان یزوجها فرفعت ذلك الی السلطان وهو دونها فی الحسب والشرف الا انه کفؤ فی الدین فرضیت به وابی الولی (قال) یزوجها السلطان و لاینتظر الی قول الاب و الولی اذا رضیت به و کان کفوا فی دینه قال وهذا قول مالك (قلت) ارایت ان کان کفوا فی الدین ولم یکن کفوا فی المال فرضیت به و ابی الولی ان یرضی ایزوجها منه السلطان ام لا (قال) لم اسمع منه فی ذلك شیئا الا انی سألت مالکا عن نکاح الموالی فی العرب فقال لا بأس بذلك الا تری الی ما فی کتاب الله تبارك وتعالی یا یها الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم (قلت) ارأیت ان رضیت بعبد وهی امرأة من العرب وابی الاب أو الولی ان یزوجها و هی ثیب ایزوجها منه السلطان ام لا (قال) لم اسمع من ذلك فیه الا ما اخبرتك قال و لقد قیل لمالك ان بعض هؤلاء القوم فرقوا بین عربیة و مولی فاعظم ذلك اعظاما شدیدا و قال اهل الاسلام کلهم بعضهم لبعض اکفاء کلهم لآدم و حواء خلقت له من ضلع و انثی و

میں نے کہا یہ بتلائیے کہ اگر بیوہ عورت کو کوئی شخص نکاح کا پیغام دے، اور اس کا والد یا ولی اس شخص سے نکاح کرنے سے انکار کرے، اور وہ یہ معاملہ قاضی کے پاس لے جائے اور پیغام دینے والا حسب اور شرف میں [illegible] اس سے نکاح پر راضی ہو اور ولی راضی نہ ہو؟ امام ابن قاسم نے [illegible] کہ قاضی اس شخص سے نکاح [illegible] کی سرپرستی کے بغیر باپ اور ولی کے قول [illegible] دیکھے، وہ دین میں اس کا کفو ہے، امام ابن قاسم نے کہا، [illegible] یہ قول ہے کہا یہ [illegible] کہ اگر [illegible] مال میں اس کا کفو ہو اور [illegible] کے ساتھ نکاح پر راضی ہو اور اس کا ولی راضی نہ ہو [illegible] عورت میں قاضی اس عورت کا اس شخص سے نکاح کرے [illegible] میں نے امام مالک سے کہا [illegible] سنا ہے کہ بعض لوگوں نے عربی اور [illegible] نکاح جائز ہے، امام مالک نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! ہم نے تم کو [illegible] ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری شناخت کے لیے [illegible] تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ [illegible] میں نے کہا یہ بتلائیے کہ اگر [illegible] کسی غلام سے نکاح پر راضی ہو اور اس کا باپ یا ولی راضی نہ ہو حالانکہ وہ عورت بیوہ ہو کیا قاضی اس کا نکاح [illegible] یعنی کر سکتا ہے۔ امام مالک سے کہا گیا بعض لوگ غلاموں اور [illegible] فرق کرتے ہیں تو امام مالک نے [illegible] فرمایا ہے لوگو! تم نے [illegible] عورت

جعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم ۞

سے پیدا کیا ہے اور شناخت کے لیے قبائل و [illegible] میں بانٹ دیا ہے اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

ہم مالک کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لڑکی [illegible] نکاح [illegible] ہو [illegible] نکاح [illegible] ہے اور اصل [illegible] مالک مسلمانوں کے درمیان غوث نظام سے تو بیچ سے [illegible] ہیں [illegible]

کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے

[illegible] شافعی مسلک کو [illegible] کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وان كان الولي اقرب ممن دونه فزوج غير كفاء باذنها، فليس لمن بقي من الاولياء الذي هو ولي منهم رده لانه لا ولاية لهم معه قال وليس نكاح غير الكفاء محرما فاردة بكل حال انما هو نقص على المزوجة والولاة فاذا رضيت المزوجة ومن له الامر معها بالنقص لم اردة۔[1]

جب ولی [illegible] لڑکی کی اجازت سے [illegible] کفو [illegible] سے [illegible] دے تو [illegible] نکاح کے [illegible] ہ [illegible] ہے [illegible] اس کی بہ نسبت یہ [illegible] اقرب [illegible] اس کے مقابلہ میں [illegible] کی ولایت نہیں [illegible] شافعی نے کہا کہ غیر کفو میں [illegible] حرام نہیں [illegible] بلکہ [illegible] غیر کفو کی وجہ سے لڑکی اور اس کے [illegible] پر [illegible] ہے اور جب [illegible] اس نقص کو [illegible] ہو [illegible] پر راضی ہیں تو میں اس نکاح کو رد نہیں کروں گا۔

امام عبدالوہاب شعرانی شافعی فرماتے ہیں:

ومن ذلك قول الائمة الثلاثة انه اذا اتفق الاولياء والمرأة على نكاح غير كفاء صح مع قول احمد انه لا يصح۔[2]

ائمہ ثلاثہ کا قول یہ ہے کہ جب لڑکی اور اس کے اولیاء [illegible] تو غیر کفو میں نکاح صحیح ہے [illegible] احمد کے قول میں صحیح نہیں ہے۔

[illegible] نے [illegible] کا مذہب پیش کیا ہے [illegible] احمد سے [illegible] میں [illegible] قول [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کے تمام اولیاء غیر کفو میں نکاح پر راضی ہوں تو نکاح صحیح ہے کیونکہ [illegible] ابن قدامہ سے [illegible] ہے [illegible]

علامہ شمس الدین خسرو کہتے ہیں۔

کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے

(قال) واذا تزوجت المرأة غير كفاء

امام محمد فرماتے ہیں کہ جب عورت غیر کفو میں شادی

۱۔ [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] ص ۴۴۰ [illegible] ۴۰۰ ھ

۲۔ [illegible] متوفی [illegible] ھ [illegible] ص ۵ مطبوعہ [illegible] ۱۳۵۲ ھ

۳۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ، المیزان الکبریٰ ج ۲ ص ۱۱۰، مطبوعہ مطبعہ مصطفیٰ البابی، مصر، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۵۹ھ

فرضی بہ احد الاولیاء جاز ذلک ولایکون لمن هو مثله فی الولایة او ابعد منه ان ینقضه الا ان یکون اقرب منه فحینئذ له المطالبة بالتفریق۔[1]

کرے اور اس کے اولیاء میں سے کوئی ایک راضی ہو تو نکاح جائز ہے اور اس جیسا یا اس سے دور کا ولی اس نکاح کو مسترد کرانے کا مجاز نہیں ہے، البتہ اگر اس سے زیادہ قریب ولی اختلاف کرے تو وہ تفریق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

[illegible]

سے ہے:[2]

علامہ داماد آفندی حنفی لکھتے ہیں:

ولو تزوجت المرأة غیر کفو فللولی ان یفرق (الی قوله) وان رضی احد الاولیاء فلیس لغیره الاعتراض۔[3]

اگر عورت غیر کفو میں نکاح کرے تو اس کے ولی کو تفریق کرانے کا حق ہے اور اگر اولیاء میں سے ایک بھی راضی ہو جائے تو دوسرے کو اعتراض کا حق نہیں ہے

اس کی شرح درالمتقی میں بھی اسی طرح لکھا ہے:[4]

علامہ زیلعی حنفی لکھتے ہیں:

من نکحت غیر کفؤ فللولی لما ذکرنا والنکاح ینعقد صحیحا فی ظاهر الروایة (الی قوله) ورضاء بعض الاولیاء کرضاء کلهم حتی لا یتعرض احد منهم بعد ذلک الا اذا کان اقرب منه۔[5]

جو عورت غیر کفو میں نکاح کرے تو ولی اس کی تفریق [illegible] اور اگر بعض ولی راضی ہو جائیں تو یہ کل کی رضا کے برابر ہے الا یہ کہ ولی اقرب راضی نہ ہو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عالم گیری میں ہے

نوادر کی روایت سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال کی تحقیق

علامہ المرغینانی لکھتے ہیں:

اور علامہ شامی نے لکھا ہے:

خلاف ہے۔ اور صحیح نہیں ہے۔"

خود علامہ شامی لکھتے ہیں:

الروایۃ[1]

نیز علامہ شامی نے لکھا ہے کہ فقہاء احناف وہ ہیں جن کے بارے میں یہ صحت سے ثابت ہے کہ وہ کلام
محمدی کے ساتھ ہیں، وہ مخالف کی نسبت ہمیں ہی؛ بلکہ حسن بن زیاد وغیرہ ہی تعلق ہیں۔ وہ کی بات ہے
ظاہر الروایۃ، ان کی روایت پر جس سے فتوی دیا ہے مشائخ نے ظاہر الروایۃ ہی کو ترجیح دی ہے

علامہ سکین اس بحث میں لکھتے ہیں:

مشائخ کرام ظاہر الروایۃ

علامہ شامی نے ظاہر الروایۃ کو ترجیح دی ہے۔

عرف الیب، ہے سے روایت اور درست اختلاف ہے، ان بزرگوں کو کوئی نہ دیں
سے بات ہے ان کیونکہ وہ ہے ظاہر الروایۃ سے فتوی دیا ہے۔ ج کو فتوی
سے دی چاہیے نہ فسخ کر سکتے ہے، جس کی روایت ظاہر الروایۃ کی ہے کہ ان کی نماز فاسد نہیں ہوتی
اور فاسق سے ان فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور عمل کرنا ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی روایت
ہے فاسق نہیں ہے۔ ظاہر ہے جس کی روایت کو ہم قبول کرتے ہے، اس کو ہم فاسق نہیں کہہ سکتے ہے
اشتباہ نہیں رہتا۔

علامہ زین الدین ابن نجیم فرماتے ہیں:

حسن کی روایت جو امام ابوحنیفہ سے ہے

ہے کی ان پر فتوی اس صورت میں ہے

دی تو ان کے بعد سے پہلے فتوی ہیں ہے تو

حسن بن زیاد نے جو امام ابوحنیفہ کے بعد فاضی بنے ہیں امام ابو یوسف کا قول ذکر کیا ہے
موافقت کرنا ہے ان چیزوں سے فتوی دینے کو ہے ہوتے ہیں دل کی بعض مدت سے

قاضی خان لکھتے ہیں:

---

[1] ... فتاوی شامی، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۵ ص ۲۵۲، مطبوعہ مکتبہ علمیہ، کوئٹہ، ۱۳۲۷ھ

[2] ... " " " ردالمحتار ج ۱ ص ۶۴، " "

[3] ... فتاوی قاضی خان علی ہامش الفتاوی الہندیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۳ ص ۲۰۸، مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور

[4] ... علامہ زین الدین ابن نجیم، البحر الرائق ج ۳ ص ۱۲۸، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ

قال ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ الاحوط ان یجعل العقد موقوفا علی اجازۃ الولی الا ان الزوج اذا لم یکن کفاء یصح فسخ الولی وان کان کفأ لا یصح فسخہ۔[1]

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ عقد کو ولی کی اجازت پر موقوف رکھا جائے لیکن اگر شوہر کفو نہیں ہے تو ولی اس کا فسخ کر سکتا ہے اور اگر شوہر کفو ہے تو ولی کا اس کو فسخ کرنا صحیح نہیں ہے۔

علامہ علائی حصکفی لکھتے ہیں:

(و یفتی) فی غیر الکفاء (بعدم جوازہ اصلاً) وھو المختار للفتوی لفساد الزمان[2]

یہ فتویٰ ہے غیر کفو میں نکاح پر مستقل طور پر عدم جواز کا اور یہ مختار ہے فتویٰ کے لئے اس وجہ سے کہ زمانہ کے فساد حالات کی وجہ سے لوگ اس میں مختار ہے۔

بعض بزرگ در مختار کی اس عبارت کو پیش کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ فقہاء احناف کے نزدیک نکاح مستقل بالکل ہی باطل ہے اور ولی کو اس کے فسخ کا اختیار ہے، لیکن اس قول کی تشریح میں جو علامہ شامی نے لکھا ہے اس پر نظر نہیں کرتے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

ھذہ روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ وھذا اذا کان لھا ولی لم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضاء بعدہ بحر، واما اذا لم یکن لھا ولی فھو صحیح نافذ مطلقا اتفاقا لان وجہ عدم الصحۃ علی ھذہ الروایۃ دفع الضرر عن الاولیاء اما ھی فقد رضیت باسقاط حقھا فصح۔[3]

یہ قول حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور یہ اس صورت پر محمول ہے جب اس عورت کا ولی موجود ہو اور اس نکاح پر عقد سے پہلے راضی نہ ہو تو عقد کے بعد اس کی رضا غیر معتبر ہوگی، (بحر) لیکن جب عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو یہ نکاح بالاتفاق صحیح و نافذ ہے کیونکہ اس روایت کی بنا پر نکاح سے پہلے ولی کا حق ہے عورت کو رفع ضرر کا، لیکن جب وہ عورت خود اپنا حق ساقط کر رہی ہے تو نکاح پر راضی ہے تو نکاح صحیح ہے۔

صاحب البحر اور علامہ شامی کی وضاحت سے یہ واضح ہو گیا کہ ظاہر الروایۃ اور حسن بن زیاد کی روایت میں فرق صرف اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب ولی راضی ہو تو حسن بن زیاد کی روایت کے مطابق نکاح صحیح ہے اور ظاہر الروایۃ کے مطابق فاسد ہے، ظاہر الروایۃ اور حسن بن زیاد کی روایت سے قطع نظر یہ بات بھی قرین قیاس نہیں ہے کہ مسلمان کفو کے علاوہ سے نکاح کرے، کیونکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا کفو ہے اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتا ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

---

[1] علامہ حسن بن منصور اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ، فتاویٰ قاضی خان علی حاشیۃ الہندیۃ ج ۱ ص ۳۳۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۴۰۳ھ

[2] علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، درمختار ج ۲ ص ۳۰۸ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول، ۱۳۲۸ھ

[3] علامہ سید محمد امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار علی حاشیۃ الدر المختار ج ۲ ص ۳۰۹، مطبوعہ استنبول، ۱۳۲۸ھ

[illegible] علامہ زرقانی نے حاشیہ درمیں لکھا ہے [illegible]
[illegible] مزنی اور امام ابوالحسن کرخی حنفی یہ دونوں عراق سے بہت دور
[illegible] رہتے تھے اور جو مسائل عراق میں ان کے سامنے آتے تھے
[illegible] کہا ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ ہو جس سے ان حضرات
[illegible] نے ایک دوسرے پر بہتر یہ قول نہ دیا ہو اور ان میں سے کوئی
[illegible] کو اختیار نہ کرتے۔

لما اختاروھا[1]

[illegible]

تخریج اور فقہاء کے چوتھے طبقہ سے ہیں[2]

امام شافعی کی اس عبارت کا مطلب بہت دور کے غور و فکر کے بعد سمجھ میں آتا ہے جو بعینہ کا بھی قول موجود ہے اور اس کا قیاس یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاع کی حلت اور رجعت کا جو مدار کھول دیا ہے امام کرخی اور امام مزنی نے جس قول کا دعوی کیا ہے کہ رضاع میں کوئی حد مقرر نہیں ہے اس کو علامہ طحاوی

خوارزمی نے بھی بیان کیا ہے

علامہ خوارزمی حنفی مشہور فقیہ و صاحب [illegible] نے [illegible] امام رضاع سے ثابت ہوتا ہے [illegible] سے ہے اور امام ابوالحسن کرخی کا طریقہ [illegible] سے ثابت ہوتا ہے

[illegible] رضاع کے لیے [illegible] امام مزنی [illegible] رضاع سے ثابت ہوتا ہے [illegible] سے ہے اور امام ابوالحسن کرخی کا طریقہ [illegible] سے ثابت ہوتا ہے

---

[1] [illegible] ج ۲ ص ۴۳۰ مشہور مطبوعہ ملتان سنہ ۱۳۲۰ھ

[2] " " ردالمحتار ج ۱ ص ۷۲ - ۷۱ " " "

[3] [illegible] ج ۲ ص ۷۳۸ [illegible]

[4] [illegible] ج ۲ ص ۴۲ [illegible] مصر، ۱۲۸۰ھ

[5] [illegible] ج ۳ ص ۸۲ [illegible]

جاتی ہیں ان میں سے اکثر حجت نہیں ہیں۔ [2]

مسئلہ کفاءت میں مصنف کا موقف

[1] ۔ علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ المفاتیح ج ۶ ص ۳۔ ۳ مطبوعہ ملتان پاکستان

[2] ۔ علامہ [illegible]

مسئلہ کفو کی مزید بحث دیکھنے کے لیے ص ۱۱۵۹ پر ضمیمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۹ بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا استحباب

۳۵۳۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي [illegible] بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ [illegible] فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا [illegible] فَلَمَّا قَفَلْنَا [illegible] فَدَخَلْنَا [illegible] أُنْكِحَهُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَ [illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] سے ملاقات کی [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے! آپ نے [illegible] سے کہتے [illegible] درمیان حائل نہ ہو جائے! آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے اس کی دینداری اس کے مال اور جمال کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دینداری کو مقدم رکھا کرو۔

۳۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ [illegible]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے ایک عورت سے شادی کی، مجھ سے رسول اللہ

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال تزوجت امرأة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تزوجت قلت نعم قال أبكرا أم ثيبا قلت ثيبا قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك أو قال تضاحكها وتضاحكك فقلت إن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو قال سبعة فتزوجت امرأة ثيبا فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر تزوجت قال قلت نعم قال فبكر أم ثيب قال قلت بل ثيب يا رسول الله قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك أو قال تضاحكها وتضاحكك فقلت إن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو سبع وإني كرهت أن أتيهن أو أجيئهن بمثلهن فأحببت أن أجيئ امرأة تقوم عليهن وتصلحهن قال فبارك الله لك أو قال خيرا وفي رواية شعبة تلاعبها وتلاعبك ونضاحكها وتضاحكك.

۳۵۳۳۔ حدثنا يحيى بن يحيى وأبو الربيع الزهراني قال يحيى أنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما أن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو سبع فتزوجت امرأة ثيبا فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر تزوجت قال قلت نعم قال فبكر أم ثيب قال قلت بل ثيب يا رسول الله قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك أو قال تضاحكها وتضاحكك فقلت إن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو سبع وإني كرهت أن أتيهن أو أجيئهن بمثلهن فأحببت أن أجيئ امرأة تقوم عليهن وتصلحهن قال فبارك الله لك أو قال خيرا وفي رواية شعبة تلاعبها وتلاعبك ونضاحكها وتضاحكك.

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے! آپ نے فرمایا تم کنواری لڑکیوں اور ان کی دل لگی باتوں سے کیوں نہ غافل رہے؟ راوی شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے بھی حضرت جابر سے یہ روایت سنی ہے، آپ نے فرمایا تھا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اس سے کھیلتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (حضرت جابر کے والد) فوت ہو گئے اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے جابر کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بلکہ بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی، تم اس کے ساتھ ہنستے اور وہ تمہارے ساتھ ہنستی (راوی کو شک ہے) میں نے کہا میں نے آپ سے عرض کیا: حضرت عبداللہ شہید ہو گئے تھے اور انھوں نے نو یا سات بیٹیاں چھوڑی تھیں اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں ان لڑکیوں کو بیاہ کر لے آؤں! بلکہ میں نے یہ چاہا کہ میں نکاح کر کے ایسی عورت لاؤں جو ان کی نگہداشت اور خبر گیری کرے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا (یہ کہا) تو نے اچھا کیا۔

۳۵۳۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ فَقُلْتُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ أَخَوَاتٍ لِي فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ إِلَيْهِنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَضُمُّهُنَّ فَقَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا [illegible] جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ سابق حدیث ہے اور اس کے آخر میں ہے میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جو میری بہنوں کی کنگھی چوٹی اور ان کی خدمت کرے، آپ نے فرمایا اچھا کیا۔

۳۵۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَحَثَّ بَعِيرِي بِنَحْوِ مَا حَثَّ بَعِيرَهُ وَكَانَ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد سے واپس آ رہے تھے، میرا اونٹ سست تھا، میں [illegible] میرے اونٹ کو کیسے چھڑی ماری پھر وہ [illegible] تیز چلنے لگا کہ [illegible] میرے پیچھے سوار آ رہا ہوگا، میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اچھی مار نے والے [illegible] سے ہانک رہے تھے [illegible] میرا اونٹ بہت اچھا تھا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، پھر میرا اونٹ میرے آگے آگے چلنے لگا، جب میں [illegible] آپ نے فرمایا تم کیا جلدی کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے، آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے [illegible] وہ تم سے کھیلتی، [illegible] میں عرض کیا میرے والد [illegible] شہید ہو گئے [illegible] چھوڑ گئے [illegible] میں ان کے پاس ان جیسی لڑکی لانا پسند نہیں کرتا تھا [illegible] عورت سے نکاح کیا ہے جو ان کو اکٹھا کرے اور جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں وہ ان کو سنبھالے، آپ نے فرمایا پھر جب تم جاؤ گے تو سمجھ داری سے کام لینا۔

۳۵۳۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد

الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَنْضَبَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَى فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ تَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ جِئْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قَدْ عِدْتُ

میں گیا یہ اونٹ سست چل رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا [illegible] میں نے عرض کیا جی! فرمایا کیا حال ہے؟ میں نے کہا میرا اونٹ سست چل رہا ہے اور اس نے مجھے تھکا دیا ہے اور میں پیچھے رہ گیا ہوں آپ نے سواری سے اتر کر اپنی چھڑی کی طرح مار کر اونٹ کو ہانکا [illegible] میں نے دیکھا اب میں اس اونٹ پر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ سے آگے نکل رہا تھا [illegible] آپ نے فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا جی! آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے، آپ نے فرمایا کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی، میں نے عرض کیا میرے کئی بہنیں ہیں میں نے چاہا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کی نگہداشت کرے اور ان کی کنگھی وغیرہ سے ان کی خدمت کرے، آپ نے فرمایا اب تم گھر جا رہے ہو جب تم گھر پہنچو تو عقلمندی سے کام لینا، پھر فرمایا تم اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا جی ہاں آپ نے کچھ اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آپ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے آپ نے فرمایا تم اب آئے ہو، میں نے کہا جی آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو، حضرت جابر کہتے ہیں میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی جب میں واپس آیا تو آپ نے بلال سے فرمایا کہ انہیں ایک اوقیہ چاندی وزن کر کے دے دو، بلال نے وزن کر کے چاندی دی اور تول میں کچھ زائد دیا، جابر کہتے ہیں کہ میں چاندی لے کر چل دیا، ابھی میں نے پیٹھ پھیری ہی تھی کہ آپ نے فرمایا: "جابر کو بلاؤ"

فَقُلْتُ اَتَبِيْعُهُ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ نَعَمْ جَمَلُكَ وَ ذٰلِكَ لَكَ

نے دل میں سوچا اب آپ اونٹ مجھ کو واپس کر دیں گے اور مجھے اس اونٹ کا واپس کیا جانا سخت ناپسند تھا۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ آپ نے فرمایا: اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

۳۵۳۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ نَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لِيْ اِنَّمَا هُوَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَخَسَّهُ اَوْ اَرَادَ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِيْ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْعَكَ بِكَ وَ بِنَاضِحِكَ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ فَلَنْ فَلَنْ فَلَنْ مَا تَهُ قَالَ لَا يَسْعَكَ بِهٰذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتَ هٰذَا قَالَ وَاِنِّيْ لَاَخْتَبِئُ بَعْدَ اِنْكَ قُلْتَ لَا يَسْعَكَ بِهٰذَا وَاللّٰهِ يَغْفِرُ لَكَ تَصَاحِكُهُ وَتُدَاعِبُهَا قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَ كَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اور میں ایک پانی پلانے والے اونٹ پر سوار تھا، جو سب لوگوں سے پیچھے تھا حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پاس تھی (مارنے کی وجہ تھی) وہ اونٹ سب سواریوں سے آگے نکل گیا، میں اسے روکنے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ میرے قابو میں نہیں آتا تھا، حضرت جابر کہتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا مجھے یہ اونٹ اتنی اتنی قیمت پر فروخت کرو گے؟ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے میں نے دو تین مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا اونٹ ہے! پھر آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے [illegible] کیا: جی! آپ نے فرمایا کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے نکاح کیوں نہ کیا تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے وہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے!

حدیث جابر کے فوائد (۱) کنواری لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے۔
(۲) استاذ اور شیخ کو چاہئے کہ اپنے تلامذہ کے احوال [illegible]

اور مصلحت کی طرف راہنمائی کریں۔

(۴) بھنوں کی تربیت کے لیے بھی نفسانی خواہشات کو قربان کرنا افضل ہے۔

(۵) ہر شخص کو اپنی نیک کام باعانت کرنے اسے دل دینی چاہئے۔

(۶) شوہر کو اس کے اہل بہنوں کی خدمت کرنا جائز ہے دعوت کی رضی سے اس سے بڑھ کر ہے۔
اور اس کی مرضی کے بغیر نہیں۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات و آپ کا خود ارسال سے سست رفتار اونٹ آپ کے ساتھ تیز رفتار اونٹ کے بھی سب سے تیز رفتار اونٹ ہو گیا۔

(۸) عورت کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق ہے بشرطیکہ وہ کسی شرعی سے مانع نہ ہو۔

(۹) شوہر اگر غیر حاضر ہو تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنی کو اتنا موقع دے کہ وہ بن سنور کر اس کا استقبال کرے

(۱۰) بعض احادیث میں اچانک رات کو گھر میں آنے سے منع کیا ہے یہ حدیث اس کے خلاف ہے
واپسی کی شہرت ہو چکی تھی۔

(۱۱) سفر سے واپس آنے والے کو چاہیے کہ گھر جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے

(۱۲) وزن کرتے وقت پلڑا جھکتے ہوئے دینا کم دینا ہے اور زیادہ دینا ہے

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر بن ہبار کا یہ فعل ہے کہ جابر کو اونٹ کی قیمت بھی دی اور ساتھ ہی

(۱۴) استاد یا شیخ جب شاگرد سے کسی چیز کو طلب کرے تو شاگرد کو حق ہے کہ وہ اس کو وہ چیز نہ دے

(۱۵) بعض روایات میں کنواری عورت سے نکاح کی ترغیب ہے اس حدیث میں ثیبہ سے نکاح کی
کنواری اور کل ثیبہ، (حافظ عسقلانی)

(۱۶) یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر جابر میں وہ سے واپسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے یہ فرد وہ تنہا تھے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ

(۱۷) حضور سے جابر کا اونٹ خریدنا، قیمت مکمل ہبہ کرنا، اونٹ کے ثمن کا بیع
ہیں اور یہ چاروں معنی یہاں مناسب ہیں۔

(۱۸) اونٹ کے معنی چالیس درہم میں جو اس نور نے اونٹ سے محمد بن اسحاق
اس حدیث میں صرف اونٹ کے فروخت کرنے کی بات ذکر کی تھی اس وقت تک حضرت جابر سے اونٹ کا
سے قبل اس سفر میں حدیث سے ہوا مدینہ آکر بیع کے بعد بھی بائع سے فائدہ اٹھانا
کوئی شرط لگا سکتا ہے۔

کیا عہد رسالت کی سادگی کی وجہ سے اس ترقی یافتہ دور کا رنگ و نور ناجائز ہے؟

جسٹس محمد تقی عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں کہ عہد رسالت میں مجلس نکاح کا ذکر کرنے اور اس میں خطبہ وغیرہ
کے ساتھ تھے یہ فرد وہ تنہا تھے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ
سے قبل اس سفر میں حدیث سے ہوا مدینہ آکر بیع کے بعد بھی بائع سے فائدہ اٹھانا
کوئی شرط لگا سکتا ہے۔

نے پوچھا کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ حالانکہ حضرت جابر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت قریبی رشتہ تھا اور آپ سے شادی کی خبر سن کر وہ یہ نہیں فرمایا کہ تم نے عقد نکاح میں مجھے بلوایا نہیں اگر یہ نکاح کا ولیمہ کرنا اور اس میں متعلقین کو دعوت دینا دین میں مطلوب ہوتا تو حضرت جابر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے۔ اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی اپنے نکاح کی مجلس منعقد کی نہ آپ کو بلایا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پر رنگ کے آثار دیکھ کر خود ان کی شادی کے بارے میں پوچھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عہد رسالت میں نکاح کی مجلس منعقد کرنے کا رواج نہ تھا بلکہ عہد صحابہ میں بھی یہ رواج نہ تھا۔

شیخ محمد بن عثمانی سے یہ تو کچھ نہ ہوسکا بالکل صحیح سے نکاح کرنا سنت ہے لیکن اس سنت کے ساتھ مجلس اور محفل کو منعقد کرنے کا رواج خیر القرون میں نہ تھا۔ پھر اس کے بعد بھی کئی صدیوں سے مسلمانوں میں یہ معمول رہا ہے کہ سنت نکاح کو منعقد کرنے کے لیے محفل کا انعقاد کیا جاتا ہے، رشتہ دار دوست، احباب مشائخ و اکابر اور متعلقین کو اس میں دعوت دی جاتی ہے اور تمام بلاد اسلامیہ میں یہ عمل جاری و ساری ہے اور حد یہ ہے کہ یہ عمل دعوت دینے والے دنیا کے مسلمان گھرانے ہی پر منحصر نہیں ہوئے اور محفل منعقد کرنے والوں میں سے کوئی بھی اس کو فرض یا واجب و مطلوب شرعی قرار نہیں کرتا، بلکہ سب کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ عقد نکاح کے موقع سے دعوتی خوشی میں اپنے احباب کو شریک کرنا اور اس بہانے ان سے ملاقات کرنا، ان احباب و اقارب کو مبارک باد پیش کرنا ہے۔ یہی اصطلاح میں ولیمہ کہلاتا ہے۔ عہد رسالت و عہد صحابہ میں اس کا رواج نہیں تھا کیونکہ اہل اسلام سادہ لوگ تھے اور مدینہ و قرب و جوار کے لوگوں کے گھروں کے معمولی اخراجات سے ان کے گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا جس کے آگے بڑھنے کا امکان ہوتا۔ اسلام نے جن چیزوں کی کتاب و سنت سے حلت ثابت ہے ان چیزوں سے شریعت نے منع نہیں کیا ان کو ثابت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ ان سے جو چیزیں شریعت کے کسی عام اصول سے ثابت ہوں تو وہ مستحب ہوں گی۔ مذکورہ چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے مثلاً دف اور دوسرے باجوں کا بجانا، محفلوں میں عورتوں کا لے کر جانا یہ سب امور ایسے ہیں کہ ان کو کرتے ہوئے کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح شادی کی محفل میں گانوں کی، ناچ رنگ، مزامیر اور باجوں کا اہتمام اسلام ان چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے ان کو حرام قرار دیا ہے اور یہ چیزیں ہر حال میں حرام ہیں ہر مسلمان کو ان سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

اسی اصول پر یہ بھی جانا جاسکتا ہے کہ موجودہ محفلوں کو جس طرح منعقد کیا جاتا ہے نسبت کافر قوموں کی نقالی کے، یہ محفلیں بدرجہا زیادہ قابل اعتراض ہیں۔ ہندو، سکھ اور دوسری برادریوں میں شادی کی محفلیں کیسی ہوتی ہیں، ہم سب جانتے ہیں۔ ہمارے اہل کمیٹی کا متعدد جب لفافوں میں یہ تجویز پیش کیا کہ وہ سادگی کا ثبوت دیں اور وہ لوگ جو گھڑیاں کے معمولی اخراجات سے پڑھنے لکھے۔ لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھتے تھے، مسجد میں مہنگے مہنگے قالین بچھاتے تھے، مسجد کی محفلوں میں ان کے نعتیہ نغمے، قومی یا مذہبی تہواروں کی عمارتوں اور مسجدوں میں چراغاں کرتے تھے، خوشی کے موقع پر محفلیں منعقد کرتے تھے، سب چیزیں بعد میں تہذیب و تمدن کے تقاضوں کے سبب سے۔ ان کو دین میں اور شریعت میں ان سے کوئی

۱۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یجد طولا لنکاح، ص ۷۶۳، مطبوعہ کتب خانہ، نعیمیہ کراچی، طبع ثانی ۱۴۰۷ھ

کیا گیا لیکن چونکہ کرنے والوں کی نیت صحیح اور مقصد صالح ہوتا ہے اس لیے یہ سب امور مستحسن اور مستحب ہیں البتہ جس جگہ کوئی خلاف شرع چیز در آئے گی وہ جگہ جس میں ناجائز رہے گی۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

عورتوں کی خیر خواہی کا بیان

۳۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے سیدھی نہیں ہو گی اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے لگے تو اس کو توڑ دے گا اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔

۳۵۳۹۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان ہے وہ جب کسی چیز کو دیکھے تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ کرو عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا ٹیڑھا حصہ اوپر ہوتا ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنے لگے گا تو توڑ دے گا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی عورتوں سے خیر خواہی کرو۔

۳۵۴۰۔ وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى الرَّازِيُّ قَالَ نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت کو دشمن نہ سمجھے اگر کسی کی کسی عادت سے ناخوش ہو

نبی ابی انس عن عمر بن الحکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنة ان کره منها خلقا رضی منها اخر او قال غیره۔

سے تو اس کی دوسری خصلت سے خوش ہو جائے

۱۴۶۹ - وحدثنا محمد بن مثنی قال نا یحیی بن حماد قال نا ابان بن یحیی بن جعفر قال نا عمران بن ابی انس عن عمر بن الحکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ... اسی کے مثل ... سے

۳۵۴۲ - حدثنا هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو عن بکیر عن بسر بن سعید عن ابی ابی انس مولی ابی هریرة حدثه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یفرک مؤمن مؤمنة ان کره منها خلقا رضی منها اخر او قال غیره زوجها الدهر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں اگر کوئی مومن کسی مومنہ سے ناراض ہو تو اس کی کوئی عورت کسی دوسرے خاص ہو گی۔

۳۵۴۳ - حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا او قال رجلا من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا لم تذهب الایام او لم تنقض الدهر حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کا ایک دن ہی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص مبعوث ہو گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی اور ایام ختم نہیں ہوں گے یا فرمایا زمانہ ختم نہیں ہو گا حتی کہ عرب پر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکمران ہو گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔

۳۵۴۴۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ نَا حَیْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْكٍ اَنَّ بُكَیْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا سب متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

۳۵۴۵۔ وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِذَا ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو سیدھا کرنے لگے گا تو توڑ دے گا اور اگر اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس کی کجی کے ساتھ ہی فائدہ اٹھاتے رہو گے۔

۳۵۴۶۔ وَحَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمِّهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے

عورت کے پسلی سے پیدا ہونے کے متعلق

حدیث نمبر ۳۵۳۹ میں گزرا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کی ہڈیاں پسلی سے پیدا کی گئی تھیں۔ حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آدم کی بائیں طرف کی پسلی سے پیدا کی گئی جس وقت حضرت آدم سوئے ہوئے تھے۔ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت کو نہیں رکھنی چاہیے کہ عورت مکمل درست ہو جائے گی۔ جو شخص اس کے تمام اخلاق صحیح کرنے کی کوشش کرے گا وہ اس کو کھو دے گا۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ عورت کے اخلاق میں اگر کچھ کجی ہے تو وہ اس کا عیب نہیں ہے۔ پسلی میں بھی کجی عیب نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۳۵۴۹ میں ہے عورتوں سے حسن سلوک کرو اس میں یہ اشارہ ہے کہ عورت کو پسلی سے پیدا کرنے کا

[illegible]

شہادت دو دائی خیانت کی تہمت

[illegible]

کھانا خراب ہونے کی وجہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطلاق

طلاق کا لغوی معنی مصنف سید زبیدی طلاق کا لغوی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible] طلاق کے دو معنی ہیں [illegible] ترک کر دینا چھوڑ دینا [illegible] سے یہ عنوان ورنہ یہ کی حدیث سے طلاق کا تعلق مردوں سے ہے [illegible] عدت کا حق عورتوں سے ہے [illegible]

طلاق کا اصطلاحی معنی علامہ ابن نجیم طلاق کا فقہی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: الفاظ مخصوصہ کے ساتھ [illegible] یا [illegible] حال نکاح کی قید کو اٹھا دینا طلاق ہے۔ الفاظ مخصوصہ سے مراد وہ الفاظ ہیں [illegible] صراحۃً یا کنایۃً مستعمل ہوں اس میں خلع بھی شامل ہے [illegible] ورنہ ان کی وجہ سے قاضی کی تفریق بھی شامل ہے [illegible] طلاق بائنہ کی وجہ سے نکاح کی قید فوری طور پر اٹھ جاتی ہے اور طلاق رجعی کی وجہ سے نکاح کی قید [illegible] اٹھ جاتی ہے [illegible]

طلاق کی اقسام طلاق کی تین قسمیں ہیں: احسن، حسن اور بدعی۔

طلاق احسن: جس میں عورت ماہواری سے پاک ہو اور اس پاکیزگی میں جماع نہ کیا گیا ہو [illegible] کی ہو۔ ان ایام میں صرف ایک طلاق دی جائے اس میں دوران عدت مرد کو رجوع کا حق رہتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد عورت بائنہ ہو جاتی ہے اور فریقین کی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

طلاق حسن: جن ایام میں عورت پاک ہو اور مقاربت بھی نہ کی ہو ان ایام میں ایک طلاق دی جائے اور جب ایک ماہواری گزر جائے تو بغیر مقاربت کے دوسری طلاق دی جائے جب دوسری ماہواری سے پاک ہو جائے تو تیسری طلاق دی جائے اس کے بعد جب تیسری ماہواری گزر جائے تو عورت مغلظہ ہو جاتی ہے اب شوہر عدت کے بغیر اس سے دوبارہ عقد نہیں ہو سکتا۔

طلاق بدعی: اس کی تین صورتیں ہیں: ایک مجلس میں تین طلاقیں دفعۃً دی جائیں خواہ ایک کلمہ سے مثلاً تم کو تین طلاق دیں یا کلمات متعددہ سے مثلاً کہے تم کو طلاق دی، تم کو طلاق دی، تم کو طلاق دی۔ (۲) عورت کو ایک ہی طہر میں اس کو ایک طلاق دی جائے، اس طلاق سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ طلاق شمار کی جاتی ہے (۳) ایسے طہر میں عورت سے مقاربت کی ہو ان ایام میں عورت کو ایک طلاق دی ہو اس طلاق بدعی کسی صورت میں [illegible]

۱۔ سید محمد مرتضیٰ زبیدی، زین مصر، تاج العروس ج ۲ ص ۴۲۵، مطبوعہ مطبعہ خیریہ بمصر ۳۰۶ھ

۲۔ علامہ زین الدین بن نجیم متوفی ۹۷۰ھ، البحر الرائق ج ۳ ص ۲۳۵، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔

گنہگار ہوتا ہے۔[1]

[illegible] طلاق سے ساتھ [illegible] طلاق رجعی سے [illegible] طلاق ... [illegible] طلاق رجعی [illegible] ہاسکتا ہے [illegible] گر [illegible] دو طلاقیں دی تھیں تو رجوع کے بعد صرف ایک کا مالک رہ جائے گا، طلاق بائن سے فی الفور نکاح منقطع ہو جاتا ہے، لیکن اگر تین سے کم طلاقیں بائن ہوں تو باہمی رضامندی سے دوبارہ [illegible]

طلاق کیوں مشروع کی گئی؟

[illegible] اگر کبھی ان [illegible] اگر [illegible] طلاق [illegible] کا فیصلہ کر دیں۔

سخت ناگزیر حالت میں طلاق دی جائے

وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئا ويجعل الله فيه خيرا كثيرا۔

(النساء: ۱۹)

اور اپنی بیویوں کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کے ساتھ رہو اور اگر تم کو وہ ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔!

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عن محارب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احل الله شيئا ابغض اليه من الطلاق۔[2]

حضرت محارب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی [illegible] کیا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

[1] [illegible] فتح الباری صفحہ ۱۹ [illegible] مختار [illegible] ۵۰۳ [illegible] سبل السلام ۳۲۰

[2] [illegible] سنن [illegible] ۲۰۸ [illegible] ۲۵

صرف مرد کو طلاق کا اختیار کیوں دیا گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے نہ دیئے خرچ کرنا پڑتا ہے اس لیے گر طلاق کی گئی تو عورت کے ہاتھ میں دے دی جائے تو عورت کو طلاق دینے میں اس قدر سوچ بچار اور تامل کی ضرورت نہ ہوگی علاوہ ازیں یہ اقدام عدل و انصاف کے بھی خلاف ہوتا۔

طلاق میں عورت کی رضامندی کا اعتبار کیوں نہیں ہے؟

یہ عیب ہے کہ بعض اوقات عورت طلاق کا سبب بنتی ہے اور اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کو حاضرہ اپنے شوہر کے طلاق میں مبتلا ہوتی ہے لیکن مرد یہ جانتا ہے لیکن مرد یہ جانتا ہے اور عورت کی مرضی کے خلاف اس کو طلاق دے دیتا ہے اس صورت میں بعض عورتیں یہ کہتی ہیں کہ جب طلاق سے عقد میں اس کی مرضی کا دخل ہے تو طلاق میں اس کی رضامندی کا دخل کیوں نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کیوں مؤثر قرار دیئے گئے ہیں اس کے بارے کسی عقد کو بھی فسخ کرنے کے لیے رضامندی ضروری ہے اشد و کامت اور بعض اوقات بیع میں بھی عقد و فسخ دونوں میں دونوں فریقوں کی رضامندی ضروری ہوتی ہے لیکن ایک فریق بھی دوسرے کی رضامندی کے بغیر عقد توڑ سکتا ہے اس لیے اگر کوئی شخص کسی عورت کو اپنے نکاح میں رکھنے پر آمادہ نہ ہو اور اس کے ساتھ نباہ کرنا چاہتا ہو تو اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کو خرچ دیتے رہو اور چونکہ ازدواجی زندگی کی گاڑی میں مرد اور عورت کے عمل دخل کی ادائیگی میں مرد کی عمل موثر ہے اس لیے عقد نکاح کو ختم کرنے کا اختیار بھی صرف مرد کو دیا گیا ہے۔

خلع طلاق کو مرد کے اختیار میں دینے کا سبب یہ ہے کہ وقوع طلاق میں عورت کا بالکل دخل نہیں ہوتا ہے عورت کو صرف یہ اختیار ہے کہ وہ مرد سے طلاق کا مطالبہ کرے اور اگر مرد طلاق دینے پر آمادہ ہو تو عورت کو کچھ مال دے کر اس سے طلاق حاصل کرے اس کو خلع کہتے ہیں۔

قاضی اور حکمین کی تقرری طلاق دینا مرد کے اختیار میں ہے لیکن اگر مرد عورت پر ظلم کرتا ہے اور اس کو طلاق نہیں دیتا تو عورت کو حق ہے کہ وہ عدالت سے نکاح فسخ کرا لے اور عدالت

۱۔ شیخ محمد نجیب سنبھلی، فتاویٰ علمائے حدیث، ج ۲، ص ۵۵، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ لاہور ۱۳۹۲ھ

تین طلاقوں کی تحدید کی وجوہات، مصالح اور حکمتیں

سنت کے مطابق اور احسن طریقے سے طلاق دینے کے فوائد

طلاق کی تدریج میں مرد کی اور تجدید میں عورت کی رعایت

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے نفاذ

معاملات میں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ کوئی شخص تین یا پانچ یا اس سے زیادہ کو ایک ہی قرار دے۔ اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں تین یا پانچ یا اس سے زیادہ طلاقیں دیتا ہے تو یہ منطق اور قانون دونوں کے خلاف ہے ہم تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے ہم اس کی تائید میں بہت سے دلائل پیش کریں گے۔ آئندہ مباحث میں ہم ان دلائل کو ایک ایک کر کے بیان کریں گے۔ پہلے تو ہم یہ بحث کریں گے کہ تین طلاقوں کے واقع ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فقہاء کے مختلف نقطہ نظر کیا ہیں۔ پھر ہم تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینے والے فقہاء کے دلائل بیان کریں گے۔ ان کا جائزہ لیں گے اس کے بعد قرآن مجید، احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین کی روشنی میں جمہور فقہاء اسلام کا یہ موقف پیش کریں گے کہ اگر کسی شخص نے بدقسمتی سے معصیت کا ارتکاب کر کے ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔

۳۵۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چاہیے کہ رجوع کر لے۔ پھر اسے روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے۔ پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس طہر میں ہم بستری سے مقاربت نہ کی ہو۔ اور طلاق دینے کا یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔

۳۵۴۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کر لیں۔ پھر اسے روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے۔ پھر پاک ہو جائے۔ اور جب وہ اس دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو وہ اس کو طلاق دے دیں یا اپنے پاس روکے رکھیں۔ بشرطیکہ اس مدت میں بیوی سے مقاربت نہ کی ہو۔ اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔

۳۵۹۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ

۳۵۹۰ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ رجوع کر لے، پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، پھر ایک اور حیض گذر جائے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھ لے اور اگر چاہے تو اس سے جماع سے پہلے طلاق دے دے۔ یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کہ طلاق کی کیا گنتی شمار کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ایک طلاق شمار کی گئی۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن

شَيْبَةَ وَابْنُ مُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَنَيَّرْجِعْهَا وَقَالَ بِهِ نَحْوَ فَنُرَاجِعُهَا۔

اس میں عبیداللہ کا سوال اور نافع کا جواب مذکور نہیں ہے۔

۳۵۵۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ لِإِحْدَاهُنَّ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ وَإِمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ جب یہ بات [illegible] اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں [illegible] حضرت ابن عمر کو حکم دیا کہ وہ اس [illegible] حیض سے پاک ہونے کی مہلت دیں پھر مقاربت سے پہلے [illegible] طلاق دیں [illegible] عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے، پھر جب حضرت ابن [illegible] یا وہ طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس [illegible] ہو جائے، پھر اس کو مقاربت سے پہلے طلاق دے دو، اگر تم نے اس کو تین طلاقیں دی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے [illegible]

۳۵۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حالت

ثُمَّ تَحِيضَ وَتَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

حیض میں طلاق دی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لے پھر اس کو اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اس کو حیض آئے پھر پاک ہو جائے پھر اگر چاہے تو اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے دے قبل اس کے کہ اس سے مقاربت کرے یہ وہ عدت ہے جس کے لحاظ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

۳۲۵۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَرَدَّهَا عَلَيَّ وَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ يُمْسِكْ

اور فرمایا اس کو میرے پاس لوٹا دیا اور کچھ نہ سمجھا اور فرمایا جب پاک ہو جائے تو طلاق دے دے یا روکے رکھے

۳۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لے

۔۔۔ سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس ۔۔۔ سند سے موجود ہے ۔۔۔ سے حدیث ۔۔۔ شمار کر لیا گیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لے

وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا.

۳۵۵۵ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ رجوع کرلے، حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے دوبارہ حیض آئے پھر پاک ہو جائے تب چاہے طلاق دے چاہے اپنے پاس رکھے۔

۳۵۵۶ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ فَحَسِبْتُ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَسَبَتْ عَلَيْهِ بِالتَّطْلِيقَةِ وَرَاجَعَهَا كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ تَعْتَدُّ بِهَا قَالَ فَمَهْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

ایک اور سند سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا (کہ رجوع کرنے کا) حکم دیا۔

۳۵۵۷ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ

، حی تطهر عن شیئ صلی الله علیه
، سلم فامره .

۳۵۵۸ - وحدثنا عبد الوارث بن
عبد الصمد قال حدثنی ابی عن حمیدی
عن یونس بهذا الاسناد وقال فی الحدیث
فسأل عمر رضی الله تعالی عنه النبی
صلی الله علیه وسلم عن ذلک فقال
وکان یراجعها حتی تطهر طاهرا
من کل حیضها وان یمسکها فی قبل
عدتها

۳۵۵۹ - وحدثنی یعقوب بن ابراهیم
الدورقی عن ابن علیة عن ایوب عن
محمد بن سیرین عن یونس بن جبیر
عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال
طلقت امرأة لی وهی حائض فانطلق
عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه فذکر
ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم
فقال مره فلیراجعها ثم لیطلقها
طاهرا او حاملا فقال
وقال محمد

۳۵۶۰ - وحدثنا ابن منی وابن بشار
قالا ابن منی نا محمد بن جعفر
قال نا شعبة عن قتادة نا سمعت
یونس بن جبیر قال سمعت ابن عمر
یقول طلقت امرأتی وهی حائض فأتی

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس
میں یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر نے
یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا
اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو حیض سے پاکیزگی کے ان ایام میں طلاق دیں
جن میں انہوں نے جماع نہ کیا ہو، اور فرمایا اس طرح سے رجوع
کی طلاق اسے دیں۔

یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص
نے اپنی حائضہ بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے اس کے بارے میں
کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر کہنے لگے کہ تم نے عبداللہ بن عمر کو نہیں پہچانتے؟ انہوں نے اپنی
حائضہ بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں
رجوع کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ دوبارہ حالت طہر آنے پر
یا حمل کی حالت میں ہمبستری سے پہلے کہ جب کوئی شخص اپنی
بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو کیا وہ طلاق
واقع نہیں ہوگی؟ تب اس نے فرمایا کیوں نہیں، کیا وجہ ہے کہ
اگر وہ عاجز اور نادان سے تو اس طلاق کو نافذ نہیں کرے گا

یونس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
نے بیان فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق
دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں
کہا، آپ نے فرمایا وہ اس طلاق سے رجوع کر لے، پس جب

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَتَحْتَسِبُ بِهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو کہہ دیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو طلاق دی تھی، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز مانع تھی؟ کیا تمہارے خیال میں وہ عاجز اور احمق تھے!

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي تَرَاجُمِهِ لِلَّتِي طَلَّقَتْ فِي حَيْضَتِهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَسَرَّهُ سَمَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَمَا لِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ان شاگردوں سے ملاقات کی جنہوں نے ان سے حیض کی حالت میں طلاق دینے کے بارے میں روایت کی تھی، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو ان کو یہ حدیث سن کر بہت خوشی ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تھا، آپ نے فرمایا: ان سے کہو کہ رجوع کر لیں، پھر جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائے تو اس کو ایام طہر میں طلاق دے دیں، میں نے پوچھا کیا آپ نے اس کو حالت حیض میں جو طلاق دی تھی کیوں نہ شمار کرتا؟ کیا میں عاجز اور احمق تھا!

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ وَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَحَسِبْتَ بِتَطْلِيقَةٍ فَأَنَّ نَعَمْ

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو، پھر جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دیں، میں نے پوچھا کیا آپ نے اس طلاق کا شمار کر لیا تھا؟ فرمایا: کیوں نہیں؟!

۳۵۶۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيُرَاجِعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ تَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے البتہ پہلی سند کے ساتھ روایت میں ہے اس کو کہ طلاق سے رجوع کر نا چاہیے اور دوسری سند میں ہے میں نے کہا کیا طلاق شمار ہو گی تو انھوں نے کہا ہاں!

۳۵۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَوِّيهِ عَلَى ذٰلِكَ لِأَبِيهِ

طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو؟ طاؤس نے کہا: ہاں حضرت ابن عمر نے کہا میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ ابن طاؤس نے کہا: اس نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

۳۵۶۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَأَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ

حجاج بن ابن محمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کر رہے تھے درآں حالیکہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ بھی سن رہے تھے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے کہا ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس طلاق سے رجوع کرے، اور فرمایا جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دے یا اس کو رکھ لے، حضرت ابن عمر رضی

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَرْجِعَهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ وَلْيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

۳۵۶۶ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

۳۵۶۷ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُزْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَقَدْ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ خَطَأٌ حَيْثُ قَالَ مَوْلَى عُزْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ

حالت حیض میں طلاق دینے میں مذاہب

لیث عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے نبی، جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔

یہ اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے

عبدالرحمن بن ایمن سے روایت ہے کہ وہ عروہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور انہوں نے حضرت ابوالزبیر کو بھی ان سے اسی حدیث میں کچھ اضافہ کرتے ہوئے سنا ہے اور عبدالرحمن بن ایمن عروہ کے نہیں بلکہ عروہ کے غلام تھے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں: اس حدیث سے یہ اجماع ہے کہ طلاق حالت حیض حرام ہے اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو طلاق دینے والا گنہگار ہوگا، لیکن اس کی طلاق واقع ہو جائے گی اور اس شخص کو طلاق سے رجوع کا حکم دیا جائے گا جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث سے ثابت ہے۔[1]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۸ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

حیض سے منقطع ہونے کے بعد ایک مرد بیوی کو ہر گز روانے کی حکمت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس حیض میں طلاق دی تھی اس

ہو تو گذرنے کا جو حیض گذرے گا اس کے بعد ایک دوسرا گذر جائے تب وہ اپنے شوہر میں طلاق دینا چاہے تو دے سکتا ہے اس سے ہوی سے تعلق قائم کرنے سے پہلے یہ بات اچھی طرح طلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ طلاق دینے کے مرکز کو رجوع کرلیں اور علماء نے اس کے جواب دیے ہیں۔ [illegible] اس شخص نے طلاق دینے کی نیت سے رجوع کیا ہے اس لیے طلاق کے متصل طہر کے بعد یا حمل گذرنے کے بعد طلاق دینے کا حکم دیا گیا ہے اس شخص نے طلاق دینے کی نیت سے رجوع نہیں کیا ہے اس لیے اس کو طلاق دینے کی مہلت نہیں دی اور طلاق سے متصل طہر میں اس کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث کو حیض قرار دینے پر علماء کے اعتراض کا جواب

[illegible] ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کا بیان

۳۶۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی

نوٹ: [illegible]

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ

۳۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتْ ثَلَاثٌ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ نَعَمْ

۳۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ سَاَلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ

حضرت ابوالصہباء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے، حضرت ابوبکر کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سال میں، جو شخص ایک وقت میں تین طلاق دیتا اس کو ایک طلاق شمار کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا لوگوں نے اس کام میں جلدی کرنا شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے مہلت تھی تو اگر ہم ان پر تین طلاقیں نافذ کر دیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ نے تین طلاقوں کے نافذ کرنے کا حکم دیا۔

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، آپ کو اس بارے میں کیا علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں ایک وقت دی گئی تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباس

هَذَا كَانَ لَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ يُقَعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِي الطَّلَاقِ أَجَازَهُ عَلَيْهِمْ

نے فرمایا ایسا تھا۔ لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دینا شروع کر دیا تو انھوں نے بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو نافذ کر دیا۔

بیک وقت تین طلاقوں کے بارے میں مذاہب ائمہ

بیک وقت تین طلاقوں کے بارے میں ائمہ کے مذاہب مختلف ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک بیک وقت تین طلاقیں دینا حرام ہے لیکن یہ طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بیک وقت تین طلاقیں دینا بدعت ہے لیکن یہ طلاقیں واقع نہیں ہوتیں بلکہ ایک طلاق رجعی شمار ہوتی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

[illegible]

ایک وقت دی گئی تین طلاقوں کے حکم میں جمہور کا موقف

[illegible]

ایک وقت دی گئی تین طلاقوں میں [illegible] کا موقف

[illegible]

[illegible]

تابعین اور بعد کے لوگوں میں سے طاؤس، نخلاس بن عمرو، محمد بن اسحاق سے منقول ہے۔ داؤد اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے۔ امام جعفر محمد بن علی بن حسین اور ان کے بیٹے جعفر بن محمد کا بھی یہی قول ہے۔ اسی وجہ سے شیعہ حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل کے بعض اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔ چوتھا قول جس معتزلہ اور بعض شیعہ کا ہے وہ یہ ہے کہ بیک وقت تین طلاق دینے سے کوئی طلاق نہیں پڑتی، سلف صالحین میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں تھا۔ تیسرا قول یہی ہے وہ ہے جس پر کتاب و سنت سے دلائل موجود ہیں۔

شیخ ابن قیم لکھتے ہیں کہ بیک وقت تین طلاقوں کے واقع کے بارے میں چار مذاہب ہیں پہلا مذہب ۔۔۔ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں یہ قول ائمہ اربعہ، جمہور تابعین و سلف خلف کا ہے (ملخصاً)۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک رجعی طلاق ہے اور بدعت کی حرمت کی وجہ سے مردود ہے۔ جس کسی نے یہ مذہب اختیار کیا جو صحابہ سے ایسا نقل کیا ہو صحابہ سے ایسا نہیں ہے وہ مردود ہے۔ اس مذہب کو بعض محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ امام احمد نے فرمایا یہ باطل ہے اور انتہائی کمزور ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ اس سے ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے، یہ مذہب بعض تابعین سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے، امام احمد نے کہا یہ بھی کمزور مذہب ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص سنت کی مخالفت کرے اس کو سنت کی طرف لوٹانا چاہیے (آگے ہیں ہے) اور علامہ ابن قیم بھی یہی قول ہے اور شیخ ابن تیمیہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔ چوتھا مذہب یہ ہے کہ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا میں فرق ہے۔ مدخول بہا کو تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور غیر مدخول بہا کو ایک طلاق واقع ہوتی ہے یہ قول بعض تابعین کا ہے اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک ہے۔[1]

بیک وقت تین طلاقوں میں علماء شیعہ کا موقف

جیسا کہ شیخ ابن تیمیہ نے لکھا ہے بعض شیعہ کا موقف ہے کہ اگر بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی (شرائع الاسلام ج ۲ ص ۵۰)

اور جمہور شیعہ کا مذہب ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقوں سے ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔

شیخ ابو جعفر کلینی روایت کرتے ہیں:

[illegible] واحدة [illegible]

[illegible] واحدة۔[2]

[illegible] کہتے ہیں کہ میں نے کئی بار حضرت علیہ السلام سے پوچھا، ایک شخص نے اپنی بیوی کو کئی مجلسوں یا ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں، اور ان کا کہنا ہے کہ وہ عورت اس سے جدا ہو گئی؟ انہوں نے کہا یہ ایک طلاق ہوگی۔

عمر اس پر دلالت کرتے ہیں کہ میں نے [illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

تمہیں پہنچا ہے

تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینے پر شیخ ابن تیمیہ اور ان کے موافقین کے دلائل

ایک تسبیح شمار کی جائے گی۔

۱۔ تسمیہ ابو حنیفہ محمد بن اسحاق فہمی متوفی ۳۸۰ھ مدرج فی کلانی ج ۱ ص ۔ کتب خانہ اسلامیہ ص ۲۲۲

تم نے کس طرح طلاق دی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اسے تین طلاقیں دی تھیں۔ آپ نے فرمایا ایک مجلس میں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک طلاق ہوئی ہے تم رجوع کر سکتے ہو۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ چنانچہ اس نے رجوع کر لیا۔ شیخ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے فرمایا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے یہ مقصود تھا کہ اگر ایک مجلس میں تین طلاقیں دی جائیں تو پھر وہ ایک نہیں قرار دی جائیں، اور جب ایک مجلس میں تین طلاقیں دی جائیں گی تو وہ ایک تو دی جائے گی حضرت رکانہ کی یہ حدیث شیخ ابن تیمیہ نے مسند احمد سے لی ہے۔

شیخ ابن تیمیہ اور ان کے موافقین کے دلائل کے جوابات

شیخ ابن تیمیہ نے طلاق مزاح سے یہ استدلال کیا ہے کہ ہر طلاق تک لگ لگ دی جائے تب وہ مستند و طلاقیں متصور ہوں گی۔ اگر کسی نے کہا تم کو تین طلاقیں تو چونکہ ایک بار دی گئی ہے لہٰذا یہ ایک طلاق ہی تھی۔ ہو گی۔ شیخ ابن تیمیہ کا یہ استدلال بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے ایک مجلس میں تین بار کہا تم کو طلاق دی میں نے تم کو طلاق دی میں نے تم کو طلاق دی تو یہ تینوں طلاقیں واقع ہونی چاہئیں کیونکہ یہ تین صاف تین بار دی گئی ہیں، جمہور فقہاء کے نزدیک یہ بھی ایک طلاق سے پہلے ہوا ہو گذر چکا ہے۔

زنا کی شہادات اور قسامت کی قسموں پر قیاس کے جوابات

شیخ ابن قیم جو زید نے زنا کی یہ شہادتیں اور قسامت کی پچاس قسموں سے ایک وقت واقع ہونے والی طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینے پر استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں چار بار گواہی دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے زنا کیا ہے تو اس کی یہ گواہی مردود ہے کیونکہ یہ چاروں شہادتیں الگ الگ ہونی چاہئیں، اسی طرح اگر ایک آدمی یہ کہے کہ میں پچاس قسمیں کھاتا ہوں کہ میں نے قتل کیا ہے۔ تو اس کی یہ قسم معتبر نہیں ہو گی جب تک پچاس آدمی الگ الگ قسمیں نہ کھائیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں تم کو تین طلاقیں دیتا ہوں تو یہ تینوں طلاقیں بھی متعدد نہیں ہوں گی جب تک کہ وہ الگ الگ تین طلاقیں نہ دے۔[1]

اس استدلال کا جواب تو یہی ہے کہ یہ قیاس ہے، شیخ ابن قیم کا یہ قیاس نص کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے کیونکہ اس دلیل کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر تین بار الگ الگ تین طلاقیں دی جائیں تو وہ واقع ہونی چاہئیں، حالانکہ ان کے نزدیک ایک مجلس میں الگ الگ تین طلاقیں دینے سے تین واقع نہیں ہوتیں، دوسرا جواب یہ ہے کہ زنا کی شہادت اور قسامت کی قسموں کا قیاس درست نہیں ہے کیونکہ جو شخص یہ کہے کہ میں نے زنا کی شہادت اور قسامت کی پچاس قسموں میں سے چار قسموں کی گواہی دی قسم مقسم مردود ہے برخلاف طلاق کے کیونکہ جو شخص یہ کہے میں تم کو تین طلاقیں دیتا ہوں تو اس کی طلاق کے نزدیک بھی خلقہ مردود نہیں ہے بلکہ ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یہ جواب علامہ آلوسی کی عبارت سے مستفاد ہے علامہ آلوسی نے اس استدلال کے جواب میں لکھا ہے۔ شبہات لعان اور ان جگہ پر طلاق کو قیاس کرنا قیاس

---

[1] شیخ تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ، مجموع فتاوی ج ۳ ص ۳۳ مطبوعہ مکتبہ ابن تیمیہ طبع ثانی۔

[2] شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن قیم جوزیہ متوفی ۷۵۱ھ، زاد المعاد ج ۴ ص ۵۰ مطبوعہ مصطفی البابی واولادہ مصر، ۱۳۶۹ھ

تسمیہ فاطمہ پر قیاس کے بارے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے

راوی کی روایت کا ہے نہ کہ اس کی ذاتی رائے کا" ۳

کی بنیاد پر اس حدیث کو مسترد کر دیا جائے!

سے اداس کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے۔

کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔

مسلم میں درج حدیث کی روایت کے علاوہ بھی ہر مرتبہ

امام مسلم نے بیان کیا ہے وہم اور مغالطہ سے خالی نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

غزات کا مسلک ہے۔

جمہور مسلمین کا اس کی حرمت پر اتفاق ہو۔

(بقرہ ۲۳۰)

فحش سے نکاح کرے۔

جائز نہیں ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر و تعبیر و مفہوم کا تعین ہے۔

تعتدونها۔ (احزاب : ۴۹)

مقید کیا جا سکے۔

قرآن مجید سے استدلال

اس آیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

(بقرہ ۲۳۱)

جوڑا دینا چاہیے۔

ان میں سے کسی کے ساتھ اس کو خاص نہیں کیا۔

باب وقت ایقاع طلاق ثلاث پر تو رفع اسے سنت سے دلیل

حدثت سهل بن سعد اخی بنی ساعدة ان رجلا من الانصار جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارایت رجلا وجد مع امراته رجلا ایقتله او کیف یفعل فانزل الله فی شانه ما ذکر فی القرآن من امر الملاعنة فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد قضی الله فیك و فی امراتك فقال فتلاعنا فی المسجد و انا شاهد فلما فرغا قال کذبت علیها یا رسول الله ان امسکتها فطلقها ثلثا قبل ان یامره رسول الله صلی الله علیه وسلم حین فرغا من التلاعن فطلقها عند النبی صلی الله علیه وسلم فقال ذالك تفریق بین کل متلاعنین قال ابن شهاب فکانت السنة بعدهما ان یفرق بین کل المتلاعنین۔[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ ایک شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو اس کو قتل کر دے یا کیا [illegible] مسئلہ ذکر فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری [illegible] ہیں کہ ان دونوں نے میرے سامنے مسجد میں لعان کیا جب وہ لعان سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا اب اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں خود جھوٹا ہوں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے لعان سے فارغ ہوتے ہی اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی، آپ نے فرمایا سب لعان کرنے والوں کے درمیان یہ تفریق ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں اس کے بعد یہ طریقہ مقرر ہو گیا کہ سب لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے

وذلك لان ظن ان اللعان لا یحرمها علیه

اس نے اس لیے تین طلاقیں دی تھیں کہ اس کا

---

[1] [illegible]

ثلثا رثہ

کہا" اس کو تین طلاقیں ہیں ہے

اس سلسلے میں امام بخاری نے یہ حدیث بھی روایت کی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

الله علیه وسلم فأنفذه رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

کے سامنے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

دی گئی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت عویمر کی حدیث

پیر محمد کرم شاہ الازہری اس حدیث سے جمہور فقہاء

استدلال کا جواب دیتے ہوئے

حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ کے تین طلاقیں

دینے پر انکار فرماتے اور آپ کا انکار نہ فرمانا بیک وقت تین طلا

علامہ سرخسی نے ان کے اس استدلال کا رد فرمایا ہے اب

علامہ ابوبکر الجصاص کی اصل عبارت ذکر کرتے ہیں۔

علامہ ابوبکر الجصاص رازی فرماتے ہیں:

قال فلما لم ينكر الشارع صلى الله عليه وسلم ايقاع الثلاث معادل على اباحته وهذا الخبر لا يصح للمتأفعي الاحتجاج به لان من مذهبه ان الفرقة قد كانت وقعت بلعان الزوج قبل لعان المرأة فبانت منه ولم يلحقها طلاق فكيف كان ينكر عليها طلاقا لم يقع ولم يثبت حكمه فان قيل فما وجهه على مذهبك

تین طلاقیں بیک وقت دینے سے منع نہیں فرمایا تو اس سے

ثابت ہوا کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا مباح ہے، (علامہ

جصاص فرماتے ہیں) اس حدیث سے امام شافعی کا استدلال کرنا

درست نہیں ہے کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ عورت کے

لعان سے پہلے خاوند کے لعان کرنے سے تفریق ہو جاتی ہے

اور عورت اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور اس کے بعد طلاق لاق

پہلے انہوں نے تین ظلاقیں دی ہوں۔

کے مسلک پہ دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لو طلقتها ثلاثا اكانت تحل لى فقال صلى الله عليه وسلم لا بانت منك وهى معصية وبهذه الاثار تبين انه انما ترك الانكار على العجلانى فى ذلك الوقت شفقة عليه لعلمه انه شدة الغضب ربما لا يقبل قوله فيكفر فاخر الانكار الى وقت اخر وانكر عليه فى قوله اذهب فلا سبيل لك عليها او كراهة ايقاع الثلاث لما فيه من سد باب التلافى من غير حاجة وذلك غير موجود فى حق العجلانى لان باب التلافى بين المتلاعنين مسدود اما مصرين على اللعان. العجلانى كان مصرا على اللعان [1]

یں اس کو تین طلاقیں دے دوں تو کیا پھر بھی رجوع کر سکتا ہوں؟ -

ہو جائے گی اور تین طلاق دینا گناہ ہے (یہی احناف کی دلیل ہے۔ سیدی غفرلہ)۔ ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ نے حضرت عویمر عجلانی کو تین طلاقیں دینے سے اس وجہ سے نہیں روکا تھا کہ وہ اس وقت سخت غصہ میں تھے اور آپ کو علم تھا کہ اس وقت وہ آپ کی بات نہیں مانیں گے اور اس وجہ سے کافر ہو جائیں گے

کے لیے مؤخر کر دیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جب آپ نے یہ فرمایا تھا

جواب یہ ہے کہ تین طلاقوں کو بیک وقت دینا اس وقت مکروہ ہے جب وہ بلا ضرورت ہوں اور ان کی تلافی اور تدارک ممکن ہو اور

ہوی کے زنا میں گمان کرنے پر مصر ہوں ان کی طلاق کا تدارک نہیں ہو سکتا اور حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ لعان کرنے پر مصر تھے۔

دیکھئے شمس الائمہ سرخسی کیا فرماتے ہیں! اللہ پیر کرم

تین کو ایک اور [illegible]

دیا کے باب میں اس حدیث کو روایت کرتے ہیں:

امام بخاری "باب من اجاز الطلاق الثلاث" میں

نے بیک وقت تین طلاقوں کو جائز قرار

عن عائشة ان رجلا طلق امرأته [illegible] قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول۔ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں [illegible] دے دیں، اس کے بعد اس نے کہیں اور

علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ عورت پہلے خاوند پر حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں! جب تک کہ دوسرا خاوند پہلے خاوند کی طرح اس کی مٹھاس نہ چکھ لے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے [3]

[illegible]

[1] [illegible] ۲۱۶

[2] [illegible] ۵۰۲ [illegible] ۲۲ [illegible]

[3] [illegible] ۳۶۵ ھ

علامہ نسفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ اس میں علامات مجموعی طور پر مراد ہیں [illegible]

علامہ ابن ہمام نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے[1]

صحیح کا بھی وہی مسلک ہے جو اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] رہنا ضروری ہے [illegible] ہو سکتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث میں کوئی [illegible]

[illegible]

جمہور [illegible] اس حدیث سے [illegible] مراد ہیں [illegible] علامتیں دیں [illegible] اس سے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] طلاق کی [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] مسلک کی دلیل [illegible] ہے [illegible] مناسب ہے لہٰذا اس حدیث سے جمہور کا استدلال بالکل درست ہے۔

سوید بن غفلہ کی روایت کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

بثيابها وقعدت حتى قضت عدتها فبعث اليها ببقية بقيت لها من صداقها وعشرة آلاف صدقة فلما جاءها الرسول قالت امتاع قليل من حبيب مفارق فلما بلغه قولها بكى ثم قال لولا اني سمعت جدي او حدثتني ابي انه سمع جدي يقول ايما رجل طلق امراته ثلاثا عند الاقراء او ثلاثا مبهمة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره ولم يراجعها

اپنے کپڑے لے کر بیٹھ گئی حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو گئی تو حضرت حسن نے اس کی طرف جو کا بقیہ حصہ اور دس ہزار کا صدقہ بھیجا، جب اس کے پاس قاصد یہ مال لے کر آیا تو اس نے کہا مجھے اپنے جدا ہونے والے محبوب سے یہ تھوڑا سا سامان ملا ہے۔ جب حضرت حسن تک یہ بات پہنچی تو آنکھوں میں آبدیدہ ہو کر فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا سے یہ حدیث (نہ) سنی ہوتی یا کہا اگر میرے والد نے یہ بیان نہ کیا ہوتا کہ انھوں نے میرے نانا سے سنا ہے جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں خواہ الگ الگ طہروں میں یا بیک وقت تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کر لے تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔

یہ حدیث، جیسا کہ واضح ہو چکا ہے کہ مسلک و مذہب کی بنیاد پر کئی علماء نے تین طلاقیں ہی واقع ہوتی ہیں۔

امام وارقطنی نے بھی اس حدیث کو سوید بن نصلہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ

امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ سے سوید بن غفلہ اور سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے جبکہ

دیگر متعدد محدثین کرام نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اس حدیث کی جملہ سندوں پر بحث کرتے ہوئے

لکھتے ہیں۔

اس حدیث کی سند میں عمرو بن قیس ملائی راوی ہے جس کے بارے میں امام ابوداؤد نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس حدیث میں غلطی ہے اور اس کی سند میں سلمہ بن فضل غلطی کرتے ہیں اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاری نے کہا اس کی حدیث میں منکر روایت ہیں۔ ابن معین نے کہا یہ شیخ کمزور تھا میں نے اس کی حدیث کبھی بھی نہیں لکھی ہے، ابوحاتم نے کہا اس کی احادیث سے استدلال نہیں ہوتا۔ ابوزرعہ نے کہا کہ رے کے لوگ اس کی غلط رائے اور غلطی کی وجہ سے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔

شیخ عظیم آبادی نے اس حدیث کے دو اہل بیت کے بارے میں صرف جرح کے اقوال نقل کر دیئے ہیں۔ علماء کی دونوں کی وثاقت پر تعدیل کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں علماء کی ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے امام بخاری نے تاریخ میں

۱۔ ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۳۶ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ

۲۔ ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی متوفی ۳۸۵ھ سنن دارقطنی ج ۴ ص ۳۰ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ

۳۔ حافظ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ سنن کبریٰ ج ۷ ص ۳۳۳ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

۴۔ شیخ محمد شمس الحق عظیم آبادی سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج ۲ ص ۲۷۰ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

کی ہے امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے ان کی روایات کو ذکر کیا ہے اور ان سے استدلال کیا ہے بہت سے لوگ امام سفیان ثوری کے پاس گئے وہ ان سے احادیث سننے کی درخواست کی۔ انھوں نے فرمایا تم ہمارے پاس سے چلے جاؤ ہم تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔ امام ابوداؤد نے ایک جگہ کہا کہ ان کی حدیث میں خطا ہوتی ہے اور وہ اس میں شک کرتے ہیں۔ امام ابن حبان اور ابن شاہین نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے۔ بلکہ ابن شاہین نے کہا ان سے روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا ان سے روایت میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں ان سے حدیث میں کچھ وہم بھی ہے۔ امام بزار نے فرمایا ہم مستقیم الحدیث ہیں جبکہ ان کی روایت متابع ہوتی ہے۔[1]

اس حدیث کی سند کے تیسرے راوی شیخ نظام آبادی سے جرح کی ہے وہ ہیں سلمہ بن فضل قاضی ۔۔۔ ان کو امام احمد نے ثقہ کہا ہے ابن معین ان کو ایک روایت میں ثقہ اور ایک میں لیس بہ بأس سے تعبیر کرتے ہیں ۔۔۔ ن کو ثقہ و صدوق کہتے ہیں محدث ابن مدینی فرماتے ہیں ان کی حدیث میں غرائب و افراد تو ہیں لیکن میں ان سے نا ن کوئی ایسی حدیث نہیں جانتا جو صحیح نہ ہو۔ ابن عیینہ ۔۔۔ سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ۔۔۔ امام احمد ان کو ثقہ کہتے ہیں امام احمد ان کے بارے میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں جانتا۔[2]

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کی سند کے دوسرے راوی عمرو بن قیس سکونی اور سلمہ بن فضل قاضی کے بارے میں جو کہ حدیث کی سند میں ان کی ہیں ان کا دفاع فرمایا ہے اور ان کے حفظ اور ثقاہت کی تائید کی ہے اور ان کے بارے میں جو کہ حدیث کی سند میں ان کی ہیں ان کا دفاع فرمایا ہے اور ان کے حفظ اور ثقاہت کی تائید کی ہے اور

حافظ الہیثمی نے حدیث کی سند کے بارے میں لکھا ہے۔

رواہ الطبرانی فی رجالہ ضعف
وقد وثقوا۔

پھر اس حدیث کو طبرانی کی دوسری سند سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں

رواہ الطبرانی وفی رجال الاول من رجال
الصحیح۔[3]

حافظ نور الدین الہیثمی کا علم رجال میں بہت اونچا مقام ہے۔ اور جب انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ حدیث صحیح ہے تو جب انصاف پسند شخص کو اس کی سند میں تردد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے علاوہ ازیں یہ حدیث صحیح ہے دوسری سند سے اور دوسندوں سے ہمارا مختار سے روایت کیا ہے، دوسرے سند سے امام طبرانی سے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے کہا ہے کہ سوید بن غفلہ سے اس کو حکم بن ثمامہ اور ابراہیم بن عبد الاعلیٰ نے بھی روایت کیا ہے۔[4]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۲۸۰-۲۸۱ مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف
[2] " " تہذیب التہذیب ج ۴، ص ۱۵۳-۱۵۴ " " "
[3] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۲۳، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۲ھ
مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۲۴-۳۲۵۔
[4]

اس حدیث کی سند اس نہج کا بیان اگلے سے ہے اس حدیث کو مزید تقویت پہنچتی ہے یہ

سنن نسائی کی روایت سے استدلال پر اعتراض کا جواب

کہ ایک وقت دی گئی تین طلاقوں کے بارے

ہے:

امام نسائی روایت کرتے ہیں:

عن محمد عن ابن قال سمعت محمود بن لبید قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبانا ثم قال ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھرکم حتی قام رجل وقال یا رسول اللہ الا اقتلہ

محمد بن [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں [illegible] یہ سنتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا میری موجودگی میں اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے [illegible] کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں

اگر ایک وقت دی گئی تین طلاقوں سے [illegible] ہو جاتی اور تین طلاقوں سے کم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اگر ایک وقت کی تین طلاقیں بھی ایک طلاق [illegible] اور اس پر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب [illegible] کوئی وجہ نہیں [illegible] اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت کی تین طلاقیں [illegible] اور گویا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہو گئے

پھر محمود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے [illegible]

خصوصاً اس شخص کے بارے میں [illegible] تین طلاقیں ہیں [illegible] اور [illegible] اس نے [illegible] خلاف [illegible]

بلکہ خلوت سے اور جس [illegible] کا مذہب [illegible] ایک وقت کی تین طلاقوں کو [illegible] اور گناہ [illegible] لیکن پھر بھی [illegible] کا دعویٰ یہ ہے کہ ایک وقت کی تین طلاقیں [illegible] ایک ہی ہوتی ہیں [illegible] بلکہ اس کے برخلاف تمام فقہاء [illegible] ثابت ہوا [illegible] کہ ایک وقت کی تین طلاقیں [illegible] ثابت ہو جاتی ہیں۔

[illegible] اس کی توثیق کی ہے۔ (سعیدی غفرلہٗ)

[illegible] ۲۲۳ھ [illegible] ۸ [illegible]

[illegible] ۲۳ [illegible]

حافظ الہیثمی روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر انه طلق امرأته تطليقة وهي حائض الى قوله فقلت يا رسول الله! لو طلقتها ثلاثا كان لي ان ارا جعها قال اذا بانت منك وكانت معصية. رواه الطبراني وفيه علي بن سعيد الرازي قال الدارقطني ليس بذالك وعظمه غيره وبقية رجاله ثقات [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی پھر عرض کیا [illegible] کے بعد رجوع کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تین طلاقیں [illegible] نافرمانی ہوتی [illegible] اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس میں علی بن سعید ایک راوی ہے [illegible] کو مستحکم قرار دیا اور اس کے باقی [illegible]

حافظ الہیثمی نے اس حدیث کی فنی حیثیت بھی متعین کر دی ہے کہ امام دارقطنی نے اس کے ایک راوی علی بن سعید رازی کی [illegible] سے اختلاف کیا ہے اور اس حدیث [illegible] کی ثقاہت پر اتفاق [illegible] دارقطنی نے اختلاف سے اس حدیث کی صحت پر کوئی [illegible] اس حدیث میں یہ بھی تصریح ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور یہی [illegible]

بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کے نافذ ہونے میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

عن سالم عن ابن عمر قال: من طلق امرأته ثلثا طلقت وعصى ربه [2]

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ [illegible] جس شخص نے اپنی بیوی کو [illegible] وہ [illegible] اس شخص نے [illegible] کی۔

یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے [3]

قال مجاهد عن ابن عباس قال: كان لرجل: يا ابا عباس! طلقت امرأتي ثلاثا. فقال ابن عباس: يا ابا عباس! يطلق احدكم فيستحمق، ثم يقول: يا ابا عباس!

مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعباس! میں نے اپنی [illegible] تین طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے (طنزاً) فرمایا: یا ابا عباس! پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] ج ۶ ص ۳۹۵ [illegible]

[3] [illegible] صحیح مسلم [illegible]

عصيت ربك و فارقت امرأتك [1]

حماقت سے طلاق دیتا ہے پھر کہتا ہے اے ابو عباس! تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تمہاری بیوی تم سے علیحدہ ہو گئی۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:

عن واقع بن سحبان قال، سئل عمران بن حصين عن رجل طلق امرأته ثلاثا في مجلس، قال: اثم بربه وحرمت عليه امرأته [2]

واقع بن سحبان بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی [illegible] سے سوال ہوا کہ [illegible] نے کہا: اس شخص نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔

عن انس قال: كان عمر اذا اتي برجل قد طلق امرأته ثلاثا في مجلس اوجعه ضربا وفرق بينهما [3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ اس کو مارتے تھے اور ان کے درمیان تفریق کر دیتے تھے۔

عن الزهري في رجل طلق امرأته ثلاثا جميعا قال: ان من فعل فقد عصى ربه و بانت منه امرأته [4]

زہری کہتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو ایک وقت تین طلاقیں دے دیں اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے علیحدہ ہو گئی۔

عن الشعبي في رجل اراد ان يبين منه امرأته قال: يطلقها ثلاثا [illegible]

شعبی سے پوچھا گیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے علیحدہ ہونا چاہے؟ انھوں نے کہا اس کو تین طلاقیں دے دے۔

علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے [illegible] طلاقیں دے دیں؟ آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے

---

[1] [illegible] [2] [illegible] [3] المصنف ج ۵ ص ۱۱۲ [4] المصنف ج ۵ ص ۱۱ [5] المصنف ج ۵ ص ۱۲

عدوان [1]

عن حبیب قال، جاء رجل الی علی فقال، انی طلقت امراتی الفا قال، بانت منك بثلاث واقسم سائرها بین نسائك [2]

عن معاویة بن ابی یحیی قال جاء رجل الی عثمان فقال، انی طلقت امراتی مائة فقال ثلاث تحرمها علیك و سبعة وتسعون عدوان [3]

عن المغیرة بن شعبة انه سئل عن رجل طلق امرأته مائة فقال ثلاث تحرمها علیه و سبعة وتسعون فضل [4]

عن الشعبی عن شریح قال رجل، انی طلقتها مائة قال، بانت منك بثلاث وسائرهن اسراف ومعصیة [5]

جاء رجل الی الحسن فقال انی طلقت امرأتی الفا قال، بانت منك العجوز [6]

عن جابر قال، سمعت ام سلمة سئلت

اس کی بیوی حرام ہو گئی اور باقی ستانوے طلاقیں بدعت تجاوز ہیں۔

حبیب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر ایک شخص کہنے لگا میں نے اپنی [illegible] طلقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تیری بیوی تین طلاقوں سے علیحدہ ہو گئی، باقی طلاقیں اپنی بیویوں میں تقسیم کر دو

معاویہ بن ابی یحیی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے پاس ایک شخص نے آکر کہا میں نے اپنی [illegible] طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی۔ باقی ستانوے طلاقیں حد سے تجاوز ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے اس پر [illegible] کر دیا اور ستانوے طلاقیں زائد ہیں۔

شعبی کہتے ہیں کہ شریح سے کسی نے پوچھا میں نے اپنی بیوی کو [illegible] طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے کہا تیری بیوی تین طلاقوں سے بینونہ کبریٰ ہو گئی باقی طلاقیں اسراف اور معصیت ہیں۔

حسن بصری سے کسی شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے کہا تیری بیوی تم سے علیحدہ ہو گئی۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ

---

[1] ۔ ہم بوجہ عبد [illegible] بن ابی [illegible] ۲۳۵ھ مصنف ج ۵ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[2] ۔ " " المصنف ج ۵ ص ۱۳ ، " " " "

[3] ۔ " " المصنف ج ۵ ص ۱۳ ، " " "

[4] ۔ " " المصنف ج ۵ ص ۱۳-۱۴ ، " " "

[5] ۔ " " المصنف ج ۵ ص ۱۴ ، " "

[6] ۔ " " المصنف ج ۵ ص ۱۴ ، " " "

عن رجل طلق امرأته ثلاثا قبل ان يدخل بها فقالت لا تحل له حتى يطأ زوجها ؟

رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، آپ نے فرمایا اس کی بیوی اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک دوسرا شوہر اس سے مقاربت نہ کرے۔

عن ابی هريرة وابن عباس وعائشة فی الرجل يطلق امرأته ثلاثا قبل ان يدخل بها : قالوا : لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره ؟

حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جس شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے

عن ابن عباس : اذا طلقها ثلاثا قبل ان يدخل بها فقد بانت منه حتى تنكح زوجا غيره ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے۔

غیر مدخولہ سے متعلق احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے:

عن ابن عباس : اذا طلقها ثلاثا قبل ان يدخل بها فقد بانت منه حتى تنكح زوجا غيره ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو عورت پہلی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی۔

---

۱ المصنف ج ۵ ص ۲۳، ۲۵ ۲ المصنف ج ۵ ص ۲۳، ۲۵ ۳ المصنف ج ۵ ص ۲۳، ۲۵ ۴ المصنف ج ۵ ص ۲۵،

تعارف

بَابُ وُجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کا وجوب

۳۵۷۱ وَحَدَّثَنَا

۳۵۷۲ وَحَدَّثَنَا

عن يحيى بن ابي كثير عن
خيثمة الجعفي عن شعبة عن حسين
اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ
امْرَاَتَهُ فَهِيَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ۔

۳۵۰۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ
قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ [illegible] سَمِعَ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ
رضي الله [illegible]
صلى الله عليه وسلم [illegible]
زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ
اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ
اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ
مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰىهُمَا فَقَالَتْ
ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ
زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ
لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى قَوْلِهِ
اِنْ تَتُوْبَا اِلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى
بَعْضِ [illegible] لِقَوْلِهِ بَلْ
شَرِبْتُ عَسَلًا۔

۳۵۰۴۔ حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رضی اللہ عنہا
کے پاس [illegible] کے [illegible]
میں نے اور حضرت [illegible] نے [illegible]
اس کے پاس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور [illegible] کہ [illegible]
آپ کو [illegible] ہے؟ آپ ہم میں سے کسی ایک کے پاس آئے، اور
اس نے آپ سے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا نہیں! میں
نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور میں
دوبارہ اس کو نہیں پیوں گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: لم
تحرم ما احل الله لك (الی قوله تعالی)
ان تتوبا، یہ آیت حضرت عائشہ اور حفصہ
کے بارے میں نازل ہوئی تھی واذ اسر النبی الی
بعض ازواجہ حدیثا اس سے مقصود آپ کا یہ فرمانا ہے،
نہیں! میں نے شہد پیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھاس اور شہد کو پسند فرماتے تھے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ
الْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى
نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ
فَاحْتُبِسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ
فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا
امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ
شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ
لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ
إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو
مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ
أَكَلْتَ مَغَافِيرَ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ
مَغَافِيرَ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ
وَكَانَ رَسُولُ اللهِ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ تُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ
فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ
شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ
لَهُ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ
عَلَى سَوْدَةَ فَلَمَّا دَارَ إِلَيْهَا قَالَتْ
يَا نَبِيَّ اللهِ أَدْنَيْتَ مِنِّي الْيَوْمَ فَمَا
يَمْنَعُكَ فَلَمَّا دَنَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ
قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ فَاسْقَتْنِي
حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ
نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ

حضرت ابو سلمہ حضرت ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کے پاس جاتے اور ان سے قریب ہوتے ایک دن حفصہ کے پاس معمول سے زیادہ دیر ٹھہرے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ ان کی قوم کی ایک عورت نے انہیں شہد بھیجا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے ایک گھونٹ پلایا میں نے کہا واللہ ہم اس کا کوئی حیلہ کریں گے، میں نے اس بات کا حضرت سودہ سے ذکر کیا اور کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں گے تو آپ سے قریب ہوں گے تو تم آپ سے کہنا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کیسی ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار ہے کہ آپ سے بدبو آئے تو آپ سے کہنا کہ حفصہ نے آپ کو شہد کا شربت پلایا ہے تو آپ کہیں گے کہ اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کے درخت کا رس چوسا ہے اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ تم بھی یہی کہنا جب آپ حضرت سودہ کے پاس آئے تو حضرت سودہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، حضرت سودہ نے کہا پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے، حضرت سودہ نے کہا شاید اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کے درخت کا رس چوسا ہے، جب آپ حضرت حفصہ کے پاس آئے تو حضرت حفصہ نے بھی یہی کہا، جب آپ حضرت سودہ کے پاس آئے تو حضرت سودہ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں آپ کو شہد نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ نے کہا بخدا! ہم نے آپ کو ۔۔۔ کہہ کر (یعنی اس کے ساتھ ہم بستری سے رک) دیا، میں نے ان سے کہا چپکی رہو!۔

۳۵۰۵۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۔۔۔ علامہ دشتانی مالکی کی عبارت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔[1]

اور مستوجب رجم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

علامہ ابن عابدین حنفی لکھتے ہیں [illegible]

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں [illegible]

علامہ ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں [illegible]

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں [illegible]

علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں [illegible]

۱۔ علامہ ابن عابدین شامی [illegible]

۲۔ علامہ ابن نجیم [illegible]

۳۔ علامہ ابن ہمام [illegible]

۴۔ علامہ ابن عابدین شامی [illegible]

۵۔ علامہ [illegible]

۶۔ [illegible]

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے جملہ کی توجیہ

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد سے نفرت کرنے کی تحقیق

[illegible]

بعض معاصرین لکھتے ہیں:

[illegible]

اس کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ میں شہد کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں صحیح بخاری میں [illegible] روایت کی گئی ہے [illegible] صحیح مسلم میں بھی ان الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی قول کو منسوب کرنے میں سخت محتاط ہیں کجا کہ آپ کی طرف خلاف واقع نسبت کرنے پر جہنم میں گھر بنانے کی وعید ہے [illegible] کہ اللہ کے حلال کردہ کو حرام کرنا کفر ہے اس لئے یہ کہنا کہ میں شہد کو حرام کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] ہے بڑی جسارت ہے اور مسلمان کی [illegible] کے موجب [illegible] کی تغلیظ ہیں [illegible]

یہ اور اس مفہوم کی [illegible] کی تغلیط ہیں [illegible] ہیں سے کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا [illegible] حرام کر لینے کا جو فعل آپ سے صادر ہوا ہے وہ [illegible] کے اس فعل پر گرفت فرمائی اور آپ کو اس تحریم سے باز رہنے کا حکم دیا [2]

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے جس طرح [illegible] سے اور آپ کے اس فعل کی جس طرح تصویر کھینچی ہے [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اوپر شہد کو حرام نہیں کیا تھا [illegible] جیسا کہ امام رازی کی تشبث سے [illegible] اور حدیث مذکور سے [illegible] گز شہد نہیں پئیں گا" اور جس چیز کا کھانا پینا اللہ تعالیٰ سے [illegible] ان کو کھانا اور نہ کھانا دونوں جائز ہیں آپ کے لئے جس طرح شہد کو [illegible] مباح کام کا کرنا کس طرح ناپسندیدہ ہو سکتا ہے اور اسی [illegible] کرنا مقصود ہے نہ آپ کے کسی فعل پر گرفت کی گئی ہے بلکہ آپ کی تعظیم [illegible]

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ آپ ازواج کو راضی کرنے کے لئے شہد کو کیوں حرام کر رہے ہیں نہ کہ آپ ازواج کو راضی کریں، آپ کا منصب ہے کہ ازواج آپ کو راضی کریں [illegible] سے ظنی تفوق میں سے کسی کو [illegible]

"اگر تم دونوں کی کسی طرح روش رہی تو جان لو، اللہ ہی کا مولیٰ ہے اور جبرائیل آپ کا مولیٰ ہے اور [illegible] آپ کے مددگار ہیں" یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ و حضرت حفصہ پر ولایت نہیں کی گر تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] [illegible] تفہیم البخاری ج ۸ ص ۲۹۰، مطبوعہ [illegible]

[2] سید ابوالاعلیٰ مودودی متوفی ۱۹۷۹ء تفہیم القرآن ج ۶ ص ۵ مطبوعہ [illegible] القرآن لاہور، طبع ششم ۱۹۷۷ء

[illegible] ہوتا تو کیا اس کا یہی انداز ہوتا۔!

[illegible] سید مودودی کی یہ تفسیر ہی ناپسندیدہ اور گرفت کی موجب ہے۔

[illegible] کا بیان

[illegible] کارروائی کرنے والی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ تھیں۔

[illegible]

[illegible]

۳۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۵۱، [illegible] ۱۳۸۱ھ

بَابُ بَيَانِ تَخْيِيرِ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ صَلَاقًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ

۳۵۷۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَقَالَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ قُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قُلْتُ

۳۵۷۷- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ

جبکہ بیوی کو اختیار دیا جائے تو طلاق نیت کے ساتھ واقع ہوتی ہے

کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب [illegible] (دنیا یا آخرت کے لینے میں) اختیار دے دے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ابتدا کی اور فرمایا میں تم سے ایک چیز کا ذکر کرنے لگا ہوں اگر تم اس کا فیصلہ کرنے میں عجلت نہ کرو اور والدین سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو [illegible] علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے، حضرت عائشہ نے کہا آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ترجمہ:) اے نبی اپنی ازواج [illegible] ہو تو آؤ میں تمہیں دنیوی سامان دے کر عمدگی سے رخصت کر دوں! اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکاروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا: اس میں والدین سے مشورہ کی کیا بات ہے، میں اللہ، اس کے [illegible] ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ازواج نے بھی میری طرح فیصلہ کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کسی زوجہ کی باری ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَنْ كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ إِحْدَاكُنَّ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ فَكُنْتِ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي۔

اس سے اجازت طلب کرتے تھے (پھر جب نازل ہوئی ترجمہ: آپ ان میں سے جسے چاہیں گے رکھیں، اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں تو معاذہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ آپ کیا کہتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے تو آپ کیا کہتی تھیں؟ عائشہ نے جواب میں یہ کہا کہ اگر یہ اختیار مجھے ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی!

۳۵۷۸ وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَيْوَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۵۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اختیار دیتے (کہ آپ کے پاس رہنا ہے یا نہیں) تو ہم اس کو طلاق نہیں قرار دیتے۔

۳۵۸۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

مسروق کہتے ہیں مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک بار اختیار دیا ہے یا سو بار (اختیار دوں اور وہ مجھے اختیار کر لے) تو اس کے بعد میں اس کو طلاق دیتا ہوں اور میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق تھی؟

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اس کو طلاق نہیں قرار دیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساءہ فلم یکن طلاقا

۳۵۸۲۔ وحدثنی اسحق بن منصور قال انا عبد الرحمن عن سفیان عن عاصم الاحول واسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعدہا علینا شیئا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کر لیا، ہم پر اس کو طلاق میں شمار نہیں کیا گیا۔

۳۵۸۳۔ حدثنا یحیی بن یحیی و ابو بکر بن ابی شیبۃ و ابو کریب قال یحیی انا و قال الاخران نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعدہا طلاقا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کر لیا، آپ نے اس کو ہم پر طلاق میں شمار نہیں کیا۔

۳۵۸۴۔ حدثنی ابو الطاہر قال نا ابن وہب قال اخبرنی عمرو عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ و عن زینب عن مسلم عن مسروق عن عائشۃ بمثلہ۔

اسی سند سے بھی حضرت عائشہ سے حسب سابق روایت ہے۔

۳۵۸۵۔ وحدثنا زہیر بن حرب قال نا روح بن عبادۃ قال نا زکریا ابن اسحاق قال نا ابو الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہیں کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی جا رہی تھی جب ابوبکر کو اجازت دی گئی تو انہوں نے اندر جا کر دیکھا کہ حضرت عمر آئے ہیں اور وہ بھی اجازت

فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءٌ وَاجِمًا سَاكِتًا
فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى
النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قُلْنَ وَاللهِ لَا نَسْأَلُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ
أَجْرًا عَظِيمًا قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي
أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ
قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَتَلَا عَلَيْهَا
هَذِهِ الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ

نے سوچا کہ میں ضرور ایسی بات کہوں گا جس سے نبی
اس نے مجھ سے نفقہ کا سوال کیا میں نے کھڑے ہو کر
جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو یہ بھی نفقہ کا سوال کر رہی ہیں
پاس کھڑے ہو کر ان کا گلا دبانے لگے، اور وہ دونوں یہ
چیز کا سوال کر رہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
نہیں ہے، انھوں نے کہا بخدا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ رہے پھر
آپ پر یہ آیت نازل ہوئی "اے نبی اپنی ازواج سے
کہہ دیجئے..." آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کر کے
فرمایا اے عائشہ میں تم پر ایک چیز پیش کر رہا ہوں میں
کی حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے
بارے میں والدین سے مشورہ کروں گی؟ نہیں! میں اللہ اور رسول اور
آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور میں آپ سے یہ سوال کرتی
ہوں کہ آپ اپنی ازواج کو میرے جواب کی خبر نہ دیں۔ آپ
نے فرمایا مجھ سے جس عورت نے بھی تمہارے جواب کے

لَا تُخْبِرَنَّ أَحَدًا شَيْئًا حَتَّى
فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ أَمَرَكَ أَنْ
أَخْبَرْتَنِيهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْنِي
مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا
مُيَسِّرًا

۳۵۸۶ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
فَأَرْسَلَ إِلَيَّ بِخَمْسَةٍ فَقَالَ
بِكُمْ مِنْ هَذَا
وَحَدَّثَنِي عَبْدُ
عَنْهُ قَالَ
أَنَّ
يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَقُلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ
بِنْتَ
يَا حَفْصَةُ قَدْ
مِنْ شَأْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَرَاجَعْتُهُ وَلَوْلَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَكَ سَنَةٌ ثُمَّ فَقَدْنَاهُ

بارے میں پوچھا میں اس کو بتا دوں گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے
ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی
کہا: اے حفصہ! کیا اب تمہارا یہ حال ہو گیا ہے کہ تم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس سیڑھی سے پڑھتے اور اترتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالَتْ هُوَ فِيْ حِرَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَجِئْتُ فَإِذَا أَنَا بِبَابِ عُلَيْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى بِقَيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ وَّهُوَ جِذْعٌ يَّرْقَى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَتَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّيْ جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِيْ فَأَذَارَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيْرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقُبْضَةٍ

سے کہا، میں نے بلند آواز سے رباح سے کہا اسے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ رباح نے حضرت رباح کے بالاخانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا اور چپ رہا، میں نے پھر کہا اے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے اجازت طلب کرو۔ رباح نے پھر بالاخانے کی جانب دیکھا پھر میری جانب دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، میں نے پھر بلند آواز سے کہا اے رباح میرے لیے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں اللہ کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ کی گردن مارنے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن مار دوں گا، پھر آپ نے بلند آواز سے کہا اے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ رباح نے چہرہ میری طرف پھیر کر دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، میں نے بلند آواز سے کہا اے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرو۔ رباح نے بالاخانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، میں نے پھر بلند آواز سے کہا اے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں اللہ کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ کی گردن مارنے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن مار دوں گا، پھر آپ نے بلند آواز سے کہا اے رباح میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ رباح نے چہرہ میری طرف پھیر کر دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، میں نے پھر

مِنْ شَعِيرٍ نَحْوَ الصَّاعِ وَمِثْلَهَا قَرَظًا فِي
نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ فَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ
قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي
لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي
جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا
إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي
الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ
وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلِلدُّنْيَا
الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ
حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ
الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ
كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَ
مَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَ
أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَ
قَلَّ مَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهَ بِكَلَامٍ
إِلَّا أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ
قَوْلِيَ الَّذِي قُلْتُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ
التَّخْيِيرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ
أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ
وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ
مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ
عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اس بات سے خوش نہیں ہوں کہ ... کے ... دنیا میں سے ... کیا کیوں نہیں ... اور ... تھا تو آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار ... کہا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز ... پریشان کرتی ہے اگر آپ نے انہیں طلاق دے دی ... تو آپ کے ساتھ ہے اس کے فرشتے ... جبریل ... کے ساتھ ہیں میں اور ابوبکر اور تمام ... ساتھ ہیں ... ہوتا تھا کہ جب بھی میں کوئی بات ... تو ... کہ اللہ ... میرے کلام کی تصدیق ... مجھ پر یہ آیت نازل فرما دی ... زوجات کو طلاق دے دیں تو ... بدلے ... بہتر بیویاں ... اور اگر تم دونوں نبی کے ... مدد کرو گی تو ... اللہ ... جبریل ... صالح مومنین ... فرشتے ... مددگار ہیں ... حفصہ سے کہی ... آپ کے دندان مبارک سب سے خوبصورت معلوم ہوتے تھے ... کہنے لگے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کس طرح ...

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ
فَأُخْبِرُهُنَّ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ
نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ
حَتَّى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى
تَغْبُرَّا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
نزل رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر طلاق نہیں دی ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:
جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو وہ
اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اس خبر کو رسول یا صاحبان
امر کے پاس لے جاتے تو اس (کی حقیقت) کو وہ لوگ
جان لیتے جو خبر سے (حقیقت کو) استنباط کرتے ہیں اور
پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر کو نازل کر دیا۔

۳۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَعِيدٍ
الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ
سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں
ایک سال تک یہ ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ
آیت کے بارے میں سوال کروں لیکن ان کے رعب کی وجہ
سے سوال نہ کر سکا، ایک مرتبہ حضرت عمر حج کے لیے گئے اور
میں بھی ان کے ساتھ تھا، راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے لیے ہٹ کے درخت کے پاس گئے
[illegible] جب وہ [illegible]

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اٰيَةٍ فَمَا
اَسْتَطِيعُ اَنْ اَسْئَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ
حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا
بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ فَعَدَلْتُ
لَهُ فَوَقَفَ لَهُ حَتّٰى قَرَغَ ثُمَّ سَارَ
مَعَهُ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ
اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهِ فَقَالَ
تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ اِنْ
كُنْتُ لَاُرِيدُ اَنْ اَسْئَلَكَ عَنْ هٰذَا
مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ
قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِي
مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَاِنْ كَانَ
اَعْلَمُهُ اَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ
وَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ
لِلنِّسَاءِ اَمْرًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ
مَا اَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ
فَبَيْنَمَا اَنَا فِي اَمْرٍ اَئْتَمِرُهُ اِذْ قَالَتْ
لِي امْرَاَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا
فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكِ اَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا
وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي اَمْرٍ اُرِيدُهُ فَقَالَتْ
لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ
اَنْ تُرَاجِعَ اَنْتَ وَاِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ قَالَ عُمَرُ
فَاٰخُذُ رِدَائِي ثُمَّ اَخْرُجُ مَكَانِي حَتّٰى
اَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ

ہو کر آئے تو میں ان کے ساتھ چل پڑا، اور کہا: یا امیر المؤمنین ازواج مطہرات میں وہ کون سی دو عورتیں ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موافقت نہیں کی تھی انھوں نے کہا وہ حضرت حفصہ اور عائشہ تھیں، میں نے کہا بخدا! میں ایک سال سے ان کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے ہمت نہ کر سکا، انھوں نے کہا ایسا نہ کرو، جس چیز کا تمہارے خیال میں مجھے علم ہو وہ مجھ سے پوچھ لیا کرو، اگر مجھے اس چیز کا علم ہوگا تو تمہیں بتاؤں گا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا بخدا ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احکام نازل کیے اور ان کے حقوق اور حصے مقرر کیے۔ ایک دن میں

کاموں میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے، اس نے کہا اے ابن الخطاب تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں کوئی جواب نہ دوں! حالانکہ تمہاری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ سارا دن اس سے ناراض رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا یہ سن کر میں نے چادر

عنہا کے پاس گیا، اور کہا بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب دیتی ہو جس سے آپ سارا دن ناراض رہتے ہیں؟ حضرت حفصہ نے کہا: بخدا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جواب دیتی ہوں، میں نے کہا میں تمہیں اللہ کے عذاب اور اس کے رسول کی ناراضگی سے ڈراتا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز کرتی ہیں،

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کو بھی سمجھایا حضرت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
يَغْضَبَ يَوْمًا غَضَبًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاللّٰهِ إِنَّ كُنَّا لَنَرَاجِعُ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ
أَنِّيْ أُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ
رَسُوْلِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ
الَّتِيْ قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا
ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ
لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ
سَلَمَةَ عَجَبًا لَكِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى
تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِيْ كَلِمَتُهَا فَانْكَسَرْتُ
عَنْهَا فَكَانَ أَهْلُ الْعَوَالِيْ يَنْزِلُوْنَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ نَوْبَتِهِمْ وَكَانَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ
يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ
النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا
قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا
يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ
فَصِحْتُ عَلٰى امْرَأَتِيْ فَرَاجَعَتْنِيْ
فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ
أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ
لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ
إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى
دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِيْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَشْرَبَتِهِ يَوْمَهُ فَقَالَتْ إِيْ
وَاللّٰهِ

ام سلمہ نے مجھ سے کہا اے ابن خطاب تجھ سے ہر معاملہ میں دخل دیتے ہو حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دینا چاہتے ہو حضرت عمر نے کہا ان کی اس بات سے مجھے سخت رنج ہوا اور میں جو کہنا چاہتا تھا وہ بھی نہ کہہ سکا۔ میں ان کے پاس سے چلا یہ ایک انصاری میرے دوست تھے جب میں آتا یا جس سے کبھی مشورہ کرتا تو وہ مجھے آپ کی مجلس کی خبر میں سناتا تھا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں آپ کی مجلس کی خبر میں سناتا تھا۔ ان دنوں ہم کو غسان کے بادشاہ کے بارے میں خطرہ تھا جس نے ہمارے بارے میں ذکر کیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑے تیار کر رہا ہے اور ہم پر حملہ کرے گا۔ میرے ساتھی انصاری اپنے کام کاج کے لئے گئے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک حادثہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ میں نے کہا یہ ہو گیا ہے اور غسان کے بادشاہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدٌ عَلٰى رَأْسِ لَدَرَجَةٍ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَأَذِنَ لِي فَإِذَا عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ عَلٰى حَصِيْرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبٌ مُّعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ.

رہ درست ہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر وکسریٰ کتنی آسائش اور شان وشوکت سے رہتے ہیں اور ایک آپ اللہ کے رسول ہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور تمہارے لیے آخرت!

۳۵۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَبَعْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ أَوْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنَ ثَمَرَ أَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ فَأَتَيْتُ الْحُجْرَةَ فَإِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ آلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ نَزَلَ لِتِسْعٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر [illegible] تو [illegible] حدیث [illegible] سابق [illegible] میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا: میں نے [illegible] وہ دو عورتیں کون ہیں تو حضرت عمر نے کہا: حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما۔ اور یہ بھی زیادہ ہے کہ جب میں [illegible] حجرات کے) حجروں کی طرف گیا تو [illegible] رو رہی تھی اور یہ بھی زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قسم کھائی تھی جب انتیس دن پورے ہو گئے تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۵۱۹ وَحَدَّثَنَا

بارے میں سوال کروں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ

ہم مرّ الظہران پر پہنچے تو حضرت عمر قضاء حاجت کے

میں پانی لے کر آیا جب وہ حاجت سے فارغ ہو

میں سوال مکمل نہیں کر پایا تھا کہ حضرت عمر نے کہا مت

۹۰ (۳۵۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے کئی

رہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: تم دونوں اللہ سے توبہ کرو

کہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر راستہ سے ہٹ

فَلَبِثْتُ سَنَةً ثُمَّ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کونسی دو عورتیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے

عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا إِنْ تَتُوْبَا إِلَى
اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاعَجَبًا لَكَ
وَاللّٰهِ مَا سَتَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ
قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ
عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ

إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ

میں جھکا ڈر آگیا ہے! حضرت عمر نے کہا اے ابن عباس تم پر
تعجب ہے! زہری نے کہا حضرت عمر کو ان کا اتنے عرصہ تک

جب ہم مدینہ آئے تو دیکھا کہ ان لوگوں پر ان کی عورتیں حاوی
علاقہ میں بنو امیہ بن زید میں تھا، ایک دن میں اپنی بیوی پر
جواب دینے پر حیرت ہوئی، اس نے کہا تمہیں میرے
جواب دینے پر تعجب کیوں ہوتا ہے! بخدا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آپ کو جواب دیتی ہیں! اور ان میں
اللہ علیہ وسلم کو صبح سے رات تک چھوڑے رکھتی ہے؟
کو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے غضب اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے غضب کا ڈر نہیں ہے، کہیں وہ ناگہانی ہلاک
خربصورت ہے اور تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فعز ذلك منك وخير أفتأمن
أخذ لكن أن يغضب الله عليها لغضب
رسوله صلى الله عليه وسلم فإذا هي
قد هلكت لا تراجعي رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولا تسأليه شيئا وسلي
مابدا لك ولا يغرنك
كانت جارتك هي أوسم وأحب إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
منك يريد عائشة رضي الله تعالى
عنها فوالله ما كان في الحجر من
قال فكنت أتناوب أنزل يوما وأنزل
يوما فآتيه بخبر
الوحي وغيره وآتيه بمثل ذلك
وكنا نتحدث أن غسان تنعل الخيل
لتغزونا فنزل صاحبي ثم أتاني
عشاء ففرب بابي فقال افتح فخرجت
إليه فقال حدث أمر عظيم قلت
ماذا جاءت غسان قال لا بل أعظم
من ذلك وأطول طلق النبي صلى
الله عليه وسلم نساءه فقلت قد
خابت حفصة وخسرت وقد كنت أظن
هذا كائنا حتى إذا صليت الصبح
شددت علي ثيابي ثم نزلت
فدخلت على حفصة وهي تبكي
فقلت أطلقكن رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالت لا أدري ها هو ذا
معتزل في هذه المشربة فأتيت
غلاما له أسود فقلت استأذن

حضرت عمر نے کہا ایک انصاری میرا پڑوسی تھا ہم دونوں باری باری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے
ایک دن وہ جاتا تھا اور ایک دن میں جاتا تھا جب میں جاتا تھا
یہ باتیں کرتے تھے کہ غسان کا بادشاہ ہم پر حملہ کرنے
کے اپنے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے ایک رات کو میرا
دوست آیا اور دروازے پر دستک دی میں باہر آیا تو اس نے کہا ایک بہت
بڑی بات ہو گئی کیا غسان نے حملہ کر دیا
نے بڑا اور لمبا حادثہ ہو گیا ہے، میں نے اس حادثہ کا پتہ
دیا ہو گئی۔ فجر کے بعد میں اپنے کپڑے
کی نماز پڑھنے کے بعد میں اپنے کپڑے
ہوا وہ حفصہ کے پاس گئے اور آں حالیکہ وہ
میں نے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اس نے کہا میں نہیں جانتی دیکھو
یہاں ہے میں آپ کے پاس گیا اور اس سے
اجازت سے کر دوسرے دن میں گیا کہا میں نے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے
تھے میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا رہا
گیا اور میں اس غلام کے پاس گیا اور کہا
اجازت لے کر آؤ وہ گیا پھر واپس آ گیا اور
تمہارا ذکر کیا تھا، حفصہ سن کر خاموش۔ میں
جانے لگا ناگاہ غلام نے مجھے آواز دی اور کہا اندر
بے اجازت مل گئی ہے، میں اندر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا، آپ ایک چٹائی پر
ٹیک لگائے بیٹھے تھے جس سے آپ کے پہلو میں نشان
پڑ گئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا آپ نے
اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے سر اٹھا کر

بِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ
قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ
حَتَّى إِنَّهُ هَيَّتَ إِلَى لِمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ
فَإِذَا رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي
بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي
مَا أَحْدَثْتُ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ
فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَتَنَحَّيْتُ
مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ
ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ
فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ
حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ وَأَنْتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي هَذِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ
فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ
النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ
فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ
فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ
تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ
مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ
إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ
ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ
أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ
قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میری طرف دیکھا اور نہ ہی مجھ سے کچھ کہا۔ سو
اٹھ کر چلتے ہوئے حفصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا۔
جب میں آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ رو رہی ہیں۔
کیا وجہ ہے کہ آپ روتی ہیں؟ کیا میں نے پہلے ہی تمہیں
نہ ڈرایا تھا کہ اگر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی
تو تمہارا انجام برا ہوگا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری سوکنوں سے بھی
زیادہ خوبصورت نہیں ہیں؟ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی
تو اس نے بھی پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس سے
دیکھ کر تعجب ہوا اس نے کہا تمہیں میرے
پر تعجب کیوں ہے بخدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی کبھی کبھی جواب دیتی ہیں اور کبھی
آپ کو چھوڑ دیتی ہیں یہاں تک کہ رات تک
میں نے کہا ان میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ
خوف کھائے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس پر
ناراض ہو کر اسے عذاب میں مبتلا نہ کر دے
اور اس کی سوکنوں سے بھی کہا کہ وہ
اپنے اپنے گھر جائیں۔ حفصہ نے کہا اللہ کی قسم
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کر لیں گی
اور ایک دن بھی آپ کو چھوڑ کر نہیں رہیں گی
میں نے کہا جو ایسا کرے گی وہ خسارے میں رہے گی
کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ تعالیٰ
ان پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ سے
عذاب نازل کر دے اور وہ ہلاک ہو جائیں
میری بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز ہے آپ
سے کہا یا رسول اللہ کاش آپ
کر دیں آپ نے فرمایا ہاں اگر چاہیں
اٹھ کر گھر کا جائزہ لینا شروع کیا
ایسی چیز نہیں دیکھی جس کو دیکھ کر میں
تیز نگاہ ہونی کو روک سکے میں نے کہا
دی کیجئے کہ آپ پر وسعت کی جائے
اور روم بہت خوشحال ہیں حالانکہ وہ اللہ
کرتے آپ یہ سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا
کیا تمہیں کوئی شک ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی
انہیں دنیا میں ہی دے دی گئیں ہیں نے کہا
میرے لیے استغفار کیجئے آپ نے

پر شدت رنج کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ تک
ازواج مطہرات کے پاس نہ جائیں گے حتیٰ کہ اللہ
نے آپ کو اس کی طرف متوجہ کر دیا۔ فرمایا کہ آپ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ
جب انتیس دن گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح سے، یا انتیس دن کے بعد سے، روانہ ہوئے تو آپ سے کہا گیا یا میں نے کہا
کہ یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ تک
کہ وہ آپ ہمارے پاس نہیں آئیں گے
آپ انتیس دن بعد آ گئے، میں ایک ایک دن گن رہی
تھی۔ آپ نے وہاں مجھ انتیس دن کا بھی
ہوتا ہے عائشہ میں نے ایک مہینہ
سال گزر گئے میں محاصرہ نہ کر سکا اس کے
سے تنگ کر دیا تو میں کوئی حرج نہیں سمجھتا
نے پوچھا کہ کیا آپ نے دیکھا ہے
سے کہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
ہوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے رہے
ماں باپ مجھے آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں
نے کہا کہ کیا میں آپ سے
مشورہ کروں؟ میں ابوبکر کے پاس گئی اور اس سے
کرتی ہوں معاملہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے
نے کہا کہ آپ دوسری
نے آپ کو حفصہ کہا ہے صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے مبلغ کر کے
نے کہا ہے۔ قتادہ کے
فرمایا کے معنی میں مہینوں کے

اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَ
عِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ
لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ

الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
حَتّٰى بَلَغَ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ
اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِيْ
قَالَتْ فَقُلْتُ اَوَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ
فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَآءَهٗ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

حدیث نمبر ۲۵۸ میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تخییر اختیار کرنے کے بارے میں

نفس تخییر کے طلاق نہ ہونے میں مذاہب فقہاء

بحث: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں امام مالک، امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور فقہاء کے نزدیک دلیل ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہیں ہے اور اس سے تفریق نہیں ہوگی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نفس تخییر سے طلاق بائنہ ہو جاتی ہے خواہ وہ اختیار کرے یا نہ کرے طحاوی اور قاضی نے اس قول کو امام مالک سے نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے یہ قول ہے جو مذہب ان حدیث سے مردود ہے اور جو لوگ اس کے قائل ہیں ان تک یہ حدیث نہیں پہنچی ہے

مرد اگر عورت کو نکاح میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے اور وہ نکاح میں نہ رہنے کو اختیار کرے تو طلاق بائن ہو جائے گی۔

ایلاء کے حکم میں مذاہب فقہاء

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص یہ قسم کھا لے کہ وہ اپنی بیوی سے مقاربت نہیں کرے گا اگر اس نے چار ماہ تک کی اور کوئی قسم کھائی تو مدت پوری ہونے کے بعد اس کی عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی اور اگر اس مدت کے دوران اس نے مقاربت کر لی تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی اور اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور طلاق واقع نہیں ہوگی اگر اس نے چار ماہ سے کم مثلاً تین ماہ تک مقاربت نہ کرنے کی قسم کھائی تو یہ ایلاء نہیں ہے اگر قسم توڑ دی تو کفارہ لازم ہوگا اور اگر قسم نہیں توڑی تو کچھ نہیں ہوگا اور نہ طلاق واقع ہوگی امام مالک سے بھی اسی طرح کی روایت ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ایلاء میں یہ شرط ہے کہ چار ماہ سے زیادہ مدت تک مقاربت نہ کرنے کی قسم کھائے۔

چار ماہ کی قسم کھانی تو یہ صرف قسم ہے ایلاء نہیں ہے۔

۱۔ [illegible] شرح السنہ ج ۹ ص ۸۸ [illegible] طبع مطابع الرشید ص ۳۷۶، ۳۷۷ و

۲۔ علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ [illegible] ج ۲ ص ۵۷۵، ۵۷۶، مطبوعہ [illegible] ۳۲۰ھ و

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: یہ حدیث ہر لحاظ سے کمزور ہے، اس سے زیادہ ضعیف حدیث نہیں ہو سکتی، اس کے راوی شعبی، حارث اعور اور ابو اسحاق ہیں، ان میں سے ہر ایک کا کذاب ہونا ثابت ہے، اور ابو اسحاق کا تو اختلاط بھی ثابت ہے، اور یہ بات کہ حضرت فاطمہ کا شوہر غائب تھا، یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔[1]

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے شوہر کے گھر سے نکلنے کی قسم کھانی چاہیے، اور اس کا شوہر اس کو منع کرے تو اس کو حنث کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارنا واجب ہے۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا

مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ نہ ہونے کا بیان

۳۵۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ [illegible] بِتَطْلِيقَةٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ [illegible] درآں حالیکہ وہ ان کے پاس موجود نہیں تھے، انھوں نے [illegible] حضرت فاطمہ اس پر ناراض ہوئیں تو ان کے وکیل نے کہا [illegible] (کھانے اور رہائش کا خرچ) واجب نہیں ہے، اور آپ [illegible] پھر فرمایا اس عورت کے ہاں تو میرے اصحاب بکثرت [illegible] گزارو، وہ نابینا شخص ہیں، ان کے ہاں تم کپڑے [illegible] خبر دینا۔ حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں: جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے [illegible] ابی سفیان اور ابو جہم دونوں نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَنَكَحْتُ أُسَامَةَ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ

پاس مال نہیں ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو، میں نے ان کو ناپسند کیا، آپ نے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کر لو، میں نے ان سے نکاح کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی میں خیر کر دی اور مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

۳۵۹۲ - وَحَدَّثَتْنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ جَعْفَرٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُونٍ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] فَإِنْ كَانَ لَكِ فِي نَفَقَةٍ ثُمَّ أَخَذَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَانْطَلَقَتْ حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] بخش نہیں [illegible] پاس تو وہ تو خود [illegible] وہ نفقہ دیکھا تو کہا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور [illegible] چنانچہ میں نفقہ کی مستحق [illegible] عدالت [illegible] نفقہ کی مستحق نہیں [illegible] رہوں گی، انھوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا تمہارے کھانے کا خرچ اس کے ذمہ ہے نہ رہائش۔

۳۵۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ [illegible] فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ [illegible]

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے شوہر مخزومی نے ان کو طلاق دے دی، اور ان کو نفقہ دینے سے انکار کیا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے نفقہ نہیں [illegible]

فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ

۳۵۹۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْتَقَلَ حَائِدُ بْنُ لَوْلِيهِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا عِدَّةٌ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ لَيْنَ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے شوہر حفص بن مغیرہ مخزومی نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور پھر یمن چلے گئے، ان کے گھر والوں نے حضرت فاطمہ سے کہا تمہارا نفقہ ہم پر واجب نہیں ہے۔ [illegible] بن ولید رضی اللہ عنہ چند لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت میمونہ کے گھر آئے اور عرض کیا کہ حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، کیا ان کی عورت کا نفقہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا نفقہ نہیں ہے [illegible] اور اس عورت کو پیغام بھیجا کہ تم مجھ سے ملنا [illegible] فرمایا کہ [illegible] کے گھر [illegible] جیسا کہ [illegible] کے گھر تقدیم ہجرت [illegible] قریش کے [illegible] کے ہاں عدت گزارنا [illegible] تو [illegible] تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا [illegible] تم کے پاس عدت [illegible] اس کی [illegible] نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید سے ان کا نکاح کر دیا۔

۳۵۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں خود مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاق اکٹھی دے دی ہیں اس کے گھر [illegible] پاس کوئی [illegible] کا مطالبہ کیا۔ باقی روایت [illegible] کثیر کی طرح ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ لَبِثْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا فَأَتَيْتُ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَنْتَقِلَ فَأَتَتْ نَحْوَ حَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ

۳۵۹۶ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِهَا مُطَلَّقَةً مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا۔

۳۵۹۷ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ... حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا کہ میرے شوہر ... نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور اب میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے گھر سے منتقل ہو جاؤں ... آپ نے فرمایا کہ تم ام شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ ... حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ آپ کے اس ارشاد کے بعد ... حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس روایت کا ...

ایک اور سند سے بھی یہ روایت عقیل سے ... میں عروہ کا یہ قول بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ ... کی اس روایت کا انکار کیا تھا۔

۳۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِتَطْلِيقَةٍ - وَكَانَ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمٰى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَمَكَثَتْ عِدَّتَهَا انْقَضَتْ فَخَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ حَدِيثًا كَهٰذَا إِنَّا سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ لِنَبِيِّهِ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ تُطَلِّقُ نَفْسَهَا

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ حضرت علی بن ابی طالب [illegible] اور انھوں نے ایک قاصد کے ہاتھ اپنی بیوی حضرت فاطمہ بنت قیس کو یہ پیغام طلاق بھیج دی جو [illegible] بعد جو باقی تھی۔ حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ [illegible] بھیجا کہ اس کو نفقہ دے دینا۔ ان دونوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا بخدا تمہارے لیے کوئی [illegible] نہیں ہے اگر وہ حاملہ ہو تو ہمیں بتا دینا۔ [illegible] کے پاس کچھ [illegible] اس عورت سے منقول ہے [illegible] انھیں اجازت مل گئی۔ انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اب [illegible] فرمایا: ابن ام مکتوم کے ہاں۔ وہ نابینا تھے [illegible] حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا جس سے [illegible] بن الحکم کے علاوہ اور [illegible] سے ہے، جب حضرت فاطمہ کو مروان کی یہ بات پہنچی کہ میرے اور تمہارے درمیان قرآن مجید فیصلہ کن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انھیں نہ نکالو" تو حضرت فاطمہ نے کہا یہ آیت ان مطلقہ عورتوں [illegible]

تَمَارَاهُ لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَدَّهُ تَحْسُبُوهَا

۳۵۹۹- وَحَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا حُصَيْنٌ وَدَاوُدُ وَمُغِيرَةُ وَإِسْمَاعِيلُ وَأَشْعَثُ سَمِعُوا مِنَ الشَّعْبِيِّ وَاللَّفْظُ لِدَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا أَوْ سَأَلَهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَجَازَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ وَقَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَقَالَتْ أَلَا تُخْبِرُونِي بِقَضَاءِ نَبِيِّكُمْ فِي ذَلِكَ

شعبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقدمہ میں کیا فیصلہ کیا تھا، انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکان اور نفقہ کے بارے میں اپنا

۳۶۰۰- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ سَمِعُوا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامٍ

۳۶۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَأَخْبَرَنَا بِأَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ سَأَلَهَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ طَلَاقِهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

کہ اسامہ سے بھی حضرت [illegible]
تو عنہ نے [illegible]

شعبی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت [illegible]
ان کے پاس گئے [illegible]
میں نے ان سے سوال کیا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی
گئی ہوں وہ کہاں عدت گذارے [illegible]
سے تو یہ سے مجھے [illegible]
اللہ علیہ وسلم نے یہ اجازت دی تھی کہ میں اپنے گھر والوں میں
جا کر عدت گزاروں۔

۳۶۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنًى وَلَا نَفَقَةٌ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے حق نہیں ہے

۳۶۰۳ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَطَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا وَأَنَا خَارِجَةٌ إِلَى الْيَمَنِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ زَوْجُكِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں جب میں یمن جانے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا تیرے شوہر نے برا کیا اور وہاں عدت گزارو۔

۳۶۰۴ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ أَنَا أَبُو حَامِدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَامِدٍ وَهُوَ ابْنُ زُنَيْنٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ كِنْدَةَ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنًى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهَا فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے رہائش اور خرچ مقرر نہیں کیا اسود نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر ان پر پھینکیں اور کہا: افسوس ہے کہ تم جیسا کوئی شخص ایسی حدیث بیان کرتا ہے حضرت عمر نے کہا ہم اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود نکلیں تاوقتیکہ وہ کھلی بے حیائی کریں۔

وَلَا تَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے

۳۶۰۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی

۳۶۰۶- وَحَدَّثَنَا [illegible] قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ [illegible] عَنْ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی [illegible] نے انہیں تین طلاقیں دیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں [illegible] فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا [illegible] ابوجہم اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم [illegible] پیغام دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا [illegible] تو غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے [illegible] ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارتے ہیں [illegible] نکاح کرلو! حضرت فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا اسامہ! اسامہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت [illegible]

أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللّٰهِ وَ طَاعَةُ رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ لَّكِ فَأَتَتْ فَاغْتَبَطَتْ

۳۶۰۷ - وَحَدَّثَنِيْ [illegible] قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ [illegible] رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ [illegible] أَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ [illegible] بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ [illegible] قَالَ لَا مَالَ لَكِ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ وَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اِعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ [illegible] فَإِذَا [illegible] فَآذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ أَمَّا أَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر حضرت ابوعمرو بن حفص نے عیاش بن ربیعہ [illegible] اور پانچ صاع جَو بھی بھجوائے میں نے کہا میرے لیے [illegible] ہیں گے؟ انھوں نے کہا نہیں! وہ کہتی ہیں میں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] میں نے کہا تین، آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، [illegible] عدت گذارو، وہ نابینا ہیں، تم اپنے کپڑے اتار کر رکھ [illegible] گی۔ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر [illegible] کئی لوگوں نے [illegible] ان میں حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم بھی تھے، نبی صلی اللہ علیہ [illegible] ہے اور ابوجہم عورتوں پر بہت سختی ہیں یا فرمایا عورتوں کو مارتے ہیں یا اس کی مثل کوئی لفظ فرمایا لیکن تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔

[illegible] سے نکاح کر لیا اور مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

۳۶۰۸ - وَحَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَی الْیَمَنِ فَاَجَازَ ذٰلِكَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابوبکر بن ابی جہم بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان دونوں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے طلاق کا واقعہ پوچھا انھوں نے کہا میں حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، وہ [illegible] اس میں یہ بھی ہے: میں نے ابوزید سے شادی کرلی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ شادی کی وجہ سے مجھے شرافت اور بزرگی عطا فرمائی۔

۳۶۰۹ - وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَمَنَ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ۔

ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے انھیں تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔

۳۶۱۰ - وَحَدَّثَنِیْ حَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ [illegible] عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ [illegible] طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ یَجْعَلْ لَهَا [illegible] نَفَقَةً

[illegible] میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے رہائش اور خرچ نہیں مقرر کیا تھا۔

۳۶۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَذَكَرْتُ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا بِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

ہشام کے والد بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دے کر اپنے گھر سے نکال دیا اس بات پر عروہ نے ان کی مذمت کی انہوں نے کہا فاطمہ بھی تو اپنے گھر سے نکل گئی تھیں، عروہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور یہ واقعہ سنایا حضرت عائشہ نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

۳۶۱۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ میرے ساتھ زبردستی کرے گا آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ منتقل ہو جائے

۳۶۱۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا بِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا مِنْ قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث سے مراد تھی کہ فاطمہ کے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ"

۳۶۱۴۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ سے کہا: کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ فلانہ بنت الحکم کو اس کے خاوند نے طلاق بتہ دی تھی وہ گھر سے نکلی تھی حضرت عائشہ نے فرمایا اس نے برا کیا عروہ نے کہا کیا آپ نے حضرت فاطمہ کا قول نہیں سنا حضرت عائشہ نے فرمایا اس نے

عَنْهَا أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ مَالَهُ لَا خَيْرَ تَهَا فِي ذِكْرِ ذَاكَ۔

اس ذکر میں کوئی خیر نہیں ہے۔

مختلف روایات میں تطبیق

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے راوی نے [illegible] روایت میں ہے کہ اس نے طلاق البتہ دی، ایک روایت میں ہے [illegible] طلاق دی اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے بقیہ تینوں میں سے ایک طلاق دی، اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے طلاق دی اور کسی عدد کا ذکر نہیں کیا۔ ان روایات میں تطبیق اس طرح ہے کہ اس نے پہلے دو طلاقیں دی تھیں اور تیسری بار تیسری طلاق دی۔ جس روایت میں ایک طلاق کا ذکر ہے یا جس میں ہے تیسری، وہ [illegible] تو بالکل ظاہر ہے۔ اور جس راوی نے طلاق البتہ کہا ذکر ہے اس کی مراد یہ ہے کہ وہ طلاق جس کے [illegible] رہتا اور جس سے تین طلاقوں کی رواینت ہوگی سے اس کی مراد ہیں طلاق [illegible]

طلاق ثلثہ کے بعد نفقہ اور سکنی کے استحقاق میں مذاہب

[illegible] کے نزدیک مطلقہ [illegible] حاملہ میں نفقہ اور سکنی [illegible] خرچہ لازم ہے خواہ مطلقہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ [illegible] اس کے کہ عدت تمام ہونے تک اگر حاملہ ہو تو اس کے [illegible] لازم ہے ورنہ کچھ لازم نہیں۔ [illegible] مطلقہ کا نفقہ [illegible] حمل میں اس صورت میں لازم ہے جب وہ حاملہ ہو۔

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں [illegible] حضرت عمر، علی، ابن مسعود، شعبی، اسحاق، اور [illegible] کے نزدیک، جس [illegible] واجب ہے اور ان کے [illegible] امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک مطلقہ [illegible] نفقہ اور سکنی واجب ہے۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے سکنی [illegible] نفقہ کسی وقت [illegible] مروی ہے۔

مطلقہ ثلثہ کے نفقہ کے بارے میں ائمہ ثلثہ کے دلائل

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ [illegible] مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ اور سکنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

کا نفقہ واجب نہیں ہے[1]

مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ اور سکنی کے سبب پر فقہاء احناف کے قرآن و حدیث سے دلائل | المہند اردو کلاں

[1] امام محمد بن عمر فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ، تفسیر کبیر ج ۲ ص ۲۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۹۹۸ء

قدروہ متاعا بالمعروف حقا علی المحسنین

(بقرہ ۲۳۶)

والوں پر واجب ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۳۶ میں مطلقہ عورتوں کے لئے نفقہ متعہ کے متعلق طلاق دینے کا طریقہ اور یہاں تک سے مراد بالاتفاق یہی عدت ہے جس سے طلاق رجعی مراد ہے جیسے کہ قرائن کا تقاضا بھی یہی ہے اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۸ میں بھی طلاق سے مراد یہی مطلقہ عورتیں ہیں جن کو رجوع کرنے کا حق ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رجوع کرنے کا حق صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کر لیا جائے۔ اور اگر عدت ختم ہو جائے تو پھر رجوع کا حق باقی نہیں رہتا۔

و الذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا

وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول

غیر اخراج

(بقرہ ۲۴۰)

کو گھر سے نہ نکالا جائے۔

اس آیت میں طلاق سے مراد طلاق رجعی ہے جس کے بعد عدت کے اندر رجوع کا حکم ہے اور طلاق بائن کے بعد رجوع کا حکم نہیں ہے۔ اور مطلقہ عورتوں کے لئے نفقہ متعہ

[illegible] سکنیٰ ثابت ہیں [illegible] اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مطلقہ کے لیے مال میں حق واجب کیا [illegible] مطلقہ ثلاثہ تو وہ سکنیٰ کی بھی [illegible] اللہ تعالیٰ نے مطلقہ کو خواہ [illegible] وہ مطلقہ عورت کو نان و نفقہ دینا بھی ضرور ہے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت عورت پر سکنیٰ کرنے سے [illegible]

لتصبهو عليهن ، یعنی سکنیٰ میں تنگی کرو نان و نفقہ میں تنگی کرو۔ یہ بھی دونوں دلیلوں سے اس کے بعد علامہ بیہقی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد [illegible] مطلقہ عورتیں ہیں تو ان پر حق مرد اس میں شامل ہے خواہ مطلقہ رجعیہ ہو یا مطلقہ ثلاثہ ہو [illegible] ہے کہ اگر مطلقہ ثلاثہ حاملہ ہو تو اس کا نفقہ بھی واجب ہے اور نفقہ کا وجوب حاملہ ہونے کی وجہ سے ہے اس وجہ سے کہ وہ دونوں حالت اس کے گھر سے نکلنے کی وجہ سے کہ رجعیہ کا نفقہ بھی [illegible] حالت ہے اور وہ حمل کی وجہ سے ہیں بلکہ دونوں حالت اس کے گھر رہنے کی وجہ سے ہے تو پھر بھی اس کا نفقہ واجب ہے تو پھر مطلقہ ثلاثہ کا نفقہ بھی اس وجہ سے واجب ہوگا کہ وہ دونوں حالت [illegible] رہے گی۔[1]

اور یہ بھی واضح رہے کہ جب مطلقہ ثلاثہ کے سب علماء [illegible] کی آیت سے سکنیٰ کا وجوب ثابت ہوا تو عفہ کا وجوب طلاق دینے والے شوہر کا [illegible]

مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ اور سکنیٰ کے وجوب پر احادیث سے دلائل

[illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی
عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مطلقہ ثلاثہ کے لیے
مطلقة ثلاثا لها السكنى والنفقة نفقہ اور سکنیٰ ہے

علامہ طیبی لکھتے ہیں حدیث میں [illegible] حدیث اس وقت صحیح ہوگی [illegible] کی سماع کی تصریح ہو یا علی لیث عن [illegible] کے علاوہ کوئی اور روایت علی [illegible] سے صحیح نہیں ہے اور جب [illegible] حدیث سے [illegible] کل سے اقرب ہے کہ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے موقوف ہے[2]

عدالحی کے پہلے عقلی کا جواب یہ ہے کہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں [illegible] حدیث [illegible] سے ثابت کی ہے [illegible] اس سند میں لیث ہے [illegible] کتاب لکھ سکے تب ہو [illegible] حضرات علماء غیر [illegible] میں سے [illegible] ان علماء نے لیث کی [illegible] جابر کی [illegible] اسی باب میں [illegible] روایت [illegible] جابر رضی [illegible]

---

[1] علامہ ابو الحسنات عبد الحی حنفی [illegible] ۳۰۱ھ [illegible] ۴۱۹ھ مطبوعہ مجتبائی دہلی [illegible]

[2] [illegible] ابو الطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۵ھ [illegible] مطبوعہ سلفیہ [illegible]

[3] علامہ [illegible] عبد الحی [illegible] متوفی ۱۳۰۴ھ [illegible] ۲۰۴ حنفی کتب خانہ [illegible] طبقہ اولیٰ [illegible]

[4] [illegible] صحیح مسلم [illegible] ۳۹۱ مطبوعہ [illegible] [illegible]

ہ حضرت ابوسلمہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے [illegible] اور امام مسلم ان سب کے ساتھ روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں اور [illegible] در قطنی نے ذکر کر دیا ہے کہ یہ حدیث کی صحت کے سبب ہی موجب حسن نہیں ہے۔

اور دوسرے مقام پر کا جواب یہ ہے کہ [illegible] تابعی کی شہادت کی حیثیت رکھتا ہے جو حضرت ابن عباس کے [illegible] ذکر کیا ہے اور امام مسلم اور امام بخاری کی روایات سے [illegible] ابی العالیہ رجال صحیح ہیں ہے!

قال سمعت [illegible]
رسوله يفتون [illegible]
حفصة [illegible]
سفيان [illegible]
من بعض [illegible]
سنة [illegible]

حضرت ابوالعالیہ نفیس نے [illegible]
[illegible] حضرت حفصہ سے [illegible]
[illegible] سنی ہے [illegible]
[illegible] حضرت حفصہ سے [illegible]
[illegible] عورتوں [illegible]

بلکہ ری کریں۔

حضرت عمر بھی مدعا کی [illegible] صحیح [illegible] سنی [illegible] سفیان [illegible] سنی ہے [illegible] ان کی [illegible] نے [illegible] ان کے شوہر حضرت اسامہ بھی اس روایت کا انکار کرتے تھے۔

بعض شارحین کا تسامح

[illegible] اور کپڑا واجب ہے۔

(البقرہ ۲۳۳)

[illegible]

[illegible]

[illegible] بہ آیت مطلقات کے سباق میں ہے [illegible]
لهنون" و ترجعة . ت اور مطلقہ رجعیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

یہ آیت مطلقات کے سیاق میں ہے جس کے [illegible] سیاق میں ہے [illegible] عورت کو نفقہ اور سکونہ ملتا ہے، وہ خوب واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے مطلقہ ثلاثہ کی ابو سلمہ والی حدیث کا جو شخص بھی کتاب اللہ و سیاق سے معاملہ کرے گا اس پر یہ مفہوم واضح ہو جائے گا۔

نفقہ کے عدم وجوب پر ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب

[illegible] کیا ہے [illegible] نے مطلقہ ثلاثہ سے نفقہ کے وجوب کی نفی پر جس روایت سے استدلال کیا ہے [illegible] فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے جس کو مسلم وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

[illegible] کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے جس کی وجہ سے [illegible] نفقہ ساقط کر دیا ہے [illegible] کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے [illegible] اور مسئلہ بالکل ہی بگڑ گیا ہے [illegible] علامہ قرطبی رحمہ اللہ کے فرمانے کے بعد اس حدیث سے مطلقہ کا نفقہ ساقط ہونے کا [illegible]

علامہ خطابی رحمہ اللہ نے بھی [illegible] کے بارے میں لکھا ہے [illegible] نفقہ ساقط ہونے کا [illegible] دوسری وجہ کے علاوہ کچھ [illegible] اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]

غیبت کرنے کی مباح صورتیں

[illegible] سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی حدیث سے [illegible] کے لیے کسی کا ایسی بات کہنا جو [illegible]

علامہ نووی رحمہ اللہ نے [illegible] کے بارے میں [illegible]

[illegible]

بہتر ہے۔[1]

حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل

اس باب میں حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث متعدد اسانید کے ساتھ ذکر کی گئی ہے اس

حدیث سے جو اہم مسائل مستنبط ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) طالب شخص کا طلاق دینا (۲) طلاق ور نفقہ میں کسی کو وکیل بنانا (۳) نفقہ کی طلب کرنے کے

---

[1] علامہ نووی کی یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ باقی تفصیل ص ۵۰۔ ۵۱ حاشیہ نمبر ۱ میں ملاحظہ کریں۔

نفقہ سے عجز کی بنا پر زوجین کی تفریق میں مذاہب ائمہ مجتہدین | اگر شوہر مفلس ہو اور اپنے افلاس کی وجہ

اس پر اجماع ہے۔

نفقہ سے عجز کی وجہ سے [illegible] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(البقرہ ۲۳۱)

اور ضرر پہنچانے کی نیت سے اپنے پاس نہ رکھو۔

نفقہ سے عجز کی بنا پر زوجین کی تفریق [illegible] احسب ذیل احادیث اور آثار [illegible]

قال حسن صحیح ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ تو وہ ہے جس کے بعد تو ... نصیب حیر من ایمن سعلی و ... ہو ... قال و من عنول ... قال من ابت عقوبہ ... الحدیث۔[1]

کردو!

شیخ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں کہ:

... حدیث کو ... نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے ... ساتھ ... ہے ...

... عن ... صلی اللہ علیہ وسلم ... طلقی، الحدیث۔[2]

... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... طلاق دو ...

امام دار قطنی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

... عن سعید بن ... ما یحل ... فاطمۃ حتی ... [3]

نیز امام دار قطنی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

... عن ... صلی اللہ علیہ ... [4]

... [5]

فقہ حنفی کی بنا پر تین طلاقوں کا موقف

... [6]

---

[1] ... ۲۰۹ ... [2] شیخ شمس الحق عظیم آبادی، التعلیق المغنی علی دار قطنی ج ۴ ص ۲۹۶ ... [3] امام علی بن عمر دار قطنی متوفی ۳۸۵ھ، سنن دار قطنی ج ۴ ص ۲۹۷ ... [4] ... سنن دار قطنی ج ۴ ص ۲۹۷ ... [5] ... سنن دار قطنی ج ۴ ص ۲۹۰ ... [6] ...

نہ دیتا ہو کیونکہ عورت دائمی طور پر اپنی ضروریات کو قرض لے کر پورا نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اسے دائمی طور پر قرض دینے والا مل سکتا ہے اور مستقبل میں خاوند کا خوشحال ہونا یقینی امر نہیں ہے جب عورت تفریق کا مطالبہ کرے تو قاضی خاوند اور گرفتار خاوند غائب ہو تو ان میں تفریق نہیں کی جائے گی کیونکہ اس وقت اس کے نفقہ سے عاجز ہونے کا گمان ہے اور اگر قاضی نے تفریق کر دی تو وہ نافذ نہیں ہوگی کہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ نہیں ہے کیونکہ اس کا مخالف ہونا ثابت نہیں ہے

علامہ شامی کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ شافعی کے نزدیک کہ خاوند غائب ہو اور خرچ نہ دیتا ہو تو اس کی غیبت میں تفریق نہیں کی جائے گی اور یہ وہ مسئلہ ہے جو ہمارے نزدیک مختلف فیہ ہے اور ہمارے ائمہ میں سے ہر ایک کا قول ہے کہ علامہ شامی یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ مفتی بہ قول ہمارے ائمہ میں سے کسی کا قول نہیں ہے بلکہ ابن حنبل کے نزدیک ان دونوں صورتوں میں تفریق کا قاضی کا فیصلہ ہے ہمارے نزدیک اس سبب اگر خاوند نفقہ سے عاجز ہو تو قاضی شافعی مذہب کے تفریق کرا لی جائے اور اگر کوئی شافعی حاکم موجود نہ ہو تو اس صورت میں حنفی حاکم شافعی کے قول پر فتویٰ دے کر تفریق نافذ ہو جائے گی۔ علامہ شامی کہتے ہیں

وهذا وسع فيه [illegible]
مذهبنا فان الانفاق تعذر في الحاضر
به عند الضرورة كما في الرهن [illegible]

سے ہے۔ اسی طرح فقیہ زاہدی نے بھی بیان کیا ہے۔

علامہ شامی کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ ہمارے مسلک میں خاوند کی غیبت میں نفقہ نہ دینے کی صورت میں تفریق کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری دوسرے حاکم کے قول پر ہے اور دوسرے حاکم کے قول کے مطابق فیصلہ کرنا اس کا منصب نہیں ہے بلکہ دوسرے مذہب کے قاضی کو اپنا فیصلہ واپس لے لینا چاہئے اور اس سے پہلے [illegible] توبہ اس زمانہ میں بھی جائز ہے

خاوند کے لاپتہ مفقود الخبر ہونے کی صورت میں حاکم یا ثقہ کا فیصلہ

کرام یہ حنفیہ فرماتے ہیں کہ جب مفقود الخبر کی زندگی کے بارے میں سوچ بچار کے بعد تین سال گزر جائیں تو اس کی بیوی عدت وفات گزارے گی اور اس کے بعد وہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے

۱۔ علامہ سید محمد امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۲۲ مطبوعہ مطبع مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۲۳ھ

۲۔ " " ردالمحتار ج ۲ ص ۹۰۳ " " " " " "

۳۔ " " ردالمحتار ج ۳ ص ۲۷۷ " " " " " "

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

نہیں ہے[2]

امام مالک کی دلیل یہ حدیث ہے:

تحل۔[3]

پھر وہ نکاح کے لیے حلال ہو جائے گی۔

---

[2] ... امام مالک کی اس تحقیق کی تائید ...

[3] ... امام مالک کی اس تحقیق کی تائید ...

خاوند کے اپنی مفتوحہ الذمہ بیوی کو مسلمان کرنے پر اسلام لانے کا اثر | علامہ ابو اسحاق شیرازی شافعی

بطریق اولیٰ نکاح فسخ کر دینا چاہیے۔

فرقت یعنی موت کا تحقق نہیں ہے۔

[3]

علامہ ابو اسحاق شیرازی لکھتے ہیں کہ اگر حاکم امام شافعی کے قول قدیم پر عمل کرتے ہوئے چار سال کی تاخیر کر دے تو ... جائے گی اور بعض فقہاء شافعیہ نے کہا ہے کہ حاکم کے ... سے اس کا خاوند گم ہوا ہے چار سال کی ... دوسرا قول صحیح ہے کیونکہ یہ مدت حاکم کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اس لیے اس کے ... سے ہے اور اس کے بعد عدت گذارنے کے لیے حاکم کے حکم کی ضرورت نہیں ہے اس میں دو قول ہیں ...

اگر مفقود کی بیوی کو نفقہ میسر نہ ہو تو فقہاء شافعیہ کے مذہب میں اس کو تفریق کا حق ہے | بارے میں جو امام شافعی

... سے دو قول گذرے ہیں کہ وہ موت کا یقین حاصل کرنے کے لیے ... وفات گذرنے کے بعد عدت گزر سکتی ہے ... اور جس کے مال سے نفقہ نہ ہو تو وہ ...

شرح المہذب سے تکملہ ثانیہ کی عبارت

وان غاب عنها الزوج وانقطع خبره ولا مال له ينفق عليها منه فهل يثبت لها الفسخ ؟ فيه وجهان (احدهما) يثبت كتعذرها بالاعسار والثاني وهو قول شيخ ابي حامد انه لا يثبت بالاعسار بالنفقة ولم يثبت اعساره [1]

اگر کسی عورت کا خاوند غائب ہو جائے اور اس کی خبر منقطع ہو جائے اور شوہر کا مال ... ہو جس سے وہ عورت کا نفقہ ... کر سکے تو اس میں دو قول ہیں ... (ایک قول یہ ہے کہ اس کے لیے فسخ ثابت ہے) اعسار (افلاس) کی وجہ سے نفقہ کے تعذر کی طرح ... اور دوسرا قول شیخ ابو حامد کا ہے کہ اس کے لیے فسخ نہیں ہے کیونکہ اعسار ثابت نہیں ہوا۔

اتم الحرف کہتا ہے ... کیونکہ اصل عدت ... عورت میں قول دوسرا ہے۔

شرح المہذب کے تکملہ ثانیہ میں ہے:

جب کوئی شخص کسی بیوی کے ... اور اس کی خبر منقطع ہو ... اس کے خاوند کے ... کہ اس کا نکاح کر دیا جائے ... فرق کرنے والے ... کے لیے ... خاوند کے لاپتہ (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام احمد بن حنبل کا موقف | علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں

---

[1] ... شیرازی ... المہذب ... تکملہ ثانیہ ...

[2] تکملہ ثانیہ شرح المہذب ج ۱۸ ص ۲۷۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

[3] تکملہ ثانیہ شرح المہذب ج ۱۸ ص ۱۵۸، " " "

(از مصنف)

علامہ کی تفصیل ہے کہ دو صحابہ کے درمیان جب وفات ہو جائے اور اس کی تجہیز متفقہ ہو اور ان کے درمیان سے کوئی دو قسمیں ہیں کہ وہ جس جگہ سے ہو کہ وہ جس جگہ سے ہو کہ وہ جس جگہ سے ہو

اگر مفقود کی بیوی کو خاوند کے مال سے نفقہ نہ ملے تو وہ کام کرنے کی غرض سے باہر جا سکتی ہے

علامہ ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں [illegible] ہو کہ خاوند کے مال سے [illegible] ان پر ہم کی صورت سے متعلق کرتے ہیں۔ [illegible] علامہ الوانائی صاحب فتح القدیر کے قول سے متعلق عورت کو [illegible] عورت کی مالک [illegible] عورت کو [illegible] از مصنف) [illegible] جو شخص [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] کو خرچ دلانے پر قادر نہیں ہے۔ از مصنف)

علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ [illegible] عدت سے [illegible] ان پر [illegible] کا [illegible] عورت کے [illegible] صورت میں [illegible] علامہ ابن حسن علی بن [illegible] لکھتے ہیں۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

۵۔ علامہ محمد [illegible] ۲۳۰ھ، [illegible]

فتح

فجزاهم الله عنا و عن سائر المسلمين خير الجزاء۔

مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تہمت پر بریرہ پر فسخ نکاح کا اختیار نہ ہونے پر امام شافعی کا موقف

۱۔ تکملہ شرح المہذب ج ۱۸ ص ۲۷۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام مالک کا موقف

روٹی، کپڑا اور مکان کا خرچ نہ دے، اور اس کو طلاق بھی نہ دے۔ ایسے شخص کو مالکی فقہاء کی اصطلاح میں مُوسِر کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے متعلق فقہاء مالکیہ کہتے ہیں کہ حاکم اس کو خرچ دینے کے لیے کہے اور کہہ کر طلاق نہ دے تو پھر حاکم اس کی بیوی پر طلاق واقع کر دے گا۔

علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں:

واذا ارادت الفسخ رفعت للحاکم (فیامره الحاکم ان لم یثبت عسره) بالنفقة والکسوة ان شکت عدمها (او الطلاق) ای یلزمه احد الامرین بان یقول له امان تنفق علیها اوتطلقها (والا تلوم ربالاجتهاد) بما یراه الحاکم من غیر تحدید بیوم او اکثر (ثم) بعد التلوم طلق علیه۔[1]

جب عورت فسخ نکاح کا ارادہ کرے اور حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرے تو اگر خاوند کا تنگدست ہونا ثابت نہ ہو تو حاکم خاوند سے کہے کہ یا تو خرچ دے جبکہ عورت نے نفقہ نہ دینے کی شکایت کی ہو یا اس کو طلاق دے دے یا اجتہاد سے کچھ وقت دے کر اس کے بعد اس کی بیوی پر طلاق واقع کر دے۔

علامہ دسوقی مالکی لکھتے ہیں:

ان الزوج اذا امتنع من النفقة و طولب بها فاما ان یدعی الملاء ویمتنع من الانفاق، واما ان یجیب بشیء واما ان یدعی العجز فان لم یجب بشیء طلق علیه حالاً وان قال: انا موسر ولکن لا انفق فقیل یعجل علیه الطلاق وقیل یحبس واذا حبس ولم ینفق طلق علیه، وهذا کله اذا لم یکن له مال ظاهر والا اخذ منه وان ادعی العجز فاما ان یثبت اولا فان لم یثبت العجز قیل له طلق او انفق فان امتنع من الطلاق والانفاق

خاوند سے جب بیوی کے خرچ کا مطالبہ کیا جائے اور وہ اس کا خرچ نہ دے تو یا تو وہ مالدار ہونے کا مدعی ہو گا اور خرچ دینے سے انکار کرے گا یا کوئی جواب نہیں دے گا یا عاجزی کا دعویٰ کرے گا۔ اگر کہے کہ میں مالدار ہوں لیکن خرچ نہیں دیتا تو ایک قول یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جائے اور ایک قول یہ ہے کہ بیوی کو جلد طلاق دے دے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جائے اور تین دن تک اس سے کچھ نہ کہا جائے پھر اس کی بیوی کو طلاق دے دے۔ یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں جب خاوند کا مال ظاہر نہ ہو اور اگر ظاہر ہو تو قاضی اس کے مال سے خرچ وصول کرے گا اور اگر خاوند عاجزی کا دعویٰ کرے اور خرچ دینے سے عاجز ہو تو اگر ثابت ہو جائے تو

[1] علامہ ابو البرکات احمد دردیر مالکی متوفی ۱۲۰۱ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام احمد بن حنبل کا موقف

گر خاوند [illegible] کو [illegible] کے لیے روٹی، کپڑا [illegible] دے [illegible] کو طلاق [illegible] کر دے تو اس صورت میں [illegible] دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے علامہ مرداوی حنبلی لکھتے ہیں۔

(وان منع النفقة او بعضها مع ايسار وقدرت له على مال ، اخذت منه ما يكفيها ويكفي ولدها بالمعروف بغير اذنه فان غيبه وصبر على الحبس فلها الفسخ) هذا المذهب جزم به الخرقي والوجيز وتذكرة ابن عبدوس ومنتخب الأدمي وغيرهم قال في الرعايتين : لها الفسخ في اصح الوجهين ، قال في تجريد العناية ، فان اصر فارقته عند الاكثر وقدمه في المستوعب والمحرر والشرح والفروع وغيرهم واختاره ابو الخطاب والمصنف والشارح. [1]

اگر خاوند دولت مند ہونے کے باوجود بیوی کو پورا نفقہ یا بعض نفقہ نہ دے اور بیوی کسی طریقہ سے مال کے حصول پر قادر ہو تو وہ اپنے اور اپنے بچوں کے لیے بقدر کفایت بلا اجازت اس کا مال لے لے اور کھانا مال لے کر [illegible] اور پھر [illegible] بعد [illegible] فوراً بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ اس مذہب پر علامہ خرقی، صاحب وجیز، صاحب تذکرہ ابن عبدوس اور صاحب منتخب الادمی کا جزم ہے۔ رعایتین میں ہے کہ زیادہ صحیح یہی ہے کہ اس کو فسخ کا حق حاصل ہے تجرید عنایہ میں ہے کہ اگر خاوند نفقہ نہ دینے پر اصرار کرے تو اکثر فقہاء حنابلہ کے نزدیک عورت خاوند سے علیحدہ ہو جائے۔ مستوعب، محرر، شرح اور فروع وغیرہ میں اسی کو ترجیح دی ہے ابوالخطاب، مصنف اور شارح کا بھی یہی مختار ہے۔

تنقیح: [illegible] یہ ہے کہ اس کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے امام مالک کا [illegible] یہ ہے کہ اس صورت میں قاضی طلاق واقع کر دے گا اور امام احمد بن [illegible] فسخ کا حق حاصل ہے۔ [illegible] شافعی کا مختار ہے

آج کل [illegible] عورتوں پر فتوی دینے میں [illegible] سے کوسوں آج کل عدالت سے [illegible] کرانے [illegible] بعد خاوند سے [illegible] مہر [illegible] وصول [illegible] بعد خاوند [illegible] مہر [illegible] عورت [illegible] مصر [illegible]

---

[1] علامہ [illegible] ابن [illegible] حنبلی [illegible] ۸۸۵ھ [illegible] مصری [illegible]

کے طریق کار پر نظر رکھنے سے اس سے یہ مخفی نہیں کہ ایک مقدمہ کے فیصلہ کے لیے عدالت کی ایڑیاں گھسنا پڑتا ہے اور برسہا برس گذرنے کے بعد کسی مقدمہ کا بمشکل فیصلہ ہو پاتا ہے، مسول ہے کہ عورت خاوند کے ظالمانہ رویہ سے محروم کی شاہیہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے وہ اتنے عرصہ تک کہاں تک کھا سکتی ہے اس لیے عورت کو مزید ضرر سے بچانے کی خاطر عورت کو براہ راست فسخ نکاح کے مطالبہ کی اجازت ہے اور تحقیق احوال کے بعد اس صورت میں حاکم پر واجب ہے کہ وہ امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے زوجین کے درمیان تفریق کردے۔

معاشرتی بدعنوانیوں کی گیارہ صورتوں میں امام مالک کے مذہب کے مطابق فسخ نکاح

مفتی المالکیہ شیخ الجامع الازہر نے گیارہ معاشرتی مسائل میں امام مالک کے مذہب کی نصوص پر مشتمل یہ فتویٰ جاری کیا جس کی جامع ازہر کے تمام علماء نے تصدیق کی ہے جن میں حنفی علماء بھی شامل ہیں۔ اس فتویٰ کو مصر کی وزارت اوقاف نے فتاویٰ جلد ۱۰ میں شائع کیا ہے۔ اس فتویٰ سے بہت سے علماء ازہر نے فقہ حنفی سے ہٹ کر اس پر تصدیق ثبت کی ہے کہ ضرورت کے وقت دوسرے مذہب پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس فتویٰ کی پوری عبارت کا مکمل ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

(۱) خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح

جب خاوند اپنی بیوی کا نفقہ نہ دے تو اس کا حال ظاہر ہو تو اس سے خرچ دینے کا حکم دیا جائے اور اگر اس کا حال ظاہر نہ ہو اور وہ یہ کہے کہ وہ مفلس ہے لیکن خرچ نہ دینے پر اصرار کرے تو حاکم کو اختیار ہے طلاق دے دے۔ اگر وہ عجز کا دعویٰ کرے اور ثابت نہ کر سکے تب بھی فوراً طلاق دے دے اور اگر خاوند اپنے عجز کا نفقہ کو ثابت کر دے تو اسے مہلت دے جو ایک ماہ سے زائد نہ ہو اگر وہ اب بھی نفقہ نہ دے تو اس کے بعد اس کو طلاق دیدے۔

(۲) مرض یا قید کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح

اگر خاوند مریض ہو یا قید ہو اور بیوی کو نفقہ نہ دے سکے تو حاکم بیوی کو اختیار دے کہ وہ اس کو کچھ مہلت دے جس میں اس کے متعلق پتہ چلے کہ قید سے چھوٹنے کی توقع ہے اگر مرض کی مدت اتنی لمبی ہو یا قید کی مدت اتنی زیادہ ہو جس سے عورت کو ضرر لاحق ہو تو حاکم اس کو اختیار دے کہ وہ چاہے تو صبر کرے اور چاہے تو خاوند کو طلاق دے دے۔ اگر خاوند کہے کہ میں نے عورت کے خاوند کو کسی جرم میں قید یا حبس سال کی سزا ہو جانے کی وجہ سے طلاق بائن دی ہے یا اس کو طلاق رجعی دی ہے جس سے بیوی خرچ لینے کی حقدار ہو وہ آبرومندی سے کسب معاش پر بھی قادر ہے تو اس صورت میں مالکی مذہب کے اس فتویٰ پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (توضیح از مصنف)

(۳) کسی قریبی جگہ جانے کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح

اگر خاوند کسی قریبی جگہ چلا جائے جس کے لیے نفقہ نہ چھوڑے تو قاضی معروف طریقوں سے اس کو اطلاع دے اور نفقہ بھیجنے کے لیے ایک معین مدت تک مہلت دے اگر خاوند مدت مقررہ تک نہ آئے، نفقہ نہ بھیجے تو قاضی طلاق دے دے اگر خاوند [illegible]

کی رفتار سے دس دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو یا وہ جگہ نامعلوم ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ عورت کے پاس [illegible] ہے تو قاضی فی الفور طلاق نافذ کر دے۔

(۴) لاپتا خاوند کے مال سے زوجہ کے نفقہ لینے کا حق

جب لاپتا خاوند کا مال ہو یا کسی پر اس کا قرض ہو یا کسی کے پاس اس کی امانت ہو تو [illegible] کر وہ اس مال یا اس امانت و قرض سے اپنا نفقہ بمقدار فرض طلب کرے لیکن عورت کو اس طرح وصول کرنے کا حق نہیں کہ وہ نفقہ کی مستحق ہے اور خاوند سے اس کے نفقہ کے لیے مال چھوڑا ہے نہ کوئی وکیل۔

(۵) قاضی کی نافذ کردہ طلاق رجعی ہوگی

خاوند کے نفقہ نہ دینے کی بنا پر قاضی جو طلاق نافذ کرے گا وہ رجعی ہوگی اور خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ دوران عدت نفقہ دے کر رجوع کر لے اگر اس نے نفقہ نہیں دیا تو رجوع صحیح نہیں ہوگا۔

(۶) خاوند کے لاپتا (مفقود) ہونے کی صورت میں فسخ نکاح

جو شخص مسلمانوں کے [illegible] اور اس کی بیوی کو اس کی [illegible] تو اس کی بیوی کو حق ہے کہ وہ حاکم کے ساتھ یہ مقدمہ پیش کرے اور جہاں جہاں اس کا خاوند اس کے بارے میں پتا چل سکتا تھا اس سے مطلع کرے اور حاکم پولیس اس کی تفتیش کرے اور جب اس کو تلاش کرنے سے عاجز آجائیں تو پھر حاکم اس کے لیے چار سال کی مدت مقرر کرے جب وہ مدت ختم ہو جائے تو اس کے بعد وہ چار ماہ دس دن تک عدت وفات گذارے اس کے بعد وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کر سکتی ہے۔

(۷) عورت کے نکاح کرنے کے بعد اگر اپنا شخص لوٹ آئے تو وہ عورت کس کے نکاح میں رہے گی؟

جب مفقود لوٹ آئے اور یہ ثابت ہو جائے کہ وہ زندہ ہے اور [illegible] دوسرے شخص نے اس سے نکاح کیا تھا اگر ابھی اس کو مفقود کے زندہ ہونے کا پہلے علم نہ تھا تو اب مفقود کی زوجہ سے اختیار نکاح ختم ہو جائے گا اور اگر دوسرے شوہر کو مفقود کی حیات کا علم تھا تو اس نے مقاربت کی ہو یا نہ کی ہو مفقود کے لوٹ آنے کے بعد وہ مفقود کی بیوی ہوگی اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مفقود دوران عدت لوٹا ہے یا عدت کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح ہونے سے پہلے لوٹا ہے یا عدت کے بعد مقاربت سے پہلے لوٹا ہے یا مقاربت کے بعد لوٹا ہے اور اس حالت کہ دوسرے شوہر کو اس کی حیات کا علم نہیں تھا [illegible]

(۸) جو شخص آپس کی جنگ میں لاپتا ہوا اس کی بیوی چار سال کی مدت گذارے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔

جو شخص مسلمانوں کی آپس کی جنگ کے دوران گم ہو اور یہ ثابت ہو کہ وہ لڑائی کے وقت موجود تھا اس کی [illegible] ہے کہ وہ حاکم کے پاس اپنا مقدمہ پیش کرے اور جب حاکم کو تفتیش کے بعد اس کا پتا نہ چلے تو وہ بھی مدت عدت وفات گذارنے کا حکم دے اور عدت وفات کے بعد وہ دوسری شادی کر سکتی ہے خواہ یہ عورت کی وجہ سے ہو اس کی وارث ہو جائے گی لیکن اگر یہ ثابت نہ ہو کہ وہ لڑائی کے وقت موجود تھا بلکہ [illegible]

کہ وہ ستمگر کے ساتھ گیا تھا تو اس کا وہی سابق حکم ہے۔

(۹) اگر میدان جہاد میں خاوند گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال تک گزارے گی | اگر کوئی شخص [illegible] ہو جائے تو اس کی بیوی حاکم

کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرے اور حاکم تفتیش کرے جب اس کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ ایک سال ٹھہرنے کا حکم دے ایک سال تک وہ عدت وفات گذارے گی۔ اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اور ایک سال کے بعد وہ اس کے [illegible]

(۹۔ الف) اگر مفقود کی بیوی کے پاس خرچ نہ ہو یا فتنہ کا خدشہ ہو تو قاضی فوراً طلاق نافذ کر دے | [illegible]

[illegible] عدتوں میں عدت گذارنے کا بیان ہے کہ صورتوں میں اس وقت عدت گذارنے کا حکم دیا جائے گا [illegible] کے پاس مفقود کا کوئی مال موجود ہو جس کو وہ دوران عدت خرچ کر سکے یا اس عورت کو اس مدت تک [illegible] ہونے کا خدشہ نہ ہو اور اگر اس کے پاس مفقود کا مال نہ ہو، فتنہ کا خدشہ ہو (مثلاً نوجوان عورت [illegible] کی حفاظت کے لیے کوئی محرم رشتہ دار اس کے پاس نہ ہو) تو وہ قاضی کے پاس اپنا معاملہ پیش کرے جب وہ قاضی کے پاس آ جائے تو وہ فوراً اس پر طلاق نافذ کر دے۔

[illegible] جب [illegible] کے پاس [illegible] ہو تو قاضی طلاق نافذ کر سکتا ہے | جب [illegible]

[illegible] کے معاملہ میں [illegible] ممکن ہے [illegible] سے [illegible] کرے [illegible] اگر [illegible] ہو [illegible] کے [illegible] ہو جائیں تو ان مصنف [illegible] کے [illegible] گروہ [illegible] کے [illegible] ہو [illegible] تو شہادت [illegible] کا فیصلہ دیں تو اس وقت قاضی پر واجب ہے کہ وہ حکمین کے فیصلہ کے مطابق طلاق [illegible] طلاق نافذ کرے گی۔

(۱۱) خاوند کے مفقود کی بنا پر عورت قاضی سے طلاق حاصل کر سکتی ہے | [illegible] عورت قاضی سے [illegible]

[illegible] کر سکتی ہے [illegible] وہ امور [illegible] جن [illegible] مثلاً جب [illegible] کے خاوند عورت سے [illegible] کیے [illegible] کے [illegible] دربار [illegible] کرے [illegible] قاضی کے سامنے [illegible] کر کے طلاق [illegible]

سے پہلے

عدم نفقہ اور ضرر کی بنا پر طلاق میں قرآن اور حدیث سے دلائل

مفتی مالکیہ اور شیخ الجامع الازہر سے ان جوڑوں میں عورت کو طلاق سے متعلق حاصل کرنے کا حق مالکی مذہب کے مطابق ثابت کیا ہے، ان میں سے پہلی دو صورتیں وہ ہیں جس میں خاوند سے نفقہ یا نفقہ پر عدم قدرت کی وجہ سے قاضی کو طلاق دینے کا حکم دیا گیا ہے اور تیسری صورت وہ ہے جس میں خاوند کے ظلم اور ضرر کی بنا پر قاضی کو طلاق دینے یا طلاق فسخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے پہلی دو صورتوں میں قرآن کریم سے

نہ دے سکے ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

عدم نفقہ کی بنا پر تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین

عن ابن عمر قال: کتب عمر الی امراء الاجناد ان ادع فلانا وفلانا. فاساقد انقطعو من المدینۃ وخلوا منها فاما ان یرجعوا الی نسآئهم، واما ان یبعثوا الیهن بنفقۃ، واما ان یطلقوا و یبعثوا بنفقۃ ما مضی، [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سپہ سالاروں کو لکھا کہ فلاں فلاں شخص مدینہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اپنی بیویوں سے غائب ہیں، ان سے کہو کہ یا تو اپنی بیویوں کے پاس لوٹیں یا ان کا خرچ بھیجیں ورنہ ان کا پچھلا خرچ تصحیح کرا کے انہیں طلاق دے دیں۔

عن ابن المسیب قال: اذا لم یجد الرجل ما ینفق علی امرأتہ جبر علی ان یفارقها [2]

ابن مسیب کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس اس کی بیوی کا خرچ نہیں ہو تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائیگا۔

عن ابی الزناد عن ابن المسیب قال

ابو الزناد کہتے ہیں میں نے ابن مسیب سے پوچھا

---

[1] عبد الرزاق مصنف ج ۷ ص ۲۰۹ [2] حافظ عبد الرزاق مصنف ج ۷ ص ۲۹۲

[3] " " " ج ۷ ص ۹۶ "

سألت عن الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال: يفرق بينهما، قال: سنة؟ قال: نعم سنة [1]

جس شخص کے پاس اس کی عورت کا نفقہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ ابن مسیب نے کہا: ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ میں نے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ کہا: ہاں سنت ہے۔

عن حماد قال اذا لم يجد ما ينفق الرجل على امرأته يفرق بينهما۔ [2]

حماد کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس اس کی بیوی کا نفقہ نہ ہو تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔

عن قتادة اذا لم يجد الرجل ما ينفق على امرأته فرق بينهما۔ [3]

قتادہ کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس اس کی عورت کا نفقہ نہ ہو تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔

چار سال یا ایک سال بعد مفقود کو مُردہ قرار دینے کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین

امام ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:

عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان قالا في امرأة المفقود تربص اربع سنين وتعتد اربعة اشهر وعشرا۔ [4]

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب و حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا مفقود کی عورت چار سال ٹھہرے اور اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گذارے۔

عن سعيد بن المسيب في الفقيد بين الصفين تربص امرأته سنة۔ [5]

جو شخص صفوں کے درمیان سے گم ہو جائے اس کی بیوی کو سعید بن مسیب ایک سال ٹھہرنے کا حکم دیتے تھے۔

حَکَمَین کی تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین

امام عبدالرزاق بن ہمام روایت کرتے ہیں:

عن عبيدة السلماني شهدت علي بن ابي طالب وجاءته امرأة وزوجها، معركل واحد منهما فقام من الناس، فاخرج

عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک عورت اپنے خاوند کو لائی اور ہر ایک کے ساتھ لوگوں کی ایک جماعت

---

[1] حافظ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ، المصنف ج ۷، ص ۹۲، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت ۱۳۹۲ھ۔
[2] " " المصنف ج ۷، ص ۹۲، " " "
[3] " " المصنف ج ۷، ص ۹۲، " " "
[4] حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ۔ المصنف ج ۴، ص ۳۳، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۲ھ
[5] " " المصنف ج ۴/۲، ص ۲۲۸، " " "

هؤلاء حكما من الناس وهؤلاء حكما فقال علي للحكمين: اتدريان ما عليكما؟ ان رأيتما ان تفرقا فرقتما وان رايتما ان تجمعا جمعتما، فقال الزوج: اما الفرقة فلا فقال علي كذبت، والله لا تبرح حتى ترضى بكتاب الله لك وعليك، فقالت المرأة رضيت بكتاب الله لي وعلي۔[1]

عن ابن عباس قال: بعثت انا ومعاوية حكمين فقيل لنا: ان رايتما ان تجمعا جمعتما وان رايتما ان تفرقا فرقتما. قال معمر وبلغني ان الذي بعثهما عثمان۔[2]

عن الشعبي قال: ان شاء الحكمان فرقا وان شاء اجمعا۔[3]

عن ابي سلمة ان شاء الحكمان ان يفرقا فرقا وان شاءا ان يجمعا جمعا۔[4]

حتی ایک فریق نے اپنا حکم (منصف) مقرر کیا اور دوسرے فریق نے بھی اپنا حکم مقرر کیا حضرت علی نے دونوں حکموں سے کہا کہ اگر تمہاری رائے میں ان کی علیحدگی درست ہو تو ان کو علیحدہ کر دیں اور اگر تمہاری رائے میں ان کا ساتھ رہنا درست ہو تو ان کو ساتھ رہنے کا حکم دیں (یہ سن کر) عورت نے کہا علیحدگی کا فیصلہ مت کرنا، حضرت علی نے فرمایا تو جھوٹ بکتی ہے تم اس وقت تک نہیں جا سکتے جب تک کہ کتاب اللہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو جاؤ خواہ وہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف! عورت نے کہا میں کتاب اللہ کے فیصلے پر راضی ہوں خواہ میرے حق میں ہو یا خلاف!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور معاویہ کو حکم بنا کر بھیجا گیا اور ہم سے کہا گیا کہ اگر تمہاری رائے میں ان کا ساتھ رہنا درست ہو تو ان کو ساتھ رہنے کا حکم دیں اور اگر تمہاری رائے میں ان کی علیحدگی درست ہو تو ان کو علیحدہ کر دیں (معمر کہتے ہیں) مجھے خبر پہنچی کہ ان کو بھیجنے والے حضرت عثمان تھے

شعبی بیان کرتے ہیں کہ دونوں حکم اگر چاہیں تو جمع کریں اور اگر چاہیں تو تفریق کر دیں۔

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ اگر دونوں حکم چاہیں تو تفریق کر دیں اور اگر جمع کرنا چاہیں تو جمع کر دیں۔

مفتی آل پاکستان شیخ الجامع ازہر نے علامہ نقاد محقق، نکتہ رس مدقق کی ان تصریحات پر مبنی مکتوب کے مطابق تحکیم سے طلاق نافذ کرنے اور حکمین کی تفریق کا جو جواز بیان کیا تھا ہم نے اس کے ثبوت میں قرآن مجید احادیث نبویہ اور صحابہ و تابعین سے متعدد حوالے بیان کر دیے ہیں تاکہ کسی شخص کو یہ خیال نہ ہو کہ ان صورتوں میں صرف امام وقت کا حق ہے

---

[1] حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ المصنف ج ۶ ص ۵۰ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴۰۶ھ

[2] " " " المصنف ج ۶ ص ۵۱۲، " " " "

[3] " " " المصنف ج ۶ ص ۵۱۲، " " " "

[4] " " " المصنف ج ۶ ص ۵۱۳، ۵۱۲، " " " "

پر فسخ نکاح ہے

علاوہ ازیں ائمہ احناف سے متعدد مواقع پر دوسرے ائمہ کے اقوال اور خصوصاً امام مالک کے قول پر فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے کو جائز روایت کیا گیا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذہب غیر پر فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے کے بارے میں ہم یہاں فقہاء احناف کی آراء نقل کر دیں۔

مذہب غیر پر افتاء اور قضاء کے بارے میں فقہاء احناف کی آراء

مذہب غیر پر فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے کے بارے میں بحث کرتے ہوئے علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان الحکم ثلاثة انواع منه ما لا یصح اصلا و ان نفذه القاضی وهو ما خالف کتابا او سنة مشهورا او اجماعا و منه ما ثبت فیه الخلاف قبل الحکم و یرتفع بالحکم حتی لو رفع الی قاض اخر لا یراه امضاه و منه ما ثبت الخلاف بعد الحکم ای وقع الخلاف فی صحة الحکم به فهذا ان رفع الی قاض اخر فان کان لا یراه ابطله و ان کان یراه امضاه۔ [1]

تاضی کے حکم کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس کا حکم اصلاً صحیح نہیں ہے خواہ اس کی تائید کسی قاضی نے کر دی ہو دوسری قسم وہ ہے جس میں قاضی کے حکم سے پہلے مختلف فیہ اختلاف ہو ایسا حکم جب دوسرے قاضی کے پاس جائے تو اگر وہ اس کو قاضی کے نزدیک (یعنی اس کے مذہب میں) وہ حکم صحیح نہ ہو تیسری قسم وہ ہے جس میں قاضی کے حکم سے بعد اختلاف پیدا ہوا ہو ایسا حکم جب دوسرے قاضی کے پاس جائے تو اگر وہ اس کو

علامہ شامی نے دوسری قسم کی بحث میں یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ جب کوئی قاضی کسی ایسے مختلف فیہ مسئلہ میں فیصلہ کر دے جو اس کے مذہب کے خلاف ہے [2]

مذہب غیر پر قضا کی دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی مجتہد [illegible] کے مذہب کے خلاف ہو اس صورت میں [illegible] دوسرے قاضی کا فیصلہ صحیح ہے اور نافذ [illegible] اس سے عاری ہے کہ اس مسئلہ میں [illegible]

علامہ شامی لکھتے ہیں:

یشترط لصحة القضاء ان یکون — قاضی کے فیصلہ کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ

---

[1] علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ [illegible] شرح تنویر الابصار۔ مسلم شریف

[2] ایضاً ، ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۵ ، ایضاً

موافقا لرایہ ای لمذھبہ مجتھدا کان او مقلدا فلو قضی بخلافہ لا ینفذ لکن فی البدائع انہ اذا کان مجتھدا ینبغی ان یصح و یحمل علی انہ اجتھد فاداہ اجتھادہ الی مذھب الغیر و یؤیدہ ما قدمناہ رسالۃ العلامۃ قاسم مستدلا بما فی السیر الکبیر[1]

وہ فیصلہ اس کے مذہب کے موافق ہو، اگر وہ فیصلہ اس کے مذہب کے خلاف ہے تو نافذ نہیں ہوگا، خواہ قاضی مجتہد ہو یا مقلد۔ لیکن بدائع میں ہے کہ اگر وہ مجتہد ہو تو اس کا یہ فیصلہ صحیح ہوگا اور اس پر محمول کیا جائے گا کہ اس کا اجتہاد مذہب غیر کے موافق ہوا ہے، اس کی تائید علامہ قاسم کے اس رسالہ سے بھی ہوتی ہے جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر سیر کبیر سے استدلال کیا ہے جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

[illegible] صحیح مذہب وہی ہے جو اس کے مذہب کے موافق ہو [illegible] وہ مسئلہ جس پر مفتی فتویٰ دیتا ہے یا قاضی فیصلہ کرتا ہے تو اس کی عدالت و مصلحت کی وجہ سے [illegible]

[illegible] کے نزدیک جو شخص کسی امام کی تقلید کرتا ہے یا اس کے خلاف فیصلہ کرنا غلط مذہب سے اور [illegible] دوسرے شرک کے نزدیک غلط مذہب سے فیصلہ کرنا جائز ہے۔

علامہ شامی اس بحث میں لکھتے ہیں:

لو برھن علی الغائب وغلب علی ظن القاضی انہ حق لا تزویر ولا حیلۃ فیہ فینبغی ان یحکم علیہ ولہ وکذا للمفتی ان یفتی بجوازہ دفعا للحرج و الضرورات وصیانۃ للحقوق عن الضیاع مع انہ مجتھد فیہ ذھب الیہ الائمۃ الثلاثۃ وفیہ روایتان عن اصحابنا وینبغی ان ینصب عن الغائب وکیل یعرف انہ یراعی جانب الغائب ولا یفرط فی حقہ او اقرہ فی نور العین قلت یؤیدہ ما یاتی قریبا فی المسخر وکذا ما فی الفتح من باب

اگر غائب کے خلاف دلیل قائم کر دی گئی اور قاضی کو گمان ہوا کہ [illegible] کوئی حیلہ ہے تو غائب کے خلاف یا اس کے حق میں فیصلہ کرنا چاہیے [illegible] تاکہ حرج نہ ہو اور لوگوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور اس میں [illegible] حالانکہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے ائمہ ثلاثہ کا یہی مذہب ہے اور ہمارے اصحاب کے بھی اس میں دو قول ہیں، اور مناسب یہ ہے کہ غائب کی طرف سے ایک وکیل کر لیا جائے جس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ غائب کی رعایت کرے گا اور اس کے حق میں کمی نہیں کرے گا، نور العین میں اس کو برقرار رکھا ہے [illegible] اور مسخر میں اس کا ذکر آئے گا [illegible]

---

[1] [illegible] ۲۵۲ [illegible] ۲۶۴ [illegible] ۳۲۰

المفقود لایجوز القضاء علی الغائب الا اذا رای القاضی مصلحة فی الحکم له وعلیه فانه ینفذ لانه مجتهد فیه اھ قلت وظاهره ولو کان القاضی حنفیا ولو فی زماننا ولاینافی ماسیاتی من تجویز هٰذا للمصلحة والضرورة۔[1]

مفقود کی بحث میں ہے، جب قاضی غائب کے خلاف یا اس کے حق میں کوئی مصلحت دیکھے تو اس کے متعلق فیصلہ کر دے اور اس کا حکم نافذ ہو جائے گا کیونکہ وہ مجتہد فیہ ہے۔ (علامہ شامی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ ظاہر ہے خواہ قاضی حنفی ہو اور خواہ ہمارے زمانہ میں ہو اور یہ قاعدہ بیشتر قاعدہ کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس قاعدہ کو ضرورت و مصلحت کی بنا پر جائز قرار دیا گیا ہے۔

بلاضرورت مذہب غیر پر قضاء صحیح نہ ہونے کی وجہ

علامہ شامی بدائع الصنائع کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں کہ اگر قاضی کا اجتہاد مذہب غیر کے موافق ہو تو مذہب غیر کے مطابق اس کا فیصلہ صحیح ہے پھر اس کا کیا سبب ہے کہ وہ جگہ جگہ یہ قید لگاتے ہیں کہ ضرورت و مصلحت کے وقت مذہب غیر پر قاضی کا فیصلہ صحیح ہے ورنہ نہیں، اس کی وجہ علامہ شامی نے یہ بیان کی ہے کہ ہمارے زمانہ میں سلطان اس شرط پر کسی شخص کو قاضی مقرر کرتا ہے کہ وہ ہمارے مذہب صحیح کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

بخلاف الحنفی فانه وان صح حکمه بغیر مذهبه علی احد القولین لکنه فی زماننا لایصح اتفاقا لتقیید السلطان قضاته بالحکم بالصحیح من مذهبنا فلاینفذ حکمه بالضعیف فضلا عن مذهب الغیر فافهم۔

(ردالمحتار ج ۴ ص ۱۷۱، مطبوعہ استنبول۔)

بخلاف حنفی کے کہ یک قول کے مطابق حنفی قاضی کا مذہب غیر پر فیصلہ کرنا صحیح ہے لیکن ہمارے زمانہ میں یہ اتفاقی صحیح نہیں ہے کیونکہ اب سلطان اس شرط پر قاضی کا تقرر کرتا ہے کہ وہ ہمارے مذہب کے صحیح قول کے مطابق فیصلہ کرے گا اس لئے اگر اس نے قول ضعیف پر بھی فیصلہ کیا تو وہ بالاتفاق نافذ نہیں ہوگا چہ جائیکہ اس کا فیصلہ مذہب غیر پر ہو، فافہم۔

یہ علامہ شامی اپنے زمانہ کے عرف کی بات کر رہے ہیں اور ہمارے زمانہ کا عرف یہ ہے کہ قاضی کے تقرر کے وقت یہ شرط نہیں لگائی جاتی اس لئے حنفی قاضی کا فیصلہ مذہب غیر پر بلاضرورت صحیح ہوگا۔ ورنہ ضرورت و مصلحت کے وقت بطریق اولیٰ صحیح ہوگا۔

بالخصوص امام مالک کے اقوال پر افتاء اور قضاء کے بارے میں تصریحات

ضرورت اور مصلحت کی بنا پر مذہب غیر پر افتاء اور قضاء

قضاء کی بحث میں علامہ شامی لکھتے ہیں:

لقول القهستانی لو افتی به فی موضع

علامہ قہستانی نے کہا ہے کہ اگر ضرورت کی بناء پر

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ ردالمحتار ج ۴ ص ۴۰۱-۴۰۰، مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول، ۱۳۲۷ھ

الضرورة لا بأس به على ما اظن اه قلت و نظير هذه المسئلة عدة ممتدة الطهر التي بلغت بروية الدم ثلثة ايام ثم امتد طهرها فانها تبقى في العدة الى ان تحيض ثلاث حيض و عند مالك تنقضي عدتها بتسعة اشهر وقد قال في البزازية العتوى في زماننا على قول مالك وقال الزاهدي كان اصحابنا يفتون به للضرورة و اعترضه في النهر بانه لا داعي الى الافتاء بمذهب الغير لامكان الترافع الى مالكي يحكم بمذهبه وعلى ذلك ذهب ابن وهبان في منظومته هنالك لكن قدمنا ان الكلام عند تحقق الضرورة حيث لم يوجد مالكي يحكم به۔ [1]

امام مالک کے قول پر فتوی دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ ضرورت ہے میں کہتا ہوں اس مسئلہ کی نظیر وہ عورت ہے جس کو حیض تین دن کے خون سے بالغ ہوئی ہو اور پھر اس کا طہر لمبا ہو گیا ہو تو احناف کے نزدیک اس کی عدت تین حیض ہی ہے اور امام مالک کے نزدیک اس کی عدت نو ماہ ہے اور فتاوی البزازیہ میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں امام مالک کے قول پر فتوی ہے اور فقیہ ابو اللیث سے منقول ہے کہ ہمارے اصحاب ضرورت کی بنا پر امام مالک کے قول پر فتوی دیتے ہیں، اس پر نہر میں یہ اعتراض ہے کہ مذہب غیر پر فتوی دینے کی کیا ضرورت ہے مالکی عالم سے فتوی لیا جائے جو اپنے مذہب کے مطابق فتوی دے دے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن وہبان نے بھی اپنے منظومہ میں یہی علامہ شامی نے بھی اسی کو ذکر کیا ہے، لیکن ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ مذہب غیر پر فتوی دینے کا جواز ضرورت کی بنا پر ہے اور ضرورت اس جگہ کہ کوئی مالکی عالم موجود نہ ہو۔

علامہ قہستانی فرماتے ہیں:

قال مالك والاوزاعي الى اربع سنين فينكح عرسه بعدها كما في النظم فلو افتي به في موضع الضرورة ينبغي ان لا بأس به على ما ظن [2]

امام مالک اور اوزاعی نے کہا کہ مفقود کی عورت چار سال تک انتظار کرے اس کے بعد اس کا نکاح کر دیا جائے جیسا کہ منظوم میں ہے اگر ضرورت کی بنا پر اس قول پر فتوی دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

علامہ محمد علاؤ الدین کہتے ہیں:

نعم مذهب مالك والقديم من مذاهب الشافعي تقدير باربع سنين لكن في حق عرسه لا غير فتنكح بعدها كما في النظم فلو افتي به في موضع الضرورة ينبغي ان

ہاں امام مالک کا مذہب اور امام شافعی کا قدیم مذہب یہ ہے کہ مفقود کی بیوی چار سال بعد دوسرا نکاح کر لے لیکن یہ صرف اس کی بیوی کے حق میں ہے کہ اس کے بعد اس کا نکاح کیا جا سکتا ہے اور اگر ضرورت کی بنا پر

---

[1] علامہ شامی اس عبارت کی مراد ۲۵۲ھ تا ۳۵۲ھ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱۳۲۶ھ

[2] علامہ محمد بن علی حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ تا ۱۰۸۸ھ مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۲۰ھ

[illegible] پر اس قول کے مطابق فتویٰ دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

علامہ طحطاوی نے بھی ضرورت کی وجہ سے امام مالک کے قول پر فتویٰ کو جائز قرار دیا ہے[1]

علامہ قہستانی فرماتے ہیں:

[illegible] امام مالک، امام ابوحنیفہ کے ہم پلہ [illegible] کے دیا جا چکا ہے لیکن اسی وجہ سے [illegible] نے ضرورت کے وقت امام مالک کے قول کی تائید میلان کیا ہے۔

[illegible] علامہ قہستانی نے اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

[illegible] شیخ خان میں لکھا ہے کہ [illegible] نے [illegible] مسئلہ میں [illegible] امام مالک کے مذہب پر [illegible] کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے[2]

ضرورت کی وجہ سے مذہب غیر کے قابل اعتماد دینے پر فقہاء کی بحث و نظر

[illegible] کے بعد مقصود کی وضاحت [illegible] کا مذہب [illegible] قرار دیا ہے [illegible] مسئلہ [illegible] کا ارشاد ہے [illegible] مقلد [illegible] مسئلہ [illegible] کا فتویٰ [illegible] پر [illegible] کا تقاضا ہے کہ [illegible] تقلید[3] اس پر کوئی فقہی دلیل نہیں ہے۔

[illegible] کا جواب یہ ہے کہ [illegible] کے بعد [illegible] کا مسلک [illegible] کا [illegible] سے [illegible] اور [illegible] شافعیہ [illegible] پر فتویٰ دیتے [illegible] کا [illegible] اور اس پر فتویٰ ہے [illegible] مذہب مسئلہ غیر کا کسی تیسری دلیل سے [illegible] ہو تو وہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible]

---

[1] علامہ محمد [illegible] حاشیہ [illegible] حنفی [illegible] ۳۰۔ مطبوعہ [illegible]

[2] علامہ محمد بن محمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ، حاشیہ طحطاوی علی [illegible] ۲۰۳ مطبوعہ [illegible]

[3] علامہ محمد [illegible] متوفی ۹۶۲ھ [illegible] ۲۳۰ مطبوعہ [illegible]

[4] علامہ [illegible] متوفی ۲۵۲ھ، [illegible] ۲۰۰ مطبوعہ [illegible]

سال کی مہلت کے بعد قاضی مشکوحہ غیر کا نکاح فسخ کر دیتا ہے تو اس کا غیر سے نکاح کس طرح جائز ہوتا ہے کہ وہ منکوحہ غیر ہے جس طرح یہاں قاضی کی تفریق "لمحصنت من النساء" کے معارض نہیں ہے اسی طرح مسئلہ زیر بحث میں قاضی کا فیصلہ "والمحصنت من النساء" کے معارض نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں بھی عنین سے مرافعت قاضی کی تفریق سے عورت غیر سے نکاح کر سکتی ہے، اور جمہور کے نزدیک نفس عنین سے تفریق ہو جاتی ہے اور دونوں صورتوں میں عورت کو طلاق کے عورت غیر سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ "والمحصنت من النساء" کے خلاف نہیں ہے باقی رہا یہ کہ نکاح ثانی تک عورت کا شک ہے اور شک یقین سے زائل نہیں ہوتا، اس کا جواب یہ ہے کہ مفقود فی الحرب کی بیوی کو نکاح ثانی کرنے شک کی بنا پر نہیں دی گئی قاضی کے فیصلہ کی بنا پر دی گئی ہے جیسا کہ ایلاء اور لعین کے مسائل میں ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ اس مسئلہ میں صرف حضرت علی کی تقلید کی گئی ہے حضرت عمر اور حضرت عثمان نے بھی اس پر تقلید کی تھی دیگر صحابی سے اس کا اختلاف نہیں کیا اس لئے یہ مسئلہ اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر قطعی دلالت ہے اس کی یہ توجیہ کرنا کہ اس کو حضرت عمر سے پہلے عنین کہا جاتا تھا۔

ہاں یہ کہنا بجا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں حضرت عمر اور حضرت عثمان کی مخالفت کی ہے ان کے قول پر فتویٰ دینے کا ذکر کیا ہے اس میں اجتہاد ہے کہ کہ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دعوی نہ دیتے اس کا امکان یوں کہنا کہ یہ مسئلہ ان کو نہیں پہنچا ہوگا یہ بات تکلف سے خالی ہے اجازت سے اس کا امکان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حیات تک نہ ہوا ہو گا مگر یہ بعید ہے کہ جو بات حضرت عمر کی زبان سے سنی ہو اس کو نہ جانتے ہوں اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دعوی صحیح ہے تو ان کا یہ فتویٰ منسوخ ہو گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ کہ عنین کی بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ حدیث نہیں پہنچی ہوگی۔ ممکن ہے کہ ان کو یہ حدیث پہنچی ہو مگر ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہو یا وہ اس حدیث کو ترجیح دیتے ہوں جو ان کو پہنچی ہے اور اس کے معارض ہے بہرحال مفقود کی بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دینا ان کا اجتہاد ہے اور اجتہاد حجت نہیں ہے اور اس کے مقابلہ میں حضرت عمر کا فیصلہ حجت ہے۔ رہا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے کس سے پوچھا تھا اور وہ کب سے تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے اس مسئلہ کا علم آپس میں مذاکرہ سے ہوا ہو گا یہ تکلف ہے کہ کہنا کہ اتنے سال تک ہمارے سامنے یہ مسئلہ پیش نہیں ہوا اور اتنے سال بعد تم لوگوں کی فروعات کو سن کر آپ نے یہ فیصلہ کر لیا۔

قرآن مجید کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ میں حنفیہ نے جو حدیث رد کر دی ہے اس کے متعلق کا نظریہ بھی صحیح نہیں ہے [illegible] سے بعض فقہاء نے کہا ہے اور مقصد ان کا یہ ہے کہ مفقود فی الحرب کی عورت کا نکاح ثانی کرنا اس حدیث کے معارض ہے اور اس حدیث کے معارض ہونے کی وجہ سے اس حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا اور اس کے لئے حضرت عمر کے فیصلہ کو دلیل بنایا جائے گا۔

۵۲۔ حضرت عمر کے رجوع کی حکایت صحیح نہیں ہے منہ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چار بیویوں کی اجازت دینے کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا ہے [illegible] ایک بیوی کی طرف [illegible] اس طرح [illegible] دوسری بیوی کو معلق چھوڑ دیا [illegible] معلوم ہوا کہ کسی بیوی کو معلق چھوڑ دینا از روئے قرآن ممنوع ہے اور جب شوہر کی موجودگی میں عورت کو معلق چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ممنوع ہے تو شوہر کے مفقود ہونے کی صورت میں عورت کو معلق چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے عدت میں زیادہ سے زیادہ چار ماہ دس دن [illegible] کا ارشاد فرمایا ہے [illegible] چونکہ عورتیں [illegible] چار ماہ تک بیٹھ سکتی ہیں [illegible] سال تک نہیں بیٹھ سکتیں لہٰذا چار ماہ کے بعد جب کہ [illegible] عورت پر از خود طلاق واقع ہو جائے گی اور [illegible] دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کو چار ماہ سے زیادہ عرصے تک [illegible] عورت اپنے شوہر کی [illegible] سے محروم [illegible] کہیں وہ عورت [illegible] نہ ہو جائے۔

[illegible] ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا [illegible] "جس کا معنی صاف طور پر یہ ہے کہ [illegible] میں ضرر نہیں ہونا چاہیے اور ضرر سے کہ معلق [illegible] بیوی کو زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک [illegible] کا حکم دیتے ہیں [illegible]

[illegible] "اگر بیوی اور شوہر کو یہ خوف ہو کہ [illegible] حدود اللہ قائم نہیں رکھ سکیں گے پس اگر عورت خلع کر کے علیحدہ ہو جائے تو دونوں پر کچھ حرج نہیں [illegible] اس آیت میں [illegible] زوجیت کے قائم رکھنے کا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہے کہ [illegible] کا شوہر برسوں سے مفقود ہو [illegible] ہمیشہ [illegible] بیان کیے گئے ہیں ان کے مقابلہ پر [illegible] یہ [illegible] حق [illegible] ہے کہ معلق [illegible] بائنہ غیر مغلظہ مدت تک انتظار کرنے کا حکم دیا [illegible] قدرت اور یہ حکم قرآن [illegible] نہیں ہے اور اس مسئلہ میں صحیح حکم وہی ہے جو حضرت عمر [illegible] حضرت علی [illegible] حضرت امام مالک حضرت امام احمد [illegible] سے ہے اور یہی حضرت امام شافعی کا قول قدیم ہے اور [illegible] صحیح ہے۔

ضرورت کی بناء پر دوسرے ائمہ کے مذہب پر فسخ نکاح کی صورتوں کا خلاصہ

ضرورت کی بناء پر ہم نے غائب شوہر کی بیوی کے [illegible] صورتیں بیان کی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر کوئی شخص اخراجات کی بناء پر بیوی کو نفقہ نہیں دے رہا اور نہ اس کو طلاق بھی نہیں دیتا تو حاکم [illegible] اس کے [illegible] عورت کو فسخ نکاح کے [illegible] اور [illegible] تفریق کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کسی عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو گیا تو وہ قاضی کے [illegible] مقدمہ کرے [illegible] فسخ کر سکتی ہے [illegible] کرنے کے بعد اسے [illegible] انتظار کرنے کا حکم دے [illegible] عدت وفات کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے [illegible] امام احمد اور امام شافعی کا قول قدیم بھی اسی [illegible] کا فتویٰ ہے۔

(۳) اگر شوہر مفقود الخبر ہو اور عورت کے گذارے کے لئے [illegible] خرچ نہ ہو تو عورت کے [illegible] تک [illegible]

قاضی فی الفور تفریق کر دے گا، امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے۔

(۴)۔ اگر شادی کے بعد خاوند کسی طویل المیعاد بیماری میں مبتلا ہو گیا اور عورت کے لیے خرچ کی کوئی سبیل نہیں تو عورت کے مطالبہ پر قاضی فی الفور تفریق کر دے گا۔ یہ بھی امام مالک کا مذہب ہے۔

(۵)۔ اگر خاوند کو لمبی مدت کے لیے سزا ہو گئی اور عورت کے لیے خرچ کی کوئی سبیل نہیں ہے تب بھی امام مالک کے نزدیک عورت کے مطالبہ پر قاضی فی الفور طلاق نافذ کر دے گا۔

(۶)۔ خاوند غائب ہو، اس کا پتا معلوم ہو اور اس سے ڈاک کا رابطہ بھی ہو اور وہ خوشحال بھی ہو لیکن تنگ کرنے کے لیے عورت کا خرچ نہ دے اور نہ اس کو طلاق دے، تو امام مالک اور امام احمد کے نزدیک قاضی اس کو طلاق دے سکتا ہے، امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے۔

(۷)۔ خاوند حاضر اور موجود ہو اور وہ مالدار بھی ہو لیکن عورت کو نفقہ دیتا ہو نہ طلاق دیتا ہو تو امام مالک کے نزدیک عدالت کے مطالبہ پر قاضی طلاق نافذ کر دے گا۔

(۸)۔ عورت یہ ثابت کر دے کہ خاوند اس پر ظلم کرتا ہے مثلاً بلا وجہ مار پیٹ یا گالم گلوچ کرتا ہے تو عورت کے مطالبہ پر امام مالک کے مذہب میں قاضی تفریق کر سکتا ہے۔

(۹)۔ ناچاقی کی صورت میں جب صلح کا امکان نہ رہے تو امام مالک کے نزدیک دو حکم مقرر کیے جائیں اور وہ اگر مناسب سمجھیں تو زوجین میں تفریق کر سکتے ہیں۔

(۱۰) مفقود الخبر اگر جنگی صفوں کے درمیان سے غائب ہوا ہے تو امام مالک کے نزدیک حاکم اس کو ایک سال بعد نکاح کی اجازت دے دے گا اس میں عدت وفات نہیں ہے۔

ان تمام صورتوں کا ہم نے ائمہ مذہب کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور قرآن مجید، حدیث اور آثار صحابہ و تابعین سے ان پر دلائل قائم کر دیے ہیں۔

مذہب غیر پر عدالت کی طلاق کا حکم

امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے مذہب پر ہم نے جن دس صورتوں میں عورت کے مطالبہ پر قاضی کے لیے طلاق دینے اور نکاح فسخ کرنے کا حق بیان کیا ہے ان صورتوں میں اگر پاکستان یا کسی اور اسلامی ملک کی عدالتوں میں سے کسی عدالت نے طلاق نافذ کر دی یا نکاح فسخ کر دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اس پر تمام فقہاء کا اجماع ہے، ملک العلماء علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

فاما اذا کان من اھل الاجتھاد ینبغی ان یصح قضاءہ فی الحکم بالاجماع ولکن لقاضی حق ینقضہ لانہ لا یصدق علی نسیان بل یحمل علی انہ اجتھد فادی اجتھادہ او مذھب خصمہ فقضی بہ فیکون قضاءہ باجتھادہ فیصح فی حادثۃ وھی محل

جب قاضی مجتہد ہو اور وہ اپنے علاقہ کے مروجہ کسی اور امام کے مذہب کے مطابق کسی مقدمہ میں فیصلہ کر دے تو اس کا یہ فیصلہ بالاجماع صحیح ہے اور دوسرے قاضی کو اس فیصلہ کے منسوخ کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے بھول کر یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ قاضی نے اس مسئلہ میں اجتہاد و غور و فکر کیا اور اس کا

اجتہاد یہ وقوع الطلاق ھل
لاجتہاد فی القضایا فی
محل الاجتہاد فیہا وقد اوذی ابو حنیفہ
فیکون ھذا امضت علی صحتہ

اجتہاد، دوسرے امام کے مذہب کے مطابق تین طلاقوں
اس نے اپنے اجتہاد سے یہ فیصلہ دیا جو اس کی محل
میں سے اس کا یہ فیصلہ صحیح ہے کیونکہ اس امر
اتفاق ہے کہ قاضی محل اجتہاد میں اپنے اجتہاد کے
مطابق فیصلہ کر سکتا ہے، لہٰذا اس فیصلہ کی صحت پر اتفاق
ہے۔

خاوند کے پیش نہ ہونے پر عدالت کی طلاق کا حکم

گر ان دس صورتوں میں سے کسی صورت میں
کے بارے میں نکاح کا دعویٰ کرے
فیصلہ کر کے طلاق نامہ کر دیں یا طلاق نامہ کے بغیر جو کہ فسخ
ہو جائے گا اور چونکہ فقہاء احناف کے نزدیک
تعلق ضرورت سے ہی ہے اس لئے احناف کے نزدیک بھی یہ
علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وہ ان یقف ان مصلحۃ فی عدم
سقوطہ : بنیہ وحکمہ سقوط ذلک الحق
فیہ ۔ ت

جب قاضی عائب کے حق میں
فسخ میں مصلحت دیکھے اور اس کے
دے، اس کا فیصلہ مانا جائے گا۔ (ت)

مسئلہ ہے۔

ہیں نے اس مسئلہ میں کافی تفصیل سے گفتگو کی ہے
ان کے متعلق یہ اطمینان پہنچتے ہیں
کرتے ہیں
ملتبلا ہو گیا یا کسی جرم کی وجہ سے
کا پتہ نہ ہو اور اس سے
کب کرتے ہیں اس کا یہ حل ہے تو ہمارے زمانے کے مفتی بہ قول کی
ہیں بھی ہے جب تک وہ طلاق نہیں دیتا وہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی فسخ
ہیں چلی جائے اور شوہر مفقود ہو جائے تو عدالت طلاق دیدے تو ہمارے زمانے کے مفتی اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔
ہے خواہ طلاق سے اس وقت سے پہلے دل میں مت سے یہ ترتیب قائم کر لیں اس مسئلہ کا حل پیش کر دیں

ت ... ہے ... ق ... ۱۲ ... ھ ... ش ... ہے ... ت ... ہے ... ت ... ہے ... ت

[illegible] سے متعلق حدیث کے ثبوت اور اس کے فضل و کرم سے میں نے ہر واضح کر دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے [illegible] بے شک اس مسئلہ کا حل نہیں ہے بلکہ امام اعظم کے قول سے ہی فقہاء حنفیہ نے [illegible] سے کہ ضرورت کے وقت مذہب غیر پر فتویٰ دینا، قضاء کرنا اور عمل کرنا جائز ہے اور اس قاعدہ کی روشنی میں [illegible] ائمہ ثلاثہ خصوصاً امام مالک اور امام احمد کے قول کے مطابق ان مسائل کا حل بیان کیا ہے اور ہمارے [illegible] پر اکتفاء نہیں کی بلکہ قرآن مجید، احادیث مبارکہ، آثار صحابہ، اور اقوال تابعین سے ان مسائل کو ثابت [illegible] ہمری یہ کاوش اس بات سے کہ کوئی شخص اسلام کو ناقابل عمل نہ سمجھے بلکہ یقین رکھے کہ اسلام میں [illegible] کوئی مشکل کا حل موجود ہے اگر ہم اس حل کو پیش نہیں کر سکتے تو یہ ہماری فہم اور مطالعہ کی کمی ہے۔ اسلام میں [illegible] ہے اس مضمون کو نافع بنائے اسے قبول عام عطا فرمائے اس کے مصنف قارئین اور معاونین کی [illegible] دنیا سے لے کر آخرت کی نجات اور مغفرت کو مقدر فرمائے [illegible]

بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

معتدہ کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان

۳۶۱۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی تھی انہوں نے اپنے باغ کی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو ایک شخص نے انہیں گھر سے باہر نکلنے سے منع کر دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو کیونکہ تم ان میں سے صدقہ و خیرات کرو گی یا کوئی اور نیکی کرو گی۔

دوران عدت دن میں معتدہ کے گھر سے نکلنے میں مذاہب فقہاء

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور دوسرے فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ معتدہ بوقت ضرورت دن میں گھر سے باہر نکل سکتی ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے عدت وفات میں امام مطلقہ کی تمام عورتوں کو شامل ہیں اور جو عورت عدت طلاق میں گذار رہی ہو اس کے بارے میں فرماتے ہیں وہ دن اور رات کے کسی وقت میں گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔

دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کے عام جواز پر امام ابوحنیفہ کی دلیل

امام ابوحنیفہ کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے، ولا یخرجن [illegible] مطلقہ عورتیں خود بھی گھر سے نہ نکلیں" یہ آیت مطلقہ عورتوں کے گھر سے نہ نکلنے کے بارے میں صریح نص ہے اور بیوہ عورت کے بارے میں بھی ہے، نیز بیوہ عورت کا نفقہ شوہر کے ورثہ کے ذمہ فرض نہیں ہے اس لیے قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عدت کے زمانہ میں دن کے وقت گھر سے باہر جا سکتی ہے، اس کے برخلاف مطلقہ عورت کا نفقہ چونکہ شوہر کے ذمہ ہے اس لیے اس کو گھر سے نکلنے کی کوئی شرعی حاجت نہیں ہے۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب

حضرت جابر کی روایت کا ایک جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر کی خالہ نے اپنے شوہر سے خلع کر لیا ہو اور خلع میں عدت کا نفقہ معاف کر دیا ہو اس لیے وہ عدت کی ضرورتوں کے لیے گھر سے باہر نکل سکتی ہو، اس قسم کے مسائل میں احناف کے نزدیک یہی رخصت ہے۔ ہدایہ اور فتح القدیر میں اس کا تذکرہ ہے۔ دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو اور اب منسوخ ہو گیا ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر جو اس حدیث کے راوی ہیں خود یہ فتویٰ دیتے تھے کہ مطلقہ کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر سے پوچھا کیا مطلقہ عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ حضرت جابر نے کہا نہیں، الحدیث امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر اپنی خالہ کے واقعہ عدت گھر سے باہر نکلنے کا واقعہ نہیں کہتے ہیں اور خود اس کے خلاف فتویٰ دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ان کے نزدیک منسوخ ہے[1]۔ نیز امام بیہقی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور وہ گھر سے جانا چاہتی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو روکو، اس نے کہا میں نہیں رک سکتا فرمایا اس کو قید کر لو، کہا اس کے بھائی بہت تنگ دست ہیں، فرمایا امیر سے صدقہ طلب کرو[2]۔ امام ابن ابی شیبہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے عورتوں کو روکتے تھے تاوقتیکہ وہ عدت پوری کر لیں[3]۔

---

[1] علامہ عینی نے شرح معانی الآثار طحاوی ۲۰۶ھ شرح مسلم ص ۴۸۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، مطبعۃ ثانی ۱۳۷۵ھ

[2] امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۲ ص ۴۲، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۰ھ

[3] امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ مصنف ج ۵ ص ۴۳، مطبوعہ دار اشاعت کراچی

بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

۳۶۱۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَنَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ لِلنِّكَاحِ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ ان
[illegible] حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری [illegible]
[illegible] حضرت سعد بن خولہ عامری سے
[illegible] کا نکاح [illegible]
[illegible] اور آپ سے ان کے مسئلہ دریافت کیا [illegible]
جیسے ہی ان کا حمل وضع ہوا ان کو عدت پوری [illegible]
اگر میں چاہوں تو دوسرا نکاح کر سکتی ہوں [illegible]
زہری کہتے ہیں کہ اگر کوئی عورت [illegible]
نکاح کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں [illegible]
اس کا شوہر مر گیا ہو [illegible]

کر تمہارے چار ماہ اور دس دن پورے نہ ہو جائیں۔ سبیعہ کہتی ہیں جب
حضرت ابو السنابل نے یہ بات [illegible]
شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
اور آپ سے میں نے یہ مسئلہ دریافت کیا [illegible]
جیسے ہی میرا حمل وضع ہوا میری عدت پوری [illegible]
اگر میں چاہوں تو دوسرا نکاح کر سکتی ہوں [illegible]
فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت [illegible]
نکاح کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں [illegible]
اس کا شوہر مر گیا ہو [illegible]

جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ۔

پہلے اس سے مقاربت نہیں کر سکتا۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ جُحَادَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَنَا عَبْدُ اللهِ ب

۳۶۱۸ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ فِي قَالَا لَمْ يُبَيِّنْ حَرْفَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا لَمْ يُبَيِّنْ هَارُونُ هَذَا وَابْنُ رُمْحٍ عَنْ لَيْثٍ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ لَيْثًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں اس بات کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی کو روانہ کیا اور کریب کا نام نہیں ہے۔

حاملہ بیوہ کی عدت میں مذاہب فقہاء

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد، امام شافعی اور تمام متقدمین اور متاخرین فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ حاملہ عورت کا وضع حمل ہو اسی وقت اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے خواہ وضع حمل شوہر کے انتقال کے فوراً بعد ہو یا کئی ماہ بعد یہاں تک کہ شوہر کا جنازہ ابھی گھر میں رکھا ہو یا ابھی قبر میں اتارا نہ گیا ہو۔ البتہ حضرت علی، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے کریمی حاملہ ہو جو عدت وفات اور عدت حمل میں سے لمبی عدت سے، جمہور کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم میں سورہ بقرہ اور سورہ طلاق دونوں میں حاملہ کی عدت وضع حمل بتائی گئی ہے اور یہ حکم عام ہے خواہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا مطلقہ اس کی عدت وضع حمل تک ہے اور جو عورت آزاد ہو یا لونڈی، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، سب کی عدت وضع حمل ہوگی یا عدت وفات چار ماہ دس دن، یہ دونوں آیتیں اس میں متعارض ہیں اس سے ہم سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا جو بروقت حاملہ تھیں اور شوہر کی وفات کے چند روز بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا آپ نے وضع حمل کے بعد ان کو نکاح کی اجازت دے دی، اس سے معلوم ہوا کہ حاملہ کی عدت وفات چار ماہ دس دن والی آیت حاملہ کے ساتھ خاص ہے اور جس آیت میں حاملہ کی عدت کو وضع حمل تک بتایا ہے وہ اس کے عموم کو شامل ہے خواہ وہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ علامہ سندھی کہتے ہیں کہ دونوں آیتوں میں تعارض کی وجہ سے علماء مذاہب مختلف ہو گئے ہیں کسی نے ایک آیت کو لیا کسی نے دوسری کو، کسی نے دونوں کو ملا کر ایک تیسرا حکم نکالا، کسی نے توقف کیا، کسی نے ترجیح کی بنیاد پر ایک کو اختیار کیا، ہم کہتے ہیں کہ ان آیتوں کی تفصیل کی ضرورت تھی جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیان کر سکتے تھے، کیونکہ وہی کتاب اللہ کے مبین ہیں۔ یہ مسئلہ حجیت حدیث پر بھی ایک واضح دلیل ہے۔

۱۔ علامہ سندھی کی حاشیہ نسائی متوفی ۱۳۳۶ھ جلد ۲ ص ۱۸۰، مطبوعہ: نور محمد اصح المطابع کراچی۔ طبع ثانی ۱۳۸۳ھ

بَابُ وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت

۲۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى [illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [illegible] عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ [illegible] عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ [illegible] أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ [illegible] وَأَنَا عِنْدَهَا حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ [illegible] فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَدْ كَانَ مِنْ حَالِي مَا قَدْ بَلَغَكِ فِي أَبِي سُفْيَانَ وَتَزَوُّجِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّايَ فَقَالَتْ زَيْنَبُ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ [illegible] دَخَلَتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [illegible] يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ [illegible] يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حمید بن نافع کہتے ہیں کہ زینب بنت ابی سلمہ [illegible] نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا کے [illegible] حضرت ام حبیبہ [illegible] فوت ہوئے تو حضرت ام حبیبہ نے تیسرے دن خوشبو منگائی اور اپنے بازو پر ملی [illegible] پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ [illegible] کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے [illegible] حضرت زینب کہتی ہیں کہ پھر میں ام المومنین حضرت زینب [illegible] کے پاس گئی جب ان کے بھائی [illegible] فوت ہوئے تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس سے کچھ لگایا پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ [illegible] فرماتے تھے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے [illegible] حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نے اپنی ماں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے [illegible] سنا ہے، وہ کہتی تھیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ [illegible]

الْمِنْبَرِ لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ
ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ
عَشْرًا فَأَتَيْتُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ
عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ
عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ تَقُوْلُ لَا إِنَّمَا
هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ
إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ
عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَأَقُوْلُ
لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ
الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ
إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا
وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا
وَلَا شَيْئًا حَتّٰى يَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى
بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ
فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ
إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِي
بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ
طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ

۳۶۲۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى
قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ
بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہا یا رسول اللہ
شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے
اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں، پھر فرمایا یہ مہینہ
دن ہیں زمانہ جاہلیت میں تو تم سال پورا ہونے پر
بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی حمید نے حضرت زینب سے
مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ حضرت زینب نے
زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر فوت
ہو جاتا تھا تو وہ ایک تنگ
خوشبو وغیرہ لگاتی تھی۔ جب اس طرح ایک سال
تو اس کے پاس ایک گدھا، بکری یا کوئی اور جانور یا
ایسا تو وہ اس کو ہاتھ لگاتی، کہ ایسا کرنے سے
وہ اکثر مر جاتی ہے وہ اس طرح
ان کی عدت پوری ہوتی ہے پھر عدت کے
بعد وہ جو چاہے کرے یا جو چاہے استعمال کرے

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں
کہ جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان
فوت ہو گئے تو انہوں نے تین دن خوشبو
کپڑوں پر لگائی اور فرمایا کہ مجھے
خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن

قَدْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. حَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۲۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَقُولُ تُوُفِّيَ رَجُلٌ عَنِ امْرَأَتِهِ فَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَكَانُوا يَسْتَأْذِنُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَتْ أَنْ تُكْحَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكْمُنُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ سَنَةٌ.

۳۶۲۲ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَكَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ الَّذِي فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ

ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے حضرت زینب نے اس حدیث کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش سے کسی سے روایت کیا۔

حضرت زینب بنت ام سلمہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں انھوں نے کہا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی اور لوگوں کو اس کی آنکھوں (محمد شدت مرض) کا خدشہ ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سرمہ لگانے کی اجازت طلب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک عورت کے بارے میں جاہلیت کے زمانہ میں ایک برا سال گزرتا تھا اور ایک سال کے بعد جب کتا گزرتا تو اس پر مینگنی مار کر باہر آتی تھی، اب تم سے چار ماہ دس دن بھی نہیں گزرا جاتا۔

ایک اور سند سے حمید بن نافع حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق نقل کرتے ہیں اس میں محمد بن جعفر کی روایت کی طرح عدت کا ذکر نہیں ہے۔

بن جعفر

۳۶۲۳۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] فِي سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ قَالَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو [illegible] عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ [illegible] أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ [illegible] أَنَّ بِنْتَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَرْمَدُ فَتَجْعَلُ الْبَعْرَةَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ۔

۳۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو [illegible] عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ [illegible] وَقَدْ [illegible] وَقَدْ كُنَّ مِمَّنْ [illegible] يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ [illegible] بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [illegible] أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ [illegible] عَلَيْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۳۶۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ [illegible]

[illegible] گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے وہ اس میں [illegible] صرف چار مہینے اور دس دن ہیں۔

[illegible] حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب [illegible] کے انتقال کی خبر آئی تو آپ نے تیسرے دن خوشبو منگا کر اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگائی۔ [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو عورت [illegible]

سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ
عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَوْ عَنْ
كِلَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ اَيَّامٍ
اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا

وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائی ہو اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے سوائے اس کے خاوند کے۔

۳۶۲۶ - وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ
وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ
بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مِثْلَ
رِوَايَتِهٖ

ایک اور سند سے بھی سب سابق روایت منقول ہے۔

۳۶۲۷ - وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ
وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَجَّاجٌ
حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ
بْنُ سَرْجِسَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ
الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ
سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ حَبِيْبَةَ
وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
تَقُوْلَانِ سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ تُحِدُّ
عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت حفصہ بنت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یہ حدیث بھی مثل سابق ہے۔

۳۶۲۸ - وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ نَا
حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ جَمِيْعًا
عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ
عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک اور سند سے صفیہ بنت ابی عبید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بعض مطہرات سے حسب سابق روایت کی ہے۔

بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ.

۳۶۲۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا.

۳۶۳۰ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْحُلْوَانِيُّ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ.

۳۶۳۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ.

۳۶۳۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اس کے کہ وہ اپنے خاوند پر سوگ کرے تو وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے اور اس دوران نہ تو رنگا ہوا کپڑا پہنے سوائے عصب کے اور نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے سوائے اس کے کہ حیض سے پاک ہوتے وقت قسط یا اظفار کی ہلکی سی خوشبو لگا لے۔

[illegible] سے روایت ہے [illegible] سے روایت ہے [illegible] سے روایت ہے [

عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِيْنَا أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ طُهْرِنَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِهَا.

کیا گیا ہے۔ البتہ شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ کا حکم ہے۔ سرمہ نگائیں نہ خوشبو لگائیں نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔ البتہ عورت جب حیض سے غسل کرے تو خوشبودار پتے سے غسل کی اجازت ہے۔

بیوہ کو موت کے سوگ میں مذاہب فقہاء

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ عدت فوت شوہر کے نزدیک ہر عورت پر سوگ کرنا واجب ہے خواہ وہ مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو یا بیمار ہو مسلمہ ہو یا کافرہ امام ابوحنیفہ اور بعض مالکیہ کہتے ہیں کہ ذمیہ پر سوگ نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سوگ عبادت ہے اور ذمیہ عبادت کی اہل نہیں ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ سوگ کا حکم اس حدیث میں آپ نے سوگ کرنے والی عورتوں کو عام طور پر مخاطب فرمایا ہے اور عام طور پر مخاطب فرمانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ذمیہ پر بھی سوگ واجب ہے۔ نیز اس پر اجماع ہے کہ مسلمہ عورت کا سوگ واجب ہے تو ذمیہ پر بھی سوگ ہے۔ جس علت کی وجہ سے مسلمہ پر سوگ واجب کیا گیا ہے وہ علت ذمیہ میں بھی پائی جاتی ہے کہ وہ بھی اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔ امام ابوحنیفہ اور دوسرے فقہاء کے دلائل کا جواب اس پر سوگ ہے۔[1]

علامہ نووی نے یہ بات صحیح کہی ہے کہ ذمیہ کا عقیدہ صحیح نہیں ہے لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ذمیہ پر بھی سوگ ہے۔ علامہ نووی سے اس کی دلیل معلوم نہیں ہو سکی۔

بیوہ و مطلقہ کے سوگ میں فقہ احناف کا مسلک

علامہ علاؤ الدین حصکفی حنفی بیان کرتے ہیں کہ مکلفہ مسلمہ خواہ نابالغہ ہو یا عاقلہ ہو اس کو خاوند کے فوت ہونے پر سوگ کرنا واجب ہے خواہ وہ مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو یا بیمار ہو مسلمہ ہو یا کافرہ امام ابوحنیفہ اور بعض مالکیہ کہتے ہیں کہ ذمیہ پر سوگ نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سوگ عبادت ہے اور ذمیہ عبادت کی اہل نہیں ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ سوگ کا حکم اس حدیث میں آپ نے سوگ کرنے والی عورتوں کو عام طور پر مخاطب فرمایا ہے اور عام طور پر مخاطب فرمانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ذمیہ پر بھی سوگ واجب ہے۔ نیز اس پر اجماع ہے کہ مسلمہ عورت کا سوگ واجب ہے تو ذمیہ پر بھی سوگ ہے۔ جس علت کی وجہ سے مسلمہ پر سوگ واجب کیا گیا ہے وہ علت ذمیہ میں بھی پائی جاتی ہے کہ وہ بھی اللہ پر ایمان رکھتی ہے۔ امام ابوحنیفہ اور دوسرے فقہاء کے دلائل کا جواب اس پر سوگ ہے۔[1]

[1] علامہ نووی کی بات ... ج ۱ ص ۴۹۸ ... صحیح مسلم مع شرح نووی مطبوعہ

اس لیے کہ وہ اپنے اخراجات کی خود ذمہ دار ہے اس کے برخلاف مطلقہ کے اخراجات کا کفیل [illegible] ہے اس لیے اس کو گھر سے باہر نکلنے کی مطلق اجازت نہیں ہے جب مطلقہ عدت گذار لے تو اس کے [illegible] کے درمیان حجاب ضروری ہے کیونکہ طلاق بائن یا منقطعہ کے بعد وہ اجنبی عورت کی طرح ہے۔

[illegible]

[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]

جلد سادس

جلد ثالث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب اللعان

۳۶۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتُقْتَلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ اس مرد کو قتل کر دے؟ اور اگر وہ ایسا کرے تو تم اس شخص کو قتل کر دو گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرو۔ حضرت عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ معلوم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کا دریافت کرنا برا سمجھا اور ان کی مذمت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب حضرت عاصم پر شاق گذرا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر پہنچے تو ان کے پاس حضرت عویمر آئے اور پوچھا اے عاصم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا تم میرے پاس کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوال کیا تھا آپ نے اس کو ناگوار سمجھا۔ حضرت عویمر نے کہا، بخدا میں اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ نہ پوچھ لوں۔ پھر حضرت عویمر لوگوں کے جمگھٹے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ یہ بتلائیے کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا اس کو قتل کر دے (اگر وہ ایسا کرے) تو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے پھر وہ کیا کرے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور تمہاری بیوی
بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے جاؤ اپنی بیوی کو
آؤ۔ حضرت سہل کہتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان
بھی اس وقت لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس تھا۔ جب وہ دونوں لعان
حضرت عویمر نے کہا یا رسول اللہ میں نے
کو اپنے پاس رکھوں تو جھوٹا ہوں گا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم دینے سے
کو تین طلاقیں دے دیں ابن شہاب
پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ

۳۶۳۴۔ وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَنِيْ عَجْلَانَ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَكَانَ فِرَاقُهٗ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَّكَانَتْ حَامِلًا وَّكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ اَنَّهٗ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حضرت عویمر انصاری رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو عجلان سے
وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس
بعد حسب سابق حدیث بیان
میں یہ بھی ہے کہ حضرت عویمر کا یہی
بعد میں لعان کرنے والوں میں
روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی بیوی
ماں کی طرف منسوب کیا گیا
ماں کا وارث ہوتا تھا اور ماں اس کی

۳۶۳۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں رسول اللہ

تِنِ سَعْدٍ اَخِیْ بَنِیْ سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا
مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ
رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا وَ
لْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ وَزَادَ فِیْهِ
فَتَلَاعَنَا فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ
قَبْلَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ

بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا
اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ
بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ
قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فِیْ
مَا اَقُوْلُ فَمَضَیْتُ اِلٰی مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ
فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللّٰهِ مَا جَآءَ بِكَ
هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَاِذَا
هُوَ مُفْتَرِشٌ بُرْذَعَةً مُّتَوَسِّدًا اِقْسَادَةً

روایت میں یہ زیادہ ہے کہ دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں بھی اس موقع پر موجود تھا اور اس حدیث میں یہ ہے پہلے اس نے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور نبی اس طرح علیحدگی ہوگی۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب بن زبیر پوچھا گیا کہ کیا ان میں تفریق کر دی جائے گی؟ سعید میرے لیے اجازت طلب کرو! اس نے کہا وہ اس وقت سو رہے ہیں، حضرت ابن عمر نے میری آواز سن لی اور پوچھا جاؤ بخدا تم بغیر کسی ضروری کام کے اس وقت نہیں آئے کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کر دی جاتی ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں! سب سے پہلے جس

خَسُوهَا بِكُمْ قُلْتُ أَنَا عِنْدِي أَخْبَرَ
الْمُتَلَاعِنَتَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ
سُبْحَانَ اللهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ
عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدَ
أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ
يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ
وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ
فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ
فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ
ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ
يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَ
وَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ
الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ
قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا
وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا
أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ
فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ
أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ
الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ
وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ
مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

۳۶۳۷۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَنْ نَحْوِ مُتَقَدِّمِي

سے اس کا سوال کیا وہ فلاں بن فلاں تھا، اس نے کہا یا
رسول اللہ یہ تصور کیجیے کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص
کو اپنی بیوی کا کام کرتے دیکھے تو کیا کرے اگر کسی سے
کہے تو یہ بہت بڑی بات ہے اگر خاموش رہے تو بھی
بڑی بات ہے کیسے جواب دے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش
رہے اور اس کا کوئی جواب نہیں دیا بعد میں وہ شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا
اللہ! میں نے آپ سے جس چیز کا سوال کیا تھا وہ مصیبت
میرے لیے خود پیش آ گئی ہے بہت سی
نور میں یہ آیتیں نازل فرمائی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت اس پر تلاوت فرمائی اور
اس کو وعظ و نصیحت کی اور اس کو سمجھایا کہ دنیا کی
تکلیف آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے اس نے
کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا
میں نے اس پر جھوٹ نہیں باندھا، پھر آپ نے اس
عورت کو بلایا اور اس کو وعظ و نصیحت کی
کہ (دنیا) آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے۔ اس نے
کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا
یہ مجھ پر جھوٹی تہمت لگا رہا ہے
کی اور اس نے چار مرتبہ گواہی دی کہ بیشک وہ سچا ہے اور
آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اس نے چار بار یہ
ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو، پھر آپ نے
دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

سعدی جبیر بیان کرتے ہیں [illegible]

قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ رَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

سے زمانہ خلافت میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا مجھے اس کا جواب معلوم نہیں تھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا میں نے آپ کو بتلایا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جائے گی؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۶۳۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ. قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تمہارا حساب اللہ پر ہے تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تمہارے لئے عورت پر اب کوئی حق نہیں ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور میرا مال؟ آپ نے فرمایا تمہارا کوئی حق نہیں ہے اگر تم سچے ہو تو اس مال کے بدلے میں ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو اس کا تم پر بہت بعید ہے! زہیر کی سند میں کچھ تغیر و تبدل ہے۔

۳۶۳۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ نَا زَهْرَانِيُّ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر لعان کرنے والی جوڑی میں تفریق کر دی، اور فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ پر ہے کہ

فَإِنْ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحَدٍ فِي شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

سے ایک کاذب ہے، پس کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔؟

۳۶۴۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح حدیث بیان کی اسی طرح

۳۶۴۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ مُتَلَاعِنَيْنِ إِلَّا

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں میں تفریق نہیں کی مگر اس کے بعد جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کا ذکر کیا

قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ بَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق کر دیا۔

۳۶۴۲ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُرِئَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو ماں سے ملا دیا۔

۳۶۴۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری اور اس کی عورت کے درمیان لعان کرایا اور ان کے درمیان تفریق کر دی۔

۳۶۴۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۶۴۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحَاقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَانَا لَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَحَدَّثَ جَلَدْتُمُوْهُ اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ وَاللّٰهِ لَاَسْئَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَحَدَّثَ جَلَدْتُمُوْهُ اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ قَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُوْ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ هٰذِهِ الْاٰيَاتَ فَابْتُلِيَ بِهٖ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی شب مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک انصاری آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو [illegible] تو آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غیظ و غضب میں خاموش رہے گا، بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کا حل دریافت کروں گا، دوسرے دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور وہ اس کا ذکر کرے تو آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غیظ و غضب میں خاموش رہے گا، آپ نے فرمایا اے اللہ اس مسئلہ کو کھول دے اور آپ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ لعان کی آیت نازل ہو گئی، (ترجمہ) "وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے اور کوئی گواہ نہیں ہے" پھر وہ شخص اس مسئلہ سے دوچار ہو گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی بری کرنے کر آیا [illegible]

الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَآءَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَاَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا اَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَآءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا

ف: اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی سے مطلع فرمایا تھا کہ اس کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس سے آپ کو نفرت ہوگی اور وہ بھی جس سے آپ متنفر ہیں سو ایسے ہی ہوا اور آپ کے قائل ہیں اس کا یہی مطلب ہے۔

نے لعان کیا مرد سے چار مرتبہ یہ کہتے ہوئے کہ [illegible] سے ہے اور پانچویں مرتبہ لعنت کرتے ہوئے کہا اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، پھر عورت نے لعان کرنا شروع کیا (یعنی کہا کہ وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رک جا (ذرا سوچ کر لعان کر) وہ عورت نہیں مانی اور اس نے لعان کیا جب وہ دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا [illegible] گھنگر یالے بالوں والا بچہ پیدا ہوگا اور اس کے ہاں سیاہ تام گھنگر یالے بالوں والا ہی بچہ پیدا ہوا۔

۳۶۴۶۔ وَحَدَّثَنَاهُ [illegible] قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَقَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ سِيَاقِهٖ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

۳۶۴۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [illegible] نَا عَبْدَةُ الْاَعْلٰى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ [illegible] عَنْهُ وَنَا اَوَّلُ [illegible] مِنْهُ عَنْهُ فَقَالَ [illegible] هِلَالُ بْنُ [illegible] بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ وَكَانَ اَخَا الْبَرَآءِ ابْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهٖ فَكَانَ اَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس [illegible] سے پوچھا [illegible] شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی [illegible] مالک کے سوتیلے بھائی تھے اور یہ پہلے [illegible] نے اسلام میں لعان کیا، انھوں نے اس عورت سے لعان کیا [illegible] رہنا اگر اس کے ہاں سفید رنگ کا سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر سرگیں آنکھوں اور گھنگر یالے بال پتلی پنڈلیوں والا بچہ

بِصِرْوَهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا
وَصْفَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ
وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حُمْشَ
السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ
قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ
جَعْدًا حُمْشَ السَّاقَيْنِ

جو تم دیکھو کہ بچہ سفید رنگ، سیدھے بالوں والا، بڑی آنکھوں، گھنگریالے بال اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

۳۶۴۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
ابْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَنْبَأَنَا عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ
اللِّعَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ
فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ
مِنْ قَوْمِهِ يَشْتَكِي إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ
مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا
ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ الَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ
وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ
اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى
عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدِلًّا
آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ
شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا
أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا [illegible] حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کچھ کہا تھا [illegible] پھر ان کے قبیلہ کا ایک آدمی آپ [illegible] کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک [illegible] حضرت عاصم کہنے لگے کہ اسی بات کی وجہ سے [illegible] پر یہ شخص کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات [illegible] شخص سے اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھنے [illegible] سرخ رنگ، دبلا پتلا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے متعلق اس نے اپنی بیوی کو متہم کیا تھا وہ بھری ہڈیوں والا، گھنگریالے بالوں والا اور گندمی رنگت والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ [illegible] کا حل بیان فرما! پھر اس عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ اس شخص کے مشابہ تھا جس پر اس عورت نے [illegible] کوئی شبہ نہیں ہوا جس پر اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کیا۔ حاضرین مجلس میں سے کسی شخص نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی عورت ہے [illegible] کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پر گواہوں کے کسی عورت کو سنگسار کرنے [illegible] کہ نہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا نہیں [illegible] کہ وہ عورت جو سرعام [illegible]

فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي إِحْدَى هَاتَيْنِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ۔

۳۶۴۹۔ وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرًا لَنَعِمَ فَكَانَ حَمْلُهَا

۳۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا أَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ هُمَا اللَّتَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ان دو عورتوں میں سے ایک کے بارے میں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی شخص کو بغیر گواہ کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں! وہ عورت علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاعنہ کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو ابن شداد نے کہا کہ یہ وہی دو عورتیں ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی شخص کو بغیر گواہ کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں! وہ عورت علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا.

۳۶۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا يَغْشَاهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي كَرَّمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو کیا میں اس کو اتنی مہلت دوں گا کہ چار گواہ لے کر آؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

۳۶۵۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَفَأُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو کیا میں اس کو اتنی مہلت دوں گا کہ چار گواہ لے کر آؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

۳۶۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا مَسَسْتُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي كَرَّمَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَعَاجِلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھوں تو کیا میں اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاؤں جب تک کہ چار گواہ لے آؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! سعد نے عرض کیا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے میں تو اس سے پہلے ہی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! تمہارے سردار کیا کہہ رہے ہیں؟

بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْعُوْنِيْ وَيَقُوْلُوْنَ سَيَدْلُهُمْ إِلَيْهِ نَعِيُوْنَ وَإِنَّا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ ۔

ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔

۳۶۵۴۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِيْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو بغیر اس کو تلوار سے مارے ہوئے اور بغیر اس کو معاف کئے ہوئے نہ چھوڑوں گا۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، قسم خدا کی میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت کے سبب سے ہی اس نے بے حیائی کی باتیں ظاہر کی ہیں اور پوشیدہ، اور اللہ سے زیادہ کوئی عذر پسند نہیں کرتا اسی لئے اللہ نے رسولوں کو بھیجا ہے جو بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

۳۶۵۵۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفَحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں "غیر مصفح" اور "عنہ" نہیں ہے۔

سَنَدٌ

۳۶۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى تَرَى ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری بیوی کے ہاں ایک سیاہ رنگ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ کہا ہاں۔ فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا ہے؟ کہا ہاں ہے۔ فرمایا وہ کہاں سے آگیا؟ کہا شاید اس کی رگ نے پہلے کسی آباؤ اجداد کی طرف کھینچ لیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہو سکتا ہے تیرے لڑکے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔

۳۶۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ لِهَذَا فِي بَنِيهِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت سفیان بن عیینہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے آ کر عرض کی نسب کی نفی کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے آپ نے فرمایا عنقریب اس کے بیٹوں میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

۳۶۵۱ - وَحَدَّثَنِيْ ... هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ ... لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ ... قَالَ ... رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... فَهُوَ ... لَعَلَّ ... رَسُوْلَ اللّٰهِ يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ ... فَقَالَ ... النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... لَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ ...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ... صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ... کہا، میری بیوی نے ایک ... جنا ہے ... صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ... اس نے کہا سرخ ہیں ... اس نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری ... اس نے کہا ہاں ... اس نے فرمایا کہاں سے آیا ... اس نے کہا شاید اس کو گذشتہ ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اس کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو!

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

لعان کا لغوی اور اصطلاحی معنی

لعان کا مادہ لعن سے ماخوذ ہے علامہ ... لکھتے ہیں کہ ... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ... اس کا معنی ... اور ... اس کی نسبت مخلوق کی طرف ہو تو ... اور لکھتے ہیں کہ لعان کا معنی ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے تو ... بیوی سے اسداد کرے ... کہے کہ اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فلاں مرد کے ساتھ زنا کیا ہے اور میں اس دعوے میں سچا ہوں جب وہ چار بار یہ قسم کھا لے تو پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ زنا کی اس تہمت لگانے میں جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، بیوی کو کھڑا کیا جائے اور وہ چار بار ... کہے کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میرا خاوند ...

شخص سے جو مجھ پر تہمت لگائی ہے یہ اس تہمت میں سچوں میں سے ہے اور بیچوں علامہ کہتے ہیں اگر یہ عورت اس سے حمل
مجھ مرد کا نسب ماں کو لعان کے بعد وہ عورت اس شخص سے ملا نہ جائے گی اور کبھی اس شخص کے باپ سے نہیں ہوگی
اگر وہ حاملہ ہو تو اس عورت کے ساتھ زنا جیسی کیا جائے گا۔

لعان کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ لعان کا شرعی معنی ہے ایسی شہادت جو
قسموں سے مؤکد ہوں اور لعنت کے ساتھ مقرون ہوں امام شافعی
ہیں۔ دو قسمیں ان کی نزدیک شہادت کے ساتھ مؤکد ہوں امام شافعی کے نزدیک اس میں قسم کی اہلیت شرط ہے مسلمان
اس کی کافر ہونی اور کافر ہونا غلام اور اس کی ہوی میں بھی ہوتا ہے امام مالک
ہے اس میں تہمت کی طہارت شرط ہے اس لئے لعان سے مسلمان آزاد عاقل بالغ کے ساتھ
جس سے حد قذف ساقط ہو سکتی ہے[1]

لعان کی وجہ تسمیہ

اور لعنت کا لفظ کہا ہے اور عورت غضب کا لفظ کہتی ہے اور اس لئے لعان سے
کہا ہے کیونکہ ان لفظ میں لعنت اور غضب دونوں لفظ ہیں اس کی وجہ سے
سے تو وہ لعنت کا لفظ کہا ہے اور عورت کی طرف سے غضب کا لفظ کہا ہے کہ
سے اور عورت کو غضب کے لفظ کے ساتھ اس لئے کہا ہے کہ غضب کی نسبت عورت کا حق زیادہ ہے
اور حد قذف کا مستحق ہے اور اگر عورت سچی ہو تو وہ سنگسار کی جانے کی مستحق ہے[2]

بلاضرورت سوالات کو ناپسند کرنا

حدیث نمبر ۳ سے ۶ تک سے معلوم ہوا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کرنے میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھنے کی
کرنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسند کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند
کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ حدیث عاصم کو اس شخص کا واقعہ معلوم ہوا تھا اور وہ یہ سوال بلاضرورت کر رہے تھے۔ اس لئے
جواب میں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کی برائی ظاہر ہونے سے بچانے کا ہر ممکن شریعت نے
ہے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسائل میں مسلمان بہت سوال صرف کسی ضرورت کی وجہ سے سوال کرتے تھے اور
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا کراہت جواب دیتے تھے۔

زانی کو زنا خود قتل کرنے کا حکم

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھے
دیکھ لے تو اس سے رکنا چاہئے اس سے رکنا چاہیے اور وہ شخص اس سے زنا
نہ قتل کرے تو جمہور فقہاء اسلام کا نظریہ ہے کہ اس پر قصاص لازم ہوگا بلکہ وہ زنا کرنے والے کو
کرے یا مقتول کے ورثاء اس سے زنا کا اقرار کر لیں۔ اور شرط بھی ہے کہ وہ زانی شادی شدہ ہو

۱۔ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۲۹۰، ۲۔ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۲۹۰، ۳۔ " " "

ہے تو اگر وہ سچا ہے تو آخرت میں اس پر کوئی وبال نہیں ہوگا۔ بعض شوافع کا قول یہ ہے کہ جو شخص بھی سلطان کی اجازت کے بغیر کسی شادی شدہ زنی کو قتل کرے گا اس سے قصاص لیا جائے گا۔[1]

امام ابوحنیفہ کا قول جمہور کے موافق ہے، اگر دو شخص گواہی دیں کہ اس شخص نے فلاں آدمی کو قتل کیا ہے تو جمہور کے نزدیک اس سے قصاص لیا جائے گا اور امام احمد کے نزدیک اس پر قصاص نہیں ہے۔[2]

جمہور کی دلیل ابن ماجہ کی روایت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو حضرت سعد کے لوگوں سے تو ہوا کا گواہ ہے پھر فرمایا نہیں! سنت خدا شہادت کے بعد وہ نشہ اور غیرت ہیں اگر وہ شخص قتل کرنے والے کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبب سے قتل کرنے کی اجازت نہیں دی اور اس پر دو گواہوں سے زنا ثابت ہو جائے اس کا مطالبہ ہے کیونکہ وہ صاحب امام ہے اس لئے اس صورت میں اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، لیکن کسی شخص کو بھی تو ان اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اور اس وجہ سے وہ تعزیر کا مستحق ہوگا۔

لعان کے بعد تفریق میں مذاہب فقہاء

علامہ محمد امین حنفی لکھتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک یہ ظاہر ہے کہ نفس لعان سے، لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق ہو جاتی ہے، امام مالک اور ان کے اکثر اصحاب کا قول ہے کہ مرد کے لعان سے فارغ ہونے کے بعد تفریق ہو جاتی ہے اور امام شافعی اور ان کے اکثر اصحاب کا قول یہ ہے کہ میاں بیوی میں تفریق ہونا لعان کے فیصلہ کرنے والے حاکم کی تفریق پر موقوف ہے اور امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اور سفیان ثوری کا یہ قول ہے کہ نفس لعان سے تفریق واقع نہیں ہوتی بلکہ لعان کے بعد حاکم کی تفریق کرنے سے تفریق ہوتی ہے۔ امام احمد بن حنبل کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں ایک امام شافعی کے موافق ہے اور دوسرے میں منازعت ہے۔[3]

علامہ عبدالحسن مروزی حنبلی لکھتے ہیں کہ وجیز میں لکھا ہے کہ امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ نفس لعان سے تفریق ہو جاتی ہے، محرر، منتظم، رعایتین، حاوی صغیر، فروع وغیرہ کتب حنابلہ میں اسی قول کو مقدم رکھا ہے، اور امام احمد حنبل سے دوسرا قول یہ ہے کہ نفس لعان سے تفریق نہیں ہوتی جب تک حاکم تفریق نہ کرے، خرقی اور المغنی ابن قدامہ کا متن، کافی، مقنع، شرح کبیر، ابوالخطاب، زرکشی وغیرہم فقہاء حنابلہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے، علامہ مرداوی کتب مذہب و دوسری کتب مذہب میں اسی قول کو مختار کہا ہے اور اکثر علماء اصحاب نے اسی کو اختیار کیا ہے۔[4]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۸۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، سنہ ندارد

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۹ ص ۴۵۹ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، سنہ ندارد

[3] امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ ص ۱۸۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، سنہ ندارد

[4] علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۲ ص ۲۹۵، مطبوعہ دار الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[5] علامہ علاؤالدین علی بن سلیمان مرداوی متوفی ۸۸۵ھ الانصاف ج ۹ ص ۲۵۲-۲۵۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، سنہ ندارد

فقہاء احناف کے نظریہ پر دلائل

فقہاء احناف کی دلیل ۔ ۔ ۔ کہ امام مسلم نے یعنی صحیح میں حضرت ابن عمر رضی ۔ ۔ ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے علامہ نووی کی اس دلیل کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شرح مسلم میں علامہ نووی کی یہ رائے ہے کہ یہ حکم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویمر کے تین طلاقیں دینے کے بعد فرمایا تھا اور یہ کہ یہ جملہ حضرت سہل بن سعد ساعدی کی روایت میں موجود ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے، یہ جملہ حضرت ابن عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ہے۔

اللہ یعلم ان احدکما کاذب۔ [1]

حافظ ابن حجر عسقلانی کی اس وضاحت سے یہ معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فلا سبیل لی علیہا حضرت عویمر کی دی گئی تین طلاقوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ تین طلاقوں پر واقع ہونے کے اس مسئلہ میں علامہ نووی نے جو دلیل لکھا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لا سبیل لک علیہا جس حدیث سے ماخوذ ہے وہ حسب ذیل ہے:

عن سعد بن جبیر قال سمعت ابن عمر سئل عن المتلاعنین فقال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا الحدیث۔ [2]

سعد بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا کہ تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے اور اس عورت پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا سبیل لک علیہا" کا تعلق حضرت عویمر کے تین طلاقوں سے نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق نہیں ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے وہ تفریق ہوگئی۔

اس لعان سے تفریق واقع ہونے پر ایک واضح دلیل یہ ہے کہ حضرت عویمر نے لعان سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلاقوں کو نافذ کر دیا تھا اگر اس لعان سے تفریق نہ ہوتی تو آپ ان کی طلاقوں کو نافذ کر دیتے، امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

عن سہل بن سعد فی ھذا الخبر وفصلہا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ [3]

حضرت سہل بن سعد اس حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاقوں کو نافذ کر دیا۔

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ج ۹ ص ۴۵۲۔ ۴۵۳، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۰۱۔ ۸۰۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

[3] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۰۶، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور۔

علامہ نووی نے [illegible] کہ [illegible] ہے۔ [illegible] صحیح مسلم میں [illegible] حدیث نمبر ۳۶۳۹ تا ۳۶۴۴ جس میں [illegible] حدیث نہیں ہے۔

صحیح مسلم میں [illegible] حدیث نمبر ۳۶۴۴ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] حدیث نہیں ہے۔

لعان کی وجہ سے بچہ کے نسب کی نفی میں مذاہب فقہاء

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے درمیان تفریق کرا دی اور بچہ کو ماں کے ساتھ ملحق کر دیا۔

[illegible] کہ لعان کے بعد [illegible] کا نسب منتفی ہو گا [illegible] کے بعد اس کا نسب اس کی ماں سے ملحق ہو گا [illegible] کے بعد اس کا نسب منتفی ہو گا [illegible] کے بعد اس کا نسب اس کی ماں سے ملحق ہو گا [illegible] کا نسب بچہ بیدا ہونے کی یا دیکھنے سے [illegible] کہتے ہیں [illegible] کا نسب منتفی ہو گا [illegible]

ج۔ یہ حدیث صحت قیاس کی دلیل ہے کہ حق تعالیٰ نے ستارہ پرست کے رنگ کے مقابلہ میں انسان کے بچوں کو دین اسلام پر قیاس کیا ہے۔

د۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے نامعلوم معاملات میں بڑے استاد یا شیخ سے مشورہ کرنا مناسب ہے اگرچہ وہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو اور اگرچہ غریب ہو تاہم بغیر کسی قیاس کے بتا دیتے ہیں کہ یہ اس عورت کا خاوند ہے اس عورت کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیاس کیا ہے نہ دیکھا۔ اور بہت سے مسائل ثابت ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے عربی کو شبہ ہوا تھا اس کا اسی کے جواب سے رد ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حذف عبد مناف فرمایا تھا کہ تمہارا باپ جنتی ہے۔ ایک اور شخص نے وجیہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا تمہارا باپ جہنمی ہے۔ ۱۲

الحمد للہ علی احسانہ آج مورخہ ۱۰ رمضان مبارک ۱۴۰۸ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۸۸ء شرح صحیح مسلم کی تالیف مکمل ہو گئی یہ اولین شرح صحیح مسلم کی باقی جلدوں کی تصنیف کی بھی توفیق اندنی فرمائے اس شرح کو تمام مسلمانوں کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور رہتی دنیا تک تمام مسلمانوں کے لئے اس کی تادیب اور اس سے استفادہ کو عام کر دے۔ اے اللہ مصنف کی اس سعی کو خالص اپنی رضا کے لئے رکھ۔ اے اللہ مصنف کی مغفرت فرما دیگر اس کا خیر میں مصنف کا تاوان کی مغفرت فرما اس کتاب کے ناشرین اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی مغفرت فرما اس پر عمل کرنے والوں کی مغفرت فرما مصنف کے والدین، اساتذہ، تمام محدثین و مفسرین کے تمام متعلقین کی مغفرت فرما [illegible] اجمعین الی یوم الدین۔

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزے میں انجکشن لگوانے کے حکم کے متعلق ضمیمہ

معدہ کے عمل اور انجکشن میں تقابل اور تجزیہ

اگر ڈرپ کے ذریعہ گلوکوز کا انجکشن لگوایا جائے تو انسان کے سوچنے سمجھنے [illegible] لگوائے جانے والے جسم میں وہ طاقت اور توانائی پہنچ جاتی ہے جو معدہ سے مقصود ہوتی ہے، اور گلوکوز کی ڈرپ پر مشتمل انجکشن گلوکوز جسم میں وہاں پہنچ جاتا ہے، جس سے اصلاح بدن حاصل ہوتی ہے۔

کمزوری اور تباہی کا شکار ہو جائے تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ ان مفلوج حیاتین اور معدنیات کو اس کے جسم میں
کر دیا جائے۔

دوا کے جو انجکشن دیے جاتے ہیں ان میں بھی صورت حال کار فرما ہے بعض اوقات جلدی اور فوری نتائج حاصل ہونے
دوا کے ذریعہ ذائقہ کو درمعدہ کے عمل ہضم سے گزرنے کے بعد اس دوا کے جزو میں شامل ہونے اور تباہی کے خلیوں، عضلات
تک یا دماغ خطرناک حد تک پہنچ جاتے ہیں اور مریض کی صحت یا نقص کا کام کرنے کی
ہو نہیں ہوتی کہ معدہ کے عمل ہضم کے بعد مدرنی نظام کے تحت وہ دوا خون میں شامل ہو جائے گی اسی لئے ان کا اثر
رک کر کے انجکشن کے ذریعہ براہ راست وہ دوا خون میں پہنچا دی جاتی ہے

روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر فقہاء کے اصول سے استدلال

اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ گلوکوز یا کسی قسم کی غذا کے انجکشن
جو انجکشن لگائے جاتے ہیں ان کا مقصود حاصل ہوتا ہے مریض کے ذریعے دوا یا غذا کے جسم تک پہنچنے سے
حاصل ہوتا ہے بلکہ انجکشن کے ذریعہ یہ مقصد معدہ کی بہ نسبت بہت جلد اور بہ
ائمہ مجتہدین نے گو انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا سبب قرار نہیں دیا تاہم وہ اس میں معذور تھے کیونکہ ان کے
یہ دنیا میں ہونا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے یہ تصریح کی ہے کہ کان یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
ہے کیونکہ ہمارے فقہاء نے یہ تصریح کی ہے کہ کان یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے
ہے کہ انجکشن کے ذریعہ معنی دوا یا غذا حاصل ہوتی ہے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

لان التحرز عن معنی وصول الدواء
ضروری ویتأتی بالکل والشرب ونحوہما سواء
کان مسوداً ومعنیً وصورۃً لا معنیً ومعنیً لا
صورۃً اھ

یہ ہمارے فقہاء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی کے ذریعہ روزہ توڑ دے اور اس کو ملزم ٹھہرایا جائے تو اس
دوا کے داخل ہونے سے احتراز ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس میں بھی مفہوم
اس کا پورا معنی پایا جاتا ہے اس لیے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے اگرچہ فعل صورۃ
ہو گیا ہو نہیں ہے اس اصول کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ انجکشن لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے
دوا یا غذا لینے سے بھی مقصد ہوتا ہے کیونکہ ان میں دوا یا گلوکوز سے اس لیے دوا یا غذا لینے کا مقصد انجکشن لگوانے سے
بدرجہ اولیٰ پورا ہوتا ہے اس لیے انجکشن لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جانے کا یقین ہے کیونکہ یہ بھی معنی معلوم ہے
اس لیے ان میں بھی حسب تقاضائے ہمارے فقہاء کے بیان کردہ اس مسئلہ کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

۱۔ ملک علماء علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ بدائع الصنائع ج ۲ ص ۹۰ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۴۰۶ھ

ولو جامع امرأته فيما دون الفرج فانزل او باشرها او قبلها او لمسها بشهوة فانزل يفسد صومه وعليه القضاء وذكر ترجمة عليه وكذا لو فعل ذلك فانزلت المرأة بوجود الجماع من جنبت المعنى وهو قضاء الشهوة بفعله وهو لمس۔ [1]

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے فرج کے ماسوا میں جماع کیا اور اس کو انزال ہو گیا، یا اس کو لپٹایا یا اس کو بوسہ دیا یا اس کو شہوت سے چھوا اور اس کو انزال ہو گیا تو اس پر قضا ہے اور کفارہ بھی ہے اسی طرح اگر عورت کو انزال ہو گیا ہو جماع کے بعد سے تو کفارہ اس سے بھی ہے کیونکہ اس نے جماع سے کیونکہ اس کے چھونے سے اس کی شہوت پوری ہوئی اور یہی جماع کا مقصد ہے۔

منافذ اصلیہ کے اشکال کا جواب

[illegible] جبر کے ساتھ [illegible] جوف دماغ میں پہنچ جائے اور اگر کسی مصنوعی مورخ سے کوئی دوا یا غذا [illegible] کے سوراخ کے کسی حصہ میں پہنچا دی جائے تو یہ [illegible] کے نزدیک مفطر نہیں ہے اور نہ اس سے [illegible] [2]

[illegible] کے نزدیک [illegible] [3] [illegible] [4]

---

[1] ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ بدائع الصنائع ج ۲ ص ۹۳ مطبوعہ سعید ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

[2] اگر جوف دماغ، جوف معدہ میں تک [illegible] جوف معدہ، جوف دماغ میں دو [illegible] [illegible] ص ۹۳ اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر [illegible]

[3] ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ بدائع الصنائع ج ۲ ص ۹۳ مطبوعہ سعید ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

[4] " " " بدائع الصنائع ج ۲ ص ۹۳، " " " " " "

[illegible]

روزے میں انگشت نگوں نے سے روزہ ٹوٹنے پر احادیث و آثار سے استدلال

[illegible]

معدہ یا جوف دماغ میں پہنچ کر تیز اثر نے اپنے احتیاط سے لگائی [illegible] حدیث و آثار میں ہے کسی قدم کے ذریعہ [illegible] مسند داخل [illegible] کی چیز کے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا [illegible] ہیں کہ روزہ چیز جسم کے کسی حصہ میں [illegible] جسم کے [illegible] کے جن با شارع علیہ السلام خود [illegible] فرمائے مثلاً آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی جازت دی ہے آنکھ میں دوا ڈالنے [illegible] گیا ہے [illegible] مسواک کرنے سے کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے کی اجازت ہے [illegible] حصوں اور [illegible] چیزوں کے داخل [illegible] سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے برعکس جو [illegible] آثار کے مطابق روزہ ٹوٹ جانے کا قول ہے [illegible]

حافظ الہیثمی بیان کرتے ہیں:

عن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا عائشة هل من كسرة فاتيته بقرص فوضعه على فيه وقال يا عائشة هل دخل بطني منه شيء كذلك قيمة لصائم ان يفطر مما دخل وليس مما خرج رواه ابو يعلى [1]

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] کرتے ہیں [illegible] پیٹ کے [illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible]

ویلیس مباخوبر ۔ سہ نہیں ہے خارج ہوں ۔

روزے میں انجکشن گوانے سے روزہ ٹوٹنے کے سلسلہ میں حرف آخر

فی الدین والحیاۃ ۔ ج ۱ ص ۴۲، مطبوعہ بیروت)۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۵۸، مطبوعہ بیروت ۔ ۔ فتاوی نوریہ ج ۱ ص ۲۳۰ ۔ ۲۰۷، مطبوعہ لاہور) میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے دیکھا ہے کہ روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور دلیل یہ قائم کی ہے کہ ہمارے فقہاء کے نزدیک مانند حقنہ کے علاوہ کسی اور سوراخ سے معدہ اور دماغ کے ۱۱۲ ۔ ۔ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مباحث کفو کے متعلق ضمیمہ

غیر کفو میں نکاح کے جواز کے متعلق میں نے شرح صحیح مسلم جلد ثالث میں ایک طویل بحث لکھی تھی جو شائع ہونے کے بعد کچھ تسامح ہو گئے جو عقدت زیب بحث رہی تھی اس لئے اس کی تصحیح کر دی گئی ہے اسی طرح مسئلہ کفو پر بھی ایک طویل بحث لکھی تھی وہ بھی شائع ہو گئی تھی اور وہ بھی غلط فہمیاں مضطرب اور مختلف فیہ مسائل میں ہوتی ہیں ہر حال علماء اور نسبین سے خدا تعالیٰ ... سے اور یا بغیر علیہ السلام کی ... قدسیہ معصومہ ... علمائے امت سے ترجیح کرنے میں میرا مسلک کبھی تحقیق ... بحث میں کتابت کی بعض غلطیاں بھی رہ گئی تھیں، ان کی تصحیح کی ... میں اعلان کر دی گئی ہے ... میں ان ... کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے ان مسائل کی طرف متوجہ کیا ... علمائے امت سے کہ اگر ... نے ترجمہ اس غلطی سے مطلع کریں، میں ... مسئلہ میں ... نہ کرنا ... اس کی بنیاد قرآن مجید ... حدیث اور قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں ... مسئلہ میں ... اجماع مجتہدین سے ... ہو جائے کوئی حیثیت نہیں ... اصل حجت قرآن ... ہے ...

غیر کفو میں نکاح کے جواز میں ... وجوہ سے ... بعض اہل علم نے ان احادیث پر کچھ ... اس ضمیمہ میں ان ... کے جوابات لکھے ... ان کے ... کرنے میں ... والوں کو حق ... کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ... توفیق ... ہے ...

غیر کفو میں نکاح کے جواز پر قرآن مجید سے استدلال کی وضاحت

... بندوں سے محبت کا ...
... بعد فرمایا ...

... محبوبات کے ... ترغیب ...

وَيُحِلُّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ... لَكُمْ ...
(نساء ع ۳)

اس آیت سے ... استدلال یہ ہے کہ ... صاف واضح فرما دیا ہے ... اس سے اس آیت کا خلاصہ ... کر ... اہل علم ... میں محرمات سے نکاح کر ... اس حلت سے کچھ ... محرمات سے علاوہ ... اس ... پر یہ منافقت کہا گیا ہے کہ ...

... ان مسائل سے ... اور ... ان مسائل کا ... کہ ... وہ مختلف فیہا ... اور ... ان مسائل ... ہیں دیگر کبار ... سے ... کے ساتھ ... کیا ہے ... ان کا معاملہ الگ ہے ... ان مسائل میں ... کا ... سے ... اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے ان کا معاملہ بھی جدا ہے۔

عورت دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، خالہ بھانجی اور پھوپھی کو نکاح میں جمع کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اس حدیث کی بنا پر ان رشتہ داروں کی عورتوں سے ان کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے، اسی طرح اس آیت میں صرف رشتہ کی بنا پر بہنوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا

اور سنت سے تخصیص مشہور ہے۔ [1]

علامہ نیشاپوری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس آیت سے ثابت ہوا کہ

اس فائدہ سے اس آیت میں حسب ذیل تخصیصات داخل ہیں:

(۱) ۔

لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔

(۲) ۔

(۳) ۔

(۴) ۔

(۵) ۔

کیونکہ

ولبغ الأیتہ۔

(۶) ۔

یہ تخصیص اجماع سے ثابت ہے

احادیث میں

تحریم بھی ان منسوخہ عورتوں میں داخل ہے۔

---

[1] علامہ

[2] علامہ

جمہور فقہاء کے نزدیک عام مخصوص البعض کا حجت ہونا

ہر ایک دلیل کے بارے میں انہوں نے اپنے عموم کے اعتبار سے حجت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے، اس آیت کے عموم سے متعلق انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس مسئلہ میں اصل یہ ہے لیکن عموم بتانے والے کے نزدیک جس دلیل سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے عموم کے اعتبار سے حجت ہونے کے اعتبار سے حجت ہونے کے اعتبار سے حجت ہونے

وقال بعضہم ان کان المخصوص معلوماً بقی العام فیما وراءہ علی ما کان (الی قولہ) والصحیح من مذھبہ ان العام یبقی حجۃ بعد الخصوص معلوماً کان المخصوص او مجھولاً اکان فیہ ضرب شبھۃ۔[1]

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ اگر مخصوص معلوم ہو تو عام باقی افراد میں حسب سابق حجت ہوتا ہے۔ اور صحیح مذہب یہ ہے کہ مخصوص معلوم ہو یا مجہول عام باقی افراد میں حجت ہے [illegible] یہ حجت ظنی ہوتی ہے۔

صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود لکھتے ہیں:

وھو ای العام حجۃ بلا شبھۃ فیما ای فی الباقی وھٰذا اذا کان الاستثناء معلوماً اما اذا کان مجھولاً فلا۔[2]

عام باقی افراد میں حجت قطعی ہوتا ہے [illegible] جب کہ مستثنیٰ معلوم ہو اور اگر مستثنیٰ مجہول ہو تو پھر حجت قطعی نہیں ہوتا۔

علامہ تفتازانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔

[illegible] گئے تو ان کے غیر متعین ہو گئے۔[3]

[illegible] گروہ [illegible] مستثنیٰ کے ساتھ مخصوص [illegible] اس نے اس آیت سے استدلال کیا ہے: یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (نساء: ۱۱)

کہ لڑکے کا حصہ لڑکیوں کے دو حصوں کے برابر ہے۔

اس آیت کا عموم حجت قطعیہ ہے حالانکہ یہ عموم قاتل، غلام اور کافر سے مخصوص ہے اور اگر مورث کافر ہو تو مسلمان سے [illegible] اس کی صحابی [illegible] آیت سے [illegible] علامہ [illegible] نے اس آیت سے استدلال کیا ہے [illegible] نے اصولیوں کی اس تصریح سے [illegible]

---

[1] علامہ فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی حنفی متوفی ۴۸۲ھ، اصول البزدوی ص ۶۳، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

معلوم ہوا محققین کے نزدیک وراحت نفلیت اور جمہور کے نزدیک حرمت نکاحی سے اب وہ مسئلہ جس پر آپ کو بہت عام ہے اور اس آیت کے عموم سے استدلال کیا جاتا ہے۔

احل لکم ماوراء ذالکم میں ما کا عموم

علامہ ابوبکر جصاص رازی حنفی احل لکم ماوراء ذالکم کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد یکرھو ھم فیما عدا المحرمات فی الایۃ وفی سنۃ النبی ﷺ

ابوبکر رازی یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید اور سنت میں مذکور محرمات کے علاوہ میں ہر عورت حلال ہے۔

علامہ خازن شافعی لکھتے ہیں:

واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا بھم باموالکم بالنکاح لکن العموم دخلہ التخصیص ﷺ

احل لکم ماوراء ذلکم سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے نکاح میں قرآن و سنت سے مذکور محرمات کے علاوہ عورتیں حلال ہیں۔

نیز انہوں نے بھی احل لکم ماوراء ذلکم کی تفسیر میں لکھا ہے:

ھذا العموم متفق علیہ ﷺ

یہ عموم سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

احل لکم وراء ذالکم کے عموم سے فقہاء کا استدلال

ہمارے فقہاء نے اس آیت سے اور احادیث سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ محرمات مذکورہ کے علاوہ عورتیں سب نکاح کرنا حلال ہے۔ علامہ ابوالحسن مرغینانی لکھتے ہیں:

ومن تزوج حرۃ او امۃ حرم علیہ بنتھا حتی تضع حملھا وھذا عند ابی حنیفۃ ومحمد وقال ابو یوسف رحمہ اللہ لا تحرم وقولہ وجہ من التحلیل ان المحرم من الجمع بین المنکوحتین ھو الجمع بالوطی

اگر کسی شخص نے حاملہ عورت سے نکاح کیا تو اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے جب تک کہ حمل وضع نہ ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا مذہب ہے۔ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حرام نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ حرمت صرف قرآن سے ثابت ہوتی ہے اور قرآن میں جمع بین المنکوحتین سے وطی کا جمع حرام ہے۔

علامہ ابوبکر کاسانی حنفی نے بھی اس قرآن کی یہی وضاحت فرمائی ہے

وتدل مصنف العموم وھو قولہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذالکم ﷺ

ذالکم سے استدلال کیا ہے۔

ﷺ علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ احکام القرآن ج ۱ ص ۱۳۹ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور

ﷺ علامہ علی بن محمد بن عباس خازن متوفی ۷۲۵ھ تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۶۹ مطبوعہ مکتبہ علمیہ پشاور

ﷺ قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عربی مالکی متوفی ۵۴۳ھ احکام القرآن ج ۱ ص ۳۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

ﷺ علامہ ابوالحسن علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ اولین ص ۲۸۰ مطبوعہ مکتبہ علمیہ لاہور

ﷺ علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۴۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

اسی طرح علامہ بدرالدین عینی محللات بالنص کی شرح میں لکھتے ہیں:

وھو قولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم ... اور وہ نص جس نے ان کا ان عورتوں سے نکاح حلال کیا ہے

وکل من کانت کذلک جاز نکاحھا۔[1] ... وراء ذلکم ... جو عورتیں اس نص کے ماسوا ہیں ان سے نکاح کرنا جائز ہے۔

اسی طرح علامہ ابن نجیم حنفی نے بھی ان عورتوں کو جو نص سے حلال کی گئی ہیں یا حرام کی گئی ہیں ان کے ساتھ نکاح کے جواز کے [illegible] ہے، لکھتے ہیں:

ولھما انھما من المحللات بالنص ... اور وہ اس لئے کہ ابوحنیفہ اور محمد کی دلیل یہ ہے کہ وہ ان عورتوں میں سے ہیں جو نص سے حلال کی گئی ہیں ... اور وہ نص واحل لکم ما وراء ذلکم ہے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے بھی اس آیت کے عموم سے حلالہ کے ساتھ ان کے نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے، لکھتے ہیں:

فأما تحریمھا علی المطلق ثلاثا فلیست ... یہ حرمت مطلق پر تین طلاق کی وجہ سے ہے ... مطلوبۃ للہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم ... اللہ تعالیٰ کا مقصود نہیں ہے اور اس نے حلال کیا ہے ... ما وراء ذلکم

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس شبہ کا بھی ذکر کیا ہے جو حلالہ کے ساتھ ان کے نکاح کے جواز پر [illegible] ہے، لکھتے ہیں:

وقد روی بأمرہ ثلاثۃ فی حدیث واحد ... [illegible] ... فلیس فی شیء من ذلک ما یمنع نکاحہ ... [illegible] ... واحل لکم ما وراء ذلکم

[illegible] ... علامہ ابن قدامہ حنبلی کے ان کلمات سے ... [illegible] ... واحل لکم ما وراء ذلکم ... [illegible] ... ذلکم کے عموم سے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

فانکحوا ما طاب لکم من النساء میں صاع کے عموم سے فقہاء کا استدلال

آیت سے ہم نے غیر کفو

میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے وہ یہ ہے:

وانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و رباع۔ (نساء: ۳)

عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے دو دو سے تین تین سے اور چار چار سے۔

علامہ ابوبکر جصاص اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

وعن عائشۃ و حسن و ابی میسرۃ ما حل لکم یعنی

حضرت عائشہ حسن بصری اور ابو میسرہ سے مروی ہے کہ جو عورتیں نکاح کے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو۔

ہمارے استدلال کی خلاصہ یہ ہے کہ یہاں عموم کے لیے ہے یعنی قرآن و سنت میں جن عورتوں کو نکاح کے لیے حلال کیا گیا ہے ان سے نکاح کرنے کی اس آیت میں اجازت ہے اور یہ کفو بھی قرآن و سنت کے عموم کے تحت داخل ہے لہٰذا اس سے بھی نکاح کرنے کی اس آیت میں اجازت ہے۔ ہمارے اس استدلال پر بھی بعض حضرات نے اعتراض کیا ہے۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی لکھتے ہیں:

وما قیل ان قولہ تعالیٰ وانکحوا ما طاب لکم من النساء لا یفید العموم لان المراد بالآیۃ فانکحوا ما طاب لکم من النساء من غیر تعرض لصفۃ من الصفات فلا یفید العموم

آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء سے عموم کا فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ اس آیت کا مقصد عورتوں کے کسی خاص وصف کا تعرض کیے بغیر نکاح کی اجازت دینا ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی نے بھی یہی لکھا ہے۔[۳]

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال

اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے:

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات: ۱۳)

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں مختلف قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

---

[۱] ... [illegible]

[۲] ... [illegible]

[۳] ... علامہ زین الدین ابن نجیم [illegible] البحر الرائق ج ۳ ص [illegible]

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ وہ اپنی بیوی کا [illegible] کے کاح کر دیں، تو [illegible] کاح کر دیں، اس موقعے پر یہ آیت نازل ہوئی، اے لوگو تم سب کو ایک [illegible] سے پیدا کیا، الآیۃ

زہری نے کہا یہ آیت بالخصوص [illegible] کے متعلق نازل ہوئی ہے جو [illegible] پر فخر نہیں کرنا چاہیے [illegible] کی [illegible]

امام ابن مردویہ اور امام بیہقی نے [illegible] سے روایت کیا ہے کہ [illegible] کے دن [illegible] پر سوار تھے [illegible] کو تلبیہ دے رہے تھے جب آپ کو [illegible] آپ لوگوں کے [illegible] آپ نے لوگوں کو [illegible] اور اللہ تعالیٰ کی [illegible] کے سب تعلقات میں جس سے [illegible] دور کر دیا ہے لوگ لوگوں کی دو قسمیں ہیں ایک اور [illegible] ہر ایک [illegible] ترکیب [illegible] لوگ آدمی کی [illegible] سے آدم کو [illegible] سے [illegible] سے پیدا کیا، [illegible]

(شعب الایمان ج ۴ ص ۲۸۶ طبع بیروت)

امام بیہقی و امام [illegible] سے [illegible] سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم شریق کے وسط میں [illegible] پر [illegible] سے [illegible] آپ نے [illegible] سے فرمایا کیا میں نے [illegible] کر دی ہے [illegible] کہا ہاں [illegible] نے فرمایا [illegible] کو تبلیغ کر دے [illegible] (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۸۹ طبع بیروت، [illegible] ج ۸ ص ۹۴ طبع بیروت، کنز [illegible] ج ۱ ص ۴۳۵)

امام بیہقی نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کی محبوب و [illegible] کو ذکر کر دیا تو [illegible] کو جس طرح [illegible] سندوں کے ساتھ [illegible] سے زیادہ [illegible] سے ہے۔ وہ [illegible] جس سے [illegible] بات پر [illegible] کا [illegible] کر دو، اس [illegible] سے روایت کیا ہے [illegible] (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۸۹ طبع بیروت)۔

[illegible] — [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] ج ۱۴ ص ۸۳

[illegible] کے حوالہ جات بیان کر دیے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں۔ (یہ غیر قرشی تھے)

عنقریب مستقل عنوان کے تحت پیش کریں گے۔

غیر کفو سے لڑکیوں کو رشتہ میں دینا اور لڑکیاں بیاہنا اختیار کرنا مسلمانوں کو اس کتاب سے حل کرنا ہے۔

۲۔ ، الجامع لاحکام القرآن ج ۱۲ ص ۳۲۷ ، ، ، ،

[illegible] کی لڑکیوں سے نکاح کرنا جائز سمجھتے ہیں اور عام مسلمانوں سے ان لڑکیوں کا نکاح کرنا جائز نہیں سمجھتے، ان حضرات کے نزدیک مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے حکم میں کر دیا ہے جس طرح یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے اسی طرح ان کی لڑکیوں کا نکاح کرنا جائز ہے حالانکہ آیت بھی عام ہے مسلمانوں کی لڑکیوں سے نکاح کرنا جائز ہے یہود و نصاریٰ کی لڑکیوں کے نکاح کو جائز کہنا آیت کے خلاف ہے اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے اور اجماع امت کی مخالفت ہے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے حکم میں کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا [illegible] نے مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا [illegible] بعض فقہاء نے یہ حکم دیا ہے [illegible]

چند ضعیف روایات سے غیر کتابیہ میں نکاح کی حرمت پر استدلال اور ان کے جوابات

امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

عن عبد الرزاق عن ثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن [illegible] عن عمر بن الخطاب قال لا تعجبنکم حسن ظواهرهن فعسى ان يكن [illegible] فتزوجوهن لاحسابهن فعسى ان يكن [illegible] فان الاعراب لا دين لهم يعني [illegible]

[illegible] کی لڑکیوں کو [illegible] کے علاوہ نکاح کرنے سے [illegible]

اس روایت کی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک [illegible] سے کہ یہ روایت منقطع ہے [illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

روى عن عمر بن الخطاب [illegible] ولم يدركه [1]

[illegible] سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان کو نہیں پایا۔

اس روایت کی یہ سند بھی ہے:

عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب ان عمر بن الخطاب قال على المنبر والذي نفسي بيده لا يعجبن احدكم حسن هيئة الرجل وكونه راعيا ولا دين له ولا يعجبن احدكم حسن هيئة الرجل وكونه [illegible] فان الاعراب [illegible] فان الاعراب لا دين لهم [2]

[illegible] کے ساتھ نکاح کرے [illegible] ان کو [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible]

---

[1] [illegible] ج ۲ ص ۱۵۲، مطبوعہ مجلس علمی دہلی، ۱۳۹۰ھ ۲۴۲

[2] حافظ صاحب [illegible] ج ۵ ص ۵۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف [illegible] سے۔ [illegible] کے بعد سے تو فصلت حاصل ہونے کو کسی فصلت کہتے ہیں اور کسب کہتے ہیں تو فصلت دو قسم پر ہے کہتے ہیں مشہور سبب تو [illegible] سبب سے۔

لهم ذكرلهم شيئا۔ [1]

اس روایت کا یہ جواب ہے کہ حضرت عمر کی ملاعنہ غیر کفو میں نکاح کے قائل تھے اس لئے یہ روایت کفو کے منافی ہے۔ یہ روایت بھی منقطع ہے۔ ابن شہاب زہری نے حضرت عمر تو کجا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی نہیں پایا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

وعن محمد قال لم يسمع الزهري من عبد الله بن عمر وقال ابو حاتم لم يصح سماعه من ابن عمر ولا رآه۔ [2]

اسی حدیث کی یہ سند بھی پیش کی جاتی ہے:

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن رجل عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال لمعقل فزوجه ذوات الاحساب لا من لا كفاء له۔ [3]

اس روایت کا جواب یہ ہے کہ اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے۔

باوجود اس کے کہ اس باب کی سند منقطع اور مجہول ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحیح روایات اس کے خلاف ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عجمی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے عقد کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی کا نکاح حضرت عمر کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کی صاحبزادی کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پر کیا تھا۔ (مبسوط سرخسی ج ۵ ص ۳۳ ۔ فتح القدیر ج ۳ ص ۱۲ ۔ جامع الاصول ج ۱۲ ص ۳۲۷)

نیز علامہ بدرالدین عینی حنفی علامہ ابن قدامہ حنبلی اور علامہ ابن رشد مالکی نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو کفاءت کے نکاح میں شرط کے قائل نہیں تھے۔ اب ہم ان علماء کی مفصل عبارات پیش کرتے ہیں جن سے اس مسئلہ کے دونوں پہلوؤں پر بھی وافر روشنی پڑے گی۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

علامہ حبیب نے کہا ہے کہ ... وہ جس میں کفاءت ہے کہ ... میں تفاضل ہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ حسب نسب پر فخر کیا کرتے تھے ... نے اس کو ... سے ختم کر دیا اور فرمایا کہ عبداللہ ... کے ہر ایک مرد میں سب سے زیادہ ... سے زیادہ متقی ہے۔ ابن بطال نے کہا ہے کہ اس باب میں ... کفاءت کس چیز میں ہے ... ک

---

[1] امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ، المصنف ج ۶ ص ۱۵۶، مطبوعہ مجلس علمی بمبئی ۱۳۹۰ھ

[2] حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن احمد متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۵، مطبوعہ ... ۱۳۲۵ھ

[3] امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ کتاب الآثار ص ۹۵، مطبوعہ ... کراچی ۱۴۰۰ھ

[4] ... محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۶۳، مطبوعہ ... ۱۳۸۱ھ

علامہ ابو عبداللہ دشتانی آبی[1] لکھتے ہیں:

[illegible]

علامہ تقی الدین سبکی[2] لکھتے ہیں:

[illegible]

علامہ ابن قدامہ[3] لکھتے ہیں:

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

کی ہے اور اس کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس وقت ہے جب حاکم متساہل ہو تو پھر کسی قید کی حاکم کی روایت سے ضرورت نہیں۔ علامہ ذہبی نے اپنی کتاب میں حاکم کی روایات پر بھی کلام کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس حدیث کو دوسرے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہو وہاں حاکم کی تصحیح کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ وہ متساہل ہیں۔ دیکھئے حاکم خود تو یہ لکھتے ہیں

واستدل ابن الجوزی فی التحقیق علی اشتراطها لحدیث عائشة انه علیه السلام قال تخیروا لنطفکم و هذا روی من حدیث عائشة، ومن حدیث ابن ومن حدیث عمر ... لحظ فیها صعیفة۔ [2]

ابن الجوزی نے تحقیق میں کفو کی شرط پر حدیث عائشہ سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ورنگت ... یہ حدیث حضرت عائشہ ... سے بھی مروی ہے اور ... کی نظر ... ہیں

ب ... کی صحت تک پہنچا ہے ... کہتے ہیں کہ حاکم جیسا ... کی تصحیح حدیث میں ... ہیں

علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

وعسی حاکم نضعه لم تد علیه وهو متهم فما صححه وله حدیث یعده من المعتمدین تصحیحه ولا تضعیف حتی نجد احدا غیره ضعفه [3]

حاکم نے صحیحین ... حدیث ... کی ... وہ متساہل ہیں ... اس حدیث کو لوگوں نے صحیح ... اور ... اس حدیث کے متعلق ... ہے معتمد محدثین کی ... ضعیف ... ہیں ... حدیث حسن ... گے ... ہیں ... حتی کہ ... موجود ہیں کہ جنہوں نے ... اس کو ضعیف قرار دیا جائے گا۔

علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

علامہ ذہبی نے حاکم کی مستدرک کی تلخیص کی ہے اور اس میں مستدرک کی بہت سی احادیث کو ... ہے ... ہر ... نے کہا ہے کہ مستدرک میں ... حدیث کو ... ہے ... مستدرک کا ... ہے کہ ... تک ... کہ اس میں ایک حدیث بھی صحیحین کی شرط پر نہیں ہے۔ علامہ ... ہے ... مستدرک کا تعاقب ... ہے اور ... اس میں ... جس کی شرط پر یہ ... احادیث ... اور بعض احادیث ... ہیں ... ان میں سے کسی ایک کی شرط پر نہیں، اور ... کا مجموعہ مصنف کتاب کے ... ہوگا، اور ... چوتھائی کتاب میں بھی صحیح احادیث ... ہیں ... کچھ ... ہے ... کوئی علت ہے ... اور ... کہ ... ہیں کہ ... ضعیف ... صحیح احادیث ... ہیں ... ہیں

---

[1] علامہ شمس الدین ... ہیں ... ۷۴۸ھ ... صحیحین مستدرک ... ہیں ... مطبوعہ ... ۱۳۳۴ھ ...

[2] علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف ... متوفی ۷۶۲ھ ... ہیں ... مطبوعہ ... ۱۳۵۷ھ

[3] علامہ یحییٰ بن شرف ... ۶۷۶ھ ... ہیں ... مطبوعہ ... ۱۳۴۸ھ

موضوع بھی ہیں۔

شیخ ابن سلام حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا حاکم سے تساہل اس لیے واقع ہوا کہ انھوں نے کتاب کا مسودہ تیار کیا پھر اس پر نظر ثانی کرنا چاہی مگر موت نے ان کو مہلت نہ دی۔ [1]

امام ذہبی لکھتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مستدرک میں بکثرت ایسی احادیث ہیں جو صحت کی شرط پر نہیں ہیں بلکہ ان میں موضوعات بھی ہیں، جن کو مستدرک سے نکالنا چاہیے تھا۔ [2]

علامہ بدر الدین عینی نقل کرتے ہیں:

تصحیح حدیث میں حاکم کا تساہل مشہور ہے۔ [3]

علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

نہیں علم ہے کہ ائمہ حدیث سے کسی نے حاکم کی تصحیح پر اعتماد کیا ہو۔ [4]

تضعیف احادیث سے استدلال کرکے کسی حلال کو حرام کرنا بالاتفاق جائز نہیں

نکاح میں گواہ ہونے کے سلسلہ میں دو حدیثیں ہیں

ان میں ایک حضرت عمران سے مروی ہے کہ نکاح بغیر گواہ کے نہیں ہوتا ہے، اس کی سند میں ایک متروک راوی ہے، دوسری حدیث کے متعلق ضعیف ہے، دوسری حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ گواہ کے بغیر نکاح کرنا دونوں حدیث کی رو سے باطل ہے اور اس کی سند ضعیف ہے، حضرت ابن عباس کی طرف ایک تیسری حدیث منسوب ہے کہ میں نے حاکم کو نکاح میں گواہ کے علاوہ نکاح کرنے سے منع کردوں گا اس تیسری حدیث کی بھی سند میں ایک راوی ضعیف ہے، ان کے ضعف پر مفصل بحث کرچکے ہیں۔

جو لوگ سیدہ کا نکاح بغیر گواہ کے جائز قرار دیتے ہیں وہ بھی ضعیف حدیث سے استدلال کرنے میں صحت طلب امر یہ ہے کہ کیا ضعیف حدیث کی بنا پر کسی حلال کو حرام قرار دیا جا سکتا ہے؟

علامہ خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

[illegible] سے مروی ہے کہ جو حدیث حلال کو حرام کرنے سے متعلق ہو اس میں صحت [illegible] جائز ہے جو صحت سے کم درجہ کی ہو اور بدگمانی سے دور ہو اور حدیث ترغیب و مواعظ سے متعلق ہو اس میں [illegible] جائز ہے، محدثین نے کتب حدیث میں ان لوگوں سے ہی اخذ کیا ہے جن کے [illegible] ہیں اور علم میں مشہور ہیں جو کمی و زیادتی کی معرفت رکھتے ہیں اور ان کے [illegible]

---

[1] علامہ عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ [illegible] ص ۱۰۷، مطبوعہ مکتبۃ علمیہ مدینہ منورہ، ۱۳۹۲ھ

[2] علامہ محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ [illegible] ص ۴۳، مطبوعہ دار التراث العربی [illegible]

[3] علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ [illegible] ص ۴۵، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرہ [illegible]

[4] علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ [illegible] ص ۱۳۳، مطبوعہ [illegible]

امام ابوعمرو بن صلاح لکھتے ہیں:

علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں:

اور اس حدیث کا عقائد اور احکام سے کوئی تعلق نہ ہو۔ [۴]

علامہ سیوطی اس عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں:

کی ہیں:

پر اتفاق نقل کیا ہے۔

(۲)۔ وہ حدیث کسی اصول یا قاعدہ کے تحت مندرج ہو۔

۱؎ [illegible]

۲؎ [illegible]

۳؎ [illegible]

۴؎ [illegible]

۵؎ [illegible]

(فتح المغیث ج ۱ ص ۲۷۸، میں بھی ان شرائط کا بیان ہے۔)

صحیح مسلم کے مقدمہ کی عبارت یہ ہے [illegible]

حدیث ضعیف سے استدلال کرنا مطلقاً جائز نہیں ہے، لکھتے ہیں:

[illegible]

کی ضرورت ہے، جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ہو

تحریم ثابت کرنے کے لیے قطعی ثبوت اور قطعی الدلالہ [illegible] کی ضرورت ہے

قطعی الدلالہ دلیل کی ضرورت ہے، علامہ شامی لکھتے ہیں:

[illegible]

کرنا مکروہ اور خلاف سنت و مستحب ہے۔

علامہ شامی کا اس بحث سے حاصل یہ ہے کہ اگر کسی چیز کی کراہت معلوم ہو گئی ہو کہ کسی چیز کی کراہت کرنے کے لیے کیسی [illegible] موں سے کوئی نہ ہو یعنی وہ قرآن یا حدیث متواتر سے ثابت ہو یا اجماع امت سے ثابت ہو یا [illegible] ہو یا [illegible] ہو یا [illegible]

علیہ وسلم اذا جاءکم من ترضون دینہ و خلقہ فانکحوہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض ۔ ؎

ہیں ہے فتنہ و فساد ہوگا حضرت ہے
ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ہیں ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تم کو پسند ہو اس
سے نکاح کر دو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں
بڑا فساد ہو گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کی تصدیق ہو چکی ہے اور یہ کفو میں رشتہ کرنے کی [illegible]
بڑا فساد ہوتا رہتا ہے اور حالات ہیں اس قسم کی [illegible] کفو میں [illegible]
جو غیر کفو میں نکاح کرتا ہے اور بجز تل [illegible] فسوفساد تک نوبت پہنچتی ہے اس کے ضمن میں کئی [illegible]

[illegible] تمیز نہ ہو اس فساد [illegible]

[illegible] کفو میں [illegible] کفو [illegible] کفو [illegible] کفو

حضرت زینب بنت جحش کے نسب کی تحقیق

[illegible] بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان سے عدنان تک ہی تک حضرت [illegible] کا نسب مشہور ہے اور آپ کا تعلق [illegible] سے ہے [illegible] سے ہے اور اسماعیل ہی اپنے کنبہ میں سے [illegible] کی والدہ قریش کے نام سے مشہور ہوگئی [illegible] بنت جحش بھی [illegible] کا نسب [illegible] سے ملتا ہے۔

زینب بنت جحش بن [illegible] بن یعمر بن صبرہ بن مرّہ بن کبیر [illegible]

اسد بن خزیمہ [2]

[illegible]

[illegible] کنانہ کے باپ خزیمہ ہیں اور [illegible] نسب میں اسد کے باپ خزیمہ ہیں۔

حضرت زینب بنت جحش [illegible] نسب [illegible] کے [illegible] کے باپ خزیمہ سے ملتا ہے باوجود [illegible] کے [illegible] کے [illegible] نزول فرمائے [illegible] اس کو [illegible] اس سلسلہ میں پہلے [illegible] کہ [illegible] امام [illegible] اپنی سند کے ساتھ [illegible] بیان کرتے ہیں۔

قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے [illegible]

تھدیہ وکانت زینب بنت جحش ممن [illegible] زینب بنت جحش [illegible] سے تھیں [illegible]

ھاجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

الی المدینۃ وکانت امرأۃ جمیلۃ [illegible] صورت عورت تھیں [illegible]

فخصھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] تھیں [illegible]

وسلم علی زید بن حارثۃ وقد [illegible] رسول [illegible]

یا رسول اللہ لا ارضہ لنفسی و [illegible] تھیں [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

زید بن حارثہ۔[1]

[illegible]

قد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] بنت جحش ممن [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] وسلم
کانت [illegible] وخطب رسول اللہ
[illegible] علیہ [illegible] وسلم علی زید
بن حارثۃ فقالت لا ارضاہ وکانت
ایم قریش الحدیث۔[2]

[illegible]

فی روایۃ فامتعض [illegible]
منسبہا من قریش۔[3]

[illegible]

[illegible] بن اسود نے حضرت عتبہ بنت [illegible] حضرت سالم نے حضرت فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے شادی

[illegible]

وقالت انا بنت عمتک یا رسول اللہ!
وارفع قریش۔[4]

[illegible]

انا ایم قریش۔

نکاح کر لیا۔

[illegible]

قد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

رسول اللہ [illegible] وسلم

[illegible]

[illegible] وسلم علی زید

زینب نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتی وہ قریش کی ہے نکاح عورت تھیں۔

[illegible]

کیونکہ حضرت زینب بنت جحش کا نسب قریش سے تھا۔

[illegible] بنت جحش سے شادی کی، حضرت مقداد

[illegible] حضرت سالم نے حضرت فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے شادی

[illegible]

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ کی پھوپھی زاد ہوں اور قریش میں بلند مرتبہ کی ہوں۔

میں قریش کی ہے نکاح عورت ہوں۔

[1] [illegible]

[2] [illegible] ۱۳۸۶ھ

[3] [illegible]، الجامع لاحکام القرآن ج ۱۴ ص ۱۸۷، [illegible]

[4] [illegible]

[5] [illegible]

[6] [illegible]

علامہ خازن شافعی حضرت زینب بنت جحش کے متعلق لکھتے ہیں:

وکانت بیضاء جمیلۃ ذات خلق ... حضرت زینب بنت جحش بہت حسین ... قریش۔

قاضی مظہر اللہ حنفی، حضرت زینب بنت جحش کے متعلق لکھتے ہیں:

وکانت رائقۃ من نساء ... حضرت زینب بنت جحش قریش کی ... تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے گرچہ ... ہیں اس مسئلہ میں ... ہے کہ آپ نکاح ... ہیں ... زہری علامہ ... ان مفسرین کرام کے تسامح پر محمول ہے۔

... بک ... ہیں ... ہیں ...

نکاح غیر کفو میں مصنف کا موقف اور حرف آخر

... ہیں ... ہیں ...

... ہیں ...

... ہیں ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تبدیل کرنا ہے تو اس قول سے شک کی بو بھی آتی ہے
شبہات پیدا ہوتے تھے ان کا جواب دینے کی غرض سے لکھ رہے تھے، مگر کوئی بات معلوم ہو اس کا
ہو لکھ دیتے تھے۔ کبھی کبھی کوئی خفی علمی نکتہ ہو یا کوئی سہو ہو تو اس کی
سمجھ دار ہونے کے باعث قابل معذور ہیں، اس قسم کی غلطیوں سے کوئی
کوئی ہستی ہے، لیکن ان کی تحریر کے مقابلہ میں
سے وہ کہ اللہ تعالیٰ کی تحریر ہو یقیناً وہ ہے، جو کوئی کمی و بیشی
مجھے اس تحریر سے دور ہونے کی وجہ سے
نہ ہونے کی وجہ سے
اور ان کی غلطیوں کو ہر
کے اور ان کو سے بے سند بنا دے۔ علماء نے
عادت۔ و خود عوام ان محدثین و فقہاء و علماء
حاتم محدثین حبیب
سفیان ثوری و علی و
اجمعین۔

مآخذ ومراجع

۱۔ قرآن مجید

احادیث

۲۔ صحیح بخاری [illegible]

۳۔ صحیح مسلم [illegible]

۴۔ جامع ترمذی [illegible]

۵۔ سنن ابوداؤد [illegible]

۶۔ سنن نسائی [illegible]

۷۔ سنن ابن ماجہ [illegible]

۸۔ [illegible]

۹۔ [illegible]

۱۰۔ [illegible]

۱۱۔ [illegible]

۱۲۔ [illegible]

۱۳۔ [illegible]

۱۴۔ [illegible]

۱۵۔ [illegible]

۱۶۔ [illegible]

۱۷۔ [illegible]

۱۸۔ [illegible]

۱۹۔ [illegible]

۲۱۔ شرح معانی ... پاکستان ... ۳۰۴ھ ... وحشیہ حسن محمد حنفی متوفی ۳۴۲ھ
۲۲۔ کشف ... ردہ ... سنہ ... ت ۳۰۴ھ حافظ نور ... ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ
۲۳۔ مجمع زوائد ومنبع فوائد ... کتاب ... ۸۰۷ھ
۲۴۔ شرح السنۃ کتب ... ۵۰۰ھ ... حسین مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ
۲۵۔ ادب مفرد ... ترجمہ ... محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ
۲۶۔ مسند ... اسحاق ... ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ
۲۷۔ جامع صغیر ... معروف ... ۹۱۱ھ ... جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
۲۸۔ ... اسبال بودود ... محمد کاندھلوی ... سنن ... متوفی ۱۳۹۴ھ
۲۹۔ فردوس ... ۔ کتب حدیث ... ابو شجاع ... دیلمی متوفی ۵۰۹ھ
۳۰۔ ... مسند ... ۔ ... ابوبکر ... بکر ... محمد تنسی ... محمد ذہبی متوفی ۸۴۹ھ
۳۱۔ خصائص کبریٰ ... ترجمہ ... جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
۳۲۔ تیسیر ... نشر السنۃ ... ۔ ... محمد مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ
۳۳۔ نصب ... محسن علی سورتی ... ۱۳۵۰ھ ... حنفی متوفی ۱۳۷۲ھ
۳۴۔ مشکوٰۃ ... مصابیح ... ولی ... محمد تبریزی متوفی ۷۴۰ھ
۳۵۔ ... مسند ... ۔ ... ابو ... محمد ... متوفی ۳۰۷ھ

تفسیر

۳۶۔ احکام القرآن ... ۔ ... ۴۰۰ھ ... ابوبکر ... جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ
۳۷۔ تفسیر کبیر ... ۔ ... ۳۹۸ھ ... محمد ... عنقر ... متوفی ۴۰۲ھ
۳۸۔ الجامع ... القرآن ... ۳۹۰ھ ... محمد ... انصاری قرطبی
۳۹۔ تفسیر ... ۔ ... ابن ... متوفی ۷۲۵ھ
۴۰۔ ... ۔ ... ۳۱۰ھ ... ابن ... متوفی ۷۶۴ھ
۴۱۔ تفسیر ... ۔ ... ۳۹۸ھ ... ابو ... حسن متوفی ۹۹۴ھ
۴۲۔ تفسیر ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔
۴۳۔ تفسیر ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۱۲۲۵ھ
۴۴۔ تفسیر ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۱۲۳۹ھ
۴۵۔ تفسیر ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۱۲۷۰ھ
۴۶۔ تفسیر ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۱۳۵۳ھ
۴۷۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔ ... ۔

۴۸۔ الفتوحات الالہیہ، مطبعہ بہیہ مصر، ۱۳۰۳ھ، شیخ سلیمان بن عمر العجیلی بابل متوفی ۱۲۰۴ھ
۴۹۔ الدر المنثور، علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ
۵۰۔ تفسیر ابن کثیر مطبع کبری بولاق مصر ۱۳۰۱ھ، حافظ ابو الفداء عماد الدین بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ۔
۵۱۔ مدارک التنزیل مطبوعہ دار الکتب العربیہ پشاور، علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی متوفی ۷۰۰ھ
۵۲۔ البحر المحیط، دار الفکر بیروت، ۱۴۰۳ھ، علامہ ابو حیان محمد بن یوسف غرناطی اندلسی متوفی ۷۵۴ھ
۵۳۔ فی ظلال القرآن، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۳۸۶ھ، سید محمد قطب شہید مصری۔
۵۴۔ احکام القرآن، دار المعرفۃ بیروت، علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی متوفی ۵۴۳ھ
۵۵۔ تفسیر فتح البیان، مطبع کبری امیریہ بولاق مصر ۱۳۰۱ھ، نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ
۵۶۔ جزائل العرفان، تاج کمپنی لاہور، صدر الافاضل محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ
۵۷۔ حاشیۃ القرآن، تاج کمپنی لاہور، شیخ محمود الحسن دیوبندی متوفی ۱۳۳۹ھ، شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ
۵۸۔ بیان القرآن، تاج کمپنی لاہور، شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ۔
۵۹۔ معارف القرآن، ادارۃ المعارف کراچی ۱۳۹۰ھ، مفتی محمد شفیع دیوبندی متوفی ۱۳۹۶ھ

علوم قرآن

۶۰۔ البرہان فی علوم القرآن، دار الفکر بیروت، علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی متوفی ۷۹۴ھ
۶۱۔ الاتقان فی علوم القرآن، سہیل اکیڈمی لاہور، علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

شروح الحدیث

۶۲۔ تحفۃ الدرر فی شرح صحیح البخاری، مطبوعہ [illegible] دار التراث العربی بیروت، ۴۰۰ھ، علامہ محمد بن یوسف کرمانی متوفی ۷۸۶ھ
۶۳۔ عمدۃ القاری، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، ۱۳۴۸ھ، علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ
۶۴۔ فتح الباری، دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ، علامہ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۶۵۔ ارشاد الساری، مطبع میمنہ مصر، ۱۳۰۴ھ، علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ
۶۶۔ فیض الباری، مکتبہ رضوان لاہور، ۱۹۸۲ء، علامہ محمود احمد رضوی لاہور
۶۷۔ تفہیم البخاری، مکتبہ نبویہ بمقابل جامعہ فیصل آباد، مرتبہ علامہ رئیس رضوی فیصل آباد۔
۶۸۔ فیض الباری، مطبع حجازی مصر ۱۳۵۰ھ، شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ
۶۹۔ شرح مسلم، نور محمد صحیح المطابع کراچی، ۱۳۰۵ھ، علامہ یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ
۷۰۔ اکمال اکمال المعلم، دار الکتب العلمیہ بیروت، علامہ ابو عبد اللہ استقانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ
۷۱۔ مکمل اکمال المعلم " " " علامہ محمد بن محمد سنوسی مالکی متوفی ۸۹۵ھ
۷۲۔ سراج الوہاج، مطبع محمد فیض الرحمان لاہور، ۱۳۰۲ھ، نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ۔

۷۳۔ فتح الملہم، مکتبہ عثمانیہ کراچی، شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ
۷۴۔ فتح الملہم، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۱۴۰۰ھ، شیخ محمد تقی عثمانی
۷۵۔ تحفۃ الاحوذی، ستر اسنۃ ملتان، شیخ عبد الرحمن مبارکپوری، ۱۳۵۳ھ
۷۶۔ بذل المجہود، مکتبہ تاسیسیہ ملتان، شیخ خلیل احمد سہارنپوری متوفی ۱۳۴۶ھ
۷۷۔ عون المعبود، نشر لسنۃ ملتان، شیخ شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۹ھ
۷۸۔ نصب الرایہ، شرح الموطا، مکتبہ مقدوسیہ لاہور، ۱۳۵۷ھ، جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زیلعی متوفی ۷۶۲ھ
۷۹۔ مرقات، مکتبہ، مادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ، ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ
۸۰۔ اشعۃ اللمعات، مطبع نولکشور لکھنؤ، شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ
۸۱۔ مصفی، مطبع سعادۃ مصر، ۱۳۳۱ھ، علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۱۲ھ
۸۲۔ شرح الموطا، المطبعۃ کمپنی، علامہ محمد عبد الباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ
۸۳۔ فیض القدیر، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۹۱ھ، علامہ عبد الرؤف مناوی۔
۸۴۔ شرح مسند امام اعظم، مطبع محمدی لاہور، ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ
۸۵۔ استذکار، مطبوعہ نشر لسنۃ ملتان، شیخ محمد حسن بن مظفر [illegible] متوفی ۱۳۲۹ھ

اسماء رجال

۸۶۔ تاریخ بغداد، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ، حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ
۸۷۔ تہذیب التہذیب، دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن، ۱۳۲۶ھ، حافظ شہاب الدین بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۸۸۔ لسان المیزان، دائرۃ المعارف الہند، ۱۳۳۰ھ، حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۸۹۔ خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال، مکتبہ تعلیمیہ سکھر، شیخ صفی الدین احمد بن عبد اللہ خزرجی۔
۹۰۔ الاکمال فی اسماء الرجال، مطبع علی، شیخ علاء الدین مغلطائی بن قلیج ترکی متوفی ۷۶۲ھ
۹۱۔ کتاب الثقات، دار الفکر بیروت، ۱۳۹۵ھ، حافظ محمد بن حبان تمیمی متوفی ۳۵۴ھ
۹۲۔ کتاب تجرید التمہید، دار الکتب العربی بیروت، ۱۳۸۷ھ، حافظ عبد الرحمن بن علی بن محمد شیبانی متوفی ۹۴۴ھ
۹۳۔ لسان المیزان، مطبع محمدی لکھنؤ، حافظ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ
۹۴۔ الجامع السنۃ، مکتبہ نبی کریم، ۱۳۸۵ھ، حافظ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ
۹۵۔ معلومات کبیر، مطبع مجتبائی دہلی، ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ
۹۶۔ نقل لغت سبہ، مکتبہ شریہ فیصل آباد، ۱۴۰۰ھ، مولانا الحاج عبد الرحمن بن علی بن محمد مجوزی تمیمی متوفی ۵۵۰ھ

لغت

۹۷۔ المفردات، المکتبۃ المرتضویہ ایران، ۱۳۴۲ھ، حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ

۹۸۔ [illegible] ۳۶۴ھ علامہ محمد [illegible] ۶۰۶ھ

۹۹۔ [illegible] دارالکتب العلمیہ بیروت [illegible] متوفی ۶۰۲ھ

۱۰۰۔ قاموس، مطبع نول کشور لکھنؤ، علامہ مجد الدین فیروز آبادی۔

۱۰۱۔ [illegible] ۶۰۵ھ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۰۲۔ [illegible] قاموس، مطبعہ [illegible] ۱۳۰۶ھ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ

۱۰۳۔ المنجد، دارالاشاعت کراچی، لوئیس معلوف الیسوعی۔

۱۰۴۔ مجمع بحار الانوار، نولکشور، لکھنؤ، علامہ محمد طاہر پٹنی، متوفی ۹۸۶ھ۔

۱۰۵۔ [illegible] محمد [illegible] متوفی ۱۳۳۸ھ

فضائل و سیرت

۱۰۶۔ [illegible] قاضی عیاض [illegible] متوفی ۵۴۴ھ

۱۰۷۔ [illegible] علامہ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۰۸۔ شرح الشفاء، دارالفکر بیروت، ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ

۱۰۹۔ سعادت الدارین، مطبعہ بیروت، ۱۳۱۶ھ، علامہ یوسف نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ

۱۱۰۔ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۱۱۔ [illegible] مکتبہ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۱۲۔ [illegible] ۹۶۹ھ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۱۳۔ المواہب اللدنیہ، دارالکتب العلمیہ بیروت، علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ

۱۱۴۔ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۱۵۔ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۱۶۔ انسان العیون، مطبع مصطفی البابی و اولادہ [illegible] ۱۳۱۹ھ، علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ

۱۱۷۔ الطبقات الکبریٰ، دار صادر بیروت، ۱۳۸۸ھ، امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ

۱۱۸۔ استیعاب، دارالفکر بیروت، ۱۳۹۸ھ، حافظ ابو عمر ابن عبدالبر متوفی ۴۶۳ھ

۱۱۹۔ [illegible] دارالفکر بیروت [illegible] ۳۵۸ھ [illegible] متوفی ۹۵۲ھ

۱۲۰۔ اسد الغابہ، دارالفکر بیروت، علامہ محمد بن اثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ

۱۲۱۔ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۲۲۔ التاریخ الخمیس، مؤسسۃ شعبان بیروت، ۱۲۸۳ھ، علامہ حسین محمد دیار بکری

۱۲۳۔ [illegible] متوفی [illegible]ھ

۱۲۴۔ [illegible] ۱۳۵۹ھ [illegible] متوفی ۱۴۲۰ھ

۱۲۵۔ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد۔ مکتبہ علمیہ ۶ جلد ۳۵۲ھ۔ علامہ محمد بن یوسف شامی صالحی متوفی ۹۴۲ھ
۱۲۶۔ مدخل ناصرہ معلم، علامہ ابو عبداللہ محمد بن محمد المشہور بابن الحاج متوفی ۷۳۰ھ
۱۲۷۔ الکامل فی التاریخ مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت ۱۰ جلد، علامہ محمد بن محمد بن اثیر جزری متوفی ۶۳۰ھ
۱۲۸۔ تاریخ ابن خلدون المسمیٰ دیوان المبتدا والخبر فی تاریخ العرب والبربر مطبوعہ بیروت، علامہ ابو زید عبدالرحمن بن محمد بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ
۱۲۹۔ تاریخ ابن خلدون، مؤسسۃ اعلمی للمطبوعات بیروت ۶ جلد ۱۳۹۱ھ علامہ عبدالرحمن بن محمد بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ
۱۳۰۔ [illegible] مؤسسۃ الاعلمی بیروت علامہ عبدالرحمن بن محمد بن علی بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ
۱۳۱۔ [illegible] ۲ جلد [illegible] علامہ عبدالرحمن بن محمد بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ
۱۳۲۔ الجوہر منظم، مکتبہ [illegible] ۲۰۵ھ، علامہ [illegible] شافعی متوفی ۹۰۴ھ
۱۳۳۔ [illegible] مصطفیٰ البابی [illegible] ۱۳۷۰ھ علامہ [illegible] متوفی ۱۳۵۲ھ
۱۳۴۔ کتاب الزکاۃ، مصطفیٰ البابی [illegible] علامہ یوسف القرضاوی متولد ۱۳۴۶ھ
۱۳۵۔ نظام الملک، سیرت سلجوقی، [illegible] علامہ ابو علی حسن بن علی طوسی متوفی ۴۸۵ھ
۱۳۶۔ الوفیات، [illegible] علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی متوفی ۷۶۴ھ
۱۳۷۔ الصواعق المحرقۃ، مکتبہ [illegible] ۱۳۸۵ھ، علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۳ھ

فقہ حنفی

۱۳۸۔ مبسوط کتاب اصل، [illegible] علامہ محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ
۱۳۹۔ شرح سیر کبیر مخطوطہ [illegible] ۱۴ جلد، علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۹۳ھ
۱۴۰۔ مبسوط، شرح مکاتبہ مخطوطہ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۸ھ، علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ
۱۴۱۔ فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ نولکشور ۴ جلد، علامہ حسن بن منصور اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ
۱۴۲۔ فتاویٰ الہندیہ، [illegible] مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ علامہ شیخ نظام متوفی ۱۱۰۳ھ
۱۴۳۔ [illegible] ۴ جلد [illegible] علامہ [illegible] متوفی ۱۰۷۸ھ
۱۴۴۔ ہدایہ مجتبائی دہلی، علامہ برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ
۱۴۵۔ عنایہ، [illegible] علامہ محمد بن محمود بابرتی متوفی ۷۸۶ھ
۱۴۶۔ [illegible] مطبع علمی، لکھنؤ، علامہ [illegible] متوفی ۸۵۵ھ
۱۴۷۔ کفایہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند، علامہ جلال الدین خوارزمی۔
۱۴۸۔ [illegible] علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ
۱۴۹۔ تحریر، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ علامہ کمال الدین ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ
۱۵۰۔ منحۃ الخالق، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ علامہ محمد امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ
۱۵۱۔ تبیین الحقائق، مکتبہ ماجدیہ دیوبند علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی متوفی ۷۴۳ھ

۱۵۲۔ درمختار، مطبعہ علی تبیہ استنبول، ۱۳۲۷ھ علامہ علاؤالدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ

۱۵۳۔ ردالمحتار، مطبعہ " " " " علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ

۱۵۴۔ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۵ھ علامہ احمد بن محمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ

۱۵۵۔ مراقی الفلاح، مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۵۲ھ، علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ

۱۵۶۔ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۵۰ھ، علامہ احمد بن محمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ

۱۵۷۔ المغنی مستملی مطبع مجتبائی دہلی، علامہ نصیر بن محمد حلبی متوفی ۹۵۲ھ

۱۵۸۔ صغیری، " " "

۱۵۹۔ درر الحکام فی شرح غرر الاحکام ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ مطبوعہ مطبع عامرہ مصر ۱۳۰۴ھ

۱۶۰۔ حاشیۃ اللدھیانوی، مولانا عبدالحلیم۔

۱۶۱۔ جامع الرموز، مطبع مصری دلکشا، ۱۲۹۰ھ علامہ محمد بن بیرم قسطنطینی متوفی ۹۶۲ھ۔

۱۶۲۔ الجوہرۃ النیرۃ، مکتبہ امدادیہ ملتان، علامہ ابوبکر بن علی حدادی متوفی ۸۰۰ھ

۱۶۳۔ عالمگیری، مطبع کبری بولاق مصر، ۱۳۱۰ھ علامہ نظام الدین متوفی ۱۰۸۰ھ

۱۶۴۔ مرقاۃ، مطبع میمنہ مصر، ۱۳۰۸ھ ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ

۱۶۵۔ رسائل ابن عابدین، سہیل اکیڈمی لاہور ۱۳۹۶ھ، علامہ سید محمد امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ

۱۶۶۔ تنویر القلوب، مکتبہ حامدیہ، علامہ امین بن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ

۱۶۷۔ تقریرات رافعی، مکتبہ حامدیہ کوئٹہ ۱۴۰۴ھ، تلمیذ علامہ انور شاہ کشمیری، مکتبہ حامدیہ۔

۱۶۸۔ شرح اسقاط، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ۔

۱۶۹۔ فتاوی عبدیہ، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ۱۴۰۳ھ علامہ عبدالحی بن عبدالحلیم لکھنوی

۱۷۰۔ حاشیۃ الدرر والغرر، مطبع علمیہ مصر ۱۳۱۷ھ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ

۱۷۱۔ مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، دار احیاء التراث العربی بیروت، علامہ شیخ محمد بن سلیمان المعروف بداماد آفندی متوفی ۱۰۷۸ھ

۱۷۲۔ مسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، ملا علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ

۱۷۳۔ حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، مکتبہ امدادیہ ملتان، علامہ شہاب الدین احمد شلبی

۱۷۴۔ تکملہ بحر الرائق، مکتبہ حامدیہ کوئٹہ، علامہ محمد بن حسین بن علی طوری حنفی۔

۱۷۵۔ علامۃ الفتاوی، مجید اکیڈمی لاہور ۱۳۹۷ھ، شیخ علامہ عبدالرشید نعمانی حنفی

۱۷۶۔ درالمختار علی ملتقی الابحر، دار احیاء التراث العربی بیروت، علامہ محمد علاؤالدین متوفی ۱۰۸۸ھ

۱۷۷۔ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ۱۴۰۸ھ علامہ معین الدین اجمیری معروف بہ شاہ طاہر حسینی

۱۷۸۔ فتاوی عبدالحی، مطبوعہ مطبع یوسفی سہسوان، مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ

۱۷۹۔ فتاوی رضویہ، حسن ڈیجیٹل آفسٹ فیصل آباد ۱۳۹۴ھ، اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ

۱۸۰۔ الزبدۃ الزکیۃ، مکتبہ الشیخ ملتان، اعلیٰ حضرت احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ

۱۸۱۔ بہار شریعت، شیخ غلام اینڈ سنز کراچی، مولانا امجد علی متوفی ۱۳۶۷ھ

۱۸۲۔ فتاوی رشیدیہ، محمد سعید اینڈ کمپنی، شیخ رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ

۱۸۳۔ فتاوی دار العلوم دیوبند، دار الاشاعت کراچی، شیخ عزیز الرحمان ومفتی محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ

۱۸۴۔ انسانی اعضاء کی پیوند کاری، مجلس مسائل تحقیق حاضرہ کراچی مفتی محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ

۱۸۵۔ پراویڈنٹ فنڈ پر سود اور زکوۃ کا مسئلہ، دار الاشاعت کراچی، " " "

۱۸۶۔ اوزان شرعیہ، ادارۃ المعارف کراچی، مفتی محمد شفیع دیوبندی متوفی ۱۳۹۶ھ

۱۸۷۔ رسائل ومسائل، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ

۱۸۸۔ ۵-اے ذیلدار پارک (اردو مجالس سید مودودی) اتفاق پبلیکیشنز ۱۹۷۵ء، سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ

۱۸۹۔ حقوق الزوجین، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ۱۹۸۶ء، سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ

فقہ شافعی

۱۹۰۔ کتاب الام، دار المعرفت بیروت ۱۳۹۳ھ، امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ

۱۹۱۔ المہذب، دار الفکر بیروت، شیخ ابو اسحاق شیرازی متوفی ۴۵۵ھ

۱۹۲۔ شرح المہذب، دار الفکر بیروت، علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ

۱۹۳۔ تکملہ شرح المہذب، دار الفکر بیروت، علامہ تقی الدین سبکی متوفی ۷۵۶ھ

۱۹۴۔ فتح العزیز شرح الوجیز، دار الفکر بیروت، علامہ ابو القاسم محمد رافعی متوفی ۶۲۳ھ

۱۹۵۔ مغنی المحتاج، دار احیاء التراث العربی بیروت، علامہ محمد قزوینی الخطیب من قرن العاشر

۱۹۶۔ احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ بیروت، امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ

۱۹۷۔ اتحاف السادۃ المتقین، مکتبہ میمنہ مصر ۱۳۱۱ھ علامہ سید محمد بن محمد زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ۔

۱۹۸۔ الحاوی للفتاوی، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

۱۹۹۔ مختصر المزنی دار المعرفۃ بیروت، امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ

فقہ مالکی

۲۰۰۔ المدونۃ الکبری، دار الفکر بیروت، ۱۴۰۶ھ، امام سحنون بن سعید تنوخی مالکی متوفی ۲۵۶ھ

۲۰۱۔ بدایۃ المجتہد، دار الفکر بیروت، قاضی ابو الولید ابن رشد اندلسی متوفی ۵۹۵ھ

۲۰۲۔ الشرح الکبیر مطبوعہ دار الفکر بیروت، علامہ ابو البرکات سیدی احمد دردیر مالکی۔ ۱۱۹۷ھ

۲۰۳۔ حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر مطبوعہ دار الفکر بیروت، علامہ شمس الدین محمد عرفہ دسوقی مالکی۔ ۱۲۱۹ھ

۲۰۴۔ بلغۃ السالک لاقرب المسالک الی مذہب امام مالک، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ، ۱۹۷۸ء، علامہ احمد بن محمد صالح مالکی۔ ۱۲۲۳ھ۔

فقہ حنبلی

۲۰۵۔ المغنی، دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ، علامہ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ
۲۰۶۔ انصاف، دار احیاء التراث العربی بیروت، علامہ ابو الحسن علی بن سلیمان مرداوی متوفی ۸۸۵ھ
۲۰۷۔ مجموع الفتاوی، مطبوعہ بامر فہد بن عبد العزیز آل السعود، شیخ ابن تیمیہ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ

کتب شیعہ (حدیث وفقہ)

۲۰۸۔ الفروع من الکافی، دار الکتب الاسلامیہ تہران، شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۹ھ
۲۰۹۔ من لا یحضرہ الفقیہ، دار الکتب الاسلامیہ تہران، شیخ ابو جعفر محمد بن علی قمی متوفی ۳۸۱ھ،
۲۱۰۔ تہذیب الاحکام، " " " شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ،
۲۱۱۔ الاستبصار، " " " "
۲۱۲۔ توضیح المسائل، سازمان تبلیغ اسلامی ایران ۱۴۰۴ھ، شیخ روح اللہ خمینی۔

فقہ ظاہری (غیر مقلدین)

۲۱۳۔ المحلی، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، ۱۳۴۹ھ، شیخ علی بن احمد بن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ
۲۱۴۔ نیل الاوطار، مکتبۃ الکلیات الازہریہ مصر ۱۳۹۸ھ، شیخ محمد بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ
۲۱۵۔ مسک الختام، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ
۲۱۶۔ دعوت فکر ونظر مع ایک مجلس کی تین طلاقیں، نعمانی کتب خانہ لاہور

مذاہب اربعہ

۲۱۷۔ میزان الشریعۃ الکبری، مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر، ۱۳۵۹ھ، علامہ عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ
۲۱۸۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ، دار الفکر بیروت، علامہ عبد الرحمان الجزیری۔
۲۱۹۔ الفتاوی الاسلامیہ من دار الافتاء المصریہ، القاہرہ ۱۴۰۰ھ، المجلس الاعلی للشؤن الاسلامیہ۔

عقائد وکلام

۲۲۰۔ شرح عقائد نسفی، نور محمد اصح المطابع کراچی، علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ
۲۲۱۔ شرح مواقف، مطبع منشی نول کشور لکھنؤ، میر سید شریف متوفی ۸۱۶ھ
۲۲۲۔ شرح فقہ اکبر، مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر، ۱۳۷۵ھ، ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ
۲۲۳۔ حاشیۃ الخیالی، حاجی عبد الحکیم اینڈ سنز پشاور، علامہ شمس الدین خیالی۔

۲۲۴۔ المنقذ من الضلال ، ہیئۃ الاوقاف لاہور ۱۴۰۵ھ، علامہ محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ
۲۲۵۔ الیواقیت والجواہر ، مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۷۸ھ علامہ عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ
۲۲۶۔ ہدیۃ المہدی ، میسرپریس دہلی ۱۳۳۵ھ ، شیخ وحید الزمان متوفی ۱۳۳۸ھ
۲۲۷۔ نبراس ، مکتبہ قادریہ لاہور ۱۳۹۷ھ ، مولانا عبدالعزیز پرہاروی ۔

اصول فقہ

۲۲۸۔ مستصفی مطبوعہ امیریہ کبری بولاق مصر ۱۲۹۴ھ، امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ
۲۲۹۔ فواتح الرحموت ، " " " " ، بحر العلوم عبدالعلی بن نظام الدین متوفی ۱۲۵۲ھ
۲۳۰۔ الرسالۃ ، مطبع بولاق قاہرہ ۱۳۱۲ھ امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ ،
۲۳۱۔ الاحکام فی اصول الاحکام ، مطبع محمد علی وادلادہ مصر ۱۳۴۷ھ، علامہ سیف الدین علی بن ابی علی آمدی متوفی ۶۳۱ھ
۲۳۲۔ اصول بزدوی ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ، فخر الاسلام علی بن محمد بزدوی متوفی ۴۸۲ھ
۲۳۳۔ ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول ، مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل ، شیخ محمد علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ

متفرقات

۲۳۴۔ کتاب التعریفات ، انتشارات ، ناصر خسرو ایران ، میر سید شریف علی محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ
۲۳۵۔ الجامع اللطیف ، محمد جار اللہ متوفی ۹۸۵ھ ،
۲۳۶۔ فتاوی حدیثیہ ، مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۵۶ھ ، علامہ ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ
۲۳۷۔ سباحۃ الفکر ، مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ ،
۲۳۸۔ الکبریت الاحمر ، مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۷۸ھ ، علامہ عبدالوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ ۔
۲۳۹۔ الاعتصام ، دار المعرفۃ بیروت ، علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ شاطبی متوفی ۷۹۰ھ
۲۴۰۔ برادر نوادر ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۳ء ، شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۴ھ
۲۴۱۔ براہین قاطعہ ، مطبوعہ مطبع بلالی ڈھونڈ ، شیخ خلیل احمد انبیٹھوی متوفی ۱۳۴۶ھ
۲۴۲۔ اسلام اور موسیقی ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ، ۱۹۶۸ء ، شاہ محمد جعفر پھلواروی
۲۴۳۔ المہند علی المفند ، کتب خانہ دیوبند ، شیخ خلیل احمد انبیٹھوی متوفی ۱۳۴۶ھ
۲۴۴۔ دو اسلام ، شیخ غلام علی اینڈ سنز ، ڈاکٹر غلام جیلانی برق
۲۴۵۔ مکتوب امام ربانی ، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ، ۱۹۷۰ء حضرت مجدد الف ثانی متوفی ۱۰۳۴ھ
۲۴۶۔ حیوۃ الحیوان الکبری ، مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۰۵ھ ، علامہ محمد بن موسیٰ الدمیری متوفی ۸۰۸ھ
۲۴۷۔ عجائب المخلوقات ، " " " ، علامہ زکریا بن محمد بن محمود

۲۴۸۔ الملفوظ، نوری کتب خانہ لاہور، ۱۳۷۷ھ، امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ
۲۴۹۔ تکمیل الایمان، فخر المطابع لکھنؤ، ۱۹۱۲ء، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ
۲۵۰۔ منہاج السنۃ، مطبوعہ امیریہ کبریٰ بولاق مصر، شیخ تقی الدین احمد بن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ
۲۵۱۔ تنویر الایمان مطبوعہ علیمی لاہور، شیخ اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ
۲۵۲۔ تحقیق الفتویٰ، مکتبہ قادریہ لاہور، ۱۳۹۹ھ، علامہ فضل حق خیر آبادی متوفی ۱۸۶۱ھ
۲۵۳۔ اقامۃ القیامہ نوری کتب خانہ، ۱۳۹۹ھ، امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ
۲۵۴۔ ماثبت بالسنۃ، ادارہ تعلیمیہ رضویہ لاہور، شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ
۲۵۵۔ شمائم امدادیہ، مدنی کتب خانہ ملتان، ۱۴۰۵ھ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی متوفی ۱۳۱۷ھ
۲۵۶۔ امداد المشتاق، مکتبہ اسلامیہ لاہور، شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ
۲۵۷۔ فیصلہ ہفت مسئلہ، مدنی کتب خانہ لاہور، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی متوفی ۱۳۱۷ھ
۲۵۸۔ المورد الروی فی المولد النبوی، المدینۃ المنورہ، ۱۴۰۰ھ، ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ
۲۵۹۔ ابجد العلوم، مکتبہ قدوسیہ لاہور، ۱۴۰۳ھ، نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ
۲۶۰۔ الدرر الکامنہ، دار الجلیل بیروت، حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۲۶۱۔ روزنامہ جنگ کراچی، میر خلیل الرحمان (مدیر اعلیٰ)
۲۶۲۔ جمہرۃ انساب العرب، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۳ھ، ابو حزم علی بن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ
۲۶۳۔ التلخیص الحبیر، حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ
۲۶۴۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، پیر محمد کرم شاہ الازہری
۲۶۵۔ الحجۃ الناجزہ، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی فروری ۱۹۸۷ء شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ
۲۶۶۔ احسن الفتاوی، ایچ، ایم، سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۴۰۷ھ، مفتی رشید احمد کراچی
۲۶۷۔ الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز دباغ، مطبوعہ مصطفی البابی واولادہ مصر، ۱۳۸۰ھ، سیدی احمد بن عبدالمبارک

WWW.NAFSEISLAM.COM